جدید اور عام فہم

اُردو ترجمہ

کتاب اللہ

ابو عبد اللہ مجاہد

مرکز طیبہ، مریدکے ضلع شیخوپورہ

قرآن کریم

اللہ بزرگ و برتر کائنات کے خالق، مالک، پروردگار اور شہنشاہ ہیں۔ وہ اپنی مخلوق پر انتہائی شفیق اور ہر وقت مہربان ہیں۔ خصوصاً انسان تو انہیں بہت ہی محبوب اور پیارا ہے۔ اسے انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بہترین صورت میں پیدا فرمایا، عزت و اکرام کے لیے فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ ابلیس کو اس کا احترام نہ کرنے پر ہمیشہ کے لیے لعنتی اور مردود قرار دیدیا، اسے جنت میں بطور مہمان رکھا۔ غلطی ہونے پر معافی کا طریقہ سکھایا، معافی مانگنے پر اسے فوراً معاف فرما دیا، زمین میں اپنا خلیفہ بنایا، اس کی تمام ضروریات پوری کرنے کیلئے ہر قسم کا سازوسامان مہیا فرمایا۔ وہ چاہتے ہیں کہ انسان ان کی مہربانیوں کو جانتے ہوئے، اُن کے احسانات کو پہچانتے اور مانتے ہوئے اُن کا فرمانبردار اور شکرگزار بندہ بن کر رہے تاکہ وہ انہیں دنیا کی ہر پریشانی اور مصیبت سے بھی محفوظ رکھیں آخرت میں بھی ہمیشہ کیلئے اسے آرام، خوشی اور عیش کے گھر جنت میں داخل فرما دیں لیکن اگر وہ اُن کی مہربانیوں، نعمتوں اور احسانات کے باوجود اُن کی ناشکری کرے، فرمانبرداری نہ کرے تو اُسے دنیا میں بھی پریشان رکھیں اور آخرت میں ہمیشہ کیلئے دوزخ کی آگ میں پھینک دیں۔ اسی بات کی بار بار یاد دہانی اور رہنمائی کیلئے انہوں نے دنیا میں مسلسل اپنے سفیر و پیغمبر بھیجے کتابیں نازل فرمائیں سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن دیکر مبعوث فرمایا۔

ضابطہ حیات قرآن کریم پوری انسانیت کیلئے شہنشاہِ کائنات کا بھیجا ہوا مکمل اُور مستقل ضابطہ حیات ہے، جس میں زندگی گزارنے کے تمام اصول وضوابط واضح طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں صاف صاف اور کھول کھول کر تکرار سے بتا دیا گیا ہے کہ انسان نے دنیاوی زندگی میں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ کرنے اور نہ کرنے کے نتائج اور عواقب بھی بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ دنیا کا ہر انسان اس ضابطے کی پیروی کا پابند ہے، ورنہ مجرم ہے اور اس کے لئے دائمی سزا تیار ہے۔

آئین و دستور نزول کے وقت سے ہی قرآن پوری دنیا کیلئے مکمل اور مستقل آئین و دستور ہے، تمام ملکوں کے حکمران اِس کی اتباع اور اِسی کے نفاذ کے پابند ہیں۔ کسی ملک کے کسی حکمران، کسی اسمبلی یا کسی بھی ادارے کو یہ حق اور اختیار حاصل نہیں کہ وہ اسے نظر انداز کر کے اپنے مرضی کا دستور و آئین اپنے حلقہ اختیار اقتدار میں چلائے اور نافذ کرے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والی تمام حکومتیں اور ان کی رعایا کافر، ظالم اور شہنشاہ عالم کے نافرمان اور باغی ہیں۔

کتاب انقلاب قرآن کریم محض نظریات اور اصول کی کتاب نہیں، بلکہ یہ عملی اور انقلابی صحیفہ ہے۔ اس پر عمل کرنے سے صدیوں کا بگڑا ہوا عرب معاشرہ چند سالوں میں بہترین اور مثالی معاشرہ بن گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اکھڑ، اُجڈ، جاہل، شرابی اور قاتل لوگ انتہائی مہذب، خوش اخلاق، رحمدل قوموں کے استاد اور ملکوں کے حکمران بن گئے۔ دنیا کی سٹیج پر یہ بات بار بار دہرائی جا چکی ہے کہ آخری نبیؐ کی پیروی میں قرآن پر عمل پیرا قوموں کو اللہ رب العزت دنیا میں بلند اور سرفراز فرماتے ہیں اور اِسے ترک کر دینے والی سر بلند قوموں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ قرآن کی وارث امتِ مسلمہ قرآن پر عمل کرنے کی وجہ سے دنیا میں غالب اور معزز تھی، آج اسے چھوڑ کر ہر جگہ ذلت و پستی کا شکار ہے۔

آخری کتاب قرآن کریم اللہ بزرگ برتر کی طرف سے انسانوں کیلئے ھدایت نامہ ہے۔ یہ ہدایت و رہنمائی اُس سلسلے کی آخری کڑی ہے جس کا آغاز حضرت آدمؑ کے دنیا میں آنے سے ہوا تھا۔ اب روئے زمین کے ہر انسان خواہ وہ کسی بھی علاقے، رنگ، نسل، مذہب، ملت، طبقے، فرقے اور برادری سے تعلق رکھتا ہے اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اپنی کامیابی اور فلاح کے لیے اِس کتاب اور کتاب کے لانے والے کی مکمل اتباع کرے یا پھر انکار کی صورت میں اپنے لئے دائمی سزا کا انتظار کرے۔ یہ کتاب دنیا بھر کے لوگوں کے لئے آخری پیغام اور نوٹس ہے کہ جس نے سنبھلنا ہے اس کی پیروی میں سنبھل جائے، ورنہ آگے قیامت ہے جس میں سنبھلنے کا کوئی موقع نہیں۔

حق و باطل کے لیئے معیار قرآن 'فرقان' ہے یعنی دنیا میں حق اور باطل کو پرکھنے کے لیے یہی ایک معیار اور کسوٹی ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں حق کیا ہے، باطل کیا ہے؟ غلط کیا ہے، صحیح کیا ہے؟ جائز کیا ہے، ناجائز کیا ہے؟ کن کاموں اور کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں، کن باتوں اور کن لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں؟

قرآن سے سلوک ہر شخص خصوصاً ہر مسلمان کے لیئے لازمی ہے کہ (۱) اِسے اللہ سبحانہٗ کی سچی کتاب تسلیم کرتے ہوے اسے خوب توجہ سے پڑھے (۲) اس کے معنی و مفہوم کو سنت کی روشنی میں سمجھے (۳) پوری زندگی پورے خلوص اور تندہی سے اس پر عمل کرے (۴) اپنی اولاد اور نسل کو مار پیٹ کر بھی اس طرف لگائے (۵) دوسرے لوگوں کو بھی ایسا کرنے کی بھر پور دعوت دے (۶) حکومتوں اور اداروں کا فرض ہے کہ ہر سطح پر اس کی تعلیم کو لازمی قرار دیکر اپنے نظامِ تعلیم وتربیت کا پورا ڈھانچہ اسی پر استوار کریں۔

ترجمہ و ترجمانی کی ضرورت

کوئی مانے یا نہ مانے جس طرح اللہ تعالیٰ سب کے ہیں' اسی طرح اُن کی کتاب بھی سب کی ہے' سب کے لئے ہے' سب کے لئے یہی ذریعہ ہدایت ہے۔ اِس لئے سب کا فرض ہے کہ اِسے ضرور پوری توجہ سے پڑھیں' سمجھیں اَور اس پر عمل کریں۔ لیکن سمجھنے کے لئے (عربی جاننے والوں کے علاوہ) سب کو ترجمے کی ضرورت ہے۔ اللہ کا شکر اور تعریف ہے کہ اُن کی مہربانی سے دنیا کی تقریباً سب زبانوں میں اِس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ خصوصاً اُردو میں تو اس کے بے شمار ترجمے موجود ہیں۔ ان ترجموں کی موجودگی میں کسی اُردو جاننے والے شخص کا یہ عذر اور بہانہ کہ مجھے قرآن کی سمجھ نہیں آئی بالکل لغو اور فضول ہے۔

زیرِ نظر ترجمہ

جس طرح ایک قسم کے پھول کا دوسری قسم کے پھول سے رنگ اَور خوشبو جدا ہے' اسی طرح ہر ترجمے کا انداز اَور افادیت دوسرے ترجموں سے کسی نہ کسی حد تک الگ اَور مختلف ہے' جس کا علم اَور اندازہ اُن کے مطالعہ کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔

سادہ اَور عام فہم اس ترجمہ میں بھاری بھرکم الفاظ، زیادہ عالمانہ اَور فلسفیانہ زبان کی بجائے سادہ الفاظ اَور عام فہم زبان اختیار کی گئی ہے۔ پرانے اور متروک الفاظ کی جگہ جدید الفاظ لائے گئے ہیں۔

سامنے ترجمہ شاید ہی ایسا ترجمہ دستیاب ہو جس میں عربی متن سے الگ لیکن بالکل سامنے ترجمہ موجود ہو۔ زیادہ تر ترجمے بین السطور اَور تحت السطور ہیں۔ جن کے مطالعہ میں وقت اَور سمجھنے میں کافی مشکل پیش آتی ہے۔ لہٰذا صاف اور واضح عربی کلام کے عین سامنے رواں دواں اُردو ترجمہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ انہیں علیحدہ علیحدہ پڑھنا اَور سمجھنا آسان ہو۔

ذیلی عنوانات اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات، ان کے پیغام اور دعوت کو آسانی سے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے انہیں ذیلی عنوانات اَور سرخیوں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

تسلسل اَور روانی لفظی یا تحت اللفظی کی بجائے بامحاورہ اور رواں دواں ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ اللہ رب العزت کے کلام کی روح اور تاثر حتی الوسع برقرار رہے۔ ذیلی سرخیوں کو نظر انداز کر کے ترجمہ پڑھیں گے تو انشااللہ ضرور روانی اور تسلسل محسوس ہوگا۔

اللہ رب العزت کا احترام اُردو قواعد و زبان دانی اَور انصاف کے مسلمہ اصولوں کے بالکل خلاف ترجمہ میں عموماً اللہ رب العزت کے ادب و احترام کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ ان کے لیے تو، تم، تجھ، تجھے، تجھی' اس، اسے، اسی جیسے گھٹیا الفاظ برملا استعمال ہو رہے ہیں جنہیں انسان اپنے لئے انتہائی بُرے بلکہ گالی خیال کرتا ہے۔ زیرِ نظر ترجمہ میں اللہ تعالیٰ کے ادب و احترام ان کی حاکمانہ حیثیت، شہنشاہانہ عظمت و وقار کا خصوصی لحاظ رکھا گیا ہے۔ ان کے لئے عزت بھرے کلمات اور آپ، ان، انھی، انہیں، انہوں جسے ادبی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ وَ مَا تَوفِیْقِی اِلاَّ بِاللّٰہ.

فہرست سورہ ہائے کتاب اللہ

شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ	شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ	شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ
۱	فاتحہ	۲	۲۰	طٰہٰ	۵۶۲	۳۹	زمر	۸۲۴
۲	بقرہ	۴	۲۱	انبیاء	۵۸۰	۴۰	مومن	۸۴۰
۳	آل عمران	۹۰	۲۲	حج	۵۹۸	۴۱	حم سجدہ	۸۶۰
۴	نساء	۱۳۸	۲۳	مومنون	۶۱۶	۴۲	شوریٰ	۸۶۸
۵	مائدہ	۱۹۲	۲۴	نور	۶۳۰	۴۳	زخرف	۸۸۰
۶	انعام	۲۳۰	۲۵	فرقان	۶۴۸	۴۴	دخان	۸۹۲
۷	اعراف	۲۷۲	۲۶	شعرا	۶۶۰	۴۵	جاثیہ	۸۹۶
۸	انفال	۳۱۸	۲۷	نمل	۶۸۰	۴۶	احقاف	۹۰۴
۹	توبہ	۳۳۶	۲۸	قصص	۶۹۴	۴۷	محمد	۹۱۲
۱۰	یونس	۳۷۴	۲۹	عنکبوت	۷۱۶	۴۸	فتح	۹۲۰
۱۱	ہود	۳۹۸	۳۰	روم	۷۲۸	۴۹	حجرات	۹۲۶
۱۲	یوسف	۴۲۴	۳۱	لقمان	۷۴۰	۵۰	قٓ	۹۳۲
۱۳	رعد	۴۴۸	۳۲	سجدہ	۷۴۶	۵۱	ذاریات	۹۳۶
۱۴	ابراہیم	۴۶۰	۳۳	احزاب	۷۵۲	۵۲	طور	۹۴۲
۱۵	حجر	۴۷۰	۳۴	سبا	۷۷۰	۵۳	نجم	۹۴۶
۱۶	نحل	۴۸۰	۳۵	فاطر	۷۸۲	۵۴	قمر	۹۵۰
۱۷	بنی اسرائیل	۵۰۸	۳۶	یٰسٓ	۷۹۲	۵۵	رحمٰن	۹۵۶
۱۸	کہف	۵۲۸	۳۷	صافات	۸۰۲	۵۶	واقعہ	۹۶۲
۱۹	مریم	۵۵۰	۳۸	صٓ	۸۱۶	۵۷	حدید	۹۶۸

شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ	شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ	شمار سورہ	نام سورہ	صفحہ سورہ
۵۸	مجادلہ	۹۷۶	۷۷	مرسلات	۱۰۵۲	۹۶	علق	۱۰۸۴
۵۹	حشر	۹۸۲	۷۸	نبا	۱۰۵۶	۹۷	قدر	۱۰۸۶
۶۰	ممتحنہ	۹۹۰	۷۹	نازعات	۱۰۵۸	۹۸	بینہ	۱۰۸۶
۶۱	صف	۹۹۴	۸۰	عبس	۱۰۶۰	۹۹	زلزال	۱۰۸۸
۶۲	جمعہ	۹۹۸	۸۱	تکویر	۱۰۶۴	۱۰۰	عادیات	۱۰۸۸
۶۳	منافقون	۱۰۰۰	۸۲	انفطار	۱۰۶۴	۱۰۱	قارعہ	۱۰۸۸
۶۴	تغابن	۱۰۰۴	۸۳	مطففین	۱۰۶۶	۱۰۲	تکاثر	۱۰۹۰
۶۵	طلاق	۱۰۰۸	۸۴	انشقاق	۱۰۶۸	۱۰۳	عصر	۱۰۹۰
۶۶	تحریم	۱۰۱۲	۸۵	بروج	۱۰۷۰	۱۰۴	ھمزہ	۱۰۹۰
۶۷	مُلک	۱۰۱۶	۸۶	طارق	۱۰۷۲	۱۰۵	فیل	۱۰۹۲
۶۸	قلم	۱۰۲۰	۸۷	اعلیٰ	۱۰۷۴	۱۰۶	قریش	۱۰۹۲
۶۹	حاقہ	۱۰۲۴	۸۸	غاشیہ	۱۰۷۴	۱۰۷	ماعون	۱۰۹۲
۷۰	معارج	۱۰۲۸	۸۹	فجر	۱۰۷۶	۱۰۸	کوثر	۱۰۹۲
۷۱	نوح	۱۰۳۲	۹۰	بلد	۱۰۷۸	۱۰۹	کافرون	۱۰۹۴
۷۲	جن	۱۰۳۶	۹۱	شمس	۱۰۸۰	۱۱۰	نصر	۱۰۹۴
۷۳	مزمل	۱۰۴۰	۹۲	لیل	۱۰۸۰	۱۱۱	لہب	۱۰۹۴
۷۴	مدثر	۱۰۴۲	۹۳	ضحیٰ	۱۰۸۲	۱۱۲	اخلاص	۱۰۹۴
۷۵	قیامہ	۱۰۴۶	۹۴	نشرح	۱۰۸۲	۱۱۳	فلق	۱۰۹۶
۷۶	دھر	۱۰۴۸	۹۵	تین	۱۰۸۴	۱۱۴	ناس	۱۰۹۶

جدید اور عام فہم

اُردو ترجمہ

کتاب اللہ

ابو عبد اللہ مجاہد

مرکز طیبہ، مریدکے ضلع شیخوپورہ

سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبۡعُ اٰيٰتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ١ الرَّحۡمٰنِ
الرَّحِيۡمِ ٢ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ٣ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ
وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ٤ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِيۡمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ٦
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ٧

الحزب الاول

ع ١

باب ۱ (مکّی) آیات ۷، رکوع ایک

فاتحہ ـــــــ بنیادی حقائق

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں ۔

(محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں) اللہ شہنشاہ کائنات ہی کی اطاعت و بندگی

سب تعریف و شکر گزاری

(اے) اللہ شہنشاہ کائنات (آپ) ہی کے لئے ہے جو (اپنی مخلوقات پر) انتہائی مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں' (قیامت کی) جزاو سزا کے دن (بھی آپ ہی) مالک و مختار ہیں ۔ (اس لئے) ہم آپ ہی کی اطاعت و بندگی کرتے ہیں ۔ اور آپ ہی سے (ہر طرح کی) مدد چاہتے ہیں ۔ آپ ہمیں (زندگی گزارنے کے) اُسی صحیح اور سیدھے راستے (اسلام) پر چلاتے رہیں جس راستے پر وہ (نبی، صدیق، شہید اور نیک کردار) لوگ چلتے رہے ہیں جن پر آپ نے خصوصی فضل و احسان فرمایا ہے ۔

یہود و نصاریٰ عالمی سیادت و رہنمائی سے معزول

آپ ہمیں ان (یہودیوں) کے راستے پر نہ چلائیں جن سے آپ سخت ناراض ہیں اور نہ ہی اُن (عیسائیوں) کے راستے پر چلائیں جو (سیدھے) راستے سے بھٹک چکے ہیں ۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ﴿٣﴾
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ ﴿٤﴾

مع عند المتاخرين

باب۲ (مدنی) آیات ۲۸۶، رکوع ۴۰

بقرہ ـــــ گائے (پرستی کی مذمت)

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں ۔

قرآن کتابِ ہدایت، اس کی روشنی میں لوگوں کی قسمیں

فرمانبردار لوگ ا،ل،م ۔یقیناً یہ (قرآن ہماری نافرمانی سے) بچنے والوں کے لئے کتابِ ہدایت ہے جو (ہماری بتائی ہوئی) پوشیدہ باتوں کو مانتے اور پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، نیز جو مال ومتاع ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ۔ (اے پیغمبرؐ!) جو کچھ ہم نے آپؐ پر اور جو کچھ آپؐ سے پہلے (انبیاءؑ پر) نازل فرمایا ہے اُسے بھی مانتے اور آخرت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں ۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ ع ٧ – وقف لازم
الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا
يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ ؕ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾
وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوْٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾
أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ أَلَآ إِنَّهُمْ
هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ
وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾
اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ أَضَآءَتْ
مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت پر قائم ہیں اور یہی لوگ (آخر کار) کامیاب ہوں گے۔

کافرو منکر لوگ وہ لوگ جو ان (درج بالا) باتوں کے منکر ہیں انہیں آپ کا (برے انجام سے) ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے وہ نہیں مانیں گے' اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے۔ اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (آخرت میں) انہیں سخت سزا ملے گی۔

منافق لوگ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کو مانتے ہیں' حالانکہ وہ مانتے نہیں۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے ایسا کہہ رہے ہیں' مگر اصل میں وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں' لیکن سمجھتے نہیں۔ ان لوگوں کے دلوں میں (مفاد پرستی کا) مرض ہے جسے اللہ تعالیٰ نے (ان کی بدکرداری کی وجہ سے) مزید بڑھا دیا ہے۔ وہ چونکہ (اپنے مفاد کی خاطر) جھوٹ بولتے رہتے ہیں اس لئے انہیں دردناک سزا ملے گی۔ جب انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو' تو جواب دیتے ہیں (کہ نہیں) ''ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں''۔ آگاہ رہو کہ حقیقتاً یہی فسادی لوگ ہیں' مگر انہیں احساس ہی نہیں۔ جب انہیں (سچے پکے) مسلمانوں کی طرح ایمان لانے کیلئے کہا جاتا ہے' تو جواب دیتے ہیں کہ کیا ہم ان بے وقوف لوگوں کی طرح ایمان لے آئیں؟ یاد رکھو! (انہیں بے وقوف کہنے والے) خود ہی بے وقوف ہیں۔ لیکن انہیں حقیقت کا علم ہی نہیں۔

جب یہ (منافق) لوگ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم بھی مسلمان ہیں'' جب علیحدگی میں اپنے کافر سرداروں کے پاس ہوتے ہیں تو انہیں باور کراتے ہیں کہ'' ہم تو آپ کے ساتھی ہیں'مسلمانوں سے تو ہم محض مذاق کرتے ہیں''۔ سن رکھو! اللہ تعالیٰ ایسے دورخے لوگوں کو ڈھیل دیکر ان کا مذاق اڑاتے ہیں تاکہ وہ اپنی سرکشی میں اندھوں کی طرح مارے مارے ہی پھرتے رہیں۔ ان لوگوں نے ہی (دنیاوی مفاد کیلئے) ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کی ہے مگر اس کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا اور نہ ہی یہ ہدایت پاسکے۔

ان منافقین کی مثال جن کے دلوں میں کفر ہی کفر ہے ان (منافقین) کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے (اندھیرے میں) آگ جلائی۔ جب سارا ماحول روشن ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی چھین لی اور یہ اندھیروں میں بھٹکتے رہ گئے' جہاں انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ
فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿١٩﴾
یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا
فِیْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ
بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٠﴾ ع ٣ ٢
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾
وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ
مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٢٣﴾
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا

یہ بہرے، گونگے اور اندھے لوگ ہیں جو کبھی (حق کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔

ان منافقین کی مثال جن کے دلوں میں تذبذب ہے یا ان (منافقین) کی مثال ایسے ہے جیسے آسمان سے موسلادہار بارش جس میں گھٹاٹوپ اندھیرے، بجلی کی گرج اور چمک ہے۔ یہ کڑک کی آواز سن کر موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں۔ (لیکن یہ بچ کر کہاں جائیں گے؟) اللہ تو ان کافروں کی ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ بجلی (اتنی تیز اور روشن ہے) قریب ہے کہ ان کی بینائی اچک لے۔ جب یہ چمکتی ہے تو چل پڑتے ہیں جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اللہ چاہیں تو ان کی سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں سلب کر لیں وہ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔

اللہ ہی کی عبادت کی دعوت اے (دنیا بھر کے) لوگو! اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرو، جنھوں نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا فرمایا تاکہ تم برے انجام سے بچ جاؤ۔

اللہ ہی کی عبادت کیوں؟ وہی ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا۔ وہی آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعے تمہاری خوراک کیلئے ہر قسم کے پھل (اور فصلیں) اگاتے ہیں، لہذا کسی کو بھی اُن کا شریک نہ ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو (کہ ان کاموں کو ان کے سوا کرنے والا کوئی نہیں)۔

منکرینِ قرآن کو چیلنج اور اُن کی سزا (اے لوگو!) اگر تمہیں اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمایا ہے شک ہے (کہ یہ اللہ کا کلام نہیں ہے) اور تم اس دعوے میں سچے ہو تو (تمہیں چیلنج ہے کہ) تم بھی اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اس سلسلے میں اللہ کے علاوہ اپنے تمام حمایتیوں کی حمایت حاصل کر لو۔ لیکن اگر ایسا نہ کر سکو اور یقیناً کبھی ایسا کر بھی نہیں سکو گے تو (اس کلام کو سچا مان کر) اُس آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور وہ (اللہ کی باتیں) نہ ماننے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

ماننے والوں کی جزا (اے پیغمبرؐ!) آپ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو جنت کے ایسے باغات کی بشارت دیدیں جن میں (دودھ، شہد، پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں (اور جہاں انہیں مہمانوں کی طرح رکھا جائے گا) وہاں جب بھی انہیں کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے (یار!) یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے بھی (کھانے کو) ملا تھا۔

مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ
بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى
السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ
قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ
اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ

وقف لازم
ع ٣

ہر مرتبہ تازہ ملنے والے پھل شکل وصورت میں پہلے ملنے والے پھلوں سے مشابہ (لیکن مزے اور ذائقے میں ان سے بدرجہا بہتر اور مختلف) ہوں گے۔ جنت میں انہیں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآنی مثالوں کی حقیقت (کسی حقیقت کو سمجھانے کیلئے) اللہ تعالیٰ مچھر یا اس سے بڑی یا اس سے بھی چھوٹی چیز کی مثال بیان کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ مومن تو فوراً سمجھ لیتے ہیں کہ ان کے پروردگار نے حقیقت بیان فرمائی ہے لیکن کافر (اعتراضاً) کہتے ہیں کہ اللہ کو بھلا ایسی مثال دینے کی کیا ضرورت تھی؟ حالانکہ وہ ایسی ہی ایک مثال سے بہت سے لوگوں کو گمراہ فرمادیتے ہیں اور بہت سے لوگوں کو راہ راست پر لے آتے ہیں۔ گمراہ وہ صرف ان بدکردار لوگوں کو کرتے ہیں جو اللہ سے کئے گئے پختہ وعدے کو توڑتے ہیں' جن تعلقات کو انہوں نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں قطع کرتے ہیں۔ نیز زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ ہر قسم کے نقصان سے دوچار ہوں گے۔

اللہ کا انکار حقیقت کے خلاف ہے (لوگو!) تم اللہ (کی ذات وعبادت) کا انکار کیسے کرتے ہو؟ وہی تو تمہیں موت (عدم) سے نکال کر اس زندگی میں لائے ہیں۔ وہی تمہیں (دوبارہ) موت دیں گے۔ اس کے بعد تمہیں (دوبارہ) زندگی عطا فرمائیں گے پھر تم انہی کے پاس (حساب کتاب کیلئے) لوٹ جاؤ گے۔

اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے پیدا فرمائی ہیں' پھر انہی نے آسمان کی طرف توجہ فرما کر (تمہارے فائدے کیلئے) نہایت ہی مناسب اور احسن انداز میں سات آسماں بنائے ہیں۔ وہ تو ہر ہر چیز سے خوب واقف اور ماہر ہیں۔

نسلِ انسانی کا آغاز اے پیغمبرؐ! اس وقت کا تصور کیجئے جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا: ''میں (انسان کو) زمین میں خلیفہ بنا رہا ہوں'' انہوں نے عرض کیا: ''کیا آپ ایسے شخص کو خلیفہ بنا رہے ہیں جو زمین میں فتنہ وفساد اور قتل وغارت کرے گا۔ حالانکہ ہم (ہر وقت) آپ کی تسبیح' تعریف اور پاکیزگی بیان کرنے کیلئے موجود ہیں''۔ اللہ نے ارشاد فرمایا ''اس کی (حکمت ومصلحت جو) میں جانتا ہوں وہ آپ لوگ نہیں جانتے''۔

آدمؑ کو ارضی حقائق کا علم عطا فرمانا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (انسانوں کے باپ) آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام سکھا کر' پھر انہیں (امتحاناً) فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا: ''اگر آپ لوگ اپنی اس بات میں سچے ہیں (کہ انسان خلافتِ ارضی کا اہل نہیں) تو ان چیزوں کے نام (اور خواص) تو ذرا بتا دیجئے''۔ فرشتوں نے عرض کیا ''پروردگار! آپ کی ذات ہر عیب ونقص سے پاک ہے' ہمیں ان چیزوں کے نام معلوم نہیں۔

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ
بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ
اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا ھٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اھْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ ھُدًى فَمَنْ تَبِعَ ھُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ ع ٤ ١٠
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا

ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں سکھایا ہے علم وحکمت میں کامل تو (صرف) آپ ہی ہیں"۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے فرمایا "آپ انہیں ان (چیزوں) کے نام بتا دیجئے"۔ آدمؑ نے (جب فوراً) انہیں ان چیزوں کے نام بتا دیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: "کیا میں نے آپ لوگوں کو پہلے ہی نہیں بتا دیا تھا کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں صرف میں ہی جانتا ہوں بلکہ تمہارے ظاہر وباطن سے بھی میں ہی واقف ہوں"

آدمؑ کی عزت وتکریم جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو، تو ابلیس (شیطان) کے سوا سب نے انہیں سجدہ کر دیا (البتہ) ابلیس نے انہیں سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اکڑ گیا (کہ میں اسے سجدہ کیوں کروں؟) اور (غرور وتکبر میں آ کر) اللہ ہی کے حکم کا انکار کر بیٹھا۔

آدمؑ کا جنت میں قیام پھر یہ ہوا کہ ہم نے آدمؑ کو حکم دیا کہ "آپ اور آپ کی بیوی دونوں جنت میں ہی رہائش رکھیں۔ یہاں مزے سے جو چاہیں کھائیں پئیں البتہ اس ایک درخت کے قریب نہ جائیں ورنہ یہ آپ لوگوں کی (اپنے اوپر) زیادتی ہوگی"

شیطان کا حسد اور دشمنی آخرکار شیطان نے انہیں بہلا پھسلا کر (منع شدہ درخت کا پھل کھلا کر) جنت سے جہاں وہ (مزے وسکون سے) رہ رہے تھے نکلوا دیا۔ پھر ہم نے بھی کہا "چلو، نکلو یہاں سے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب خاص مدت تک تمہیں زمین میں ہی گزراوقات کرنا ہوگی"۔

آدمؑ کی توبہ قبول بعدازاں آدمؑ نے رب تعالیٰ سے معافی کے کلمات "(اے ہمارے پروردگار ہم اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھے، اگر آپ نے ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے ہمیں معاف نہ فرمایا تو ہم (ہمیشہ کیلئے) تباہ وبرباد ہو جائیں گے" ۲۳-۷) سیکھ کر ان سے معافی مانگ لی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ وہ تو ہیں ہی بہت زیادہ معاف فرمانے والے بے حد مہربان۔

دنیا میں سلسلہ ہدایت کیلئے پیغام (معافی دینے کے بعد) ہم نے فرمایا: "(بہر حال) یہاں (جنت) سے نکل کر سب نیچے (زمین پر) چلے جاؤ جب وہاں تمہارے پاس (انبیاؑ اور کتابوں کے ذریعے) میری ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری اس ھدایت کی پیروی کریں گے (وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے وہاں) انہیں کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہوگی۔ البتہ جو لوگ میری بھیجی ہوئی ہدایت کا انکار کریں گے اور ہمارے احکام کو جھٹلائیں گے، وہ دوزخ میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ وہیں رہیں گے"۔

بنی اسرائیل کو ہدایت کی یاد دہانی اے بنی اسرائیل! میرے اس احسان کو یاد کرو کہ میں نے تمہیں (بھی انبیاؑ کے ذریعے) ھدایت کی نعمت سے نوازا تھا لہذا تمہارا جو مجھ سے (ہدایت کی پیروی کا) وعدہ ہے تم اسے پورا کرو، میرا جو تم سے (دنیاوآخرت میں سرفرازی کا) وعدہ ہے میں اسے پورا کروں گا (اوروں سے ڈرنے کی بجائے) صرف مجھ ہی سے ڈرو۔ جو کچھ میں نے (حضرت محمد ﷺ پر) نازل فرمایا ہے اس پر ایمان لے آؤ اور یہ اس کی تائید تصدیق کر رہا ہے جو تمہارے پاس موجود ہے (اہل علم ہوتے ہوئے) تم ہی سب سے پہلے اس کا انکار نہ کرو اور نہ ہی دنیا کے عارضی وقلیل فائدے کی خاطر میرے احکام کی خرید وفروخت کرو، صرف میرا ہی ڈر دل میں رکھو،

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ
تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ لا الَّذِينَ
يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾ ع يٰبَنِيٓ إِسْرٰٓءِيلَ
اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾
وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ
نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ
أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ط وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَأَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ
وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِذْ وٰعَدْنَا مُوسٰٓى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَنْتُمْ ظٰلِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ
إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوٓا إِلٰى بَارِئِكُمْ

نیز کبھی بھی حق و باطل کو خلط ملط نہ کرو' نہ ہی جان بوجھ کر حق بات کو چھپاؤ۔ باقاعدگی سے نماز ادا کرو' زکوٰۃ دو اور نماز باجماعت ادا کیا کرو (یہ عجیب بات ہے کہ) لوگوں کو تم نیکی کی تلقین کرتے ہو لیکن خود نیکی کرنا تمہیں یاد ہی نہیں حالانکہ کتاب میں پڑھتے بھی ہو (کہ ایسا کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں) آخر تم عقل و ہوش سے کام کیوں نہیں لیتے؟ (مصائب اور پریشانیوں میں) صبر اور نماز سے کام لیا کرو۔ یقیناً یہ ایک مشکل کام ہے لیکن یہ ان لوگوں کیلئے مشکل نہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ انہیں اللہ سے ملنا ہے اور (حساب کیلئے) ان کے پاس واپس لوٹنا ہے۔

بنی اسرائیل پر پے در پے احسانات

دنیا کی رہنمائی کا فریضہ اے بنی اسرائیل! میرے اس خصوصی احسان کو یاد کرو جب میں نے تمہیں (ہدایت و رہنمائی کا فریضہ سونپ کر) دنیا بھر کے لوگوں پر سرفرازی بخشی تھی (لیکن تم نے اس فریضہ کو پورا نہ کیا اب تمہاری بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ آخری رسول ﷺ کے ذریعے میری اطاعت و بندگی اختیار کر کے) اس دن کی پکڑ سے بچ جاؤ جب کوئی شخص کسی مجرم شخص کے ذرہ بھر بھی کام نہیں آ سکے گا' نہ ہی اس روز اس کے حق میں کسی کی سفارش قبول کی جائیگی' نہ ہی اُسے معاوضہ لیکر چھوڑا جائے گا اور نہ ہی (ایسے مجرموں کو) کہیں سے کسی طرح کی مدد مل سکے گی۔

فرعونی غلامی سے نجات ہمارا وہ احسان بھی یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات عطا فرمائی تھی۔ وہ لوگ تمہیں طرح طرح کی اذیتیں دیتے تھے (مثلاً) تمہارے بیٹے قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت و بیگار کیلئے) زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ ان حالات میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری سخت آزمائش ہو رہی تھی۔

ڈوبنے سے بچانا ہمارا وہ احسان بھی یاد کرو جب ہم نے تمہاری خاطر سمندر پھاڑ کر اس میں تمہارے لئے راستے بنائے تھے اور تمہیں نجات دیکر تمہارے سامنے فرعونی لشکر کو غرق کیا تھا۔

موسیٰ کو کوہ طور پر بلانا یاد کرو (وہ وقت) جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس راتوں کے وعدہ پر (کوہ طور پر) بلایا تھا تو تم نے ان کی عدم موجودگی میں بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی۔ یہ تمہاری صریح زیادتی تھی لیکن اس پر بھی ہم نے تمہیں (فوراً سزا دینے سے) درگزر فرمایا شاید کہ تم شکر گزاری کا رویہ اختیار کرو۔

تورات عطا فرمانا تمہیں ہمارا یہ احسان بھی یاد ہونا چاہیے کہ ہم نے تمہاری ہدایت و رہنمائی کیلئے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تھی جو حق و باطل پرکھنے کیلئے واضح معیار اور کسوٹی تھی۔

توبہ قبول فرمانا جب (کوہ طور سے واپس آنے پر) موسیٰؑ نے قوم سے فرمایا "اے میری قوم! تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر بہت بڑی زیادتی کی ہے لہٰذا (اب) اپنے خالق کے حضور توبہ تائب ہو جاؤ

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾
ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا
عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا
غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ع ٦
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

اور جنھوں نے یہ جرم کیا ہے (انہیں اپنے ہاتھوں سے) قتل کرو' اللہ کے ہاں اسی میں تمہارا فائدہ ہے چنانچہ (ایسا کرنے پر) اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور وہ تو بہت ہی توبہ قبول فرمانے والے انتہائی مہربان ہیں۔

دوبارہ زندگی عطا کرنا تمہیں یاد ہے جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک آپ کی بات نہیں مانیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے (آپ سے کلام کرتے ہوئے) نہ دیکھ لیں۔ (اس گستاخی پر) دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی آ گری تھی اور تم وہیں ڈھیر ہو گئے تھے لیکن اس کے بعد بھی ہم نے تمہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائی شاید کہ (اب ہی) شکرگزار بن جاؤ۔

بادلوں کا سایہ اور من وسلویٰ عطا کرنا ہمارا یہ احسان بھی ذہن میں رہے کہ (صحرا میں دھوپ سے بچاؤ کیلئے) ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا' (کھانے کو) تم پر من وسلویٰ اتارا اور حکم دیا کہ ہماری دی ہوئی پاک صاف چیزیں (مزے سے) کھاتے رہو لیکن تمہارے اسلاف نے ان کی ناقدری کر کے ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا الٹا اپنا ہی نقصان کیا۔

بیت المقدس کی فتح پھر اور (ہمارا احسان) سنو جب ہم نے فرمایا تھا ''یہ بستی (بیت المقدس) تمہارے سامنے ہے اس میں (فاتحانہ) داخل ہو جاؤ' اس کی پیداوار جہاں سے جس طرح چاہو مزے سے کھاؤ لیکن بستی کے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے گزرنا اس پر ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیک کردار لوگوں کو مزید اپنے فضل وکرم سے نوازیں گے۔ مگر (کئی) ظالموں نے ہماری بتائی ہوئی بات ہی کو بدل ڈالا اس لئے ہم نے بھی ان پر اُن کی نافرمانی کی پاداش میں آسمان سے (طاعون کا) عذاب نازل فرمایا۔

چشمے جاری فرمانا وہ احسان (بھی) یاد کرو جب موسیٰ نے (ہم سے) اپنی قوم کیلئے پانی مانگا تو ہم نے انہیں حکم دیا کہ فلاں پتھر پر اپنی لاٹھی مارو (ان کے لاٹھی مارتے ہی) اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں کو اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم ہو گئی (چنانچہ ہم نے انہیں فرما دیا) اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے پیتے رہو لیکن (ہماری ناشکری ونافرمانی کر کے) زمین میں فساد پھیلانے کے مرتکب نہ ہونا۔

طلب کردہ چیزیں عطا کرنا یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ ہم مسلسل ایک ہی خوراک (من سلویٰ) پر گزارہ نہیں کر سکتے اس لئے پروردگار سے عرض کیجئے کہ وہ ہمیں زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں سبزی' ککڑی' غلہ' مسور اور پیاز (وغیرہ) مہیا فرمائیں

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ
اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
یَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ ع
الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ۚ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ
یَدَیْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا

موسیٰ نے (جواباً) فرمایا (بے وقوفو!) بہتر چیزوں کے بدلے گھٹیا چیزیں کیوں طلب کرتے ہو؟ لیکن اگر تمہیں اسی پر اصرار ہے تو کسی شہری آبادی میں چلے جاو جو چاہتے ہو' مل جائیگا۔ آخر کار ان کے اللہ کے احکام سے (مسلسل) انکار' انبیاء کے بلاوجہ قتل نیز ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کی وجہ سے ان پر ذلت و محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہو گئے۔

(یاد رکھو!) مسلمان ہوں یا یہودی' عیسائی ہوں یا صابی ان میں سے جو لوگ بھی (آخری پیغمبرؐ کی پیروی میں) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لا کر نیک اعمال کریں گے انہیں پروردگار کے ہاں ضرور (جنت کی صورت میں) اجر و ثواب ملے گا وہ (وہاں) کبھی بھی خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوں گے۔

برے انجام سے بچانے کیلئے وعدہ لینا (وہ واقعہ بھی تمہیں ضرور یاد ہوگا) جب ہم نے طور پہاڑ کو (تمہارے سروں پر سائبان کی طرح) اٹھا کر تم سے پختہ وعدہ لیا تھا کہ: جو کتاب ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہے اُسے مضبوطی سے تھامنا اور جو کچھ اس میں درج ہے اس پر عمل کرتے رہنا اس طرح تم بُرے انجام سے بچ جاؤ گے' مگر بعد میں تم اس وعدے سے بھی پھر گئے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور ان کی مہربانی تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو (اس وعدہ خلافی کی وجہ سے) تم تباہ و برباد ہو جاتے۔

بنی اسرائیل کی نافرمانیاں اور بدکرداریاں

ہفتے کے دن کی خلاف ورزی یقیناً تم اپنے ان لوگوں کو تو جانتے ہی ہو جنہوں نے ہفتے (کے دن) کی خلاف ورزی کی تھی اور وہ ہمارے حکم سے دھتکارے ہوئے بندر بن گئے تھے اس واقعہ کو ہم نے اس زمانے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے نمونہ عبرت اور اللہ سے ڈرنے والوں کیلئے نصیحت بنا کر رکھ دیا۔

گائے کی ذبح پر حیلہ سازی وہ وقت بھی یاد کرو جب موسیٰؑ نے قوم سے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں۔'' وہ بولے ''کیا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟'' موسیٰ نے فرمایا ''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ (اللہ کا پیغمبر ہو کر) جاہلوں کی سی باتیں کروں' وہ کہنے لگے اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ وہ ہمیں واضح طور پر بتائے کہ گائے کیسی ہونی چاہیے؟'' موسیٰ نے جواب دیا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ گائے نہ

فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّاۤ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ
تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا
الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاِذْ ع ۸
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ درمیانی عمر کی جوان ہو۔ لہٰذا جو تمہیں حکم دیا جارہا ہے اسے پورا کرو۔ وہ پھر کہنے لگے ''اپنے رب سے پوچھ کر بتایئے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟'' انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو ایسے شوخ زرد رنگ کی کہ دیکھنے والوں کی طبیعت خوش ہو جائے'' وہ پھر بولے''ہمارے لئے پروردگار سے مزید وضاحت کی درخواست کیجئے کیونکہ ایسی گائیں بے شمار ہیں جو ایک ہی طرح کی نظر آتی ہیں اللہ نے چاہا تو ہمیں اس کا صحیح نشان و پتہ مل ہی جائے گا۔ موسیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ گائے ایسی ہونی چاہیے جس سے کوئی کام نہ لیا جاتا ہو' نہ وہ ہل میں جوتی جاتی ہو' نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو بالکل صحیح سالم' صحت مند اور بے داغ ہو۔ اس پر وہ بول اٹھے''اب آپ نے ہمیں صحیح بات بتائی''۔ چنانچہ وہ گائے انہوں نے ذبح تو کر دی لیکن (ان کی ٹال مٹول سے) معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ کام نہیں کریں گے۔

قتل کو چھپانے کی کوشش تمہیں یاد ہے کہ تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا پھر اس کے بارے میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے لگے تھے جس بات کو تم چھپانا چاہتے تھے' اللہ تعالیٰ اسے ظاہر فرمانا چاہتے تھے اس لئے ہم نے حکم دیا کہ ذبح شدہ گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کی لاش پر مارو۔ (ٹکڑا لگتے ہی مقتول زندہ ہو گیا اور اس نے قاتل کا نام بتا دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرماتے ہیں (اور قیامت میں بھی فرمائیں گے) اور تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتے ہیں تا کہ تم عقل و ہوش سے کام لو۔

یہود کی سنگدلی لیکن ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی تمہارے دل سخت ہو گئے جیسے کہ پتھر ہوں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت۔ کیونکہ پتھروں میں تو کچھ ایسے بھی ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھٹنے سے پانی نکل آتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں لیکن (اے بنی اسرائیل) تمہارے دل کسی طرح بھی (حق کیلئے) نرم نہیں ہوئے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہیں۔

کلام اللہ کو بدل ڈالنا (مسلمانو!) کیا تم ان (یہود) سے امید رکھتے ہو کہ تمہارے کہنے سے ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے ہیں پھر اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اُسے بدل ڈالتے ہیں۔

کردار کا دوغلاپن ان کا حال تو یہ ہے کہ جب مسلمانوں سے ملتے ہیں

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ النصف
بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ ع ٩ ١١ ٩
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں، لیکن جب علیحدگی میں ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو (ملامت کرتے ہوئے) کہتے ہیں: "تم ان (مسلمانوں) کو وہ باتیں کیوں بتا دیا کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر واضح فرمائی ہیں؟ وہ انہیں قیامت کے روز (تمہارے خلاف) پروردگار کے پاس بطور حجت پیش کر دیں گے (پھر تمہارا کیا بنے گا؟) عقل سے کام لو (ایسا ہرگز نہ کیا کرو)" کیا ان (یہودیوں) کو علم نہیں جو باتیں یہ چھپا رہے ہیں وہ بھی اور جو باتیں یہ ظاہر کرتے ہیں وہ بھی، سب اللہ کو معلوم ہیں؟

ان کے عوام کا حال ان (یہودیوں) میں وہ ان پڑھ لوگ بھی ہیں جو کتاب (تورات) کا سرے سے علم ہی نہیں رکھتے وہ صرف اپنی جھوٹی آرزؤں اور سنی سنائی باتوں پر ہی یقین رکھتے ہیں (اور انہی میں مگن و مست ہیں)

ان کے علماء کا حال ان (یہودیوں) میں وہ لوگ بھی تباہ کن روش اختیار کئے ہوئے ہیں جو اپنی مرضی اور رائے سے (فتوے اور مسائل) تحریر کرتے ہیں اور مشہور یہ کرتے ہیں کہ یہی اللہ کا حکم ہے تا کہ اس کے ذریعے دنیاوی مفاد حاصل کرسکیں ان کی یہ خود ساختہ تحریریں اور ان کی یہ کمائی (یقیناً) ان کیلئے تباہی کا سامان ہیں۔

ان کے جھوٹے دعوے (یہودی) یہ بھی کہتے پھرتے ہیں کہ ہمیں جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی۔ ہاں اگر (کسی وجہ سے) جہنم میں جانا ہی پڑا تو صرف چند روز کیلئے جائیں گے۔ آپ ان سے پوچھئے "کیا تم نے جہنم میں نہ جانیکا اللہ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو واقعی وہ اس کی خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے (لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے) تم ایسے ہی اپنی طرف سے اللہ کے بارے میں بے تکی ہانک رہے ہو۔"

اللہ تعالیٰ کا ضابطہ بلکہ اللہ کے ہاں تو سب کیلئے یکساں قانون ہے کہ جو شخص بھی برائی کرے گا اور آخر دم تک اُسی میں گھرا رہے گا تو ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔ البتہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہیں گے، یہ لوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے۔

وعدہ خلافی یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا، والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے اچھا سلوک کرنا، لوگوں کیساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ ادا کرتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب اس وعدے سے پھر گئے اور

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ
تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ
فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ
وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ع ١٠
وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَ
قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾
وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

اب تک اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو۔

عہد شکنی نیز ہم نے تم سے یہ بھی پختہ عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا' نہ ہی ایک دوسرے کو ان کے گھروں سے نکالنا۔ تم نے اس عہد کی پابندی کا اقرار بھی کیا تھا اور مانتے بھی ہو کہ یہ وعدہ ہوا تھا لیکن پھر بھی تم لوگ ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے ہو اور کئی ایک کو ان کے گھروں سے بھی نکال دیتے ہو اور ظلم و زیادتی سے ان پر چڑھائی کرتے ہو' پھر جب وہ لڑائی میں قید ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو فدیہ دیکر انہیں چھڑا بھی لیتے ہو' حالانکہ ان کا گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا (یہ تمہارا کیسا عجیب کردار ہے کہ) اللہ کی کتاب کے کچھ احکام تو مانتے ہو اور کچھ احکام کا انکار کرتے ہو؟ جو لوگ ایسا (متضاد) رویہ اختیار کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوں اور آخرت میں بھی سخت ترین عذاب میں جھونک دیئے جائیں؟ (یاد رکھو) اللہ تمہاری بد کرداریوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ یقیناً یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آخرت (خراب کر کے) دنیا کی زندگی اختیار کی ہے اس لئے (آخرت میں) نہ تو ان کی سزا میں کمی کی جائے گی' نہ ہی انہیں کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔

نبیوں کو قتل کرنا یقیناً ہم نے (یہود کی رہنمائی) کیلئے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تھی پھر ان کے بعد بھی (ان کی ہدایت کیلئے) مسلسل رسول بھیجتے رہے (آخر میں) ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو واضح معجزات اور جبریلؑ کی تائید و مدد کے ساتھ بھیجا تھا لیکن (اے یہودیو! تمہارا طرز عمل کیسا عجیب ہے کہ) جب بھی کوئی رسول ایسا حکم لایا جو تمہاری مرضی و منشا کے خلاف تھا تو تم اکڑ بیٹھے کئی رسولوں کو تم نے جھٹلا دیا اور کئی ایک کو تم نے قتل کر ڈالا۔

اللہ کی لعنت میں گرفتار اور کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں (ان میں کوئی نئی بات داخل نہیں ہو سکتی) لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی لعنت مسلط ہے' اسی لئے یہ لوگ (حق بات) کم ہی مانتے ہیں۔

قرآن کریم کا انکار اب جب کہ ان کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن کریم) آ چکی ہے جو ان کی اپنی کتاب (تورات) کی تائید و تصدیق بھی کر رہی ہے۔ جس کی آمد سے پہلے اس کے ذریعے کفر پر غلبہ اور فتح کے خواہش مند تھے۔(اب) اس کے آنے اور اسے پہچاننے کے باوجود اس کا انکار کر رہے ہیں۔

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٨٩ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ
اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩٠ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ
قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٩١ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٩٢ وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ
قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٩٣ قُلْ اِنْ
كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٩٤ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٩٥ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ
عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ ع
سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ

ایسے منکرین (حق) پر اللہ کی لعنت ہے۔ بہت ہی بری چیز ہے (جہنم) جس کے بدلے میں انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا محض اس ضد (اور حسد) کی وجہ سے اس کا انکار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے جس بندے (محمدؐ) پر چاہا اسے نازل (کیوں) کر دیا۔ اس کا انکار کرکے وہ اللہ کے شدید غضب کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار ہے۔

جھوٹا اور کھوٹا ایمان جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے (حضرت محمدؐ پر) نازل فرمایا ہے اسے مان لو تو جواب دیتے ہیں "ہم تو صرف اسے مانتے ہیں جو ہم (بنی اسرائیل) پر نازل ہوا ہے" جو کچھ اس کے علاوہ ہے اُسے وہ نہیں مانتے حالانکہ آپؐ پر نازل ہونے والا کلام حق اور سچ ہے اور ان کے اپنے کلام کی تائید و تصدیق بھی کر رہا ہے۔ ان سے پوچھیئے (اگر واقعی تم اپنی کتاب ہی کو مانتے ہو تو) اس سے پہلے اللہ کے نبیوںؑ کو کیوں قتل کرتے رہے ہو (جو تمہیں اسی کتاب پر عمل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے)؟ موسیٰؑ تمہارے پاس کیسے واضح دلائل (و معجزات) لیکر آئے تھے ظالمو! تم نے ان کی عدم موجودگی میں بچھڑے کو معبود (کیوں) بنایا (؟) جب ہم نے کوہ طور کو تمہارے اوپر اٹھا کر تم سے پختہ وعدہ لیا تھا کہ جو کتاب ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس پر ڈٹ کر اور جم کر عمل کرنا نیز جو کچھ ہم (اب) فرما رہے اسے غور سے سنو" تو تمہارے اسلاف نے زبان سے تو کہہ دیا "ہم (آپ کا فرمان) سن رہے ہیں لیکن (دل میں یہ تھا کہ) اسے مانیں گے نہیں۔" اس کا سبب ان کا کفر (خصوصاً) بچھڑے کی محبت تھی جو ان کے دلوں میں رچ بس چکی تھی۔ ان سے کہیئے کہ ان بدکرداریوں کے باوجود اگر تم ایمان کے دعویدار ہو تو تمہارا یہ ایمان تو تمہیں بہت ہی بری بری باتوں کی تلقین کر رہا ہے۔

زندگی کے حریص ان (یہود) سے کہیئے اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ اللہ کے ہاں آخرت کا گھر (جنت) اور لوگوں کی بجائے صرف تمہارے لئے مخصوص ہے تو (اسے فوراً حاصل کرنے کیلئے) مرنے کی تمنا کرو لیکن (یاد رکھو) کہ اپنی بداعمالیوں کے باعث یہ کبھی بھی ایسی آرزو نہیں کریں گے۔ اللہ تو ان ظالموں کو خوب جانتے ہیں (کہ یہ ظالم موت کی بجائے زندگی کو ترجیح دیتے ہیں) اور انہیں آپ (دنیا کے) سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا حریص پائیں گے۔ مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر شخص ہزار ہزار سال عمر پانا چاہتا ہے لیکن عمر کی یہ زیادتی (اگر مل بھی جائے تو) اُسے سزا سے نہیں بچا سکتی۔ اللہ ان کے کردار سے خوب آگاہ ہیں۔

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ
قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ
لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ
وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا
نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ
رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ
السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ
وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُمْ
بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ
وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾

جبریلؑ کے دشمن (اے پیغمبر!) جبریل کے دشمن (یہود) کو بتا دیجئے کہ اسی جبریلؑ نے تو یہ قرآن اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا ہے یہ ایسا کلام ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تائیدوتصدیق کررہا ہے' ماننے والوں کیلئے ذریعہ ہدایت ہے اور انہیں (دنیا وآخرت میں کامیابی کی) خوش خبری دیتا ہے۔ (یاد رکھو!) جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا' ان کے فرشتوں' ان کے رسولوں' جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی ایسے کافروں کے دشمن ہیں۔

احکام کا انکار مستقل شیوہ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کی طرف واضح احکام نازل فرمائے ہیں جن کا انکار صرف بدکردار لوگ ہی کرتے ہیں۔ ان یہود کا ہمیشہ سے ہی یہ وطیرہ چلا آرہا ہے کہ جب بھی یہ کوئی وعدہ معاہدہ کرتے ہیں تو ان کا ہی ایک گروہ اُسے توڑ ڈالتا ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کی اکثریت اُسے مانتی ہی نہیں اور جب بھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول آتا رہا ہے جو ان کے پاس موجود کتاب کی تصدیق بھی کرتا رہا ہے تو ان کا ہی ایک گروہ اللہ کی کتاب کو ایسے پس پشت پھینک دیتا رہا ہے کہ گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں۔

جادو سیکھنا سکھانا (اور دیکھو!) یہ یہود (اللہ کی کتاب کو چھوڑ کر) جادوگری کے پیچھے پڑ گئے جس کا سلیمانؑ کے دور میں خبیث جنات میں عام چرچا تھا۔ حضرت سلیمانؑ نے کبھی ایسا کفر یہ کام نہیں کیا بلکہ یہ کفر بد باطن جن لوگوں کو جادو سکھا کر کیا کرتے تھے نیز یہ یہود بھی جادو کا وہ علم سیکھنے لگے جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر (بطور آزمائش) نازل ہوا تھا وہ دونوں فرشتے اس وقت تک کسی شخص کو جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک اُسے یہ بات نہ سمجھا لیتے ''بھائی! ہم تو لوگوں کیلئے امتحان و آزمائش کا ذریعہ ہیں اس لئے تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو۔'' لیکن پھر بھی یہ لوگ ان سے ایسی جادو کی باتیں سیکھتے تھے جن سے وہ خاوند اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال سکیں حالانکہ اللہ کے حکم کے بغیر وہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ مگر پھر بھی وہ یہ (کفریہ) باتیں سیکھتے جو ان کے لئے نفع کی بجائے نقصان کا باعث تھیں۔ انہیں یہ بھی خوب معلوم تھا کہ جو شخص ایسا (جادو کا) کام کرے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (افسوس!) بہت ہی بُرے کام (سحر وکفر) کے بدلے میں اپنے آپ کو عذاب میں جھونک رہے ہیں۔ کاش یہ حقیقت کو سمجھ لیتے!

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ع ١٢ ٧ ١٢
وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ
مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔـلُوْا رَسُوْلَكُمْ
كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿١٠٨﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ الثلٰثة
اٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

اگر یہ (یہود) ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو اللہ کے ہاں بہترین اجر وانعام پاتے! کاش (اب بھی) سمجھ (اور سنبھل) جائیں!

گستاخی کیلئے لفظ بگاڑنا مسلمانو! (جب رسول اکرم کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتو) 'راعنا' نہ کہا کرو (کیونکہ یہودی اس لفظ کو بگاڑ کر آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں) بلکہ 'انظرنا' کہا کرو اور ان کی باتیں پوری توجہ سے سنا کرو (جو ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھے گا ایسے) کافروں کو دردناک سزا ملے گی۔

مسلمانوں سے حسد رکھنا مسلمانو! اہل کتاب اور مشرکین ہرگز نہیں چاہتے کہ تمہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے کوئی بھلائی نصیب ہو (لیکن اللہ کو ان کے حسد کی کیا پروا؟) وہ تو جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت کیلئے مخصوص فر مالیتے ہیں۔ وہ بہت ہی زیادہ فضل فرمانے والے ہیں۔

نسخ پر اعتراض کرنا (حالات اور موقع کے پیش نظر) اگر ہم اپنے کسی حکم کو منسوخ فرماتے ہیں یا (ذھنوں سے) بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا اور کوئی حکم لے آتے ہیں کیا آپ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں (وہ جو اور جیسا چاہیں حکم فرمائیں)؟ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ آسمانوں و زمین میں انہی کی فرمانروائی ہے اُن کے علاوہ تمہارا کوئی یارومددگار نہیں (جسے تمہاری آسانی اور بھلائی کا خیال ہو اور جو تمہیں نقصانات وخطرات سے بچائے)

بے جا سوالات کرنا (مسلمانو!) کیا تم بھی (یہود کے اکسانے پر) اپنے پیغمبرؐ سے ایسے سوالات ومطالبات کرنا چاہتے ہو جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ سے کئے جا چکے ہیں (یہ کافرانہ روش ہے' اس سے باز آ جاؤ) یاد رکھو! ایمان کی بجائے کفر کرنے والا سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔

ایمان سے ہٹانے کی کوشش (مسلمانو!) بہت سے اہل کتاب (یہود وعیسائی) حق واضح ہونے کے باوجود محض حسد کی وجہ سے جو ان کے اندر (جوش مار رہا) ہے تمہیں ایمان سے ہٹا کر کفر کی طرف واپس لے جانا چاہتے ہیں۔ (اس لئے ان سے ہشیار اور خبردار رہیے۔ ان کی باتوں پر صبر کرتے ہوئے فی الحال) انہیں معاف کیجئے ان سے درگزر کیجئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنا کوئی نیا حکم صادر فرمائیں' بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (مسلمانو! تم اپنا مشن نہ چھوڑو) پابندی سے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اپنی عاقبت کیلئے جو نیکی بھی تم آگے بھیجو گے' اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ تمہارے سب اعمال دیکھ رہے ہیں۔

خام خیالیاں یہ (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاریٰ کے سوا کوئی نہیں جائیگا یہ محض ان کی خوشی فہمیاں اور خام خیالیاں ہیں۔ ان سے کہو ''اگر اس دعوے میں سچے ہو تو اس کی دلیل پیش کرو' بلکہ

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
ع ١٣ ١٤ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّ
قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ
اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ
بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ
اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی پوری طرح اللہ کا مطیع و فرمانبردار بن جائے اور عملاً وہ نیک کردار ہو تو اُسے اس کا اجر پروردگار کے ہاں ضرور (جنت کی صورت میں) ملے گا اور وہاں ایسے لوگوں کو نہ کبھی کوئی ڈر اور خوف ہوگا' نہ کوئی غم اور پریشانی۔

ایک دوسرے کو کافر کہنا (یہودی عیسائی جو جنت کے اجارہ دار بنے پھرتے ہیں ان کے آپس میں بغض و عداوت کا حال یہ ہے کہ) یہودی کہتے ہیں۔ ''(ہم حق پر ہیں) عیسائی بے دین اور کافر ہیں'' عیسائی کہتے ہیں (ہم راہ راست پر ہیں) یہودی کافر اور بے دین ہیں۔'' حالانکہ دونوں اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح مشرکین عرب) جو سرے سے جاہل ہیں جنہیں (کتاب و شریعت کا) علم ہی نہیں وہ بھی دوسروں کے بارے میں ایسی ہی باتیں کہتے ہیں (خود بت پرست ہونے کے باوجود حق پر ہونے کے دعویدار ہیں) بہر حال ان سب کے اختلافات کا عملی فیصلہ اللہ ہی قیامت کے روز فرمائیں گے۔

اللہ کے ذکر و عبادت سے روکنا (اہل کتاب اور مشرکین مکہ کافر ہونے کے باوجود سچے 'دیندار' ہونے کے دعویدار ہیں لیکن اللہ کے گھروں مسجد اقصیٰ اور مسجد حرام میں دوسروں کو اللہ کے ذکر سے روکتے ہیں حالانکہ) وہ شخص (دنیا میں) سب سے بڑا ظالم اور بے انصاف ہے جو لوگوں کو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر و عبادت سے روکتا ہے اور انہیں ویران اور بے آباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ (خیر چند روز یہ ظلم کر لیں عنقریب) یہ خود ان مسجدوں میں داخل نہیں ہوسکیں گے' اگر داخل ہوں گے تو ڈرتے ہوئے (کہ کہیں ان کی گردن نہ مار دی جائے) ان لوگوں کیلئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہے' آخرت میں بھی یہ سخت سزا سے دو چار ہوں گے۔

قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض (مسلمانو! قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض وطعن پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں' تم جس طرف بھی رخ کرو گے اللہ کو اپنی طرف متوجہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی وسیع الظرف اور ہر بات کا علم رکھنے والے ہیں۔

اللہ کو صاحب اولاد کہنا (اہل کتاب اور مشرکین) کہتے ہیں'' اللہ تعالیٰ بھی صاحب اولاد ہیں'' کیسی بے ہودہ اور بے تکی بات ہے جس سے اللہ بالکل پاک اور مبرا ہیں (بھلا انہیں اولاد کی کیا ضرورت ؟) وہ تو اکیلے ہی آسمانوں و زمین کی ہر چیز کے مالک و مختار ہیں اور تمام مخلوقات (ہروقت) ان کی مطیع و فرمانبردار ہیں۔ (اولاد والدین کی معاون' مشیر اور مددگار ہوتی ہے جب کہ) اللہ تعالیٰ (بغیر کسی مشورہ' معاونت' آلات واسباب' نمونہ و نظیر) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے ہیں (جن کو یہ بیٹے' بیٹیاں قرار دے رہے ہیں وہ تو محض ان کی قدرت کے نشان اور کلمہ کن کی پیداوار ہیں کیونکہ وہ ایسی قدرت کے مالک ہیں) جب کسی کام کے کرنے کا (ارادہ یا) فیصلہ فرمالیتے ہیں تو صرف اتنا فرماتے ہیں ہیں کہ ''ہو جا'' اور وہ کام (فوراً) ہو جاتا ہے۔

معجزے نشانیاں طلب کرنا (یہودیوں کے اکسانے پر) مکہ کے جاہل اور نادان لوگ بھی یہ کہتے ہیں اللہ خود ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس اپنی کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں بھیجتا؟ ایسی ہی باتیں پہلے کافر بھی کیا کرتے تھے معلوم ہوتا ہے ان کی اور اُن کی ذہنیتیں ایک جیسی ہیں۔

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ
تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا
بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ
اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

وقف منزل
ع ۱۴

ماننے والوں کیلئے تو ہم بے شمار نشانیاں واضح فرما چکے ہیں۔

سب سے بڑی نشانی کا انکار (اے پیغمبرؐ اس سے بڑی نشانی اور کیا ہو گی؟) کہ ہم نے آپ کو صحیح اور سچا دین دیکر ان لوگوں کے پاس بھیج دیا ہے کہ آپ ماننے والوں کو اچھے انجام (جنت) کی خوشخبری دیتے رہیں اور نہ ماننے واالوں کو برے انجام (جہنم) سے ڈراتے رہیں (اگر پھر بھی یہ آپ کا انکار کر کے جہنم ہی میں جانا چاہتے ہیں تو آپ پریشان نہ ہوں) آپ سے جہنمیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔

اپنے من مانے دین کا تابع کرنا چاہتے ہیں۔ (اے پیغمبر!) یہودی اور عیسائی اس وقت تک آپؐ سے ہرگز راضی و مطمئن نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے (من گھڑت اور خرافاتی) مذہب کی پیروی نہیں کریں گے۔ آپ انہیں بتا دیجئے کہ اصل دین اور ہدایت وہ ہے جو اللہ کی طرف سے (میرے پاس آئی) ہے۔ (آپ ان کی بات ہرگز نہ مانیں) اگر حقیقی علم آ جانے کے بعد (محض ان کو خوش کرنے کیلئے) آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے تو (یاد رکھئے) پھر کوئی یار و مددگار ایسا نہیں ملے گا جو آپ کو اللہ کی پکڑ سے بچا سکے۔

گمراہی اور تباہی کی طرف جا رہے ہیں اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) میں سے جو لوگ اللہ کی کتاب (تورات و انجیل) صحیح طریقے سے پڑھتے ہیں وہ اس (قرآن کریم) پر بھی ایمان لے آتے ہیں (یاد رکھو!) جو شخص بھی قرآن حکیم کی پیروی کا انکار کرے گا ایسے سب لوگ گمراہ اور تباہ ہوں گے۔

انتہائی احسان فراموش لوگ اے بنی اسرائیل میرے اُس احسان کو تو نہ بھولو جو میں نے خاص طور پر تم لوگوں پر فرمایا تھا۔ وہ یہ کہ تمہیں (ھدایت و رہنمائی کا فریضہ سونپ کر) تمام اقوام عالم پر سرفرازی بخشی تھی (لیکن تم نے اس احسان کی انتہائی ناقدری کی' دوسروں کی رہنمائی تو کیا کرتے' خود بھی راہ راست سے بھٹک گئے اب تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ آخری رسولؐ کی اتباع اختیار کر کے) اس دن کی گرفت سے بچ جاؤ جب کوئی شخص کسی (مجرم) شخص کے ذرّہ بھر بھی کام نہیں آ سکے گا' نہ ہی اُسے فدیہ (رشوت) لیکر چھوڑا جائے گا' نہ ہی اسے کسی کی سفارش فائیدہ دے گی اور نہ ہی ایسے مجرموں کو (زبردستی چھڑانے کیلئے) کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔

ابراہیمؑ کی نسل سے ہونے پر فخر' اتباع سے انکار اور نفرت ابراہیمؑ کو (جن کی نسل سے ہونے پر فخر کرتے ہو لیکن ان کی پیروی کرنا تمہیں یاد ہی نہیں ان کا کردار تو یہ تھا کہ) جب ان کے پروردگار نے انہیں کئی باتوں میں آزمایا تو انہوں نے ان سب کو پورا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(ابراہیمؑ!) میں آپ کو (آئندہ کیلئے) سب لوگوں کا قائد و امام بنا رہا ہوں انہوں نے عرض کیا کیا میری اولاد کیلئے بھی یہی وعدہ و پروگرام ہے؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''آپ کی مشرک و بدکردار اولاد سے میرا ایسا کوئی وعدہ نہیں'' اور یاد ہونا چاہیئے (کہ ابراہیم کے ہی تعمیر کردہ گھر کو) ہم نے لوگوں کیلئے عبادت کا مرکز اور انتہائی امن کی جگہ قرار دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ (کعبہ کی تعمیر کیلئے) جس جگہ کھڑے ہوئے تھے اس جگہ کو مستقل طور پر نماز کی جگہ بنا لو نیز ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو (خاص طور پر) تاکید فرمائی تھی کہ میرے اس گھر (خانہ کعبہ) کو طواف' اعتکاف' رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے ہمیشہ صاف ستھرا رکھو۔

ابراہیمؑ کے کردار و اخلاص سے انحراف جب ابراہیمؑ نے دعا فرمائی: اے پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن کا گہوارہ بنایئے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھیں انہیں پھلوں کا رزق عطا فرمایئے!

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾ وَ
اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ
اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ
قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ
وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ
الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ
اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اللہ نے فرمایا: ''(مومنوں کے علاوہ) کافروں کو بھی دُنیا کی چند روزہ زندگی میں (ان پھلوں سے) فائدہ اٹھانے کا موقع دوں گا مگر آخرت میں انہیں سزا کے لئے انتہائی بُرے ٹھکانے آگ کی طرف دھکیل دوں گا۔'' (وہ وقت یاد رہے) جب ابراہیمؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسمٰعیلؑ بھی ان کے ساتھ اس کام میں شریک تھے دونوں (باپ بیٹا تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کر رہے تھے) ''اے پروردگار! آپ ہماری یہ خدمت قبول فرمایئے یقیناً آپ ہی سب کی دعائیں سننے والے اور سب حالات جاننے والے ہیں'' اے پروردگار! ہمیں اپنے فرمانبردار بندے بنائے رکھیئے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا فرمایئے۔ جو آپ کی فرمانبردار ہو ہمیں عبادت کے صحیح طور طریقے سکھا دیجئے' ہماری غلطیوں کوتاہیوں سے درگذر فرمایئے' بے شک آپ بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں! پروردگار! ان (مکہ کے) لوگوں میں سے ہی ایک ایسا رسول پید فرمایئے جو انہیں آپ کے احکام پڑھ پڑھ کر سنائے' انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے' انہیں (کفروشرک اور گندے اخلاق سے) پاک صاف کرے' بلاشبہ آپ جو چاہیں اور جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں''۔

جاہل اور بے وقوف لوگ (ہر حال میں اللہ کے مطیع وفرمانبردار بندے) ابراہیمؑ کے دین وملت سے سوائے خود ساختہ جاہل اور بے وقوف شخص کے کون منہ پھیر سکتا ہے؟ ابراہیمؑ تو وہ شخصیت ہیں جنہیں ہم نے دنیا میں بھی عزت و بزرگی عطا فرمائی اور آخرت میں بھی وہ ہمارے نیک ترین بندوں میں شامل ہیں۔ انہیں جب بھی پروردگار نے فرمایا: ''(ابراہیمؑ) ہماری بات مانو۔'' تو انہوں نے (فوراً اور بے ساختہ) جواب دیا'' پروردگارِ عالم! میں تو (ہمیشہ اور ہر وقت) آپ کا فرمانبردار ہوں۔'' اسی بات (ہر وقت اللہ کی اطاعت وفرنبرداری) کی وصیت ابراہیمؑ اور (ان کے پوتے) یعقوبؑ اپنے اپنے بیٹوں کو فرما کر دنیا سے رخصت ہوئے: ''اے میرے بیٹو! اللہ نے اسلام کو بطور ضابطہ حیات تمہارے لیے پسند فرمایا ہے' اس لئے مرتے دم تک اسی پر قائم رہنا'' (اے یہودونصاریٰ!) کیا تم اس وقت موجود تھے؟ جب یعقوب نے اپنی موت کے وقت (وصیت کرتے ہوئے) اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا: میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟'' تو انہوں نے جواب دیا تھا ''ہم اسی ایک معبود (اللہ) کی بندگی کریں گے جو آپ کا بھی معبود ہے اور آپ کے باپ دادے ابراہیمؑ اسمٰعیل اور اسحٰق کا بھی معبود ہے' ہم (ہمیشہ) اسی کے فرمانبردار رہیں گے''۔ یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی ان کا ہے جو انہوں نے کمایا'

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ
قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ ؕ
صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾
قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ
لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ
اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ
كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦

تمہارا ہے جو تم کما رہے ہو تم سے ہرگز یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ لوگ کیا کرتے تھے؟

یہودی' عیسائی ہونے کی دعوت دیتے ہیں وہ (مسلمانوں سے) یہ بھی کہتے ہیں" یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت ملے گی'' آپ انہیں بتا دیجئے کہ''نہیں ہم تو ابراہیم کے دین پر ہی قائم ہیں جو سب سے کٹ کر ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور کسی لحاظ سے بھی مشرک نہ تھے۔ انہیں بتایئے کہ''ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں' جو (محمدؐ کے ذریعے) ہم پر نازل ہوا ہے اسے بھی مانتے ہیں۔ جو ابراہیمؑ' اسمٰعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوا تھا اس پر بھی ہمارا ایمان ہے' جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور دیگر انبیاءؑ کو ان کے پروردگار کی طرف سے عطا کیا گیا اسے بھی مانتے ہیں۔ ہم (اللہ کے انبیاء میں سے) کسی ایک کی بھی نفی نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں) ہم تو ہر حال میں اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں''۔ پھر اگر وہ (یہودی و عیسائی) بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم (مسلمان) ایمان لائے ہو۔ تو وہ بھی ہدایت پا جائیں گے لیکن اگر وہ اس سے منہ پھیر لیں تو سمجھ لو کہ وہ (ہٹ دھرمی اور حسد کی وجہ سے) مخالفت پر تلے ہوئے ہیں (اطمینان رکھو) وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہاری حمایت کے لیے کافی ہیں وہ (ان کی مخالفانہ باتوں کو) خوب سنتے اور (ان کی سازشوں کو) خوب جانتے ہیں۔

اپنے رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں (یہود و نصاریٰ کو یہ بھی بتایئے کہ تمہارے رنگ اصطباغ کی بجائے) اللہ نے ہمیں اپنے (توحید و بندگی کے) رنگ میں رنگ دیا ہے اور اللہ سے بہتر رنگ بھی کون سکتا ہے؟ ہم تو ہر حال میں انہی کی بندگی کرنے والے ہیں۔

اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان (یہود و نصاریٰ) سے پوچھئے''کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو (کہ ہم نے کیوں صرف انہی کی بندگی اور فرمانبرداری اختیار کی ہے؟) حالانکہ وہ ہمارے مالک و پروردگار بھی ہیں۔ اور تمہارے پروردگار و مالک بھی۔ (اگر یہی وجہ پرخاش و نزاع ہے تو تمہاری مرضی) ہم تو اپنا کام کرتے رہیں گے تم اپنا کام کرتے رہو بہر حال ہم تو خالصتاً انہی کی بندگی پر قائم ہیں۔

ابراہیمؑ اور اولاد ابراہیم کے یہودی و عیسائی ہونے کا پروپیگنڈہ (اے یہود و نصاریٰ) کیا تم لوگ یہ بھی کہتے ہو کہ ابراہیمؑ' اسمٰعیلؑ' یعقوبؑ اور ان کی اولاد سب یہودی یا عیسائی تھے؟ ان سے پوچھئے''اس بات کا تمہیں زیادہ علم ہے یا اللہ تعالیٰ اس بات کو زیادہ جانتے ہیں؟ (یہودیوں اور عیسائیوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ حضرات نہ یہودی تھے نہ عیسائی لیکن لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونے کے خوف سے اس حقیقت کو بیان نہیں کرتے بلکہ جان بوجھ کر اسے چھپاتے ہیں) اس لیے اس سے بڑا ظالم اور بے انصاف کون ہو گا جو اللہ کی سچی بات کو جو بطور شہادت اس کے پاس موجود ہے اسے بیان کرنے سے چھپا جائے (یہودیو'عیسائیو!) اللہ تمہاری ان حرکات سے بے خبر نہیں ہیں۔ بہر حال وہ (نیک کردار لوگوں کی) ایک جماعت تھی جو گذر گئی جو انہوں نے کیا وہ انہی کے کام آئے گا جو تم کما رہے ہو تمہارے سامنے آ جائے گا۔ ان کے اعمال کے بارے میں تم سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ
كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ
اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

اللہ کے احکام نہ ماننے والے بیوقوف ہیں اب بیوقوف لوگوں کو یہ اعتراض ہوگا کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے وہاں سے (مسجد حرام جو مکہ میں ہے کی طرف) کیوں پھر گئے؟ انہیں بتایئے کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں (وہ جس طرف چاہیں رخ کرنے کا حکم دے دیں) وہ جس کی چاہتے ہیں راہِ راست کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ اس طرح ہم نے (اے مسلمانو! بنی اسرئیل کو معزول کرکے اب) تمہیں (دنیا میں) مرکزی امت قرار دیا ہے تاکہ تم (قیامت تک) لوگوں کے سامنے حق کے علمبردار بن کر رہو جب کہ رسول اکرمؐ تمہارے سامنے حق کے علمبردار ہیں۔

بیت المقدس عارضی اور آزمائشی قبلہ تھا اے پیغمبرؐ! جس قبلے (بیت المقدس) کی طرف آپ پہلے رخ کیا کرتے تھے وہ تو محض ہم نے اس لیے مقرر فرمایا تھا کہ معلوم ہوجائے کہ کون آپؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون مخالفت کرتا ہے؟ یہ تبدیلی واقعی مشکل بات ہے، لیکن جن لوگوں کو اللہ نے ہدایت عطا فرمائی ہے ان کے لیے کوئی مشکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ وہ تمہارے ایمان (نمازوں) کو ضائع فرما دیں۔ وہ تو لوگوں کے حق میں انتہائی شفیق اور بے حد مہربان ہیں۔

مسجد حرام: برحق قبلہ (اے پیغمبرؐ! قبلہ کی تبدیلی کے انتظار میں) آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا یقیناً ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس لیے آپ کو اس قبلہ کی طرف پھیرے دیتے ہیں جو آپ کو پسند ہے۔ اب (آئندہ ہمیشہ) آپ اپنے رخ (نماز کے لیے) مسجد حرام ہی کی طرف رکھئے۔ (اے مسلمانو!) تم لوگ بھی، جہاں کہیں بھی ہو، اپنا رخ (نمازوں کے لیے) اسی طرف ہی پھیرا کرو۔ جن لوگوں کو (آپ سے پہلے) کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی کا یہ حکم بالکل حق اور سچ ہے۔ (اس کے باوجود) جو یہ (مخالفانہ) حرکتیں کر رہے، اللہ تعالیٰ ان سے بے خبر نہیں ہیں۔ (ان کی ہٹ دھرمی کا یہ حال ہے کہ) آپ ان اہل کتاب کے پاس خواہ کوئی بھی ثبوت اور دلیل لے آئیں، یہ آپکے قبلہ کی پیروی نہیں کریں گے۔ نہ ہی اب آپ ان کے قبلہ کی پیروی کر سکتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے کوئی (عیسائی، یہودی) بھی ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کے لئے تیار نہیں ہے۔ (اے پیغمبر! آپ ہرگز ہرگز ان کی بات نہ مانیں) اب اس علم کے بعد جو آپؐ کے پاس آچکا ہے اگر آپ نے ان کی بات مانی تو یقیناً آپ ظالموں میں شمار ہوں گے۔

یہ اہل کتاب قبلہ کی حقیقت کو اس طرح پہچانتے ہیں۔ جس طرح اپنے بیٹوں کو۔ پھر بھی ان لوگوں میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو جان بوجھ کر اس حقیقت کو چھپاتا ہے۔

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ

هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۚ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ

جَمِيْعًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۗ

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۗ بَلْ اَحْيَآءٌ

وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَ

بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا

(یادرکھو) قبلہ کی تبدیلی کا یہ حکم آپ کے پروردگار کی طرف سے بالکل بجا اور برحق ہے۔ لہذا اس کے متعلق کبھی بھی کسی قسم کے شک وشبہ میں مبتلا نہ ہونا۔

مسلمانوں کا قبلہ: مسجد حرام ہر امت کا ایک قبلہ ہے جس کی طرف رخ کر کے وہ عبادت کرتی ہے۔ (مسجد حرام کے قبلہ مقرر ہونے کے بعد اس کی طرف رخ کر کے عبادت کرنا ہی نیکی ہے) اس لئے (مسلمانو! کوئی اور ادھر کرے نہ کرے، تم نمازوں میں اس طرف منہ کر کے) نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ۔ تم جہاں (جس حالت میں اور جس قبلہ پر بھی) ہوگے، اللہ تعالیٰ تم سب کو اکٹھا کر لیں گے۔ وہ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔ اس لیے (آئندہ) آپ جہاں سے بھی نکلیں (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کیا کریں۔ آپ کے پروردگار کی طرف سے یہی قبلہ حق اور سچ ہے۔ (یادرکھو!) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال و کردار سے بے خبر نہیں ہیں۔ (پھر حکم دیا جاتا ہے کہ) آپ جہاں سے بھی چلیں (نماز کے وقت) رخ مسجد حرام ہی کی طرف رکھیں۔ اور (مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں بھی ہو (نمازوں کے لئے) اپنے رخ مسجد حرام ہی کی طرف رکھا کرو، تا کہ لوگوں کو تمہارے خلاف اعتراض کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ سوائے حق اور حد سے گزرنے والوں کے جو ہر حال میں مخالفت کریں گے۔ اس لئے ان سے نہ ڈرنا، مجھ ہی سے ڈرنا۔ (یہ حکم اس لئے بھی دیا گیا ہے کہ) میں تم لوگوں پر اپنے انعامات واحسانات کی تکمیل کردوں اور اس لئے بھی کہ تم لوگ راہِ راست پر چلتے رہو۔ جیسا کہ میں نے تم لوگوں پر یہ (خصوصی) احسان و انعام فرمایا ہے کہ تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول بھیج دیا ہے جو تمہیں ہمارے احکام پڑھ پڑھ کر سناتا ہے، تمہارے اخلاق وکردار کو سنوارتا ہے تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ کچھ سکھا رہا ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔ اس لئے تم مجھے (ہمیشہ) یاد رکھو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ ان نعمتوں اور احسانات کے بدلے میرا شکر ادا کرتے رہو اور (یاد رکھو) کبھی بھی میری ناشکری (اور نافرمانی) نہ کرنا۔

مصائب میں صبر واستقامت مسلمانو! (مصائب اور پریشانیوں میں) نماز اور ثابت قدمی سے کام لیا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ حق پر ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ نیز جو لوگ اللہ کی راہ میں (لڑتے ہوئے) شہید ہو جائیں ان کے بارے میں (کبھی بھی) یہ نہ کہو کہ وہ مر کھپ گئے بلکہ وہ لوگ اللہ کے ہاں (جنت میں) زندہ و سلامت ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا علم و شعور نہیں (کہ وہ کیسی ہے؟) یاد رکھو! ہم دنیا کی زندگی میں تمہیں خوف، بھوک، مال، جان اور پیداوار کے نقصانات کے ذریعے ضرور آزمائیں گے (کہ کون حق پر ثابت رہتا ہے اور کون نہیں) جو لوگ ان نقصانات پر صبر کریں گے انہیں ہماری طرف سے (جنت کی) خوش خبری دے دیجئے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کوئی بھی پریشانی پہنچتی ہے تو وہ (فوراً) کہہ اٹھتے ہیں:۔

لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۱۵۶ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝۱۵۷ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ
يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۰ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۶۱ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝۱۶۲ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶۳ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ع ۱۹
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ
بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪
وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

(بھلا یہ کیا مصیبت و پریشانی ہے!) ہم تو (خود) اللہ کا مال وملکیت ہیں (عنقریب) ان کے پاس لوٹنے والے ہیں"۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانیاں اور رحمتیں ہیں۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

صفا اور مروہ کا طواف اللہ تعالیٰ کے نشاناتِ قدرت میں سے صفا اور مروہ بھی اُن کی قدرت کے نشان اور ثبوت ہیں۔ اس لئے جو شخص بھی حج وعمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں (بلکہ نیکی ہے) کہ ان دونوں کا طواف (ضرور) کرے (یاد رکھو!) جو شخص بھی خوش دلی سے نیکی کا کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کے اس کام کو جانتے اور اس کے قدر دان ہیں۔

حق کو چھپانا لعنت کا باعث ہے جو لوگ ہمارے نازل کردہ احکام اور ہدایات کو جنہیں ہم اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں (کسی لالچ یا خوف کی وجہ سے) چھپا جاتے ہیں ان پر (خود) اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت بھیجنے والے لعنت بھیجتے ہیں۔ مگر ہاں جو لوگ اس حرکت سے باز آجائیں، اپنی اصلاح کر لیں اور (جو کچھ چھپایا تھا) اسے صاف صاف بیان کر دیں تو ایسے لوگوں کو میں (اللہ) ضرور معاف کردوں گا (یاد رکھو!) میں بہت ہی معاف کرنے والا بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والا ہوں۔ البتہ جو لوگ (حق کو چھپانے کی) کافرانہ روش پر ڈٹے رہیں، پھر اس کافرانہ روش پر ہی انہیں موت آ جائے، تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے، وہاں نہ کبھی ان کی سزا میں کمی ہوگی اور نہ کبھی اس میں وقفہ کیا جائے گا۔ (سن رکھو!) تمہارے معبود (اللہ تعالیٰ) ایک ہی معبود ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔ وہ بے حد مہربان اور بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے وجود اور قدرت کے دلائل یقیناً سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے لئے آسمانوں وزمین کے پیدا ہونے، رات دن کے باری باری آنے، سمندروں میں لوگوں کے لئے نفع بخش سامان لیکر چلنے والی کشتیوں، اللہ کے آسمان سے پانی برسانے، اس پانی سے بے آباد زمین کو آباد کرنے، زمین میں ہر طرح کی جاندار مخلوق پھیلانے ہواؤں کی گردش، نیز آسمان اور زمین کے درمیان گھرے ہوئے بادلوں میں (اللہ تعالیٰ کے وجود اور اُن کی قدرت کے بے شمار) ثبوت اور دلائل موجود ہیں۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ
اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا ع
مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ
اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ
كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾

سب سے زیادہ محبت اللہ سے لیکن پھر بھی کچھ لوگ دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں اور اُن سے اللہ جیسی محبت رکھتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے ہونی چاہیے۔ کاش! جو بات ان ظالموں کو عذاب دیکھ کر سمجھ آنے والی ہے اب (دنیا میں) ہی سمجھ آجائے کہ تمام تر قوت اور اختیارات اللہ ہی کے ہیں اور یہ کہ ان کا عذاب بھی بہت ہی سخت ہے۔ (وہ وقت بہت جلد آرہا ہے) جب (نام نہاد) پیشوا عذاب دیکھتے ہی اپنے پیروکاروں سے اظہار لاتعلقی کردیں گے اور ان کے آپس کے تمام تعلقات ور وابط ختم ہوجائیں گے۔ پیروکار (یہ حالت دیکھ کر غصے میں) پکار اُٹھیں گے کاش! ہمیں ایک بار پھر دنیا میں جانے کی مہلت مل جائے تو ہم بھی ان (دغا باز پیشواؤں اور پیروں) سے لاتعلق ہوجائیں جس طرح یہ (حضرات) آج ہم سے لاتعلق ہورہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو ان کے حسرت و افسوس کا سبب بننے والے اعمال دکھا رہے ہیں (تاکہ سنبھل جائیں ورنہ بُرا انجام سامنے آنے پر) یہ کبھی بھی دوزخ سے نہ نکل سکیں گے۔

پاک اور حلال رزق کھانے کا حکم لوگو! دنیا میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں صرف وہی کھاؤ شیطان کے نقش قدم پر (ہرگز) نہ چلو، وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی پر اکساتا ہے اور تمہیں اللہ کے بارے میں جھوٹ بولنے کے لئے کہتا ہے۔ جب ان (کفار و مشرکین) سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے (رہنمائی کیلئے) نازل فرمایا ہے اُسی کی پیروی کرو تو وہ جواب دیتے ہیں (نہیں) ہم تو اُسی طریقے پر چلیں گے، جس پر ہمارا باپ دادے چلتے آرہے ہیں۔ اگر ان کے باپ دادے عقل سے کورے اور گمراہ ہوں (تو کیا پھر بھی یہ انہی کی پیروی کریں گے)؟ ان کافروں کی مثال تو ایسے (جانوروں کی طرح) ہے جنہیں ایک شخص (اپنی طرف) پکارتا ہے لیکن وہ (جانور) اُس کی پکار کی آواز سننے کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے، اسی طرح یہ کافر و مشرکین بھی بہرے، گونگے اور اندھے ہیں جو کوئی بھی (حق) بات نہیں سمجھ رہے۔

مسلمانو! اگر تم اللہ ہی کے بندے ہو تو وہی پاکیزہ چیزیں کھاؤ، جو ہم نے تمہیں کھانے کے لئے عطا فرمائی ہیں اور ان (نعمتوں) کے لئے ہمارا شکر ادا کرتے رہو۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ
بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ
بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّ
اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ
لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ ع ۲۱ ۵
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ
إِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ ۗ
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۗ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

حرام چیزیں تمہارے لئے جو کچھ حرام ہے وہ تو مردار، خون ، سور کا گوشت اور غیر اللہ کی نذر و نیاز ہے۔ البتہ جو شخص (بھوک کی وجہ سے) مجبور ہوجائے (بشرطیکہ) اس کا اللہ کی نافرمانی وسرکشی کا ارادہ نہ ہو، نہ ہی وہ ضرورت سے زیادہ کھائے، تو اسے کوئی گناہ نہیں (کہ ان چیزوں میں سے کچھ کھالے) یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔ لیکن جو لوگ ان (حلال وحرام کے) احکام کو جو انہوں نے اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں' اپنے دنیاوی مفاد کی خاطر چھپالیتے ہیں (یاد رکھئے!) یہ لوگ اپنے پیٹوں میں سراسر جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔ قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ ان سے بات کریں گے، نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک فرمائیں گے' بلکہ انہیں دردناک سزا دی جائے گی۔ (ان لوگوں نے کیا مفاد حاصل کیا الٹا) راہ راست کے بدلے گمراہی' معافی و بخشش کے بجائے عذاب مول لے لیا --------- اُن کا بڑا حوصلہ ہے کہ آگ کا عذاب برداشت کرنے کو تیار ہیں! ---------- ان کا یہ انجام اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ سچی کتاب سے اختلاف کیا اور پھر اس اختلاف اور مخالفت میں بہت دور آگے نکل گئے۔

اصل نیکی نیکی صرف یہ نہیں کہ تم (نمازوں کے وقت) اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو' بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ' آخرت کے دن، فرشتوں، کتابوں اور انبیاءؑ پر (سچے دل سے) ایمان لائیں اوراللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں ،مسکینوں، مسافروں ، مانگنے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ رہیں، نیز نماز قائم کریں' اپنے وعدے پورے کریں' فقروفاقہ ، بیماری' پریشانی اور باطل کے خلاف جہاد میں ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ (ایمان واسلام میں) سچے اور یہی برے انجام سے بچنے والے ہیں۔

قتل کا بدلہ فرض ہے مسلمانو! جو لوگ تم میں (ناحق) قتل کر دیئے جائیں' ان کا بدلہ لینا تم پر فرض کر دیا گیا ہے (وہ اس طرح کہ) قتل کرنے والا آزاد مرد ہے تو (بدلے میں) وہ آزاد مرد ہی قتل کیا جائے' قتل کرنے والا غلام ہے تو (بدلے میں) وہ غلام ہی قتل ہو۔

بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ
فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ
خَیْرَا ۖۚ الْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ
عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ
مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ ع ۲۲
الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ ۙ
اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ
مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ
الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

اگر عورت نے قتل کیا ہے تو بدلے میں وہی (قتل کرنے والی) عورت ہی قتل کی جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس (مقتول) کا بھائی کچھ نرمی کرنا چاہے تو جائز طریقے سے خون بہا کا تصفیہ کر لیا جائے اور قاتل بھی خوش اسلوبی سے وہ خون بہا ادا کرے۔ یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور رعایت ہے۔ جو اس کے بعد زیادتی کرے تو (وہ یاد رکھے) اس کے لئے (اللہ کے ہاں) درد ناک سزا ہے۔ عقل و سمجھ رکھنے والو! قتل کے بدلے کا یہ ضابطہ تمہارے لئے زندگی کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ (یہ اس لئے فرض کیا گیا ہے) کہ تم قتل اور خون ریزی سے محفوظ رہو۔

مال میں وصیت فرض ہے (اے مسلمانو!) جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو اس پر فرض ہے کہ وہ اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں جائز طور پر وصیت کر جائے۔ جو لوگ برے انجام سے بچنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایسا کرنا لازمی ہے۔ لیکن جو لوگ اس وصیت کو سننے کے بعد اسے بدل ڈالیں، اس کا گناہ اُن بدلنے والوں پر ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ (تمہاری باتوں کو) سنتے اور (تمہاری نیتوں اور حرکات کو) جانتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری اور حق تلفی کا اندیشہ ہو تو وہ (بر وقت مداخلت کر کے یا وارثوں کو سمجھا بجھا کر ان میں) مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ (انسانی کمزوریوں) کو معاف فرمانے والے بے حد مہربان ہیں۔

روزہ کی فرضیت مسلمانو! پہلے لوگوں کی طرح تم پر بھی روزے فرض ہیں تاکہ تم میں اللہ کے احکام ماننے اور اُن کی نافرمانی سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ یہ روزے صرف چند دنوں کے ہیں۔ پھر ان میں بھی اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر پر ہو تو (وہ روزے نہ رکھے' یہ چھوڑے ہوئے روزے) اور دنوں میں رکھ لے۔ نیز وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی طاقت کے باوجود روزہ نہ رکھیں' وہ اس کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ نیکی کرے (زیادہ مسکینوں کو کھانا کھلائے) تو یہ اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اگر روزہ ہی رکھو تو اس میں تمہیں زیادہ فائدہ ہے۔ کاش یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائے! رمضان (جس کے روزے فرض ہیں یہ) وہ مہینہ ہے' جس میں لوگوں کی رہنمائی کے لئے قرآن نازل فرمایا گیا ہے۔ قرآن میں ہدایت و رہنمائی اور حق و باطل کی تمیز کے واضح دلائل موجود ہیں۔

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ
سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ
نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ
أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ
فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ
الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ
عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ ٣ ع ٧
قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا

اس لئے جو (عاقل، بالغ) شخص اس مہینہ میں (زندہ) موجود ہو اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ ہاں، اگر کوئی بیمار ہے یا سفر پر ہے (اور وہ روزے نہیں رکھ رہا) تو وہ (چھوڑے ہوئے) روزے اور دنوں میں پورے کرلے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں تمہارے لئے آسانی چاہتے ہیں، وہ تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ نہیں فرمانا چاہتے۔ لہذا (پورے مہینے کے) روزے مکمل کرو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر ان کی بڑائی اور عظمت بیان کرو تاکہ اُن کے شکر گزار بندے بن سکو۔

قبولیتِ دُعا (اے پیغمبر!) اگر آپؐ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں (کہ میں نزدیک ہوں یا دُور) تو انہیں بتایئے کہ میں قریب ہی ہوں، جب بھی کوئی دُعا کرنے والا مجھ سے دُعا کرتا ہے تو میں اس کی دُعا کا (مثبت) جواب دیتا ہوں۔ اس لئے انہیں بھی چاہیے کہ وہ مجھ پر ایمان لائیں اور میرے احکام مانیں، اِسی طرح ہی انہیں ہدایت مل سکتی ہے۔

اللہ کے ضابطے (اب) روزوں کی راتوں میں بیویوں سے مباشرت تمہارے لئے جائز قرار دے دی گئی ہے۔ اس لئے کہ وہ تمہاری ضرورت ہیں اور تم ان کی ضرورت ہو۔ (مباشرت کے سلسلے میں) اللہ تعالیٰ کو تمہاری چوری معلوم ہے، انہوں نے مہربانی فرماتے ہوئے تمہاری اس حرکت سے درگزر فرمایا اس لئے اب اُن سے مباشرت کرلیا کرو اور جو (اولاد) اللہ نے تمہارے مقدر میں فرما رکھی ہے وہ (بھی) طلب کیا کرو۔ نیز رات کے خاتمے (یعنی) صبح صادق تک کھاتے پیتے رہو اور غروب آفتاب تک اپنے روزے مکمل کیا کرو۔ مسجدوں میں اعتکاف کے دوران بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کے مقرر فرمائے ہوئے ضابطے ہیں، ان کی کسی طرح بھی خلاف ورزی نہ کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے اپنے احکام اور ضابطے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ نافرمانی سے بچ کر اُن کے فرمانبردار (بندے) بن جائیں۔

حرام مال سے بچنا نہ ہی ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طریقوں سے کھاؤ، نہ ہی جان بوجھ کر اُن کے مال ناحق کھانے کیلئے انہیں حکام کے پاس مقدمات میں پھنساؤ۔

چاند کا مسئلہ (اے پیغمبر) لوگ آپؐ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ یہ بڑھتا گھٹتا کیوں ہے) انہیں بتا دیجئے کہ یہ تمہارے آپس کے معاملات کے اوقات اور حج کے ایام کے تعین کا ذریعہ ہے۔ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں دروازوں کی بجائے (چوروں کی طرح) ان کے پیچھے سے آؤ۔

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ
مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ
مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ۖ وَاَحْسِنُوْا ۛ ۚ ع
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ
اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ

بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے۔ اس لئے (آئندہ) اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتے رہو تا کہ کامیاب ہوسکو۔

جہاد کے احکام اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے (ضرور) لڑو جو تم سے لڑتے ہیں، لیکن زیادتی نہ کرنا۔ اللہ زیادتی کرنے والوں کو قطعاً پسند نہیں فرماتے۔ (کفار مکہ نے چونکہ تمہارے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے، اس لئے) یہ تمہیں جہاں ملیں، انہیں (خوب) قتل کرو، جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے، تم بھی انہیں وہاں سے نکالو(یاد رکھو!) لوگوں کو اللہ کے رستے سے روکنے کا فتنہ قتل کرنے سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے۔ البتہ مسجد حرام کے قریب ان سے اس وقت تک نہ لڑو، جب تک وہ خود تم سے نہ لڑیں۔ اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں (خوب چن چن کر) قتل کرو، ایسے بے ایمان لوگوں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ (لڑائی سے) باز آجائیں (تو تم بھی ہاتھ روک لو)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔ (مسلمانو!) کافروں کے خلاف اس وقت تک لڑتے رہو جب تک (دنیا سے) لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کا فتنہ ختم ہوکر اللہ کا دین پوری طرف غالب و نافذ نہ ہوجائے۔ پھر اگر وہ (اللہ کی راہ روکنے سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی کو سزا نہ دی جائے۔ (یاد رکھو!) ماہ حرام کا بدلہ ماہ حرام ہی ہے (یعنی اگر کافر اس ماہ کے احترام میں جنگ نہ کریں، تو تم بھی ان سے جنگ نہ کرو۔ اگر احترام نہ کرتے ہوئے تم سے جنگ کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرو) اسی طرح باقی حرمتوں کا معاملہ بھی برابر برابر ہے۔ (اگر وہ ان کا احترام کریں تو تم بھی کرو، نہ کریں تو تم بھی نہ کرو اور انہیں خوب سبق سکھاؤ) جو تم پر جتنی زیادتی کرے، تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو۔ بہر حال اس معاملے میں پوری احتیاط کرو اور خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ محتاط لوگوں کے ساتھ ہیں۔

جہاد چھوڑنا ہلاکت ہے جہاد میں (اپنے مال و جان) خرچ کرتے رہو اور (یہ کام چھوڑ کر) اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (بلکہ زندگی بھر) اس نیک کام میں ذوق وشوق سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہو۔ اللہ نیک کردارلوگوں کو پسند فرماتے ہیں۔

احکامِ حج حج اور عمرہ اللہ (کی رضا) کے لئے مکمل کرو۔ اگر کہیں (رستے میں) روک دیئے جاؤ (مکمل نہ کرسکو) تو جو قربانی میسر ہو وہی کر دیا کرو، البتہ اپنے سر قربانی ہونے سے پہلے نہ منڈایا کرو۔ مگر جو شخص بیمار ہو یا سر کی تکلیف میں مبتلا ہو وہ اپنا سر منڈا سکتا ہے بشرطیکہ وہ (تین) روزے رکھے یا (چھ) مسکینوں کو کھانا کھلائے یا (ایک بکری) بطور فدیہ قربان کرے۔

<u>فتنہ</u> (Persecution) رسول اکرمؐ کی تابعداری میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو تنگ کرنا، ستانا، ان پر ظلم وستم ڈھانا، طرح طرح کی تکالیف دینا کہ پھر سے کافر ہوجائیں۔

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۥ وقفة فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ
سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَ
اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ
قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ
مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى

امن کے حالات میں اگر کوئی شخص حج کے ساتھ عمرے کا بھی فائیدہ اٹھانا چاہے تو جو قربانی اُسے میسر ہے وہ کردے۔ اگر قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ دس روزے مکمل کرے: تین روزے حج کے دنوں میں (باقی) سات گھر واپس جاکر رکھے ---------- یہ حکم ان حاجیوں کے لئے جو مسجد حرام کی حدود سے باہر رہتے ہوں۔ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے بچتے رہو اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ وہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزا دیتے ہیں۔ حج کے مہینے (شوال' ذی قعد اور ذوالحج) معلوم اور مقرر ہیں جو شخص ان میں حج کا احرام باندھ لے' اسے چاہیے کہ ان دنوں میں نہ شہوت رانی کرے نہ ہی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا کرے (اس دوران) جو بھی نیکی کرو گے وہ اللہ کو خوب معلوم ہے۔ حج کے لئے سفر خرچ (ضرور) ساتھ لیکر چلا کرو (یاد رکھو!) بہترین سفر خرچ اللہ کی نافرمانی (لوگوں سے سوال کرنے) سے بچنا ہے۔ اس لئے عقل و بصیرت رکھنے والو! اللہ کی ناراضگی و نافرمانی سے بچو۔ اگر دوران حج تجارت بھی کرلو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جب عرفات سے واپس آؤ تو مزدلفہ میں ٹھیر کر اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کیا کرو اور یاد بھی اس طریقے سے کرو جیسے تمہیں یاد کرنا سکھایا گیا ہے' حالانکہ اس سے پہلے تم ان طور طریقوں سے بالکل ہی ناواقف تھے۔ جس جگہ (عرفات) سے ہوکر لوگ واپس آتے ہیں' تم بھی وہیں سے ہوکر واپس آیا کرو' اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو' یقیناً وہ بہت ہی معاف کرنے والے' بے حد مہربان ہیں۔

تمام ارکان حج ادا کرنے کے بعد (منیٰ میں) اللہ تعالیٰ کو ایسے یاد کیا کرو جیسے (دور جہالت میں) اپنے بڑے بزرگوں کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ (اللہ کو یاد کرو) اس دوران کچھ لوگ دُعا کرتے ہیں: ''اے پروردگار! ہمیں جو کچھ عطا کرنا ہے' دنیا میں ہی عطا کردیں۔'' ایسے لوگوں کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں' جن کی دُعا یہ ہوتی ہے: ''اے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بہتری اور بھلائی عطا فرمائیں' آخرت کی بھلائی اور بہتری بھی عنایت فرمائیں۔

النصف

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا
كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ
فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ
اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى
فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ
نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا
جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ
قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ع ٢٥ ٩
كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

ہمیں دوزخ کے عذاب سے بھی محفوظ رکھیں‘‘۔ ان لوگوں کو (دنیا و آخرت دونوں جگہ) ان کے اعمال کا (بہترین) صلہ عطا کیا جائے گا۔ (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ حساب چکانے میں بہت تیز ہیں۔ (منٰی میں قیام کے) ان چند دنوں (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحج) میں اللہ تعالیٰ کو (خوب خوب) یاد کیا کرو اگر کوئی جلدی میں ہو اور دو دن میں ہی (وہاں سے) چل دے تو اسے اجازت ہے اگر کوئی ٹھہرا رہے تو وہ ٹھہر سکتا ہے۔ یہ (جانے اور ٹھہرنے کی) رخصت ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کی نافرنی سے بچنا چاہتے ہیں۔ (ہر حال میں) اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یہ بات ہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے (اپنے اعمال کی جواب وہی کے لئے) اُن کے حضور حاضر ہونا ہے۔

جھوٹے کردار تمہیں (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ملیں گے جن کی باتیں بظاہر بڑی دلفریب اور دلکش ہوتی ہیں اور وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتے ہیں، مگر وہ بدترین دشمن حق ہوتے ہیں۔ جب انہیں اقتدار حاصل ہوجاتا ہے تو وہ ملک میں فساد اور غنڈہ گردی کرتے ہیں۔ (ملکی) پیداوار اور نسل انسانی کو تباہ و برباد کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ (مالک الملک) اِس فساد و بگاڑ کو ہرگز پسند نہیں فرماتے۔ جب انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یہ ظلم و فساد نہ کرو) تو اپنے (جھوٹے) وقار کے زعم میں اسی ظلم و فساد پر ڈٹے رہتے ہیں۔ ایسے (بدبخت) لوگوں کے لئے جہنم ہی (سزا کے لئے) کافی ہے جو بدترین رہائش گاہ ہے۔

سچے کردار (ان کے برعکس) وہ لوگ بھی (دنیا میں موجود) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کیلئے اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر بہت ہی مہربان ہیں۔

کردار کی دو عملی قبول نہیں مسلمانو! پوری طرح اللہ و رسولؐ کے فرمانبردار بن جاؤ (ان کی فرمانبرداری چھوڑ کر) شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ یاد رکھو! واضح احکام و دلائل کے بعد اگر تم راہِ راست سے ڈگمگا گئے تو اللہ غالب و دانا ہیں (ان کی پکڑ اور سزا سے نہیں بچ سکتے) جو لوگ (اللہ و رسولؐ کی بات نہیں مان رہے) کیا وہ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ (خود) بادلوں کے سایہ میں تشریف لے آئیں، فرشتے آموجود ہوں اور سارے معاملے کا فیصلہ ہی کر دیا جائے؟ (یقیناً جلد ایسا ہوگا) اور تمام معاملات کے فیصلے اللہ ہی فرمائیں گے۔ (سابقہ امت) بنی اسرائیل سے پوچھ لیجئے کہ ہم نے انہیں کتنے واضح احکام اور دلائل دیئے تھے پھر (یہ بھی پوچھئے) جو لوگ اللہ کی عطا فرمائی ہوئی نعمت کی ناقدری اور ناشکری کرتے ہیں انہیں وہ کیسی سخت سزا دیتے ہیں؟

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ
وَ مُنْذِرِیْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ
النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ
مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ
الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ
لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا

دنیاوی خوش حالی حق کا معیار نہیں حق کو قبول نہ کرنے والے دنیا کی زندگی میں مگن و مست ہیں وہ مسلمانوں کی (ظاہری حالت دیکھ کر ان کا) مذاق اڑاتے ہیں' حالانکہ یہی اللہ و رسول کی نافرمانی سے بچنے والے (مسلمان) قیامت کے دن اِن مذاق اڑانے والے بے دینوں سے عالی و بلند مرتبہ ہوں گے۔ دراصل ان بے ایمانوں کو علم ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے) جسے چاہتے ہیں بے حد وحساب دنیاوی مال و اسباب عطا فرماتے ہیں۔

اختلاف کی وجہ ضد بازی شروع شروع میں سب لوگوں کا دین ایک ہی تھا۔ پھر جب انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے (دین کی پیروی کرنے والوں کو) خوش خبری دینے اور (دینی رہنمائی قبول نہ کرنے والوں کو) ڈرانے' سمجھانے کے لیئے انبیاؑ بھیجے ان پر کتابیں نازل فرمائیں تاکہ وہ لوگوں کے ختلافات کا فیصلہ فرمائیں۔ لیکن واضح دلائل آجانے کے بعد لوگوں میں جو اختلاف ہوا اس کی وجہ محض آپس کی ضد بازی اور باہمی بغض و عداوت ہے ۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم سے ایمان لانے والوں کو حق کی راہ دکھادی ہے۔ یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ جن کی چاہتے ہیں راہ راست کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔

راہ حق میں تکالیف و مصائب مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (ایمان کے زبانی دعوے پر ہی) جنت میں داخل ہو جاؤ گے ؟ حالانکہ ابھی تمہیں وہ حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے مسلمانوں کو پیش آئے تھے۔ ان پر اس قدر سختیاں اور مصائب آئے کہ وہ ہل کر رہ گئے یہاں تک کہ وقت کا رسولؐ اور ان کے ساتھی مسلمان گھبرا کر پکار اُٹھے :"(یا)اللہ (آپ) کی مدد کب آئے گی؟" انہیں تسلی دی گئی "گھبراؤ نہیں' وہ دیکھو! اللہ کی مدد (تمہارے) پاس آگئی ۔"

مال کے مصارف (اے پیغمبر!) آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ (ہم اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ انہیں بتائیے کہ جو مال (چاہے) خرچ کرو' لیکن وہ اپنے والدین' قریبی رشتہ داروں' یتیموں' محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرو (یادرکھو !) نیکی کا جو کام بھی کرو گے' اللہ اُسے جانتے ہیں(ضائع نہیں فرمائیں گے)۔

جہاد کی فرضیت مسلمانو! تم پر (اللہ کی راہ میں کافروں کے خلاف) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے ۔ اگرچہ یہ (حکم) تمہیں ناگوار ہے لیکن ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں اچھی معلوم ہو اور وہ تمہارے لیئے بری ہو۔

ع ۲٦ شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ ۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۙ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ

اِن باتوں کو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، تم نہیں جانتے۔

ماہ حرام میں لڑائی (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں (رجب، ذی قعد، ذوالحج اور محرم) میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ انہیں بتائیے کہ ان میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کے ساتھ کفر کرنا، ان کی راہ اور مسجد حرام سے (لوگوں کو) روکنا، اہل مکہ کو مکہ سے نکالنا، اللہ کے ہاں اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور (یاد رکھو!) یہ فتنہ لڑائی اور قتل سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے۔ مسلمانو! یہ کافر تو ہمیشہ آپ لوگوں سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو آپ کو آپ کے دین (اسلام) ہی سے پھیر دیں یاد رکھو، جو لوگ بھی اپنے اس دین سے پھر کر کفر کی حالت میں مریں گے، ان کے اعمال دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) ضائع اور برباد ہو جائیں گے۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے البتہ جو لوگ (سچے دل سے) ایمان لائیں، (اللہ کے لئے) اپنا گھر، وطن چھوڑیں اور (اللہ کے حکم کی سربلندی کے لیے) جہاد کرتے رہیں وہ اللہ کی رحمت کے صحیح امید وار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی غلطیاں، کوتاہیاں معاف فرما کر انہیں (ضرور) اپنی رحمت (جنّت) سے نوازیں گے۔

شراب اور جوئے کی ممانعت (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ انہیں بتائیے کہ ان دونوں کے نقصانات بہت زیادہ ہیں اگرچہ ان میں (بظاہر) لوگوں کو کچھ فائدے بھی (نظر آتے) ہیں، لیکن ان کے نقصانات فوائد سے بہت زیادہ ہیں (اس لئے ان سے بچو)۔

خرچ کی مقدار (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کتنا مال خرچ کریں؟ انہیں بتائیے کہ جو مال تمہاری (جائز) ضروریات سے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام واضح فرماتے ہیں تاکہ تم اپنی دنیا اور آخرت کی بہتری (ہر وقت) پیش نظر رکھو۔

یتیموں کا معاملہ نیز وہ آپ سے یتیم بچوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ بتائیے کہ ان کی بہتری، بھلائی کا طریقہ اختیار کرو۔ اگر (کھانے پینے، رہنے سہنے میں) انہیں اپنے ساتھ ملا کر رکھو (تو کوئی مضائقہ) آخر وہ تمہارے ہی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ (ان کے معاملے میں) اصلاح کرنے والوں اور خرابی کرنے والوں کو خوب جانتے ہیں۔ اگر وہ چاہتے (تو سخت پابندیاں عائد فرما کر) تمہیں مشکل میں ڈال دیتے، لیکن وہ غالب، حکمت والے (ہمیشہ تمہاری آسانی و آسائش کا خیال رکھتے) ہیں۔

نکاح کا مسئلہ (اسی لیے) وہ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے ہرگز نکاح نہ کرو

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ ع ٢٧ ٥ ١١
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى
يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَ
تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ
قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

مشرک عورت سے تو مومن لونڈی بہتر ہے' اگرچہ مشرک عورت تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو۔ اسی طرح اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے اس وقت تک نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ ان سے تو مومن غلام بدرجہا بہتر ہے اگرچہ مشرک مرد تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔ یہ (مشرک) لوگ تمہیں جہنم کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و مہربانی سے تمہیں جنت اور اپنی مغفرت کی طرف بلا رہے ہیں۔ وہ اپنے احکام لوگوں کے سامنے کھول کھول کر پیش فرماتے ہیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں۔

حیض کا مسئلہ لوگ آپ ؐ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ انہیں بتائیے کہ یہ گندگی اور ناپاکی کی حالت ہے۔ ان ایام میں عورتوں سے (مجامعت کرنے سے) باز رہو۔ جب تک وہ پاک صاف نہ ہوجائیں' ان سے ہرگز جماع نہ کرو۔ جب وہ اچھی طرح پاک ہوجائیں تو اُن کے پاس اس طرف سے جاؤ جس طرف (فرج) سے اللہ نے (جانے کا) حکم دیا ہے (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ کو صاف ستھرے اور اپنا حکم ماننے والے لوگ پسند ہیں۔ (نسل انسانی کے لئے) عورتیں تمہاری کھیتی ہیں لہٰذا (تمہیں اختیار ہے کہ) اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ' مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے مستقبل (نیک اولاد کے حصول) کی فکر ضرور کرو اور ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن میں (ضرور) رکھو کہ تم نے ان کے حضور حاضر ہونا ہے۔ ان باتوں کے ماننے والوں کو (جنت کی) خوش خبری سنا دیجئے۔

طلاق کے مسائل مسلمانو! اپنی قسموں کے ذریعے اللہ کے نام کو نیکی' تقویٰ اور لوگوں کی اصلاح و بہتری کے کاموں سے رکنے کا بہانہ نہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ (تمہاری ان قسموں کو) سنتے اور (تمہارے ارادوں کو خوب) جانتے ہیں۔ وہ تمہاری ان قسموں پر جو تم بلا ارادہ کھایا کرتے ہو گرفت نہیں فرمائیں گے' البتہ ان قسموں پر جو تم سچے دل سے کھاتے ہو ضرور باز پرس کریں گے۔ وہ بہت درگزر کرنے والے اور بے حد تحمل فرمانے والے ہیں۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھیں' انہیں چار ماہ کی مہلت ہے' اگر وہ اس مدت کے دوران رجوع کرلیں تو اللہ (ان سے) درگزر فرمانے والے' مہربان ہیں۔ اگر طلاق ہی دینے کا فیصلہ کرلیں تو وہ (تمہاری باتوں کو) سنتے اور (تمہاری نیتوں کو خوب) جانتے ہیں۔

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ ع ٢٨ ٧ ١٢
اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٢٩﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ
اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٠﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا
تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

عورتوں کے حقوق طلاق والی عورتیں (اگلے نکاح کے لئے) تین حیض کی مدت تک انتظار کریں نیز ان کے لئے کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ اللہ نے جو کچھ (حمل کی صورت میں) ان کے پیٹ میں پیدا فرمایا ہے اُسے چھپائیں۔ اگر وہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُسے ضرور ظاہر کریں۔ اس مدت میں اگر ان کے خاوند (جنہوں نے طلاق دی ہے) انہیں اچھی طرح رکھنے پر رضا مند ہو جائیں تو انہیں (پھر سے) اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ عام حالات میں عورتوں کے مردوں پر اسی طرح ہی حقوق ہیں، جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں لیکن (گھر کے منتظم اور ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے بعض معاملات خصوصاً وراثت اور شہادت میں) مردوں کا درجہ عورتوں سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ (احکم الحاکمین جو یہ حکم دے رہے ہیں) صاحب اختیار اور تمام مصالح کو جاننے والے ہیں۔

طلاقِ رجعی طلاق (جس کے بعد رجوع ہوسکتا ہے) وہ (صرف) دو ہی مرتبہ ہے۔ پھر یا تو اُسے صحیح طور پر اپنے نکاح میں رکھنا ہے یا حُسن سلوک کے ساتھ اسے چھوڑ دینا ہے (چھوڑنے کی صورت میں) جو سامان تم انہیں دے چکے ہو، اس میں سے کچھ بھی واپس لینے کا تمہیں اختیار نہیں، ہاں اگر میاں بیوی بھی ڈریں اور تم (سرپرستوں) کو بھی خدشہ ہو کہ یہ اللہ کے ضابطوں کی پابندی نہیں کرسکیں گے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ بیوی (اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے) کچھ دے دلا کر علیحدگی اختیار کر لے یاد رکھنا کہ یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں، جن کی کسی صورت بھی خلاف ورزی جائز نہیں۔ جو لوگ اللہ کے ضابطوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہی اصل مجرم ہیں۔

طلاق بائن خاوند تیسری طلاق دے دے تو (دونوں میں حتمی جدائی ہوگئی) اب یہ عورت اس کے لئے جائز وحلال نہیں رہی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے، ہاں اگر وہ (دوسرا) شخص (ہم بستری کے بعد اپنی مرضی سے) اُسے طلاق دے دے پھر ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں (دوبارہ) رجوع (نکاح) کرلیں بشرطیکہ انہیں پختہ یقین ہو کہ وہ اللہ کے ضابطوں کی پابندی کرسکیں گے (یاد رکھو!) یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں جنہیں وہ سمجھنے سمجھانے والے لوگوں کے لئے بیان فرما رہے ہیں۔

نکاح، طلاق ہنسی کھیل نہیں جب تم لوگ عورتوں کو (دو) طلاق دے دو اور ان کی (فارغ ہونے کی) مدت پوری ہونے لگے تو پھر (دو ہی راستے ہیں) ایک یہ کہ انہیں صحیح طریقے سے اپنے نکاح میں رکھ لو یا انہیں بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔ انہیں تکلیف پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو کہ کہ زیادتی کرنے کے لئے (رجوع کرلو)۔ (یاد رکھو) جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرے گا (اس طرح کے کام کر کے) اللہ کے احکام کا مذاق نہ اڑاؤ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر جو احسانات فرمائے ہیں، ان کی قدر کرو (خصوصاً ان کا) یہ احسان کہ انہوں نے تمہاری خیر خواہی اور بہتری کے لئے اپنی کتاب اور اس پر عمل کرنے کے طریقے تمہیں سکھائے ہیں۔

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ ع ٢٩ ١٣
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ
تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا
فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾

اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو اور خوب سمجھ رکھو کہ وہ (تمہاری) سب حرکات وسکنات سے واقف ہیں۔

دوسرا نکاح جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں اپنے (سابقہ یا نئے) خاوندوں سے نکاح سے مت روکو جب کہ وہ جائز طور پر آپس میں (ایسا کرنے پر) رضا مند ہوں ہماری یہ نصیحت تم میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ اور آخرت کو مانتے ہیں (سن رکھو!) تمہارے لئے ہمارا (بتایا ہوا) یہی طریق کار ہی شائستہ اور پاکیزہ ہے کیونکہ (اپنے احکام کی حکمت و مصلحت) ہم ہی جانتے ہیں، تم نہیں جانتے۔

بچوں کو دودھ پلانا نیز وہ لوگ (جو طلاق دینے کے بعد) اپنے بچوں کو پوری (دو سال) مدت دودھ پلانا چاہیں تو مائیں ان بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اور اس عرصہ میں دستور کے مطابق والد کے لئے لازمی ہے کہ (بچے کی) والدہ کو کھانا، کپڑا (نان ونفقہ) مہیا کرے، اس سلسلے میں برداشت اور گنجائش کے مطابق دونوں پر ذمہ داری ڈالی جائے نہ والدہ کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے، نہ ہی والد کو بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے (والد کے نہ ہونے کی صورت میں بچے کے) سر پرست پر بھی یہی ذمہ داری ہے۔ اگر وقت سے پہلے آپس کی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اس کی بھی انہیں اجازت ہے۔ اگر کسی دایہ سے دودھ پلانا چاہیں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ دایہ سے جو معاوضہ طے ہوا ہے وہ اُسے پورا اور بروقت ادا کریں۔ ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یہ بات خوب ذہن نشین کر رکھو کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہے ہیں۔

بیوہ عورتیں نیز تم میں جو لوگ وفات پا جائیں اور ان کی بیویاں زندہ ہوں تو ایسی بیوہ عورتیں (اگلے نکاح کے لئے) چار ماہ دس دن تک انتظار کریں۔ پھر جب ان کی یہ مدت پوری ہو جائے تو انہیں اختیار ہے کہ اپنے (نکاح ثانی کے) لئے جو جائز طریقہ چاہیں اختیار کریں، تم (سر پرستوں) پر اس کا کوئی گناہ اور الزام نہیں (لہذا تم ان کے معاملے میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کرو، یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تمہارے عمل و کردار سے پوری طرح خبر دار ہیں۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ
لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٣٥﴾ ع ٣١ ١٤
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ
وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ
يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

بیوہ عورتوں سے نکاح تم پر اس سلسلے میں کوئی گناہ نہیں کہ ان (بیوہ) عورتوں کو اشارے کنائے سے نکاح کا پیغام پہنچا دو یا (ابھی اس بات کو) دل ہی میں رکھو' اللہ جانتے ہیں کہ تمہیں ان (سے نکاح کا) کا خیال تو آئے گا' لیکن ان سے چوری چھپے کبھی وعدہ نہ کرنا' ہاں جائز طور پر کوئی بات ہو جائے (تو ہرج نہیں) نیز ان کی عدت گزرنے سے پہلے اُن سے نکاح کی بات بھی پختہ نہ کرنا۔ یاد رکھو اللہ تمہارے دلوں کی باتیں جانتے ہیں' لٰہذا اُن کی نافرمانی سے بچو اور یہ بھی یاد رکھو کہ وہ انسانی کمزوریوں کو معاف کرنے والے اور اُن سے درگزر فرمانے والے ہیں۔

آپس میں فیاضانہ سلوک اگر کسی عورت کو صحبت کرنے اور مہر مقرر ہونے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو اس کی تمہیں اجازت ہے لیکن (اس کی دل جوئی کے لئے) اسے کچھ نہ کچھ دینا بھی ضروری ہے۔ امیر آدمی اپنی حیثیت کے مطابق' غریب شخص اپنی (مالی) طاقت کے مطابق مناسب حد تک (ضرور) اُسے ادا کرے۔ نیک کردار لوگوں پر تو ایسا کرنا فرض ہے۔ اگر کسی ایسی عورت جس کا مہر مقرر ہو چکا ہے اُسے صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دیتے ہو تو ایسی صورت میں مقرر شدہ مہر کا نصف ادا کرنا لازمی ہے، ہاں اگر عورت خود یا اُس کے نکاح کا ذمہ دار فرد معاف کردیں (تو ان کی مرضی)۔ صحیح پرہیزگاری تو یہ ہے کہ تم (مرد) فیاضی سے کام لو (اور اُسے پورے کا پورا مہر ادا کردو)۔ آپس کے تعلقات اور معاملات میں فیاضانہ سلوک اور فراخدلانہ رویے کو کبھی بھی فراموش نہ کیا کرو۔ یہ بات خوب ذہن میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال وکردار پر (کڑی) نظر رکھے ہوئے ہیں۔

نمازوں کی پابندی اپنی نمازوں خصوصاً نماز عصر کی پوری پابندی کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی اور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ البتہ خوف کی حالت میں پیدل ہو یا سوار (جیسے بھی ممکن ہو نماز ادا کرلو) مگر امن کی حالت میں اُس طریقے سے نماز ادا کرو جس طریقے سے تمہیں (پوری اور باجماعت نماز) ادا کرنا سکھایا گیا ہے حالانکہ (یہ طریقہ) تم پہلے نہیں جانتے تھے۔

بیوہ اور مطلقہ عورتوں کے حقوق نیز تم میں سے جو لوگ وفات پانے لگیں' تو وہ اپنی (زندہ) موجود بیویوں کے حق میں وصیت کرجائیں کہ انہیں سال بھر نان ونفقہ دیا جائے اور انہیں گھروں سے نہ نکالا جائے۔

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا
ع ٣١ ٧ ١٥ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ اَلَمْ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ
نصف تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٤٥﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى
اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا
لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ
اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ اَلَمْ ع ۳۱ ۷ ۱۵
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ نصف
اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا
لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ
اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيٓ أَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوفِ ۗ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ ع ۳۱ / ۷ / ۱۵
تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوا ۫ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ
لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوٓا
أَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۗ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى منزل ۱
إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۗ قَالَ
هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۗ قَالُوا وَمَا
لَنَآ أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ
أَبْنَآئِنَا ۗ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَ
اللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ
لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۗ قَالُوٓا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ
بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

پھر اگروہ اپنے حق میں مناسب سمجھتے ہوئے خود گھر سے چلی جائیں تو (مرنے والے کے وارثو!) تم پر اس کا کوئی گناہ اور الزام نہیں۔ اللہ تعالیٰ بااختیار اور لوگوں کی مصلحتیں جاننے والے ہیں۔ اسی طرح طلاق یافتہ عورتوں کا بھی مناسب خیال رکھا جائے۔ پرہیزگاروں پر تو ایسا کرنا فرض ہے۔ اس طرح اللہ اپنے احکام صاف صاف بیان فرماتے ہیں تاکہ تم لوگ سمجھ بوجھ سے کام لیا کرو۔

موت کے ڈر سے جہاد نہ چھوڑو کیا آپ نے (بنی اسرائیل کے) ان لوگوں کی حالت پرغور نہیں کیا' جوہزاروں کی تعداد میں ہونے کے باوجود (بزدلی کی وجہ سے) موت کے ڈر سے گھروں سے نکل بھاگے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں راستے ہی میں موت کی نیند سلادیا۔ پھر (پیغمبرؑ کے التجا کرنے پر) انہیں دوبارہ زندہ فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر بہت ہی زیادہ فضل و احسان فرمانے والے ہیں۔لیکن (افسوس کہ) اکثر انسان ان کا شکر ہی ادانہیں کرتے۔ (مسلمانو! تم اس طرح نہ کرنا بلکہ) اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے رہنا اور یاد رکھنا کہ وہ (سب کچھ) سنتے اور (سب کچھ) جانتے ہیں۔تم میں سے کون ہے جوخوش دلی سے اپنا مال (جہاد میں لگانے کے لئے) اللہ تعالیٰ کوقرض دیدے اور وہ اس مال میں کئی گنا اضافہ فرمادیں (یادرکھو) وہی مال و دولت میں کمی بیشی فرماتے ہیں۔ آخر کار تمہیں (اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے) انہی کے پاس حاضر ہونا ہے۔

جہاد پہلے بھی فرض تھا آپ نے موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے ان امراء کی ذہنیت کا اندازہ نہیں لگایا جنہوں نے (خود یک زبان ہوکر) اپنے پیغمبرؑ سے عرض کیا تھا کہ آپ کسی کو ہمارا بادشاہ مقرر فرمائیں تاکہ ہم (اس کی سرکردگی میں) اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ نبیؑ نے فرمایا: ''کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر جہاد فرض ہو جائے اور تم (جہاد) لڑنے سے انکار کردو۔'' وہ کہنے لگے''یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں جبکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیا گیا ہے اور ہم اپنے بال بچوں سے جدا ہوکر رہ گئے؟'' پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے چند ایک کے' سب ہی اس سے منہ موڑ گئے۔ اللہ ان نافرمانوں کو خوب جانتے ہیں (کہ یہ کسی کام کے نہیں)۔ ان کے نبیؑ نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کوتمہارا حکمران مقرر فرمادیا ہے۔ وہ کہنے لگے: ''وہ ہمارا حکمران کیسے بن گیا؟ اس سے زیادہ تو ہم حکومت کے اہل ہیں ۔اسے تو مالی وسعت (اورٹھاٹھ باٹھ) ہی حاصل نہیں۔'' نبیؑ نے فرمایا: ''اللہ نے اُسے تمہارا حکمران نامزدفرمایا ہے۔

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ
مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ
اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ ع
مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا
اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوْهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ڐ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ
عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ
لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

اُسے (تم سے) زیادہ ذہنی و جسمانی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ویسے بھی وہ اپنا ملک وسلطنت جسے چاہیں عنایت فرمادیں۔ وہ بہت ہی وسعت فرمانے والے اور (ہر ایک کی صلاحیتیں) جاننے والے ہیں''۔ان کے نبیؑ نے انہیں یہ بھی بتایا کہ اس کی حکمرانی کی یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ صندوق جس میں پروردگار کی جانب سے تمہارے لئے سکون و اطمینان کا سامان اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کے گھرانوں کی بچی کھچی چیزیں ہیں، تمہیں واپس مل جائے گا اور اسے فرشتے اٹھا کر (تمہارے پاس) لائیں گے۔ یقین مانو تو یہ (اس کی حکمرانی کی) تمہارے لئے بہت بڑی نشانی ہے۔

جہاد میں اطاعت اور صبر لازمی (کچھ عرصہ کے بعد) جب طالوت لشکر لے کر (جہاد کے لئے) روانہ ہوا تو اس نے اپنے لشکر کو بتا دیا کہ راستے میں ایک نہر آئے گی جس کے ذریعے اللہ تمہاری (اطاعت و صبر کی) آزمائش فرمائیں گے۔ جس نے اس (نہر) کا پانی پی لیا وہ میرا ساتھی نہیں، میرا ساتھی وہ ہے جو اس کا پانی نہ پیئے، ہاں اگر کوئی شخص (پیاس کی شدت سے مجبور ہو کر) چلّو بھر پی لے تو کوئی ہرج نہیں۔ لیکن (نہر پر پہنچ کر) چند ایک کے سوا سب نے سیر ہو کر اس سے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے لشکری نہر پار کر گئے تو وہ (جنہوں نے پیٹ بھر کر پانی پیا تھا) کہنے لگے: ''آج ہم میں (اپنے دشمن) جالوت اور اس کی فوجوں سے لڑنے کی ہمت نہیں ہے۔'' لیکن ان میں سے وہ لوگ جنہیں اللہ سے اپنی ملاقات کا پختہ یقین تھا، بولے: ''(کہ نہیں، کوئی بات نہیں، ہم لڑیں گے) کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ کی تائید و نصرت سے ایک چھوٹا سا لشکر بڑی فوج پر غالب آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو (اپنی راہ میں) ڈٹ جانے والوں کے ساتھ ہیں۔'' پھر جب ان کا جالوت اور اس کی فوجوں سے مقابلہ (شروع) ہوا تو انہوں نے دعا کی: ''اے ہمارے پروردگار! آپ ہمیں (میدان میں) ڈٹ جانے کی ہمت اور ثابت قدم رہنے کی توفیق دیں، ان کافروں کے مقابلے میں ہمیں فتح نصیب فرمائیں!'' چنانچہ (ایسا ہی ہوا) انہوں نے اللہ کے فضل و کرم سے دشمن کو مار بھگایا۔ داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکومت و سلطنت اور (اس کی) انتظامی صلاحیت سے نوازا، جتنا اور جو کچھ چاہا انہیں علم عطا فرمایا۔ اگر اس طرح اللہ لوگوں کی ایک دوسرے کے ذریعے سرکوبی نہ فرمائیں تو دنیا میں تو (ہر وقت) شر و فساد ہی برپا رہے لیکن وہ اہل دنیا پر خصوصی فضل و احسان فرما کر (اس کا سد باب کرتے) رہتے ہیں۔ یہ ہمارے (بیان کردہ) واقعات ہیں جو ہم پوری صحت کے ساتھ (اے پیغمبر!) آپ کو سنا رہے ہیں اس لئے کہ آپؐ بھی (ہمارے) اُن رسولوں میں شامل ہیں (جنہیں انسانوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟
ع ٣٤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ
لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَ
لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی
الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ

دنیا میں رسولؑ ہی ہدایت کا ذریعہ ہیں یہ وہ رسولؑ ہیں جنہیں ہم نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر درجے عطا فرمائے۔ ان میں سے کچھ سے ہم نے (براہ راست) باتیں کیں' کچھ کو کئی اور لحاظ سے درجے عطا کئے' نیز ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو واضح معجزے عطا فرمائے اور جبریلؑ کے ذریعے اُن کی تائید و مدد فرمائی۔ اگر اللہ (زبردستی) چاہتے (تو لوگوں کی مجال نہ تھی) کہ ان رسولوں اور واضح دلائل آجانے کے بعد آپس میں (اختلاف کرتے یا) لڑتے بھڑتے لیکن (ارادہ و اختیار کی جو آزادی انہیں بطور امتحان و آزمائش حاصل ہے اس کی وجہ سے) انہوں نے آپس میں (خوب) اختلاف کیا' (نتیجتاً) کچھ لوگوں نے (ہماری باتوں کو) مانا اور کچھ لوگوں نے (ہماری باتوں کا) انکار کیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ (زبردستی روکنا) چاہتے تو وہ کبھی بھی آپس میں نہ لڑتے جھگڑتے۔ اللہ (تو ایسے طاقتور ہیں کہ) جو چاہتے ہیں کرگزرتے ہیں۔

قیامت کی فکر مسلمانو! جو کچھ مال و متاع ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے قیامت کا دن آنے سے پہلے پہلے (ہماری راہ میں) خرچ کرلو ورنہ اس روز (نجات کے لیے) نہ کوئی سودے بازی ہو سکے گی' نہ دوستی کام آئے گی اور نہ ہی (مجرموں کے لئے) سفارش چلے گی (یاد رکھو!) ان باتوں کے منکر ہی اصل مجرم ہیں۔

اللہ کا تعارف وتعریف اللہ جن کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں' ہمیشہ سے موجود ہیں' ہمیشہ موجود رہیں گے' وہی کائنات کے منتظم اور شہنشاہ ہیں۔ ان پر اونگھ یا نیند کا کوئی گزر نہیں۔ آسمانوں و زمین کی ہر چیز اُن کی ملکیت ہے۔ کوئی ایسا نہیں جو اُن کی اجازت کے بغیر کسی کے حق میں کوئی بات کر سکے۔ وہ لوگوں کا آگا پیچھا سب جانتے ہیں لیکن لوگ ان کے عطا کردہ علم کے سوا کچھ نہیں جانتے آسمان و زمین سب اُن کی نگرانی میں ہیں اور وہ اُن کی نگرانی و حفاظت سے کبھی تھکتے' اکتاتے نہیں۔ وہ انتہائی اعلیٰ و بزرگ ذات ہیں۔

ہدایت واضح ہے' جو چاہے اختیار کرے گمراہی کے مقابلہ میں اللہ کے دین (اسلام) کی ہدایت بالکل واضح ہے' اس لئے ان کے دین کو قبول کرنے کے لئے کسی پر کوئی دباؤ اور زبردستی نہیں۔ (ہاں یہ ضرور ہے کہ) جو شخص ہر قسم کے باطل کو ٹھکرا کر اللہ پر ایمان لے آتا ہے وہ ایسا مضبوط سہارا تھام لیتا ہے جو کبھی نہیں ٹوٹے گا۔ اللہ (لوگوں کی سب باتیں) سنتے اور (ان کی تمام حرکات و سکنات کو) جانتے ہیں۔ وہی ایمان لانے والوں کے آقا و سرپرست ہیں جنہیں وہ (کفر و شرک کی) تاریکیوں سے نکال کر

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖۤ اَنْ
ع ۳۴/۲ وقف لازم
اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ
قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۲۵۸ اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ
وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ
وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا
ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۲۵۹ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى ؕ
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

(یمان و اسلام کی) روشنی میں لاتے ہیں (اس کے برعکس) باطل پرست کا فروں کے سرپرست ہیں جو انہیں (ایمان و اسلام کی) روشنی سے نکال کر (کفر و شرک کی) تاریکیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہی دوزخ میں جانے والے لوگ ہیں؛ جو ہمیشہ دوزخ ہی میں جلتے رہیں گے

نمرود کی ہٹ دھرمی (ایسے ہی) ایک (باطل پرست) شخص (نمرود) کی حالت پر آپ نے غور کیا جو حضرت ابراہیمؑ سے پرور دگار (عالم) کے بارے میں الجھ پڑا تھا صرف اس لئے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے (عراق کی) حکومت عطا کر رکھی تھی جب اُسے ابرہیمؑ نے سمجھایا (کہ تو رب ہونے کے دعوے نہ کر) میرے پرور دگار تو اللہ تعالیٰ ہیں جو زندگی بھی دیتے ہیں اور موت بھی۔ وہ بولا ''زندگی اور موت تو میں عطا کرتا ہوں'' (ساتھ ہی اس نے ایک راہ چلتے بے گناہ شخص کو قتل کرادیا اور ایک مجرم کو جسے پھانسی ملنا تھی اُسے چھوڑ دیا) ابراہیمؑ نے (اُس بدکردار کی بگڑی ہوئی ذہنیت کا اندازہ لگا کر) اُسے کہا ''اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق سے طلوع فرماتے ہیں (تو رب ہے تو) اسے مغرب سے طلوع کر دے۔ یہ بات سن کر وہ بے ایمان لا جواب ہوگیا (لیکن ایمان نہ لایا) اللہ ایسے ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے۔

مردوں کے زندہ ہونے کا عملی مشاہدہ یا آپ نے ایک دوسرے شخص (حضرت عزیرؑ) کی حالت پر غور نہیں کیا وہ ایک بستی کے پاس سے گزر رہے تھے، جو اپنی چھتوں پر الٹی پڑی تھی۔ انہوں نے (تعجب سے) یہ کہا: '' اللہ تعالیٰ بھلا اس اُجڑی بستی کو پھر سے کیسے آباد فرمائیں گے!'' اللہ نے انہیں وہیں سو سال کے لئے موت کی نیند سلا دیا۔ پھر (یہ مدت گزرنے پر) انہیں زندہ فرما کر ان سے پوچھا: ''آپ کتنا عرصہ اس (موت کی) حالت میں رہے؟'' انہوں نے جواب دیا'' دن یا دن کا کچھ حصہ۔'' اللہ نے فرمایا۔نہیں، بلکہ آپ تو سو سال تک مرے رہے ہیں۔ اپنے کھانے پینے کی طرف دیکھئے، یہ بالکل خراب نہیں ہوا، نیز گدھے کی طرف نظر دوڑائیے (کہ کیا سے کیا ہوگیا ہے) یہ سب کچھ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنائیں۔ دیکھو کس طرح ہم (گدھے کی) ہڈیوں کو جوڑتے ہیں، پھر ان پر گوشت پوست چڑھا کر اسے اصل گدھا بناتے ہیں'' اس طرح جب حقیقت ان کے سامنے واضح ہوگئی تو وہ بول اٹھے: ''مجھے خوب سمجھ آگئی کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔''

یہ واقعہ بھی سامنے رہے جب ابراہیمؑ نے عرض کیا تھا: ''پروردگار! آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرمائیں گے؟'' اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں یقین نہیں (کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں)؟ انہوں نے عرض کیا ''یقین تو ہے لیکن دل کی تسلی کے لئے (مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں)۔'' فرمایا: ''اچھا' چار پرندے لے لو' انہیں اپنے (آپ) سے مانوس کرؤ پھر (انہیں ذبح کر کے) اُن کا ایک ایک حصہ (اپنے چاروں طرف کے) ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو۔

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ ع ٣٥
حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ يُنْفِقُ
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ۢبِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ

پھر (ان کے سر اپنے ہاتھ میں لے کر) انہیں اپنی طرف بلاؤ' وہ آپ کے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہیں' اور جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں۔''

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے آداب و شرائط

خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں' ان کی مثال ایسے سمجھئے جیسے (زمین میں) ایک دانہ بویا جائے' اس کے سات سٹے نکل آئیں ہر سٹے میں سو سو دانے لگ جائیں ۔ اللہ تعالیٰ جس (خرچ کرنے والے) کے لئے چاہتے ہیں (اس کے مال میں) اس سے بھی زیادہ اضافہ فرماتے ہیں۔ وہ تو بہت ہی زیادہ فراخی فرمانے والے اور (ہر انسان کی دلی کیفیت کو) جاننے والے ہیں۔

قیامت میں بدلہ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ خرچ کرنے کے بعد نہ ہی احسان جتاتے ہیں اور نہ ہی (جن پر خرچ کیا ہے انہیں اپنے قول و فعل سے) کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں' ایسے لوگوں کو ان (کے مال خرچ کرنے) کا بدلہ پروردگار کے ہاں (جنت کی صورت میں) ملے گا' جہاں انہیں نہ کوئی خوف ہوگا' نہ کوئی پریشانی ہوگی ۔ (یاد رکھیئے) کسی (سائل) کو صدقہ دیکر تکلیف دینے سے بہتر ہے کہ اُسے معقول بات کہہ کر معذرت کر لی جائے۔ اللہ تعالیٰ (تمہارے صدقات و خیرات سے) بے نیاز اور عالی حوصلہ ہیں۔

صدقہ کر کے احسان نہ جتانا مسلمانو! اپنے صدقات احسان جتا جتا کر اور لوگوں کو دکھ پہنچا کر اُس شخص کی طرح ضائع نہ کرلو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا' صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے (اپنا مال) خرچ کرتا ہے۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک صاف اور چکنا پتھر ہے جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی ہے' پھر اس (پتھر) پر زور دار بارش ہوئی تو ساری مٹی بہہ گئی اور پتھر ہی پتھر باقی رہ گیا ایسے ہی (ریا کاری سے) خرچ کرنے والوں کے ہاتھ کچھ نہیں آتا' نہ ہی ایسے منکرین حق کو اللہ تعالیٰ کبھی راہ راست بھاتے ہیں ۔ (اس کے برعکس) وہ لوگ جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے پوری خوش دلی کے ساتھ اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے ہے جیسے کسی بلند جگہ پر ایک باغ ہے' اگر اس پر موسلا دھار بارش ہوتی ہے تو دگنا پھل لاتا ہے اگر موسلا دھار بارش نہ بھی ہو اور پھوار ہی پڑ جائے (تو بھی پورا پھل دیتا ہے)۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں ۔ کیا آپ لوگوں میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو۔

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
ع لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا
الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ
الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ
وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ
نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ
تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ

جس میں نہریں چل رہی ہوں، وہ ہر طرح کے پھل اور میوے دے رہا ہو، اس (کے مالک) پر بڑھاپا آجائے جبکہ اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے ہوں (ان حالات میں) اچانک اس باغ پر آگ بگولہ آ پڑے اور وہ جل کر راکھ ہو جائے (تو اس شخص کا کیا حال ہوگا؟) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام (کی حقیقت) تمہارے سامنے واضح فرماتے ہیں تاکہ غور و فکر سے کام لو۔

صاف ستھرا مال خرچ کرو مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت سے) کمایا ہے یا جو کچھ ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا فرمایا ہے، اس میں سے صاف ستھری چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو کبھی گھٹیا اور ردی مال (ان کی راہ میں) خرچ کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ حالانکہ تم خود کبھی ردی چیز قبول نہیں کرتے، ہاں، آنکھیں بند کر کے لے لو (تو اور بات ہے) خوب جان لو کہ اللہ تمہارے صدقات و خیرات کے ہرگز محتاج نہیں وہ تو خود ہی غنی اور ہر قسم کی تعریف کے لائق ہیں۔

غربت سے نہ ڈرو (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر) شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور (ساتھ ہی) بے حیائی اور بدمعاشی کے کاموں پر (خرچ کرنے پر) اکساتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے گناہوں کی معافی اور مال میں اضافے کی ضمانت دیتے ہیں وہ بے حد فراخی فرمانے والے اور صورت حال کو صحیح طور پر جاننے والے ہیں۔ وہ جسے چاہتے ہیں اپنے دین پر عمل کرنے کی صلاحیت عطا فرماتے ہیں جسے دین پر عمل کرنے کی صلاحیت نصیب ہوگئی سمجھو اُسے (دنیا و آخرت کے) فائیدے ہی فائیدے حاصل ہوگئے۔ ان باتوں پر صرف عقل مند لوگ ہی عمل کرتے ہیں۔

اللہ کے حکم کے خلاف خرچ نقصان کا باعث ہے تم لوگ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا کوئی نذر مانتے ہو، اللہ اُسے خوب جانتے ہیں (یاد رکھو!) جو لوگ ان کے احکام کے خلاف مال خرچ کرتے ہیں اُن کا (قیامت کے روز) کوئی یار مددگار نہیں ہوگا (جو انہیں سزا سے بچا سکے)

خفیہ صدقہ زیادہ بہتر ہے اگر اعلانیہ صدقہ کرو تو بھی اچھا ہے لیکن اگر خفیہ طور پر مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں اور بھی زیادہ بہتر ہے، اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے گناہ (اعمال نامہ سے) مٹا دیں گے وہ تمہارے اعمال کی پوری پوری خبر رکھتے ہیں۔

صرف اللہ کی رضا کے لیے مال خرچ کرو (اے پیغمبرؐ!) لوگوں کو ہدایت پر لے آنا، آپ کی ذمہ داری نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ جسے چاہیں ہدایت عطا فرمائیں۔ البتہ جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے فائیدے کے لیے ہے اور وہ بھی تمہیں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔

وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
ع ٣٧ ٥ الربع — مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
وقف منزل — وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا
لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ
وقف لازم — الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ
اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي
الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ

(اللہ کی رضا کے لیے) جو مال بھی خرچ کرو گے' اس کا تمہیں پورا پورا بدلہ ملے گا' تمہاری ذرہ بھر بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

صدقات کے اصل حق دار صدقات ان محتاجوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ (علم دین سیکھنے سکھانے یا دعوت و جہاد) میں ایسے مصروف ہیں کہ اپنی معاش کے لیے کوئی کاروبار نہیں کر سکتے۔ حالات سے بے خبر لوگ کسی سے سوال نہ کرنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں لیکن غور سے اُن کے چہرے دیکھنے سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے (کہ وہ محتاج ہیں) مگر لوگوں کے پیچھے پڑ کر نہیں مانگتے (ان پر) جو مال بھی خرچ کرو گے' وہ اللہ کے علم میں ہے۔

سود حرام ہے جو لوگ رات دن خفیہ اور اعلانیہ اپنے مال (ضرورت مندوں پر) خرچ کرتے رہتے ہیں انہیں اپنے پروردگار سے (جن کی رضا کے لیے وہ خرچ کرتے ہیں) ضرور (جنت کی صورت میں) بدلہ ملے گا۔ (وہاں) انہیں نہ کبھی کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کوئی پریشانی لاحق ہوگی۔ (لیکن اس کے برعکس) جو لوگ (محتاجوں کی مدد کرنے کی بجائے الٹا ان سے) سود لیتے ہیں' ان کی حالت (قیامت کے دن) اس شخص کی سی ہوگی جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو' ان کا یہ حال اس لئے ہوگا کہ وہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اب جس شخص کو اس کے پروردگار کا یہ حکم پہنچ گیا (کہ سود حرام ہے) اور وہ سود لینے سے رک گیا تو اس کے لئے جو ہو چکا' سو ہو چکا۔ اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے (کہ اسے معاف فرمائیں یا سزا دیں) لیکن جو لوگ سود لینا جاری رکھیں تو وہ اہل دوزخ ہیں' جو ہمیشہ دوزخ ہی میں جلتے رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتے ہیں صدقات (وخیرات) کو بڑھاتے ہیں یاد رکھئے وہ اپنے احکام کے منکر اور بدکردار لوگوں کو (قطعاً) پسند نہیں فرماتے۔ ہاں جو لوگ ایمان لا کر نیک کام کرتے رہیں' نماز کی پابندی کریں' زکوٰۃ ادا کریں' انہیں ان کے پروردگار کے ہاں ضرور (جنت کی صورت میں) بدلہ ملے گا' جہاں انہیں نہ کوئی خوف ہوگا' نہ کوئی پریشانی ہوگی۔ مسلمانو! اگر تم واقعی (اللہ و رسولؐ کے حکم) ماننے والے ہو تو اللہ کی نافرمانی اور ناراضگی سے بچنے کے لئے لوگوں کے ذمے (تمہارا) جو سود باقی رہ گیا ہے' اُسے چھوڑ دو۔

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٢٧٨ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ٢٧٩ وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ
وَأَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٢٨٠ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٢٨١ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ
إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ
وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا
فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا أَوْ ضَعِيْفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
أَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَّامْرَأَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ إِحْدٰىهُمَا الْأُخْرٰى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا
وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا أَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا أَوْ كَبِيْرًا إِلٰٓى أَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰٓى أَلَّا تَرْتَابُوْٓا إِلَّآ

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ
وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا
تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ع
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ
اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ
اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ

لیکن اگر ایسا نہیں کرتے ہو تو اللہ اور اُن کے رسولؐ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہاں اگر (سود سے) توبہ تائب ہو جاؤ تو اپنا اصل سرمایہ واپس لے سکتے ہو۔ نہ تم (سود لے کر) کسی پر زیادتی کرو' نہ کوئی (تمہارا اصل سرمایہ مار کر) تم پر زیادتی کرے۔ اگر تمہارا مقروض تنگ دست ہے تو اُسے آسانی حاصل ہونے تک مہلت دے دو۔ اگر تمہیں (اپنا فائدہ) سمجھ آ جائے تو اسے (قرض) معاف کر دو' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

قیامت کو محاسبہ (دیکھو!) اس (قیامت کے) دن (کے محاسبے) سے بچنے کی فکر کرو جب تم سب اللہ کے پاس واپس جاؤ گے' وہاں ہر شخص کو جو اس نے (دنیا میں اچھا یا بُرا) کیا' کمایا ہے' اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ ملے گا' کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو گی۔

احکامِ قرض مسلمانو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے کسی مقررہ مدت کے لئے قرض کا معاملہ کرو' تو اُسے لکھ لیا کرو۔ فریقین کے درمیان ایک لکھنے والا دیانتداری سے یہ تحریر لکھے۔ لکھنے والے کو جسے اللہ نے لکھنے کی صلاحیت بخشی ہے (کبھی بھی) لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے بلکہ وہ (خوش دلی سے یہ) تحریر لکھے۔ تحریر وہ شخص کروائے جس کے ذمہ قرض ہے۔ وہ اللہ سے ڈرتا رہے اور لکھوانے میں کوئی ہیرا پھیری نہ کرے ہاں اگر قرض لینے والا کم عقل' ذہنی لحاظ سے کمزور یا لکھوانے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو اس کا سرپرست دیانتداری کے ساتھ (یہ تحریر) لکھوائے اور اس تحریر پر دو مردوں کو گواہ بناؤ۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں مناسب سمجھو' گواہ کر لو تا کہ اگر (گواہی دیتے ہوئے) ایک بھول جائے تو دوسری یاددلا دے۔ گواہوں کو جب بھی گواہی کے لئے طلب کیا جائے تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مقررہ مدت کے لئے قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو۔ تمہارا یہ (تحریری) عمل ہی اللہ کے ہاں زیادہ منصفانہ' گواہی کے لئے موزوں ترین اور تمہیں (ہر قسم کے) شک و شبہ سے بچانے والا ہے۔

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ
عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی ع ۳۵ ۷
الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

ہاں، وہ تجارتی لین دین جو تم آپس میں نقد کر لیتے ہو، اُسے نہ بھی لکھو تو کوئی ہرج نہیں، البتہ ایسے کاروباری معاملات میں (احتیاطاً) گواہ (ضرور) بنا لیا کرو۔ تحریر لکھنے والے اور گواہ کو تنگ نہ کیا کرو، اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری صریح نافرمانی ہوگی۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو، وہ تمہیں (اپنے معاملات صاف رکھنے کی) تعلیم دیتے ہیں۔ وہ تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔ اگر سفر میں ہو (اور قرض کا معاملہ پیش آ جائے) اور لکھنے والا نہ ملے (تو قرض دینے والا، قرض لینے والے کی) کوئی چیز اپنے پاس گروی رکھ لے۔ ہاں، اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو (اور بغیر رہن کے قرض کا معاملہ طے ہو جائے) تو قرض لینے والا اعتماد کو ٹھیس پہنچائے بغیر لیا ہوا قرض اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوئے صحیح طریقے سے (واپس) ادا کرے نیز گواہی کو ہرگز نہ چھپاؤ، گواہی کو چھپانے والا یقیناً بدباطن ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے (چھپاتے) ہو اللہ اُسے اچھی طرح جانتے ہیں۔

عقیدہ وعمل (لوگو!) آسمانوں وزمین کی ہر چیز کے مالک اللہ ہیں، تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ (انہیں جانتے ہیں اور) ان کا محاسبہ فرمائیں گے، پھر جسے چاہیں گے، معاف کریں گے، جسے چاہیں گے، سزا دیں گے۔ وہ تو ہر بات پر قادر ہیں۔ رسول اکرمؐ پر جو کچھ اُن کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے آپؐ اُسے مانتے ہیں اور مسلمان بھی (اسے دل سے تسلیم کرتے ہیں) یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ، اُن کے فرشتوں، اُن کی کتابوں اور اُن کے پیغمبروںؑ پر ایمان رکھتے ہیں، وہ ان کے پیغمبروںؑ میں سے کسی ایک کی بھی نفی نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں، کسی کو نہ مانیں) نیز وہ (صاف اور برملا) کہتے ہیں کہ ہم (اللہ ورسول کی باتیں) توجہ سے سنیں گے اور ان پر عمل کرتے رہیں گے۔ اے پروردگار! ہم آپ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ آخر ہم نے آپ کے پاس ہی واپس آنا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کسی شخص پر بھی اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ جو نیکی کرے گا، اس کا بدلہ اُسے ہی ملے گا، جو برائی کرے گا، اس کا نتیجہ خود ہی بھگتے گا (مسلمانوں کو یوں دُعا کرنی چاہیے) اے ہمارے پروردگار! ہم سے بھول چوک میں جو غلطیاں، گناہ ہو جائیں، ان پر آپ ہمیں نہ پکڑیں، نہ ہی اے پروردگار! ہم پر (ذمہ داری کے) ایسے بوجھ ڈالیں جو

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿٢﴾ ط نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٣﴾
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۥ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو
انْتِقَامٍ ﴿٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَآءِ ﴿٥﴾ ط هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۭ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا
اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ

آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے' نہ ہی ہمیں ایسے سخت احکام دیں' جن کی ہم (کمزور لوگ) تعمیل نہ کر سکیں۔ ہم سے آپ (ہر لحاظ سے) درگزر فرمائیں' ہمیں معاف فرمائیں' ہم پر اپنی رحمت فرمائیں! آپ ہی ہمارے آقا و سرپرست ہیں' کافروں کے مقابلے میں' ہمیں فتح و کامیابی عطا فرمائیں!''

باب ۳ (مدنی) **آلِ عمران** بیس رکوع اور دو سو آیات پر مشتمل

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

انسانی ہدایت کا اہتمام ا، ل، م۔ اللہ تعالیٰ جن کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں' وہ ہمیشہ سے موجود ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گے (وہ کائنات کے منتظم اور شہنشاہ ہیں)۔ انہی نے (اے پیغمبر!) آپ پر یہ سچی کتاب (انسانوں کی رہنمائی کے لئے) نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے (نازل ہونے والے کلاموں کی) تائید و تصدیق کرتی ہے (کہ وہ اپنے اپنے دور کے لئے حق اور سچ تھے) اس سے پہلے وہ لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے تورات اور انجیل بھی نازل فرما چکے ہیں اور اب یہ فرقان (قرآن: جو حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے دکھاتا ہے) نازل فرما رہے ہیں' جو لوگ ان کے احکام کو نہیں مان رہے انہیں سخت سزا دی جائیگی (یاد رکھنا چاہیے) کہ وہ (اپنے منکرین سے) سخت بدلہ لیا کرتے ہیں۔ اللہ تو وہ ذات ہیں جن سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ وہی ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری جیسی چاہتے ہیں شکل و صورت بناتے ہیں۔ اس غالب و دانا ذات کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم و معبود نہیں ہے۔

آیات کی دو قسمیں وہی تو ہیں جنھوں نے آپؐ پر یہ کتاب (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے جس کی کچھ آیات واضح اور اٹل ہیں' جو اصل کتاب ہیں' دوسری متشابہ (غیر واضح) آیات ہیں۔ جن لوگوں کے دل (حق سے) ہٹے ہوئے ہیں وہ (محکمات کو چھوڑ کر) متشابہ آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ان کے من مانے معانی بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں' حالانکہ ان (متشابہ آیات) کا صحیح مفہوم صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ (ان کے برعکس) علم میں پختہ لوگ (متشابہ آیات کا مفہوم اللہ کے حوالے کر کے) کہتے ہیں: ''ہم تو یہ (جانتے اور) مانتے ہیں کہ سب کی سب آیات (محکم ہوں یا متشابہ) ہمارے پروردگار ہی نے نازل فرمائی ہیں۔'' ایسی بات صرف عقل مند لوگ ہی کہہ سکتے ہیں (وہ یہ دُعا بھی کرتے رہتے ہیں) ''پروردگار! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو (ہدایت اور حق سے) دور نہ کریں۔''

اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾
رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ ع ٩ ٩
لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿١٠﴾ ۙ
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُلْ
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ
الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ
وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ
اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ ۚ

ہمیں اپنی خصوصی رحمت عطا فرمائیں!یقیناً آپ ہی سب کچھ عطا فرمانے والے ہیں۔ پروردگار! اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سب لوگوں کو ایک روز (اپنے حضور) جمع فرمانے والے ہیں (یہ آپ کا وعدہ ہے اُور ہمارا ایمان ہے کہ) آپ کبھی وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔"

حق ہمیشہ کامیاب (اُس روز) کافروں کو ان کے مال اور اولاد اللہ کے مقابلے میں کسی کام نہ آسکیں گے اور یہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ (دنیا میں بھی) ان کی ایسی گت بنے گی جیسے فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کی بن چکی ہے۔انہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا' اس لئے ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا (یاد رکھئے) ہم سزا دینے میں بہت سخت ہیں۔

باطل مغلوب و ذلیل (اے پیغمبر!) آپ ان کافروں کو نوٹس دے دیجئے کہ تم جلدی (دنیا میں بھی) مغلوب ہوگے اور (آخرت میں) بہت ہی برے ٹھکانے جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے۔(لوگو!) تمہارے لئے ان دو فوجوں میں جو(بدر کے مقام پر) ٹکرائی تھیں بہت بڑا سامان عبرت ہے۔ان میں سے ایک فوج (مسلمانوں کی تھی جو) اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی جبکہ دوسری منکرِحق تھی جو اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو دگنا دیکھ رہی تھی۔ اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتے ہیں تائید فرماتے ہیں' یقیناً اس واقعہ میں عقل وہوش رکھنے والوں کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔

ایمان وعمل:اصل دولت لوگوں کے دلوں میں دنیا کی پسندیدہ چیزوں (خصوصاً) عورتوں'بیٹوں' بنک بیلنس' عمدہ سواریاں' مال مویشی اور کھیتی باڑی کی محبت رچ بس گئی ہے (اس لئے وہ حق سے منہ پھیرے ہوئے ہیں حالانکہ) یہ چیزیں صرف دنیا کی چند روز کی زندگی کا سرمایہ ہیں جبکہ بہترین ٹھکانہ اللہ کے ہاں (جنت) ہے۔ انہیں بتائیے کہ کیا میں تمہیں ان دنیاوی چیزوں سے بہتر چیزیں اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کیلئے (نہ) بتاؤں؟ وہ پروردگار کے ہاں (نعمتوں بھرے) باغات ہیں جن میں (دودھ'پانی' شہد اور شراب کی) نہریں چل رہی ہیں' جہاں وہ ہمیشہ عیش کریں گے' ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی(سب سے بڑھ کر) انہیں اللہ کی (دائمی) رضا مندی حاصل ہوگی۔ یاد رکھو اللہ ہر وقت اپنے بندوں پر (کڑی) نظر رکھے ہوئے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ
الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
النصف الْحَكِيْمُ ؕ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ
حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ
لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع ١٠
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ
وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ

(اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے لوگ اکثر یہ) دعا کرتے رہتے ہیں ۔''پروردگار! ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں۔آپ ہمارے گناہ معاف فرما کر ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالیں !'' یہ لوگ حق پر ڈٹنے والے' سچ بولنے والے' فرمانبردار' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والے ہیں۔

اسلام :دنیا کے لئے نظام حیات اللہ تعالیٰ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے سوا (کائنات کا) کوئی معبود وحاکم نہیں ۔فرشتے اور انصاف پر قائم علماء بھی گواہی دیتے ہیں کہ اُس غالب و دانا ذات کے علاوہ کوئی حاکم ومعبود نہیں اور یہ بھی یقینی اور حتمی بات ہے کہ (دنیا کے لئے) اللہ کا پسندیدہ نظام حیات اسلام ہی ہے ۔ یہودی' عیسائی جو اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں حقیقت جاننے کے بعد مسلمانون سے محض حسد اور ضد کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں (لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ) جو لوگ خواہ کسی وجہ سے بھی اللہ کے احکام کا انکار کریں' وہ ان سے جلد نپٹیں گے ۔اس کے بعد بھی وہ اس پر آپ سے جھگڑا کریں تو انہیں صاف صاف بتا دیجیئے کہ میں اور میرے پیروکار تو (برضاو رغبت)اسلام قبول کر چکے ہیں ۔ یہودیوں' عیسائیوں اور عرب کے جاہلوں سے بھی پوچھیئے ''کیا تم لوگ بھی اسلام لاتے ہو؟'' اگر اسلام لے آئیں تو یقیناً ہدایت پر آ جائیں ۔ اگر (اس سے)منہ پھیریں تو آپ کا ذمہ صرف (انہیں) میرا پیغام پہنچا دینا ہے۔میں ان لوگوں کے حالات سے خوب واقف ہوں ۔جو لوگ اللہ کے احکام نہیں مانتے ' انبیاؑ کو ناحق قتل کرتے ہیں' نیز لوگوں میں حق وانصاف کی بات کرنے والوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں' انہیں دردناک سزا کی خوش خبری سنایئے ۔ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع و بیکار ہیں ان کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا' (جو انہیں اللہ کی سزا سے بچا سکے)

آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا' جن کے پاس کتاب (تورات) ہے' جب انہیں اللہ کی اس کتاب کے ذریعے (جھگڑوں کا) فیصلہ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو (صاف انکار کرکے) منہ پھیر جاتے ہیں جبکہ باقی بھی اسی طرح اس سے منحرف ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان کا عقیدہ بن چکا ہے کہ

تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۫ وَ وُفِّيَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَ
تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ
وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ
تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ
شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ
اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ
مُّحْضَرًا ۛۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا — مع
بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ — ع ٣ / ١٠ / ١١
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ

''ہمیں دوزخ کی آگ نہیں چھوسکتی' اگر چھوئے گی تو صرف چند روز۔'' دراصل دین میں ان کی خود ساختہ باتوں نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ پھر دیکھنا اُس روز جس کا آنا یقینی ہے' اس میں ان کی کیا گت بنتی ہے؟ جب ہم انہیں اپنے سامنے جمع کریں گے اور ہر شخص کو جو اس نے کیا کرایا دھرا ہے' اس کا پورا پورا بدلہ دیں گے' کسی پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہی مختار کل (ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر کے) اس حقیقت کا اعلان کیجئے: اے اللہ! شہنشاہِ کائنات! آپ جسے چاہتے ہیں' حکومت عطا فرماتے ہیں' جس سے چاہتے ہیں' ملک و سلطنت چھین لیتے ہیں۔ آپ جسے چاہتے ہیں' عزت عطا فرماتے ہیں' جسے چاہتے ہیں ذلیل و خوار کردیتے ہیں۔ سب فائیدے اور بھلائیاں تو آپ ہی کے اختیار میں ہیں آپ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔ آپ ہی رات کو دن میں' دن کو رات میں داخل فرماتے ہیں۔ آپ ہی مردے سے زندہ' زندہ میں سے مردہ نکالتے ہیں۔ آپ ہی جسے چاہتے ہیں بے حدوحساب سامانِ زندگی عطا فرماتے ہیں۔

اسلام اور کفر میں کوئی دوستی نہیں (جب حقیقت حال یہ ہے تو) مسلمان کبھی مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی نہ کریں (یادرکھو!) جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں' ہاں اگر ان کی شرارتوں سے بچنے کیلئے (وقتی طور پر) ایسا کرلو تو خیر' لیکن پھر بھی اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتے ہیں کہ ان کی دوستی سے بچ ہی جاؤ (تو ہر لحاظ سے بہتر ہے) آخر کار لوٹنا تو انہی کے پاس ہے۔ انہیں بتا دیجئے کہ اپنے دل کی باتیں خواہ چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو تو وہ معلوم ہی ہیں۔ وہ تو آسمانوں و زمین کی ہر چیز کو جانتے ہیں اور ہر ہر بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ وہ دن جلد آنے والا ہے جب ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکیاں اور اپنی کی ہوئی برائیاں اپنے سامنے موجود پائے گا اور آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور اسکی برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہو جائے (لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا) یادرکھو! اللہ تمہیں اپنے (محاسبے اور عذاب) سے ڈراتے ہیں (کہ سنبھل جاؤ) دراصل وہ اپنے بندوں پر بہت ہی ترس فرمانے والے ہیں۔

اللہ کی محبت آپ ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے (اے پیغمبر!) لوگوں کو بتایئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو (نتیجتاً) اللہ خود تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہ معاف فرمادیں گے۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ
لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّىْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ
اِنِّىْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا
رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ
كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ
يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ
هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ
الْمَلٰۤئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ
بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ

وہ تو بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔
(اے پیغمبرؐ! لوگوں کو) بتایئے' اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو' پھر اگر وہ (اس اطاعت سے) منہ پھیر لیں تو (یاد رکھیں) اللہ ان کافروں کو پسند نہیں کرتے۔

دنیا میں ہدایت کا سلسلہ یہ واقعہ (دنیا میں رونما ہو چکا) ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ' نوحؑ' ابراہیمؑ اور عمران کے گھرانوں کو تمام دنیا میں (رسالت کے لئے) منتخب فرمایا تھا' یہ لوگ ایک دوسرے کی اولاد تھے اللہ (سب کچھ) سننے والے اور (تمام حالات کو) جاننے والے ہیں

مریم کی پیدائش و پرورش جب عمران کی بیوی نے عرض کیا: ''پرور دگار! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے' اسے میں نے آپ کے لئے وقف کرنے کی نذر مانی ہے' آپ اسے میری طرف سے قبول فرمایئے! یقیناً آپ ہی (دعائیں) سننے اور (نیتوں) کو جاننے والے ہیں۔'' پھر جب اُسے بچی پیدا ہوئی تو کہنے لگی: ''پرور دگار! (افسوس!) میرے ہاں لڑکی پیدا ہوگئی'' حالانکہ اللہ کو خوب معلوم تھا جو کچھ اسکے ہاں پیدا ہوا تھا' ''لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا' بہر حال میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔'' چنانچہ اس کے پروردگار نے اُسے اچھی طرح قبول فرمایا اور زکریاؑ کی سر پرستی میں دے کر اس کی بہترین پرورش فرمائی۔ جب بھی زکریاؑ (خبر گیری کے لئے) اس کے پاس حجرے میں جاتے تو اُس کے پاس کوئی نہ کوئی کھانے پینے کی چیز ضرور موجود پاتے۔ (ایک روز) انہوں نے پوچھا: ''مریم! یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آتی ہیں؟'' وہ بولی: ''یہ اللہ کی طرف سے آتی ہیں' وہ جسے چاہتے ہیں بے حد و حساب سامانِ زندگی عطا فرماتے ہیں۔''

زکریاؑ کی بیٹے کے لئے دعا مریم کا یہ جواب سن کر زکریاؑ نے اپنے پرور دگار سے دعا کی: ''پروردگار! مجھے بھی اپنی خصوصی رحمت سے پاکیزہ کردار اولاد عطا فرمائیں! یقیناً آپ ہی دعائیں سننے والے ہیں۔'' ابھی وہ حجرے میں کھڑے دعا مانگ ہی رہے تھے کہ فرشتوں نے انہیں آواز دے کر کہا: ''اللہ آپ کو یحییٰ (بیٹے) کی بشارت دیتے ہیں جو ان کے کلمہ (عیسیٰؑ) کی تصدیق کرے گا اپنے قوم کا سردار ہوگا نیز وہ نفس پر قابو رکھنے والا' نبی اور نیک کردار انسان ہوگا۔'' زکریاؑ (تعجب سے) کہنے لگے: پرور دگار! میرے ہاں بچہ کیسے ہو گا؟ میں خود انتہائی بوڑھا' میری بیوی (بالکل) بانجھ''!

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝٤٠ قَالَ
رَبِّ اجْعَلْ لِّىْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝٤١ ع ١١/١٣
وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٢ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَ
اسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٤٤ اِذْ قَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٤٥ ۙ
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٤٦ قَالَتْ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٧
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٤٨ ۚ وَرَسُوْلًا
اِلٰى بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْۤ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

جواب ملا'' اسی حالت میں (آپ کے ہاں بیٹا) ہوگا' اللہ جو چاہتے ہیں کردیتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا'' پرودگار! میرے لیے اس کی کوئی علامت مقرر فرمائیں!'' فرمایا ''علامت یہ ہے کہ آپ تین روز تک لوگوں سے اشارے کے سوا کوئی بات نہ کرسکیں گے۔ ان دنوں اپنے پرودگار کو بہت یاد کرنا اور صبح وشام ان کی تسبیح کرتے رہنا۔''

مریمؑ کی پاکیزگی اور طہارت (وہ وقت یاد رہے) جب فرشتوں نے مریمؑ کو بتایا:'' اللہ تعالیٰ نے تمہیں پسندیدہ اور پاکیزہ کردار بنایا ہے اور تمہیں دنیا بھر کی عورتوں پر فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی ہے۔اس لئے اے مریم! اپنے پرور دگار کی فرمانبردار رہ' انہیں سجدے کر اور باجماعت نماز ادا کیا کر'' یہ غیب کی خبریں (اے پیغمبرؐ!) ہم آپ کو سنا رہے ہیں ورنہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ مریم کی کفالت کے بارے میں اپنی قلمیں (ندی میں) پھینک رہے تھے اور نہ ہی آپ اُس وقت ان کے پاس حاضر تھے جب وہ اس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔

اللہ کی قدرت سے عیسیٰؑ کی پیدائش (پھر وہ وقت بھی آیا) جب فرشتوں نے مریمؑ کو بتایا:''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے کلمہ (کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے) کی بشارت دیتے ہیں جن کا نام عیسیٰ بن مریم ہو گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندے ہوں گے۔ وہ لوگوں سے پنگوڑے اور بڑھاپے میں باتیں کریں گے'' نیک کردار انسان ہوں گے مریم (تعجب سے) بولی:''پرور دگار! میرے ہاں بچہ کیسے ہو گا جبکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں۔'' جواب ملا:''اسی حالت میں (آپ کے ہاں بچہ) پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں' پیدا فرما دیتے ہیں ۔ وہ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرما لیتے ہیں تو اسے اتنا ہی فرماتے ہیں 'ہو جا' اور وہ (کام) ہو جاتا ہے' انہیں اللہ قرآن کریم' احادیث نبویؐ تورات اور انجیل سکھا کر بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول مقرر فرمائیں گے۔''

عیسیٰؑ کی رسالت کے دلائل (پھر جب عیسیٰؑ رسول کی حیثیت سے بنی اسرائیل کے پاس آئے تو انہوں نے بتایا) میں تمہارے پاس پرور دگار کی جانب سے واضح معجزے لے کر آیا ہوں (دیکھو) تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اصل پرندہ بن جاتا ہے۔

طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ
عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾
اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ
اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾
رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ
مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

نیز میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کر دیتا ہوں' جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو گھر میں جمع رکھتے ہو' وہ سب کچھ تمہیں بتادیتا ہوں ۔اگر ماننا چاہو تو یہ ساری باتیں میرے اللہ کا رسول ہونے کی واضح نشانی ہیں نیز توریت جو میرے زمانے میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اس لئے بھی آیا ہوں کہ بعض چیزیں (جو تمہاری شرارتوں کی وجہ سے) تم پر حرام ہوگئی تھیں انہیں تمہارے لئے حلال کردوں (صرف زبانی باتیں اور دعوے نہیں کر رہا بلکہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل لیکر آیا ہوں اس لئے اللہ سے ڈرتے ہوئے میری اطاعت کرو٭ یہی (نجات کیلئے) صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔

حواریوں کا ایمان لانا (اتنی وضاحتوں اور نشانیوں کے باوجود) جب عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کا انکار و کفر دیکھا تو انہوں نے آواز لگائی ''اللہ کے (دین کے) بارے میں کون میرا معاون و مددگار ہے؟'' حواری کہنے لگے ''ہم اللہ کے معاملے میں (آپکے) مددگار ہیں۔ (نیز انہوں نے دعا کی) ''پروردگار! آپ نے جو کچھ (انجیل کی شکل میں) نازل فرمایا ہے ہم اسے مانتے ہیں۔'' اور آپ کے رسول (عیسیٰؑ) کی پیروی اختیار کرتے ہیں۔آپ ہمیں اپنے دین کے ماننے والوں میں شمار فرمائیے!''

یہود کی سازشیں عیسیٰؑ کا آسمانوں پر اُٹھایا جانا اس پر بنی اسرائیل (یہودی) خفیہ سازشیں کرنے لگے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی ۔وہ تو بہترین تدابیر فرمانے والے ہیں۔(یہ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر ہی تھی) جب انہوں نے عیسیٰؑ سے فرمایا ''(فکر نہ کرو) میں تمہیں اپنی تحویل (Custody) میں لے کر اپنی طرف (آسمانوں پر) اٹھا رہا ہوں' اس طرح تمہیں ان کافروں سے پوری طرح محفوظ کر رہا ہوں نیز جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے' انہیں ان کافروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا' پھر تم سب نے آخر کار میرے پاس ہی واپس آنا ہے تمہارے (سب) اختلافات کے (عملی) فیصلے کروں گا۔ جو جو لوگ تمہاری نبوت کا انکار کریں گے انہیں دنیا و آخرت میں سخت سزا دوں گا اور کوئی بھی (اس سزا سے بچانے کیلئے) ان کا مددگار نہ ہو گا انہیں (اُن کے کئے کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ یاد رکھو! اللہ بدکردار لوگوں کو (قطعاً) پسند نہیں فرماتے۔''

٭ کیونکہ وہ میرے بھی پروردگار ہیں اور تمہارے بھی ۔ اس لئے ان کی اطاعت و بندگی کرتے رہو۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى
عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ
مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى
كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ
فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا
مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ

عیسائیوں کو دعوت مباہلہ یہ حکمت بھرے واقعات بطور نصیحت ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔عیسیٰؑ کی مثال ہمارے نزدیک آدمؑ کی طرح ہے۔انہیں ہم نے مٹی سے پیدا فرمایا تھا پھر انہیں کہا ہو جاؤ اور وہ ہو گئے تھے'۔اب آپ کے پروردگار کی جانب سے (عیسیٰ کی) حقیقت واضح ہو چکی ہے اس لئے آپ سے کوئی جھگڑا کرے تو اسے کہئے''آؤ' ہم اور تم اپنے اپنے بال بچوں سمیت (کھلے میدان میں) نکلیں اور اللہ سے گڑ گڑا کر دعا کریں''یا اللہ! جھوٹوں پر آپ کی لعنت ہو۔'' عیسیٰؑ کے بارے میں یہی سچی اور صحیح صورت حال ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود و حاکم نہیں اور یہ کہ اللہ ہی غالب و دانا ذات ہیں۔ اگر اب بھی (عیسائی) لوگ یہ حقیقت تسلیم نہ کریں تو اللہ ان شر پسندوں کو خوب جانتے ہیں (اور ضرور ان سے نپٹیں گے)۔

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ان سے کہئے اے اہل کتاب !(اختلاف ونزاع چھوڑ کر) ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو حق وانصاف کے لحاظ سے ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں' نہ ہی کسی کو ان کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی شخص اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو رب بنائے۔اگر وہ یہ بات نہ مانیں' تو ان سے کہئے۔گواہ رہو کہ ہم تو اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

ابراہیمؑ اللہ کے انتہائی مخلص اور فرمانبردار بندے اے اہل کتاب !تم ابراہیمؑ کے بارے میں (ہم سے) کیوں جھگڑتے ہو (اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہو کہ وہ یہودی یا عیسائی تھے) حالانکہ توریت اور انجیل (جن کو یہودیت وعیسائیت کی بنیاد بنایا گیا ہے) ان کے بعد نازل ہوئیں' کیا تمہیں اتنی بھی عقل (sense) نہیں؟ تم (اہل کتاب) وہ لوگ ہو جو ان باتوں کے بارے میں جھگڑ چکے ہو جن کا تمہیں کچھ نہ کچھ علم تھا' مگر اب ان باتوں کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو' جن کا تمہیں سرے سے علم ہی نہیں ؟ (سن رکھو!) حضرت ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے' نہ عیسائی' نہ ہی مشرک بلکہ وہ انتہائی مخلص اور صرف اللہ ہی کے فرمانبردار (بندے) تھے۔(عقیدہ و عمل کے لحاظ) ابراہیمؑ کے قریب ترین تو وہ لوگ ہیں

* آپ کبھی (اس بارے میں) شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اس حقیقت کے آ جانے کے بعد اس بارے میں

لِلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۗ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ ع ٧ ٨
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۗ قُلْ
اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ
اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ ۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ
لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ

جنہوں نے ان کی پیروی کی یا یہ نبیؐ اور ان پر ایمان لانے والے مسلمان۔ یاد رکھئے اللہ سچے اور کھرے مسلمانوں کے حامی و مددگار ہیں۔

اہل کتاب کی بدکرداری

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش اہل کتاب کے ایک گروہ کی زبردست خواہش (بلکہ کوشش و سازش ہے) کہ تمہیں کسی نہ کسی طرح گمراہ کریں مگر وہ (اس کوشش) میں خود ہی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں لیکن (شدت انا پرستی کی وجہ سے) انہیں اس کا احساس نہیں۔اے اہل کتاب! تم اللہ کی ان باتوں کا کیوں انکار کرتے ہو جن کے تم خود بھی قائل ہو؟ اے اہل کتاب! تم جان بوجھ کر حق و باطل کو کیوں خلط ملط کرتے ہو اور کیوں جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہو؟ ان اہل کتاب کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ مسلمانوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اُسے صبح کے وقت (باری باری) مان لیا کرو اور شام کو اس کا انکار کر دیا کرو شاید (اس طریقے سے) مسلمان بھی اپنے ایمان سے پھر جائیں اور (وہ آپس میں یہ بھی کہتے ہیں کہ) اپنے ہم مذہب لوگوں کے سوا کسی کی بات نہ مانا کرو۔ انہیں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے (جو اب میرے ذریعے دنیا میں آچکی ہے)۔ وہ ایک دوسرے کو سمجھاتے ہیں بھلا جیسا (دین) تمہیں ملا ہے ویسا کسی اور کو مل سکتا ہے؟ یا یہ کہ پروردگار کے ہاں تمہارے خلاف کسی کی کوئی حجت چل سکتی ہے؟ انہیں بتائیے کہ فضل و رحمت تو اللہ کے اپنے اختیار میں ہے وہ جسے چاہیں عطا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی وسیع الظرف اور (اہل، نااہل) کو خوب جانتے ہیں وہ جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں، وہ تو بہت ہی زیادہ فضل و احسان فرمانے والے ہیں۔

بددیانتی سے دوسروں کا مال کھانا اہل کتاب میں کچھ لوگ تو ایسے دیانتدار ہیں کہ اگر آپ (سونے چاندی کا) ڈھیر مال بھی ان کے پاس بطور امانت رکھ دیں تو مانگنے پر آپ کو (فوراً) واپس کر دیں گے، لیکن کئی ایسے بددیانت ہیں کہ اُن کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھیں تو واپس ادا نہیں کریں گے ہاں ایک صورت ہے کہ واپسی کے تقاضے کیلئے آپ اُن کے سر پر سوار ہو جائیں۔ ان میں یہ بددیانتی ان کے اس عقیدے کی وجہ سے ہے کہ غیر یہودیوں کا حق مار لینے میں ہم پر کوئی گناہ نہیں، حالانکہ وہ جان بوجھ کر اللہ پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی (لین دین کے معاملے میں) اپنا قول و قرار پورا کرتا ہے، بددیانتی سے بچتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کو

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧٦ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٧ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٨ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝٧٩ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٨٠ ع ٨ ١٦
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۗ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۗ
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٨١ فَمَنْ تَوَلّٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٨٢ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ

بد دیانتی سے بچنے والے لوگ ہی پسند ہیں۔ (اس کے برعکس) وہ لوگ جو اللہ (کے احکام کی پابندی) کے وعدے اور خود اپنی قسمیں (جو یقین دلانے کے لئے کھاتے ہیں) دنیاوی مفاد کی خاطر بیچ ڈالتے ہیں' ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں' قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ ان سے بات کریں گے نہ انہیں محبت کی نظر سے دیکھیں گے نہ ہی انہیں گناہوں کی گندگی سے پاک فرمائیں گے بلکہ انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔

توڑ مروڑ کر احکام بدلنا ان اہل کتاب میں کچھ ایسے (علماء ومشائخ) بھی ہیں جو کتاب (تورات) پڑھتے ہوئے زبان کو ایسے موڑتے' مروڑتے' ہیں کہ تم (سامعین) یہ سمجھو کہ جو کچھ یہ سنا رہے ہیں کتاب ہی میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب (کی عبارت) نہیں ہوتی اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے (نازل شدہ) ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے (نازل شدہ) نہیں ہوتا' وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ سن رکھو کسی انسان کو جسے اللہ تعالیٰ (انسانوں کی رہنمائی کے لئے) کتاب' حکومت اور نبوت عطا فرمائیں' اُسے کوئی اختیار نہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو انہیں رب والے بننے کا حکم دے گا۔ اس لئے کہ تمہارے کتاب پڑھنے پڑھانے کا تقاضا ہی یہ ہے۔ وہ کبھی تمہیں فرشتوں اور انبیاءؑ کو رب بنانے کے لیے نہیں کہہ سکتا' کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد تمہیں کفر کرنے کا حکم دے گا؟

انبیاءؑ سے آپؐ کی پیروی کا وعدہ (ان یہودیوں' عیسائیوں کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ سے یہ وعدہ لیا تھا کہ'' اگر میں تمہیں کتاب اور اس پر عمل کرنے کے طریقے عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو اس کی تصدیق کرے جو (اللہ کی طرف سے) تمہارے پاس موجود ہے تو تمہیں اس (رسولؐ) پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنا ہوگی۔ اللہ نے (یہ فرما کر) اُن سے پوچھا: کیا تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو اور اِسے پورا کرنے کا ذمہ لیتے ہو؟''

انہوں نے جواب دیا'' ہاں ہم اس کا وعدہ کرتے ہیں'' فرمایا: '' تم اس پر گواہ رہنا میں بھی تمہارے ساتھ اس وعدے پر گواہ ہوں اس کے بعد جو لوگ اس وعدے سے پھر جائیں گے' وہی اللہ کے نافرمان اور بے ایمان ہیں۔''

اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں کیا یہ لوگ اللہ کے دین (اسلام) کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں؟

وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ
يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ قُلۡ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَمَاۤ اُنۡزِلَ
عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ
وَمَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَالنَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ
بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ
الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ
الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۸۵﴾ كَيۡفَ يَهۡدِى اللّٰهُ قَوۡمًا كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ
وَشَهِدُوۡۤا اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓـئِكَ جَزَآؤُهُمۡ اَنَّ عَلَيۡهِمۡ
لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ
لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا
مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ
تَوۡبَتُهُمۡ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَ
هُمۡ كُفَّارٌ فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا وَّلَوِ
افۡتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۹۱﴾ ع ١٧

حالانکہ آسمانوں وزمین کی ہر چیز چارو ناچار انہی کی فرمانبرداری کر رہی ہے اور سب نے (آخر کار) انہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ آپ انہیں بتایئے: ''ہم پر جو کچھ نازل ہوا ہے' ہم تو اسے مانتے ہیں بلکہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر جو کچھ نازل ہوا تھا (اس پر بھی ہمارا ایمان ہے) جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور باقی انبیاء کو ان کے پروردگار کی طرف سے عطا ہوا تھا (اس پر بھی ہمارا یقین ہے) ہم ان میں سے کسی ایک کی بھی نفی نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں' کسی کو نہ مانیں) ہم تو اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔ (یاد رکھو!) جو شخص بھی اسلام (اللہ کی فرمانبرداری) کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا؟ وہ ہرگز قابل قبول نہ ہو گا۔ ایسا شخص (آخرت میں) نقصان اٹھائے گا۔

مرتد لوگوں کی سزا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت دیں' جو ایمان لا کر پھر منکر ہو گئے حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں کہ رسول اکرمؐ سچے ہیں اور ان کے پاس (اس سلسلے میں) واضح دلائل بھی آ چکے ہیں اللہ ایسے غلط کار لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے بلکہ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور وہ اِسی (لعنت وعذاب) میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے' نہ کبھی ان کی سزا میں کمی ہو گی اور نہ ہی اس میں کبھی وقفہ (interval) ہو گا۔ البتہ جو لوگ اس (ارتداد) سے توبہ تائب ہو جائیں اور اپنی اصلاح کر لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ (ان کے لیے) بہت ہی معاف کرنے والے بے حد مہربان ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کفر کریں اور کفر میں بڑھتے ہی چلے جائیں ان کی کبھی توبہ قبول نہیں ہو گی یہی آخری درجے کے گمراہ لوگ ہیں۔ (یاد رکھو!) جو لوگ کفر کریں اور کفر کی حالت ہی میں مریں' ان میں سے کوئی شخص (سزا سے بچنے کے لئے) زمین بھر کر سونا بھی دے گا' تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جنہیں آخرت میں دردناک سزا دی جائیگی اور (اس سزا سے بچانے کے لیے) ان کا کوئی یارومددگار نہیں ہو گا۔

الربع

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا
لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا
مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی
لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٧﴾
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ
عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا
فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ

وقف جبرئیل علیه السلام

صحیح نیکی (مسلمانو!) صحیح اور اصل نیکی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی راہ میں وہ چیزیں خرچ کرو، جو تمہیں محبوب اور پیاری ہیں۔ یاد رکھو جو (اچھا یا گھٹیا) مال ان کی راہ میں خرچ کرو گے، وہ اُسے خوب جانتے ہیں۔

اصل دین ملت ابراہیمی کی پیروی ہے (یہودیوں کا یہ اعتراض بالکل غلط اور فضول ہے کہ مسلمان اونٹ کا گوشت کھا کر اور اس کا دودھ پی کر شریعت ابراہیمی کے حرام کو حلال کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ) بنی اسرائیل کے لئے بھی کھانے پینے کی سب چیزیں (بشمول اونٹ کا گوشت اور دودھ شریعت محمدیؐ کی طرح) حلال تھیں البتہ تورات کے نازل ہونے سے پہلے یعقوبؑ نے ذاتی طور پر (بیماری کی وجہ سے) ان دونوں چیزوں سے پرہیز کیا تھا (لیکن بعد میں ان کے پیرو کاروں نے خود ہی انہیں مستقل طور پر حرام سمجھ لیا)۔ یہودیوں کو (چیلنج کے طور پر) کہیے کہ اگر تم ان کے حرام ہونے میں سچے ہو تو تورات لا کر اس میں سے وہ عبارت پڑھ کر سناؤ (جس میں ان کا حرام ہونا لکھا ہے)۔ اس کے بعد بھی اگر یہ اس جھوٹی اور خود ساختہ حرمت کو اللہ کی طرف منسوب کریں تو سمجھ لو کہ یہ مشرک لوگ ہیں (جو اپنی شریعت خود گھڑتے ہیں) انہیں بتائیے کہ اللہ نے (جو کچھ فرمایا ہے) سچ فرمایا ہے، لہٰذا تمہیں بھی ابراہیمؑ ہی کے طریقے کی پیروی کرنا چاہئے جو ایک اللہ ہی کے ہو رہے تھے اور کبھی بھی شرک کرنے والوں میں شامل نہ تھے۔

حج کی فرضیت یہ بھی حقیقت ہے کہ انسانوں کے لیے (اللہ کی عبادت کی خاطر دنیا میں) جو سب سے پہلا گھر تعمیر ہوا وہ یہی ہے جو مکہ (مکرمہ) میں واقع ہے۔ یہ گھر ساری دنیا کے لوگوں کے لئے باعث برکت اور مرکز ہدایت ہے۔ اس میں اللہ کی قدرت کی واضح علامات موجود ہیں (مثلاً) وہ پتھر موجود ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیمؑ نے اس گھر کو دوبارہ تعمیر کیا تھا اور یہ کہ جو شخص بھی اس گھر میں داخل ہوتا ہے وہ ہر خطرے سے محفوظ ہو جاتا ہے اس لیئے لوگوں کا فرض ہے کہ ان میں سے جو شخص بھی (بدنی اور مالی لحاظ سے) اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے وہ ضرور اللہ کی رضا کے لیے اس کا حج کرے لیکن جو شخص اس حکم کا انکار کرے (وہ سمجھ رکھے کہ) اللہ تعالیٰ کو (اس کی تو کیا) دنیا والوں میں سے کسی کی بھی پروا نہیں۔ اہل کتاب سے پوچھئے کہ تم لوگ اللہ کی ان باتوں کا انکار کیوں کرتے ہو؟ وہ تمہاری سب حرکات ملاحظ فرما رہے ہیں۔ ان اہل کتاب سے یہ پوچھئے کہ چلو تم خود تو قائل ہونے کے باوجود نہیں مانتے، لیکن مسلمانوں کو عیب جوئی کر کر کے اللہ کے دین سے کیوں روکتے ہو؟ یاد رکھو اللہ تمہاری کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہیں۔

کفر کا کوئی جواز نہیں مسلمانو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی بھی بات مانو گے، تو وہ تمہیں پھر اسلام سے کفر کی طرف واپس پھیر دیں گے۔

كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ
فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٥﴾ لا يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

آخر تمہارے پاس کفر کرنے کا جواز بھی کیا ہے؟ جبکہ تمہیں اللہ کے ارشادات سنائے جارہے ہیں (رہنمائی کے لیے) ان کے رسول ؐ تم میں موجود ہیں ۔ (یاد رکھو!) جو شخص بھی اللہ (کے دین) کا دامن مضبوطی سے تھام لے گا' وہ (جنت جانے والے) سیدھے راستے پر گامزن ہو جائے گا۔ مسلمانو! (زندگی بھر) اللہ کی نافرمانی سے ایسے بچتے رہو' جیسے بچنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اُن کی فرمانبرداری پر ہی قائم رہو۔

اللہ کی رسی: قرآن و حدیث اللہ کی رسی (قرآن و حدیث) کو سب مسلمان متحد ہو کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقے فرقے نہ بنو' بلکہ اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جبکہ تم ایک دوسرے کے (جانی) دشمن تھے اور انہوں نے اپنی مہربانی سے تمہارے دلوں میں محبت پیدا فرما کر تمہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا حالانکہ تم (آپس کی دشمنی میں بڑھتے بڑھتے) دوزخ کے کنارے پہنچ چکے تھے' لیکن انہوں نے تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔ اس طرح وہ تمہارے سامنے اپنے ارشادات واضح فرماتے ہیں تا کہ تم راہ راست پر قائم رہو۔

قرآن و حدیث کی دعوت اب آئندہ ہمیشہ تم میں کچھ ایسے لوگ ضرور موجود رہنے چاہئیں جو لوگوں کو (قرآن و حدیث کے ذریعے) نیکی کی تلقین کرتے رہیں' اچھے کاموں کا حکم دیتے رہیں اور برے کاموں سے روکتے رہیں' یہی لوگ (آخرت میں) کامیاب ہوں گے۔ تم ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) کی طرح نہ ہو جانا جو (اللہ کی طرف سے) واضح دلائل آ جانے کے بعد بھی اختلاف کا شکار ہو کر فرقے فرقے ہو گئے انہیں (قیامت کے روز) بڑی سخت سزا ملے گی۔ اُس روز کئی لوگوں کے چہرے (خوشی سے) چمکتے دمکتے ہوں گے جبکہ کئی لوگوں کے چہرے (ذلت و رسوائی کی وجہ سے) سیاہ ہوں گے۔ جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) کیا تم لوگ تھے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ اب اپنے کفر کے بدلے دوزخ کے عذاب کے مزے چکھو۔ (ان کے برعکس) روشن چہروں والے لوگ اللہ کی رحمت (جنت) کے سایہ میں ہوں گے' جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ عیش کریں گے یہ اللہ کے ارشادات ہیں جو صحیح صحیح آپ کو سنائے جا رہے ہیں تا کہ اہل دنیا سنبھل جائیں وہ (بے خبری میں عذاب دے کر) ان پر ظلم فرمانا نہیں چاہتے ۔

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؑ ﴿١٠٩﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ ع ١١
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ
اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ۗ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا
اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ
يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا

وہی تو آسمانوں و زمین کی تمام چیزوں کے مالک و مختار ہیں اور سارے معاملات بھی (فیصلے کے لئے) انہی کے حضور پیش ہوتے ہیں۔

امت مسلمہ کا فریضہ: دعوت و جہاد (مسلمانو! اب دنیا میں) تم ہی بہترین امت ہو جسے لوگوں (کی رہنمائی اور اصلاح) کے لیے میدانِ عمل میں لایا گیا ہے (اس لیے کہ) تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے انہیں اچھی باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہو بری باتوں سے روکتے ہو۔ اگر یہودی عیسائی بھی ان باتوں کو مان لیں تو فائیدے میں رہیں۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان لا چکے ہیں، لیکن زیادہ تر بے ایمان ہیں جو (ذہنی ایذا پہنچانے کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر یہ آپ لوگوں سے لڑیں گے، تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر انہیں کہیں سے کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ یہ جہاں بھی ہیں ان پر ذلت مسلط ہے ہاں اگر (ایمان لا کر) اللہ کی پناہ میں آجائیں یا کہیں انہیں انسانوں کی پناہ مل جائے (جیسے آجکل امریکہ کی سرپرستی حاصل ہے) تو اور بات ہے (خصوصاً یہودی) اللہ کے غضب کا شکار ہیں اور محتاجی ان کا مقدر ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کے احکام کا (مسلسل) انکار کرتے آرہے ہیں اور پیغمبروںؑ کو بلا وجہ قتل کرتے رہے ہیں یہ (دراصل) ان کی نافرمانی اور سرکشی کا نتیجہ ہے (جو وہ بھگت رہے ہیں)۔ مگر سارے اہل کتاب ایک جیسے نہیں۔ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (ایمان لا کر) حق پر قائم ہیں (جیسے عبداللہ بن سلام ان کے ساتھی اور نجاشی شاہ حبشہ) وہ راتوں کو (اٹھ اٹھ کر آپؐ پر نازل شدہ) اللہ کی آیات پڑھتے ہیں، (اللہ کے سامنے) سجدے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، لوگوں کو اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں، انہیں برے کاموں سے روکتے ہیں، نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہ نیک کردار لوگ ہیں، یہ جو بھی نیکی کر رہے ہیں (اللہ کے ہاں) اُن کی ناقدری نہیں ہوگی۔ اللہ نیک کام کرنے والوں کو خوب جانتے ہیں۔ (ان کے برعکس) جو لوگ حق کے منکر ہیں، ان کے مال اور اولاد انہیں اللہ کے ہاں کوئی فائیدہ نہ دے سکیں گے۔ یہ دوزخی لوگ ہیں، جو ہمیشہ دوزخ ہی میں جلتے رہیں گے۔

يُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ
حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ
لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ
مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ ع ١٢
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ

کافروں کا خرچ اللہ کے ہاں قبول نہیں یہ کافر لوگ دنیا کی زندگی میں جو بھی (مال، جان) خرچ کرتے ہیں (وہ اللہ ہاں کے ضائع و برباد ہے) اس کی مثال ایسی تیز اور سرد ہوا کی ہے جو ظالموں کی (تیار کھڑی) فصل پر چلے اور اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔ یہ اللہ کا ان (کافروں) پر ظلم نہیں ہے بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔

کفر، اسلام میں کوئی دوستی نہیں مسلمانو! مسلمانوں کے علاوہ کسی (غیر مسلم) کو اپنا دلی دوست اور راز دار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمہیں نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، وہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ تمہیں نقصان پہنچے۔ ان کی (آپ لوگوں سے) دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہے، مزید (غصہ و دشمنی) جو ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ اگر عقل سے کام لو تو ہم نے تمہیں ان کے اندر کی باتیں بتادی ہیں (کہ اُن سے بچ جاؤ) مگر تم اتنے سادہ لوگ ہو کہ ان (یہود) سے دوستی رکھتے ہو جبکہ وہ تمہیں بالکل اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ تم سب کتابوں کو مانتے ہو (وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) جب تم سے ملتے ہو تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں، جب جدا ہوجاتے ہیں تو غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہو کہ جاؤ اپنے غصے میں جل مرو۔ ہمارے متعلق تمہارے دلوں میں جو (بغض و عناد) ہے، اللہ اُسے خوب جانتے ہیں۔ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے، تو انہیں تکلیف ہوتی ہے، اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں۔ (ان کی اس روش پر) اگر تم صبر کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تو ان کی سازشوں سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ ان کی سب کرتوتیں اللہ کے علم میں ہیں۔

جنگ احد پر تبصرہ

بزدلی (اے پیغمبر!) وہ وقت یاد ہے جب آپ صبح سویرے اپنے گھر سے نکل کر (احد کے میدان میں) مسلمانوں کو لڑائی کے لئے جگہ جگہ متعین فرمارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ (ساری باتیں) سنتے اور (سارے حالات سے) باخبر ہیں۔ اس وقت اُن کی مدد کے باوجود آپکے ساتھیوں کے دو گروہ (بنو حارثہ اور بنو سلمہ) بزدلی کی وجہ سے واپس لوٹنے پر آمادہ ہوگئے تھے (لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بر وقت سنبھال لیا) مسلمانوں کو تو ہر (حال میں مدد ونصرت کے لئے) اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ حالانکہ اس سے پہلے بدر کے مقام پر جبکہ تم لوگ بالکل ہی بے سروسامان تھے، وہ تمہاری مدد فرما چکے ہیں۔ اس لئے (ہمیشہ) اُن کی نافرمانی اور ناراضگی سے بچتے رہو تا کہ تمہارے اندر شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہو۔ وہ وقت بھی یاد ہے جب آپ مسلمانوں کو تسلی دے رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے کافی نہیں

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾
بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

کہ رب تعالیٰ تین ہزار فرشتے (آسمان سے) بھیج کر تمہاری مدد فرمائیں؟ کیوں نہیں' بلکہ اگر میدان میں ڈٹے رہو۔ حق پر جمے رہو۔ اور دشمن تم پر اچانک اور فوری چڑھ بھی آئے تو پروردگار پانچ ہزار مسلح فرشتوں سے تمہاری مدد کریں۔ یہ (مدد کی پیشگی اطلاع) محض تمہاری خوشی اور دل جوئی کے لئے ہے ورنہ حقیقی مدد تو اللہ ہی فرمایا کرتے ہیں جو زبردست حکمتوں والی ذات ہیں۔ اس (غیبی امداد) کا مقصد یہ ہے کہ اللہ ان کافروں کا ایک بازو ہی کاٹ ڈالیں یا انہیں (شکست دے کر) ذلیل وخوار کر دیں اور وہ ناکام و نامراد واپس لوٹ جائیں۔

ظالموں کو معافی یا سزا اللہ کا اپنا اختیار ہے (جنگ احد میں زخمی ہونے پر جب آپؐ نے فرمایا: ''اپنے نبیؐ کو زخمی کرنے والی قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے؟'' تو جواب آیا اے پیغمبر!) آپ کا اس معاملے میں کوئی دخل و اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو معاف فرمائیں یا انہیں سزا دیں۔ آسمانوں و زمین کی تمام چیزیں انہی کے قبضہ و اختیار میں ہیں وہ جس کو چاہیں بخشیں جس کو چاہیں سزا دیں وہ بہت ہی زیادہ بخشنے والے' مہربان ہیں۔

بزدلی کا سبب سودخوری مسلمانو! سود مت کھاؤ جو کہ (اصل میں مل مل کر) دگنا' چوگنا ہوتا چلا جاتا ہے اللہ سے ڈرتے ہوئے اس سے باز آجاؤ تاکہ (آخرت میں) نجات پاسکو۔ (سود چھوڑ کر) دوزخ کی آگ سے بچنے کی فکر کرو' جو اللہ کے احکام نہ ماننے والوں کے لئے تیار ہوئی ہے۔ ہر وقت اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ تاکہ (دنیا و آخرت میں) تم پر مہربانی فرمائی جائے۔

جنت کن لوگوں کو ملے گی نیز اپنے پروردگار کی معافی اور جنت حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کرو (یاد رکھو' جنت جس کا وعدہ کیا جارہا ہے) اس کی چوڑائی آسمانوں و زمین کے برابر ہے اور یہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے تیار ہوئی ہے جو خوش حالی اور تنگ حالی میں (اپنے مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں۔ اللہ کو ایسے ہی نیک کردار لوگ پسند ہیں۔ ان لوگوں سے جب بھی کوئی برائی یا گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ فوراً اللہ کو یاد کرکے ان سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ؕ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع ١٤ ٥
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ

(کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ) اُن کے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا' اِس لئے وہ کبھی جان بوجھ کر اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں (کے نیک اعمال) کا بدلہ اُن کے پروردگار کی طرف سے گناہوں کی معافی اور (نعمت بھرے) باغات ہیں جن میں (دودھ' شہد' شیریں پانی اور شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش کرتے) رہیں گے۔ دیکھ لو نیک کام کرنے والوں کے لیے کیسا بہترین اجر وانعام (تیار) ہے۔

حق و باطل میں کشمکش آپ لوگوں سے پہلے بھی (دنیا میں حق وباطل کی کشمکش کے) کئی دور گزر چکے ہیں (اگر یقین نہیں تو) زمین میں چل پھر کر (اُن کے آثار وکھنڈرات) دیکھ لو کہ حق کو جھٹلانے والوں کا کیا بُرا انجام ہو چکا ہے۔ جو کچھ ہم بیان کر رہے ہیں یہ (بدکردار) لوگوں کے لئے تنبیہ(Warning) اور بُرے انجام سے بچنے والوں کے لئے نصیحت اور رہنمائی ہے۔

(مسلمانو!) اگر تم صحیح معنوں میں اللہ و رسولؐ کی باتیں مانتے رہو تو (دنیا میں) تم ہی فاتح اور غالب رہو گے۔ (تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ جہاد کرنے میں) کبھی بھی سستی نہ کرو نہ ہی کبھی (کسی شکست پر) غم زدہ ہو۔ اب (احد میں) اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس سے پہلے (بدر میں) تمہارے فریق مخالف کو بھی ایسے ہی زخم لگ چکے ہیں۔ (فتح و شکست) یہ تو زمانے کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان الٹ پھیر کرتے رہتے ہیں۔

جہاد معیارِ حق ہے (احد میں شکست کا مقصد یہ تھا کہ) اللہ سچے مسلمانوں کو (دنیا کے سامنے) ظاہر فرما دیں اور بعض کو شہادت کے (بلند) مرتبے عطا فرمائیں ورنہ کافر' مشرک لوگ ہمیں ہرگز پسند نہیں ہیں۔ (یہ غرض بھی تھی کہ) مسلمانوں کو (شک و شبہ سے) بالکل خالص اور صاف کر کے (ان کے ذریعے آئندہ) کفار کا قلع قمع کر دیا جائے۔ کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (صرف ایمان کا زبانی دعویٰ کر کے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ (نہیں' ہرگز نہیں) ابھی تو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں میں سے جہاد کرنے والے اور (میدان جہاد میں) ثابت قدمی دکھانے والے ظاہر ہی نہیں فرمائے۔

کمانڈر کی شہادت پر میدان چھوڑنے کی اجازت نہیں (احد کی لڑائی سے) پہلے تو تم شہادت پانے کی بڑی آرزوئیں کیا کرتے تھے۔ اب جب کہ (میدان میں) تم نے اِسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا (تو شکست اور آپؐ کی شہادت کی خبر سن کر فرار کیسا؟) محمدؐ (خدا تو نہیں کہ ہمیشہ زندہ رہیں) وہ ایک رسول ہی ہیں' ان سے پہلے بھی کئی رسول آئے (اور وفات پا کر دنیا سے) چلے گئے۔ اگر آپؐ بھی وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم لوگ اسلام چھوڑ کر واپس کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے؟ (یاد رکھو) جو بھی کفر کی طرف واپس پلٹے گا (وہ اپنا ہی نقصان کرے گا) اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ البتہ حق کے قدردان لوگوں کو ضرور ہم بھر پور جزا دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص بھی

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ
ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ
رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا
ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا
كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا
فِىْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ ع ۱۵
كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ
مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ
اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ
تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ

اللہ کے حکم کے بغیر وقتِ مقررہ سے پہلے وفات نہیں پا سکتا (تو پھر لڑنے سے ڈرنا کیسا؟ یاد رکھو) جو شخص (اپنے کئے کا) فائیدہ دنیا ہی میں حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اُسے ہم یہیں دے دیتے ہیں' جو آخرت کے فائیدے کا طلب گار ہے اُسے (دنیا کا فائیدہ بھی دیتے ہیں) آخرت کا بھی دیں گے۔ (خوب جان لو) حق کے علمبرداروں کو ہم بھر پور جزا دیا کرتے ہیں۔

جہاد کی قدامت (پہلے بھی) بہت سے انبیاء کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے (کافروں کے خلاف) جہاد کئے ہیں۔ انہوں نے اس راستے میں آنے والے مصائب میں نہ تو کبھی سستی دکھائی نہ کبھی کسی کمزوری کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی کبھی (کفر کے سامنے) جھکے اور دبے۔ اللہ کو ایسے ہی مردِ میدان پسند ہیں۔ ان کی (اللہ سے) صرف یہ دُعا اور التجا ہوا کرتی تھی ''پروردگارا! آپ ہمارے گناہ اور ہمارے معاملات میں ہونے والی زیادتیاں' کوتاہیاں معاف فرمائیں' ہمیں (میدانِ جنگ میں) ثابت قدم رکھیں اور کافروں کے مقابلے میں کامیابی عطا فرمائیں!'' چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا میں بھی (غلبہ وفتوحات سے) نوازا اور آخرت میں بھی ان کے لیے (جنت کی صورت میں) بہترین اجرو انعام تیار ہے۔ اللہ کو ایسے ہی صاحب کردار لوگ پسند ہیں۔

جہاد چھوڑنا کفر ہے مسلمانو! اگر تم کفار کی (جہاد چھوڑ دینے کی) باتیں مان لوگے تو وہ تمہیں پھر کفر کی طرف واپس لے جائیں گے۔ (اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو سمجھ لو کہ) پھر الٹے نقصان کے بھنور میں پھنس جاؤ گے۔ (یاد رکھو یہ کافر تمہارے خیر خواہ اور مددگار نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے خیر خواہ اور بہترین مددگار ہیں۔ (گھبراؤ نہیں) وہ وقت بہت جلد آرہا ہے جب ہم ان کافروں کے دلوں میں جو بلا جواز ہمارے شریک ٹھہراتے ہیں تمہارا رعب ڈال دیں گے۔ ویسے بھی ان کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے جو ان ظالموں کو نصیب ہونے والی ہے۔

جنگِ احد میں کامیابی اور ناکامی کے اسباب اللہ نے تم لوگوں سے جو (اپنی مدد اور کامیابی کا) وعدہ فرمایا تھا وہ تو انہوں نے اس وقت پورا فرمادیا تھا جب تم اُن کے حکم سے کفار کو تہ تیغ کر رہے تھے اور (فتح جو) تمہاری پسندیدہ چیز ہے وہ بھی تمہیں دکھا دی گئی تھی۔ اس کے بعد جب تم نے بزدلی دکھائی (درہ چھوڑنے کے) حکم کے بارے میں جھگڑنے لگے اور (آپ ؐ کے صریح حکم کی) خلاف ورزی کر ڈالی۔ کچھ تم میں سے (مالِ غنیمت کے لئے) دنیا کے لالچ میں پڑ گئے۔ اور کچھ آخرت کے خواہش مند تھے تو پھر

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ
فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى
اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ
لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً
نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ
اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۗ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۗ
يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۗ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٥٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٥٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ١٦ ع ٧ ٨
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

ہم نے بطور آزمائش تمہیں کفار کے مقابلے میں ناکام کر دیا۔ بہر حال پھر بھی ہم نے تمہیں معاف ہی فرما دیا' ہم تو سچے مسلمانوں پر بے حد احسان فرمانے والے ہیں۔

فتح و شکست اللہ کے اختیار میں وہ وقت یاد ہے جب تم لوگ (میدانِ احد سے) بھاگے چلے جاتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے کا ہوش نہ تھا حالانکہ رسول اکرمؐ تمہیں پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے (''اللہ کے بندو! میں اِدھر ہوں' میری طرف آؤ'' لیکن تم واپس نہ پلٹے) جس کے نتیجے میں تمہیں پے در پے صدمات پہنچے تاکہ تم ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر افسوس نہ کرو' اور نہ ہی پیش آنے والی مصیبت پر پریشان ہو۔ اللہ تو تمہارے سب اعمال سے خبردار ہیں۔ مگر اس صدمہ وغم کے بعد انہوں نے تم پر سکون و اطمینان کی کیفیت طاری فرمائی بلکہ کچھ لوگوں کو تو اونگھ تک آنے لگی۔ ہاں بعض لوگ (منافقین) ایسے بھی تھے جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر پڑی ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹی جاہلانہ سوچ میں مبتلا تھے اور آپؐ سے پوچھ رہے تھے ''کیا اس (جنگی) معاملے میں ہمارا بھی کوئی اختیار ہے؟'' انہیں بتایئے کہ سارے معاملات اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (دراصل) وہ اپنے دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو آپؐ کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ کہتے ہیں کہ اگر اس (جنگِ احد کے) معاملے میں ہماری بات بھی مان لی جاتی تو ہم یہاں مارے نہ جاتے۔ انہیں بتایئے ''اگر تم اپنے گھروں میں بھی (بیٹھے) رہتے تو جن لوگوں کا مرنا لکھا ہوا تھا وہ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔'' (یہ شکست کا معاملہ اس لیے پیش آیا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو آزمائیں (Test کریں) اور جو کچھ ان میں کھوٹ ملاوٹ ہے اِس سے تمہارے دلوں کو پاک صاف فرمائیں' وہ تو دلوں کے حال خوب جانتے ہیں۔ تم میں سے جو لوگ جنگ کے روز میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اس کا سبب ان کی بعض غلطیاں تھیں جن کی وجہ سے شیطان نے ان کے قدم اکھاڑ دیئے تھے۔ بلاشبہ اب اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے' وہ تو بہت ہی معاف کرنے اور درگزر فرمانے والے ہیں۔

جہاد پر اعتراض کافرانہ روش ہے مسلمانو! تم ان کافروں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے سفر یا جہاد پر جانے والے بھائی بندوں کے متعلق کہتے ہیں

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ
لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾ وَ
لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي
الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٥٩﴾
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔'' اللہ تعالیٰ ضرور ان کی ان باتوں کو (ایک روز) ان کے لئے پچھتاوے کا سبب بنائیں گے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتے ہیں وہی مارتے ہیں۔ جو عمل بھی تم کر رہے ہو اُسے وہ خوب جانتے ہیں۔

شہادت دنیاوی زندگی سے بہتر ہے اگر تم جہاد کرتے کرتے شہید ہو گئے یا اسی راستے میں طبعی موت مر گئے تو اللہ کی رحمت و بخشش جو (تمہیں آخرت میں) حاصل ہو گی وہ اس مال و دولت سے بہتر ہے جسے یہ (معترضین) لوگ سمیٹ رہے ہیں۔ خواہ مرو یا مارے جاؤ تمہیں ہر حال میں (اپنے دنیاوی اعمال کی جواب دہی کے لئے) اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

جہاد میں غلطی کرنے والوں کو معافی (اے پیغمبرؐ!) یہ اللہ کی خصوصی مہربانی ہے کہ آپؐ ان (مسلمانوں) کے لئے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں اگر آپؐ (خدانخواستہ) سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ (کبھی کے) آپ کے پاس سے بھاگ گئے ہوتے۔ (اس لئے جنہوں نے جنگ میں آپ کی نافرمانی کی ہے انہیں آپ معاف کر دیں' (اللہ سے بھی) ان کے لئے معافی کی درخواست کریں اور (آئندہ) انہیں اپنے معاملات میں شریک مشورہ رکھیں۔ پھر جب کوئی بات طے کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اُسے کر گزریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنی ذات پر) بھروسہ کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

اللہ کی مدد پر یقین اور بھروسہ (مسلمانو! یہ بات اپنے ذہنوں میں بٹھا لو کہ) اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا' لیکن اگر وہ تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیں تو پھر کون ایسا ہے جو تمہاری مدد کرے گا؟ اس لئے مسلمانوں کو ہر حال میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

مالِ غنیمت میں خیانت بہت بڑا جرم یہ ناممکن ہے کہ کوئی نبیؐ (مالِ غنیمت میں) خیانت یا چوری کرے جو بھی ایسا کرے گا وہ قیامت کے روز خیانت یا چوری کے مال سمیت (ہمارے حضور) حاضر ہو جائے گا وہاں (اُسے اور) ہر شخص کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا ملے گی اور کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو گی۔ اس لئے وہ شخص جو (خیانت و چوری سے بچ کر) اللہ کی مرضی پر چل رہا ہے وہ اس شخص کی طرح کیسے ہو سکتا ہے جو (چوری یا خیانت کر کے) اللہ کے غضب میں گھر چکا ہے اور دوزخ جیسی بری جگہ اُس کی رہائش گاہ ہے۔ اللہ کے ہاں (اعمال کے لحاظ سے) لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور سب کے اعمال و کردار اُن کی نگاہ میں ہیں۔

آپؐ کی بعثت: اللہ کا عظیم احسان یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے ایک انسان رسول (حضرت محمدؐ) کو بھیج کر عظیم احسان فرمایا ہے جو انہیں اللہ کی باتیں سناتے ہیں۔ انہیں کفر و شرک سے) پاک صاف کرتے ہیں اور انہیں قرآن کریم

النصف

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١٦٤﴾ أَوَلَمَّا
أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا
أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ
يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ
فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ
وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ
الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ
بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا
بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾ وقف لازم
يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ
أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا ع ١٧
أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٢﴾

اور اس پر عمل کرنے کے طریقے (اپنی سنت) سکھاتے ہیں ورنہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں پڑے تھے

جہاد ایمان و نفاق کی کسوٹی (مسلمانو!) یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب (جنگِ احد میں) تم پر مصیبت پڑی حالانکہ اس سے پہلے (بدر میں) تم اپنے دشمن کو دگنی مار دے چکے ہو (تو تم گبھرا کر) بول اٹھے کہ یہ مصیبت (ہم پر) کہاں سے آگئی؟ انہیں بتائیے کہ یہ مصیبت تم نے خود (بزدلی دکھا کر اور رسولؐ کی نافرمانی کر کے) مول لی ہے۔ اللہ تو ہر چیز پر قادر ہیں۔ یادرکھو لڑائی میں جو کچھ پیش آیا وہ اللہ کے حکم سے پیش آیا تاکہ سچے مسلمان بھی ظاہر ہو جائیں اور منافق لوگ بھی ننگے ہو جائیں (یہ تو اس وقت ہی ننگے ہونے شروع ہو گئے تھے جس وقت) ان سے کہا گیا تھا۔ ''آؤ اللہ کی خاطر (کافروں سے) لڑیں (اگر ایسا نہیں کرتے تو کم از کم) دشمنوں سے اپنے دفاع کے لئے ہمارا ساتھ دیں۔'' تو انہوں نے جواب دیا تھا (''ہمارے خیال میں کوئی لڑائی وغیرہ نہیں ہوگی) اگر لڑائی کی توقع ہوتی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے۔'' یہ بات کہتے وقت وہ ایمان سے زیادہ کفر کے قریب تھے۔ دراصل وہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہے نیز جس (خیانت و منافقت) کو وہ چھپا رہے ہیں اللہ اُسے خوب جانتے ہیں۔ یہ (منافق) لوگ ہی ہیں جو (جنگ کے وقت) خود گھروں میں بیٹھے رہے لیکن (جنگ میں شریک ہو کر شہید ہونے والے) اپنے بھائیوں کے متعلق کہتے ہیں: اگر وہ ہماری بات مان لیتے' تو مارے نہ جاتے۔'' انہیں کہئے: ''اچھا' اگر یہی بات ہے تو تم اپنی موت کو ٹال لینا۔''

جہاد دائمی زندگی اور دائمی عیش کا ذریعہ نیز وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں' انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو۔ وہ اللہ کے ہاں (جنت میں) زندہ ہیں اور خوب کھا پی رہے ہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل وکرم سے جو (نعمتیں اور سامانِ عیش) عطا فرمایا ہے اس پر بے حد خوش ہیں' بلکہ انہیں اس بات کی بھی خوش خبری مل رہی ہے کہ اُن کے ساتھی جو ابھی دنیا میں (مصروف جہاد) ہیں انہیں بھی یہاں آنے پر کوئی خوف و پریشانی نہیں ہوگی۔ وہ اللہ کے دیئے ہوئے انعام واکرام پر بہت ہی شاداں وفرحاں ہیں کیونکہ انہیں عملاً معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ سچے مسلمانوں (کے اعمال) کے اجر کو ضائع نہیں فرماتے۔ خصوصاً جنگ میں زخمی ہونے کے باوجود (کفار کے تعاقب کے لئے) اللہ و رسولؐ کے حکم پر لبیک کہنے والوں میں سے نیک کردار اور پرہیزگار لوگوں کے لئے (اللہ کے ہاں) بہت بڑا اجر وانعام تیار ہے۔

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ
مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ
وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴿١٧٤﴾ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ
أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾
وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا
اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ
يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا
إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ
مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ
أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ

جہاد کے لیے ہر وقت اور ہر حال میں تیار رہنا ضروری جنہیں لوگوں نے خبر دی تھی کہ دشمنوں نے تمہارے خلاف بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے' اس لئے ان سے ڈرو (اور مقابلے کے لئے مدینہ سے باہر نہ نکلو) لیکن (ڈرنے کی بجائے) ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بول اٹھے : '' ہمیں مدد کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں اور وہ بہترین مدد گار ہیں۔'' (چنانچہ ہمت کر کے لڑائی کے لئے نکلے تو دشمن کو مقابلے پر آنے کی جرأت ہی نہ ہوئی اور) وہ اللہ کی مہربانی سے صحیح سلامت' (تجارت سے) مالی فائیدہ اٹھا کر گھروں کو واپس لوٹ آئے' انہیں کسی بھی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑا (الٹا) اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف حاصل ہو گیا۔ اللہ تو (بندوں پر) بہت ہی فضل و احسان فرمانے والے ہیں۔ یہ اصل میں شیطان تھا جو تمہیں اپنے کافر دوستوں سے ڈرا رہا تھا (تم نہیں ڈرے' فائیدے میں رہے) اس لئے ان سے کبھی نہ ڈرنا' اگر صحیح مسلمان ہو تو مجھی سے ڈرنا۔ اے پیغمبرؐ! کفر کی اشاعت میں سرگرم لوگوں کی وجہ سے آپ پریشان نہ ہوں' یہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے بلکہ اللہ تو چاہتے ہیں کہ آخرت (کی نعمتوں) میں انہیں کوئی حصہ نہ دیں اور انہیں سخت سے سخت عذاب میں مبتلا کریں۔ جو (منافق) لوگ (دنیاوی لالچ میں آکر) ایمان کی بجائے کفر کو ترجیح دے رہے ہیں' وہ بھی اللہ (کے دین) کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے بلکہ انہیں دردناک سزا ملے گی۔

(مسلمانو! یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تمہیں موجودہ حالت میں ہرگز نہیں رہنے دیں گے' وہ ضرور منافقوں اور مسلمانوں کو الگ الگ چھانٹ کر چھوڑ دیں گے۔ مگر یہ بھی نہیں کہ وہ تمہیں غیب کی باتیں (منافقوں کے نام) بتانا شروع کر دیں۔ اس کام کے لئے وہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتے ہیں منتخب فرماتے ہیں (لہذا اس سلسلے میں) تم لوگ اللہ اور ان کے رسولوں پر پورا یقین رکھو۔ اگر ایمان لاکر برائیوں سے بچتے رہو گے تو تمہیں (دنیا و آخرت میں) اجر عظیم عطا ہو گا۔

جہاد کے لئے مالی قربانی ضروری جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مال و دولت عطا فرمایا ہے' پھر وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ وہ اس خرچ نہ کرنے کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں' بلکہ ان کے لئے بہت برا ہے کیونکہ قیامت کے روز یہی خرچ نہ کیا ہوا مال (گنجے سانپ کی شکل میں) اُن کے گلے کا ہار بن جائے گا۔

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا ع ۱۸ وقف لازم
اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ
اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ
جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ
الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْۤ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى
كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

آخر آسمانوں و زمین (کی ہر چیز) کے مالک و وارث تو اللہ ہی ہیں اور انہیں تمہارے (خرچ) کرنے یا نہ کرنے کی سب خبر ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم سن کر) جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ '' اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔'' یقین رکھو ہم نے ان کی یہ بات سن لی ہے اور اسے ہم لازماً نوٹ بھی کر رکھیں گے اور یہ جواب تک بلاوجہ انبیاء کو قتل کرتے رہے ہیں وہ بھی ہم نے نوٹ کیا ہوا ہے(وہ وقت آیا چاہتا ہے' جب ہم انہیں دوزخ میں پھینک کر) فرمائیں گے کہ اب یہاں پڑے عذاب دوزخ کے مزے چکھتے رہو' یہ تمہارے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے ورنہ ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے۔ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے کہ ہم کسی ایسے رسول کو نہ مانیں جو ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آسمانی آگ آ کر جلا ڈالے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان سے پوچھئے اگر یہی بات ہے تو مجھ سے پہلے کئی رسول واضح دلائل اور اس دلیل کے ساتھ بھی جو تم کہہ رہے ہو' تمہارے پاس آئے تھے' انہیں تم نے کیوں قتل کیا؟ اگر آج یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) اس سے پہلے بھی بہت سے رسول جو واضح دلائل' صحائف اور مدلل کتابوں کے ساتھ آئے تھے' انہیں بھی لوگوں نے جھٹلا دیا تھا۔ (آپ صبر واستقامت سے اپنا کام کرتے رہیں) ہر شخص ایک نہ ایک روز ضرور مرے گا اور قیامت کے روز اپنے کئے کا پورا پورا بدلہ پائے گا (یاد رکھو) جو شخص اس دن دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہوگیا' وہ اصل میں کامیاب ہے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو دھوکا ہی دھوکا ہے (جو اس میں پھنس گیا وہ ناکام و نامراد ہے) مسلمانو! تمہیں اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال پیش کرنے کے ذریعے ضرور آزمایا جائے گا' نیز تمہیں یہودیوں' عیسائیوں اور مشرکین سے تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی (اگر ان حالات میں) تم حق پر ثابت قدم رہے اور (اللہ و رسولؐ کی) نافرمانی سے بچتے رہے تو یقیناً یہ بڑے حوصلے اور ہمت کے کام ہیں (جن پر تمہاری کامیابی کا دارومدار ہے)۔

خالص دین کی دعوت لازمی (اے پیغمبر! اس وقت کا تصور کرو) جب اللہ نے ان اہل کتاب (یہودیوں' عیسائیوں) سے وعدہ لیا تھا کہ جو کتاب تمہیں عطا کی گئی ہے اسے لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرنا ہے۔

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ
بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨٨﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ع ١٩ ١٠
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٠﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ
عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ
لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ

اور اس میں سے کسی بات کو نہیں چھپانا' مگر یہ لوگ اس وعدے کو پیٹھ پیچھے پھینک کر کتاب کو چند روزہ دنیاوی مفاد پر قربان کر رہے ہیں.......... بہت ہی برے کام کاروبار میں یہ لوگ مصروف ہیں! ...... آپ اُن لوگوں کو اللہ کی سزا سے محفوظ نہ سمجھیں جو اپنی (بُری) کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُن کے نا کردہ کاموں پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ درحقیقت ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے (یاد رکھو!) آسمانوں و زمین اللہ کی سلطنت ہیں اور ان میں سب اختیار انہی کا ہے۔

دانشور وہ ہے جو زندگی کے حقیقی مقصد کو سمجھے آسمانوں و زمین کی پیدائش اور رات دن کے باری باری آنے میں اُن عقل مندوں کے لئے جو اٹھتے' بیٹھتے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے ہیں (اللہ کی قدرت حکمت کے) کئی دلائل موجود ہیں۔ وہ آسمانوں وزمین کی تخلیق پر غور وفکر کر کے ضرور اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں ''اے پروردگار! آپ نے (کائنات کا) یہ نظام فضول اور بے مقصد پیدا نہیں فرمایا۔ ایسا کرنا آپ جیسی قدرتوں والی ذات کے شایانِ شان بھی نہیں (بلکہ اس تخلیق کا مقصد بندوں کا امتحان ہے جو کامیاب ہو گیا اس کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں' جو ناکام رہا اس کے لئے آگ کی سزا ہے) آپ ہمیں آگ کی سزا سے محفوظ رکھیں! جسے اے پروردگار! آپ نے آگ میں ڈال دیا وہ تو بہت ہی ذلیل وخوار ہو گیا اور پھر ایسے مجرم کو وہاں چھڑانے والا بھی کوئی نہیں۔ پروردگار ہم نے (حق کی) آواز لگانے والے ایک شخص (حضرت محمدؐ) کو سنا جو ایمان کی آواز لگا رہے تھے اور لوگوں کو سمجھا رہے تھے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اب آپ ہمارے گناہ معاف فرما دیں' ہماری برائیاں دور کر دیں اور ہمارا انجام نیک لوگوں کے ساتھ فرمائیں! پروردگار! آپ نے اپنے رسولوں کی زبانی جو ہم سے (کامیابیوں اور نعمتوں کے) وعدے فرمائے ہیں وہ پورے فرمائیں اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کریں۔ یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے!''

چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی التجائیں قبول فرماتے ہوئے فرمایا: '' میں تم میں سے کسی محنت کرنے والے کی محنت کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا کیونکہ (ایمان وعمل کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کے ساتھی ہو' لہٰذا جن لوگوں نے میری خاطر وطن چھوڑے ہیں۔

دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾
لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع ٢٠

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ
نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں' میری راہ میں ستائے گئے ہیں' وہ میرے لئے لڑے اور شہید ہوئے ہیں میں ان کے سب قصور معاف فرما کر انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن میں (دودھ' شہد' شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ اللہ کے ہاں ان کی محنت واعمال کا صلہ ہے۔ یاد رکھو! بہترین صلہ وانعام اللہ ہی کے پاس (جنت میں) ہے (اور کہیں نہیں)۔

کافروں سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں (اے پیغمبرؐ!) کافروں کی شہروں اور ملکوں میں (عیش وآرام کے ساتھ) آمدورفت سے آپ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں (کہ شاید اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہیں' نہیں' ہرگز نہیں) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بدترین رہائش گاہ ہے۔ لیکن (ان کے برعکس) جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچتے رہتے ہیں' ان کے لئے (آخرت میں) ایسے باغات ہیں جن میں (دودھ' شہد' شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں' وہاں وہ ہمیشہ (عیش وآرام سے) رہیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہوگی۔ (یاد رکھو عیش وعشرت کا) جو سامان اللہ کے پاس (جنت میں) موجود ہے' نیک کردار لوگوں کے لئے وہی بہتر ہے۔

قرآن وسنت کو مانے بغیر یہودیوں' عیسائیوں کی نجات نہیں یقیناً یہودیوں' عیسائیوں میں سے بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتے ہیں جو کچھ تم (مسلمانوں) پر نازل ہوا ہے اُسے بھی اور جو کچھ اُن پر نازل ہوا تھا اسے بھی مانتے ہیں اور اللہ کے حضور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہیں نیز اللہ کے احکام سے کوئی دنیاوی مفاد نہیں اٹھاتے' ایسے لوگوں کا صلہ اللہ کے ہاں (جنت کی صورت میں) تیار ہے یاد رکھو! اللہ بدلہ چکانے میں بہت تیز ہیں۔

حق پر استقامت ہی کامیابی کا ذریعہ ہے مسلمانو! (ہمیشہ) حق پر ڈٹے رہو' ایک دوسرے کو بھی حق پر استقامت کی تلقین کرتے رہو' دشمن کے خلاف جہاد کے لئے (ہر وقت) تیار رہو اور (ہر حال میں) اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تاکہ (دنیاوآخرت میں) کامیاب ہوسکو۔

باب ۴ (مدنی) — النساء (عورتیں) — ایک سوستتر آیات اور چوبیس رکوع

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

رشتہ داری کا لحاظ لوگو! اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچو جنہوں نے تمہیں ایک انسان (حضرت آدمؑ) سے پیدا فرمایا' پھر اسی سے اس کی بیوی (حضرت حواؑ) کو پیدا فرما کر بے شمار مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ جن کے نام پر آپس میں رشتے طلب کرتے ہو ان کی نافرمانی کے برے انجام سے ڈرتے ہوئے رشتہ داریوں کا خصوصی لحاظ رکھا کرو کیونکہ وہ تم پر

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
حُوْبًا كَبِيْرًا ۝٢ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا
مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا
تَعُوْلُوْا ؕ ۝٣ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝٤ وَلَا تُؤْتُوا
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٥ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ
وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧ وَاِذَا

کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔

یتیموں کے مال کی حفاظت دیکھو! یتیموں کے مال (پوری دیانتداری کے ساتھ) ان کے حوالے کیا کرو۔ ان کے اچھے مال کو کبھی اپنے برے مال سے نہ بدلو، نہ ہی ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر خورد برد کیا کرو۔ ایسا کرنا یقیناً گناہ کبیرہ ہے۔

ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کی اجازت (تم نکاح کرنا چاہتے ہو) لیکن یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے کی صورت میں تمہیں خدشہ ہے اُن سے انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، دو سے تین سے یا چار تک سے نکاح کر لو، لیکن اگر تمہیں خطرہ ہے کہ ان سے مساوی سلوک نہیں ہو سکے گا تو پھر ایک ہی عورت سے نکاح کر لو یا پھر وہ لونڈی جو تمہیں جہاد کے نتیجے میں ملی ہے (تمہارے لئے کافی ہے)*۔ نیز عورتوں کے حق مہر (فرض سمجھتے ہوئے) خوش دلی سے ادا کیا کرو۔ ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی سے اس کا کچھ حصہ تمہیں چھوڑ دیں تو وہ بے کھٹکے اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔

یتیموں سے سلوک (یاد رکھو!) مال و دولت کو اللہ نے تمہاری معاش کا ذریعہ بنایا ہے اس لئے اِسے ناسمجھ لڑکے لڑکیوں (یا کم عقل اور ناتجربہ کار لوگوں) کے حوالہ نہ کیا کرو (کہ نادانی میں ضائع کر بیٹھیں) البتہ اس میں سے انہیں کھلاتے، پلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے ان کے فائیدے اور بھلائی کی بات کرتے رہو۔ اور (ساتھ ساتھ) ان یتیم بچوں کی حالت کا (مسلسل) جائزہ لیتے رہو حتیٰ کہ وہ (بالغ ہو کر) نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اور تم (سرپرست) ان میں کاروباری صلاحیت محسوس کرو تو ان کے مال کے حوالے کر دو، ایسا نہ ہو کہ ان کے بڑے ہونے کے خیال سے جلدی جلدی فضول خرچی کر کے ان کے مال ہی اڑا ڈالو۔ یتیم بچوں کا جو سرپرست مال دار ہے وہ (ان کی خدمت و تربیت کا) کوئی معاوضہ نہ لے، لیکن جو سرپرست غریب ہے وہ جائز طور پر (صرف گزارے کے مطابق) لے سکتا ہے۔ پھر جب ان کے مال واپس کرنے لگو، تو لوگوں کو اس پر گواہ بنا لیا کرو (تاکہ تم پر کوئی الزام نہ آئے، بدیانتی کی صورت میں) محاسبے کے لئے اللہ ہی کافی ہیں۔

ورثہ میں عورتوں کا حصہ والدین اور قریبی رشتے دار جو مال و اسباب چھوڑ کر فوت ہو جائیں اس میں (جس طرح) مردوں کا حصّہ ہے (اِسی طرح) اُن کے چھوڑے ہوئے مال میں عورتوں کا بھی حصّہ ہے۔ چھوڑا ہوا مال تھوڑا ہو یا زیادہ اس میں (مردوں اور عورتوں کے) حصّے (اللہ کی طرف سے) مقرر ہیں۔ اور جب

* اس طرح تم بے انصافی سے بچ سکتے ہو

حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا
مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ
وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى
ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ ع ١٢
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ
اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ
اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ
الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ
وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

(مرنے والے کے) چھوڑے ہوئے مال کی تقسیم کے وقت (وہ) رشتہ دار، یتیم اور مسکین آ جائیں (جن کا وراثت میں کوئی حصّہ نہیں ہے) تو انہیں بھی چھوڑے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ (کھلا پلا) دیا کرو نیز ان سے نرم اور پیار بھرے لہجے میں بات کرو۔ (ترکہ کے وارثوں کو) اس بات سے ضرور ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے کمزور بچے چھوڑ مریں تو انہیں ان کے متعلق کتنے خدشات لاحق ہوں گے۔ اس لئے انہیں اللہ سے ڈرتے ہوئے (تقسیم کے وقت آئے ہوئے یتیموں، مسکینوں سے اچھا سلوک اور) معقول بات کرنی چاہیے۔

یتیموں کا مال کھانا، آگ کھانا ہے یاد رکھو! جو لوگ ناجائز طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ دراصل اپنے پیٹ آگ کے انگاروں سے بھر رہے ہیں۔ وہ ضرور (آخرت میں) دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

ورثہ میں حصوں کا تعین مسلمانو! ورثہ میں) اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم فرماتے ہیں کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا کرو، پھر اگر لڑکیاں (ہی لڑکیاں اور وہ بھی دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو چھوڑے ہوئے مال میں سے ان کا دو تہائی (۲/۳) حصہ ہے لیکن اگر ایک ہی لڑکی ہے تو اسے نصف (۱/۲) حصہ ملے گا (مرنے والے کے) ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا (۱/۶) حصہ عطا ہوگا۔ یہ تقسیم اس صورت میں ہے کہ میت کی اولاد ہے، اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو اس کی ماں کا تہائی (۱/۳) حصہ ہے* (باقی ~~سارا مال (۵/۶) باپ کو ملے گا~~ کیونکہ باپ کی موجودگی میں بہن بھائی ~~میراث~~ وراثت کے حق دار نہیں)۔ لیکن یہ ساری تقسیم مرحوم کی وصیت پوری کرنے اور اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے باپ دادا اور تمہاری اولاد میں سے کون تمہارے لئے زیادہ مفید ہے اِس لئے اللہ نے (خود) یہ حصے مقرر فرمائے ہیں (تم اپنی رائے سے ان میں گڑبڑ مت کرو) کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والے اور تمام مصلحتوں سے واقف ہیں۔ تمہاری بے اولاد بیویاں جو مال چھوڑ جائیں اس میں سے نصف حصہ تمہارا ہے۔ اگر ان کی اولاد ہو تو پھر چوتھا حصہ تمہارا ہے اور یہ تقسیم ان کی وصیت پوری کرنے اور ان کے قرض کی ادائیگی کے بعد عمل میں آئے گی۔ تم مرد بے اولاد فوت ہو جاؤ تو تمہارے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہاری بیویوں کا چوتھا (۱/۴) حصہ ہے اگر اولاد ہو

* (باقی 2/3 باپ کا) ہاں اگر مرنے والے کے (ماں باپ کے علاوہ) بھی بھائی بہن ہوں تو پھر ماں کا چھٹا حصہ ہے باقی سارا مال باپ کو ملے گا۔۔۔

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ
امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۗ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ
حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾ ع ٢ ١٣
وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ
اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى
يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا
مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

تو پھر ان کا آٹھواں (۱/۸) حصہ ہے یہ تقسیم بھی تمہاری وصیت پوری کرنے اور تمہارے قرض کی ادائیگی کے بعد ہو گی۔ اگر میت کلالہ ہو یعنی جس کے نہ والدین زندہ ہوں' نہ اولاد موجود ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت (اس کے ورثاء میں) ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا (۱/۶) حصہ ملے گا' اگر بہن بھائی زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی (۱/۳) مال میں شریک ہوں گے۔ یہ تقسیم بھی میت کی وصیت پوری کرنے اور اس کے قرضے کی ادائیگی کے بعد ہو گی بشرطیکہ قرض کی ادائیگی اور وصیت کی تعمیل میں کسی کو نقصان نہ پہنچ رہا ہو۔ (ورثہ کی اس طرح تقسیم) اللہ کا حکم ہے جو سب کچھ جاننے والے اور مخلوق پر بے حد نرمی فرمانے والے ہیں۔ یاد رکھو! ورثہ کی تقسیم کے یہ ضابطے اللہ کے مقرر کردہ ہیں' جو شخص اللہ و رسول ؐ کی اطاعت کرتے ہوئے ان کی پابندی کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے (آخرت میں) ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جس میں (دودھ' شہد' شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہ اُس شخص کی زبردست کامیابی ہے (اس کے برعکس) جو شخص اللہ و رسول ؐ کی نافرمانی کرتے ہوئے ان ضابطوں کی خلاف ورزی کرے گا' اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں پھینکیں گے جہاں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ یوں اس (نافرمان) شخص کو ذلت کی مار پڑے گی۔

توبہ کے قبول ہونے اور نہ ہونے کے ضابطے مسلمانو! تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان کے اس برے فعل پر چار گواہ طلب کرو' اگر گواہی مل جائے تو انہیں اُن کی موت تک گھروں میں بند رکھو' یا اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں کوئی دوسری صورت (کوڑوں کی سزا یا رجم) بیان فرمائیں۔ اسی طرح اگر تم میں سے دو مرد (آپس میں لواطت کے) مرتکب ہوں تو انہیں (پکڑ کر) مارو پیٹو' پھر اگر وہ توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والے' مہربان ہیں۔ (خوب سمجھ رکھو) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں جو غلطی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں اور پھر فوراً ہی (زندگی میں بقائمی ہوش و حواس) توبہ کر لیتے ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں کیونکہ انہیں سب کچھ معلوم ہے (کہ کون کتنے خلوص سے توبہ کرتا ہے اور کون نہیں کرتا) اور وہ بڑے ہی دانا ہیں (معاف کرنے کی حکمت و مصلحت کو خوب جانتے ہیں) البتہ اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں' جو (زندگی بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ
يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا
وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿١٩﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ
زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى
بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ
سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ
وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ
الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫
وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٣﴾ ۙ

جب ان میں سے کسی کی موت سامنے آتی ہے (تو اللہ کا عذاب دیکھ کر) کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ہی اُن لوگوں کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت ہی میں مرتے ہیں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

عورتوں سے حسنِ سلوک مسلمانو! تمہارے لئے بالکل جائز نہیں کہ (میت کے مال کی طرح ان کی) عورتوں کے بھی زبردستی وارث بن بیٹھو نہ ہی یہ بات جائز ہے کہ انہیں ملنے والے مال میں سے کچھ چھیننے کے لئے انہیں (آگے نکاح کرنے سے) روک رکھو' ہاں اگر وہ اعلانیہ بدچلنی کی مرتکب ہوں (تو سزا کے طور پر انہیں گھروں میں بند کر سکتے ہو)۔ عورتوں کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کیا کرو' اگر تمہیں ان کی کوئی بات (عادت یا شکل وصورت) ناپسند ہو پھر بھی (گزارہ کرو) ممکن ہے تمہیں پسند نہ آنے والی بات میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بہت ہی بہتری و بھلائی رکھ دی ہو۔ (حسنِ سلوک کے باوجود نباہ نہ ہونے کی صورت میں) اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیوی لانا چاہتے ہو تو جس بیوی کو چھوڑ رہے ہو اُسے اگر بہت سا (ڈھیر) مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا اب وہ مال (اس بے چاری پر) صریح الزام لگا کر اور بہتان بازی کر کے واپس لینا چاہتے ہو؟ آخر یہ مال واپس لینے کا کیا جواز ہے' جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے (ہمیشہ ساتھ رہنے کا) پختہ وعدہ بھی لے چکی ہیں؟

جن عورتوں سے نکاح حرام ہے نیز جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو' تم ان کے ساتھ ہرگز نکاح نہ کرو' مگر اس سے پہلے جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یہ بہت ہی بے حیائی و بے غیرتی کی بات تھی اور نہایت ہی برا رواج تھا (مسلمانو! نکاح کے لیے) تم پر تمہاری مائیں' تمہاری بیٹیاں' تمہاری بہنیں' تمہاری پھوپھیاں' تمہاری خالائیں' تمہاری بھتیجیاں' تمہاری بھانجیاں' تمہاری رضاعی مائیں' رضاعی بہنیں' تمہاری بیویوں کی مائیں حرام ہیں نیز تمہاری اُن بیویوں کی جن سے تم صحبت کر چکے ہو سابقہ خاوندوں سے بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے وہ بھی تم پر نکاح کے لئے حرام ہیں۔ ہاں اگر ان بیویوں سے صحبت نہ کی ہو تو (انہیں چھوڑ کر) ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں نیز دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں لانا بھی تم حرام کر دیا گیا ہے۔ مگر اس (حکم) سے پہلے جو ہو چکا' سو ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والے' مہربان ہیں۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ
بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ
لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْكُمْ ۟ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا
عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

نیز جہاد کے نتیجہ میں تمہارے قبضہ میں آنے والی عورتوں کے علاوہ شادی شدہ عورتیں بھی تمہارے (نکاح کے) لیے حرام ہیں۔ یہ اللہ کا نافذ کردہ قانون ہے، جس کی پابندی تمہارے لیے لازمی ہے۔

نکاح کے لیے حلال عورتیں ان (بیان کردہ عورتوں) کے علاوہ سب عورتوں سے نکاح جائز ہے، بشرطیکہ اُن کے حق مہر ادا کر کے انہیں (مستقل طور پر) نکاح میں رکھنے کا ارادہ ہو، نہ کہ محض جنسی تسکین مقصود ہو۔اس لئے جن عورتوں سے نکاح کا لطف اٹھاؤ، انہیں ان کے مقرر شدہ حق مہر (لازماً) ادا کرو۔ ہاں اگر حق مہر مقرر ہونے کے بعد آپس کی رضا مندی سے اس میں کمی بیشی کرلو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یقیناً اللہ (سب کچھ) جانتے ہیں اور ان کے تمام احکام اور کام حکمت پر مبنی ہیں۔ نیز تم میں سے جو شخص آزاد شریف عورتوں سے نکاح کی (مالی) حیثیت نہ رکھتا ہو، اُسے مسلمانوں لونڈیوں سے نکاح کر لینا چاہیے اللہ تمہارے ایمان کی کیفیت سے خوب واقف ہیں۔ (آزاد شریف عورت ہو یا لونڈی) سب کی جنس ایک ہی ہے۔ اس لیے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان (لونڈیوں) سے نکاح کرلو، مگر ان کے حق مہر جو مناسب ہوں، وہ ضرور ادا کرو (لیکن ان سے نکاح اس شرط کے ساتھ کرو کہ) وہ پاک دامن ہوں، بدکاری یا خفیہ عشق بازی کرنے والی نہ ہوں۔ پھر اگر وہ نکاح کے بعد بدکاری کی مرتکب ہوں تو انہیں آزاد عورتوں کی نسبت نصف (۵۰ کوڑے) سزا دی جائے۔ یہ (لونڈیوں سے نکاح کی سہولت واجازت) اس شخص کے لیے ہے جو بدکاری میں پڑنے سے ڈرتا ہو، اگر ضبط نفس سے کام لے کر (اس نکاح سے) بچ جاؤ تو یہ تمہاری لئے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تو (انسانی کمزوریوں کو) معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تمہارے سامنے صحیح صورت حال واضح فرما کر تمہیں تم سے پہلے (نیک کردار) لوگوں کی راہ پر گامزن فرمائیں اور تم پر (ہمیشہ) اپنی خصوصی نظر کرم رکھیں، وہ تو سب کچھ جانتے ہیں اور ان کے تمام حکم اور کام حکمت پر مبنی ہیں۔ وہ تم پر خاص طور پر مہربانی فرمانا چاہتے ہیں جبکہ خواہشات کے پجاری لوگ تمہیں راہ حق سے ہٹا کر بہت دور لے جانا چاہتے ہیں۔اسی لئے اللہ چاہتے ہیں کہ تم پر ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا کیا جائے (کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ) انسان پیدائشی طور پر بہت کمزور ہے۔

ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَ
لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ
مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا
مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع ٥
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي
بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ
لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

خودکشی حرام ہے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کے مال نا جائز طور پر نہ کھاؤ۔ ہاں اگر آپس کی رضا مندی سے (جائز) کاروبار (یا لین دین) ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ (حالات خواہ کیسے ہی ہوں) کبھی بھی خودکشی نہ کرو (اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اچھی امید رکھو) وہ تم پر بہت ہی مہربان ہیں (ضرور حالات کو بدلیں گے) لیکن اگر اس حکم کے باوجود بھی کوئی شخص دوسروں پر زیادتی کرتے ہوئے (اُن کے مال ہڑپ کرلیتا ہے یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہوئے خودکشی کرلیتا ہے) تو ہم اُسے ضرور (دوزخ کی) آگ میں ڈالیں گے۔ ایسا کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ (مسلمانو!) اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے، جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے بچتے رہوگے، تو تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ (خود ہی) معاف فرمادیں گے اور (آخرت میں) تمہیں بڑے باعزت مقام (جنت) میں داخل فرمائیں گے۔

حرص وہوس کی ممانعت ہم نے تمہیں ایک دوسرے پر (جنس، شکل و صورت، دولت قوت، اقتدار و اختیارات وغیرہ میں بطور آزمائش) جو بہتری و برتری عطا کر رکھی ہے، اُس کی حرص و ہوس نہ کیا کرو۔ مردوں کو اُن کے اعمال کے مطابق (پورا پورا) بدلہ، عورتوں کو اُن کے کردار و عمل کے مطابق (پورا پورا) صلہ ملے گا۔ (بلکہ) اللہ سے (ہر وقت) ان کے فضل و احسان اور مہربانی کی التجا کرتے رہا کرو یقیناً انہیں تو سب کچھ معلوم ہے۔

وصیت کا حکم والدین اور قریبی رشتے دار جو مال بھی چھوڑ مریں، اس کے ہم نے وارث مقرر کر دیئے ہیں، البتہ ان کے علاوہ جن سے تم نے بطور قسم (مدد و خیر خواہی کا) وعدہ کیا ہو تو انہیں (وصیت کے ذریعے) ان کا حصہ ادا کرو، یقیناً اللہ تو ہر بات کا لحاظ رکھتے ہیں۔

مرد عورتوں کے نگہبان ہیں مرد عورتوں (کے معاملات) کے ناظم و نگہبان ہیں اس کی (ایک) وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کی طرف سے عورتوں پر (قوت و صلاحیت میں) برتری حاصل ہے (دوسرے) یہ بھی کہ وہ اپنے مال ان پر خرچ کرتے ہیں۔ اسی لئے نیک عورتیں (ہمیشہ) اپنے خاوندوں کی فرمانبردار رہتی ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں بھی اللہ کے حکم سے ان (کے مال و آبرو) کی حفاظت کرتی ہیں۔ البتہ جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو، انہیں (نرمی اور پیار سے) سمجھاؤ (نہ مانیں) تو ان سے ہم بستری ترک کردو (اس پر بھی نہ مانیں تو) انہیں (ہلکی پھلکی) ماردو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو خواہ مخواہ ان پر زیادتی کے بہانے تلاش نہ کرو۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سب سے بڑے اور سب سے بالا و برتر (تمہارے اوپر نگرانی کے لئے) موجود ہیں۔ اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان ناچاقی و نااتفاقی کا خدشہ ہو

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ
يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿٣٦﴾ ۙ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٣٧﴾ ۚ
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا
فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ
مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک عورت کے خاندان سے مقرر کردو۔ اگر دونوں خلوص سے صلح صفائی چاہتے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ (ضرور) ان میں موافقت فرمائیں گے۔ بے شک وہ (سب کے دلی ارادوں سے) واقف اور (سب حالات سے) باخبر ہیں۔

لوگوں سے حسن سلوک (لوگو!) تم سب اللہ ہی کی بندگی کیا کرو۔ ان کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ نیز قریبی رشتہ داروں، یتیموں، غریبوں، پڑوسیوں (خواہ وہ) رشتہ دار ہوں یا اجنبی، دوستوں، ساتھ بیٹھنے اور کام کرنے والوں (Colleagues)، مسافروں اپنے لونڈی غلاموں (نوکروں، ملازموں) کے ساتھ بھی (ہمیشہ) حسن سلوک روا رکھو۔ یاد رکھو! اللہ کو مغرور اور خود پسند لوگ پسند نہیں ہیں۔ نہ ہی وہ لوگ پسند ہیں جو اپنے مال (لوگوں کی بھلائی کے لئے) خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی خرچ نہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بلکہ اللہ نے جو مال انہیں اپنی مہربانی سے عطا فرمایا ہے، اُسے چھپا جاتے ہیں۔ ایسے منکرین نعمت کے لئے ہم نے رسوا کن سزا تیار کر رکھی ہے۔

شیطان کے ساتھی وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں جو ان (کی رضا) اور آخرت کے (اجر و ثواب کے) یقین پر خرچ کرنے کی بجائے لوگوں میں نام و نمود کی خاطر اپنے مال خرچ کرتے ہیں (یاد رکھیے ایسے لوگ شیطان کے ساتھی ہیں) اور جس شخص کا ساتھی شیطان بن جائے تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے (جو اُسے جہنم پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔) اگر یہ لوگ اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے (خلوص دل سے) اللہ کا دیا ہو مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو ان کا کیا بگڑ جائے (بلکہ انہیں فائیدہ ہی فائیدہ حاصل ہو) اللہ تو ان کے حالات سے (پوری طرح) واقف ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کسی پر ذرہ بھر بھی زیادتی نہیں کرتے۔ اگر کوئی نیکی کرتا ہے، تو اُسے کئی گنا بڑھا دیتے ہیں، بلکہ اُس شخص کو مزید اپنی طرف سے اجر عظیم عطا فرماتے ہیں۔

انبیاؑ کی گواہی (قیامت کے روز) لوگوں کا کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے (وقت کے نبیؑ کو بطور) گواہ طلب فرمائیں کے اور (اس امت کے) ان لوگوں کے خلاف آپؐ کو بطور گواہ طلب کیا جائے گا؟ اُس روز (برا انجام سامنے دیکھ کر) کافروں اور پیغمبرؐ کے نافرمان لوگوں کی آرزو ہوگی کہ کاش وہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں، لیکن وہ اپنی (بدکرداری کی) کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

ع اللّٰهَ حَدِيْثًا ٤٢ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِيْلٍ
حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ٤٣ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
السَّبِيْلَ ٤٤ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ
كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ٤٥ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ
اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا
لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ٤٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ٤٧

تیمم کا حکم مسلمانو! نشے کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو' (بلکہ) اس وقت نماز ادا کرو جب (نماز میں) جو کچھ پڑھ رہے ہو اُسے سمجھ جاؤ۔ اسی طرح غسل واجب ہونے کی صورت میں غسل کئے بغیر نماز ادا نہ کرو۔ ہاں' اگر کوئی شخص مسافر ہے تو (وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے)۔ البتہ اگر تم بیمار ہو (اور پانی نقصان دہ ہے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی نے رفع حاجت کی ہے یا عورتوں سے صحبت کی ہے اور پانی میسر نہیں ہے تو پاک صاف مٹی پر (اپنے دونوں ہاتھ مار کر انہیں) اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ یقیناً (تمہارے لئے) آسانی کرنے والے (اور تمہیں) معاف فرمانے والے ہیں۔

یہود کی شرارتیں' خباثتیں

مسلمانوں کو گمراہ کرنا (اے پیغمبرؐ!) آپؐ نے ان لوگوں (یہود) کی حالت پر غور نہیں کیا جنہیں (آسمانی) کتاب کا حصہ عطا ہوا تھا (وہ اس پر عمل کرنے کی بجائے) گمراہی اختیار کئے ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) بھی گمراہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے (ان) دشمنوں کو خوب جانتے ہیں (ان سے بچ کر رہو' تمہیں ان کی دوستی اور مدد کی ضرورت نہیں)۔ تمہاری دوستی اور مدد کے لئے اللہ ہی کافی ہیں۔

کتاب کے مفہوم کو بدلنا یہودیوں میں کچھ ایسے (بدباطن) لوگ موجود ہیں جو کتاب کے مفہوم کو اس کے موقع ومحل (سیاق وسباق) سے ہٹا دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو توڑ موڑ کر دین پر طعن زنی کرتے ہوئے (آپؐ سے) کہتے ہیں: ''ہم نے بات سن لی ہے (لیکن) مانیں گے نہیں۔ ہماری بات سنو' (لیکن) سن ہی نہ سکو اور ہمارے چرواہے (وغیرہ)۔'' اگر اس کی بجائے وہ ''ہم نے بات سنی ہے اس پر عمل بھی کریں گے' ہماری بات سنئے' ہماری طرف توجہ فرمایئے۔'' کہتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا اور بات بھی صحیح ہوتی۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر رکھی ہے' اس لئے ان میں سے بہت ہی کم لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اے اہل کتاب! اب ہم نے جو کچھ (حضرت محمدؐ پر) نازل فرمایا ہے' وہ تمہارے پاس موجود کلام کی تصدیق بھی کرتا ہے اس کو مان لو اس سے پہلے کہ ہم (تمہارے) لوگوں کے چہرے بگاڑ کر ان کی پیٹھوں کی طرف پھیر دیں یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی ہفتہ (کی خلاف ورزی کرنے) والوں پر کی تھی (کہ انہیں بندر بنا دیا تھا) یاد رکھو! اللہ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ
لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾
اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ
اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ أَلَمْ
تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ۗ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ
لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ أُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۗ
وَكَفٰى بِهٖ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا
مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ أُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾
أَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ لا
أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ
اٰتَيْنَآ اٰلَ إِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۗ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۗ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۗ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

اللہ کے شریک ٹھہرانا یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے جرم کو کبھی معاف نہیں فرماتے البتہ اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لئے چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں۔ (یاد رکھو!) جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے، وہ بہت بڑا جھوٹ گھڑتا ہے (جس کی سزا سے وہ بچ نہیں سکتا)

پاک دامنی کے جھوٹے دعوے کیا آپ نے ان لوگوں (یہود) کی حالت نہیں دیکھی، جو اپنے آپ میں بڑے (پارسا اور) پاکباز بنتے ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی جسے چاہتے ہیں (گناہوں سے) پاک صاف فرماتے ہیں۔ (اُن کے ہاں) کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم و زیادتی نہیں ہوتی۔ دیکھئے یہ کس طرح (خود) جھوٹ گھڑ کر اللہ کے ذمے لگا رہے ہیں (کہ انہوں نے ہمیں گناہوں سے پاک رکھا ہوا ہے، ہم جو کچھ چاہیں کرتے رہیں) لہذا (ان کے جہنم جانے کے لئے) یہی صریح گناہ ہی کافی ہے۔

خرافات اور باطل نظاموں پر یقین کیا آپ نے (مزید) ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جنہیں کتاب کا کچھ علم عطا ہوا تھا (وہ اُسے چھوڑ کر) خرافات (جادو، ٹونے، ٹوٹکے) اور باطل نظاموں کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں: ''یہ مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ (لوگ) ہیں''۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے۔ جس پر اللہ لعنت فرما دیں، اس کا آپ کوئی یار و مددگار نہیں پائیں گے (جو اُسے سزا سے بچا سکے)

بخل و کنجوسی کیا ان (یہود) کا (دنیا کی) حکومت میں کوئی شرکت و حصہ ہے؟ (جو اتنا بخل اور کنجوسی کر رہے ہیں) اگر ایسا ہوتو یہ لوگوں کو ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہ دیں۔

مسلمانوں سے حسد اللہ نے مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے جو (دین کی نعمت سے) سرفراز فرمایا ہے کیا اس کی وجہ سے یہ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں؟ (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، اس سے پہلے بھی) ہم خاندانِ ابراہیمؑ کو کتاب، حکمت اور بہت بڑی سلطنت سے نواز چکے ہیں۔ پھر ان میں سے کسی نے (ہماری باتوں کو) مانا اور کسی نے نہ مانا۔ نہ ماننے والوں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔

سزا و جزا یاد رکھو! جو لوگ (دنیا میں) ہماری باتوں کا انکار کرتے ہیں انہیں ہم (آخرت میں) ضرور دوزخ کی آگ میں جھونکیں گے۔ جب کبھی ان کے جسم کی ایک کھال جل پک جائے گی تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا فرمائیں گے تاکہ وہ اس طرح خوب عذاب کے مزے چکھتے رہیں۔ اللہ زبردست قوتوں والے، اپنے فیصلوں کے نفاذ کے طریقے خوب جانتے ہیں۔ (اس کے برعکس) جو لوگ (دنیا میں) ہماری باتوں کو مانتے ہیں اور (ان کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں۔ انہیں (آخرت میں) ہم ضرور ایسے باغات میں داخل کریں گے، جن میں (دودھ، شہد، شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں جاری ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش کرتے) رہیں گے۔

أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ
بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي
شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى ع ٥
الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَّتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا
أَنْ يَّكْفُرُوا بِهِ ۖ وَيُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿٦٠﴾
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ
الْمُنٰفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ
مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللّٰهِ
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَّتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا
فِي قُلُوبِهِمْ ۚ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ
قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ

وہاں انہیں پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم (اپنی رحمت کی) گہری گھنی چھاؤں میں (مہمانوں کی طرح) رکھیں گے۔

اجتماعی نظام چلانے کا طریق کار (مسلمانو!) اللہ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اختیار اور اجتماعی ذمہ داری کے عہدوں پر (ہمیشہ) اہل اور دیانتدار لوگوں کو فائز کیا کرو نیز یہ کہ وہ ذمہ دار اور صاحب اختیار لوگ لوگوں کے آپس کے فیصلے عدل و انصاف سے کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ (تمہاری اصلاح و فلاح کے لئے) تمہیں نہایت ہی عمدہ اور مفید حکم دے رہے ہیں کیونکہ وہ (سب کی) سنتے اور (سب کچھ) دیکھتے ہیں۔ مسلمانو! اللہ کا حکم مانا کرو، رسول اکرم ؐ کی اطاعت کیا کرو، نیز اپنے مسلمان صاحب اختیار لوگوں کی بات بھی (سنا اور) مانا کرو، لیکن اگر کسی معاملے میں تمہارے یا ان (صاحب اختیار لوگوں) کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اور قیامت (کے محاسبے) پر ایمان رکھتے ہوئے اس اختلاف کے فیصلے کے لئے اللہ و رسول ؐ کی طرف رجوع کیا کرو (وہاں سے جو فیصلے ملے، اُسے تسلیم کر لیا کرو، دنیا میں اجتماعی نظام کو صحیح طور پر چلانے کے لئے) تمہارے لئے یہی بہترین راہ عمل اور آخرت میں سرخرو ہونے کے اعتبار سے یہی سب سے اچھا طریق کار ہے۔

نظام کو صحیح چلانے کے لئے رسول ؐ کی اطاعت لازمی (اے پیغمبر!) آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو (زبان سے) دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ وہ آپ ؐ پر اور آپ ؐ سے پہلے جو کچھ نازل ہوا ہے اُسے مانتے ہیں، لیکن اُن کی (عملی کیفیت یہ ہے کہ) اپنے معاملات کے فیصلے غیر شرعی عدالتوں سے کرانا چاہتے ہیں، حالانکہ انہیں ایسی عدالتوں (اور اداروں) کو نہ ماننے کا حکم دیا گیا ہے (وہ شیطانی چکر میں پھنس کر ایسا کر رہے ہیں) اور شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ انہیں گمراہ کر کے راہ حق سے بہت دور لے جائے۔ لیکن پھر جب انہی لوگوں پر ان کی اپنی بدکرداری کی وجہ سے کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ آپکے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ (آپ کو چھوڑ کر دوسری طرف جانے کا) مقصد صرف آپس کی خیر خواہی اور صلح صفائی تھا۔ ایسے (بے ایمان) لوگوں کے دلوں کی باتیں اللہ خوب جانتے ہیں۔ آپ ؐ (فی الحال) ان سے درگزر کریں، انہیں سمجھائیں (کہ تمہاری دوغلی چالیں تمہارے لئے اچھی نہیں) ان سے ایسی (فائدے اور بھلائی کی) باتیں کریں جو (شاید) ان کے ذہن نشین ہو جائیں (خاص طور پر انہیں بتائیں کہ) اللہ نے (دنیا میں) اپنا ہر رسول اس لئے بھیجا ہے کہ ان کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا
وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ
اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ
فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾
وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ
اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٧٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ع
فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ
فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ
اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

(اے پیغمبر!) جب ان لوگوں نے (آپؐ کی نافرمانی کر کے) اپنا نقصان کیا تھا تو انہیں چاہیے تھا کہ اس وقت آپؐ کے پاس حاضر ہو کر اللہ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگتے اور آپؐ بھی اللہ سے ان کی معافی کی درخواست کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان پر مہربانی فرماتے ہوئے انہیں معاف فرما دیتے۔ آپ کا پروردگار گواہ ہے کہ یہ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہیں جب تک آپس کے تمام جھگڑوں میں آپؐ کے ہر فیصلے کو (خواہ ان کے حق میں ہو یا مخالف) خوشی خوشی تسلیم نہ کریں (لیکن یہ منافق ایسے نافرمان ہیں کہ) اگر ہم انہیں (جہاد میں کافروں کو قتل کرنے اور ان کے ہاتھوں) قتل ہونے یا اپنے گھر چھوڑنے (ہجرت) کا حکم دیتے تو ان میں سے چند لوگوں کے سوا کوئی بھی اس پر عمل نہ کرتا۔ حالانکہ انہیں جس بات کا بھی حکم دیا جاتا ہے اگر وہ اس پر عمل کریں تو یہ ان کے لئے بہت ہی زیادہ فائیدے اور دین پر مزید استقامت کا باعث ہو۔ اس صورت میں ہم انہیں اپنی طرف سے بے بہا اجر و ثواب بھی عطا فرمائیں اور انہیں (جنت جانے والے) صحیح اور سیدھے راستے پر گامزن بھی کریں۔ یاد رکھو! جو شخص بھی (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور رسول اکرمؐ کی فرمانبرداری کرے گا وہ (آخرت میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ لوگوں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ دوستی و رفاقت کے لحاظ سے یہ بہترین لوگ ہیں (اگر یہ دوستی و رفاقت کسی کو میسر آجائے تو) یہ اللہ کا خصوصی فضل و احسان ہے (کسی کا ذاتی استحقاق نہیں) یاد رکھو اللہ تعالیٰ لوگوں کے حالات خوب جانتے ہیں۔

ترغیب جہاد مسلمانو! (اسلحہ و جنگی ساز و سامان کے ذریعے) اپنی حفاظت کا (ہر وقت) پورا پورا انتظام رکھو۔ پھر (حالات کے مطابق) دشمن کے مقابلے کے لئے الگ الگ دستوں (Troops) کی شکل میں نکلو، یا سب اکٹھے ہو کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ یقیناً تم میں ایسے (منافق) لوگ موجود ہیں جو (جہاد سے) جی چراتے ہیں۔ اگر لڑائی میں تمہیں کسی مصیبت و پریشانی (شہادت یا شکست) کا سامنا کرنا پڑے تو (یہ خوش ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک زبان حال سے) کہتا ہے: ''اللہ نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ شامل نہیں تھا۔'' لیکن اگر تمہیں جنگ میں فتح یا مال غنیمت حاصل ہو جائے تو (حسد میں جل کر) ایسی ایسی باتیں کرے گا کہ گویا تمہارے اور اس کے درمیان دوستی و محبت کا کوئی تعلق تھا ہی نہیں (اور ساتھ ہی حسرت سے یہ بھی کہے گا) ''کاش میں بھی

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَ
مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا
مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ
وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا
لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَ
لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ
فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

ان کے ساتھ شامل ہوتا تو بہت ہی فائیدہ اٹھالیتا۔''

جہاد کا فلسفہ (منافقین کو اللہ کی رضا اور آخرت کے فائیدے سے کوئی غرض نہیں۔ انہیں صرف دنیاوی مفاد عزیز ہے اس لئے وہ جہاد سے جی چراتے اور جان چھڑاتے ہیں) لیکن وہ لوگ جو اللہ کی رضا کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے ہیں انہیں تو ضرور اللہ کی خاطر (کافروں سے) لڑنا چاہیے (یاد رکھو!) جو بھی اللہ کی خاطر (کافروں سے) لڑتا ہوا شہید ہو جائے یا (دشمنوں پر) غالب آجائے گا اُسے ہم (ہر حال میں) اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے۔ مسلمانو! کیا وجہ ہے کہ تم لوگ اللہ کی خاطر بے بس و مجبور مردوں' عورتوں' اور بچوں (کی نجات کے لئے جہاد نہیں کر رہے) جو (کافروں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر) التجائیں کر رہے ہیں کہ'' پروردگار! ہمیں ظالموں کے پنجے سے رہائی دلائیں اور اپنی خاص مہربانی سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا فرمائیں!'' (مسلمانو! سچے) مسلمان تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر (کافروں کے خلاف) جنگ و جہاد کیا کرتے ہیں جب کہ کافر و بے ایمان لوگ باطل پرستی (کی حفاظت و فروغ) کے لئے (جس کا سرپرست شیطان ہے) لڑا کرتے ہیں اس لئے تمہیں حکم دیا جا رہا ہے کہ شیطان کے ساتھیوں سے خوب لڑو۔ (یاد رکھو) شیطان کی چالیں و تدابیر (جو بظاہر بڑی مضبوط اور کامیاب نظر آتی ہیں) حقیقتاً انتہائی کمزور (اور ناکام) ہیں۔

جہاد کے خلاف منافقین کی سرگرمیاں

موت سے ڈرنا کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں (اس سے پہلے) کہا گیا تھا (کہ فی الحال کفار کے خلاف) جنگ سے ہاتھ روک کر نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہو اب جب ان پر جہاد فرض ہوا ہے تو ان میں سے کچھ لوگ کافروں سے (جن سے لڑنا ہے) ایسے ڈر رہے ہیں جیسے (مسلمانوں کو) اللہ سے ڈرنا چاہئیے بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ (ان سے) ڈرتے ہوئے (شکایتاً) کہہ رہے ہیں: پروردگار! آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا۔ ہمیں مزید کچھ مدت (امن و سکون سے زندہ رہنے کی) مہلت کیوں نہ دے دی؟'' انہیں بتائیے: '' دنیا کا آرام و سکون تو محض چند روز کے لئے ہے۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے آخرت (کا عیش و آرام) ہی بہتر ہے۔'' وہاں ان پر ذرہ بھر بھی زیادتی نہیں ہوگی۔ (گھروں میں بیٹھ رہنے سے موت نہیں ٹلے گی بلکہ) جہاں کہیں بھی تم ہو خواہ مضبوط قلعوں میں چھپ جاؤ۔ موت تمہیں وہاں بھی آدبوچے گی۔

بات بات پر اعتراض کرنا اگر کوئی انہیں فائیدہ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں: ''یہ

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ
قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ
اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ
وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ
فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ
تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ
اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

اللہ کی طرف سے (ہماری کوششوں کا صلہ) ہے۔'' اگر کوئی نقصان پہنچے تو کہتے ہیں ''یہ آپ ؐ کی وجہ سے ہے۔'' انہیں بتایئے: ''سب (نفع ' نقصان) اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔'' مگر یہ عجیب لوگ ہیں جو حقیقت حال کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ (اے انسان! یاد رکھ) تمہیں جو بھلائی اور فائیدہ پہنچتا ہے وہ محض' اللہ (کی مہربانی) سے پہنچتا ہے' جو تمہیں نقصان اور تکلیف پہنچتی ہے وہ تمہاری اپنی (ذاتی بدعملی کے نتیجہ میں اللہ کی) طرف سے پہنچتی ہے۔ (اے پیغمبر!) ہم نے ہی آپ کو لوگوں کے لئے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے (کوئی مانے نہ مانے' کوئی گواہی دے نہ دے) بطور گواہ ہم ہی کافی ہیں۔ (یاد رکھو!) جو شخص ہمارے اس رسول ؐ کی اطاعت کرے گا' وہ دراصل ہماری ہی اطاعت کرے گا۔ اطاعت سے منہ موڑنے والوں پر (اے پیغمبر!) ہم نے آپ کو تھانے دار مقرر نہیں فرمایا (کہ آپ زبردستی ان سے اپنی اطاعت کرائیں)

سازشیں کرنا یہ (منافق) لوگ آپ کے سامنے ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم (آپ ؐ کی) اطاعت کریں گے لیکن جب آپ ؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ راتوں کو آپ سے کی گئی باتوں کے خلاف سازشیں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ (ان کی) آپ کے خلاف کی گئی ساری سازشیں نوٹ فرما رہے ہیں۔ آپ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان (سازشوں) کی پرواہ نہ کریں۔ ان سے نپٹنے کے لئے اللہ ہی کافی ہیں۔ کیا یہ لوگ قرآن (کے معانی و مفہوم) پر غور و فکر نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے آیا ہوا ہوتا تو اس میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا۔

افواہیں پھیلانا ان (منافق) لوگوں کے پاس جب بھی امن یا خطرے کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے (فوراً) لوگوں میں پھیلانا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا کام تھا کہ وہ اِسے رسول اکرم ؐ یا ذمہ دار اصحاب تک پہنچاتے تاکہ وہ اس کی تحقیق کرکے اس کی حقیقت کو سمجھ لیتے (کہ یہ کہاں تک صحیح یا غلط ہے)

جہاد سے روکنے کی کوشش کرنا (منافق ساتھ دیں' نہ دیں اے پیغمبر!) آپ اللہ کی خاطر (دشمنوں سے لڑتے رہیں۔ آپ پر آپ کی ذات کے علاوہ کسی کی ذمہ داری نہیں۔ البتہ مسلمانوں کو (کافروں کے خلاف) لڑنے کے لئے تیار کرتے رہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کافروں کا زور توڑ دیں گے (کیونکہ) ان کی قوت زبردست اور (کافروں' مشرکوں کے لئے) ان کی سزا بہت سخت ہے۔ یاد رکھو! جو شخص اچھی

یعنی یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ کا احسان اور مہربانی تم لوگوں پر نہ ہوتی تو تم میں سے چند ایک کے سوا سب شیطان کے پیچھے

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ
مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا
بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ
فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ
اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا
لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ
لَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ
اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ
يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

النصف
ع

بات (جہاد) کی ترغیب دیتا ہے اُسے اس میں سے اجرو ثواب کا حصہ (ضرور) ملے گا۔ جو شخص برائی (جہاد سے روکنے) کی کوشش کرتا ہے' اُسے اُس (گناہ) کا حصہ مل کر رہے گا۔ اللہ تو ہر چیز پر نظر رکھنے والے ہیں۔ (مسلمانو! جہادی سفر یا لڑائی کی دوران) اگر تمہیں کوئی السلام علیکم کہے (تو اسے کافر یا منافق سمجھ کر قتل نہ کر دیا کرو) بلکہ اُسے بہتر انداز میں (السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر) جواب دیا کرو یا کم از کم وہی کلمہ (وعلیکم السلام) ہی کہہ دیا کرو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا حساب لینے والے ہیں۔ (یاد رکھو!) ان کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے روز جس کا آنا یقینی ہے (حساب کتاب کے لئے) جمع فرمائیں گے۔ بھلا ان سے زیادہ سچی بات کس کی ہوسکتی ہے؟

مسلمانوں کو کافر کرنا (مسلمانو!) کیا وجہ ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو رہے ہو (ایک فریق انہیں مسلمان' دوسرا انہیں کافر' سمجھتا ہے) حالانکہ اللہ نے ان (منافقوں) کے اعمال و کردار کی وجہ سے انہیں الٹا (گمراہ و کافر) کر دیا ہے۔ کیا جنہیں اللہ نے گمراہ کر دیا ہے' تم انہیں ہدایت دینا چاہتے ہو؟ (یاد رکھو!) جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیں' اس کے لئے ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں۔ وہ (منافق) تو تمہیں بھی اپنی طرح کافر کرنا چاہتے ہیں تا کہ (وہ اور تم) سب برابر ہو جاؤ۔ لہذا ان میں سے کسی کو بھی اس وقت تک اپنا ساتھی (مسلمان) نہ سمجھو جب تک وہ ہجرت نہ کریں' لیکن اگر وہ (ہجرت سے) انکار کر دیں تو خبردار! ان میں سے کسی کو بھی اپنا دوست اور مددگار مت قرار دو بلکہ انہیں جہاں پاؤ' پکڑ کر قتل کر دو۔ مگر وہ (منافق) لوگ (جو دشمن سے الگ ہو کر) کسی ایسی قوم سے جا ملیں جن سے تمہارا (صلح کا) معاہدہ ہے یا ایسے لوگ جو لڑائی سے تنگ آ کر تمہارے پاس چلے آئیں۔ نہ تم سے لڑیں' نہ اپنی قوم سے لڑیں (ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤ) اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو یہ لوگ بھی (اپنی قوم کے ساتھ مل کر) ضرور لڑائی کے لئے تم پر چڑھ دوڑتے۔ اب اگر یہ لڑائی سے الگ تھلگ رہ کر تمہیں صلح کی پیش کش کرتے ہیں تو اللہ کی طرف سے تمہیں ان کے خلاف لڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں کودنا ان کے علاوہ کچھ ایسے منافق بھی ملیں گے' جو (بظاہر) تم لوگوں سے بھی اور اپنی قوم سے بھی امن وسکون سے رہنا چاہتے ہیں' لیکن جب انہیں (تمہارے خلاف) شرارت اور لڑائی کا موقع ملتا ہے تو فوراً اس میں کود پڑتے ہیں۔

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ
فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا ع ١٣
خَطَـــًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ
لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
لَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ
لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ
كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

یہ لوگ اگر (تمہارے خلاف لڑائی سے) الگ تھلگ نہ رہیں' نہ ہی صلح کی پیش کش کریں' نہ ہی لڑائی سے باز رہیں تو انہیں جہاں پاؤ' پکڑو اور قتل کرو۔ ہماری طرف سے تمہیں ان کے خلاف کاروائی کی کھلی اجازت ہے۔

مسلمان کا احترام (مسلمانو!) کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کے قتل کرنے کا اختیار اور اجازت نہیں ہے مگر غلطی سے ایسا ہو جائے (تو اور بات ہے) اور جو شخص کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو) اس پر فرض ہے کہ) ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثا کو اس کا خون بہا ادا کرے۔ ہاں اگر وارث خون بہا معاف کردیں (تو وہ ایسا کر سکتے ہیں) اگر مسلمان مقتول کا تعلق تمہاری دشمن قوم سے ہے تو صرف مسلمان غلام ہی آزاد کرنا (کافی) ہو گا۔ لیکن اگر مقتول ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہے جس سے تمہارا صلح کا معاہدہ ہے تو پھر مقتول کے وارثوں کو خون بہا پہنچانے کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن اگر قاتل غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ متواتر دو ماہ کے روزے رکھے۔ اس کے لئے اللہ سے اپنا گناہ معاف کرانے کا یہی طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے گناہوں کی حقیقت ونوعیت) جانتے اور (انہیں معاف کرنے کی مصلحت وحکمت کو) خوب سمجھتے ہیں۔ البتہ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ یہ سخت سزا اس لئے تیار ہے کہ (اس جرم کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہیں اور وہ ان کی رحمت سے بہت دور ہو چکا ہے۔ مسلمانو! تم جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو (راستے میں ملنے والے لوگوں کی) اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں السلام علیکم کہے تو تم (اس کا مال ومتاع حاصل کرنے کے لالچ میں) اُسے یہ مت کہو کہ تم مسلمان نہیں ہو (تا کہ قتل کر کے اس کا مال سمیٹ لو) اگر تم دنیا کا ساز وسامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لئے بے شمار غنیمت کے مال ہیں (جو وقت کے ساتھ ساتھ تمہیں عطا ہوتے رہیں گے) اس سے پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے (کہ کافروں کے ڈر سے ایمان چھپاتے پھرتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان فرمایا (حکومت دے کر کافروں پر بالادست کر دیا) اس لئے ضروری ہے کہ (لڑائی یا قتل سے پہلے) خوب تحقیق وتفتیش کر لیا کرو۔ یقیناً اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہیں۔

مجاہدین کے لئے بلند مقامات (جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی صورت میں) تندرست اور صحت مند مسلمان جو گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں وہ ہرگز ہرگز ان مسلمان مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں (کافروں کے خلاف) جہاد کر رہے ہیں۔

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ
مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ
عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ
اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾
وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

اللہ نے اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا مرتبہ گھر بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ رکھا ہے۔ اگرچہ انہوں نے دونوں سے ہی بہتری و بھلائی کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ مگر پھر بھی ان کے ہاں گھر میں بیٹھ رہنے والوں کی نسبت مجاہدین کا صلہ و انعام بہت ہی زیادہ ہے۔ ان کے لئے اللہ کے ہاں (جنت میں) بلند و بالا مقامات و مکانات ہیں' گناہوں کی معافی ہے اور (خصوصی) عنایات ہیں۔

ہجرت کا حکم وہ مسلمان (جو کافروں کے زیر حکومت رہ کر نہ اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں' نہ ہی وہاں سے ہجرت کرتے ہیں) اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔ (موت کے وقت) جب فرشتے ان کی جانیں نکالتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں پھنسے ہوئے تھے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں'' ہم اُس علاقے میں کمزور اور بے بس تھے۔'' فرشتے کہتے ہیں'' کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ کہیں اور ہجرت کر جاتے؟'' یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری رہائش گاہ ہے۔ البتہ وہ مرد' عورتیں اور بچے جو واقعی مجبور ہیں جنہیں (کفار کے چنگل سے) نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ میسر نہیں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیں۔ وہ بہت ہی معاف کرنے والے' درگزر فرمانے والے ہیں۔ (یاد رکھو!) جو شخص بھی اللہ کی خاطر اپنا وطن اور گھر بار چھوڑے گا اُسے دنیا میں رہنے کے لئے (ضرور) بڑی عمدہ جگہ اور معاش کی فراخی نصیب ہوگی۔ نیز جو شخص اپنے گھر سے اللہ و رسولؐ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکلے' پھر راستے میں ہی اُسے موت آ جائے تو اللہ لازماً اُسے (اس کا) اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔ وہ تو بہت ہی بخشش فرمانے والے' مہربان ہیں۔

نمازِ خوف (مسلمانو!) جب تم سفر کر رہے ہو تو تم پر نمازوں میں کمی کرنے میں کوئی گناہ نہیں (خصوصاً) جبکہ تمہیں کافروں کی طرف سے حملے کا خطرہ ہو کیونکہ وہ تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔ (اے پیغمبر! جب جنگ یا جنگی خطرے کے دوران) آپ جہادی لشکر کے ساتھ ہوں اور انہیں نماز پڑھانے لگیں تو ان میں سے (پہلے) ایک گروہ آپ کے ساتھ مسلّح ہو کر (ایک رکعت) نماز ادا کرے

مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ
اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَ
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٠٢ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝١٠٣ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ
اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١٠٤ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ع ١٥ ١٤
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝١٠٥ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ۝١٠٦ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝١٠٧ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ
لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

پھر جب یہ نماز ادا کر چکے تو پیچھے چلا جائے اور دوسرا گروہ جس نے (حفاظت پر مامور ہونے کی وجہ سے) ابھی نماز ادا نہیں کی اپنا اسلحہ اور حفاظتی سامان سنبھالے ہوئے آگے آئے اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرے۔ کافر تو چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور (حفاظتی) ساز و سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول (کر تمہیں ملیا میٹ کر) دیں۔ ہاں اگر بارش یا بیماری کی وجہ سے (ہتھیار پہننے میں وقت محسوس ہو تو انہیں اتار کر رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں' مگر پھر بھی (دشمن سے ہوشیار رہ کر) اپنی حفاظت کا پورا پورا خیال رکھو۔ یقیناً اللہ نے کافروں کے لئے (دنیا و آخرت میں) رسوا کن سزا تیار کر رکھی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اٹھتے' بیٹھتے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہو' (جب دشمن کا خطرہ ٹل کر) امن وسکون نصیب ہو جائے تو (معمول کے مطابق) پوری نماز ادا کیا کرو (یاد رکھو!) نماز مسلمانوں پر وقتِ مقررہ پر فرض ہے۔

کفار کا تعاقب (مسلمانو!) کفار کا پیچھا کرنے میں کبھی بھی سستی اور کمزوری نہ دکھاؤ' اگر اس میں تمہیں تکلیف محسوس ہوتی ہے تو وہ بھی تمہاری طرح تکلیف اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ سے (کامیابی اور اجر وانعام کی) جو تمہیں امیدیں ہیں' انہیں ایسی امیدیں (ہرگز) نہیں ہیں۔ اللہ (سارے حالات) جاننے والے اور (اپنے احکام کی حکمت و مصلحت) خوب سمجھنے والے ہیں۔

قرآن و حدیث: قانونِ فیصل (اے پیغمبر!) ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اس کا جو مطلب و مفہوم ہم نے آپ کو سمجھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے جھگڑوں اور مقدمات کے فیصلے کریں اور بددیانت لوگوں کی کسی حالت میں بھی حمایت و وکالت نہ کریں۔ (غلطی' کوتاہی کی صورت میں) اللہ سے معافی مانگیں۔ وہ بہت ہی معاف فرمانے والے' مہربان ہیں۔ نیز ان لوگوں کی بھی وکالت وحمایت نہ کریں جو اپنے ہی (مسلمان) ساتھیوں سے فریب کاری (Fraud) کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کسی بھی فریب کار اور بدکردار شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ یہ لوگ (اپنی فریب کاریاں) لوگوں سے چھپاتے ہیں' لیکن اللہ سے تو نہیں چھپا سکتے (چھپائیں گے بھی کیسے؟) وہ تو ان کے ساتھ اس وقت بھی ہوتے ہیں جب وہ راتوں کو (مجلسیں جما کر) اُن کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔

مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ
هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔا فَقَدِ
احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ
لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ
وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ
اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ
اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ
مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ
اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ

اور انہیں ان کی سب کرتوتوں کا علم ہے۔ چلو' اب دنیا کی زندگی میں تو تم لوگ ان کے حمایتی بن کر (لوگوں سے) جھگڑ لو گے' لیکن قیامت کے روز کون ان کا وکیل بن کر اللہ سے جھگڑے گا؟ یاد رکھو! جو شخص (بھول کر) کوئی غلطی کرے یا (جان بوجھ کر) اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھے (یاد آنے پر) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو وہ ضرور انہیں (اپنے حق میں) معاف فرمانے والے' مہربان پائے گا۔ لیکن وہ شخص جو کوئی جرم کرتا ہے (پھر اللہ سے معافی مانگ کر اپنی اصلاح نہیں کرتا) تو وہ خود ہی اس کا نقصان اٹھائے گا۔ اللہ تو سب کچھ جاننے والے' (گناہ اور معافی کی نوعیت و مصلحت کو) سمجھنے والے ہیں۔ نیز وہ شخص جو (بھول کر) کوئی غلطی کرے یا (جان بوجھ کر) کوئی جرم کرے' پھر وہ اُسے کسی بے گناہ کے ذمہ لگا دے تو یہ شخص بہت بڑے جھوٹ اور صریح جرم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ (جس کی سزا اُسے مل کر رہے گی) (اے پیغمبر!) اگر آپ پر اللہ کا احسان اور ان کی مہربانی نہ ہوتی تو (یہ حقیقت ہے کہ انصار کے) ایک گروہ نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ (اصل مجرم طعمہ بن ابیرق کی حمایت میں جتھ بندی کر کے) آپ کو غلط راستے پر ڈال دیں۔ (اور بے گناہ یہودی کو مجرم سمجھ لیں' حالانکہ یہ حرکت کر کے) وہ خود ہی غلط راستے پر جا رہے تھے۔ آپ کا اس سلسلے میں کوئی نقصان نہیں تھا (کیونکہ) آپ پر تو اللہ کا بڑا احسان اور خصوصی مہربانی ہے کہ انہوں نے آپ کو قرآن کریم اور اس کی عملی صورت (Interpretation) عطا فرما کر آپ کو وہ کچھ سکھا پڑھا دیا ہے جسے آپ (پہلے) بالکل نہیں جانتے تھے۔ ان لوگوں کے اکثر و بیشتر خفیہ مشوروں اور سرگوشیوں میں کوئی بھلائی اور نیک نیتی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی شخص اللہ کی رضا کے لئے صدقہ و خیرات' نیکی کی تلقین' لوگوں میں صلح صفائی کے لئے ایسا کرے تو اُسے ہم (ضرور) بڑے اجر و انعام سے نوازیں گے۔

اسلام کی مخالفت شرک ہے مگر جو شخص راہ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول اکرمؐ کی مخالفت کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے خلاف طرز عمل اختیار کرے تو ہم اُسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور (آخرت میں) اُسے جہنم میں جھونکیں گے۔ جو بہت ہی بری قیام گاہ ہے۔ یہ تو فیصلہ شدہ بات ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نا قابل معافی جرم ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گناہ و جرائم جس کے وہ چاہیں گے معاف فرما دیں گے۔ یاد رکھو! جس شخص نے کسی کو

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا
يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ
اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾ لَيْسَ
بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ
لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ
وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ
اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿١٢٥﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اللہ کا شریک ٹھہرایا (اوربغیر توبہ و اصلاح مر گیا) وہ گمراہی میں بہت دور نکل گیا (جہاں سے جنت کی طرف واپسی ممکن نہیں)۔ اللہ تعالیٰ کو (جو محبوب حقیقی ہیں) چھوڑ کر لوگ عورتوں اور دیویوں کو (محبوب سمجھ کر) پکارتے ہیں' یہ لوگ دراصل اللہ کے باغی اور لعین شیطان کی عبادت و اطاعت کر رہے ہیں جس نے (برملا اللہ سے) کہا تھا۔'' میں آپ کے بندوں میں سے ضرور مقررہ حصہ (اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے کے لئے) وصول کروں گا۔ میں انہیں جھوٹی امیدیں دلاکر' جانوروں کے کان چھدوا کر' آپ کی پیدا کردہ شکل وصورت تبدیل کرا کر راہ راست سے گمراہ کروں گا۔'' (ہماری طرف سے بھی اعلان) سنو: '' جو شخص ہمیں چھوڑ کر شیطان کو ساتھی بنائے گا' وہ ضرور صریح نقصان در نقصان اٹھائے گا۔ شیطان لوگوں کو جو وعدے دیتا اور امیدیں دلاتا ہے' وہ دھوکے وفریب کے سوا کچھ نہیں۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے' جس سے ان کے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔'' (اس کے برعکس) جو لوگ ایمان لاکر اچھے اعمال کرتے ہیں' ہم ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جہاں (دودھ' شہد' شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں وہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش و آرام سے) رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے' قول وقرار میں ان سے زیادہ سچا کون ہوسکتا ہے؟

جنت میں داخلے کا ذریعہ ایمان اور نیک اعمال (مسلمانو! آخرت میں دوزخ سے نجات اور جنت میں داخلہ) نہ تمہاری خواہشوں پر ہے' نہ ہی اہل کتاب کی آرزؤں پر (بلکہ اس کا دارومدار سراسر ایمان اور اعمال پر ہے) جو شخص بھی برے اعمال کرے گا' اس کی سزا پا کر رہے گا اللہ کے سوا کوئی اس کا حامی و مددگار نہ ہوگا (جو اسے سزا سے بچا سکے) البتہ جو شخص نیک اعمال کرے گا' خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ اس کا ایمان صحیح ہو تو ایسے (تمام) لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ بھر بھی حق تلفی نہ ہوگی۔

بہترین دین یاد رکھو! (اس دنیا میں) سب سے اچھا دین اس شخص کا ہے جو اللہ کے مخلص اور موحد دوست ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری میں نیک اعمال کر رہا ہے (یہ بھی) یاد رکھو! آسمانوں و زمین کی تمام چیزوں کے مالک اللہ ہی ہیں

کیونکہ جملہ چیزیں ان کے علم و اختیار میں ہیں

ع ١٨ ١٥ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ ؕ قُلِ
اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ ۙ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی
النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا
لِلْیَتٰمٰی بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌ ؕ
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ
النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾
وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِیْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَنِیًّا حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰی

عورتوں سے انصاف کا حکم (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں۔ انہیں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتے ہیں اور یہ حکم (پہلے بھی دیا جا چکا ہے اور) تمہیں کتاب اللہ سے پڑھ کر سنایا بھی جاتا ہے لیکن تم لوگ ان یتیم عورتوں کو ان کے مقررہ حقوق (وراثت میں سے حصہ اور حق مہر) تو ادا نہیں کرتے لیکن (زبردستی) ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اور (اسی طرح) کمزور اور کم سن بچوں کا بھی (خیال نہیں رکھتے) اب اللہ تمہیں (پھر) حکم دیتے ہیں کہ یتیموں کے ساتھ (خواہ عورتیں ہوں یا بچے ان کی حق تلفی چھوڑ کر) حق و انصاف کا معاملہ کیا کرو۔ اس سلسلے میں جو نیکی اور بھلائی کرو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اُسے جانتے ہیں۔
اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا اس کی بے رخی کا خطرہ ہو تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں آپس میں (کچھ لے دے کر یا حقوق میں کمی بیشی کر کے) صلح کر لیں۔ صلح (فساد وطلاق سے) بہتر ہے۔ لالچ وحرص تو ہر شخص کی فطرت میں موجود ہے (جس کے پورا ہونے سے کچھ اطمینان ہو جاتا ہے مگر یہ اچھی عادت نہیں بغیر لالچ) اگر آپس کی حق تلفی سے بچتے ہوئے ایک دوسرے سے اچھا سلوک کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال و کردار سے خوب واقف ہیں (اس کی بھرپور جزا دیں گے)۔
(ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں) اُن کے درمیان پورا پورا انصاف کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے اگرچہ اس کے لئے تم کتنی ہی خواہش و کوشش کرو (لیکن یہ ضروری ہے کہ) ایک ہی طرف مکمل طور پر مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری کو درمیان میں لٹکتا چھوڑ دو (نہ بے چاری کے حقوق زوجیت ہی ادا کرو' نہ طلاق ہی دو کہ اپنا دوسرا انتظام کر لے) اگر تم اپنا (ظاہری) رویہ درست رکھو اور (اختیاری معاملات: کھانا' پہننا ' شب باشی وغیرہ میں) زیادتی سے بچتے رہو تو (تمہارے دلی رجحان اور لگاؤ کو جو غیر اختیاری ہے) اللہ معاف فرمانے والے مہربان ہیں۔ اگر میاں بیوی (میں کوشش کے باوجود نباہ نہ ہو سکے اور وہ طلاق یا خلع کے ذریعے) ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں تو (پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے انہیں (ایک دوسرے کی محتاجی سے) بے نیاز فرما دیں گے (ان کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں) وہ وسیع ذرائع کے مالک اور (جدائی کی) حکمت و مصلحت کو خوب سمجھتے ہیں۔ (لوگوں کو خوب معلوم ہونا چاہیے کہ) آسمانوں و زمین کی ہر چیز کے وہی مالک ہیں۔ تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا فرمائی تھی انہیں بھی یہ حکم تھا اور تمہیں بھی یہ حکم ہے کہ (عورتوں کے بارے میں) اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو اور اگر ان کا حکم نہ مانو گے تو یاد رکھو انہیں تمہاری (نافرمانی کی) کوئی پروا اور تمہاری (فرمانبرداری کی) کوئی ضرورت نہیں وہ تو آسمانوں و زمین کی ہر شے کے مالک ہیں۔ سب سے بے نیاز' اپنی ذات میں آپ محمود ہیں۔
ہاں' ہاں آسمانوں وزمین میں سب کچھ انہی کا ہے۔ ہر کام کے وہی کار ساز ومختار ہیں۔

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا
فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ ع ١٩
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا
اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ
نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؕ ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمَا ۙ ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ
عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

(ان کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں) اگر وہ چاہیں تو اے لوگو! وہ اس بات پر قادر ہیں کہ تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر تمہاری جگہ اور لوگ لے آئیں۔ (ایسی سب کچھ رکھنے والی' بے نیاز اور قادر ذات سے) جو شخص صرف دنیا کا فائیدہ و انعام حاصل کرنا چاہتا ہے (یہ اس کی کم ظرفی اور حماقت ہے) حالانکہ اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے اجر و انعام موجود ہیں (جو ان کی فرمانبرداری سے حاصل ہوتے ہیں) وہ تو سب کچھ سنتے' دیکھتے ہیں (کہ کون کیا مانگ رہا ہے اور کیا کر رہا ہے)

سچی گواہی مسلمانو! اللہ کی رضا کے لئے انصاف پر قائم رہتے ہوئے (ہمیشہ سچی) گواہی دیا کرو خواہ اس گواہی کی زد تمہاری اپنی ذات' تمہارے والدین یا قریبی رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ امیر ہے یا غریب اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ اُس کے خیر خواہ ہیں۔ تم اُس کی حمایت میں من مرضی کرکے انصاف کا خون نہ کرو۔ اگر گول مول بات کرو گے یا سچی بات کرنے سے گریز کرو گے تو یاد رکھو! اللہ تمہاری اس کرتوت سے واقف ہیں (اس پر تمہیں سزا دیں گے)

منافقین کا کردار' علامت اور انجام مسلمانو! سچے دل سے اللہ کو' اُن کے رسول کو اور اس کتاب کو جو انہوں نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی ہے نیز اس کتاب کو بھی جو اس سے پہلے نازل فرمائی تھی' مان لو (یاد رکھو!) جو شخص بھی اللہ تعالیٰ' اُن کے فرشتوں' اُن کی کتابوں' اُن کے رسولوں اور آخرت کے دن کو نہیں مانے گا وہ صحیح اور سیدھے راستے سے دور ہی دور بھٹکتا پھرے گا۔ یقیناً جن لوگوں نے پہلے ایمان قبول کیا' پھر منکر ہوگئے' پھر ایمان لے آئے' پھر انکار کر گئے اور پھر انکار میں بڑھتے ہی چلے گئے' انہیں اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف فرما کر سیدھے راستے پر نہیں چلائیں گے بلکہ ان منافقوں کو دردناک سزا کی خوش خبری' سنائیں جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ (ان سے پوچھئے) کیا یہ اُن کے ہاں عزت کے متلاشی ہیں؟ (اگر ایسا ہے تو یاد رکھیں) ہر قسم کی اور ساری کی ساری عزت تو اللہ کے اختیار میں ہے (وہ جسے چاہیں عزت دیں' جسے چاہیں ذلیل کریں) وہ پہلے ہی قرآن میں فرما چکے ہیں کہ (مسلمانو) جب تم کسی مجلس میں سنو کہ وہاں اللہ کی باتوں کا انکار ہو رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ
اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ
جَمِيْعَا ۙ ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع ۱۷
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى
هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا
يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

تو ان کے ساتھ وہاں نہ بیٹھو جب تک لوگ کسی اور بات میں مشغول نہ ہوجائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح (کافر) ہو جاؤ گے۔ یقین کرو اللہ تعالیٰ سب کافروں اور منافقوں کو (عنقریب) جہنم میں اکٹھا کریں گے۔ یہ منافق لوگ تمہارے حالات پر خاص نظر رکھتے ہیں اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح نصیب ہو جائے تو (مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے) کہتے ہیں: ''کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟'' اگر کافروں کو کامیابی حاصل ہو جائے تو ان سے کہتے ہیں: ''کیا ہم نے (خفیہ طور پر) تمہارے ساتھ ہو کر تمہیں مسلمانوں سے نہیں بچایا؟'' (اب دنیا میں تو یہ چال بازی کر کے تمہارے ساتھ گھلے ملے ہیں لیکن) قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ (فرما کر انہیں تم سے علیحدہ) کردیں گے۔ (منافق کافروں کا خواہ کتنا ہی ساتھ دیں) اللہ پھر بھی کافروں کو (سچے) مسلمانوں پر ہرگز غلبہ عطا نہیں فرمائیں گے۔ منافق اپنے خیال میں) اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں اور (نہیں جانتے) اللہ تعالیٰ انہیں فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی سستی اور کاہلی سے محض لوگوں کو (اپنا مسلمان ہونا) دکھانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں' اللہ کو تو برائے نام ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانواں ڈول' نہ پورے مسلمان' نہ پکے کافر۔ یاد رکھو! جس شخص کو اللہ (اس کی بدکاری کی وجہ سے) گمراہ فرما دیں' اس کے لئے (اے پیغمبر!) آپ راہِ ہدایت کی کوئی گنجائش نہ پائیں گے۔ مسلمانو! مسلمانوں کے علاوہ کافروں کو کبھی اپنا دوست نہ بناؤ (یہ منافقوں کا طریقہ ہے) کیا تم لوگ (ان سے دوستی کر کے) اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لینا چاہتے ہو (کہ وہ تمہیں اس پر سزا دیں) یقیناً (کافروں سے دوستی کی وجہ) منافق لوگ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔ وہاں آپ کو ان کا کوئی حمایتی نہیں ملے گا (جو انہیں سزا سے بچا سکے) مگر جو (نفاق سے) توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لیں اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام لیں اور اپنے ایمان و کردار کو (ریاکاری سے) پاک صاف کر لیں تو یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب مسلمانوں کو بہت بڑے اجر و انعام سے نوازیں گے۔ (لوگو!) اگر تم صحیح طریقے سے ایمان لا کر شکرگزار (و فرمانبردار) بندے بن جاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کریں گے؟ وہ تو (ایمان و فرمانبرداری کے) بڑے قدر دان '. (ہر کسی کے حالات و کردار سے) واقف ہیں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ﴿١٥٠﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ ع ٢١
اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ
مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ
ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ
لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ

زیادتی پر درگزر کی تلقین اللہ تعالیٰ برائی کے چرچے اور اشاعت کو پسند نہیں فرماتے ۔ ہاں مظلوم شخص (ظالم کے خلاف) آواز بلند کر سکتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ مظلوم کی (دعا و پکار کو) سنتے اور (ظالم کے ظلم و زیادتی کو) جانتے ہیں۔ لیکن اگر لوگوں کے ساتھ خفیہ اور اعلانیہ بھلائی ہی کئے جاؤ (یا کم از کم) برائی سے درگزر کرتے رہو تو (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ بھی پوری قوت رکھنے کے باوجود درگزر فرمانے والے ہیں۔

یہودی لعنتی و مغضوب کیوں؟

پیغمبروںؑ کے منکر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور ان کے پیغمبروں کو نہیں مانتے بلکہ ان کے درمیان یہ کہہ کر فرق کرنا چاہتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں پیغمبر کو مانتے ہیں اور فلاں فلاں کو نہیں مانتے اور اس طرح وہ ایمان وکفر کے درمیان ایک (تیسری) راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ یہی اصل اور پکے کافر ہیں جن کے لئے ہم نے ذلیل کر دینے والی سزا تیار کر رکھی ہے (اس کے برعکس) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور ان کے سب پیغمبروں کو مانتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کی بھی نفی نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں، کسی کو نہ مانیں) ان لوگوں کو اللہ ضرور (آخرت میں) بھرپور اجر و انعام عطا فرمائیں گے وہ تو بہت ہی معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے گستاخ (اے پیغمبرؐ!) یہود آپؐ سے بطور نشانی مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان پر آسمان سے لکھی لکھائی کتاب نازل ہو جائے (اس پر حیران، پریشان نہ ہوں) یہ موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں۔ (ان سے) انہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے سامنے لائیں تاکہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اس گستاخی کی وجہ سے انہیں آسمانی بجلی نے آدبوچا تھا۔ ایسے ایسے واضح دلائل کے بعد بھی یہ بچھڑے کو خدا بنا بیٹھے۔ اس پر بھی ہم نے درگزر سے کام لیا اور (ان کے مقابلے میں) موسیٰؑ کو واضح دلائل عطا فرمائے۔

مسلسل وعدہ خلافیاں (تورات پر عمل کرنے کا) وعدہ لینے کے لئے ہم نے کوہ طور کو ان (کے سروں) پر اٹھا کھڑا کیا، نیز انہیں حکم دیا (بیت المقدس کی فتح کے شکرانے میں اس کے) دروازوں میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا، یہ حکم بھی دیا کہ ہفتے کے دن کی خلاف ورزی نہ کرنا (اس طرح) ہم نے ان سے کئی (باتوں کے) پختہ پختہ وعدے لئے لیکن ان کی مسلسل خلاف ورزیوں، ہمارے احکام کے (متواتر) انکار، انبیاؑ کے بلاوجہ قتل کے باعث

حَقٍّ وَّقَوۡلِهِمۡ قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيۡهَا بِكُفۡرِهِمۡ
فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ۪ۙ ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا
عَظِيۡمًا ۙ ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ
اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ؕ وَاِنَّ
الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۙ ﴿۱۵۷﴾ بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا
لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ
شَهِيۡدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ
طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ۙ ﴿۱۶۰﴾
وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ
بِالۡبَاطِلِ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰـكِنِ
الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ
اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ الصَّلٰوةَ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ
الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰۤـئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ
اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ ع

اور اب (آپؐ کی دعوت اور قرآن سنانے پر) ان کا یہ کہنا کہ ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں (ان میں آپؐ کی باتوں کی نہ کوئی گنجائش ہے نہ کوئی ان کا اثر) حالانکہ ان کے (لگا تار) کفر و انکار کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر (اپنے غضب ولعنت کی) مہر لگا رکھی ہے چنانچہ ان میں سے بہت کم ہی ایمان لاتے ہیں۔

جھوٹے اور بہتان باز انہوں نے (عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش کی) حقیقت کا انکار کر کے مریمؑ پر (زانیہ ہونے کی) بہت بڑی تہمت لگائی' نیز ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ مسیح کو جو اللہ کے رسول (ہونے کے دعویدار) تھے قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ وہ انہیں قتل کر سکے' نہ ہی پھانسی دے سکے' بلکہ یہ معاملہ ان کے لئے (ایک دوسرے شخص کے ذریعے) مشتبہ کر دیا گیا' اب جو لوگ بھی اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں' وہ (بے چارے) شک وشبہ ہی میں مبتلا ہیں' انہیں حقیقت حال کا کوئی علم نہیں۔ وہ محض اپنے خیال وقیاس کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اس بارے میں سچی اور یقینی بات یہ ہے کہ وہ عیسیٰؑ کو قتل نہیں کر سکے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (زندہ وسلامت) اپنی طرف (آسمانوں پر) اٹھا لیا۔ وہ زبردست قوت (اور اٹھا کر لے جانے کا) طریقہ جاننے والی ذات ہیں۔ اپنی موت سے پہلے (جب عیسیٰؑ آسمان سے زمین پر اتریں گے) یہودیوں' عیسائیوں میں سے ہر (موجود) شخص کو بھی یہ حقیقت تسلیم کرنا پڑے گی نیز قیامت کے روز عیسیٰؑ خود بھی اس بات کے گواہ ہوں گے (کہ میں مرا نہیں بلکہ زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا تھا)

سود خور اور حرام خور یہودیوں کی انہی زیادتیوں کے باعث اور لوگوں کو بکثرت اللہ کی راہ سے روکنے کی وجہ سے' سود لینے کی بنا پر' حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا' نیز لوگوں کے مال ناحق کھانے کے سبب' ہم نے ان پر کئی پاکیزہ چیزیں جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں' حرام کر دیں (یہ ان کی دنیاوی سزا تھی) ان میں سے جو (اب بھی دین حق کے) منکر ہیں ان کے لئے بھی ہم نے (دنیا وآخرت میں) دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ مگر ان میں سے جو علم میں پختہ اور دیانتدار ہیں یعنی جو کچھ آپؐ پر نازل ہوا اسے بھی اور جو کچھ آپؐ سے پہلے نازل ہوا تھا اسے بھی مانتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے پابندی سے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' ایسے لوگوں کو ہم ضرور بھرپور اجرو انعام عطا فرمائیں گے۔

آپؐ کی مخالفت (اے پیغمبرؐ!) ہم نے اپنے پیغام و احکام آپؐ کی طرف بھی اُسی طرح ہی بھیجے ہیں' جس طرح ہم نے نوحؑ

وَالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ
هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًاۚ ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ
عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ
مُوْسٰى تَكْلِيْمًاۚ ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖۚ وَالْمَلٰۤئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاؕ ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ لا
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًاؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا
فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

اور ان کے بعد آنے والے انبیاؑ کی طرف بھیجے تھے (مثلاً جیسے) ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوب اور ان کی اولاد، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کو اپنے احکام دیئے تھے۔ داؤدؑ کو ہم نے ہی زبور عطا فرمائی تھی۔ آپؐ سے پہلے کے کئی پیغمبروں کے واقعات ہم نے آپؐ سے بیان کئے ہیں اور کئی ایک کے واقعات کا ذکر ہم نے آپؐ سے نہیں فرمایا۔ موسیٰؑ سے تو ہم نے خود بول کر باتیں کی تھیں۔ یہ سب رسول ہم نے (دنیا میں) اس لئے بھیجے تھے کہ وہ (ہماری باتیں ماننے والوں کو جنت کی) خوش خبری سنائیں اور (نہ ماننے والوں کو جہنم کی سزا سے) ڈرائیں تا کہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگ اللہ کے سامنے (آخرت میں سزا سے بچنے کے لئے) کوئی عذر و بہانہ پیش نہ کرسکیں (کہ ہم تک آپ کا پیغام ہی نہیں پہنچا) اللہ تو (ہر معاملے پر) غالب (اور اسے صحیح انجام تک پہنچانے والے ہیں۔ اس پر بھی یہودی، عیسائی آپؐ کو نہ مانیں تو پروانہیں) اللہ گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ آپؐ پر نازل فرمایا ہے اپنے علم سے (آپ کو اس کا اہل سمجھتے ہوئے) نازل فرمایا ہے۔ فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں۔ (کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں) ویسے گواہ ہونے کے لئے (خود) اللہ ہی کافی ہیں۔

لوگوں کو سچے دین سے روکنا یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے سچے دین کو نہیں مانتے اور لوگوں کو بھی اللہ کے اس راستے سے روک رہے ہیں وہ ہدایت سے بھٹک کر بہت دور جا چکے ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جو خود بھی اللہ کے دین کے منکر ہیں اور دوسروں کو بھی اس انکار پر قائم رکھنے کے لئے ان پر ظلم وستم کر رہے ہیں ان کا یہ جرم اللہ کبھی معاف نہیں کریں گے، نہ ہی کبھی اُن کی راہ راست کی طرف رہنمائی فرمائیں گے بلکہ انہیں (سیدھا) جہنم کا راستہ دکھائیں گے تا کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ (جلتے) رہیں۔ یہ کام اللہ کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچے رسول (حضرت محمدؐ) تشریف لا چکے ہیں، انہیں مان لو۔ اب تمہاری بھلائی اور فائدہ اسی میں ہے۔ اگر نہیں مانتے اللہ (کا تو کوئی نقصان نہیں وہ) تو آسمانوں و زمین کی ہر شے کے مالک ومختار ہیں۔ وہ (لوگ کے حالات سے) واقف (اور ان کے لئے اپنے احکام کی اہمیت و مصلحت کو) خوب سمجھتے ہیں۔

دین میں مبالغہ آرائی اے یہودیو، عیسائیو! اپنے دین میں کوئی مبالغہ و زیادتی نہ کرو اور اللہ کے بارے میں صرف وہ بات کہو جو حق اور سچ ہے۔ یاد رکھو! مریم کے بیٹے مسیح عیسیٰؑ محض اللہ کے رسول تھے جو اللہ کی طرف سے مریمؑ کے بطن میں ڈالے گئے کلمہ (کن) سے پیدا ہوئے۔ وہ اللہ کی (جبریلؑ کے ذریعے پھونکی ہوئی) روح تھی۔

مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا
لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع
لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ ؕ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ
وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ
لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ
كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

وقف النبی ﷺ ٢

اس بارے میں اللہ کے رسولوں کی باتیں مانا کرو اور کبھی بھی یہ نہ کہو کہ (اللہ) تین ہیں۔ اس سے (پوری طرح) باز آ جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی اور فائدہ ہے۔ اصل میں اللہ ہی اکیلے معبود ہیں۔ وہ اس بات سے پاک اور بالاتر ہیں کہ ان کا کوئی بیٹا ہو۔ آسمانوں و زمین میں سب کچھ انہی کا ہے۔ کارساز ہونے کے اعتبار سے (بھی) وہی کافی ہیں۔

عیسیٰؑ کی حیثیت: اللہ کے بندے مسیح ؑ (عیسیٰؑ) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی عار اور انکار نہیں نہ مقرب فرشتے اللہ کے بندے ہونے میں کوئی شرم و عار محسوس کرتے ہیں۔ یاد رکھو! جو شخص بھی اللہ کی بندگی سے عار و انکار کرتا ہے اور (اس سلسلے میں) اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے تو اللہ ضرور (قیامت کے روز) سب لوگوں کو اپنے پاس جمع فرمائیں گے۔ پھر جو لوگ (دنیا میں) ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے ہوں گے' انہیں ان کے پورے پورے اجر و معاوضے عطا کریں گے' بلکہ مزید انہیں اپنے فضل و انعام سے نوازیں گے لیکن جن لوگوں نے دنیا میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے (اللہ کی بندگی سے) عار و انکار کیا ہوگا' انہیں (جہنم میں) دردناک سزا ملے گی۔ اور وہاں انہیں اللہ کے علاوہ کوئی حامی و مددگار (ایسا) نہیں ملے گا (جو انہیں سزا سے بچا سکے)

دنیا کے لئے ہدایت کا سرچشمہ: صرف قرآن و حدیث (دنیا بھر کے) لوگو! اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس سچے دین کی دلیل (رسول اکرم ﷺ کی صورت میں) آ چکی ہے اور (ان کے ذریعے) ہم نے تمہارے پاس واضح وصاف ہدایت کی روشنی (قرآن و حدیث کی شکل میں) بھیج دی ہے اب جو لوگ اللہ پر ایمان لا کر اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان پر اپنی رحمت اور فضل و کرم فرماتے ہوئے انہیں سیدھے (جنت کی طرف جانے والے) راستے پر گامزن فرمائیں گے۔

احکام کی وضاحت (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے (کلالہ کا: جس کا نہ والد ہو نہ اولاد) مسئلہ پوچھتے ہیں۔ انہیں بتایئے کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا مرد فوت ہو جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن (زندہ) ہو تو اس (بہن) کو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا نصف (۱/۲) حصہ ملے گا۔ اگر عورت بے اولاد فوت ہو جائے اور اس کا ایک بھائی (زندہ) موجود ہو تو وہ (فوت شدہ) بہن (کے سارے مال) کا وارث ہوگا۔ لیکن اگر (کلالہ شخص کی) دو (یا دو سے زیادہ) بہنیں ہوں تو انہیں چھوڑے ہوئے مال کا دو تہائی حصہ ملے گا۔ اگر اس کے وارث کئی بھائی بہن ہوں تو ہر مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ عطا ہوگا۔

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع ٢٤ ٥

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ المنزل الثاني ٢
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ
اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ
الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا
حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ وقف لازم
التَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ الربع
لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَ
مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ
اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ

(اس طرح) اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں تا کہ تم بھٹکتے نہ پھرو۔ وہ تو (تمہارے) سب حالات سے واقف ہیں۔

باب ۵ (مدنی) آسمانی دستر خوان ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع پر مشتمل

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

حلال وحرام کے احکام مسلمانو! (اللہ تعالیٰ کے) احکام پر پوری طرح عمل کیا کرو (ان کے کچھ احکام درج ذیل ہیں:

تمہارے لئے سب چرنے چگنے والے چوپائے سوائے ان کے جن کا ذکر بعد میں ہوگا حلال کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن (حج وعمرہ کے) احرام کی حالت میں تمہارے لئے (ان کا) شکار حلال اور جائز نہیں۔ اللہ جو چاہتے ہیں حکم فرماتے ہیں (ان کی مرضی' وہ حاکم مطلق ہیں) مسلمانو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی اور بے ادبی نہ کیا کرو' نہ ہی ادب والے مہینے کی' نہ ہی قربانی کے جانوروں کی' نہ ہی ان جانوروں کی جن کی گردنوں میں (اللہ کے نیاز کے) پٹے پڑے ہوں' نہ ہی اُن لوگوں کو ستایا اور تنگ کیا کرو جو اپنے پروردگار کے فضل اور رضا جوئی کے لئے خانہ کعبہ جا رہے ہوں۔ (حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد) جب احرام اتار دو تو شکار کر سکتے ہو۔ دیکھو' جن لوگوں نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا' ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم بھی انہیں خانہ کعبہ جانے سے روک کر) ان پر زیادتی کر گزرو (ایسا ہرگز نہ کرو) بلکہ نیکی اور اللہ کی فرمانبرداری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو۔ البتہ گناہ اور ظلم وزیادتی میں (کبھی بھی' کسی کا) ساتھ نہ دو۔ (ہر وقت) اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو یقیناً (نافرمانوں کے لئے) ان کی سزا بہت ہی سخت ہے۔

مسلمانو! تم پر (یہ چیزیں) حرام ہیں: مردہ جانور' (بہتا ہوا) خون' سؤر کا گوشت' غیر اللہ کی نذر و نیاز' گلا گھٹ کر مرا ہوا جانور' وہ جانور جو کسی چوٹ سے مر گیا ہو' بلندی سے گر کر مرنے والا جانور' سینگ لگنے سے مرنے والا جانور' وہ جانور جسے درندہ پھاڑ کھائے مگر جسے (تم مرنے سے پہلے پہلے) ذبح کر لو (وہ حرام نہیں ہے) وہ جانور جو کسی (مزار یا) آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز ہر وہ چیز بھی حرام ہے جس میں تیروں (یا لاٹری) کے ذریعے تم اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں (جن سے تمہیں بچنے کا حکم ہے) اب کافر لوگ تمہارے دین سے (بالکل) مایوس ہو چکے ہیں کہ (ہم اسے مٹا نہیں سکتے) اس لئے اب ان سے مت ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو (کہ میں نے تمہیں ان پر غلبہ عطا فرمایا) آج (۹ ذی الحج ۱۰ ہجری کو) میں نے تمہارے لئے تمہارا دین (احکام و ہدایت اور طریقہ و نمونہ کے لحاظ سے) بالکل مکمل فرما کر تم پر (ہدایت و رہنمائی کی) اپنی نعمت پوری فرما دی۔

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ
اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ
عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ع ١ ٥
اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ
جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ

اور اسلام کو میں نے (بطور نظامِ زندگی) تمہارے لئے پسند فرمایا ہے۔ اب جو شخص (حلال کھانا میسر نہ ہونے کی صورت میں شدتِ) بھوک سے مجبور ہو کر بشرطیکہ اس کا گناہ اور نافرمانی کا ارادہ نہ ہو (صرف اپنی جان بچانے کے لئے حرام کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز کھا لے تو اسے) اللہ بخشنے والے مہربان ہیں۔ (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کون کون سی چیزیں حلال ہیں انہیں بتایئے کہ تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور ان شکاری جانوروں کا شکار بھی (تمہارے لئے حلال ہے) جنہیں تم نے اس طرح سدھایا ہو جس طرح انہیں سدھانا اللہ تعالیٰ نے (فطری طور پر) تمہیں سکھایا ہے' لہٰذا جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں' اسے تم کھا سکتے ہو (لیکن انہیں شکار پر چھوڑتے ہوئے) اللہ کا نام (بسْمِ اللّٰہ ضرور پڑھ) لیا کرو۔ اللہ کی نافرمانی (اور اُن کے محاسبے) سے ڈرتے رہو' یقیناً وہ حساب لینے میں بہت تیز ہیں۔ (مسلمانو!) اب تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور یہودیوں عیسائیوں کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لئے حلال ہے نیز مسلمان پاک دامن عورتیں اور یہودیوں' عیسائیوں کی پاک دامن عورتیں بھی تمہارے (نکاح کے) لئے حلال ہیں بشرطیکہ اُن کے حق مہر ادا کر کے انہیں باقاعدہ اپنے نکاح میں رکھو نہ کہ صرف شہوت پرستی یا خفیہ عشق بازی کے لئے ایسا کرو۔ یاد رکھو! جو شخص بھی ان باتوں کو ماننے سے انکار کرے گا اس کے اعمال (خواہ کتنے ہی نیک ہوں) سب ضائع اور برباد (Cancel) ہو جائیں گے اور آخرت میں وہ (صریح) نقصان اٹھائے گا۔

نماز کے لئے وضو لازمی مسلمانو! جب تم نماز پڑھنے لگو تو (پہلے) اپنے چہرے' پھر اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو کر) اپنے سروں کا مسح کر کے' اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ لیکن اگر جنبی ہو (نہانے کی حاجت ہو تو غسل کر کے) خوب پاک صاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو اور (پانی نقصان دہ ہے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی نے رفع حاجت کی ہے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہے' لیکن پانی میسر نہیں ہے تو پاک صاف مٹی پر (دونوں) ہاتھ مار کر انہیں اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔

مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾ وَ
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا
اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ ع
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

اللہ تعالیٰ تمہیں کسی تنگی و تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے بلکہ تمہیں پاک صاف رکھ کر اپنے بھرپور انعام ونعمتوں سے نوازنا چاہتے ہیں تا کہ تم (ہمیشہ) ان کے شکر گزار (بندے) بن کر رہو۔

دین پر پورا پورا عمل (مسلمانو!) اللہ نے تمہیں (دین و ہدایت کی) نعمت عطا فرما کر تم سے جو اس کی پابندی کا پختہ وعدہ لیا ہے اُسے (اچھی طرح) یاد رکھو' جبکہ تم (خود بھی اقرار کرتے ہوئے) کہہ چکے ہو: ''ہم (آپ کی ہر بات) سنیں اور مانیں گے۔'' اب اللہ سے ڈرو (اور پورے دین پر پورا پورا عمل کرو) یقیناً اللہ (تمہارے) دلوں کی کیفیت (بھی) خوب جانتے ہیں۔

مسلمان دنیا میں حق و انصاف کے علمبردار مسلمانو! اللہ کی خاطر (دنیا میں حق و) انصاف کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ اس سلسلے میں کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر آمادہ نہ کرے (ہمیشہ اور ہر حال میں) انصاف کیا کرو' یہی بات اللہ کی فرمانبرداری کے قریب ترین ہے اللہ کی نافرمانی (کے بُرے انجام) سے بچو۔ وہ تمہارے سب اعمال و کردار سے خبردار ہیں۔ یاد رکھو! جو لوگ (اللہ و رسول ؐ پر) ایمان لا کر نیک کام کرتے ہیں' اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کے گناہ معاف فرما کر انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے (اس کے برعکس) جو لوگ ہماری باتوں کا (زبان سے بھی) انکار کرتے ہیں اور (عملاً بھی) انہیں جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی لوگ ہیں۔

ہر حال میں اللہ پر بھروسہ مسلمانو! اللہ کے اس (خصوصی) احسان کو یاد رکھو' جب (یہودیوں) کے ایک گروہ (بنو نضیر) نے تم پر حملہ کر کے تمہیں کچل دینا چاہا تھا تو اللہ نے ان کے (ظلم کے) ہاتھ روک کر تمہیں ان سے بچا لیا (اس پر شکر بجالاتے ہوئے) اللہ کی فرمانبرداری اختیار کرو (اور ہر وقت انہی پر بھروسہ رکھو کیوں کہ) مسلمانوں کو (ہر حال میں) اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

یہودیوں کی عہد شکنی: (مسلمانو! تم سے پہلے) اللہ نے بنی اسرائیل (یہود) سے بھی (دین کی پابندی و اطاعت کا) پختہ وعدہ لیا تھا اور (اسی مقصد کے لئے) ہم نے ان کے (بارہ قبیلوں میں) بارہ نگران امیر اس ہدایت کے ساتھ مقرر فرمائے تھے: اگر تم لوگ (دنیاوی زندگی میں) پابندی سے نماز پڑھتے رہے' زکوٰۃ ادا کرتے رہے' میرے رسولوں پر ایمان لا کر ان کی مدد کرتے رہے نیز قرض حسنہ کے طور پر اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے رہے تو میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں لازماً (آخرت میں) تمہاری برائیاں نظر انداز کر کے تمہیں جنت (کے ایسے باغات) میں داخل کروں گا۔

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ
مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

جہاں (دودھ، شہد، شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں۔ لیکن (یاد رکھو!) جو تم میں سے (اِن باتوں اور اس وعدے کا) انکار کرے گا وہ یقیناً (جنت جانے والے) سیدھے راستے سے بھٹک جائے گا۔'' لیکن ان کی (مسلسل) عہدشکنی کے باعث ہم نے ان پر لعنت فرمائی اور ان کے دل سخت اور سیاہ کر دیئے (اب اُن کی حالت یہ ہے کہ اللہ کے) کلام کے مفہوم کو موقع ومحل (سیاق و سباق) سے ہٹا کر کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں جس دین وہدایت کا انہیں پابند کیا گیا تھا اس کے بڑے حصے کو سرے سے ہی فراموش کئے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے چند لوگوں کے سوا سب کو آپ بددیانت پائیں گے۔ اس لئے آپ انہیں نظر انداز کرتے ہوئے فی الحال ان سے درگزر کیجئے۔ یاد رکھئے کہ اللہ کو نیک کردار لوگ ہی پسند ہیں۔ اور وہ لوگ جو نصاریٰ (عیسائی) ہونے کے دعویدار ہیں ان سے بھی ہم نے (دین و ہدایت کی پابندی کا) وعدہ لیا تھا، لیکن وہ بھی اس تعلیم ونصیحت کے بڑے حصے کو بالکل بھولے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک دشمنی اور حسد کی آگ بھڑکا رکھی ہے، اُس روز ہم انہیں ضرور بتائیں گے کہ ان کے (دنیا میں) کیا کرتوت تھے؟

حضرت محمدؐ اور قرآن کریم: دنیا میں حق وصداقت کی روشنی یہودیو! عیسائیو! یہ حقیقت ہے کہ اب تمہارے پاس ہمارے رسول (حضرت محمدؐ) آ چکے ہیں۔ تم لوگ جو ہماری ہماری کتابوں (تورات اور انجیل) کی سچی باتیں چھپا لیا کرتے تھے وہ ان میں سے بہت سی باتیں کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں اور بہت سی باتوں سے (فی الحال) چشم پوشی (بھی) فرما رہے ہیں۔ یاد رکھو! اب تمہارے پاس حق کی روشنی واضح کتاب (قرآن کریم) کی صورت میں آ چکی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی رضا چاہنے والوں کے لئے سلامتی کی راہیں کھول رہے ہیں۔ ان پر خصوصی فضل واحسان فرماتے ہوئے انہیں (کفروشرک کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی میں لا رہے ہیں نیز انہیں سیدھے (جنت کی طرف جانے والے کامیابی وکامرانی کے) راستے پر گامزن فرما رہے ہیں۔

عیسائیوں کی گمراہی یقیناً وہ لوگ کافر اور بے ایمان ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح (عیسیٰؑ) ہی اللہ ہیں۔ ان سے کہئے (کیسی بے ہودہ اور بے وقوفی کی بات کرتے ہو) اگر اللہ تعالیٰ مریم کے بیٹے مسیح ان کی والدہ بلکہ تمام اہل زمین کو ہلاک کر دینا چاہیں تو کس کی مجال اور جرأت ہے کہ انہیں اس ارادے سے باز رکھ سکے؟

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ
مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫
فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ ع ٣
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ
وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

وہ تو آسمانوں وزمین اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات وموجودات کے مالک اور شہنشاہ ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتے ہیں' پیدا فرماتے ہیں اور سب کچھ کر گزرنے پر قادر ہیں۔

یہودیوں' عیسائیوں کی یاوہ گوئی اور (دیکھو) یہودی' عیسائی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور ان کے پیارے وچہیتے ہیں (ہم جو چاہیں کریں' ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں' ہمارے لئے نجات ہی نجات ہے)۔ ان سے پوچھئے اگر ایسا ہی ہے تو وہ تمہیں تمہاری بدکرداریوں پر سزا کیوں دیتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ تم (یہودی' عیسائی) بھی ان کی مخلوق میں سے دوسرے انسانوں کی طرح عام انسان ہی ہو وہ جسے (اُس کے اخلاص اور نیک اعمال کی بنا پر) معاف فرمانا چاہیں' معاف فرما دیتے ہیں اور جسے (اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے) سزا دینا چاہیں سزا دیتے ہیں (انہیں کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں کیونکہ) آسمانوں و زمین کی ساری مخلوقات وموجودات کے وہی مالک ومختار ہیں اور انہی کے پاس سب نے واپس جانا ہے (وہاں مجرم سزا سے بچ نہیں سکتے)۔ یہودیو' عیسائیو! اب (اپنی یاوہ گوئیاں چھوڑ کر) ہمارے اِن رسولؐ (کی سنو اور مانو) جو رسولوں کا سلسلہ مدتوں بند رہنے کے بعد تمہارے پاس آکر ہمارے احکام بیان کر رہے ہیں تاکہ تم (قیامت کے روز بطور عذر) یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی (جنت کی) خوش خبری دینے والا اور (جہنم سے) ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ (اگر وہ آتا تو ہم ضرور اُس کی پیروی کرتے)۔ اب (حضرت محمدؐ جنت کی) خوش خبری دینے اور (دوزخ سے) ڈرانے کے لئے تمہارے پاس آ چکے ہیں (لہٰذا ان کی پیروی کرو' ورنہ) ہم (تمہیں سزا دینے پر) پوری قدرت رکھتے ہیں۔

جہاد سے انکار (اے پیغمبرؐ! یہود کو ان کے آباؤ اجداد کی نافرمانی وبزدلی کا وہ واقعہ بھی یاد دلاؤ) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے (خطاب کرتے ہوئے) فرمایا تھا: ''بھائیو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر جو احسانات فرمائے ہیں انہیں یاد رکھو (خصوصاً یہ کہ) انہوں نے تم میں کئی نبی پیدا فرمائے (غلامی سے نجات دے کر) تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جو دنیا میں کسی کو عطا نہیں فرمائیں۔ بھائیو! (جاؤ) پاک سرزمین (فلسطین وشام پر حملہ کر کے اس) پر قبضہ کر لو۔ اس کی فتح کا تم سے یقینی وعدہ ہے۔ دیکھنا' دشمن کے مقابلے میں پیٹھ نہ پھیرنا' ورنہ الٹا نقصان اٹھاؤ گے وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ! وہاں تو بڑے طاقتور اور جنگ جو لوگ رہتے ہیں۔ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم ہرگز وہاں حملہ نہیں کریں گے۔ ہاں وہ (خود بخود) نکل جائیں تو پھر ہم ضرور وہاں دھاوا بول دیں گے'' (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرنے والوں میں دو شخص ایسے بھی تھے جن پر اللہ کا خصوصی احسان و انعام تھا وہ کہنے لگے ''بھائیو! (دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں' ایک مرتبہ) ہمت اور حملہ کر کے (اریحا شہر کے) بڑے دروازے (Main gate) سے اندر داخل ہو جاؤ۔ اگر تم (شہر کے) اندر داخل ہو گئے

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا
يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ
اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي
الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ
اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ
غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ
قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ
سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ

ع ۴/۸ وقف لازم
النصف
وقف النبي

تو (سمجھ لو) تمہیں غلبہ اور فتح حاصل ہوگئی۔ چلو سچے مسلمان بنو اور اللہ (کے وعدہ) پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسا کہ گزرو۔'' لیکن (ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی) وہ بولے ''اے موسیٰ! (سنو) جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں' ہم کبھی بھی وہاں حملہ آور نہیں ہوں گے۔ (اگر جہاد اور فتح کا اتنا ہی شوق ہے تو) آپ خود اور آپ کا پروردگار دونوں جا کر (دشمن سے) لڑیں۔ (ہم سے کوئی توقع نہ رکھیں) ہم تو (بہر حال) یہیں رہیں گے۔'' اس پر موسیٰ نے (بہت ہی زیادہ پریشان اور غم زدہ ہو کر) التجا کی: پروردگار مجھے اپنی ذات اور اپنے بھائی (ہارونؑ) کے سوا کسی پر کوئی اختیار نہیں۔ آپ ہی ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں' چنانچہ اللہ نے (حکم) فرمایا: ''یہ لوگ اب چالیس سال تک اُس (پاک) سرزمین (کی فتح و غلبہ) سے محروم رہیں گے۔ اس عرصہ میں اِسی بیابان میں سر مارتے پھریں گے۔ آپ (اے موسیٰ!) ان نافرمانوں کی بزدلی پر افسردہ نہ ہوں''۔

حسد کا برا انجام (اے پیغمبر! اپنے حاسد یہود کو حسد کے بُرے انجام سے خبردار کرنے کے لئے انہیں) آدمؑ کے دو بیٹوں کا سچا واقعہ سنایئے۔ جب دونوں نے اپنی قربانی (اللہ کے حضور) قبولیت کے لئے پیش کی' تو ان میں سے ایک (ہابیل) کی قربانی (اللہ کے ہاں) قبول ہوگئی جبکہ دوسرے (قابیل) کی قربانی قبول نہ ہوئی۔ وہ (حسد سے جل کر ہابیل سے) کہنے لگا۔'' میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' اس نے (جواب میں) کہا: (بھائی جان! آپ کی قربانی قبول نہ ہونے میں میرا کیا قصور؟) اللہ تو اپنے فرمانبرداروں کی قربانی قبول فرماتے ہیں۔ اگر آپ میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے تو میں ہرگز آپ کے خلاف دست درازی نہیں کروں گا۔ مجھے تو (ایسا کرتے ہوئے) اللہ' شہنشاہِ کائنات سے ڈر لگتا ہے۔ (اگر آپ میرے قتل کے درپے ہیں تو مزاحمت نہ کر کے) میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا اور میرا گناہ اپنے سر لے کر جہنم میں جائیں کیونکہ آپ جیسے مجرموں کی یہی سزا ہے۔ چنانچہ قابیل کی انا پرستی نے اُسے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور وہ اسے قتل کر کے اپنا زبردست نقصان کر بیٹھا۔ (قتل کے بعد اُس کے ایسے ہوش اڑے کہ اسے کچھ سوجھتا ہی نہ تھا کہ لاش کا کیا کرے) پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا (جو دوسرے کوے کی لاش چھپانے کے لئے) زمین کرید رہا تھا کہ (قاتل بھی) دیکھ لے کہ بھائی کی لاش کو کیسے چھپانا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ (حسرت سے) بولا: ہائے افسوس! میں تو اِس کوے سے بھی گیا گزرا ہوں' مجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا کہ اپنی (عقل سمجھ سے) بھائی کی لاش ہی چھپا سکوں؟ چنانچہ وہ اپنے کیے پر بہت ہی پچھتایا۔ اِسی واقعہ کی بنا پر

كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ
اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا
فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ
ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّمَا
جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ
فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ
مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا
وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٥ ٩
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ
مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ
وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ
وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

شرعی سزائیں فرض ہیں

ہم نے بنی اسرائیل کے لئے (توریت میں) تحریر فرمادیا تھا کہ جو شخص قصاص لینے یا بدامنی پھیلانے کے علاوہ کسی (دوسرے) شخص کو (ناحق) قتل کرے گا تو وہ ایسا بڑا مجرم ہے) گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا (اس کے برعکس) جو شخص کسی (دوسرے) شخص کو ناحق قتل ہونے سے بچائے گا (وہ ایسا محسن ہے) گویا اس نے ساری انسانیت کو (قتل ہونے سے) بچالیا۔ اسی طرح کے واضح احکام لے کر ہمارے رسول ان (بنی اسرائیل) کے پاس آئے تھے لیکن پھر بھی ان میں سے اکثر دنیا میں ظلم و زیادتی کرتے پھر رہے ہیں۔

باغیوں کی سزا وہ لوگ جو اللہ و رسول (کے احکام نافذ کرنے والی حکومت) سے لڑتے ہیں اور (اسلامی) سرزمین میں (ڈاکہ زنی، لوٹ مار اور قتل وغارت کا) فساد مچاتے پھرتے ہیں، ان کی (اپنے اپنے جرم کے مطابق) سزا یہ ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا پھانسی دے دیئے جائیں یا مخالف سمتوں سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ سزا اُن کی دنیا میں ذلت و رسوائی کے لئے ہے، آخرت میں انہیں اس سے بھی سخت سزا ملے گی۔ مگر ہاں ان میں سے جو لوگ تمہارے گرفتار کرنے سے پہلے ہی توبہ تائب ہو جائیں (اور اپنے جرائم کی تلافی کے لئے تیار ہوں) تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ (انہیں) معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔

شرعی سزاؤں کا نفاذ: اللہ کے قرب اور کامیابی کا ذریعہ مسلمانو! (ہمیشہ اور ہر حال میں) اللہ کی فرمانبرداری کرتے رہو اور (نیک اعمال خصوصاً) اُن کے راستے میں جہاد کے ذریعے اُن کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو تا کہ (دنیا وآخرت میں) کامیاب ہوسکو۔ جو لوگ اللہ و رسولؐ کے احکام نہیں مان رہے، اگر ان کے پاس پوری دنیا کے مال ودولت سے دگنا مال و دولت بھی ہو تا کہ اسے بطور جرمانہ وہرجانہ ادا کر کے قیامت کی سزا سے بچ جائیں، تو یہ کبھی بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہیں ہر حال میں دردناک سزا مل کر رہے گی۔ وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں، مگر کبھی بھی وہاں سے نکل نہ سکیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اسی سزا میں مبتلا رہیں گے۔

چوری کی سزا (مسلمانو!) چوری کرنے والا مرد ہو یا عورت اس جرم کی سزا میں اُن کے (دائیں) ہاتھ (کلائی سے) کاٹ دیا کرو۔ یہ عبرتناک سزا اللہ کی طرف سے مقرر ہے وہ صاحب اختیار ہیں (جو چاہیں سزا مقرر فرمائیں) اور (اپنی مقرر کردہ سزا کی) مصلحت و حکمت خوب جانتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے جرم سے توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لے

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ
وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ
تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ
اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ

تو اللہ اُسے ضرور معاف فرمائیں گے وہ بے حد معاف فرمانے والے' مہربان ہیں۔ کیا تم (لوگوں) کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ آسمانوں وزمین کے اللہ ہی حکمران وشہنشاہ ہیں؟ وہ جسے (جو) چاہیں سزا دیں' جسے (جب) چاہیں معاف فرمائیں' وہی تو حاکم مطلق ہیں۔

ہر فیصلہ شرعی انصاف سے مشروط اے پیغمبر! آپؐ ان لوگوں کے بارے میں ہرگز پریشان وغم زدہ نہ ہوں جو کفر پھیلانے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ ان میں کچھ تو وہ (منافق) لوگ شامل ہیں جو زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن دل سے کافر اور بے ایمان ہیں کچھ یہودی ہیں جو ان دوسرے لوگوں تک جھوٹی خبریں پہنچانے کے لئے جاسوسی کرتے ہیں جو خود آپ کے پاس نہیں آتے (لیکن پیچھے بیٹھ کر سازشیں کرتے ہیں) اللہ کے کلام کا مفہوم بدل کر (آپ کی مجلس میں آنے والے اپنے ایجنٹوں کو) کہتے ہیں کہ آپؐ اگر یہ (ہمارے مطابق) فیصلہ دیں تو مان لینا' اگر اس کے علاوہ دیں تو نہ ماننا............ اللہ ہی جسے (بے دینی کے) فتنہ میں مبتلا رکھنے کا فیصلہ فرمالیں (اے پیغمبر!) آپ اُسے اللہ (کی سزا) سے بچانے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ .... ان لوگوں (منافقین اور یہودیوں) کے دلوں کو اللہ پاک صاف نہیں فرمانا چاہتے' ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی ہے۔ آخرت میں بھی سخت سزا (تیار ہے) اس لئے کہ یہ جھوٹ سننے' سنانے اور حرام خوری کے (مستقل) عادی ہو چکے ہیں۔ اگر یہ اپنے جھگڑے فیصلہ کے لئے آپؐ کے پاس لائیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کا فیصلہ فرمائیں یا انہیں ٹال دیں۔ اگر آپ انہیں ٹال دیں گے' تو یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اگر آپ فیصلہ کریں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ یہ لوگ آپ سے کس منہ سے فیصلہ کراتے ہیں جب کہ ان کے پاس تورات ہے' جس میں اللہ کا حکم (زنا کی سزا رجم) موجود ہے۔ یہ اس (حکم) کو نہیں مانتے ۔ یہ اصل میں ہیں ہی بے ایمان۔ یہ حقیقت ہے کہ تورات (بھی) ہم نے ہی نازل فرمائی تھی جس میں (انسانوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت اور رہنمائی تھی۔

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ
الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ
السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ
فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

ہر دور میں اللہ کی شریعت ہی ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آئین، دستور اور ضابطہ حیات ہے

یہودی (اسلامی) دور اللہ کے فرمانبردار انبیاؑ اسی (توریت) کے مطابق یہودیوں کے فیصلے کیا کرتے تھے اسی طرح ان کے علما اور مشائخ بھی جو کتاب اللہ کی حفاظت ونگرانی پر مامور تھے، اسی کی روشنی میں تمام معاملات سلجھایا کرتے تھے۔ اور (دنیا میں) اسی کے حق ہونے کے علمبردار تھے (یہودیو! اس حقیقت کو سمجھو، حق کے معاملے میں) لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ (اللہ) ہی سے ڈرو۔ دنیاوی مفاد کی خاطر میرے احکام کی سودے بازی نہ کرو (یاد رکھو) جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے وحکومت نہیں کرتے، یہی (اصل) کافر ہیں۔ ہم نے اس (تورات) میں انہیں تحریری حکم دیا تھا کہ (کسی شخص کے) قتل کے بدلے اس کے قاتل کو قتل کیا جائے، آنکھ نکالنے کے بدلے آنکھ نکالی جائے، ناک کاٹنے کے بدلے ناک کاٹا جائے کان کاٹنے کے بدلے کان کاٹا جائے، دانت توڑنے کے بدلے دانت توڑے جائیں اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم لگائے جائیں۔ لیکن جو (مظلوم) شخص اپنا بدلہ لینا معاف کر دے تو وہ اس کے لئے (اللہ کے ہاں) اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ (یاد رکھو!) جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے وحکومت نہیں کرتے وہی (مشرک، مجرم اور) بے انصاف ہیں۔

عیسائی (اسلامی) دور انہی انبیاؑ کے بعد ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھیجا جو اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے (ساتھ ہی) ہم نے انہیں (بطور شریعت) انجیل عطا فرمائی جس میں (لوگوں کے لئے ہر طرح کی) ہدایت ورہنمائی تھی۔ یہ کتاب (انجیل) بھی اپنے سے پہلی کتاب (تورات) کی تصدیق کرتی تھی اور (خود بھی) اللہ کے فرمانبردار بندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت (کا سرچشمہ) تھی۔ چنانچہ انجیل والوں کو بھی یہ حکم تھا کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق ہی اپنے معاملات چلائیں اور جو لوگ بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق اپنے معاملات نہیں چلاتے، وہی (اللہ کے) نافرمان اور باغی ہیں۔

آخری (اسلامی) دور (اے پیغمبرؐ!) اب ہم نے آپؐ پر (بھی) سچی کتاب (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب کے مضامین) پر مشتمل ہے۔ اس لئے آپؐ بھی لوگوں کے فیصلے (ہمیشہ) اللہ کی طرف سے آئے ہوئے احکام کی روشنی میں کریں اور کبھی بھی اپنے پاس آنے والے حق کو چھوڑ کر لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾
وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ
احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ
وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ
فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ۭ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ۭ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

(یہودیو' عیسائیو اور مسلمانو!) ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے (الگ الگ) شریعت کی صورت میں (زندگی گزارنے کی) راہ عمل متعین فرمائی ہے۔ اگر ہم چاہتے تو تمہیں (ایک ہی شریعت دے کر) ایک ہی امت بنا دیتے۔ لیکن ہر دور میں (قدرے مختلف احکام کے ذریعے) اصل میں تمہاری آزمائش و امتحان مقصود ہے (کہ کون ہر حال میں اللہ کے احکام کی پابندی و تعمیل کرتا ہے اور کون نہیں کرتا) اس لئے اب (اختلاف کی بحث چھوڑ کر آخری شریعت کی پابندی کرتے ہوئے) نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو کیونکہ تم سب نے اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے (وہاں نیکیاں ہی کام آئیں گی' ساتھ ہی) وہ تمہارے اختلاف (کی حقیقت و نوعیت) بھی تم پر کھول دیں گے۔ (حکم دیا جاتا ہے کہ) آپ بھی لوگوں کے درمیان اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق ہی فیصلے کریں۔ اس سلسلے میں ان کی خواہشات کی ہرگز پیروی نہ کریں بلکہ ان سے ہوشیار اور چوکنے رہیں کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے کسی بھی حکم سے اِدھر اُدھر نہ کر دیں۔ اگر یہ لوگ آپ کا فیصلہ نہ مانیں تو سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں ان کی بعض بدکرداریوں کی سزا دینا چاہتے ہیں ویسے بھی (دنیا کے) اکثر لوگ اللہ کے نافرمان اور باغی ہی ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ (کی شریعت) کو چھوڑ کر جاہلیت (من مرضی) کے فیصلے چاہتے ہیں؟ حالانکہ مسلمانوں کے لئے اللہ سے بہتر حاکم و منصف کون ہوسکتا ہے؟

دین شریعت کے مخالفین سے کوئی دوستی نہیں مسلمانو! یہودیوں' عیسائیوں کو ہرگز ہرگز اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہی (تمہارے خلاف) ایک دوسرے کے دوست ہیں (یاد رکھو!) جو کوئی تم (مسلمانوں) میں سے اُن سے دوستی کرے گا وہ انہی کا ساتھی ہے۔ اللہ تعالیٰ (ان سے دوستی کرنے والے) ظالم لوگوں کو کبھی راہ راست نہیں دکھائیں گے۔ اس کے باوجود آپ دیکھ رہے ہیں کہ منافق لوگ دوڑ دوڑ کر (دوستی کے لئے) ان میں گھسے جارہے ہیں۔ کہتے یہ ہیں۔ "گردشِ زمانہ کی وجہ سے ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں (اس وقت ان کی دوستی ہمارے کام آئیگی)۔" مگر عنقریب جب اللہ مسلمانوں کو واضح فتح عطا کریں گے یا اپنی طرف سے کوئی اور ایسا ہی معاملہ فرمائیں گے تو اس وقت یہی منافقین اپنے دلوں میں (اسلام کی صداقت و غلبہ کے متعلق) چھپائی ہوں اپنی بدگمانیوں پر پچھتائیں گے اور مسلمان بھی (ان کی یہ حالت دیکھ کر طنزاً) کہیں گے "کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑی پختہ قسمیں کھا کھا کر ہمیں یقین دلایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان (بے چاروں) کے تو سارے اعمال ہی ضائع و برباد ہو گئے یہ تو سرا سر نقصان میں جا پڑے۔"

دین و شریعت کی حفاظت کے لئے جہاد لازمی مسلمانو! یاد رکھو! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا دین (اسلام) چھوڑ کر پھر کافر ہو جائے گا

فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ١٢
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ
لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ
اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ
غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ
قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تو اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایسے لوگوں کو (سامنے) لائیں گے جن سے وہ (خود) محبت کرتے ہوں گے اور وہ لوگ بھی ان (اللہ) سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ لوگ آپس میں انتہائی نرم دل اور شفیق اور کافروں کے مقابلے کے لئے انتہائی مضبوط اور سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں خوب جہاد وقتال کریں گے کسی الزام دینے والے کے کسی الزام (رجعت پسند' انتہا پسند' بنیاد پرست' دہشت گرد اور شدت پسند وغیرہ) کی قطعاً کوئی پروانہیں کریں گے۔ یہ اللہ کا (ان لوگوں پر) خصوصی فضل و احسان ہے' وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اس (فضل) سے نواز دیتے ہیں۔ وہ تو بے حد وسعت فرمانے والے اور سب حالات جاننے والے ہیں۔

دین وشریعت کی پیروی کرنے والے کامیاب (مسلمانو!) اللہ تعالیٰ (خود) ان کے رسولؐ اور پابندی سے نماز پڑھنے والے' زکوٰۃ ادا کرنے والے اور (ہر معاملے میں) اللہ کے فرمانبردار مسلمان ہی تمہارے دوست ہیں۔ یقین جانو! جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ' ان کے رسولؐ اور مسلمانوں سے دوستی رکھیں گے یہ (لوگ) اللہ کی جماعت ہیں جو (آخرکار) غالب و کامیاب ہوگی۔

دین وشریعت کا مذاق اڑانے والے بے وقوف اور گمراہ لوگ ہیں مسلمانو! یہودیوں' عیسائیوں اور (دوسرے) کافروں کو جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے اور اسے کھیل تماشا سمجھتے ہیں انہیں ہرگز ہرگز اپنا دوست نہ بناؤ۔ اگر تم مسلمان ہو تو اللہ (کے اس حکم کی خلاف ورزی کے بُرے نتائج) سے ڈر جاؤ۔ خصوصاً جب تم نماز کے لئے اذان کہتے ہو تو اس کا (خوب خوب) مذاق اڑاتے ہیں اور (طرح طرح سے اس کی) نقلیں اتارتے ہیں' اس لئے کہ یہ پرلے درجے کے بے وقوف لوگ ہیں۔ ان عیسائیوں' یہودیوں سے ذرا پوچھئے کہ تم (ایسا کرکے) آخر ہم سے کس جرم کا انتقام لینا چاہتے ہو؟ یہی (جرم ہے) کہ ہم اللہ تعالیٰ پر (سچا' پکا) ایمان رکھتے ہیں اور اس (سچائی) پر ایمان لے آئے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے (تم پر) نازل ہوئی تھی حالانکہ تم میں سے اکثر (خود) اس کے نافرمان اور باغی ہیں۔ ان سے کہئے میں تمہیں نہ بتاؤں اللہ کے ہاں (آخرت میں) جزاء کے لحاظ سے کون بہت ہی برا شخص ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی' جن پر ان کا غضب ٹوٹ پڑا' جن میں سے کئی ایک بندر اور سؤر بنائے گئے' جنہوں نے (کھلم کھلا) باطل پرستی کی۔ یہی لوگ اللہ کے ہاں درجہ کے لحاظ سے بدتر اور راہِ ہدایت سے انتہائی بھٹکے ہوئے ہیں۔ (ان کا جھوٹ اور ان کی چالبازی دیکھو) جب آپؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ''ہم بھی مسلمان ہیں۔'' حالانکہ کافر ہی آئے تھے اور کافر ہی واپس لوٹ گئے۔ اللہ ان کی چھپی ہوئی چال بازیوں کو خوب جانتے ہیں۔

بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ
مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ وقف لازم
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ
مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ع ٩ ١٣
مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ

دین و شریعت کے معاملے میں یہودیوں، عیسائیوں کا گھناؤنا کردار

جھوٹ، ظلم اور حرام خوری آپ ان (یہودیوں، عیسائیوں) میں سے اکثر کو دیکھیں گے کہ وہ برائی اور ظلم و زیادتی نیز حرام خوری میں بہت تیز اور ہوشیار ہیں حالانکہ یہ بہت ہی بُرے کام ہیں جو (یہ) کر رہے ہیں۔ آخر ان کے مشائخ اور علماء انہیں جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ یقیناً یہ (علماء و مشائخ) بھی بہت ہی برے کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

اللہ پر طعن یہودی (بطور طنز وطعن) کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (کہ مسلمانوں کو مال و اسباب نہیں دے رہا بلکہ الٹا ان سے قرض حسنہ مانگتا ہے حالانکہ ایسی بات ہرگز نہیں) ہاتھ تو خود ان (یہودیوں) کے بندھے ہوئے ہیں اور اس بکواس پر ان پر لعنت بھی برس رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جیسے (جب، جتنا اور جس پر) چاہتے ہیں خرچ فرماتے ہیں۔

حسد و بغض اصل میں جو کلام آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے (اس کا حسد و بغض) ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی و انکار میں اضافے کا سبب بنا ہوا ہے۔ ہم نے بھی (اس کی سزا کے طور پر) ان کے درمیان آپس میں قیامت تک کے لئے عداوت اور دشمنی ڈال رکھی ہے۔ جب کبھی یہ (آپ لوگوں کے خلاف) جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسے بجھا دیتے ہیں۔

فساد اور غنڈہ گردی (اس کے علاوہ بھی) یہ دنیا میں فساد اور غنڈہ گردی کرتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ کو ایسے فسادی اور غنڈے ہرگز پسند نہیں ہیں۔ اگر یہودی، عیسائی (آپؐ پر) ایمان لا کر فرمانبرداری کی روش اختیار کریں تو ہم ضرور انہیں نعمت بھرے باغوں میں داخل فرمائیں اگر وہ (کفر و سرکشی چھوڑ کر) تورات و انجیل اور (ان کے ماحصل قرآن پر جواب) ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے عمل پیرا ہو جائیں تو ہماری طرف سے ان پر ان کے اوپر سے بھی (بارش کی طرح رزق برسے اوران کے پاؤں کے نیچے سے بھی (چشموں کی طرح اُبلے) جسے یہ (مزے سے) کھائیں۔ البتہ ان میں سے کچھ لوگ راہ راست پر بھی ہیں، لیکن ان کی اکثریت بدکردار ہی ہے۔

آپؐ کے خلاف سازشیں اے پیغمبر! جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اُسے آپؐ (صحیح صحیح اور پورے کا پورا) لوگوں تک پہنچا دیں۔ اگر آپؐ نے ایسا نہ کیا تو (سمجھ لیں کہ) آپ نے ان کے پیغام (لوگوں تک) نہیں پہنچائے۔ (بے فکر رہیں) لوگوں (کی مخالفتوں اور شرارتوں) سے اللہ آپ کو بچالیں گے۔ یقین رکھیں وہ (آپ کے خلاف) کافروں کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

سچے دین پر ہونے کے جھوٹے دعوے یہودیوں، عیسائیوں کو (صاف صاف) بتائیں

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ
مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًاۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ
لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ
اِلَیْهِمْ رُسُلًاؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْۙ فَرِیْقًا
كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَۗ ﴿۷۰﴾ وَ حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا
وَ صَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِیْرٌ مِّنْهُمْؕ
وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَؕ وَ قَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْؕ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ
عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍۘ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ وقف لازم
اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌؕ وَ اِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَهٗؕ

کہ اگر تم لوگ تورات' انجیل اور (ان کے بعد) اپنے پروردگار کی طرف سے اپنی طرف نازل ہونے والے کلام (قرآن) پر پوری طرح عمل نہیں کرتے تو تمہارا کوئی دین مذہب نہیں ہے۔ لیکن (آپ دیکھیں گے کہ یہ بات ماننے کی بجائے) آپؐ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہونے والے کلام (کے حسد) کی وجہ سے ان کی اکثریت کے انکار اور سرکشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ بہر حال آپ ان بے ایمانوں کی اس حالت پر افسوس نہ کریں۔ (بلکہ انہیں بتائیں کہ اللہ کے ہاں کسی کی کوئی اجارہ داری نہیں ہے) مسلمان ہوں یا یہودی۔ صابی ہوں یا عیسائی ان میں سے جو لوگ بھی (آپؐ کی اتباع میں) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے نیک اعمال کریں گے' انہیں (آخرت میں) کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہوگی۔

حق وہدایت سے اندھے اور بہرے یہ حقیقت ہے کہ ہم نے (اس سے پہلے) بنی اسرائیل سے (اپنی شریعت کی پابندی کا) پختہ وعدہ لیا تھا اور (اس کی یاد دہانی اور وضاحت کے لئے یکے بعد دیگرے) کئی رسول بھیجے تھے۔ مگر جب بھی کوئی رسول ان کی من مرضی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو کئی ایک (رسولوں) کو انہوں نے جھٹلایا اور کئی ایک کو قتل کر ڈالا اور سمجھے کہ (ایسا کرنے پر) انہیں کوئی گرفت نہ ہوگی۔ اسی (گمراہی) میں یہ اتنا بڑھے کہ (حق وہدایت سے بالکل) اندھے اور بہرے ہو گئے۔ پھر (ان کے توبہ تائب ہونے پر) اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا لیکن (دوبارہ کچھ مدت بعد) پھر ان میں سے اکثر ایسے ہو گئے جنہیں نہ حق بات نظر آتی ہے اور نہ ہی وہ کوئی حق بات سن سکتے ہیں۔ اللہ ان کے عمل و کردار کو بغور دیکھ رہے ہیں۔

باطل عقائید یقیناً وہ لوگ (پرلے درجے کے) کافر اور بے ایمان ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیحؑ ہی اللہ تعالیٰ ہیں۔ حالانکہ مسیحؑ (بار بار) یہ اعلان کرتے رہے: ''اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت وبندگی کرتے رہو۔ وہی میرے پروردگار بھی ہیں اور تمہارے پروردگار بھی۔ یاد رکھو! جس شخص نے کسی کو بھی ان کا شریک ٹھہرایا' اس پر انہوں نے جنت حرام کر دی ہے۔ اس کا (آخری) ٹھکانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے۔ ایسے مشرکوں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا (جو انہیں وہاں سے نکلوا سکے)۔'' یقیناً وہ لوگ (بھی) کافر اور بے ایمان ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تین میں سے ایک ہیں۔ حالانکہ اکیلے اللہ کے سوا کوئی حاکم ومعبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اِن (مشرکانہ) باتوں سے باز نہ آئے تو انہیں دردناک سزا ملے گی۔ کیا یہ لوگ (اتنا سمجھانے کے بعد بھی) اللہ کے حضور توبہ کر کے اُن سے اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگتے؟

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ
كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ
اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ
غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ
اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ع ١٤
مِنْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَفِی
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَاۤ
اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ
وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

حالانکہ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔ مریم کے بیٹے مسیحؑ (جن کو اللہ قرار دیا جارہا ہے) محض ایک رسول تھے' جن سے پہلے بھی بے شمار رسول گزر چکے ہیں۔ ان کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں۔ وہ دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھایا کرتے تھے (جس کے نتیجہ میں ٹٹی پیشاب کے محتاج تھے) دیکھئے ہم ان بے ایمانوں کو سمجھانے کے لئے کیسے واضح دلائل بیان فرمارہے ہیں' لیکن انہیں دیکھئے' پھر بھی کس طرح الٹے بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

غیر اللہ سے مرادیں مانگنا ان سے ذرا پوچھئے تو سہی کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان (ہستیوں) سے دعائیں التجائیں کر رہے ہو؟ جنہیں تمہیں نفع نقصان پہنچانے کا اختیار ہی نہیں؟ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ (تمہاری ان ساری شرکیہ دعاؤں کو) سنتے ہیں اور (تمہارے سارے مشرکانہ اعمال کو) جانتے ہیں۔

دین میں اپنی طرف سے زیادتی کرنا اے یہودیو' عیسائیو! اپنے دین میں خواہ مخواہ (اپنی طرف سے) زیادتی نہ کیا کرو' نہ ہی اُن لوگوں کی خواہشات کے پیچھے چلو جو (تم سے) پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور بے شمار لوگوں کو بھی سیدھے راستے سے گمراہ کر گئے۔ (ان کی بُری حرکات) اور بڑے بڑے گناہوں (مثلاً کھلم کھلا اللہ کی) نافرمانیوں' شرعی حدود کی خلاف ورزیوں اور برائیوں کے ارتکاب سے (ایک دوسرے کو) منع نہ کرنے کی وجہ سے ہی بنی اسرائیل کے ان کافروں پر داؤدؑ اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی زبان سے لعنت کی گئی تھی۔

کافروں کا ساتھ دینا اب بھی ان میں سے اکثر کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ (مسلمانوں کے خلاف) کافروں سے دوستی کر کے اپنے حق میں ایسا برا طرزِ عمل اختیار کر رہے ہیں۔ جس سے (دنیا میں بھی) اللہ ان سے سخت ناراض ہیں اور (آخرت میں بھی) یہ دائمی سزا بھگتیں گے۔ اگر ان کا اللہ تعالیٰ' نبی اکرمؐ اور ان پر نازل شدہ (شریعت) پر ذرا بھی ایمان ہوتا تو یہ کبھی بھی ان کافروں (مشرکین عرب) سے دوستی نہ کرتے۔ لیکن ان میں سے اکثر نافرمان اور بدکردار ہیں۔

مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو (جو آپس میں دوستی رکھتے ہیں دنیا میں) مسلمانوں کا آپ سب سے بڑا دشمن پائیں گے۔ البتہ الفت و محبت کے لحاظ سے مسلمانوں کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو نصاریٰ (عیسائی) کہتے ہیں اس کی وجہ سے یہ ہے کہ ان میں (صحیح) عالم اور (دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) زاہد موجود ہیں جن میں عاجزی وانکساری پائی جاتی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ
مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾
فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ
بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ
اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا
اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

آپ پر ایمان لانے والے عیسائیوں کو اجر و انعام اور وہ لوگ جب (ہمارے) اس رسولؐ پر نازل شدہ کلام (قرآن کریم) سنتے ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے باعث اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں: ''اے پروردگار! ہم (اسے) مانتے ہیں آپ ہمیں بھی (اپنے سچے دین کے) ماننے والوں میں نوٹ فرمالیں! آخر اللہ تعالیٰ اور اس (دین) حق کو جو ہمارے پاس آچکا ہے انہیں نہ ماننے کا ہمارے پاس کیا جواز ہے؟ جبکہ ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائیں ۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں اس (پرخلوص) قول کے بدلے ایسے باغات عنایت فرمائیں گے جن میں نہریں جاری ہیں' جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔ خلوص دل سے نیکی کرنے والوں کا (ہمارے ہاں) یہی بدلہ (و انعام) ہے (اس کے برعکس) جو لوگ ہماری باتوں کو نہیں مان رہے بلکہ (الٹا) انہیں جھٹلا رہے ہیں' وہ اہل دوزخ ہیں (اس میں ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں گے)۔

حلال و حرام کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں مسلمانو! اللہ نے جو پاک صاف چیزیں تمہارے لئے حلال فرمائی ہیں انہیں (زہد و تقویٰ کے جوش میں اپنے اوپر) حرام نہ کرلو' نہ ہی اس سلسلے میں حد سے بڑھو۔ یقین جانو! اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتے بلکہ اللہ کی عطا کردہ حلال پاک چیزیں (خوب مزے سے) کھاؤ اور (حلال و حرام کے بارے میں) اللہ کی نافرمانی سے بچو جنہیں تم (اپنا شارع و شہنشاہ) مانتے ہو

قسمیں توڑنا حرام ہے (قسمیں کھانے سے بچتے رہو) تمہاری لایعنی و بلا ارادہ قسموں پر اللہ تعالیٰ گرفت نہیں فرماتے' لیکن تمہاری وہ قسمیں جو تم دلی ارادہ کے ساتھ کھاتے ہو' ان پر ضرور باز پرس فرمائیں گے یاد رکھو' ایسی پختہ قسم (توڑنے) کا کفارہ دس محتاجوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا انہیں (دس محتاجوں کو) کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ بھی میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ یہ تمہاری ان قسموں کا بدلہ ہے جنہیں تم کھالو (لیکن پورا نہ کرسکو) اپنی قسموں کا پورا پورا لحاظ رکھا کرو (انہیں حتی الامکان پورا کرو' توڑ دو تو کفارہ ادا کرو) اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام واضح فرماتے ہیں تاکہ تم (ہر حال میں) ان کے شکر گزار (اور تابعدار بنے) رہو۔

حرام کاموں سے بچنے میں کامیابی ہے مسلمانو! شراب' جوا' مزار اور فال گیری

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا
يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ
وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ‌ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ﴿٩١﴾
وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاحۡذَرُوۡا‌ۚ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّمَا عَلٰى رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿٩٢﴾ لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحۡسَنُوۡا‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَيَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَىۡءٍ مِّنَ ع
الصَّيۡدِ تَنَالُهٗۤ اَيۡدِيۡكُمۡ وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّخَافُهٗ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ
فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ‌ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ
هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ صِيَامًا
لِّيَذُوۡقَ وَبَالَ اَمۡرِهٖ‌ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ‌ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ
اللّٰهُ مِنۡهُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ‌ۚ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ

سب گندے شیطانی کام ہیں اُن سے بچو تا کہ کامیاب ہوسکو۔ شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور غصہ پیدا کر کے تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ کیا اب بھی ان (سب کاموں) سے رکتے ہو یا نہیں؟ اللہ کا حکم مانتے ہوئے اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہوئے ان (بری) باتوں سے باز آجاؤ، لیکن اگر نافرمانی پر ہی تلے ہوئے ہو تو یاد رکھو ہمارے رسولؐ کے ذمہ تمہیں ہمارے احکام صاف صاف پہنچا دینا ہے (نہ ماننے سے تمہارا اپنا ہی نقصان ہے) جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کر رہے ہیں انہوں نے (ممانعت سے پہلے پہلے) جو کچھ کھایا پیا تھا اس کا ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ آئندہ ان (حرام) چیزوں سے بچ کر رہیں۔ ایمان پر (ثابت قدم) رہ کر نیک اعمال کرتے رہیں، جس بات سے روکا جائے (اس سے) رک جائیں۔ (اسی طرح) ایمان کی حالت میں برائیوں سے بچتے ہوئے، نیکیاں کرتے کرتے (زندگی گزاریں) اللہ کو واقعی ایسے ہی نیک کردار لوگ پسند ہیں۔

احرام کی حالت میں جنگلی شکار حرام ہے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہیں (احرام کی حالت میں) اُس شکار کے ذریعے تھوڑا سا ضرور آزمائیں گے جو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی زد میں ہوگا تا کہ وہ ظاہر فرمائیں کہ تم میں سے کون بن دیکھے اُن سے ڈرتا ہے (اور شکار نہیں کرتا) پھر جو شخص اس (حکم) کے بعد بھی حد سے بڑھ جائے (شکار کر گزرے) تو اس کے لئے دردناک سزا (تیار) ہے۔ مسلمانو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو، جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر (حالت احرام میں) شکار مارے تو جو جانور اس نے مارا ہے ویسا ہی جانور مویشیوں میں سے اس کے بدلے میں دے اس جانور کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کریں اور یہ جانور کعبہ لے جا کر قربان کیا جائے یا اس کا کفارہ چند مساکین کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ (احرام کا شکاری) اپنے کئے کی سزا بھگتے۔ مگر اس سے پہلے جو ہو چکا وہ اللہ نے معاف فرما دیا، مگر جو شخص اب ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے انتقام لیں گے، یاد رکھو وہ سخت انتقام لینے والے ہیں (تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدے کے لئے (احرام کی حالت میں) بحری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے البتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو (بدستور) تم پر حرام ہے۔

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ
الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآىِٕدَ ؕ
ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ یٰۤاَیُّهَا ع
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ
تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِیْرَةٍ وَّلَا سَآىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِیْلَةٍ وَّ
لَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ
قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا یَضُرُّكُمْ
مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ

اس سلسلے میں اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو' جن کے پاس تم (اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے) حاضر ہوگے۔

حرام سے بچاؤ کے لئے کعبہ دینی و معاشی استحکام کا ذریعہ اللہ نے (اپنے) محترم گھر کعبہ کو لوگوں کے لئے (امن و معاش اور اجر و ثواب کا) ذریعہ بنایا ہے' اسی طرح ادب والے مہینے' قربانی کے جانور اور وہ جانور (بھی) جن کے گلوں میں اللہ کی نیاز کے پٹے پڑے ہوں' (اسی مقصد کے لئے ہیں) ایسا اس لئے کیا گیا ہے تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ اللہ کو آسمانوں و زمین کی ساری معلومات ہیں اور یہ کہ وہ تمہاری ہر (دینی و دنیاوی) مصلحت وضرورت سے آگاہ ہیں (جسے وہ پورا فرمارہے ہیں نیز) یہ بات اچھی طرح جان لو (کہ نافرمانوں کے لئے) ان کی سزا بڑی سخت اور (فرمانبرداروں کے لئے) وہ بے حد بخشنے والے، مہربان ہیں۔ اس رسولؐ کے ذمے تو صرف (ہمارے احکام) پہنچانا ہے۔ (رہا) تمہارا ظاہری و باطنی عمل و کردار' اُسے اللہ ہی جانتے ہیں (جس کا وہی حساب لیں گے) انہیں بتایئے کہ حرام اور حلال ہرگز برابر نہیں ہیں' اگرچہ تمہیں حرام کی کثرت کتنی ہی اچھی لگے۔ اس لئے اے سوچنے سمجھنے والو! (اس بارے میں) میں اللہ سے ڈرو (حرام چھوڑو' حلال اختیار کرو) تاکہ تمہیں (دنیا و آخرت میں) کامیابی نصیب ہو۔

ضرورت سے زیادہ سوالات کرنا منع ہے مسلمانو! (پیغمبرؐ سے) ایسی باتیں (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو' جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں۔ نزول قرآن کے زمانے میں (جبکہ آپؐ ابھی زندہ ہیں) پوچھو گے تو وہ تمہیں بتا دی جائیں گی (لیکن ان کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا اب تو) اللہ نے تمہاری یہ غلطی معاف فرما دی (آئندہ احتیاط کرنا) اللہ تو بہت ہی بخشنے والے' درگزر فرمانے والے ہیں۔ تم سے پہلے بھی ایک قوم (بنی اسرائیل) نے ایسی ہی باتیں (اپنے انبیاؑ سے کرید کرید کر) پوچھی تھیں پھر (جب انہیں بتائی گئیں تو) وہ ان کا انکار کر گئے۔

اللہ کے ذمہ جھوٹ لگانا حرام ہے اللہ تعالیٰ نے ہرگز ہرگز یہ حکم نہیں دیا کہ کان پھٹی اونٹنی یا سانڈیا مسلسل دو مادہ بچے دینے والی اونٹنی یا دس بچوں والے اونٹ کو آوارہ (بتوں کے نام) چھوڑ دو (اور ان سے دودھ سواری اور بوجھ لادنے کا کام نہ لو) بلکہ یہ کافر جن میں سے اکثر کو کوئی عقل اور سمجھ ہی نہیں ہے خود جھوٹ گھڑ گھڑ کر اللہ کے ذمے لگا رہے ہیں جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ کلام (قرآن کریم) اور رسولؐ کی طرف آؤ (کہ وہاں سے ان کے حلال و حرام ہونے کا فیصلہ کرائیں) تو جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہمارے باپ دادے چلتے آرہے ہیں۔ (ان سے پوچھئے) اگر تمہارے باپ دادے جاہل اور گمراہ ہوں (تو پھر بھی انہی کے پیچھے چلو گے؟) مسلمانو! تمہیں (سب سے پہلے) اپنی (اصلاح) کی فکر کرنی چاہیے جب تم خود صحیح راستے پر چل رہے ہو تو (تمہارے سمجھانے کے باوجود اگر) کوئی شخص گمراہ رہتا ہے تو اس (کی گمراہی) سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔ تم سب (مرنے کے بعد) اللہ کے حضور حاضر ہوں گے وہ تمہیں بتائیں گے۔

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ
ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ
اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا
فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ
اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى
وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ ع
الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى وقف لازم
الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ

کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے ہو۔

وصیت میں گڑ بڑ حرام ہے مسلمانو! جب تم میں سے کسی شخص کی موت (قریب) آجائے تو وہ وصیت کرتے وقت مسلمانوں میں سے دو معتبر شخص گواہ کر لے یا اگر حالت سفر میں تمہیں موت کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے (اور مسلمان گواہ میسر نہ ہوں) تو دو غیر مسلموں کو ہی گواہ کر لو۔ پھر اگر ان (گواہوں کی صداقت) کے متعلق تمہیں شبہ پڑ جائے تو ان دونوں کو نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو اور وہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کریں: ''ہم اس گواہی سے کوئی مفاد حاصل نہیں کر رہے ہیں (نہ ہی کسی کی رعایت کر رہے ہیں) اگرچہ وہ ہمارا قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہو' اور نہ ہی ہم اللہ کی (طرف سے فرض شدہ) گواہی کو چھپا رہے ہیں۔ اگر ایسا کریں تو ہم مجرم ہیں۔'' پھر اگر پتہ چلے کہ وہ دونوں گناہ میں ملوث ہو کر حقیقت کو چھپا گئے ہیں تو ان کی جگہ دو اور گواہ کھڑے کرو جو پہلے گواہوں سے بہتر ہوں اور وہ اُن لوگوں کی طرف سے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہے وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی پہلے گواہوں کی نسبت زیادہ صحیح اور سچی ہے اور ہم کوئی زیادتی نہیں کر رہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم مجرم ہیں۔ یہ طریقہ اختیار کرنے سے قوی امید ہے کہ لوگ صحیح صحیح گواہی دیں گے یا اس بات سے ضرور ڈریں گے کہ کہیں ان کی گواہی دوسروں کی گواہی کے ذریعے رد نہ کر دی جائے۔ ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو' ان کے احکام پوری توجہ سے سنو (اور ان پر عمل کرو) یاد رکھو! اللہ نافرمانوں کو (اپنی) ہدایت اور رہنمائی سے محروم کر دیتے ہیں۔

آخرت میں انبیاؑ کی جواب طلبی وہ دن (قریب ہے جب) اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروںؑ کو جمع فرما کر ان سے پوچھیں گے: ''(تمہاری امتوں کی طرف سے' تمہاری دعوت کا) تمہیں کیا جواب ملا ہے؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہمیں کچھ معلوم نہیں' (ہم تو دعوت دے کر دنیا سے آ گئے تھے) بعد کی باتیں آپ ہی جانتے ہیں۔''

عیسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات (وہ وقت خاص طور پر قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ (عیسیٰؑ کو اپنے آخرت کے دربار میں بلا کر) فرمائیں گے: اے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ میں نے آپ پر اور آپ کی والدہ پر (دنیا میں) جو احسانات فرمائے تھے وہ تو ذرا ذہن میں لائیں۔ (یاد ہے) جب میں نے جبریل کے ذریعے آپ کی مدد و تائید فرمائی تھی۔ آپ پنگوڑے اور انتہائی بڑی عمر کو پہنچ کر لوگوں سے (صحیح اور صاف) باتیں کیا کرتے تھے۔ (یاد ہے) جب میں نے تمہیں قرآن کریم' سنت نبویؐ' تورات اور انجیل سکھائی تھی۔ (یاد ہے) جب آپ میرے حکم سے مٹی سے پرندے کی شکل و صورت بنا کر اُس میں پھونک مارتے تھے

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ
وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٠﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ
بِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾ اِذْ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ
عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾
قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
الربع صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾
قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ
ع ١٥/٧/٥ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۭ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ
قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ

تو وہ میرے حکم سے اصل پرندہ بن کر اڑ جاتا تھا۔(یہ بھی کہ) آپ میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کردیا کرتے تھے۔(یاد ہے) جب آپ میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال لیتے تھے۔اور(یاد ہے) جب آپ بنی اسرائیل کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے تو میں نے آپ کو ان کے (ہاتھوں گرفتار ہونے) سے بچایا تھا۔ پھر (یاد ہے) جب میں نے حواریوں کو اشارہ فرمایا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ) پر ایمان لاؤ تو انہوں نے آپؑ سے کہا تھا:'' ہم (آپؑ کو اللہ کا رسول) مانتے ہیں اور گواہ رہنا کہ ہم (اللہ تعالیٰ اور آپؑ کے) فرمانبردار ہیں۔''(پھر یاد ہے) جب حواریوں نے آپؑ سے عرض کیا تھا:'' اے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ! کیا آپ کے پروردگار ایسا کر سکتے ہیں کہ ہمارے لئے آسمان سے پکا پکایا کھانا نازل فرما دیں؟'' تو آپ نے انہیں فرمایا تھا۔اگر (اللہ تعالیٰ اور مجھے) واقعی سچا مانتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔ (ایسے سوال کر کے امتحان نہ لو) انہوں نے جواباً عرض کیا تھا: ''ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں بھی اور (اس مشاہدہ سے) ہمیں دلی اطمینان بھی نصیب ہو جائے اور ہمیں یقین ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے فرمایا سچ فرمایا اور (ہم لوگوں کے سامنے' اس کے نزول کی) گواہی (بھی) دے سکیں۔''(اس پر آپ نے اے) مریم کے بیٹے عیسیٰ! (ہم سے) دُعا کی تھی: اے اللہ! ہمارے آقا و پروردگار! آپ ہمارے لئے آسمان سے تیار شدہ کھانا نازل فرمائیں جو ہمارے (ان) موجود لوگوں اور بعد میں آنے والوں کے لئے خوشی کا باعث ہو نیز یہ ہمارے لئے آپ کی قدرت کی نشانی ہو' ہمیں آپ یہ کھانا ضرور کھلائیں آپ ہی سب سے بہتر (کھانے) کھلانے والے ہیں۔ چنانچہ اللہ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) میں یہ کھانا تمہارے لئے بھیج رہا ہوں لیکن جو اس کا انکار اور ناشکری کرے گا' اُسے ایسی سزا دوں گا جیسی دنیا والوں میں سے میں نے (آج تک) کسی کو نہ دی ہو گی۔''

حضرت عیسیٰؑ سے باز پرس اس کے بعد اللہ تعالیٰ مریم کے بیٹے عیسیٰؑ سے پوچھیں گے ''(میرے اتنے احسانات کے باوجود) کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ کو معبود بنا لو؟''

حضرت عیسیٰؑ کا جواب وہ جواب دیں گے''(یا اللہ!) آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ میں ایسی بات کہوں؟ جس کے کہنے کا مجھے اختیار ہی نہ تھا۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہے تو ضرور آپ کے علم میں ہو گی' کیونکہ آپ میرے دل کی باتیں جانتے ہیں' میں آپ کے دل کی باتیں نہیں جانتا۔

إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ
اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ
فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ
صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — خَمْسٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ
وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم
مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ
تَمْتَرُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ
جَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ
رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ
فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ

(ویسے بھی) ہر قسم کی پوشیدہ باتیں آپ ہی جانتے ہیں۔ میں نے (اپنے زمانہ رسالت میں) لوگوں سے صرف وہی باتیں کی تھیں، جن کا آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا (یعنی) یہ کہ اللہ ہی کی بندگی کرو وہ میرے پروردگار بھی ہیں، تمہارے پروردگار بھی۔ جب تک میں ان میں موجود رہا، ان کی نگرانی کرتا رہا۔ (کہ وہ کفر و شرک نہ کریں) جب آپ نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو آپ ہی ان کے نگران (حال) تھے۔ آپ کو تو ہر بات کی خبر ہے۔ اگر آپ انہیں (کفر و شرک کی وجہ سے) سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں، (آپ کو ان پر مکمل اختیار ہے) اگر انہیں معاف فرمائیں تو آپ صاحب اختیار ہیں اور (معافی کی) حکمت و مصلحت جاننے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''آج (قیامت) وہ دن ہے جس میں سچے انسانوں کو (ان کے ایمان و عمل کی) سچائی و خلوص ہی فائدہ دے گا۔ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن میں نہریں چل رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان (کے ایمان و اعمال کی وجہ) سے خوش ہیں اور وہ (جنت ملنے پر) اللہ تعالیٰ سے خوش ہیں۔ یہ (انسان کی) زبردست کامیابی ہے۔

(یہ بات ہر وقت ہر انسان کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ) آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان (تمام مخلوقات و موجودات پر) اللہ ہی کی بادشاہت و حکومت ہے اور (ان میں) سب اختیار و اقتدار انہی کا ہے۔

الانعام : مویشی

باب 6 (مکی) — ایک سو پینسٹھ آیات اور بیس رکوع پر مشتمل

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ایک اور لاشریک ہونے کے دلائل

نظام کائنات کی تخلیق سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جنہوں نے آسمانوں و زمین پیدا فرما کر (ان میں) اندھیرے روشنی کا انتظام فرمایا، لیکن کافر لوگ پھر بھی دوسری ہستیوں کو ان کے برابر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہی نے تمہیں (انسانوں کو) مٹی سے پیدا فرما کر تمہارے لئے (زندگی کی) ایک مدت مقرر فرمائی اور دوسری مدت (قیامت بھی محاسبے کے لئے) اُن کے ہاں مقرر ہے۔ مگر (افسوس) پھر بھی تم لوگ (ان کی قدرت میں) شک کرتے ہو جب کہ آسمانوں و زمین میں وہی (اکیلے حاکم و معبود) ہیں جو تمہاری چھپی، کھلی باتوں اور تمہارے ہر عمل و کردار کو جانتے ہیں۔

رہنمائی کے لئے احکام بھیجنا (لوگوں کی حالت یہ ہے) ان کے پروردگار کے احکام میں سے جو حکم بھی ان کے پاس (عمل کرنے کے لئے) آتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ (اب حضرت محمدؐ اور قرآن کی صورت میں) جو (دین) حق اُن کے پاس آیا ہے اس کو بھی انہوں نے جھٹلا دیا ہے، بہر حال جس حق کا یہ مذاق اڑا رہے ہیں اُس (کے غلبے) کی جلد ہی انہیں خبریں ملیں گی۔ کیا ان لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا؟

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ
لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ
لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَ
لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا ع
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَلَهٗ
مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣ قُلْ اَغَيْرَ
اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ
قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

نافرمانی پر قوموں کی ہلاکت کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی ایسی قومیں ہلاک کر دی ہیں جنہیں ہم نے دنیا میں تم سے بھی زیادہ استحکام بخشا تھا۔ ان پر ہم نے آسمان سے موسلادھار بارشیں برسا کر ان (کی خوشحالی) کے لئے نہریں چلائی تھیں، مگر پھر ان کے گناہوں کی سزا میں ہم نے انہیں تہس نہس کر کے رکھ دیا، بعد میں (آزمائش کے لئے) اور قوموں کو اٹھا کھڑا کیا۔

(اے پیغمبرؐ!) اگر ہم کاغذ پر لکھی لکھائی کتاب بھی آپؐ پر نازل فرما دیتے اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو ان کافروں نے پھر بھی یہی کہنا تھا کہ یہ تو صاف اور صریح جادو ہے۔ ان کا یہ بھی اعتراض ہے کہ اس (پیغمبر) کے ساتھ (تصدیق کے لئے) فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا؟ (انہیں بتائیے) اگر ہم (اس کے ساتھ) فرشتہ بھیج دیتے تو معاملے کا کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور انہیں (اب تک) ہرگز مہلت نہ ملتی۔ نیز اگر ہم کسی فرشتے کو (بطور پیغمبر یا پیغمبر کا معاون بنا کر) بھیجتے (پھر بھی انہوں نے اسی شبہ میں مبتلا ہونا تھا جس میں یہ اب مبتلا ہیں۔ (پریشان نہ ہوں) آپؐ سے پہلے بھی پیغمبروں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے مگر مذاق اڑانے والے اُسی عذاب کا شکار ہو گئے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ان سے کہئے (اگر میری باتوں کا یقین نہیں تو) دنیا میں چل پھر کر دیکھ لو (انبیاءؑ کے) جھٹلانے والوں کا کیا (بُرا) انجام ہو چکا ہے۔

سب کو کھانا پلانا ان سے پوچھیں آسمانوں وزمین میں موجود (سب کچھ) کس کا ہے؟ (پھر) انہیں بتائیں کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے جنہوں نے (لوگوں پر) رحم وکرم فرمانا (اور انہیں فوری سزا نہ دینا) اپنی ذات پر لازم فرما لیا ہے لیکن قیامت کے روز جس کا آنا یقینی ہے وہ ضرور سب کو جمع (کر کے جزا و سزا کا فیصلہ) فرمائیں گے۔ (مگر) خود کو تباہی و ہلاکت سے دو چار کرنے والے لوگ (اِس بات کو) نہیں مانتے یاد رکھو! رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں جو کچھ بھی موجود اور آباد ہے اس پر اللہ ہی کا قبضہ واقتدار ہے۔ وہی (سب باتیں) سننے والے اور (سب حالات) جاننے والے ہیں۔ ان سے پوچھیں: ''کیا میں اللہ تعالیٰ کو جو آسمانوں و زمین کو پیدا فرمانے والے، سب کو کھلانے والے، جن کو کوئی نہیں کھلاتا چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز اور مشکل کشا بنا لوں؟ (میں تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا) بلکہ انہیں بتائیں کہ مجھے تو حکم ہے: ''سب سے پہلے میں ہی (اللہ کا) فرمانبردار بندہ بنوں اور کبھی بھی شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔'' انہیں یہ بھی بتائیں کہ اگر میں اپنے پروردگار کی (کسی معاملے میں بھی) نافرمانی کروں تو مجھے (آخرت کے) سخت دن کی سزا سے ڈر لگتا ہے۔

عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ
اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ هُوَ الْقَاهِرُ
فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ
قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ
بِهٖ وَ مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ
لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ وقف لازم
اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ وقف لازم
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى ع ۲
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ یَوْمَ
نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا
مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ
اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ

اس روز جو شخص سزا سے بچ گیا' (سمجھ لو) اس پر اللہ کی خصوصی مہربانی ہے اور یہ (اُس شخص کی) نمایاں کامیابی ہے۔

سب تکالیف دُور فرمانا یاد رکھو! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائیں تو اس تکلیف کو خود اُن کے سوا کوئی دوسرا دُور نہیں کر سکتا' اگر وہ تمہیں کسی فائدے اور بھلائی سے نوازیں تو وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ وہ اپنے بندوں پر پورا غلبہ و اختیار رکھتے ہیں۔ ان کے حالات پوری طرح جانتے اور خوب سمجھتے ہیں (کہ کسی کے حق میں یا خلاف کون سی کاروائی مناسب ہے)۔

ان کے سوا کسی کا معبود نہ ہونا ان (کافروں) سے پوچھیں: ''گواہی کے اعتبار سے کون سب سے بڑا (گواہ) ہے؟'' انہیں (خود) بتائیں کہ اللہ تعالیٰ۔ (وہی) میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہیں (کہ میں ان کا رسول ہوں اور انہی نے) میرے پاس قرآن بھیجا ہے کہ میں اس کے ذریعے تمہیں بھی اور جس جس تک یہ پہنچے (آخرت کی سزا سے) خبردار کر دوں۔ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں؟ انہیں بتائیں کہ میں تو (ایسی جھوٹی گواہی) ہرگز نہیں دیتا۔ انہیں (مزید) (بتائیں (کہ میں ایسی غلط گواہی کیسے دوں جب کہ) معبود تو صرف وہی ایک ہیں اور تم جن جن کو ان کا شریک قرار دیتے ہو' میں ان سے بری اور بے زار ہوں۔ (نیک کردار) یہودی اور عیسائی اس حقیقت کو اپنے بیٹوں کی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں' وہ اس بات کو نہیں مان رہے۔ بلکہ وہ شخص سب سے بڑا مجرم ہے جو اللہ کے ذمے جھوٹ لگاتا ہے (کہ انہوں نے کسی کو اپنا رسول نہیں بنایا)' یا (رسول کے ذریعے آئی ہوئی) اُن کی باتوں کو جھٹلاتا ہے۔ یاد رکھئے ایسے مجرم (آخرت میں) نجات نہیں پا سکیں گے۔

مشرکوں کا اپنے شرک سے مکرنا اس روز ہم سب لوگوں کو اکٹھا کر کے ان مشرکوں سے پوچھیں گے جن جن کو تم (اللہ کا) شریک قرار دیا کرتے تھے آج وہ کہاں ہیں وہ سوائے اس جھوٹا بیان دینے کے کچھ نہ کر سکیں گے: ''ہمارے پروردگار اللہ (آپ) کی قسم! ہم نے دنیا میں کبھی شرک نہیں کیا'' دیکھو' کس طرح اپنے بارے میں جھوٹ بولیں گے۔ اور وہاں ان کے سارے خود ساختہ معبود ان سے گم ہو جائیں گے۔

مشرکوں کا قرآن سے بھاگنا ان میں سے کچھ لوگ آپ کی باتیں سنتے ہیں مگر (اُن کے دینِ حق سے تعصب اور ضد کی بنا پر) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں' جن کی وجہ سے وہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان کے کانوں پر ڈاٹ ہے (سب کچھ سننے پر بھی کچھ نہیں سنتے) وہ لوگ ساری نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کافروں کی حالت یہ ہے کہ جب بھی آپؐ کے پاس آتے ہیں بحث و تکرار کرتے ہیں (اور جب کوئی جواب نہیں آتا) تو کہتے ہیں:

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ
يَنْــَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ
رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ
مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾
وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ
تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَ
رَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ ع
كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا
عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا
سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ
الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا
كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ
وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

''قرآن (میں کیا رکھا ہے یہ) تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔'' چنانچہ لوگوں کو بھی قرآن (سننے' ماننے) سے روکتے ہیں' خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح وہ اپنے ہی لئے تباہی کا سامان کر رہے ہیں۔ مگر انہیں اس کا احساس نہیں۔ کاش! آپ انہیں دیکھیں' جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے تو اسے دیکھتے ہی کہنے لگیں گے: ''کاش! ہمیں (ایک دفعہ پھر) دنیا میں بھیج دیا جائے' تو ہم کبھی بھی اپنے پروردگار کے احکام کو نہ جھٹلائیں' بلکہ (ہر لحاظ سے) ان کے فرمانبردار بندے بن کر رہیں (یہ بات وہ خلوص نیت سے نہیں کہہ رہے) صرف اس لئے کہہ رہے ہیں کہ جس کفر کو وہ چھپایا کرتے تھے وہ کھل کر اُن کے سامنے آگیا ہے' ورنہ اگر یہ دنیا میں واپس بھی چلے جائیں تو پھر وہی کام کریں جن سے انہیں منع کیا جاتا تھا۔ یہ دراصل پرلے درجے کے جھوٹے لوگ ہیں۔

کافر مشرک پچھتائیں گے (کافر) یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری دنیا کی اس زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں اور نہ ہی کبھی ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے۔ کاش! آپ ان کو (اس وقت) دیکھیں جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے وہ ان سے پوچھیں گے: کیا یہ (تمہارا دوبارہ زندہ ہونا) حقیقت نہیں؟'' وہ جواب دیں گے'' ہاں ہمارے پروردگار آپ کی قسم! (حق اور سچ ہے)۔ وہ فرمائیں گے: ''اچھا تو پھر اپنے (دنیاوی) کفر کی سزا کے مزے چکھو' یقیناً وہ لوگ بھی نقصان اٹھائیں گے جو (قیامت کے روز) اللہ کے سامنے حاضر ہونے کو جھٹلا رہے ہیں۔ جب قیامت اچانک ان کے سروں پر آموجود ہوگی' تو یہی لوگ (چیخ چیخ کر) کہیں گے: ''ہائے افسوس! ہم سے اس (قیامت کے) بارے میں غلطی ہوگئی اور یہ لوگ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ سن رکھو! بہت ہی برے برے بوجھ یہ (اس روز) اٹھائیں گے (دنیا کی زندگی (جس پر یہ لوگ آج مرے جارہے ہیں) محض ایک کھیل اور تماشا ہے جب کہ فرمانبرداروں کے لئے آخرت کا گھر ہی (ہر لحاظ سے) بہتر ہے۔ کیا تم لوگ سوچتے سمجھتے نہیں؟

مشرکوں کی تباہی لازمی ہے ہمیں خوب معلوم ہے کہ آپ کو اِن کی باتیں پریشان کرتی ہیں' مگر یہ اصل میں آپ کو نہیں جھٹلا رہے' بلکہ یہ ظالم اللہ کی باتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ آپ سے پہلے بھی بے شمار پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکالیف پہنچنے پر صبر کیا (اور اپنے کام میں لگے رہے) آخر کار انہیں ہماری مدد پہنچ گئی (یاد رکھو!) اللہ کی باتیں (اور اُن کے وعدے) بدلا نہیں کرتے۔ (آپ بھی صبر سے کام لیتے ہوئے اپنا کام جاری رکھیئے) یقیناً کئی پیغمبروں کے حالات اور خبریں آپ کو پہنچ چکی ہیں۔ اگر پھر بھی کافروں کا ایمان نہ لانا آپؐ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا
فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۭ
وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ
لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ
يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ
فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ
اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ
فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا

اور آپ میں طاقت و ہمت ہے تو زمین میں (زبردستی) سرنگ نکال کر یا آسمان میں سیڑھی لگا کر ان کو (اُن کی مرضی کا) معجزہ یا نشانی لا دیں (پھر دیکھ لیں وہ ایمان لاتے ہیں یا نہیں) اگر اللہ (زبردستی) چاہتے تو سب (کافرومومن) کو ہدایت پر جمع فرما دیتے (لیکن یہ ان کی مشیت کے خلاف ہے) اس لئے (ان کی زبردستی ہدایت کے لئے) آپ نادانوں میں شامل نہ ہوں (کہ فرمائشی معجزے دکھانے پر یہ ایمان لے آئیں گے) حق بات تو وہ لوگ قبول کرتے ہیں جو بات توجہ سے سنتے ہیں (یہ کافر تو) مردے ہیں (نہ سنتے ہیں' نہ مانیں گے) انہیں تو اللہ تعالیٰ ہی (قیامت کو) زندہ فرمائیں گے (اس وقت ان کا سننا اور ایمان لانا مفید نہ ہو گا) پھر تو یہ (حساب کتاب کے لئے) اُن کے حضور پیش ہوں گے۔

مشرک بہرے گونگے ہیں کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ اس (پیغمبرؑ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ تو نشانی بھیجنے پر قادر ہیں' لیکن اکثر لوگ حقیقت حال کو نہیں جانتے (کہ منہ مانگی نشانی اترنے پر اسے لازماً ماننا پڑتا ہے' انکار کی صورت میں کباڑہ ہو جاتا ہے)۔ ویسے دنیا میں جتنے بھی جانور پھر رہے ہیں یا پرندے پروں کے ساتھ فضا میں اڑ رہے ہیں یہ سب تمہاری (انسانوں کی) طرح ایک ایک امت ہیں (اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں) کوئی چیز بھی ہمارے (علم و) ریکارڈ سے باہر نہیں ہے۔ پھر قیامت کے دن یہ (سب کے سب) اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے حاضر ہوں گے۔ یاد رکھو! جو لوگ ہماری باتوں کو جھٹلا رہے ہیں وہ بہرے' گونگے (جہالت اور کفروشرک کے) اندھیروں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ جسے اللہ (اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے) چاہتے ہیں گمراہ فرما دیتے ہیں اور جسے (اس کے ایمان اور نیک اعمال کے باعث) چاہتے ہیں (جنت کی طرف جانے والے) سیدھے راستے پر لگا دیتے ہیں۔

مشرک مصیبت میں شریکوں کو بھول جاتے ہیں ان (کافروں' مشرکوں) سے پوچھیں: ''اگر (فوراً) تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا (اچانک ہی) قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ اگر سچے ہو (تو صحیح صحیح جواب دو)''۔ بلکہ خالص اللہ ہی سے دعائیں کرو گے (کہ وہ اسے دُور فرما دیں) پھر اگر وہ چاہیں گے تو اس مصیبت سے جس کے لئے فریادیں کر رہے تھے' اِس سے نجات دیدیں گے' اس وقت ان سب کو بھول جاؤ گے جنہیں اللہ کا شریک قرار دیا کرتے تھے۔

مصائب و پریشانیوں کا علاج شرک سے توبہ یقیناً ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں میں رسول بھیجے تھے (جن کی نافرمانی پر) ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تھا تا کہ (نافرمانی چھوڑ کر اللہ کے حضور) عاجزی و انکساری اختیار کریں۔ پھر جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو انہوں نے کیوں ایسا نہ کیا کہ اپنی بداعمالیوں پر توبہ تائب ہو کر ہمارے سامنے گڑگڑاتے؟ آہ وزاری کرتے؟ لیکن ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے' اس لئے کہ شیطان نے انہیں ان کی بدکرداریوں پر مطمئن کر دیا تھا۔ آخر جب انہوں نے وہ نصیحت جو انہیں (اصلاح و فلاح کے لئے) کی گئی تھی یکسر فراموش کر دی تو ہم نے (بطور آزمائش) ان پر ہر طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے کھول دیئے' پھر جب وہ ہماری عطا کردہ خوشحالی میں خوب مگن و مست ہو گئے۔

أَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَأْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾
قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ
يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّا أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّيْ مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى
إِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع وَ
أَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ أَنْ يُّحْشَرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

اور انہیں کسی خطرے و نقصان کا کوئی اندیشہ نہ رہا تو ہم نے انہیں اچانک دبوچ لیا اور ان ظالموں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ اللہ' شہنشاہِ کائنات کا شکر ہے (کہ ظالموں کا قصہ پاک ہوا)

اور انہیں کسی خطرے و نقصان کا کوئی اندیشہ نہ رہا تو ہم نے انہیں اچانک دبوچ لیا اور ان ظالموں کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ اللہ' شہنشاہِ کائنات کا شکر ہے (کہ ظالموں کا قصہ پاک ہوا)

مشرک دلائل سے کتراتا ہے ان (مشرکوں) سے پوچھیں: ذرا غور کرو' اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دیں تو اللہ کے علاوہ کون (تمہارا) معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں واپس لا دے؟ دیکھو' ہم کس طرح مختلف انداز سے (اپنی قدرت کے) دلائل بیان کرتے ہیں لیکن پھر بھی (ظالم) منہ پھیرے نظریں چرائے پھرتے ہیں۔ ان سے (مزید) پوچھیں بتاؤ' اگر اللہ کا عذاب تم پر اچانک یا اعلانیہ آ جائے تو (تم) مشرکوں کے سوا کون ہلاک ہوگا؟

مشرکوں کی سزا جہنم یاد رکھو! ہم پیغمبروں کو صرف اس مقصد کے لئے (دنیا میں) بھیجتے ہیں کہ وہ (ہمارے فرمانبردار بندوں کو جنت کی) بشارت دیں اور (نافرمانوں کو دوزخ کی سزا سے) ڈرائیں۔ جو لوگ (ان کی بات) مان کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں انہیں (قیامت کے روز) کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہو گی۔ لیکن جو لوگ (ان پر نازل ہونے والی) ہماری باتوں کو جھٹلا دیتے ہیں انہیں (آخرت میں) ان کی نافرمانیوں کی سزا مل کر رہے گی۔

مشرک اندے مقلد ہیں (اے پیغمبر! لوگوں کو علی الاعلان) بتائیں کہ میں تم سے کبھی نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں' نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور نہ ہی میں فرشتہ ہونے کا دعویدار ہوں' بلکہ میں تو صرف ان احکام کی پیروی کا پابند ہوں جو (اللہ کی طرف سے) میرے پاس آتے ہیں۔ ان سے پوچھیں: ''کیا اندھا (جس کے پاس حقیقت کا علم نہیں ہے) اور دیکھنے والا (جس کے پاس حقیقت کا علم ہے) برابر ہیں؟'' کیا تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے؟

اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی سفارش نہیں آپؐ قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو جو (قیامت کے روز) اللہ کے حضور پیش ہونے سے ڈرتے ہیں یہ بات (خاص طور پر) سمجھائیں کہ وہاں اللہ کے سوا نہ اُن کا کوئی یار و مددگار ہے نہ کوئی سفارشی تاکہ وہ (دنیا میں) فرمانبرداری کا رویہ اختیاری کریں۔ (اے پیغمبرؐ!) جو (غریب مسلمان) اپنے پروردگار کی رضا کے لئے صبح و شام ان کی عبادت بندگی میں مصروف ہیں (کافر سرداروں کے کہنے پر) انہیں اپنے سے دور نہ ہٹائیں۔ آپ کسی لحاظ سے بھی ان کے عمل و کردار کے ذمہ دار نہیں ہیں' نہ ہی وہ آپؐ کے عمل و کردار کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے اگر آپ انہیں دُور ہٹائیں گے تو آپ بھی زیادتی کرنے والوں میں شامل ہوں گے۔ اسی طرح تو ہم انہیں ایک دوسرے کے ذریعے آزماتے ہیں۔

لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ
بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٤﴾
وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٥﴾ ع
قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ
لَا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾
قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ مَا عِنْدِي مَا
تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ
الْفَاصِلِينَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ
إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ
ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَ

اللہ شرک سے بچنے والوں کے قدر دان ہیں۔ (اور امیر لوگ غریبوں پر پھبتیاں کستے ہوئے) کہتے ہیں: ''اچھا' ہم میں سے اِن حضرات کو اللہ نے (دین کی) نعمت سے نوازا ہے!'' ان سے پوچھیں'' کیا اللہ تعالیٰ کو (اپنے دین کے) قدر دان معلوم نہیں؟'' (اے پیغمبر!) جب ہماری باتیں ماننے والے (غریب لوگ) آپ کے پاس آئیں تو (ان سے شفقت و محبت سے پیش آیئے خود) انہیں (پہلے) السلام علیکم کہیے اور انہیں بتایئے کہ تمہارے پروردگار نے (اپنے بندوں پر) رحم و کرم فرمانا اپنے لئے لازم کر لیا ہے' اس لئے تم میں سے جو شخص لاعلمی میں کوئی برائی کر بیٹھے' پھر وہ (اُن کے حضور) توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لے تو یقین رکھے کہ وہ لازماً معاف فرمانے والے' مہربان ہیں' دیکھو' اس طرح ہم اپنے احکام نہایت تفصیل سے بیان کرتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھیں اور ان پر عمل کریں) نیز بدکردار لوگوں کی راہ (نیک کردار لوگوں سے) الگ واضح ہو جائے۔

غیر اللہ کی پکار صریح شرک اور گمراہی ہے (اے پیغمبر! مشرکین کو صاف صاف) بتایئے تم جن کو (اپنی حاجات و مشکلات میں) پکارتے ہو' مجھے ان کی پکار و عبادت سے منع کر دیا گیا ہے (بلکہ انہیں بتایئے کہ اس بارے میں) میں ہرگز ہرگز تمہاری من مرضی پر نہیں چل سکتا' اگر (خدانخواستہ) ایسا کروں تو راہِ ہدایت چھوڑ کر بالکل ہی گمراہ ہو جاؤں۔ انہیں بتایئے کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل (سچے دین) پر قائم ہوں' جسے تم جھٹلا رہے ہو (بلکہ الٹے مخالف ہو کر عذاب کی جلدی مچا رہے ہو یاد رکھو)

ہر بات کا علم و اختیار صرف اللہ کو ہے تم جس (عذاب) کے لئے جلدی کر رہے ہو اس کا لانا میرے اختیار میں نہیں۔ اس بارے میں سارے کا سارا اختیار اللہ ہی کو ہے۔ وہ دین حق کو کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں۔ وہی (ہر معاملے کا) بہترین فیصلہ فرمانے والے ہیں۔ انہیں بتایئے کہ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو۔ اگر اس کا لانا میرے اختیار میں ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان جھگڑے کا کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا (شکر کرو' وہ اللہ کے اختیار میں ہے) اور وہ ظالموں سے نپٹنا خوب جانتے ہیں۔ سب پوشیدہ خزانوں کی چابیاں انہی کے پاس ہیں ان کے سوا کسی کو ان کا علم نہیں' خشکی و تری میں جو کچھ ہے' سب کا علم انہی کے پاس ہے۔ کوئی پتہ نہیں گرتا' جسے وہ نہ جانتے ہوں۔ زمین کی گہرائیوں میں کوئی دانہ' نیز خشک و تر کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ان کے واضح (علم و) ریکارڈ میں نہ ہو۔ وہی رات کو (نیند کی کی حالت میں) تمہاری روحیں قبض کر لیتے ہیں' دن میں جو (کام کاج) کر چکے ہوتے ہو' اُسے بھی جانتے ہیں۔ پھر دن کو تمہیں (دوبارہ) بیدار فرماتے ہیں تاکہ زندگی کی مقررہ مدت پوری ہو (اس کے بعد) آخر تم نے انہی کے حضور حاضر ہونا ہے' پھر وہ بتائیں گے کہ تم دنیا میں کیا کرتے رہے ہو۔ یاد رکھو! انہیں اپنے بندوں پر پورا غلبہ اور تسلط حاصل ہے اور

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا
لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ
كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ
شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾
وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى
يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰي مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ
ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وہی اُن کی نگرانی اور حفاظت کے لئے اپنے نگران (فرشتے) بھیجتے ہیں' پھر جب تم میں سے کسی شخص کی موت آ جاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں اور وہ اس سلسلے میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر وہ روحیں اللہ کی طرف جو اُن کے مالک حقیقی ہیں لوٹا دی جاتی ہیں۔ یادرکھو! وہی ان کے بارے میں فیصلے فرمائیں گے اور وہ حساب لینے میں سب سے تیز ہیں۔

مشرکین کی اللہ سے وعدہ خلافیاں انہیں پوچھئے: بری اور بحری مصائب سے تمہیں کون نجات دیتا ہے؟ جب تم چپکے چپکے آہ وزاری کرتے ہوئے ان سے دعائیں کرتے ہو کہ اگر وہ اس مصیبت سے ہمیں نجات دے دیں تو ہم (آئندہ ہمیشہ) ان کے انتہائی شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں بتائیں اللہ ہی تمہیں اس مصیبت سے بھی' بلکہ ہر مصیبت سے نجات دیتے ہیں (مگر افسوس!) تم پھر بھی شرک کرتے ہو۔ انہیں بتائیں کہ وہ اس بات پر قادر ہیں کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تم پر کوئی عذاب بھیج دیں یا فرقے فرقے کر کے تمہیں ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھائیں۔ دیکھو ہم کس طرح مختلف انداز سے اپنے دلائل (ان کے سامنے) بیان کر رہے ہیں تا کہ سمجھ بوجھ سے کام لیں۔ لیکن (اے پیغمبر!) پھر بھی آپؐ کی قوم اس (قرآن) کو جھٹلا رہی ہے حالانکہ یہ حق اور سچ ہے (بہرحال) آپ انہیں بتا دیں کہ میں تم پر کوئی تھانیدار نہیں ہوں (کہ تمہیں ماننے پر مجبور کردوں) ہر بات (کی سچائی کے ظاہر ہونے) کا ایک وقت ہے۔ جلد ہی (میری باتوں کا سچا ہونا) تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

مشرکین سے علیحدگی نیز جب آپ ایسے لوگوں کو دیکھیں جو ہماری باتوں پر نکتہ چینی کر رہے ہیں تو ان سے (فوراً) علیحدہ ہو جائیں اور اس وقت تک علیحدہ رہیں جب تک وہ کسی اور بات میں مصروف نہ ہو جائیں۔ اگر شیطان کسی (وقت ان سے الگ ہونا) بھلا دے تو یاد آنے پر ہرگز ان مشرک لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔ یاد رکھو ایسی مجلسوں سے بچنے والوں پر نکتہ چینی کرنے والوں کے اعمال وکردار کی کوئی ذمہ داری نہیں' البتہ انہیں سمجھانا ضروری ہے شاید وہ اس بری حرکت سے باز آ جائیں۔

(اے پیغمبرؐ!) جو لوگ دنیا کی زندگی کے دھوکے میں پھنس کر اپنے دین کو کھیل تماشا سمجھتے ہیں' انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں لیکن (موقع بہ موقع) انہیں قرآن کے ذریعے سمجھاتے ضرور رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے (آخرت میں) ہلاک ہو جائے جس سے بچنے کے لئے اللہ کے سوا اس کا نہ کوئی

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ ع ٨ / ١٤
لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ
الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى
الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ
يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۬ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ الثلاثة
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِىْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىْ ۚ
فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
رَبِّىْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِىْ رَبِّىْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ
الضَّآلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّا

یارو مددگار ہوگا' نہ کوئی سفارشی ۔ اگر وہ سزا سے بچنے کے لئے سب کچھ بھی دینا چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی لوگ اپنی بداعمالیوں کے باعث جہنم میں جھونکے جائیں گے' جہاں انہیں ان کے کفر و انکار کی پاداش میں پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی اور دردناک سزا ملے گی۔

غیر اللہ سے دعائیں اور التجائیں کفر و شرک کی طرف واپسی ہے (مشرکین سے) پوچھیئے: ''کیا تمہارے کہنے سے ہم اللہ کو چھوڑ کر ان خود ساختہ معبودوں کی عبادت و پکار شروع کر دیں جو نہ ہمیں کوئی فائیدہ دے سکتے ہیں' نہ ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ہمیں (اپنی بندگی کا) سیدھا راستہ دکھا چکے ہیں۔ تو کیا ہم پھر کفر و شرک کی طرف واپس لوٹ جائیں؟'' ایسی حالت میں تو ہماری مثال اُس شخص کی سی ہوگی جسے جنات نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اور وہ وہاں مارا مارا پھر رہا ہو جب کہ اس کے ساتھی اُسے سیدھے راستے پر آنے کے لئے آوازیں دے رہے ہوں کہ (اِدھر) ہمارے پاس آ۔

اصل ہدایت اللہ کی فرمانبرداری (اے پیغمبر!) انہیں بتایئے کہ اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے (جو میرے پاس آ چکی ہے) جس میں ہمارے لئے حکم ہے کہ ہم شہنشاہِ کائنات ہی کے فرمانبردار (بندے) بنیں' اور یہ کہ نماز کی پابندی کریں اور ان کی نافرمانی سے بچیں کیونکہ انہی کے پاس (سب نے) حاضر ہونا ہے۔ انہی نے آسمانوں و زمین کو بامقصد (اپنی عبادت کے لئے) پیدا فرمایا ہے۔ وہی جس وقت (قیامت کے متعلق) فرمائیں گے کہ آ جائے وہ (فوراً) آ جائیگی۔ ان کا (ہر) فرمان حق اور سچ ہے سن رکھو! صور پھونکے جانے کے دن انہی کی (مجازی اور حقیقی) بادشاہت ہوگی۔ وہ ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتے ہیں وہ (سب معاملات کی) تدبیر فرمانے والے' وہی (ان کی حقیقت و نوعیت کو) جاننے والے ہیں۔

ابراہیم کا مشرکوں سے مناظرہ (اسی لئے تمام انبیاؑ لوگوں کو انہی کی عبادت و بندگی کی دعوت دیتے رہے ہیں' یاد ہے) جب ابراہیم نے بھی اپنے باپ آزر کو (سمجھاتے ہوئے) فرمایا تھا: ''(ابّا جان!) کیا آپ (اللہ کو چھوڑ کر) بتوں کو اپنا معبود سمجھتے ہیں: میں تو اس بارے میں آپ کو اور آپ کی قوم کو بالکل گمراہ سمجھتا ہوں ابراہیم نے یہ اس لئے فرمایا تھا کہ ہم نے ان کے ایمان و یقین کی پختگی کے لئے انہیں آسمانوں و زمین کے نظام کا مشاہدہ کرا رکھا تھا (اور وہ اللہ کی فرمانبرداری اور کارفرمائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے) اسی لئے جب (اپنی سیّارہ پرست قوم سے مناظرہ کرتے ہوئے) رات کی تاریکی چھا گئی اور اس میں انہوں نے (ایک چمکتا ہوا) ستارہ دیکھا تو فرمانے لگے: ''اچھا (آپ کے خیال میں) یہ میرا رب ہے؟ جب وہ کچھ دیر بعد غروب ہو گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں تو غروب ہونے والوں کو خدا نہیں مانتا'' پھر (اسی رات) جب چاند چمکتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے (اچھا' آپ لوگوں کے خیال میں) یہ میرا رب ہے؟'' (کچھ دیر بعد) وہ بھی ڈوب گیا تو فرمانے لگے: ''اگر میرے پروردگار نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی ضرور (تمہاری طرح) گمراہ ہو چکا ہوتا۔'' پھر (اگلے روز) جب سورج کو بے حد روشن دیکھا تو فرمایا: ''(اچھا! آپ لوگوں کے خیال میں) یہ میرا رب ہے؟ یہ تو سب سے بڑا ہے۔ پھر (شام کو)

أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ
لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ
حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ أَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ
مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ
أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ
أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا
ع ۹ — إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَتِلْكَ
حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۚ إِنَّ
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ
وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَأَيُّوْبَ
وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَإِلْيَاسَ ۚ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَإِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ
وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
ذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوْا

وہ بھی چھپ گیا تو بولے:

مناظرہ کے بعد ابراہیمؑ کا اعلان ''میری قوم! میں تو تمہارے شریکوں سے بے زار اور بری ہوں۔ میں تو پوری طرح یکسو ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ ہوں جنہوں نے آسمانوں و زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ میرا مشرکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اللہ (واحد) کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ انہی نے تو مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے' جن کو تم ان کا شریک سمجھتے ہو' میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا' ہاں میرا پروردگار چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے' کیونکہ سب کچھ ان کے علم (واختیار) میں ہے۔ تم اس بارے میں کیوں سوچتے' سمجھتے نہیں۔ میں تمہارے ان شریکوں سے ڈروں بھی کیوں جب کہ تم انہیں اللہ کا شریک ٹھہراتے ہوئے نہیں ڈرتے؟ جن کے شریک ہونے کی اللہ نے تمہیں کوئی دلیل بھی عطا نہیں فرمائی۔ اگر تم میں عقل سمجھ ہے تو سوچو' ہم دونوں فریقوں (موحدین اور مشرکوں) میں سے کونسا فریق (دنیا و آخرت میں) امن وسلامتی کا حق دار ہے؟ (سنو میں بتاتا ہوں) وہ لوگ جو (اللہ تعالیٰ پر) ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے شرک کی آمیزش نہیں کرتے' وہی امن واطمینان کے حق دار ہیں اور وہی راہ ہدایت پر ہیں۔

مشرکوں کا تعاقب کرنے والوں کو اللہ نوازتے ہیں یقیناً یہ ہماری (سجھائی ہوئی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اُن کی (مشرک) قوم کے بارے میں عطا فرمائی تھی' ہم (علم و دلائل دے کر) جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ یاد رکھئے آپ کے پروردگار (ہر معاملے کی) تدبیر فرمانے والے (ہر چیز کا) علم رکھنے والے ہیں' ہم نے انہیں اسحٰقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے تھے اور دونوں ہی کو ہدایت سے نوازا تھا۔ اُن سے بھی پہلے نوحؑ کو ہدایت بخشی تھی۔ اسی طرح ابراہیمؑ کی اولاد میں سے داؤدؑ' سلیمانؑ' ایوبؑ' یوسفؑ' موسیٰؑ' اور ہارونؑ بھی (ہماری طرف سے ہدایت یافتہ تھے) یاد رکھئے' نیک کردار لوگوں کو ہم ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں۔ زکریا' یحییٰ' عیسیٰ اور الیاس بھی سب (ہمارے) نیک بندے تھے نیز اسمٰعیل' الیسع' یونس اور لوط سب کو ہم نے ہی (ہدایت کی نعمت دے کر اپنے اپنے دور میں) دنیا بھر کے لوگوں پر برتری عطا فرمائی تھی۔ (نہ صرف ان کو بلکہ) ان کے آباؤاجداد ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی (بہت سے) لوگوں کو ہم نے (دین کے لئے) چن کر انہیں (جنت جانے والے) سیدھے راستے پر چلایا تھا یاد رکھو! یہ (سیدھے راستے پر چلنا' چلانا) اللہ کی ہدایت اور رہنمائی ہے جس پر وہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں چلاتے ہیں۔ اگر یہ لوگ بھی شرک کرتے

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ع
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ
شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ
هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ
خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ
اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

تو ان کے سب (نیک) اعمال ضائع ہو جاتے ۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے کتاب' شریعت اور نبوت عطا فرمائی تھی پھر اگر یہ (مشرکین عرب) انہیں نہ مانیں تو (کوئی پروا نہیں) ہم نے ان پر ایمان لانے کے لئے ایسے لوگ مقرر فرما دیئے ہیں جو کبھی بھی ان کا انکار نہیں کریں گے۔ یہ (انبیاؑ) وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی۔ اس لئے آپ بھی اُن کی ہدایت کی پیروی کریں' (مشرکوں' کافروں کو) بتائیں کہ میں راہِ ہدایت کی رہنمائی پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ (میرا سیدھے راستے کی طرف بلانا) محض دنیا والوں کے لئے نصیحت ہے۔

اللہ کی کتابیں مشرکوں کو برے انجام سے ڈراتی ہیں دراصل ان لوگوں (خصوصاً یہود) نے اللہ کی قدرت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا' جب انہوں نے یہ کہا: اللہ نے کبھی کسی انسان پر کوئی کتاب نازل نہیں فرمائی۔'' ان سے پوچھئے: ''وہ کتاب جو موسیٰؑ لائے تھے کس نے نازل فرمائی تھی؟ جو لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت تھی جسے تم نے (اپنی مرضی سے) ورق ورق کر رکھا ہے اس کے کچھ حصے ظاہر کرتے ہو اور اس کی بہت سی باتیں (اور احکام) چھپا جاتے ہو۔ اس کے ذریعے تمہیں وہ باتیں سکھائی گئی تھیں جنہیں نہ تم جانتے تھے' نہ تمہارے باپ دادے۔ انہیں بتایئے وہ کتاب اللہ نے نازل فرمائی تھی (نہ مانیں تو) پھر انہیں اپنی بک بک میں (چند روز) خوش ہونے دیں۔ یہ برکت والی کتاب (قرآن کریم) بھی ہم نے نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے تا کہ آپؐ (اس کے ذریعے دنیا کے) مرکزی شہر (مکہ) والوں اور اس کے گردونواح (باقی دنیا) کے لوگوں کو (برے انجام سے) ڈرائیں البتہ جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس (قرآن) کو مان کر اپنی نمازوں کی پابندی کر رہے ہیں۔ یاد رکھو! وہ شخص (دنیا میں) سب سے بڑا مجرم ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑتا ہے (کہ انہوں نے کچھ نازل نہیں فرمایا) یا یہ کہتا ہے کہ میرے پاس بھی اللہ کے احکام آتے ہیں حالانکہ اس کے پاس اللہ کا کوئی حکم نہیں آ رہا اور اسی طرح جو شخص یہ کہتا ہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے' ایسا تو میں بھی نازل کر سکتا ہوں۔ کاش! آپ ان ظالموں کو موت کی سختیوں میں مبتلا دیکھیں جب فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر انہیں ڈانٹتے ہیں: ''نکالو اپنی جانیں! آج تمہیں اللہ کے بارے میں جھوٹ بکنے اور ان کے احکام کے مقابلے میں سرکشی دکھانے کی بنا پر ذلت کی مار پڑے گی۔'' نیز (قیامت کے روز اللہ فرمائیں گے) ''آخر کار تم ہمارے پاس

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ ع ١١ ١٧
الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ
الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ
كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ
مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ
اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا
لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى ع ١٢ ١٨

اکیلے اکیلے آگئے جیسے ہم نے پہلی بار (دنیا میں اکیلے اکیلے) پیدا فرمایا تھا اور سازوسامان جو ہم نے عطا کیا تھا وہ سب پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ (کیا بات ہے) ہم تمہارے ساتھ ان سفارشیوں کو نہیں دیکھ رہے جن کے متعلق تمہارا خیال تھا کہ وہ تمہارے بارے میں (ہمارے) شریک ہیں (اور تمہیں ہم سے چھڑا لیں گے) اب تمہارے آپس کے (پیری' مریدی' عقیدت و نیاز مندی کے سب) تعلقات اور رابطے ختم ہیں اور جو دعوے تم (ان کے متعلق) کیا کرتے تھے وہ بھی اب تمہیں بھول گئے ہیں۔

مشرکوں کی بے انصافی و چیرہ دستی اللہ کی نعمتیں کھا کر جن پرستی (مشرکو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو) اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑتے ہیں (اور طرح طرح کی فصلیں اور درخت اگاتے ہیں) وہی زندہ (چوزہ) کو مردہ (انڈہ) سے اور مردہ (انڈہ) کو زندہ (مرغی) سے نکالتے ہیں۔ یہ اللہ تمہارے (معبود) ہیں (جو یہ کام کرتے ہیں انہیں چھوڑ کر) تم کدھر بھٹکتے پھرتے ہو؟ انہی نے رات کو آرام وسکون کا ذریعہ بنایا ہے پھر وہی رات کی تاریکی سے (روشن) صبح طلوع فرماتے ہیں۔ انہی نے (سال و ماہ کے) حساب کے لئے سورج اور چاند پیدا کئے ہیں۔ یہ زبردست ماہر (خلائق) کی منصوبہ بندی (Planning) ہے۔ انہی نے تمہارے لئے ستارے پیدا فرمائے ہیں تاکہ بحروبر کی تاریکیوں میں اپنے راستے معلوم کر سکو۔ یقیناً ہم نے اہل علم کے لئے مفصل دلائل بیان فرما دیئے ہیں۔ انہی نے تمہیں ایک شخص (حضرت آدمؑ) سے پیدا فرما کر (دنیا میں) رہنے اور (قبر میں) ٹھہرنے کی جگہیں مقرر فرما دی ہیں۔ فہم و فراست رکھنے والوں کے لئے تو ہم نے (اپنے) دلائل واضح کر دیئے ہیں۔ وہی (اللہ) آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعے (تمہارے لئے) ہر قسم کی نباتات اگاتے ہیں۔ پھر ان سے ہری بھری کونپلیں نکال کر ان میں تہ بہ تہ دانے لگاتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھوں کے گچھے پیدا فرماتے ہیں جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں۔ اسی طرح انگور' زیتون اور انار کے باغات اگاتے ہیں۔ جو (شکل اور ذائقہ کے لحاظ سے) ایک جیسے بھی ہوتے ہیں اور مختلف بھی .... ان کے پھلوں کو پھلتے اور پکتے وقت ذرا غور سے دیکھو تو ان میں (اللہ کو) ماننے والوں کے لئے ان کی قدرت کے بے شمار دلائل موجود ہیں۔ اس پر بھی لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے' حالانکہ اللہ ہی نے جنوں کو پیدا فرمایا ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں نے اپنی جہالت اور حماقت سے اللہ کے لئے بیٹوں اور بیٹیوں کا عقیدہ گھڑا ہوا ہے' حالانکہ وہ ان خود ساختہ باتوں سے پاک اور بالا ہیں۔ وہ تو بغیر اسباب و آلات (نمونہ و مثال) آسمانوں و زمین کو پیدا فرمانے والے ہیں۔ اُن کے ہاں

یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ
الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ
جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ
فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَ
لِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ
اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ
لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ
عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪
ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ لَّیُؤْمِنُنَّ
بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ
لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ
یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳

اولاد کیسے ہوسکتی ہے جب کہ ان کی کوئی بیوی ہی نہیں۔ انہی نے تو ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے اور وہ ہر چیز کو
خوب جانتے ہیں۔ یہ اللہ ہیں جو تم سب کے پروردگار ہیں۔ ان کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ وہ ہر
چیز کے خالق ہیں۔ اس لئے انہی کی بندگی کیا کرو۔ وہ ہر چیز کے مختار وذمہ دار ہیں۔ انہیں آنکھوں سے
نہیں دیکھا جا سکتا' وہ آنکھوں کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ بہت ہی باریک بین اور ہر معاملے سے خبردار ہیں۔

شرک سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام کی پابندی لازمی ہے یقیناً اب تمہارے پروردگار کی طرف
سے تمہارے پاس ہر قسم کے آنکھیں کھول دینے والے دلائل آ چکے ہیں۔ اب جو کوئی (ان پر) غور وفکر
کر کے ایمان لے آئے گا تو اس کا اپنا فائیدہ ہے۔ جو کوئی (ان سے) اندھا رہے گا۔ تو اس کا اپنا
نقصان ہے (آپ بتا دیں) میں کوئی تم پر تھانیدار نہیں ہوں (کہ تمہیں زبردستی ایمان پر مجبور کر دوں)۔
اس طرح ہم اپنے دلائل مختلف انداز سے بیان کرتے ہیں تا کہ منکرین حق بول اٹھیں کہ آپ نے انہیں
(خوب قرآن) پڑھ پڑھ کر سنایا اور اہل علم پر اِس (قرآن) کا مطلب ومفہوم خوب واضح ہو جائے۔
(اے پیغمبر!) آپ ہر اس حکم کی پیروی کیجئے جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کے پاس آرہا
ہے کیونکہ ان کے سوا کوئی حاکم ومعبود ہے ہی نہیں۔ شرک کرنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔
اگر اللہ (زبردستی) انہیں شرک سے روکنا چاہتے تو وہ کبھی بھی شرک نہ کرتے۔ نہ ہی (اِس سلسلے میں)
ہم نے آپ کو ان پر محافظ ونگران مقرر کیا ہے (کہ آپ انہیں شرک نہ کرنے دیں) نہ ہی (ہماری
طرف سے) آپ ان کے (اعمال وکردار کے) ذمہ دار ہیں۔

مشرکوں کے معبودوں کو گالی نہ دو (مسلمانو!) یہ لوگ اللہ کے علاوہ جن جن کو (معبود سمجھ کر) پکار رہے
ہیں آپ انہیں گالی نہ دیں ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اپنی جہالت وحماقت کی وجہ سے ضد میں آ کر اللہ تعالیٰ کو
گالیاں دینے لگیں۔ یاد رکھئے' اس طرح ہم نے ہر فرقے (فریق) کے لئے اس کا عمل (اس کی نظر
میں) پسندیدہ بنا رکھا ہے' پھر آخر ان سب نے اپنے پروردگار ہی کے پاس واپس آنا ہے' وہ انہیں
بتائیں گے کہ (دنیا میں) ان کے اعمال وکردار کیا تھے۔

قرآن کو نہ ماننے والے کافر' مشرک کے لئے ہدایت نہیں وہ (مشرکین) اللہ کی بڑی پختہ پختہ
قسمیں کھا کر کہتے ہیں: ''اگر (منہ مانگا) معجزہ ان کے پاس آ جائے تو وہ ضرور ایمان لے آئیں
گے۔ انہیں بتائیے کہ معجزے (بھیجنا یا نہ بھیجنا) اللہ کے اختیار میں ہے۔ تم (مسلمان) کیا جانو!
اگر وہ معجزے آ بھی جائیں تو پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ جس طرح یہ اس سے پہلے
(قرآن) پر (جو سب سے بڑا معجزہ ہے) ایمان نہیں لائے' اس طرح ہم بھی ان کے دل اور
آنکھیں پھیر کر انہیں اپنی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ رکھیں گے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا
يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَغَيْرَ
اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ط
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا
وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٦﴾ وَاِنْ
تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنْ
يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ج وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَمَا
لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

(بطور نشانی)اگر ہم ان کے پاس فرشتے بھی بھیج دیں،ان سے مردے بھی باتیں کریں، بلکہ سب (پوشیدہ) چیزیں بھی ان کے سامنے لا حاضر کریں، پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ہاں اگر اللہ تعالیٰ (زبردستی) چاہیں تو (ایسا ہوسکتا ہے) کیونکہ ان میں سے اکثر لوگ جہالت وحماقت میں مبتلا ہیں (جو سمجھے بیٹھے ہیں کہ ان کا کفر وشرک اللہ کو پسند ہے، بہر حال آپؐ پریشان نہ ہوں) اسی طرح شریر انسان اور خبیث جنات ہر نبیؐ کے دشمن چلے آرہے ہیں جو دھوکا دینے کے لئے خوش کن باتیں ایک دوسرے کے ذہن میں ڈالتے رہتے ہیں۔ اگر آپؐ کے پروردگار (زبردستی) چاہیں تو وہ ہرگز ایسی حرکتیں نہ کریں، لیکن آپؐ انہیں ان چالبازیوں کے لئے چھوڑ دیں تاکہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کے دل بھی ان کی طرف مائل ہوں اور وہ بھی خوشی خوشی ان کی طرح بدکرداریاں کرنے لگیں۔

جمہوریت: نظام شرک وگمراہی (لوگوں سے پوچھئے) کیا میں (تمہارے لئے) اللہ کے علاوہ کوئی اور فرمانروا اور حاکم تلاش کروں؟ حالانکہ انہی نے (بطور دستور وآئین) تمہاری رہنمائی کے لئے (قرآن جیسی) مفصل کتاب بھیجی ہے جسے اہل کتاب بھی جانتے ہیں کہ یہ واقعی آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے، اس لئے آپ اس بارے میں قطعاً کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوں بلکہ یقین رکھیں کہ پروردگار کے فرامین سچائی اور انصاف کے لحاظ سے بالکل کامل ومکمل ہیں۔ ان میں ترمیم وتنسیخ کا کسی کو اختیار نہیں۔ کیونکہ وہ (اللہ جو انہیں بھیجنے والے ہیں) سب کچھ سنتے اور سارے حالات کو جانتے ہیں۔ لیکن اگر آپ (حکومت وحکمرانی کے لئے) دنیا میں موجود لوگوں کی کثرت رائے پر چلیں گے تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کردیں گے۔ وہ (بے چارے تو) محض خیالات وقیاسات کے پیروکار ہیں۔

غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ شرک ہے یقیناً آپؐ کے پروردگار ہی بہتر جانتے ہیں کہ (ان میں سے) کون لوگ ان کے راستے سے گمراہ ہو چکے ہیں اور کون راہ ہدایت پر قائم ہیں۔ اس لئے اگر ان کے احکام مانتے ہو تو جس جانور پر (ذبح کے وقت) ان کا نام (بسم اللہ، اللہ اکبر) لیا جائے اسے (ضرور) کھاؤ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا جائے اُسے تم نہ کھاؤ؟ حالانکہ جن چیزوں کا استعمال مجبوری کی حالت کے سوا تم پر حرام ہے، وہ تمہیں ان کی تفصیل بتا چکے ہیں۔

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ
بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى
اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى
النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ وقف لازم
رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ

اصل بات یہ ہے کہ لوگ بغیر کسی سند و جواز محض اپنی خواہشات کی بنا پر دوسروں کو گمراہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کے پروردگار ان حد سے گزرنے والوں کو خوب جانتے ہیں۔ بہر حال تم (مسلمان) ظاہری و باطنی (ہر قسم کے) گناہوں سے بچو' یقیناً جو لوگ گناہ کرتے ہیں ضرور اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے جس (زندہ) جانور کو اللہ کا نام (بسم اللہ' اللہ اکبر) پڑھ کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ کیونکہ اس کا کھانا (اللہ کی) صریح نافرمانی اور بغاوت ہے شیاطین اپنے ساتھیوں کے دل و دماغ میں مشکوک اور اعتراضات ڈالتے رہتے ہیں تا کہ وہ تم (مسلمانوں) سے جھگڑا کریں' اگر تم لوگوں نے (قائل ہو کر یا جھگڑے سے تنگ آ کر) ان کی بات مان لی تو تم بھی پکے مشرک ہو۔

ایمان روشنی' کفر و شرک تاریکی بھلا وہ شخص جو (پہلے) مردہ (کافر) تھا' ہم نے (اسلام کی) روشنی عطا کر کے اُسے زندہ فرمایا۔ اب وہ اس روشنی کے ساتھ لوگوں میں زندگی گزار رہا ہے' کیا یہ اُس (کافر) شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو (کفر و شرک کے) اندھیروں سے کبھی نکل ہی نہیں سکتا اسی طرح کافروں کو اپنے (بُرے) اعمال بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ (جس طرح مکہ کے بڑے بڑے کافر سردار اے پیغمبر! آپ کے مخالف ہیں) اسی طرح ہر بستی میں ہم نے بڑے بڑے بدکردار لوگ چھوڑ رکھے ہیں جو (حق کے خلاف) خفیہ چالیں چل رہے ہیں' مگر اصل میں ان کی یہ چالیں خود ان کے اپنے خلاف ہیں' لیکن سمجھتے نہیں جب بھی ان لوگوں کے پاس (آپ کی صداقت کی) کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں' ہم اسے اُس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہ چیز عطا نہ کی جائے۔ جو پیغمبروں کو دی گئی ہے .... اللہ بہتر جانتے ہیں کہ وہ پیغمبری کا منصب کسے عطا فرمائیں .... البتہ جلد ہی ان (خود پسند) مجرموں کو اللہ کے ہاں ان کی مکاریوں کی وجہ سے انتہائی ذلت اور سخت مار پڑے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ جس کو ہدایت عطا فرمانا چاہتے ہیں' اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں (وہ اس پر خوش ہوتا ہے) لیکن جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اس کا سینہ گھٹا ہوا اور سخت تنگ کر دیتے ہیں گویا اُسے آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہے (جو اس کے لئے انتہائی مشکل کام ہے) یوں اللہ ایمان نہ لانے والوں پر خباثت مسلّط کرتے ہیں۔

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَ قَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْۤ
اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ ع ١٥ ٨ ٢
يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ
اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾
وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾
وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ
بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِنَّ مَا
تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

اسلام زندگی گزارنے کا صحیح اور سیدھا راستہ حالانکہ یہ (اسلام دنیا میں) آپؐ کے پروردگار کا صحیح اور سیدھا راستہ ہے جس کے احکام و دلائل اس راستہ پر چلنے والوں کے لئے واضح فرما دیئے گئے ہیں۔ (صاف بتا دیا گیا ہے کہ نیک) اعمال کے بدلے میں پروردگار ان کے دوست اور سرپرست ہوں گے جن کے پاس اُن کے لئے (دائمی) امن و سلامتی کا گھر (جنّت) ہے۔

مشرکوں کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے دوزخ وہ دن بھی (یاد رہے) جب اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اپنے حضور جمع کر کے جنوں سے فرمائیں گے: ''اے جنوں کے گروہ! تم نے (بہکا پھسلا کر) بہت سے انسان اپنے تابع کر لئے'' دنیا میں انسانوں میں سے جو ان کے دوست تھے وہ (جھٹ) بول اٹھیں گے: ''اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں (گروہوں) نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اب جو وقت آپ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا تھا' اس پر ہم آ پہنچے ہیں (ارشاد فرمایئے!)'' اللہ فرمائیں گے: تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے' اس میں ہمیشہ (جلتے) رہو گے۔ صرف وہ بچیں گے' جنہیں ہم بچائیں گے۔'' (اے پیغمبر!) یقیناً آپؐ کے پروردگار (اپنے سب کاموں کی) مصلحت وحکمت سمجھنے والے اور (سب کچھ) جاننے والے ہیں۔ اس طرح ہم ان مشرکوں کو (جہنم میں) ایک دوسرے کا ساتھی بنائیں گے کیونکہ وہ (دنیا میں) ایک جیسے کام کرتے تھے۔ (اللہ ان سے پوچھیں گے): ''کیا (دنیا میں) تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبرؑ نہیں آئے تھے' جنہوں نے تمہیں میرے احکام سنائے ہوں اور آج کے دن سے خبردار کیا ہو؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہاں' (آئے تھے) ہم (اس بارے میں) خود اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔'' دراصل دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنے خلاف یہ بات تسلیم کریں گے کہ واقعی وہ (دنیا میں) کافر تھے۔

قیامت کا آنا یقینی ہے (اے پیغمبر!) یہ شہادت اس لئے لی جائے گی (کہ لوگ جان لیں) کہ آپؐ کے پروردگار ظلم و زیادتی سے انہیں انجام سے خبردار کئے بغیر ہلاک نہیں کرتے۔ یاد رکھو (دنیاوی) اعمال کے لحاظ سے ہر شخص کے (آخرت میں) درجے ہوں گے۔ آپ کے پروردگار لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہیں۔ (لوگو!) تمہارے پروردگار (تمہاری عبادت سے) بے نیاز' خود صاحبِ رحمت ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو تم سب کو لے جائیں اور تمہاری جگہ جسے چاہیں لے آئیں جیسے انہوں نے تمہیں دوسرے لوگوں کی نسل سے پیدا فرمایا ہے۔ یقیناً قیامت جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور آ کر رہے گی۔ (انکار یا مخالفت کر کے) تم اسے روک نہیں سکتے۔ انہیں بتایئے ''میری قوم! (اگر تم میری بات نہیں مانتے) تو اپنی جگہ اپنا کام کرتے رہو۔

عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَکُوْنُ لَهٗ
عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ
مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ
هٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ۚ فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَ
مَا کَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾
وَکَذٰلِكَ زَیَّنَ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَکَآؤُهُمْ
لِیُرْدُوْهُمْ وَلِیَلْبِسُوْا عَلَیْهِمْ دِیْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ
حَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا یَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ
سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ
الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُکُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّکُنْ
مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَکَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَکِیْمٌ
عَلِیْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ
وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا کَانُوْا
مُهْتَدِیْنَ ﴿١٤٠﴾ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ

میں اپنی جگہ (اپنا) کام کر رہا ہوں۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر (جنت) کس کو ملتا ہے؟ لیکن ایک بات حتمی اور یقینی ہے کہ مشرک لوگ (دوزخ سے) نجات نہیں پاسکیں گے۔"

مشرکوں کے ڈھکوسلے اور غلط بیانیاں یہ (مشرک) لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتوں کی پیداوار اور (انہی کے پیدا کئے ہوئے) مویشیوں میں سے (خود) ایک حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں سمجھتے ہیں کہ یہ (اتنا حصہ اللہ کا ہے اور یہ (اتنا) حصے ہمارے شریکوں کا ہے۔ پھر جو حصہ اُن کے شریکوں کا ہوتا ہے۔ وہ تو اللہ کی طرف نہیں جاتا' لیکن جو حصہ اللہ کا ہوتا ہے' وہ ان کے شریکوں کی طرف چلا جاتا ہے۔ دیکھئے' وہ کیسے بُرے بُرے فیصلے کرتے ہیں! اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنے بچوں کو جان سے مار ڈالنا خوش کن قرار دے رکھا ہے تا کہ انہیں (دائمی) مصیبت میں مبتلا کر کے ان کا دین ہی شرک آلود کر دیں۔ اگر (زبردستی) انہیں اس سے روکنا چاہتے تو وہ یہ کام (ہرگز) نہ کرتے لیکن آپ انہیں ان کی جھوٹ سازی کے لئے (آزاد) چھوڑ دیں۔ وہ اپنے خیال میں یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں فلاں مویشی اور فلاں فلاں (کھیت کی) پیداوار کھانے کے لئے ممنوع ہیں۔ انہیں کوئی شخص ہماری مرضی کے بغیر استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انہوں نے کچھ جانوروں پر سوار ہونا (یا بوجھ لادنا) منع کر رکھا ہے۔ بعض مویشیوں پر (ذبح کے وقت) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے اللہ کا نام ہی نہیں لیتے۔ وہ ضرور انہیں ان کے ڈھکوسلوں کی سزا دیں گے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں فلاں چوپاؤں کے پیٹ کے اندر جو بچے ہیں (اگر وہ زندہ پیدا ہوئے تو) انہیں ہمارے مرد ہی کھا سکتے ہیں' ہماری عورتوں کو ان کا کھانا حرام ہے' لیکن اگر وہ بچے مردہ نکلے تو سب (مرد' عورت) اُن کے کھانے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اللہ انہیں جلد ہی ان غلط بیانیوں کی سزا دیں گے۔ یقیناً وہ سزا کی مصلحت اور اس کا طریقہ جانتے ہیں۔ یاد رکھو' وہ لوگ جو جہالت و حماقت سے اپنی اولاد کو قتل کر رہے ہیں اور جھوٹ گھڑ گھڑ کر اللہ کے عطا کردہ رزق کو حرام قرار دے رہے ہیں' زبردست نقصان اٹھائیں گے یہ ایسے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جو کبھی ہدایت نہیں پاسکیں گے۔

اللہ کی نعمتیں من مرضی استعمال کرنا شرک ہے اللہ ہی چھپروں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چھپروں پر چڑھائے ہوئے باغات پیدا فرماتے ہیں

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا
وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ
حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۙ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيَّ ع ١٧
مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا
اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

اسی طرح کھجور اور مختلف قسم کی غذائی پیدا وار' زیتون اور انار جو (شکل اور مزے میں) آپس میں ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی (تمہارے لئے پیدا کرتے ہیں) جب یہ پک جائیں تو ان کے پھل (خود بھی) کھاؤ اور کاٹنے (اور توڑنے) کے دن ان میں سے اللہ کا (مقررہ) حصہ (غریبوں اور مسکینوں کو) بھی دیا کرو۔ انہیں فضول اور بے جا مت اڑاؤ۔ یاد رکھو' فضول اور بے جا (مال) اڑانے والے انہیں پسند نہیں ہیں۔ انہی نے مویشیوں میں سے تمہیں بوجھ اٹھانے والے (اونٹ' بیل) اور چھوٹے قد والے (بھیڑ' بکری) عطا فرمائے ہیں (جن کا دودھ بھی پیتے ہو' گوشت بھی کھاتے ہو) اللہ کا دیا ہوا رزق (بے تکلف) کھاؤ لیکن (اپنی مرضی سے حرام قرار دے کر) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو' وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔

مشرکوں کے پاس اپنے دعوے کی کمائی دلیل نہیں (حلال جانور: نر اور مادہ سمیت) آٹھ قسم کے ہیں' دو (نر اور مادہ) بھیڑ کے' دو (نر اور مادہ) بکری کے (اے پیغمبرؐ! مشرکین سے) پوچھئے کیا (اللہ نے) ان کے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں کے مادہ؟ یا ان دونوں مادہ کے پیٹ میں جو بچے (ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ حرام فرمائے ہیں)؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے سند اور دلیل سے قائل کرو۔ اسی طرح اونٹ میں سے (نر اور مادہ) دو اور گائے میں سے (نر اور مادہ) دو۔ ان سے پوچھئے: کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں نر حرام فرمائے ہیں یا دونوں مادہ یا دونوں کے پیٹ میں جو بچے ہیں انہیں حرام قرار دیا ہے؟ (اگر تمہارے پاس تحریری ثبوت موجود نہیں) تو کیا تم (خود) اس وقت حاضر تھے جب اللہ نے ان (کے حرام ہونے) کا حکم صادر فرمایا تھا؟ (اگر یہ بات نہیں) تو اُس شخص سے بڑا مجرم کون ہوسکتا ہے جو بغیر علم و دلیل (صرف) لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اللہ پر جھوٹ باندھے (کہ انہوں نے انہیں حرام قرار دیا ہے) یقیناً اللہ ایسے مجرموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتے۔

دنیا کی زندگی: مشرکوں' کافروں کے لئے اصلاح کا موقع ومہلت (اے پیغمبرؐ! ان مشرکین کو بتایئے' مجھے اللہ نے جو احکام عطا فرمائے ہیں ان میں مردار' بہتے ہوئے خون' سؤر کے گوشت جو ناپاک ہیں یا غیر اللہ کی نذر و نیاز جو واضح طور پر اللہ کی نافرمانی ہے کے سوا کسی شخص کے لئے کوئی کھانے کی چیز حرام نہیں ہے۔ ان (حرام کردہ چیزوں) میں سے بھی اگر کوئی شخص (بھوک سے) لاچار ہو کر (جان بچانے کے لئے) کچھ کھالے بشرطیکہ اس کا اللہ کی نافرمانی کا ارادہ نہ ہو اور نہ ہی وہ ضرورت سے زیادہ کھائے تو آپؐ کے پروردگار اُسے بھی بخشنے والے مہربان ہیں۔ البتہ یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا حتیٰ کہ گائے اور بکری

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ
فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ ع
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

کی چربی بھی ان پر حرام کر دی تھی' صرف وہ چربی ان کے لئے حلال تھی جو پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں اور ہڈی سے ملی ہو۔ یہ ہم نے ان کی شرارتوں کی سزا دی تھی' ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر بھی (یہود اور مشرکیں) آپ کو جھٹلائیں تو انہیں بتائیں کہ تمہارے پروردگار کی رحمت بڑی وسیع ہے (کہ خود ہی سزا کی بجائے مہلت دیتے ہیں) لیکن آخر مجرم ان کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

لوگ اپنے اختیار اور مرضی سے شرک کرتے ہیں اب مشرک یہ بھی کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ہم اور ہمارے باپ دادے کبھی شرک نہ کرتے' نہ ہی کسی چیز کو حرام قرار دیتے' اسی طرح کی (باتیں بنا بنا کر) پہلے لوگ بھی (ہمارے احکام) جھٹلایا کرتے تھے آخر انہوں نے ہماری سزا کا مزہ چکھ لیا۔ انہیں کہیئے: کیا اس بارے میں (کہ شرک اور حرام کاری اللہ کی مرضی سے ہو رہی ہے) تمہارے پاس کوئی تحریری ثبوت ہے؟ (اگر ہے) تو وہ ہمارے سامنے پیش کرو مگر تم محض وہم و گمان کی پیروی اور نری قیاس آرائیاں کر رہے ہو (جو سراسر جھوٹ ہے) انہیں بتایئے کہ اللہ کی دلیل ہی غالب اور نا قابل تردید ہے (کہ انہوں نے ان میں سے کوئی چیز حرام قرار نہیں دی) ویسے اگر وہ (زبردستی) ہدایت دینا چاہتے تو سب ہی کو ہدایت دے دیتے (اور کوئی بھی شرک نہ کرتا) انہیں کہیے کہ (اپنی بات کے ثبوت کے لئے) گواہ لاؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے (واقعی) ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر اگر وہ (جھوٹے گواہ) گواہی دے بھی دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں۔ ان لوگوں کی بات ہرگز نہ مانیں جو ہمارے احکام رہے ہیں' آخرت کے منکر ہیں اور دوسروں کو پروردگار کے برابر سمجھ رہے ہیں۔

اللہ کا راستہ: صراطِ مستقیم (اے پیغمبرؐ!) آپؐ ان لوگوں کو بتائیں کہ آؤ میں تمہیں وہ باتیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر فرض فرمائی ہیں:

▪ کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ ▪ والدین کے ساتھ (ہمیشہ) نیک سلوک کرو ▪ مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو' ہم تمہیں بھی رزق دے رہے ہیں' انہیں بھی ضرور دیں گے ▪ بے حیائی کی باتیں ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی ان کے قریب بھی نہ جاؤ ▪ کسی شخص کو بھی جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہے ناحق قتل نہ کرو۔ یہ احکام اللہ نے تمہیں تاکیداً دیئے ہیں تا کہ (ان پر عمل کر کے) دانشور بن جاؤ ▪ یتیم کے مال کو اس کے

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ
لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۗ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ
قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا
سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ
يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

صحیح بالغ ہونے تک ہاتھ بھی نہ لگاؤ' مگر ایسے طریقہ سے جو (اس کے حق میں) بہتر ہو [redacted] ماپ تول انصاف سے پورا کرو' ہم کسی شخص کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے [redacted] ہمیشہ عدل و انصاف کی بات کرو خواہ معاملہ کسی قریبی رشتہ دار ہی کا ہو [redacted] (سب سے بڑھ کر یہ کہ) اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کا اللہ نے تمہیں تاکیدی حکم فرمایا ہے تاکہ تم ان پر عمل کرو [redacted] اور یہ کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے' اس لئے اسی (راستے) پر چلو' (اس کے علاوہ) دوسرے راستوں پر ہرگز نہ چلو' وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا اللہ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (برے انجام سے) بچ جاؤ۔

کتابوں کے نزول کا مقصد اس سے پہلے بھی (یہ باتیں لوگوں کو سمجھانے کے لئے) ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی تھی' جو نیک رویہ رکھنے والے انسان کے لئے ہر لحاظ سے مکمل تھی جس میں (زندگی کے) ہر (ضروری) مسئلے کی تفصیل اور اس کے متعلق رہنمائی تھی اور (وہ لوگوں کے لئے سراسر ہماری) رحمت تھی تاکہ وہ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے (اور جزا و سزا) پر یقین رکھیں (اور اس کے لئے تیاری کریں) اب یہ برکت والی کتاب (قرآن کریم) بھی ہم نے (اسی مقصد کے لئے) نازل فرمائی ہے لہذا (اس کے جھٹلانے اور انکار سے) بچ کر اس کی پیروی اختیار کرو تاکہ تم پر رحمت فرمائی جائے۔ (یہ اس لئے بھی نازل فرمائی گئی ہے کہ) تم یہ نہ کہہ سکو کہ کتابیں تو ہم سے پہلے دو ہی گروہوں (یہودیوں' عیسائیوں) پر نازل ہوئی تھیں' ہم تو ان کے پڑھنے سے بالکل ہی بے خبر تھے یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوئی ہوتی تو ہم ان (یہود و نصاریٰ) سے کہیں زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ چنانچہ اب تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل (پیغمبرؐ کی شکل میں) ہدایت اور رحمت (قرآن کی صورت میں) آ چکی ہے۔ اس لئے اب وہ شخص سب سے بڑا مجرم ہے جو اللہ کی باتوں کو جھٹلاتا اور ان سے منہ پھیرتا ہے۔ یاد رکھیں جو لوگ بھی ہماری باتوں سے منہ پھیریں گے' انہیں ہم اس منہ پھیرنے کی ضرور بہت بری سزا دیں گے کیا یہ لوگ اب اس بات کے منتظر ہیں کہ (ان کی جانیں لینے کے لئے) ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا خود آپ کے پروردگار (حساب کتاب کے لئے) تشریف لے آئیں یا آپؐ کے پروردگار کی بعض (قیامت کی) نشانیاں ظاہر ہو جائیں (یاد رکھیں) جس روز آپ کے پروردگار کی نشانیاں (خصوصاً سورج کا مغرب سے طلوع ہونا) ظاہر ہو جائیں گی تو اس وقت کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ
كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى
اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿١٦٠﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ
مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٦٢﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ
مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦٣﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ
بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿١٦٤﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ
اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ
اِلَّا عَلَیْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَهُوَ
الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ
وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٦٦﴾ ع ٢٠ / ٧ النصف

ایمان نہ لایا ہو گا اور اپنے ایمان کے ساتھ اس نے نیکی کے کام نہ کیے ہوں گے ۔ ان سے کہیے (اگر اسی بات کا انتظار ہے تو) تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۔

فرقہ پرستوں کا دین سے کوئی تعلق نہیں جو لوگ (قرآن وسنت کو چھوڑ کر) اپنے دین میں اختلاف پیدا کر کے کئی فرقے بن چکے ہیں' ان سے آپ ؐ کا کوئی تعلق نہیں ۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے ۔ وہ (قیامت کے دن) خود انہیں بتائیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے ۔ (اس روز) جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا اجر ملے گا' جو شخص برائی لے کر آئے گا اسے اتنی ہی ملے گی جتنی اس نے (دنیا میں) برائی کی تھی ۔ کسی پر ظلم وزیادتی نہیں ہوگی ۔

اصل دین اور دینی روح آپ ؐ انہیں بتایئے'' میرے پروردگار نے مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے یہی (راستہ اصل میں) وہ سچا پکا دین ہے جو ابراہیم ؑ جیسے مخلص شخص کا طریقہ تھا' جو کبھی بھی شرک کرنے والوں میں شامل نہ تھے ۔'' آپ انہیں (مزید) بتایئے ''حقیقت یہ ہے کہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے جو شہنشاہ کائنات ہیں' جن کا کوئی شریک نہیں ۔ مجھے (ان کی طرف سے) اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے (اُن کا) فرمانبردار ہوں ۔''

ہر شخص اپنے عمل وکردار کا ذمہ دار (جو لوگ آپ ؐ پر دباؤ ڈال رہے کہ باپ دادا کا دین قبول کرلیں دنیا یا آخرت میں کوئی نقصان ہوا تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں) ان سے کہئے: ''کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی اور مالک ومختار تلاش کروں' حالانکہ وہی ہر چیز کے مالک ومختار ہیں ۔ جو شخص بھی (اچھا یا بُرا) عمل کرتا ہے' اس کا وہ خود ذمہ دار ہے ۔ کوئی شخص بھی (قیامت کے دن) کسی دوسرے شخص (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ۔ آخر تم نے اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہونا ہے' وہ اس وقت تمہیں تمہارے دنیاوی اختلافات (کی حقیقی نوعیت) سے آگاہ کر دیں گے ۔ انہی نے تمہیں ایک دوسرے کے بعد دنیا میں آباد فرمایا ہے اور اپنی عطا کردہ نعمتوں میں تمہاری آزمائش کے لئے درجات میں ایک دوسرے پر برتری عطا فرمائی ہے ۔'' (اے پیغمبر ؐ!) یقین رکھیں آپ ؐ کے پروردگار (مجرموں کو) سزا دینے میں بہت تیز لیکن ساتھ ہی (نیک لوگوں کو) بہت ہی معاف فرمانے والے مہربان ہیں ۔

سورة الاعراف مكية وهي مائتان و ست آيات و اربع و عشرون ركوعا بسم الله الرحمن الرحيم

الٓمٓصٓ ۝۱ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ
هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝۴ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ
لَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا
غَآئِبِيْنَ ۝۷ وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹ وَ
لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا
مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا ع ۸
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ
السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ
مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ

باب ۷ (مکی) | **الاعراف** | دو سو چھ آیات اور چوبیس رکوع پر مشتمل

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت و پیروی کے احکام و دلائل

رسولؐ کا فریضہ: زبانی و عملی طور پر لوگوں تک اللہ کے احکام پہنچانا الٓمّٓصٓ ۔ (اے پیغمبرؐ!) یہ کتاب آپؐ کے پاس آرہی ہے' آپ اس سے گھبرائیں نہیں۔ (اس کا مقصد یہ ہے کہ) آپ اس کے ذریعے (کافروں کو برے انجام سے) ڈرائیں اور مسلمانوں کو (نرمی اور پیار سے) سمجھائیں (کہ اس پر عمل کریں)

قرآن و سنت سے دوری: ذلت و ہلاکت (دنیا بھر کے انسانو! حضرت محمدؐ کے ذریعے) جو کچھ (قرآن و سنت کی صورت میں) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے آرہا ہے اسی کی پیروی کرو۔ اس کے علاوہ دوسرے رہنماؤں (کسی سردار' عالم' امام' پیر' بزرگ' مجدد' لیڈر) کی پیروی ہرگز نہ کرو (مگر' افسوس!) تم لوگ اس حکم پر کم ہی عمل کرتے ہو' حالانکہ (اس کی خلاف ورزی پر) ہم بے شمار بستیاں رات کو سوتے یا دوپہر کو آرام کرتے اپنا عذاب بھیج کر ہلاک کر چکے ہیں۔ ہمارے عذاب کے وقت ان کی زبانوں پر ایک ہی بات ہوتی تھی: ''ہماری غلطی تھی' ہماری غلطی تھی۔'' (قیامت کے روز) ان لوگوں سے ضرور باز پرس کریں گے جن کے پاس ہمارے پیغمبر آئے تھے اور خود پیغمبروں سے بھی لازماً جواب طلبی کریں گے۔ پھر حقیقت حال جو ہمیں خوب معلوم ہے' خود ان کے سامنے بیان کریں گے' ہم کہیں غیر حاضر تو نہیں تھے۔ اس روز اعمال تولنے کے لئے صحیح ترازو لگ جائے گا۔ جن لوگوں کے اعمال کا وزن بھاری ہو گا وہی کامیاب ہوں گے۔ جن کے (نیک) اعمال کا وزن ہلکا رہ جائے گا۔ وہ (دنیا میں) ہمارے احکام نہ ماننے کی وجہ سے اپنے آپ کو (ہمیشہ کے لئے) نقصان سے دوچار کریں گے۔

شیطان اللہ کا نافرمان' انسان کا دشمن (انسانو!) ہم ہی نے تمہیں دنیا میں آباد کر کے یہاں ہر قسم کا سامان زندگی مہیا فرمایا ہے' مگر تم لوگ بہت ہی کم شکر گزاری و فرمانبرداری کا رویہ اپناتے ہو' حالانکہ ہم ہی نے تمہیں پیدا فرمایا' تمہاری (خوبصورت) شکلیں بنائیں پھر (تمہارے عزت و اکرام کے لئے) فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ (تمہارے باپ) آدمؑ کو سجدہ کریں' لہذا ان سب نے انہیں سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا تو ہم نے (جواب طلبی کرتے ہوئے اس سے) پوچھا: ''جب میں نے تمہیں حکم دیا پھر تمہیں سجدہ سے کس نے روکا؟'' وہ بولا: ''میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا' اسے مٹی سے پیدا کیا۔'' ہم نے فرمایا: یہاں سے نیچے اتر'

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ
الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالَ اِنَّكَ
مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿١٧﴾
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ
جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِیَ لَهُمَا مَا
وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ
قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا
ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا
رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

یہاں تمہیں اکڑنے کا کوئی حق نہیں' چل نکل یہاں سے' ذلیل کمینہ اس نے عرض کی: ''(اچھا' پھر) آپ مجھے لوگوں کے [illegible] دوبارہ زندہ ہونے تک مہلت عطا فرمائیں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جا تجھے مہلت ہے۔'' اس نے کہا: (اچھا) جیسے آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے۔ اب میں بھی آپ کی سیدھی راہ پر (گھات لگا کر) بیٹھوں گا' پھر ان (انسانوں) کو آگے' پیچھے' دائیں' بائیں (بلکہ ہر طرف) سے گھیروں گا (تا کہ سیدھی راہ پر نہ چل سکیں) اور آپ ان میں سے اکثر کو اپنا شکرگزار (بندہ) نہیں پائیں گے۔ اللہ نے فرمایا: ''نکل یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ یاد رکھ' ان میں سے جو بھی تمہاری پیروی کریں گے' میں تم سب سے دوزخ کو بھروں گا'' پھر ہم نے حکم دیا: اے آدمؑ! آپ اور آپ کی بیوی جنت میں رہائش رکھیں جس جگہ سے جو چاہیں کھائیں پئیں لیکن اس درخت کے پاس نہ جائیں ورنہ یہ تمہاری (اپنے آپ پر) زیادتی ہو گی۔'' پھر شیطان نے انہیں بہکایا تا کہ ان کی شرم گاہیں جو ایک دوسرے سے چھپی ہوئی تھیں ان کے سامنے ظاہر کر دے' چنانچہ کہنے لگا آپ کو آپ کے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ کہیں آپ فرشتے نہ بن جائیں یا ہمیشہ (جنت ہی میں) نہ رہنے لگیں۔ پھر ان کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں۔ آخر اُس نے آہستہ آہستہ دھوکا دے کر انہیں اپنی بات کا قائل کر لیا۔ پھر درخت کا پھل چکھتے ہی ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل گئیں اور وہ انہیں جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ اس وقت ان کے پروردگار نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس درخت سے روکا نہ تھا؟ اور تمہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟'' وہ عرض کرنے لگے: ''ہمارے پروردگار ہم اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھے' اگر آپ نے ہم پر مہربانی فرماتے ہوئے ہمیں معاف نہ فرمایا' تو ہم (ہمیشہ کے لئے) تباہ و برباد ہو جائیں گے''۔

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ
فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ع ١٥ ٥ ٢
لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾
قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾
فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ ع ١٠ ٣

اللہ تعالٰی نے فرمایا ''یہاں جنت سے اترو' تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اب ایک خاص مدت تک زمین پر رہ کر ہی گزارا اوقات کرو گے''۔(مزید واضح) فرمایا: ''اب تم وہیں زندگی گزارو گے' اور وہی مر کر دفن ہو گے اور وہیں سے (حشر کے دن) نکالے جاؤ گے''۔

شیطان کا مشن: لوگوں کو اپنی طرح بے حیا اور اللہ کا نافرمان بنانا اے آدمؑ کی اولاد! ہم ہی نے تمہیں لباس عطا فرمایا ہے' جو تمہاری شرم گاہیں بھی چھپاتا ہے' تمہارے لئے باعث زیب و زینت بھی ہے' لیکن اللہ کی فرمانبرداری کا لباس سب سے بہتر ہے یہ (دونوں لباس پہننا) بھی اللہ کا ضروری حکم ہے تاکہ اس پر عمل کریں۔اے اولاد آدمؑ! (خیال رکھنا) کہیں شیطان تمہیں بھی (اس طرح) بہکا نہ دے' جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو (بہکا کر) جنت سے نکلوا دیا تھا اور انہیں ننگا کرنے کے لئے ان کے لباس اتروا دیئے تھے۔وہ اور اس کی (جن) برادری تمہیں ایسی جگہ سے دیکھ رہے ہیں' جہاں تم انہیں نہیں دیکھ رہے ہو۔(یاد رکھو) ہم نے شریر جنوں کو بے ایمان لوگوں کا ساتھی بنا رکھا ہے۔ایسے لوگ جب کوئی بے حیائی کا کام (مثلاً بیت اللہ کا ننگے طواف) کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے (اے پیغمبرؐ) انہیں بتایئے: ''اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتے' جو بات جانتے نہیں وہ کیوں (خواہ مخواہ) اللہ کے ذمے لگا رہے ہو؟'' انہیں بتایئے کہ میرے پروردگار نے (ہر معاملے میں) سچائی اور انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنا رخ صحیح اور سیدھا (قبیلے کی طرف) رکھو' انہی کی مکمل حاکمیت تسلیم کرتے ہوئے خالص انہی سے دعائیں' التجائیں کیا کرو نیز جس طرح انہوں نے تمہیں پہلے پیدا فرمایا تھا' اسی طرح (انہی کے حکم سے) دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے۔ (ان باتوں کو ماننے کی وجہ سے ایک گروہ کو (انہوں نے) ہدایت عطا فرمائی اور (ان کے انکار کے سبب) دوسرے گروہ پر گمراہی مسلّط ہو گئی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کی بجائے خبیث جنّات کو اپنا دوست بنا رکھا ہے اس کے باوجود اپنے آپ کو سیدھی راہ پر سمجھ رہے ہیں۔

اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے وقت زیب و زینت سے آراستہ رہا کرو نیز (زندگی میں خوب) کھاؤ' پیؤ مگر بے جا نہ اڑاؤ کیونکہ وہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں فرماتے

اللہ کے سوا کسی کو کوئی چیز حرام کرنے کا اختیار نہیں (اے پیغمبر!) ان سے پوچھئے: زیب و زینت

الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝٣٢ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٣ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٣٤ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝٣٥ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٦ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓی
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ۝٣٧ قَالَ ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہیں' وہ کس نے تم پر حرام کر دیں؟ انہیں بتایئے کہ یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ہمارے احکام ماننے والوں کے لئے ہیں' قیامت کے دن تو خاص انہی کے لئے ہوں گی۔ اس طرح جاننے سمجھنے والوں کے لئے ہم اپنے احکام واضح طور پر بیان فرماتے ہیں۔ (اے پیغمبر!) انہیں بتایئے کہ میرے پروردگار نے جو چیزیں (بنیادی طور پر) حرام فرمائی ہیں' وہ تو ہر قسم کے لیے بے حیائی کے کام ہیں خواہ وہ چھپے ہوں یا کھلے۔ ہر طرح کے گناہ' بلاوجہ ظلم و زیادتی ' یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرو حالانکہ انہوں نے اس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی نیز یہ کہ اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جو تمہیں معلوم نہیں (کہ واقعی انہوں نے فرمائی ہیں) ہر امت کے لئے عمل کی ایک مہلت مقرر ہے' جب وہ مہلت ختم ہو جاتی ہے تو اس میں ایک سیکنڈ کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

انسانی زندگی کا مقصد: اللہ و رسول ؐ کی فرمانبرداری (یہ بات شروع میں ہی بتا دی گئی تھی) اے آدمؑ کی اولاد! اگر خود تم میں سے تمہارے پاس (میرے) رسول ؐ آئیں جو تمہارے سامنے میرے احکام بیان کریں تو یاد رکھو! جو شخص ان کی فرمانبرداری کر کے اپنی اصلاح کرے گا اس کے لئے (آخرت میں) کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہوگی' لیکن جو لوگ ہمارے احکام کو جھٹلائیں گے اور ان کے خلاف سرکشی کا رویہ اختیار کریں گے' وہ اہل دوزخ ہیں' جو ہمیشہ اُسی میں (جلتے) رہیں گے۔

اللہ و رسول کے نافرمانوں کا انجام دوزخ بھلا اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو جھوٹی باتیں گھڑ گھڑ کر اللہ کے ذمے لگائے یا اللہ کی سچی باتوں کو جھٹلائے۔ ایسے لوگوں کو اپنے مقدر کے مطابق (دنیا کا) حصہ ملے گا لیکن آخر جب ہمارے بھیجے ہوئے (موت کے) فرشتے ان کی جانیں نکالنے کے لئے ان کے پاس آ کر پوچھیں گے: '' جنہیں تم اللہ کے علاوہ (تکالیف اور پریشانیوں میں) پکارا کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟'' وہ جواب دیں گے :'' وہ تو ہمیں چھوڑ گئے''۔ اس طرح وہ خود اپنے کافر ہونے کا اعتراف کریں گے۔ اللہ فرمائیں گے :'' اپنے سے پہلے گزرے ہوئے جنوں اور انسانوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ''۔ جس وقت کوئی بھی گروہ (دوزخ میں) داخل ہو گا' وہ اپنے سے پہلے ہم مسلک گروہ پر لعنت کرتا ہوا داخل ہوگا۔ آخر جب سب اس (دوزخ) میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے بارے میں کہیں گے :'' ہمارے پروردگار!

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ
ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ ع ٤
اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ
غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ
وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ
حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

یہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ آپ انہیں دوزخ میں دگنی سزا دیں۔ اللہ فرمائیں گے: سب کے لئے دگنی ہے لیکن تمہیں سمجھ نہیں۔" پہلے لوگ بعد والے لوگوں سے کہیں گے: تمہاری حالت (شکایت کے باوجود) ہم سے بہتر نہ ہوئی' اس لئے تم بھی اپنی کرتوتوں کے بدلے میں سزا کے مزے چکھو۔" یاد رکھو! جو لوگ ہماری باتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان کے مقابلے میں سرکشی کا رویہ اختیار کرتے ہیں' ان کے لئے آسمان کے دروازے کبھی نہیں کھولے جائیں گے' ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ (یا موٹے رسے) کا گزرنا۔ ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوزخ میں آگ ہی کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر آگ ہی کا اوڑھنا ہوگا۔ یاد رکھو! بدکرداروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداروں کا ٹھکانہ جنت البتہ جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کرتے ہیں .... ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے .... وہ اہل جنت ہیں' وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ ان کے دلوں میں آپس میں جو رنجش ناراضگی ہوگی وہ ہم دور فرما دیں گے۔ ان (کی رہائش گاہوں) کے نیچے (دودھ' شہد' شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہی ہوں گی اور وہ (آپس میں) کہیں گے: "اللہ کا شکر ہے جنہوں نے ہمیں اس مقام پر پہنچا دیا' اگر وہ ہماری رہنمائی نہ فرماتے' تو ہم کبھی بھی یہاں نہ پہنچ سکتے واقعی ہمارے پروردگار کے پیغمبر سچا دین لے کر آئے تھے۔" (عین) اس وقت آواز آئے گی: "یہ جنت اب تمہاری ملکیت ہے جو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں عطا ہوئی ہے جو تم نے (دنیا میں) کئے تھے۔"

اہل جنت و دوزخ اور اعراف والوں کی گفتگو اس کے بعد جنتی لوگ دوزخیوں کو آواز دے کر پوچھیں گے: "ہمارے پروردگار نے ہم سے جو وعدہ فرمائے تھے' ہم نے انہیں پورا پالیا' کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے' تم نے بھی انہیں سچا پایا؟" وہ جواب دیں گے: "ہاں (بے شک)۔" اتنے میں ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: "ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو (دنیا میں) آخرت کے منکر تھے اور اللہ کے دین میں (اپنی سوچ کے مطابق) خامیاں تلاش کر کے لوگوں کو اس سے روکا کرتے تھے۔"

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ
رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ
اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ اَهٰٓؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا
وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ
يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ
شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ

ان دونوں (جنت اور دوزخ) کے درمیان دیوار (اعراف) ہے' اس دیوار پر کچھ افراد ہوں گے جو سب (جنتی اور دوزخی) لوگوں کو ان کے چہروں سے پہچانیں گے۔ یہ (اعرافی لوگ) خود ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے البتہ داخلے کے امیدوار ضرور ہوں گے۔ یہ جنتی لوگوں کو (دیکھتے ہی) بلند آواز سے السّلام علیکم کہیں گے' لیکن جب ان کی نگاہیں دوزخیوں پر پڑیں گی تو (ان کا عذاب سے بُرا حال دیکھ کر) عرض کریں گے: ''ہمارے آقا! ہمیں ان ظالموں میں شامل نہ فرمانا۔'' نیز اعراف والے کچھ (دوزخی) لوگوں کو جنہیں وہ شکل وصورت سے پہچانتے ہوں گے مخاطب کر کے کہیں گے: ''(سناؤ) نہ حمایتی جتھے' نہ تمہارا مال و دولت جن پر تمہیں بڑا ناز اور گھمنڈ تھا' تمہارے کسی کام آئے! کیا یہ (جنت میں جانے والے) وہی لوگ نہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اللہ ان پر کبھی رحمت نہیں فرمائیں گے (جنہیں کہہ دیا گیا ہے کہ) ''جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمہیں (یہاں) کبھی کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہوگی''۔ دوزخ والے جنت والوں کو مخاطب کر کے کہیں گے: ''(خدا را) ہم پر (بھی) تھوڑا سا پانی ڈال دو یا اللہ نے تمہیں جو کچھ کھانے کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری طرف پھینک دو'' اہل جنت جواب دیں گے: اللہ نے یہ چیزیں کافروں کے لئے حرام کر رکھی ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے دھوکے میں آ کر دین کو کھیل تماشا سمجھا ہوا تھا۔ اس لئے آج ہم بھی انہیں اسی طرح ہی بھلا دیں گے' جس طرح انہوں نے اس (جزاء وسزا کے) دن کی ملاقات کو بھلایا ہوا تھا اور ہماری باتوں کا (کھلم کھلا) انکار کیا کرتے تھے۔

قرآن کی حقیقت بیانی (اسی سلسلے میں) ہم ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب (قرآن کریم) لے آئے ہیں جس میں ہم نے مکمل حقیقت بیان کر دی ہے جو ماننے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ کیا یہ لوگ اب (قرآن کریم کی بیان کردہ) حقیقت (اپنی آنکھوں سے دیکھنے) کے منتظر ہیں۔ جس روز وہ حقیقت سامنے آ جائے گی جسے وہ پہلے بھولے ہوئے تھے فوراً کہیں گے: ''واقعی ہمارے پروردگار کے رسول سچا دین لائے تھے۔ اس وقت خواہش کریں گے کہ ہمارے کوئی سفارشی ہوں جو ہماری سفارش کریں (تاکہ ہم برے انجام سے بچ جائیں) یا ہمیں دوبارہ (دنیا میں) واپس بھیج دیا جائے تاکہ ہم صحیح اعمال کریں۔

قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ ع ١٣
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ
الْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ
نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا كَذٰلِكَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ع ١٤
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

یقیناً یہ لوگ خود کو نقصان میں مبتلا کر (کے اپنے آپ کو دوزخ میں جھونک) چکے جو باتیں انہوں نے (اپنے ذہنوں میں) گھڑ رکھی تھیں وہ سب ان کے لئے بھولی بسری ہو گئیں۔

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے عقلی دلائل

نظام کائنات (لوگو) یہ حقیقت ہے کہ تمہارے شہنشاہ (مالک وحاکم حقیقی) اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے آسمانوں وزمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا' پھر عرش پر جلوہ افروز ہوئے۔ وہی رات کو دن پر طاری فرماتے ہیں (انہی کے حکم سے) دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے' سورج' چاند اور ستارے بھی انہی کے حکم کے پابند ہیں (یاد رکھو) ساری مخلوقات بھی انہی کی ہیں اور ان پر حکم بھی انہی کا چلتا ہے اللہ شہنشاہ کائنات بڑی ہی برکتوں والی ذات ہیں۔ ان سے ہی چپکے چپکے اور عاجزی سے دعائیں کیا کرو' وہ اپنی حد اور حیثیت سے بڑھنے (اور زور زور سے چلا چلا کر دعائیں مانگنے) والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ جب (قرآن وسنت کی دعوت کے ذریعے) دنیا کی اصلاح ہو رہی ہے تو (کفر وشرک اور اللہ کی نافرمانی کر کے) بگاڑ پیدا نہ کرو۔ اللہ کی بندگی' ان سے دعائیں' التجائیں (ان کے عذاب کا) خوف اور (فضل ورحمت کی) امید رکھتے ہوئے کیا کرو۔ یقین رکھو اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں کو جلد حاصل ہوتی ہے۔

بارش کا آنا فصلوں کا لہلہانا وہی (اللہ ہی) تو بارش سے پہلے (لوگوں کو بارش کی) خوش خبری دینے کے لئے (ٹھنڈی' ٹھنڈی) ہوائیں بھیجتے ہیں۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو ہم انہیں کسی خشک زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر ان سے پانی برسا کر (زمین سے) طرح طرح کی (فصلیں اور) پھل پیدا فرماتے ہیں۔ اسی طرح ہم (قیامت کے روز) مردوں کو (قبروں سے) نکال کھڑا کریں گے۔ شاید اس (مثال اور مشاہدے) سے تم لوگ سبق حاصل کرو اچھی زمین اپنے پروردگار کے حکم سے اچھی پیداوار دیتی ہے۔ لیکن خراب زمین سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے' ردی اور ناقص ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح حق کے قدردانوں کے لئے ہم (اپنی قدرت وحکمت کے) دلائل مختلف انداز سے بیان فرماتے ہیں۔

اللہ ورسولؐ کی اطاعت کے نقلی دلائل: دعوت انبیاؑ

دعوتِ نوحؑ (یہ پیغام دینے کے لئے) ہم نے نوحؑ کو (پیغمبر بنا کر) ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا' جنہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو' ان کے سوا تمہارا کوئی حاکم ومعبود نہیں۔ (تمہاری نافرمانی کی حالت دیکھ کر) مجھے تمہارے بارے میں قیامت کے دن سزا کا ڈر ہے۔

ردِ عمل ان کی قوم کے بڑے بڑے سردار بولے: ''ہم آپ کو بالکل گمراہ سمجھتے ہیں۔''

نوحؑ نے فرمایا میں کسی گمراہی میں مبتلا نہیں ہوں' بلکہ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ ع ١٥
هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ
فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ
بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ
رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ
ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا
اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ
بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا
اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ

شہنشاہ کائنات کا رسول سفیر ہوں۔ ان کے پیغام تمہیں پہنچا کر تمہاری خیر خواہی کر رہا ہوں کیونکہ ان کی طرف سے مجھے جن باتوں کا علم ہے، تمہیں ان کی خبر نہیں۔ کیا تم اس بات پر حیران ہو (کہ میری باتیں نہیں مان رہے) کہ تمہارے پروردگار کا پیغام تمہاری اپنی قوم کے ایک شخص کے ذریعے تم تک پہنچ گیا؟ کہ وہ تمہیں (برے انجام سے) خبردار کرے اور تم (اس کی) نافرمانی سے بچ کر اللہ کی رحمت میں آجاؤ۔

قوم کا انجام لیکن انہوں نے پھر بھی نوحؑ کو جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں سوار کر کے بچالیا۔ جنہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا، انہیں (طوفان میں) غرق کر دیا کیونکہ وہ (حق کو دیکھنے، پہنچاننے میں) اندھے لوگ تھے۔

ھودؑ کی دعوت اسی طرح ہم نے عاد (قوم) کی طرف ان کے بھائی ھودؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، انہوں نے فرمایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی بندگی کرو، ان کے علاوہ تمہارا کوئی حاکم ومعبود نہیں۔ کیا تم ان (کی نافرمانی کے بُرے انجام) سے نہیں ڈرتے؟''

رَدِّ عمل اُن کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: ہم تو آپ کو بے وقوف سمجھتے ہیں، آپ ہمارے خیال میں جھوٹے شخص ہیں۔'' ھودؑ نے فرمایا میں کوئی نادان اور بے وقوف نہیں ہوں بلکہ شہنشاہ کائنات کا (مقرر کردہ) رسول وسفیر ہوں۔ میں اپنے شہنشاہ کے پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں اور اس سلسلے میں تمہارا حقیقی خیر خواہ ہوں کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو کہ تمہارے پروردگار کا پیغام تمہاری اپنی قوم کے ایک فرد کے ذریعے تم تک پہنچ گیا کہ وہ تمہیں (بُرے انجام سے) ڈرائے۔ ذرا یاد تو کرو جب انہوں نے قومِ نوحؑ کے بعد تمہیں دنیا میں آباد فرمایا اور تمہیں غیر معمولی قوت اور قد وقامت بخشی۔ اس لئے اللہ کی ان نعمتوں کا عملی شکر ادا کرو تا کہ (دنیا وآخرت میں) کامیاب ہوسکو۔'' وہ کہنے لگے: ''کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کرنے لگیں اور جن کی ہمارے باپ دادا بندگی کرتے آئے ہیں انہیں چھوڑ دیں۔ اچھا، اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہیں وہ لے آئیں۔'' انہوں نے جواب دیا تمہارے پروردگار کا عذاب اور غضب تو تم پر اب آکر ہی رہے گا لیکن (انسیں چھوڑ کر) کیا تم مجھ سے ایسے (بے حقیقت) ناموں کے

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ع ٩ ١٦
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ
مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ
اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِیْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ

بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنی طرف سے گھڑ لئے ہیں جن کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ رہا (عذاب کا مسئلہ) تو تم بھی (اس کا) انتظار کرو' میں تمہارے ساتھ (اس کا) منتظر ہوں۔

قوم کا انجام آخر ہم نے ھود اور ان کے ساتھیوں کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور ان لوگوں کی (تیز آندھی سے) جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہمارے باتوں کو جھٹلایا تھا اور کسی صورت بھی انہیں ماننے والے نہ تھے۔

صالح ؑ کی دعوت اِسی طرح ثمود (قوم) کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح ؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا' انہوں نے سمجھایا ''میرے بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو' ان کے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ اس بارے میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بالکل واضح دلیل یہ اللہ کی اونٹنی آ چکی ہے جو تمہارے لئے (میرے اللہ کا پیغمبر ہونے کی) نشانی بھی ہے۔ اب اس (اونٹنی) کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں (جہاں چاہے) چرتی پھرے دیکھو' اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا' ورنہ دردناک عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ ذرا یاد تو کرو جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں عاد قوم کے بعد آباد کر کے دنیا میں اچھا ٹھکانہ عطا فرمایا۔ اب ہموار زمین میں محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر (پختہ) گھر بناتے ہو۔ اللہ کی ان نعمتوں کی قدر کرو (ان کی نافرمانی و ناشکری کر کے) دنیا میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

دعوت کا ردِ عمل ان کی قوم کے مغرور سردار غریب مسلمانوں سے پوچھنے لگے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ صالحؑ اپنے پروردگار کا پیغمبر ہے؟ وہ کہنے لگے: ''وہ اللہ کا جو پیغام لائے ہیں ہم اُسے مانتے ہیں۔'' وہ متکبر لوگ کہنے لگے: ''جس بات کو تم مانتے ہو' ہم اُسے نہیں مانتے۔'' پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اور پوری ڈھٹائی سے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کر گزرے اور صالح ؑ سے کہنے لگے: ''اگر آپ پیغمبر ہیں تو لے آئیں وہ (عذاب) جس کی آپ ہمیں دھمکیاں دیا کرتے ہیں۔''

قوم کا انجام (تین دن کے بعد) ہولناک چیخ اور سخت زلزلے نے انہیں آلیا اور وہ اپنے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ صالحؑ یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے: ''اے قوم!

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع ١٠ ١٧
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا
فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ
طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

میں نے تمہارے ساتھ پوری خیر خواہی کرتے ہوئے تمہیں اپنے پروردگار کے پیغام پہنچائے' لیکن (کیا کروں؟) تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں۔''

لوطؑ کی دعوت لوطؑ کو بھی (ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا تھا) جب انہوں نے لوگوں سے کہا: ''تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی (جنسی) خواہش پوری کرتے ہو' تم بالکل ہی حد سے گزر گئے ہو۔''

ردِعمل لیکن ان (لوگوں) کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا: ''ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے نکال دو۔ یہ (اپنے آپ میں) بڑے پاک باز بنتے ہیں۔''

انجام آخر ہم نے لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو بچا کر نکال دیا البتہ ان کی بیوی (قوم کے ساتھ) پیچھے رہ گئی۔ بعد میں ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی' پھر دیکھ لو اِن بدکاروں کا کیا حال ہوا؟

شعیبؑ کی دعوت پھر مدین کی طرف ہم نے شعیبؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جنہوں نے قوم کو سمجھایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی عبادت کرو' ان کے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں (میری صورت میں) تمہارے پاس' تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آ چکی ہے۔ اس لئے ماپ تول پورا رکھا کرو۔ لوگوں کی چیزوں میں (جو وہ خریدتے ہیں) نقصان نہ دیا کرو۔ جب (میرے ذریعے) دنیا کی اصلاح ہو رہی ہے تو (کفر و شرک اور نافرمانی کر کے) فساد نہ پھیلاؤ۔ اگر دیانتدار ہو تو یہی طریق کار تمہارے لئے بہتر ہے۔ دیکھو (سچے دین کی دعوت کو روکنے کے لئے) مختلف راستوں پر نہ بیٹھا کرو تا کہ جو شخص ایمان لائے اُسے دھمکیاں دے کر یا اپنی سوچ کے مطابق اللہ کے دین میں خامیاں تلاش کر کے اُسے (قبول کرنے سے) روک دو۔ اللہ کا احسان یاد کرو جب تم تعداد میں تھوڑے تھے تو انہوں نے تمہیں زیادہ کر دیا۔ پھر یہ بھی تو سوچو جن لوگوں نے (تم سے پہلے دنیا میں) فساد اور غنڈہ گردی کی تھی ان کا کیا (بُرا) انجام ہو چکا ہے؟ اگر تم میں سے ایک گروہ نے میری رسالت کو مان لیا ہے اور دوسرا گروہ نہیں مان رہا تو (نہ ماننے والے گروہ کو چاہیے کہ) ہمارے درمیان اللہ کے فیصلے کا انتظار کرے کیونکہ وہی بہترین فیصلے فرمانے والے ہیں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ
اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۚ۝٨٨ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ
فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ
اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝٨٩ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝٩٠ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۚۖ۝٩١ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ
لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝٩٢
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ
لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝٩٣ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَضَّرَّعُوْنَ ۝٩٤ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا
قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩٥ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

ردِّعمل اُن کی قوم کے لوگوں نے جنہیں (اپنی دنیاوی قوت و دولت پر) گھمنڈ اور غرور تھا' شعیبؑ اور اُن کے ساتھی مسلمانوں کو نوٹس دے دیا: ''ہمارے دین میں واپس آ جاؤ یا پھر ہم تمہیں زبردستی اپنے شہر سے باہر نکال دیں گے۔'' شعیبؑ نے فرمایا: ''اگر ہم (تمہارے دین کفر و شرک میں واپس آنا) برا سمجھتے ہوں (پھر بھی زبردستی کرو گے)؟ ہماری تمہارے دین میں واپسی تو اللہ پر بڑا جھوٹ اور بہتان ہو گی جبکہ وہ ہمیں اس سے نجات دے چکے ہیں۔ کفر کی طرف لوٹنا ہمارے لئے کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ ہاں' اگر اللہ ہی چاہیں (تو ہمارا زور نہیں چل سکتا) وہ ہمارے مالک ہیں' انہیں ہر چیز کا علم ہے۔ ہمارا بھروسہ انہیں پر ہے (کہ وہ ہمیں ثابت قدم رکھیں)

انجام (کافروں کا ظلم و ستم زور پکڑنے پر شعیبؑ نے دعا فرمائی) ''ہمارے آقا! ہمارے اور ہماری (کافر) قوم کے درمیان آپ ہی صحیح فیصلہ فرمائیں' آپ ہی بہترین فیصلے فرمایا کرتے ہیں۔'' اسی دوران اُن کی قوم کے سرداروں نے (مسلمانوں کو) دھمکانا شروع کر دیا: ''اب اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تو تم سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ چنانچہ ہوا یہ کہ زور دار زلزلے نے اِن (کافروں) کو آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اندھے (مردہ) پڑے رہ گئے۔ (ہلاکت کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) شعیبؑ کو جھٹلانے والے یہاں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے (یہ بھی کہ) شعیبؑ کو جھٹلانے والوں نے ہی آخر نقصان اٹھایا اور وہ (حسرت سے) یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گئے: ''میری قوم! میں نے (ہر ممکن) تمہاری خیر خواہی کرتے ہوئے اپنے پروردگار کے پیغام تمہیں پہنچائے' اس لئے اب بے ایمان قوم (کی تباہی) پر افسوس کیوں کروں!''

دنیا میں خوش حالی اور اللہ کے عذاب سے بچاؤ کا ضابطہ ہم نے جس علاقے میں بھی کوئی نبیؑ بھیجا (اس کی نافرمانی پر) وہاں کے لوگ کو ضرور سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ توبہ تائب ہو جائیں (ہمارے نبیؑ کی اطاعت کرنے لگیں) کچھ عرصہ بعد ہم نے (بطور آزمائش) ان کی بد حالی کو خوش حالی میں بدل دیا حتیٰ کہ انہیں خوب خوش حالی عطا فرمائی اور وہ (حقیقت کو بھول کر) کہنے لگے: ہمارے باپ دادا کو بھی مصائب اور آسانیاں پہنچتی رہیں (یہ تو محض زمانے کے اتفاقات ہیں)۔ پھر ہم نے انہیں اچانک بے خبری میں (اپنے عذاب میں) پکڑ لیا۔ لیکن اگر بستیوں کے لوگ (ہم پر) ایمان لے آتے اور (ہماری) نافرمانی سے بچے رہتے تو ہم ضرور ان پر

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
نَآئِمُوْنَ ؕ ﴿٩٧﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿٩٨﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ ع ١٢
اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا
مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا
لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ
بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا
بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ
اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى
اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿١٠٥﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

آسمان وزمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے، لیکن انہوں نے تو (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا' اس لئے ہم نے بھی انہیں ان کی بدکرداریوں کے باعث تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ کیا اب بھی دنیا والے رات کو سوتے وقت آنے والے ہمارے عذاب سے بے خوف ہیں؟ یا انہیں دن چڑھے ان کے کاروباری اوقات میں آنے والے ہمارے عذاب سے امن (کا پروانہ) مل گیا ہے؟ کیا وہ اللہ کے (تباہ کن) خفیہ منصوبوں سے محفوظ ہو گئے ہیں؟ (یاد رکھو) بدبخت قوم ہی اللہ کے ایسے منصوبوں سے بے خوف ہو سکتی ہے۔ کیا ان لوگوں کو جو ان ہلاک ہونے والے لوگوں کے بعد دنیا میں آباد ہوئے ہیں سمجھ نہیں آئی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کی سزا میں ان کے دلوں پر مہر مار دیں نتیجتاً یہ کچھ بھی نہ سن (سمجھ) سکیں۔

وعدہ خلاف اور نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں مل سکتی (اے پیغمبرؐ!) یہ چند علاقوں کے کچھ واقعات ہم نے آپؐ سے بیان فرمائے ہیں' جن میں واضح دلائل کے ساتھ (ہمارے) پیغمبر آئے تھے۔ وہاں کے لوگوں نے جس بات کو ابتدا میں (ایک مرتبہ) جھٹلا دیا تھا بعد میں (ضد میں آ کر) اُسے نہیں مانا۔ یوں اللہ (ضدی) منکروں کے دلوں پر مُہر مار دیتے ہیں۔ (اُن لوگوں کے دلوں پر مہر لگنے کی وجہ یہ تھی کہ) ان میں سے اکثر لوگ وعدہ خلاف اور نافرمان تھے۔

موسیٰؑ کا دورِ نبوت

فرعون کو دعوت پھر ان (انبیاؑ) کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو اپنے دلائل کے ساتھ فرعون اور اس کے عمال کے پاس بھیجا۔ جنہوں نے ان دلائل کا انکار کر دیا' پھر دیکھ لو ان شرپسندوں کا کیا (بُرا) انجام ہوا؟ جس کی تفصیل یہ ہے کہ موسیٰؑ نے فرعون کو بتایا کہ میں شہنشاہِ کائنات کا (سفیر و) رسول ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں اللہ (شہنشاہ) کے بارے میں وہی باتیں کہہ رہا ہوں جو حق اور سچ ہیں۔ میں (اپنے اور) تمہارے شہنشاہ کی طرف سے واضح دلیل لے کر تمہارے پاس آیا ہوں (کہ ان پر ایمان لا کر میری اطاعت قبول کرلو' اگر ایسا نہیں کرتے تو کم از کم) بنی اسرائیل کو (آزاد کر کے) میرے ساتھ بھیج دو۔

فرعون کا دلیل طلب کرنا فرعون بولا ''اگر آپؑ دلیل لانے میں سچے ہیں تو اُسے پیش کریں۔'' موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینک دی جو فوراً ہی بہت بڑا جیتا جاگتا سانپ بن گئی۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي
الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿١١١﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ
فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ
وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ
اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ
النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا
صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ

پھر انہوں نے اپنا ہاتھ (بغل سے) نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے (سورج کی طرح) چمک رہا تھا۔

(اس پر) فرعونی سردار کہنے لگے: "یہ تو بہت بڑا ماہر جادوگر ہے۔ جو تمہیں اقتدار سے محروم کرنا چاہتا ہے' اس لئے اب کیا مشورہ ہے؟" انہوں نے (فرعون کو) رائے دی: آپ موسیٰؑ اور اس کے بھائی (ہارونؑ) کو مہلت دے کر (مصر کے) شہروں میں اعلان کرنے والے بھیج دیں جو ماہر جادوگروں کو (ان کے مقابلے لئے) آپ کے پاس لے آئیں۔

جادوگروں سے مقابلہ جب جادوگر (اکٹھے ہو کر) فرعون کے پاس پہنچ گئے تو پوچھنے لگے: "کیا کامیابی کی صورت میں ہمارے لئے کوئی انعام واکرام بھی ہے؟" فرعون نے کہا: ہاں (ضرور) بلکہ تم تو میرے خصوصی مصاحب ومشیر بن جاؤ گے۔" (اس کے بعد) وہ موسیٰؑ سے کہنے لگے: "پہل آپ کریں گے یا ہم کریں؟" موسیٰؑ نے فرمایا: "آپ ہی کریں" جب انہوں نے (اپنی رسیاں' لاٹھیاں) پھینکیں تو لوگوں کی نظروں پر جادو کر کے انہیں دہشت زدہ کر دیا اور (اپنی طرف سے) بہت بڑا جادو کر لائے۔ پھر ہم نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ آپ بھی اپنی لاٹھی پھینکیں۔ (پھینکتے ہی وہ سانپ بن کر) ان کے بنائے ہوئے سارے جادو کو نگل گئی۔

جادوگروں کا ایمان لانا اس موقع پر حق ثابت اور واضح ہو گیا۔ جادوگروں نے جو کچھ کیا تھا وہ (سب باطل تھا جو) ملیا میٹ ہو گیا۔ نیز فرعونی میدان میں شکست کھا کر اور خوب ذلیل ہو کر واپس لوٹے۔ جادوگر سجدہ میں گر کر عرض کرنے لگے: "ہم شہنشاہ کائنات پر جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار (اور شہنشاہ) ہیں' ایمان لاتے ہیں۔"

فرعون کا جادوگروں کو قتل کرانا فرعون (غصے سے آگ بگولا ہو کر) بولا: تم موسیٰؑ پر میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے۔ یقیناً تم لوگوں نے ہمیں اقتدار سے محروم کرنے کے لئے اس شہر میں ہمارے خلاف سازش کر رکھی تھی۔ جس کا جلد ہی تمہیں انجام معلوم ہو جائے گا۔ میں مخالف سمتوں سے تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹوا کر تم سب کو سولی پر لٹکاؤں گا۔ وہ بولے (کوئی پروا نہیں) ہم اپنے پروردگار کے پاس واپس لوٹ جائیں گے۔ ہمارا اس کے سوا کیا قصور ہے کہ ہم نے اپنے پروردگار کی باتیں جب ہمارے پاس پہنچ گئیں تو مان لیں۔"

ع ١٤/١٨ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ
قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ
يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ
وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ وَ
اصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙۚ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَ
الۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوۡۤا اُوۡذِيۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِيَنَا وَمِنۡ
بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ
ع ١٥ وَيَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدۡ
اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ
يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ
تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤـئِرُهُمۡ
عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا
بِهٖ مِنۡ اٰيَةٍ لِّتَسۡحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٣٢﴾
فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمُ الطُّوۡفَانَ وَالۡجَـرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۚ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿١٣٣﴾
وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيۡهِمُ الرِّجۡزُ قَالُوۡا يٰمُوۡسَى ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

(فرعون کی طرف سے پہنچنے والے مصائب پر انہوں نے دُعا کی) پروردگار! آپ ہمیں (ایمان پر) ثابت قدم رکھیں اور اپنی فرمانبرداری کی حالت میں ہی ہمیں موت دیں۔''

بنی اسرائیل پر ظلم وستم فرعونی سرداروں نے (فرعون سے) یہ بھی کہا (جادوگروں کو تو آپ نے قتل کرا دیا) کیا موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کو کھلا چھوڑے رکھیں گے کہ (لوگوں کو توحید کی تعلیم دے کر) ملک میں بدامنی پھیلاتے پھریں' آپ کی اور آپ کے مجسموں کی پرواہ ہی نہ کریں۔'' اس نے کہا: ''اب ہم (پھر) ان کے لڑکوں کو قتل کریں گے' ان کی لڑکیوں کو (خدمت وبیگار کے لئے) زندہ چھوڑ دیں گے۔ ہمارے ماتحت بالکل بے بس لوگ ہیں۔''

صبر کی تلقین موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: ''ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ سے مدد مانگو۔ یہ ملک (فرعون کا نہیں) اللہ کا ہے' وہ جسے چاہیں' عطا فرمائیں آخر کار اللہ کے فرنبردار ہی کامیاب ہوتے ہیں۔'' وہ کہنے لگے: آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں طرح طرح کی تکالیف دی جاتی تھیں۔ آپؑ کے آنے کے بعد بھی (یہی حال ہے)۔'' انہوں نے فرمایا (گھبراؤ نہیں) پروردگار عنقریب تمہارے دشمن کو ہلاک فرما کر' تمہیں اس ملک کی حکومت عطا فرمائیں گے' پھر دیکھیں گے کہ تم کیا کردار ادا کرتے ہو۔''

فرعونیوں پر طرح طرح کے عذاب اس کے بعد ہم نے فرعونیوں کو قحط سالی اور پیداوار کی کمی میں مبتلا کیا تا کہ توبہ تائب ہوں۔ لیکن اگر انہیں خوش حالی نصیب ہوتی تو اُسے اپنی حسن تدبیر سمجھتے' اگر بدحالی انہیں پیش آتی تو اُسے موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست خیال کرتے۔ حالانکہ ان کی (اپنی) نحوست اللہ کی طرف سے (اُن پر نافذ) تھی لیکن اکثر لوگ حقیقت حال کو نہیں جانتے (کہ انسان کی نحوست اس کے اپنے اعمال وکردار کے نتیجے میں اللہ کی طرف سے اس پر وارد ہوتی ہے) یہاں تک کہ انہوں نے موسیٰ سے صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں قائل کرنے کے لیے آپ خواہ کوئی بھی نشانی لے آئیں' ہم کسی صورت بھی آپ کو (اللہ کا رسول) نہیں مانیں گے۔ آخر ہم نے سیلاب' ٹڈیاں' چیچڑیاں' مینڈک اور خون کے عذاب یکے بعد دیگرے ان پر بھیجے' لیکن وہ پھر بھی اکڑے رہے۔ وہ بہت ہی بدکردار لوگ تھے۔ (ان کی بدکرداری کی یہ حالت تھی کہ) ہر مرتبہ جب بھی ان پر عذاب آتا تو عرض کرتے: ''اے موسیٰؑ آپؑ اللہ سے دُعا فرمائیں جیسا کہ

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى
اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾
وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ
فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ نصف
الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا
يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ
يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰي ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا ع
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰي لِاَخِيْهِ

انہوں نے آپ سے (آپ کی دعا قبول کرنے کا) وعدہ فرما رکھا ہے۔ اگر آپ ہم سے یہ عذاب دور کرا دیں تو ہم ضرور آپؑ پر ایمان لا کر بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔

فرعونیوں کا انجام پھر جب ہم (اپنے علم کے مطابق) ان کی مدت پوری ہونے پر ان سے عذاب ہٹا دیتے تو وہ فوراً ہی اپنا وعدہ توڑ دیتے۔ اس پر ہم نے انہیں دریا میں غرق کر کے ان سے بدلہ لیا کیونکہ وہ ہماری باتوں کی قطعاً پروا نہ کرتے ہوئے انہیں جھٹلا دیا کرتے تھے۔ ان کے بعد بنی اسرائیل جنہیں بالکل کمزور اور لاچار سمجھا جا رہا تھا ہم نے (شام کی) بابرکت سرزمین کے مشرق ومغرب (فلسطین) کا اقتدار سونپ دیا۔ اس طرح ان کے صبر وا ستقامت کی وجہ سے اُن کے حق میں آپؑ کے پروردگار کا عمدہ وعدہ پورا ہوا اور فرعون اور فرعونیوں کے بنائے ہوئے (محلات) اور لگائے ہوئے (باغات) کو ہم نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

بنی اسرائیل کی جہالت پھر ہم بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے گئے جہاں اُن کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو بتوں کی گرویدہ تھی (انہیں دیکھ کر) یہ بھی کہنے لگے: ''اے موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے بت ہیں آپ ہمیں بھی ایک ایسا بت بنا دیں'' انہوں نے فرمایا: ''تم تو بہت ہی جاہل لوگ ہو۔ یہ لوگ جس (بت پرستی) میں مبتلا ہیں۔ یہ تباہ و برباد ہونے والی ہے۔ جو کام یہ کر رہے ہیں بالکل جھوٹ اور فراڈ ہے'' (پھر) فرمایا: ''کیا میں اللہ کے علاوہ تمہیں اور معبود تلاش کر دوں؟ حالانکہ انہوں نے تمہیں (ہدایت دے کر) دنیا کے تمام لوگوں پر برتری عطا فرمائی ہے اور (وہی فرماتے ہیں کہ یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات بخشی جو تمہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے (حتیٰ کہ) تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے اور تمہاری بیٹیوں کو (اپنی خدمت و بیگار کے لئے) زندہ چھوڑ دیتے تھے یقیناً اُن کی غلامی میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری بڑی سخت آزمائش تھی۔

رب تعالیٰ کی موسیٰؑ سے باتیں پھر ہم نے (تورات دینے کے لئے) موسیٰؑ کو تیس راتوں کے وعدے پر (کوہ طور پر بلایا) جسے ہم نے مزید دس راتوں سے پورا فرمایا اس طرح ان کے پروردگار کا (مقررہ) وقت پوری چالیس (دن) راتیں ہو گیا۔ موسیٰؑ نے (طور پر جاتے وقت) اپنے بھائی

هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴۲﴾
وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ
اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی
النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۖۗ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً
وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ
الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ
اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ
سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِیْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ ع ١٧

ہارونؑ سے فرمایا: ''میری عدم موجودگی میں میری (اس) قوم کا انتظام سنبھالنا اور ان کی اصلاح کرتے رہنا' البتہ شر پسندوں کی بات ہرگز نہ ماننا۔'' پھر جب موسیٰؑ ہمارے وعدہ کے مطابق (کوہ طور پر) حاضر ہوئے اور ان سے ان کے پروردگار نے باتیں کیں تو انہوں نے التجا کی: ''پروردگار! مجھے اپنا آپ بھی دکھائیں کہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔'' انہوں نے فرمایا: ''آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے لیکن (اگر اتنا ہی شوق اور اصرار ہے تو) سامنے اس پہاڑ کی طرف دیکھیں' اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو آپ بھی مجھے دیکھ سکیں گے۔'' پھر جب پروردگار نے اپنا جلوہ پہاڑ پر ڈالا تو وہ (پہاڑ پھٹ کر) ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب (کئی گھنٹے کے بعد) ہوش آیا تو عرض کرنے لگے: ''(پروردگار!) آپ کی ذات پاک ہے۔ میں (اپنی غلطی پر) آپ کی جناب میں توبہ تائب ہوتا ہوں اور سب سے پہلے اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں (کہ دنیا میں آپ کو نہیں دیکھا جا سکتا) اللہ نے فرمایا: (اے موسیٰ!) میں نے آپ کو لوگوں پر اپنا رسول ہونے اور اپنے ساتھ (براہ راست) باتیں کرنے کا شرف بخشا ہے۔ اس لئے جو کچھ میں آپ کو دے رہا ہوں اسے لیں اور میرے شکر گزار (بندے) بن کر رہیں۔

موسیٰؑ کو توریت عطا ہونا اس کے بعد ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر (ضروری) مسئلے کی وضاحت اس ہدایت کے ساتھ انہیں لکھ کر دے دی کہ اس پر خود بھی تندہی سے عمل کریں اور اپنی قوم کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی اس پر اچھی طرح عمل کرے۔ جلد ہی ہم تمہیں ان بدکرداروں کے خلاف جہاد کا حکم دیں گے جو ہمارے احکام سے منہ موڑ کر دنیا میں ناحق سرکشی کر رہے ہیں۔ تمام دلائل کے باوجود ایمان نہیں لا رہے۔ ہدایت کا راستہ سامنے دیکھ کر بھی اُسے اختیار نہیں کر رہے' گمراہی کے راستے کو دیکھتے ہی اُسے اپنا لیتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہماری باتوں کو سوچے سمجھے بغیر جھٹلا رہے ہیں۔ یاد رکھو! جو لوگ ہماری باتوں اور قیامت کی جزا و سزا کو جھٹلا رہے ہیں ان کے (نیک) اعمال ضائع اور برے اعمال کی انہیں سزا مل کر رہے گی۔

بچھڑا پرستی یہ حقیقت ہے کہ موسیٰؑ کی قوم نے ان کے (طور پر جانے کے) بعد

حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ
وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا ثلاثة
سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ
مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ
بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ
وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ
رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ع ٨
سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ
بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا
سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى
قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

زیورات سے بچھڑا بنایا جو کہ محض ایک ڈھانچہ اور آواز تھی۔ یہ دیکھے بغیر کہ نہ وہ ان سے کوئی بات کرتا ہے' نہ ہی ان کی (کسی معاملے میں) رہنمائی کر سکتا ہے' ان ظالموں نے اسے معبود قرار دے لیا۔ جب انہیں سمجھ آئی کہ وہ تو گمراہ ہو گئے تو اپنے کئے پر پشیمان ہو کر کہنے لگے: اگر ہمارے پروردگار نے ہم پر مہربانی فرما کر ہمیں معاف نہ فرمایا تو ہم یقیناً تباہ ہو جائیں گے۔'' اتنے میں موسیٰ غصے اور رنج سے بھرے ہوئے قوم کے پاس واپس آئے (اور آتے ہی) فرمایا: ''تم نے میرے بعد (بچھڑا پرستی کر کے) بہت ہی بُری حرکت کی ہے۔ تمہیں کیا جلدی تھی کہ اپنے پروردگار کے حکم کا بھی انتظار نہ کیا؟'' تورات کی تختیاں نیچے پھینکیں اور بھائی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ وہ بولے: ''بھائی جان! انہوں نے مجھے کمزور سمجھتے ہوئے (میری بات کی پروا نہیں کی) بلکہ قریب تھا کہ مجھے قتل ہی کر دیتے۔ لہٰذا آپ (میری بے عزتی کر کے) دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور نہ ہی مجھے بچھڑا پرستوں میں شمار کریں۔'' موسیٰ نے (اس پر) دُعا فرمائی ''پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما کر ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمائیں آپ ہی سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔'' (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جن لوگوں نے بچھڑے کی پرستش کی ہے ان پر ضرور ہمارا غضب نازل ہو گا اور وہ دنیا کی زندگی میں ضرور ذلیل ہوں گے۔ جھوٹے لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ بُرے کام کرنے کے بعد توبہ تائب ہو کر ایمان لے آئیں تو یقیناً آپ کے پروردگار (انہیں) بخشنے والے' مہربان ہیں۔ غصہ ٹھنڈا ہونے پر موسیٰ نے (تورات کی) تختیاں (زمین پر سے) اٹھائیں' جن کے مضامین میں اپنے پروردگار کے فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور رحمت تھی۔

اللہ تعالیٰ سے گستاخی بعد ازاں موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کئے تا کہ وہ (ان کے ساتھ) ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہ طور پر) حاضر ہوں وہاں (رب تعالیٰ کو دیکھنے کے اصرار کی گستاخی پر) جب ان لوگوں کو (بجلی کے) سخت کڑاکے نے ہلاک کر دیا تو موسیٰ نے عرض کیا

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَ
تَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الْغٰفِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ
وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾ ع
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

''پروردگار! اگر آپ چاہتے۔ تو اس سے پہلے ہی مجھے اور انہیں ہلاک فرما دیتے۔ کیا آپ ہم سب کو اس گستاخی کی وجہ سے ہلاک فرما رہے ہیں جو ہم میں سے چند بے وقوفوں نے کی ہے؟ یہ تو صرف آپ کی آزمائش تھی آپ جسے چاہتے ہیں (گناہوں کی وجہ سے) گمراہ فرما دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں ہدایت فرماتے ہیں۔ آپ ہی ہمارے والی وارث ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر ہمیں معاف فرمائیں کیونکہ آپ ہی سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔ ہمارے لئے اس دنیا کی بھلائی بھی مقدر فرمائیں' آخرت کی بہتری بھی عطا فرمائیں۔ ہم آپ ہی کی طرف توبہ تائب ہوتے ہیں۔'' (اللہ نے) ارشاد فرمایا: میں اپنی سزا (کفر' شرک اور نافرمانی کی وجہ سے) جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں' البتہ میری رحمتِ (عامہ) ہر چیز پر حاوی ہے جبکہ میری رحمت (خاصہ) آخرت میں ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو نافرمانیوں سے بچتے ہوئے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو مانتے ہیں۔

تورات میں آپ کا ذکر (آخری دور میں یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو نبی اُمّی (محمدؐ) کی پیروی کریں گے' جن کا ذکر انہیں تورات اور انجیل میں (بھی) ملے گا وہ (نبیؐ) انہیں نیک اعمال کا حکم دیں گے' برے اعمال سے منع کریں گے' ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کریں گے۔ ان پر سے (خود ساختہ پابندیوں کے) بوجھ اتار دیں گے اور (رسم و رواج کے) جن پھندوں میں یہ جکڑے ہوئے ہوں گے اُن سے آزاد کریں گے۔ جو لوگ ان پر ایمان لا کر ان کی حمایت و نصرت کریں گے' انہیں (ہماری) عطا کردہ (قرآن وسنت کی) روشنی میں زندگی گزاریں گے' وہی (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہوں گے (اے پیغمبرؐ!) آپ اعلان کریں: ''(دنیا بھر کے) انسانو! میں (وہی نبی امی) تم سب کے لئے اللہ شہنشاہِ کائنات کا رسول ہوں' جن کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ جو (تمہیں) زندگی بھی دیتے ہیں اور موت بھی۔ اس لئے تم (سب) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول نبی اُمی پر ایمان لے آؤ جو (نبی امی) اللہ تعالیٰ اور ان کے تمام ارشادات کو مانتے ہیں۔ ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔

راہ ہدایت: سچے دین پر چلنا' چلانا موسیٰؑ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو (لوگوں) کی سچے دین کی طرف رہنمائی کرتا تھا

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ
اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ
السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ
بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ
الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٦٤﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ ۢ بَـِٕيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا

النصف

اور اسی کے مطابق (ان کے) فیصلے کیا کرتا تھا۔

بنی اسرائیل کی احسان فراموشی (موسیٰ کی قوم کو) ہم نے بارہ خاندانی قبائل میں تقسیم فرمایا تھا۔ قوم کے لئے پانی طلب کرنے پر ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ فلاں پتھر پر اپنی لاٹھی مارو' چنانچہ (لاٹھی مارتے ہی) اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا پانی پینے کا گھاٹ پہچان لیا' نیز ہم نے (دھوپ سے بچانے کے لئے) ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور کھانے کے لئے ان پر من وسلویٰ (اس ہدایت کے ساتھ) نازل فرمایا کہ ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ لیکن ہمارے (ہمارے احکام کی نافرمانی اور نعمتوں کی ناشکری کر کے) انہوں نے ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا اپنا ہی نقصان کیا۔ پھر جب ہم نے انہیں حکم دیا کہ یہ بستی (بیت المقدس) سامنے ہے اس میں جا کر آباد ہو جاؤ' اس کی پیداوار سے جیسے اور جہاں سے چاہو فائدہ اٹھاؤ لیکن اس کے دروازے سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اور (اللہ کے حضور) جھکے جھکے گزرنا' اس پر ہم تمہاری خطائیں معاف فرمادیں گے اور نیک کردار لوگوں کو مزید اپنے فضل وکرم سے نوازیں گے۔ مگر ان میں سے کئی ظالموں نے ہماری بتائی ہوئی بات ہی کو بدل ڈالا اس لئے ہم نے بھی ان پر ان کی اس گستاخی کی وجہ سے آسمان سے (طاعون کا) عذاب نازل فرمایا۔

نافرمانی پر بندر بننا (اے پیغمبرؐ!) ان (یہود) سے اس بستی کے بارے میں بھی ذرا پوچھئے جو سمندر (قلزم) کے کنارے آباد تھی' جہاں کے لوگ ہفتے کے دن کی خلاف ورزی کیا کرتے تھے۔ ہفتے کے روز مچھلیاں ان کے سامنے پانی پر خوب اچھلتی کودتی تھیں' مگر ہفتے کے علاوہ باقی دنوں میں یہ مچھلیاں سامنے نہ آتیں۔ یہ (دراصل) ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہماری طرف سے ان کی آزمائش تھی پھر ان میں سے ایک گروہ (جو مچھلیاں نہیں پکڑتا تھا' مگر پکڑنے والوں کو روکتا بھی نہیں تھا' مچھلیاں پکڑنے سے روکنے والوں کو) کہنے لگا: ''آپ لوگ کیوں اِن کو مچھلیاں پکڑنے سے روکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ (اس گناہ میں مبتلا رکھ کر) ہلاک کرنا یا سخت سزا دینا چاہتے ہیں'' انہوں نے جواب دیا: (اس لئے روک رہے ہیں کہ) اللہ کے سامنے عذر پیش کرسکیں (کہ ہم نے انہیں اس گناہ سے منع کیا تھا) اور یہ بھی ممکن ہے کہ (ہمارے سمجھانے سے) وہ اس گناہ سے باز آجائیں۔ مگر جب انہوں نے ہماری نصیحت سنی ان سنی کر دی تو (ہم) نے صرف برائی سے منع کرنے والوں کو (عذاب سے) بچایا اور مجرموں کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے انتہائی بُرے عذاب میں پکڑ لیا۔

يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ
اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ
الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ
الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ
يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا
اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِىْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ع ٢١
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ ۙ

یعنی جب وہ (ہمارے) منع کردہ گناہ میں حد سے بڑھتے چلے گئے تو ہم نے انہیں ذلیل وخوار بندر بنا دیا۔

یہود کی دائمی غلامی کا فیصلہ (اے پیغمبر! یہودیوں کی مسلسل شرارتوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ہی) آپ کے پروردگار نے اعلان فرمایا تھا کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے لوگ مسلط رکھیں گے جو انہیں طرح طرح کی تکالیف دیتے رہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار (بدکرداروں کو) سزا دینے میں بہت تیز اور (نیک کردار لوگوں کو) بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والے مہربان ہیں۔ (ان کی نافرمانیوں کی سزا میں ہی) ہم نے انہیں مختلف گروہوں کی شکل میں دنیا بھر میں تتر بتر کر دیا ان میں کچھ نیک بھی تھے لیکن (زیادہ تر) بدکردار ہی تھے۔ اِس طرح ہم نے انہیں (ہر طرح کے) اچھے اور بُرے حالات میں (مبتلا کر کے) آزمایا تا کہ (ہماری طرف) رجوع کریں۔

حرام خور دنیا دار پھر ان کے بعد (اور بھی زیادہ) نالائق لوگ کتاب (تورات) کے وارث بنے ہیں (جنہیں حلال وحرام کی پروا ہی نہیں بلکہ) ذلیل دنیا کا مال لے کر اللہ کے احکام تک بدل دیتے ہیں اور (ٹوکنے پر) کہتے [redacted] کہ ہمیں (اللہ کے لاڈلے اور انبیاء کی اولاد ہونے کے باعث) معاف کر دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہی مال پھر آ جائے تو اُسے بھی لپک کر لے لیتے ہیں۔ کیا ان سے کتاب کے ذریعے وعدہ نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ کے بارے میں (ہمیشہ) صحیح بات ہی کریں گے؟ کیا (اب بھی) یہ وعدہ پڑھاتے نہیں؟

آخرت کا گھر (جنت) کن کے لئے ہے؟ یاد رکھو! اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے آخرت کا گھر ہی بہتر ہے۔ یاد رکھو جو لوگ کتاب اللہ کے پابند رہ کر باقاعدگی سے نماز ادا کرتے ہیں ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔

برے انجام سے بچنے کے لئے کتاب اللہ کی پابندی لازمی ہے (یہود کو) یہ بھی یاد دلائیں جب ہم نے (طور) پہاڑ کو اُن کے (آباواجداد) پر چھتری کی طرح کھڑا کیا تھا اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ ان پر گرا کہ گرا۔ اس وقت ہم نے انہیں حکم دیا تھا کہ جو کچھ ہم تمہیں (کتاب کی شکل میں) دے رہے ہیں اسے مضبوطی سے تھامو اور اس پر اچھی طرح عمل کرو تا کہ برے انجام سے بچ سکو۔

کفر وشرک کے لئے کوئی عذر قبول نہیں انہیں وہ واقعہ بھی یاد دلاؤ جب آپ کے پروردگار نے آدمؑ کی اولاد میں سے (قیامت تک پیدا ہونے والے) انسانوں کو ان کی پیٹھوں سے نکال کر ان سے اِس بات کا اقرار لیا تھا: ''کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟'' سب نے اقرار کیا تھا: ''ہاں (آپ ہی ہمارے پروردگار ہیں)'' ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو ہمیں حقیقت حال کا علم نہ تھا۔

أَوْ تَقُولُوْٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ
بَعْدِهِمْ ۚ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ
اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ
هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ
تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ سَآءَ مَثَلَا ِۨ الْقَوْمُ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ڮ لَهُمْ قُلُوْبٌ
لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ
لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗئِكَ هُمُ
الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا
الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾
وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِيْنَ ع ٢٢ ١٢

یا یہ بہانہ نہ کرو کہ شرک تو ہمارے بزرگوں نے کیا' ہم تو ان کی بعد کی اولاد تھے (دیکھا دیکھی ان کے پیچھے چلتے رہے) اُن غلط کاروں کی وجہ سے آپ ہمیں کیوں دوزخ میں ڈال رہے ہیں؟ دیکھو، ہم اس طرح اپنے دلائل واضح فرما رہے ہیں تا کہ (کفروشرک سے) باز آجائیں۔

سچے دین کو جھٹلانے والوں کی مثال اور انجام انہیں اس شخص کا حال بھی سنایئے جسے ہم نے اپنے دین کا علم عطا فرمایا تھا، مگر وہ اس کی پابندی سے نکل بھاگا، شیطان ایسا اس کے پیچھے پڑا کہ اسے گمراہ کر کے ہی چھوڑا۔ اگر ہم (زبردستی) چاہتے تو اسے اس علم کی بدولت گمراہی سے بچالیتے لیکن وہ ذاتی لالچ میں آکر بالکل دنیا کی طرف جھک گیا اور اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی (جسے دور بھگانے کے لیے) آپ ماریں تو بھی ہانپتا ہے، اگر اسے اس کے حال پر چھوڑدیں تو بھی ہانپتا ہے۔ یہی حال ہمارے دین کو جھٹلانے والوں کا ہے۔ بہرحال آپ انہیں ایسے حالات و واقعات سناتے رہیے، شاید کہ سوچیں، سمجھیں۔ یقیناً ہمارے دین کو جھٹلانے والے بہت جلد برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ یہ لوگ (سچے دین کو چھوڑ کر) خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ یاد رکھو! جسے اللہ ہدایت دیں، وہی راہ ہدایت پاسکتا ہے، جن لوگوں کو وہ گمراہ فرمادیں، ان کے لئے نقصان ہی نقصان ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے بے شمار انسان اور جن دوزخ ہی کے لئے پیدا فرمائے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کے دل ودماغ ہیں لیکن ان سے سوچتے نہیں، آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں، ان کے کان ہیں لیکن ان سے (حق بات) سنتے نہیں۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں یہی لوگ (سچے دین سے بالکل) بے خبر ہیں۔ یادرکھو! اللہ کے سب نام ہی اچھے ہیں انہیں جس نام سے چاہو پکارو، البتہ جو لوگ ان کے ناموں کو بگاڑتے ہیں (جیسے اللہ سے لات، عزیز سے عُزیٰ) انہیں ان کے حال پر چھوڑدو، وہ ضرور اپنے کیے کی سزا پا کر رہیں گے۔ ہماری مخلوق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو سچے دین کی طرف (لوگوں) کی رہنمائی کرتے ہیں اور اسی کے مطابق (ان کے) فیصلے اور انصاف کرتے ہیں مگر جو لوگ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ
لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ
مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ وَّاَنْ عَسٰٓى
اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾
مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا قُلْ اِنَّمَا
عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ
لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ
اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ

ہمارے سچے دین کو جھٹلا رہے ہیں انہیں ہم آہستہ آہستہ اس طرح اپنے عذاب کی طرف کھینچ لائیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو گی۔ دراصل میں انہیں مہلت دے رہا ہوں، میرے خفیہ جال سے انکے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔ کیا انہوں نے کبھی سوچا نہیں کہ ان کے ساتھی (حضرت محمد ﷺ جو انہیں حقیقتِ حال سے آگاہ کر رہے ہیں) کوئی پاگل تو نہیں ہیں بلکہ وہ تو انہیں (عذاب سے پہلے پہلے) صاف صاف خبردار کر رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ کائنات کے نظام اور جو جو چیزیں اللہ نے پیدا فرمائی ہیں، ان پر غور نہیں کرتے اور یہ نہیں سوچتے کہ شاید ان (کی تباہی) کا وقت قریب ہی آچکا ہو (اب انہیں قرآن کے ذریعے سمجھایا جا رہا ہے، یہ نہیں مان رہے تباہی آنے کے بعد) یہ کس بات کو مانیں گے؟ (یاد رکھو) جسے اللہ ہی گمراہ فرما دیں، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ایسے لوگوں کو اپنی سرکشی میں بھٹکنے کے لئے چھوڑے رکھتے ہیں۔

قیامت کے آنے کی تاریخ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں (اے پیغمبر ﷺ!) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ انہیں بتائیے کہ اس کا علم صرف میرے پروردگار کو ہے۔ وہی اسے اس کے مناسب وقت پر لائیں گے۔ (مگر یہ حقیقت ہے کہ) وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ہی بڑا حادثہ ہو گا' وہ آپ سے ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے آپ اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ انہیں بتائیے کہ اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے (کہ اللہ ہی جانتے ہیں کہ وہ کس سال' کس تاریخ کو آئے گی) آپ انہیں بتائیے (کہ قیامت کا علم تو کیا) مجھے تو اپنے ذاتی نفع' نقصان (کی خبر اور اختیار بھی نہیں۔ بلکہ (میرے متعلق بھی) وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ چاہتے ہیں۔ اگر مجھے خفیہ باتوں اور آنے والے حالات کا علم ہوتا تو میں فائدے ہی فائدے سمیٹ لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض ایمان لانے والوں کو (دوزخ سے) خبردار کرنے والا اور (جنت کی) خوش خبری دینے والا ہوں۔

غیر اللہ سے دعائیں التجائیں بے کار اور فضول ہیں اللہ تو وہ ذات ہیں جنہوں نے تمہیں (ابتدا میں) ایک شخص سے پیدا فرما کر اس سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔ پھر جب وہ بیوی سے صحبت کرتا ہے تو وہ حاملہ ہو جاتی ہے (شروع میں) حمل ہلکا ہوتا ہے جسے لیکر وہ چلتی پھرتی ہے۔ جب حمل بھاری ہو جاتا ہے تو دونوں (میاں بیوی) اللہ سے جو ان کا پروردگار ہے دُعا کرتے ہیں: ''اگر آپ ہمیں صحت مند بچہ عطا فرمائیں تو ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے''

الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ
لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾ اِنَّ وَلِیّٖۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا
يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

پھر جب ہم انہیں صحت مند بچہ عطا فرماتے ہیں تو وہ ہماری اس عطا کے بارے میں (عبد الرسول' غوث بخش' پیراں دتہ وغیرہ نام رکھ کر) ہمارے شریک ٹھہرانے لگتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان مشرکانہ عقائید و نظریات سے بلند و بالا اور بے نیاز ہیں۔ یہ (بیوقوف) لوگ ان کو اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود (اللہ کے) پیدا کردہ ہیں۔ وہ ان کی مدد کیا کریں گے' خود اپنی مدد نہیں کر سکتے۔ (یہ تمہاری رہنمائی کیا کریں گے؟ بلکہ) اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری بات ہی نہیں (سنیں اور) مانیں گے۔ اس لئے تمہارا ان (مردہ ہستیوں) سے دعائیں' التجائیں کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ (پاگلو!) اللہ کے علاوہ جن جن (فوت شدہ ہستیوں) کو مدد کے لئے پکار رہے ہو وہ بھی تمہاری طرح (اللہ کے) بندے ہی تو ہیں۔ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو (کہ ان کے پاس بڑی طاقتیں اور بڑے اختیارات ہیں) تو انہیں (ہمارے سامنے) پکارو' پھر دیکھو کہاں تک تمہاری فریاد رسی کرتے ہیں۔ کیا ان (بزرگوں کی مورتیوں' بتوں) کے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں' یا ان کی آنکھیں ہیں' جن سے دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں' جن سے سنتے ہیں۔ ان سے کہیے (اگر تم سچے ہو کہ تمہاری مدد کرتے ہیں تو میں ان کا مخالف ہوں) مجھے نقصان پہنچانے کے لئے اپنے ان شریکوں کو میرے خلاف بلاؤ اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ سن رکھو! میرے مددگار اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے یہ کتاب (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے اور وہی نیک لوگوں کی مدد فرمایا کرتے ہیں۔ اُن کے علاوہ جن سے تم مدد مانگتے ہو۔ وہ نہ تمہاری مدد پر قادر ہیں' نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

مشرکوں کی اصلاح کے لئے کوشش ضروری ہے (اے پیغمبرؐ!) اگر آپ ان (مشرکوں) کو سیدھے راستے کی طرف بلائیں' تو آپ کی بات نہیں سنیں گے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف متوجہ ہیں' حالانکہ یہ کوئی توجہ نہیں دے رہے۔ (بہر حال پھر بھی) آپ نرمی و درگزر سے کام لے کر انہیں نیکی کی تلقین کرتے رہیں اور جاہلوں سے بالکل نہ الجھیں۔ اگر شیطان کسی وقت (بدلہ لینے پر) اکسائے تو اللہ کی پناہ طلب کریں کیونکہ وہی (سب کی) سننے والے (سب کچھ) جاننے والے ہیں۔ نیک کردار لوگوں کو جب بھی کوئی شیطانی خیال آتا ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى
الْغَىِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا
اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ
مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا
قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ
وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿۲۰۶﴾ ع ۲۴ الثلثة ۱۸ السجدة ۱۴

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

تو وہ فوراً متنبہ ہوکر سنبھل جاتے ہیں۔ البتہ شیطان صفت لوگ اپنے ساتھیوں کو گمراہی میں کھینچے لئے جاتے ہیں اور انہیں گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

قرآن: دنیا کے لئے ہدایت و رحمت (اے پیغمبر!) جب آپ (چند روز تک) ان (کفار) کو اللہ کی طرف سے نازل شدہ کوئی (نئی) بات نہیں سناتے تو یہ (طنزاً) کہتے ہیں: کیوں نہیں کوئی نئی بات گھڑ لائے؟'' انہیں بتایئے (کہ میں خود کچھ نہیں گھڑتا' بناتا بلکہ) جو کچھ میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتا ہے' میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں۔ یہ (قرآن جو میں تمہیں سنا رہا ہوں اور جس کی پیروی خود بھی کر رہا ہوں) تمہارے پروردگار کی طرف سے انتہائی سمجھ بوجھ کی باتیں ہیں جو (خاص طور پر) ماننے والوں کے لئے سراسر رہنمائی اور رحمت کا باعث ہیں۔ اِس لئے جب یہ قرآن پڑھا جائے تو بالکل خاموش رہ کر اسے پوری توجہ سے سنا کرو تاکہ تم پر رحمت فرمائی جائے۔ نیز (اے پیغمبر!) صبح و شام عاجزی اور خوف سے دل ہی دل میں دھیمی آواز سے اپنے پروردگار کو یاد کرو اور کبھی بھی ان کی یاد سے غافل نہ ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار کے فرشتے کبھی بھی ان کی عبادت سے منہ نہیں پھیرتے بلکہ ہروقت ان کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور (ہمیشہ) انہی کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

باب ۸ (مدنی) — سورۃ الانفال (اموالِ غنیمت) — ۷۵ آیات' دس رکوع

اللہ کے نام سے شروع ہے' جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں

سچے پکے مسلمان کیسے ہوتے ہیں؟ (اے پیغمبرؐ! مسلمان مجاہدین) آپ سے اموالِ غنیمت (کی تقسیم) کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ انہیں بتایئے کہ ان اموال کی تقسیم اللہ و رسولؐ کی صوابدید پر ہے۔ (تم ان کے بارے میں نہ جھگڑو بلکہ) اگر سچے مسلمان ہو تو اللہ سے ڈرتے ہوئے آپس کے تعلقات درست رکھو اور (ہر وقت) اللہ و رسولؐ کی تابعداری کرتے رہو (یاد رکھو!) سچے مسلمان تو وہ ہیں جن کے سامنے اللہ کا ذکر آ جائے تو ان کے دل (خوف سے) لرز جاتے ہیں' ان کی باتیں سنائی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ ہمیشہ انہی پر بھروسہ رکھتے ہیں' نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ مال و متاع ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اُس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ یہی سچے پکے مسلمان ہیں جن کے لئے ''ان کے پروردگار کے ہاں (جنت میں) بلند و بالا مقامات درجات ۸ ہیں'

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ﴿٤﴾ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠
وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿٥﴾ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۭ ﴿٦﴾
وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ ﴿٧﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ
الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ ﴿٨﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾ وَمَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۧ ﴿١٠﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً ع
مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ
يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ
بِهِ الْاَقْدَامَ ۭ ﴿١١﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰۗىِٕكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۭ ﴿١٢﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

گناہوں کی معافی ہے اور عمدہ ترین سامان زندگی ہے۔

جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب

کامیابی کا پہلے سے وعدہ (یہ مال غنیمت کی تقسیم پر اختلاف بھی ایسا ہی ہے) جیسا (اے پیغمبرؐ!) آپ کو آپؐ کے پروردگار نے (غزوہ بدر کے موقع پر) آپ کے گھر سے نکالا تھا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر راضی نہ تھی۔ حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے باوجود آپ سے جھگڑ رہے تھے گویا موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ انہیں سامنے نظر آ رہی ہے حالانکہ اللہ (کفار کی) دو جماعتوں میں سے ایک جماعت تمہارے ہاتھ لگنے کا وعدہ فرما چکے تھے لیکن تم چاہتے تھے کہ کمزور جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو، مگر اللہ چاہتے تھے کہ اپنے احکام (جہاد) کے ذریعے سچے دین کو قائم رکھیں اور اس کے منکروں کی جڑ کاٹیں تاکہ سچے دین کا سچ ہونا اور جھوٹے دین کا جھوٹ ہونا (دنیا پر) ثابت (اور واضح) فرما دیں اگرچہ مشرک لوگ اسے ناپسند ہی کریں۔

مدد کیلئے فرشتوں کا آنا (مسلمانو! یاد ہے) جب تم لوگ اپنے پروردگار سے (دشمن کے مقابلے میں مدد کی) التجا کر رہے تھے تو انہوں نے تمہاری التجا قبول فرماتے ہوئے (فرمایا) کہ میں تمہاری مدد کے لئے پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں اور یہ انہوں نے اس لئے کیا تھا کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے (پریشان) دل مطمئن ہو جائیں ورنہ مدد تو (ہمیشہ) اللہ ہی فرمایا کرتے ہیں یقیناً وہ سب پر غالب اور اپنے کاموں کی مصلحت خوب جانتے ہیں۔

بارش کا ہونا (یہ بھی یاد ہے کہ) جب انہوں نے اپنی طرف سے (تمہارے) اطمینان و بے خوفی کے لئے تم پر اونگھ طاری فرمائی تھی اور آسمان سے پانی برسایا تھا تاکہ تمہیں (نہلا کر) پاک و صاف کریں اور شیطانی نجاست (جنابت) تم سے دور فرمائیں نیز تمہارے دل مضبوط فرما کر (میدان جنگ میں) تمہیں ثابت قدم رکھیں۔

فرشتوں کا کافروں کو قتل کرنا (اے پیغمبرؐ! یہ بھی یاد ہے) جب آپ کے پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہے تھے (مسلمانوں کی مدد کے لئے چلو) میں بھی تمہارے ساتھ ہوں، تم ان کی ہمت بڑھاؤ میں عنقریب ان کی دہشت کافروں کے دلوں میں ڈال دوں گا۔ اس لئے تم (جا کر) خوب ان (کفار) کی گردنیں مارو اور ان کے جوڑ توڑ و اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور ان کے رسول کی مخالفت کی ہے۔ یاد رکھو! جو شخص بھی اللہ اور

رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ
بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ ع
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ شَرَّ
الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ
لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ

ان کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے اللہ اُسے سخت سزا دیتے ہیں۔ یہ سزا کا مزہ تو اب (دنیا میں) چکھو، کافروں کے لئے (آخرت میں) دوزخ کا (دائمی) عذاب بھی تیار ہے ۔مسلمانو! میدان جنگ میں جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو کبھی پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو جو شخص ایسے موقع پر (جہاد سے) بھاگے گا' وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو کر جہنم میں جا گرے گا جو بدترین جگہ ہے' البتہ جو شخص جنگی چال چلتا ہوا یا اپنے لشکر سے ملنے کے لئے (پیچھے ہٹ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں)۔

کافروں کے منصوبے ناکام کرنا (مسلمانو! بدر کے میدان میں) تم نے کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں (اپنی مدد بھیج کر) قتل فرمایا' اسی طرح (اے پیغمبرؐ! کنکریوں کی) مٹھی جو آپ نے (کافروں کی طرف) پھینکی تھی' وہ (دراصل) آپ نے نہیں پھینکی تھی' اللہ نے پھینکی تھی (جو کفار کی آنکھوں میں جا پہنچی تھی) تاکہ اللہ اپنی طرف سے مسلمانوں کو (کامیابی کا) بہترین انعام عطا فرمائیں کیونکہ وہی (سب کچھ) سننے اور (سب کچھ) جاننے والے ہیں (مسلمانو!) تمہارے ساتھ ایسا (اچھا سلوک) اس لئے کیا گیا ہے تاکہ اللہ کافروں کے منصوبے ناکام کریں۔

اللہ کا مسلمانوں کے ساتھ اور کافروں کے خلاف ہونا (مکہ والو!) تم (حق و باطل کے درمیان) جو فیصلہ طلب کرتے تھے (کہ جو حق پر ہے اللہ اُسے فتح عطا فرمائیں) اب وہ فیصلہ (مسلمانوں کی فتح کی صورت میں) تمہارے پاس آچکا ہے' اس لئے اب تمہارے لئے بہتر ہے کہ (اسلام کی مخالفت سے) باز آجاؤ اگر پھر (اسلام کی) مخالفت کرو گے تو ہم پھر مسلمانوں کی مدد کریں گے' تمہاری تعداد خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو' تمہارے کسی کام نہ آئے گی' کیونکہ ہم مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔

کامیابی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت میں ہے مسلمانو! اللہ اور ان کے رسولؐ کی اطاعت کرو خصوصاً حکم سن کر کبھی اس (اطاعت) سے منہ نہ پھیرو اور نہ ہی اُن لوگوں کا سا طرز عمل اختیار کرو جو زبان سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سن رہے ہیں لیکن درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں سن رہے۔ اللہ کے نزدیک وہ بدترین لوگ ہیں جو نہ خود حق بات سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بیان کرتے ہیں' نہ ہی عقل وشعور سے کام لیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی بھلائی دیکھتے تو ضرور انہیں حق بات سننے کی توفیق دیتے لیکن اگر انہیں (زبردستی حق بات) سناتے تو وہ پھر اس سے یقیناً منہ پھر لیتے جیسا کہ اب پھیرے ہوئے ہیں۔

جہاد کامیابی کا یقینی ذریعہ ہے مسلمانو! اللہ و رسولؐ کی پکار پر (فوراً) لبیک کہا کرو

لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً
لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ
فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ
اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا
اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ
اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع ٣ ٩ ١٧ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَ
اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ
وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

(خصوصاً) جب جہاد کی آواز لگے جو تمہاری بقا کا ذریعہ ہے۔ ورنہ یاد رکھو (تاخیر کی صورت میں) اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں، جس کی جواب دہی کے لئے تم انہی کے حضور پیش ہو گے۔ (یہیں) (اللہ ورسولؐ کی فرمانبرداری کر کے) اس عذاب (عام) سے بچ جاؤ جو صرف نافرمان لوگوں تک محدود نہیں رہے گا (بلکہ نیک وبد سب اُس کی لپیٹ میں آجائیں گے) اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ سخت سزا دینے والے ہیں۔

شکرگزاری کا رویہ وہ وقت بھی یاد کرو جب تم (دنیا میں) تعداد میں بہت ہی تھوڑے تھے اور (وسائل کے لحاظ سے بے حد) کمزور تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ دشمن تمہیں کہیں اچک ہی نہ لیں، لیکن اللہ نے تمہیں (مدینہ میں) جائے پناہ دی، اپنی مدد سے تمہیں قوت بخشی اور تمہیں (مالِ غنیمت کی صورت میں) پاکیزہ رزق عطا فرمایا تاکہ ہمارے شکرگزار (اور فرمانبردار بندے) بن کر رہو۔

ہر معاملے میں دیانت اور راستبازی مسلمانو! نہ جان بوجھ کر اللہ و رسولؐ کی اور نہ ہی آپس کی امانتوں میں خیانت کرو۔ یاد رکھو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (جن کی محبت میں مبتلا ہو کر خیانت کرتے ہو) تمہارے لئے آزمائش کا ذریعہ (Test Case) ہیں۔ حالانکہ (اگر راستبازی اختیار کرو) تو تمہارے بدلہ وانعام کے لئے اللہ کے پاس بہت کچھ ہے۔ مسلمانو! ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو تو وہ تمہاری تمام چھوٹی بڑی غلطیاں معاف فرما کر تمہیں (دنیا کے لئے) معیارِ حق بنا دیں گے۔ وہ تو بہت ہی فضل واحسان فرمانے والے ہیں۔

کفار کی حق کے خلاف چالیں وہ وقت بھی یاد ہے جب کفار (مکہ کے دارالندوہ میں اکٹھے ہو کر) آپؐ کے خلاف خفیہ چالیں چل رہے تھے کہ آپؐ کو قید کریں، قتل کریں کہ جلاوطن کریں۔ (آخر آپؐ کو قتل کرنے کے لئے) اپنی منصوبہ بندی کر رہے تھے (ان کے برعکس) اللہ تعالیٰ (آپ کو بچانے کے لئے) اپنا منصوبہ چلا رہے تھے۔ اللہ تو سب سے بڑھ کر منصوبے باز ہیں۔ نیز جب انہیں ہماری باتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: ''(بس، بس) ہم نے سن لیا۔ چاہیں تو ہم بھی ایسی باتیں بنا (گھڑ) سکتے ہیں۔ یہ پہلے لوگوں کی (گھسی پٹی) کہانیاں ہی تو ہیں۔''

کفار کا خود عذاب اور شکست طلب کرنا (کفار کی) وہ بات بھی یاد ہے جب انہوں نے کہا تھا ''اے اللہ! اگر یہ (قرآن) آپ کی طرف سے حق اور سچ ہے تو (بے شک) آپ ہم پر آسمان سے پتھر برسائیں

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ
فِیْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ
اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ
تَصْدِیَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ
فَسَیُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ۬ؕ
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ
مِنَ الطَّیِّبِ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَیَرْكُمَهٗ
جَمِیْعًا فَیَجْعَلَهٗ فِیْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ ع ١٨
لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ
وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ
انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

یا کسی اور طریقے سے ہمیں درد ناک سزا دیں۔'' لیکن اللہ ایسے نہیں ہیں کہ انہیں آپ کی موجودگی میں سزا دیتے اور نہ ہی وہ معافی مانگنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

کفار کا مسلمانوں کو عبادت سے روکنا آخر وہ ان (کفار) کو سزا کیوں نہ دیں جبکہ یہ لوگوں کو (اللہ کے گھر) مسجد حرام (میں عبادت سے) روک رہے ہیں۔ یہ (مشرک لوگ) اس (مسجد) کے متولی تو نہیں، اس کے متولی تو پرہیزگار لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر اِس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ان کی اپنی نماز تو کعبہ کے پاس محض سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا ہے۔ اِسی لئے (انہیں بدر میں قتل کیا گیا ہے کہ) اپنے کفر کے بدلے میں سزا کے مزے چکھو۔

لوگوں کو سچے دین سے روکنے کی کوشش یہ کافر لوگوں کو اللہ کے دین سے روکنے کے لئے اپنے مال خرچ کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ مگر جب یہ (مسلمانوں سے) شکست کھائیں گے تو (ان کی دین سے روکنے کی کوششیں) ان کے لئے پچھتاوے اور افسوس کا سبب بنیں گی۔ (آخرت میں سزا کے لئے) یہ کافر جہنم کی طرف دھکیل دیئے جائیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کافروں کو مسلمانوں سے الگ کر کے انہیں ایک دوسرے پر رکھ کر ایک جگہ ڈھیر کریں اور پھر اس (سارے کفر کی گندگی کے) ڈھیر کو جہنم میں پھینک دیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

کفار کو اصلاح کا موقع (اے پیغمبر!) کافروں سے کہیئے کہ اگر اب بھی (کفر و شرک سے) باز آجاؤ تو جو ہو چکا، وہ معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر پھر (اسلام کی) مخالفت کرو گے تو یاد رکھو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو پہلے کافروں کا ہو چکا ہے۔

دنیا سے کفر و شرک مٹنے تک مسلمانوں کو جہاد کرنے کا حکم (مسلمانو!) کفر و شرک کے مکمل خاتمے اور اللہ کے دین کے پورے غلبہ و نفاذ تک ان (کفار) سے لڑتے رہو۔ پھر اگر یہ (کفر و شرک سے) باز آجائیں تو یقیناً اللہ ان کے اعمال و کردار کو (بغور) دیکھ رہے ہیں لیکن اگر وہ کفر و شرک اور تمہاری مخالفت پر ڈٹے رہیں تو یقین رکھو (اُن کے مقابلے میں) اللہ تمہارے حامی ہیں، وہ بہترین حامی اور بہترین مددگار ہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ
یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ
یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ اِذْ
یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ
لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا
وَّیُقَلِّلُكُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ
اِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً ع
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ۚ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ

مالِ غنیمت کی تقسیم: کیوں اور کیسے؟ (مسلمانو!) اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُن کی اُس مدد پر پورا یقین ہے جو انہوں نے میدانِ بدر میں (مسلمانوں اور کفار کی) دونوں فوجوں کی لڑائی کے موقع پر اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کو عطا فرمائی تھی تو (بطور حکم) تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ (جہاد کے نتیجے میں) تمہیں جو بھی مالِ غنیمت حاصل ہو اُس میں سے (چار حصے مجاہدین اور) پانچواں حصہ اللہ کے حکم کے مطابق رسول اکرمؐ اُن کے قریبی رشتہ داروں (عام) یتیموں، غریبوں اور مسافروں میں تقسیم کیا کرو۔ اس سلسلے میں یہ بات (خاص طور پر) نوٹ کر رکھو کہ اللہ ہر (حکم دینے کا) اختیار رکھتے ہیں۔

جنگ بدر میں اللہ کی قدرت و مدد کے مناظر

مسلمانوں کی کامیابی: حق کی فتح (یاد ہے) جب تم لوگ (وادیٔ بدر کے) اس طرف تھے اور وہ (کافر وادیٔ کے) اُس طرف تھے اور قافلہ (جسے تم لوٹنا چاہتے تھے) نیچے (ساحل سمندر) کی طرف (سے بچ کر نکل گیا) تھا۔ اگر تمہارا (دونوں طرف سے) آپس میں لڑائی کا چیلنج ہوتا تو تم (اپنی کمزوری کی وجہ سے) ضرور اس چیلنج سے گریز کرتے، مگر اللہ کو جو کرنا منظور تھا، وہ ہو کر رہا (کہ دونوں فوجیں آپس میں لڑ پڑیں اور مسلمان کامیاب ہوئے) تاکہ جس نے مرنا ہے وہ (حق کی) دلیل دیکھ کر مرے اور جو زندہ رہتا ہے (حق کی) دلیل دیکھ کر زندہ رہے۔ یقیناً اللہ تو سب کچھ سنتے، سب کچھ جانتے ہیں۔

بزدلی اور اختلاف سے حفاظت (اے پیغمبرؐ! یاد ہے) جب اللہ نے آپ کو خواب میں اُن (کفار) کی تعداد کم کر کے دکھائی۔ اگر وہ زیادہ دکھاتے تو تم ضرور ہمت ہار کر لڑائی کے معاملہ میں آپس میں جھگڑنے لگتے، لیکن اللہ نے تمہیں اس صورت حال سے بچا لیا، کیونکہ وہ تو دلوں کی باتیں جانتے ہیں۔

کثرت و قلت کے چکر سے نکالنا یہ بھی (یاد ہے) کہ جب تم دونوں فریق (لڑائی کے لئے) آمنے سامنے آ گئے تھے تو اللہ نے تمہاری نظروں میں انہیں کم کر کے دکھایا اور تمہیں ان کی نظروں میں کم کر کے دکھایا تاکہ اللہ جو (مسلمانوں کی کامیابی) چاہتے ہیں۔ وہ (انہیں نصیب) ہو جائے۔ ویسے بھی سارے معاملات کے فیصلے وہی فرمایا کرتے ہیں۔

کامیابی کا اصل نسخہ (اسی لئے) مسلمانو! جب بھی تمہارا کسی (دشمن) گروہ سے مقابلہ ہو تو (بزدلی دکھانے کی بجائے) اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرتے ہوئے لڑائی میں ثابت قدم رہا کرو تاکہ کامیاب ہو سکو۔ اور (ہمیشہ) اللہ و رسولؐ کی بات مانو اور کبھی بھی آپس میں لڑائی، جھگڑا نہ کرو، ورنہ کمزور ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے دلوں سے) تمہارا رعب و دبدبہ ختم ہو جائے گا بلکہ (جیسے بھی حالات ہوں) حق پر ڈٹے رہو کیونکہ اللہ حق پر ڈٹ جانے والوں کے ساتھ ہیں۔

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ ع
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ

کفار کا طرزِ عمل اور نہ ہی ان (کافر) لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو اکڑتے ہوئے' لوگوں کو اپنی پھوں پھاں دکھاتے ہوئے اور انہیں اللہ کے دین سے روکنے کے لئے اپنے گھروں سے نکلے تھے' حالانکہ ان کی سب (چالیں اور) کرتوتیں اللہ کے (علم اور) قابو میں ہیں۔

شیطان کا کفار کو اُکسانا اور یاد ہے جب شیطان نے ان (کفار) کو ان کے کرتوت بڑے خوش نما کر کے دکھائے تھے اور وہ انہیں (بنو کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی شکل میں آ کر مسلمانوں کے خلاف اکساتے ہوئے) کہہ رہا تھا کہ آج لوگوں میں سے کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا (مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے) میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ مگر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو الٹے پاؤں بھاگتے ہوئے کہنے لگا: ''تم لوگوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ مجھے جو (فرشتوں کا لشکر) نظر آ رہا ہے وہ تم نہیں دیکھ رہے۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں' ان کی سزا بڑی سخت ہے۔''

منافقین کی بکواس یاد ہے جب منافق لوگ جن کے دلوں میں (دوغلے پن کی) بیماری ہے کہہ رہے تھے کہ مسلمانوں کو ان کے دین نے (خواہ مخواہ کے) غرور میں مبتلا کر رکھا ہے (کہ بے سروسامانی کی حالت میں اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کرنے جا رہے ہیں' وہ نہیں جانتے کہ) جو لوگ اللہ پر بھروسہ کریں' اللہ (انہیں) غالب کرنے والے اور (غالب کرنے کا) ہر طریقہ جاننے والے ہیں۔

کفار کا بُرا انجام (اے پیغمبر!) کاش! آپؐ (بدر کے میدان میں) دیکھتے جب فرشتے (مقتول) کافروں کی جانیں نکالتے ہوئے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگا رہے تھے اور (ساتھ ہی ساتھ کہہ رہے تھے کہ اب) ''جلانے والی سزا کے مزے چکھو' یہ تمہارے اپنے کرتوتوں کی سزا ہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں فرماتے۔'' (ان کافروں کا بھی) وہی حشر ہوا جو فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا' جنہوں نے اللہ کی باتوں کا انکار کیا تھا اور اللہ نے ان کے جرائم کی بدولت انہیں پکڑ لیا تھا۔ وہ تو بہت ہی طاقتور' سخت سزا دینے والے ہیں۔ (اُن قوموں کے ساتھ) یہ سب کچھ اللہ کے اُس ضابطہ وقانون کے مطابق ہوا کہ وہ کسی قوم کو اپنی عطا کردہ نعمت اس وقت تک تبدیل نہیں فرماتے جب تک وہ (قوم) خود اپنے (اخلاق وکردار) کو نہیں بدل لیتی۔ وہ تو سب کی سننے سب کچھ جاننے والے ہیں۔ (اللہ کے ساتھ اپنا طرزِ عمل بدلنے والی قوم کا حال بھی) وہی ہوتا ہے جو فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہو چکا ہے جنہوں نے اپنے پروردگار کی باتوں کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا میں تباہ و برباد اور فرعونیوں کو (دریا میں) غرق کر دیا کیونکہ

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾
وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى
سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ
مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ
فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع

یہ سب کے سب بدکردار لوگ تھے۔

خارجہ پالیسی کے اصول

معاہدوں کی پابندی واحترام اللہ کے ہاں بدترین جانور وہ لوگ ہیں جو حق کا انکار کر رہے ہیں اور کسی طرح بھی اسے نہیں مان رہے۔خصوصاً وہ لوگ جنھوں نے آپؐ سے معاہدہ کیا تھا اور ہر مرتبہ اپنے اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور انہیں اس بارے میں ذرا بھی اللہ کا خوف نہیں اس لئے اگر یہ لوگ لڑائی میں آپ کے قابو آ جائیں تو انہیں ایسی سخت سزا دیں کہ ان کے پچھلے بھی عبرت حاصل کریں۔

معاہدہ توڑنے پر برابر کا جواب نیز اگر آپ کو کسی قوم سے عہد شکنی کا خدشہ ہو تو آپ بھی اُسی طرح اُن کا معاہدہ (اعلانیہ طور پر) اُن کے منہ پر دے ماریں کیونکہ اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں فرماتے [مسلمانو! اپنا رویہ اور کردار ایسا رکھو کہ) کافر کبھی بھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ ہم مسلمانوں کو شکست دے کہ ان پر غالب آسکتے ہیں۔

دشمن کے مقابلے کے لئے پوری فوجی وجنگی تیاری اس لئے ان (کافروں) کے مقابلے کے لئے اپنی پوری (فوجی قوت اور پورا جہادی سازوسامان) جیسے جنگی گھوڑے (ٹینک، جہاز وغیرہ ہر وقت) تیار رکھو۔ جس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے (اپنے) دشمنوں پر رعب طاری رہے اور ان کے علاوہ ان (دشمنوں) پر بھی (تمہاری دھاک بیٹھی رہے) جنھیں تم نہیں جانتے ' اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ یاد رکھو جہادی معاملے میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا پورا معاوضہ عطا کیا جائے گا ' تمہیں کسی طرح بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

صلح کا جواب صلح البتہ اگر وہ (دشمن' کسی وقت) صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے صلح کی طرف جھک جائیں کیونکہ وہ سب کی سنتے' سب کچھ جانتے ہیں۔لیکن اگر وہ (صلح کا چکر دے کر) آپ کو دھوکا دینا چاہیں گے تو اللہ آپ کو (اس سے بچانے کے لئے) کافی ہیں۔ انہی نے تو آپ کو اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے (دشمنوں کے مقابلے کے لئے) قوت مہیا فرمائی ہے۔ (آپ کے ساتھی) مسلمانوں کے دلوں میں آپس میں انہوں نے ایسی محبت پیدا کر رکھی ہے جو آپ پوری دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی ان کے دلوں میں پیدا نہیں کر سکتے تھے جو اللہ نے ان کے درمیان پیدا کر دی ہے۔یقیناً وہ سب پر غالب' بڑے ہی صاحب تدبیر ہیں۔ اِس لیے اے نبیؐ! (آپ کبھی بھی پریشان نہ ہوں) آپؐ کے لئے اور آپ کے تابعدار مسلمانوں کے لئے (ہر معاملے میں مدد اور رہنمائی کے لئے) وہی کافی ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ ع
لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ
خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ

ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا اے نبیؐ! آپؐ مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلاتے رہیں۔ اگر آپ میں بیس آدمی بھی میدانِ جہاد میں ڈٹ جانے والے ہوئے تو وہ (ہمارے حکم سے) دوسو (کافروں) پر غالب رہیں گے۔ اسی طرح اگر سو ہوئے تو وہ ہزار (کفار) کو شکست دیں گے۔ اِس لئے کہ کافر تو نرے بدھو ہیں۔ اب اللہ نے تمہاری کمزوری دیکھتے ہوئے تمہارا بوجھ ہلکا فرما دیا اس لئے اگر تم میں ایک سو (مجاہد) میدان میں ڈٹ جانے والے ہوئے تو وہ دو سو کافروں پر بھاری ہوں گے' اگر ہزار ہوئے تو وہ اللہ کی مہربانی سے دو ہزار (کفار) پر غالب رہیں گے یاد رکھو! اللہ (میدانِ جہاد میں) ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔

اسلام کا غلبہ و دبدبہ مقدم کسی نبیؐ کو یہ اختیار اور اجازت نہیں ہے کہ دنیا میں کفار کو اچھی طرح قتل کئے بغیر انہیں قیدی بنائے۔ تم لوگ (اُنہیں قید کر کے) دنیا کا مال (فدیہ وصول کرنا) چاہتے ہو جبکہ اللہ (حق کا بول بالا کر کے تمہیں) آخرت (کا اجر وثواب) دینا چاہتے ہیں۔ وہ صاحب اختیار اور صاحبِ حکمت ہیں۔ اگر اللہ کے ہاں (تمہارے اس قصور کی معافی کا) پہلے ہی فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو (قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں) فدیہ لینے پر تمہیں سخت سزا ملتی۔ خیر جو مالِ غنیمت (اور فدیہ) تمہیں حاصل ہوا ہے اسے کھاؤ' یہ اب تمہارے لئے پاکیزہ و حلال ہے۔ بہرحال (آئندہ) اللہ کی ناراضگی سے بچتے رہو' یقیناً وہ (تمہیں) بہت ہی معاف فرمانے والے بے حد مہربان ہیں۔

جنگی قیدیوں سے حُسن سلوک اے نبیؐ! ان (بدر کے) قیدیوں کو جو آپ لوگوں کے قبضے میں ہیں' سمجھائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ تم میں کوئی نیکی' بھلائی دیکھیں گے تو جو مال تم سے (بطور فدیہ یا مالِ غنیمت) لیا گیا ہے تو تمہیں اس سے بہتر (مال) عطا فرمائیں گے نیز تمہاری غلطیاں' گناہ بھی معاف کردیں گے یقیناً وہ بہت ہی بخشنے والے بے حد مہربان ہیں۔ لیکن اگر یہ لوگ آپ سے دھوکا کرنا چاہیں گے (تو کوئی فکر کی بات نہیں' کرنے دیں) پہلے بھی تو یہ اللہ سے دھوکا کر کے (دیکھ چکے ہیں) جس کی سزا میں انہوں نے انہیں آپ کے قابو میں دے دیا۔ (اب پھر ویسا ہی سہی) اللہ تو ان کے حالات سے واقف اور صاحبِ تدبیر ہیں۔

ہر خطے کے مسلمانوں کی امداد فرض یقیناً وہ لوگ جو (اللہ ورسولؐ کی) بات مان رہے ہیں' ہجرت کی ہے' اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے۔

اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ
النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٧٢ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ ۝٧٣ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٧٤ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا
مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ
فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧٥ ع ١٠

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ مِائَةٌ وَّ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ سِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ۝١
فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ
مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ

اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دے کر اُن کی مدد کی ہے' یہ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہیں' البتہ جو لوگ (اللہ و رسولؐ کی) بات تو مان رہے ہیں لیکن انہوں نے (ابھی تک) ہجرت نہیں کی ہے' وہ جب تک ہجرت نہ کریں ان کا آپ لوگوں کے ساتھ دوستی و رفاقت کا کوئی تعلق نہیں۔ ہاں اگر وہ دین کے بارے میں (کافروں کے مقابلے میں) آپ لوگوں سے مدد مانگیں تو تم پر ان کی مدد فرض ہے البتہ ان لوگوں کے خلاف تم ان کی مدد نہیں کر سکتے جن کے اور تمہارے درمیان (صلح یا جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہو چکا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے سب اعمال دیکھ رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کافر آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اسی طرح تم مسلمان (آپس میں) ایک دوسرے کے ساتھی نہ بنو گے تو دنیا میں بڑا فتنہ و فساد بپا ہو جائے گا۔

سچے مسلمانوں کے آپس کے تعلقات یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ جو لوگ (اللہ و رسولؐ کی) بات مان رہے ہیں' ہجرت کی ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور جنہوں نے انہیں پناہ دی ہے اور ان کی مدد کی ہے یہ سب لوگ سچے پکے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) گناہوں کی معافی اور (دنیا وآخرت میں) عمدہ سامانِ زندگی ہے نیز جو لوگ ان کے بعد ایمان لائے' ہجرت کی اور آپ لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کیا' یہ لوگ بھی آپ کے ساتھی ہیں۔ البتہ ان میں جو آپس میں خونی رشتے دار ہیں اللہ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے (کی جائیداد) کے وہی حقیقی وارث ہیں۔ اللہ تو ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

باب ۹ (مدنی) التوبہ آیات ۱۲۹ رکوع ۱۶

مشرکین کو نوٹس (مسلمانو!) جن مشرکین سے آپ لوگوں نے (صلح یا امن کے) معاہدے کر رکھے ہیں (لیکن وہ ان کا احترام نہیں کر رہے) اب اللہ تعالیٰ اور ان کا رسولؐ ان (معاہدوں) سے دستبردار ہیں۔ اس لئے (اے مشرکو!) اب تمہیں چار ماہ (کی مہلت ہے) کہ ملک (عرب) میں چل پھر لو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تم (مقابلہ کر کے) اللہ کو کبھی مغلوب نہیں کر سکو گے' بلکہ اللہ تعالیٰ تمہیں (مسلمانوں کے ہاتھوں) ذلیل کریں گے۔ (10 ذوالحج 9 ہجری) بڑے حج کے موقع پر اللہ اور ان کے رسولؐ کی طرف سے لوگوں کیلئے اعلان عام ہے کہ اللہ اور

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا
اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾
فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ
وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ
فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
ع قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷﴾ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ
اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ
اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾ ۚ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا

ان کا رسولؐ مشرکوں سے قطعی لاتعلق ہیں ۔اس لئے (اے مشرکو!) اگر (کفر وشرک سے) توبہ تائب ہو جاؤ تو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے' لیکن اگر نہ مانو (کفر وشرک پر ڈٹے رہو) تو سمجھ رکھو کہ تم مقابلہ کر کے اللہ پر غالب نہیں آسکتے بلکہ (اے پیغمبرؐ!) ان بے ایمانوں کو دردناک سزا کی خوشخبری سنائیں۔ البتہ جن مشرکوں سے تمہارہ معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور نہ ہی کبھی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی ہے' ان کے ساتھ معاہدے کی مدت پوری کرو۔ یاد رکھو اللہ (اپنے) فرمانبرداروں کو پسند فرماتے ہیں۔

مشرکوں کو قتل کرنے کا حکم جب یہ مقررہ (امان کے چار) مہینے گزر جائیں تو پھر مشرک تمہیں جہاں بھی ملیں' انہیں قتل کرو' گرفتار کرو چاروں طرف سے گھیرو اور ہر جگہ ان کی گھات میں بیٹھو۔ ہاں اگر وہ توبہ تائب ہو کر نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے لگیں تو انہیں آزاد چھوڑ دو' یقیناً اللہ (انہیں) بخشنے والے مہربان ہیں۔ البتہ اگر (کسی مرحلے پر) ان مشرکوں میں سے کوئی شخص آپ سے (اسلام کو سمجھنے کے لئے) پناہ طلب کرے تو آپ اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ اللہ کے کلام کو سن (سمجھ) لے پھر اُسے بحفاظت اس کے ٹھکانے تک پہنچادیں۔ (ایسا اس لئے کرنا ہے کہ) وہ لوگ (اسلام کی) حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ اللہ ورسولؐ کے نزدیک مشرکوں کے کسی معاہدے کا اعتبار نہیں (وہ بے ایمان ہیں' جب عہد کرتے ہیں' توڑ دیتے ہیں) مگر جن لوگوں سے آپ نے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا تھا' اگر وہ اس پر قائم رہیں' تو آپ بھی قائم رہیں۔ اللہ معاہدہ خلافی سے ڈرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ ویسے ان کا بھی کیا اعتبار' اگر آپ لوگوں پر قابو پالیں تو نہ رشتے داری کا لحاظ کریں' نہ معاہدے کی پابندی کا۔ صرف زبانی باتوں سے آپ کو خوش کرتے ہیں۔ مگر دل میں یہ ہے کہ مسلمانوں کو کچا چبا جائیں کیونکہ ان میں اکثریت بدعہدوں کی ہے جو (ذاتی مفاد کی خاطر) دنیاوی لالچ میں آکر اللہ کی باتوں کی پروا ہی نہیں کر رہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان کے دین سے روک رہے ہیں۔

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ
فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ
تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ
وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا
نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾
قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ
يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ ۙ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ
وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ
وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ ع ٢
اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ
اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

بہت ہی بری بری حرکتیں یہ لوگ کر رہے ہیں! کسی مسلمان کے بارے میں کسی رشتے داری یا کسی ذمہ داری کا انہیں ذرا بھی احساس نہیں۔ یہ تو بالکل ہی حد سے گزرنے والے لوگ ہیں۔ بہرحال پھر بھی (چار ماہ کی مہلت کے دوران) اگر وہ توبہ تائب ہو کر نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے لگیں تو یہ آپ لوگوں کے دینی بھائی ہیں۔ (کوئی مانے نہ مانے) ہم تو حقیقت حال جاننے والوں کے لئے اپنے احکام (پوری طرح) واضح فرما رہے ہیں۔

کافروں سے لڑنے کا حکم اگر یہ اپنی قسمیں جو معاہدے کے بعد بھی (اسے برقرار رکھنے کے لئے) کھاتے رہے ہیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعنہ زنی کریں تو (اب) ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، ان کفر کے سرغنوں سے خوب لڑو تاکہ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں۔ مسلمانو! تم ان لوگوں کے خلاف کیوں نہیں لڑتے، حالانکہ انہوں نے (باربار) معاہدے توڑے، رسولؐ کو (مکّہ سے) نکالنے کے لئے پوری منصوبہ بندی کی اور تمہارے خلاف (بدر کی جنگ کے لئے) انہوں نے پہل کی؟ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر مسلمان ہو تو تمہیں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنا چاہیے (کہ کہیں ان کی نافرمانی نہ ہو جائے) بلاجھجک ان (کافروں) سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں سزا دے کر ذلیل کریں گے۔ تمہیں ان پر غالب فرما کر مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے اور ان کے دلوں کا غصہ دُور فرمائیں گے۔ پھر جس جس کو چاہیں گے، توبہ کی توفیق دیں گے۔ وہ تو ہر بات کو جانتے اور ہر کام کی حکمت کو سمجھتے ہیں۔

دنیا میں مسلمانوں کا مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوست نہیں (مسلمانو!) کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں ایسے ہی (بغیر آزمائے) چھوڑ دیا جائیگا؟ ابھی تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ان لوگوں کو واضح نہیں فرمایا جنھوں نے جہاد کیا اور اللہ، اُن کے رسولؐ اور مسلمانوں کے علاوہ کسی کو اپنا دلی دوست نہیں بنایا۔ یاد رکھو! تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو، اللہ اُس سے خبردار ہیں۔

مشرکوں کی خانہ کعبہ پر اجارہ داری ختم مسجدوں کی آبادی و خدمت مشرکوں کا کام نہیں (خصوصاً جب کہ وہ اپنے اعمال واقوال کے ذریعے) خود اپنے کفر کا اقرار کررہے ہیں۔ ان لوگوں کے تو سارے اعمال ہی ضائع و برباد ہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ
اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ٍۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

وقف لازم

ان کے برعکس مسجدوں کو تو وہ شخص آباد کر سکتا ہے' جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے'نماز کی پابندی کرتا ہے،زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ۔ایسے لوگ ہی ہدایت یافتہ ہونے کی توقع کر سکتے ہیں۔(مشرکو!) کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس شخص کے کام کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لا کر اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اللہ کے ہاں یہ ہرگز ہرگز برابر نہیں ہیں بلکہ ایسا سمجھنے والے بے انصاف لوگوں کو اللہ ہدایت ہی نہیں دیتے۔ (حقیقت یہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لائیں ہجرت کریں اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں' ان کا اللہ کے ہاں بہت ہی بلند مقام ہے۔یہی لوگ (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہیں۔انہیں ان کے پروردگار کی طرف سے رحمت ورضا کی خوشخبری ہے۔ ان کے لئے دائمی نعمتوں کے باغات(تیار) ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش ومزے سے) رہیں گے۔ یقیناً ان کے لئے اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر وانعام ہے۔

جہاد نہ کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے مسلمانو!اگر تمہارے باپ دادے اور بھائی بند ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں' تو انہیں ہرگز ہرگز اپنا دوست اور ساتھی نہ بناؤ' جو شخص بھی انہیں دوست بنائے گا' ایسے سب لوگ ظالم ومشرک ہیں۔(اے پیغمبرؐ!مسلمانوں کو صاف صاف)بتایئے! اگر تمہیں اپنے باپ دادے' اپنے بیٹے' اپنے بھائی' اپنی بیویاں' اپنے رشتے دار' وہ مال جو تم نے (بڑی محنت سے)کمائے ہیں' وہ تجارت جس میں نقصان سے ڈرتے ہواور وہ مکانات جو تمہیں بہت پسند ہیں' تمہیں اللہ تعالیٰ اُن کے رسولؐ اور ان کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو پھر(اپنے لئے)اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔

ع ٣ / ٨ / ٩ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ
تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ
وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ
ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
ع ٤ / ٥ / ١٠ الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِــــُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا

یاد رکھو! اللہ ایسے (جہاد نہ کرنے والے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے۔ (مسلمانو! لڑنے سے کیوں ڈرتے گھبراتے ہو) حالانکہ اللہ تعالیٰ بے شمار (لڑائی کے) میدانوں میں تمہاری مدد فرما چکے ہیں۔ خصوصاً حنین کی لڑائی میں جبکہ کثرت تعداد (تم بارہ ہزار' دشمن چھ ہزار) نے تمہیں مغرور کر دیا تھا۔ پھر یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی تھی اور زمین وسیع ہونے کے باوجود تمہارے لئے تنگ ہو گئی تھی اور تم پیٹھ پھیر کر میدان سے بھاگ نکلے تھے۔ پھر اللہ نے اپنے رسولؐ اور (سچے) مسلمانوں پر سکون واطمینان کی کیفیت طاری فرمائی اور (مدد کے لئے فرشتوں کے) ایسے لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہیں آئے اور کافروں کو میدان میں سخت مار دی کیونکہ کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر بعد میں جس جس کو چاہا توبہ کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ تو بہت ہی بخشنے والے مہربان ہیں۔

مسلمانوں کی معیشت جہاد سے مضبوط ہوتی ہے

مسلمانو! مشرک انتہائی گندے لوگ ہیں' اس لئے اس سال (۹ ہجری) کے بعد وہ کبھی بھی مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں' لیکن اگر تمہیں (ان کے ساتھ تجارت بند ہو جانے سے) معاشی تنگی کا خطرہ ہو تو (ڈرو نہیں) اللہ چاہیں گے تو اپنے فضل وکرم، سے (جزیہ اور مال غنیمت کے ذریعے) جلد ہی تمہیں مالا مال کر دیں گے۔ یقیناً وہ سارے حالات سے واقف اور صاحب تدبیر ہیں۔ (مسلمانو!) اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں' نہ ہی اللہ اور ان کے رسولؐ کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں' نہ ہی سچے دین (اسلام) پر عمل کرتے ہیں' ان سے بھی جنگ کرو یہاں تک کہ تمہارے ماتحت ہو کر اپنی خوشی سے (تمہیں) جزیہ دینا قبول کریں۔ (ان لوگوں کی گمراہی کی انتہا دیکھو) یہودی کہتے ہیں کہ عزیرؑ اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ (عیسیٰؑ) مسیح اللہ کے بیٹے ہیں حالانکہ یہ محض ان کے منہ کی (بے حقیقت) باتیں ہیں یہ بھی پہلے کافروں کی نقالی کر رہے ہیں۔ ان پر اللہ کی مار (دیکھو' شیطان کے) بھکائے کدھر (بھٹکے) جا رہے ہیں۔

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ
مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا النصف
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي

یہودی' عیسائی اپنے پادریوں کو رب بنانے کی وجہ سے مشرک ہیں ان (یہودیوں' عیسائیوں) نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے پادریوں' درویشوں اور مریم کے بیٹے (عیسیٰ) مسیحؑ کو (بلاتحقیق ان کی باتیں ماننے کی بناپر) خدا بنا رکھا ہے' حالانکہ انہیں (ہماری طرف سے) حکم تھا کہ (ہمیشہ) اکیلے معبود (اللہ) ہی کی عبادت کریں کیونکہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ ان (یہودیوں' عیسائیوں) کے خود ساختہ شرک سے (بالکل) پاک اور بری ہیں۔یہ (کافرومشرک) لوگ اللہ کی روشنی (اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے ہیں' مگر (یاد رکھیں) اللہ اپنی اس روشنی کو مکمل کر کے چھوڑیں گے خواہ کافروں کو اس سے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین (اسلام) دے کر بھیجا ہی اس لئے ہے کہ اِسے (دنیا کے) سب دینوں پر غالب کر دیا جائے' خواہ مشرکوں کو اِس سے کتنی ہی پریشانی کیوں نہ ہو۔ مسلمانو! ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پادریوں اور درویشوں کا اپنا حال یہ ہے کہ لوگوں کے مال حرام طریقوں سے کھا رہے ہیں اور (ساتھ ساتھ) انہیں اللہ کے سچے دین (اسلام) سے روک رہے ہیں۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو دردناک سزا اِسی طرح جو لوگ سونا' چاندی جمع کر رہے ہیں اور اِسے (زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے) اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر رہے' انہیں دردناک سزا کی اطلاع دے دیں (کہ قیامت کے) دن اس (جمع شدہ) سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان کی پیشانیوں' پہلوؤں اور پیٹھوں کو (ان سے) داغا جائے گا (جب تکلیف سے تڑپیں گے تو کہا جائے گا) یہ تمہارا اپنا ہی جمع کردہ خزانہ ہے' اب اپنے اس خزانے کے مزے چکھو۔

مہینوں میں ہیر پھیر بدترین کفر یہ حقیقت ہے کہ جب سے آسمانوں و زمین پیدا ہوئے ہیں' اللہ کے ہاں اُن کے ریکارڈ میں مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے۔ان میں سے چار مہینے (ذی قعد' ذی الحج' محرم اور رجب) حرمت والے ہیں (جن میں لڑائی حرام ہے) یہی مستقل ضابطہ ہے۔ اس لئے ان مہینوں میں (ناحق لڑائی کر کے) اپنے آپ پر زیادتی نہ کرو۔البتہ (ضرورت پڑنے پر) سب مسلمان مل کر مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں۔خوب سمجھ رکھو کہ اللہ زیادتی سے بچنے والوں کے ساتھ ہیں۔ مہینوں کا آگے پیچھے کرنا یقیناً بدترین کفر ہے

الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ
عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ
لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ ع ٨
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ڏ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ
عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ
عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

جس کی وجہ سے کافر لوگ گمراہ ہوتے رہتے ہیں (مثلاً) ایک سال تو وہ کسی (مہینے) کو حلال کر لیتے ہیں، مگر دوسرے سال اُسی (مہینے) کو حرام قرار دیتے ہیں تاکہ حرام مہینوں کی گنتی بھی پوری رکھیں اور (اس حیلے بہانے سے) جو اللہ نے حرام کیا ہے اُسے حلال بھی کر لیں۔ دراصل ان لوگوں کو (شیطان کے ذریعے) ان کی بدکرداریاں خوش نما کر کے دکھائی گئی ہیں۔ اللہ ایسے بے ایمان لوگوں کو کبھی راہ ہدایت پر آنے کی توفیق نہیں دیتے۔

ترغیبِ جہاد مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ جہاد کے لئے نکلو تو تم (نکلنے کی بجائے) دنیا سے چپک جاتے ہو۔ کیا تمہیں آخرت کی بجائے دنیا پسند آ گئی ہے؟ حالانکہ دنیاوی مفاد اُخروی مفاد کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ (یاد رکھو!) اگر تم (جہاد کے لئے) نہ نکلے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دیں گے اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو اس کام کے لئے اٹھا کھڑا کریں گے اور تم ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ نہ سکو گے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ سب کچھ کر گزرنے پر قادر ہیں۔ اگر تم (ہمارے) رسولؐ کی مدد نہیں کرتے (تو بے شک نہ کرو، اللہ ان کی مدد کریں گے) وہ ان کی مدد اس وقت بھی کر چکے ہیں جب کافروں نے انہیں صرف ایک آدمی (ابوبکرؓ) کیساتھ (مکہ سے) نکال دیا تھا۔ جب یہ دونوں (وہاں سے نکل کر) غار (ثور) میں (ٹھہرے) تھے تو وہ اپنے (پریشان) ساتھی کو تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''پریشان نہ ہوں، اللہ ہمارے ساتھ ہیں۔'' اس پر اللہ نے ان پر سکون کی کیفیت طاری فرمائی اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تمہیں نظر نہیں آئے۔ اس طرح (ان کی گرفتاری کے متعلق) کافروں کا منصوبہ ناکام کر دیا اور (انہیں بچانے کا) اللہ کا منصوبہ کامیاب ہو کر رہا۔ سن رکھو! اللہ ہی صاحبِ اختیار اور صاحبِ تدبیر ہیں۔ اس لئے (ہر قسم کی سستی کوتاہی چھوڑ کر) جس حال میں بھی ہو اللہ کی خاطر اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کے لیے نکلا کرو اگر تمہیں (کچھ بھی) سمجھ بوجھ ہے تو یہی طریق کار تمہارے لئے (ہر لحاظ سے) مفید ہے۔

جہاد کے بارے میں منافقین کا رویّہ اور کردار

مالِ غنیمت کے لالچی اگر مالِ غنیمت جلدی ملنا ہوتا اور سفر آسان ہوتا تو یہ (منافق) فوراً آپ کے پیچھے (جہاد پر) چل پڑتے لیکن انہیں تو (تبوک کے) سفر کی دوری (۶۱۰ کلومیٹر) مصیبت معلوم ہوئی تو اب (بہانے کے طور پر) قسمیں کھا رہے ہیں کہ ''اگر ہم میں طاقت اور استطاعت ہوتی تو ہم ضرور آپ لوگوں کے ساتھ چلتے''۔

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٥ ١٢
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ
كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾
لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۠اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ
يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ
وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

حالانکہ یہ (جہاد سے پیچھے رہ کر) اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں مگر اللہ کو خوب معلوم ہے کہ یہ (منافق) پرلے درجے کے جھوٹے ہیں۔

شک کے مریض (اے پیغمبرؐ) اللہ آپ کو معاف فرمائیں۔ آپ نے انہیں (جہاد سے پیچھے رہنے کی) اجازت کیوں دی؟ (اگر آپ اجازت نہ دیتے تو) آپ کے سامنے حقیقت واضح ہو جاتی کہ ان میں سچے (مسلمان) کون ہیں اور (ان میں سے) جھوٹوں کا بھی آپ کو علم ہو جاتا ہے، جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی بھی آپ سے ایسی اجازت نہیں مانگتے کہ انہیں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے کیونکہ اللہ تو اپنے فرمانبرداروں کو خوب جانتے ہیں۔ آپ سے (جہاد سے بچنے کی) رخصت و اجازت صرف وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور آخرت کو نہیں مانتے بلکہ (اس بارے میں) ان کے دل شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں اور وہ انہی شکوک وشبہات میں حیران وپریشان بھٹک رہے ہیں۔ ورنہ اگر ان کا (جہاد پر) جانے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے (کچھ نہ کچھ) تیاری ضرور کرتے۔

فسادی اور فتنہ پرور لیکن اللہ کو ان کا (تمہارے ساتھ) نکلنا پسند ہی نہ تھا' اس لئے انہیں (سستی میں مبتلا کر کے) کہہ دیا گیا کہ (اچھا) تم بھی (معذوروں کی طرح) پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ (پیچھے) بیٹھ رہو۔ ویسے اگر تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو تمہارے درمیان فساد ہی بڑھاتے اور فتنہ پھیلانے کے لئے تمہارے اندر اِدھر اُدھر دوڑتے بھاگتے' پھر تمہارے اندر بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں' جو (انہیں منہ لگا کر) ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہیں۔ اللہ ان شر پسندوں کو خوب جانتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ان لوگوں نے (آپ لوگوں کے خلاف) فساد برپا کرنے کی کئی کوششیں کی ہیں اور (اے پیغمبرؐ!) آپ کو ناکام کرنے کے لئے ہر طرح کی چالیں چل چکے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی مرضی کے خلاف حق آ گیا اور اللہ کا دین غالب ہو کر رہا۔

بہانے اور عذر تراشنے والے ان منافقین میں ایسا (بدبخت بہانے ساز جد بن قیس) بھی ہے جو (اے پیغمبرؐ) آپ سے درخواست کر رہا ہے: مجھے (جہاد سے) پیچھے رہنے کی اجازت دیجئے (اس لئے کہ میں عاشق مزاج ہوں، روم کی خوبصورت عورتوں کے) فتنے میں مجھے نہ ڈالئے۔ سن رکھو! (جہاد سے جی چرا کر، نفاق۔ جھوٹ اور ریاکاری کے) فتنے میں تو پہلے ہی پڑے ہوئے ہیں جبکہ جہنم بھی ان بے ایمانوں کا گھیراؤ کرے گی۔

مسلمانوں کی کامیابی پر ناخوش (اے پیغمبر) آپ کو فائدہ پہنچتا ہے تو انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ آپ پر کوئی مصیبت اور پریشانی آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم نے تو پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا، اور خوشی خوشی (گھروں کو) لوٹتے ہیں۔ انہیں بتایئے (کوئی بات نہیں) ہمیں وہی فائدہ یا نقصان) پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے مقدر میں فرما رکھا ہے

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ
تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ
مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ
مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾
فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ
اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ ع ٧ ١٧/١٣

وہی ہمارے کارساز ہیں اور (ان کا حکم ہے کہ سب) مسلمانوں کو انہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ انہیں بتایئے:
تم ہمارے معاملے میں جس نتیجے کے منتظر ہو (جنگ میں مارے جائیں) وہ ہمارے لئے دو فائدوں (فتح اور شہادت) میں سے ایک فائدہ (ضرور) ہے۔ اس کے برعکس ہم تمہارے بارے میں جس بات کے منتظر ہیں وہ (تمہارے لئے نقصان ہی نقصان ہے) یہ کہ اللہ تمہیں خود سزا دیتے ہیں یا ہمارے ہاتھوں دلواتے ہیں۔ بہرحال انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ محو انتظار ہیں۔

بے ایمان لوگ انہیں بتایئے کہ تم (اللہ کی راہ میں) خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے، وہ اللہ کے ہاں ہرگز قبول نہیں کیونکہ تم بے ایمان لوگ ہو۔ ان کے صدقات قبول نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور ان کے رسول کے احکام نہیں مان رہے۔ نماز کو بھی مارے باندھے ہی آتے ہیں۔ کچھ خرچ کرتے ہیں تو بددلی سے (خرچ) کرتے ہیں۔ آپ ان کی دولت اور اولاد (کی کثرت) پر حیران نہ ہوں۔ ان کے ذریعے تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی مصائب ومصروفیات میں مبتلا رکھ کر کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکالنا چاہتے ہیں۔

بزدل اور ڈرپوک یہ (منافق) اللہ کی قسمیں کھا کر آپ لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھی ہیں؟ حالانکہ وہ بالکل تمہارے ساتھی نہیں' بلکہ بزدل اور ڈرپوک ہیں۔ (ان کی بزدلی اور خوف کا یہ حال ہے کہ) اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار وغیرہ یا کوئی سر چھپانے کی جگہ مل جائے تو یہ سرپٹ دوڑتے ہوئے وہاں جا چھپیں۔

آپؐ پر بے جا اعتراض کرنے والے ان میں کئی ایسے بھی (بدبخت) ہیں جو صدقات کی تقسیم میں آپؐ پر (جانبداری) کا الزام لگاتے ہیں اگر خود انہیں کچھ مل جائے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ اگر نہ ملے تو فوراً بگڑ جاتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا، اگر یہ اللہ اور ان کے رسولؐ کی عطا پر خوش رہتے اور یہ کہتے: ''ہمارے لئے تو اللہ ہی کافی ہیں۔ اگر (اب نہیں ملا تو کوئی بات نہیں) آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے رسولؐ (کے ذریعے) ضرور بہت کچھ عطا فرمائیں گے۔ ہم تو ہر وقت اللہ ہی (کے فضل وکرم) کے امیدوار ہیں۔،، صدقہ و زکوۃ کا مال دراصل صرف غریبوں

وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ
يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ
الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ
نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ
الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

الثلثة

محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر لوگوں کی (امداد) کے لئے ہے۔ یا پھر ان لوگوں کے لئے جن کے دل (اسلام کی طرف) مائل کرنا مقصود ہیں۔ نیز غلاموں (کو آزاد کرانے) مقروضوں (کے قرض کا بوجھ اتارنے) اور مسافروں کے (سفر خرچ کے) لئے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ تقسیم (رسولؐ کی اپنی نہیں، بلکہ) اللہ کا حکم ہے۔ یادرکھو! اللہ سارے حالات و معاملات کو جانتے اور ان کی تدبیر فرمانے والے ہیں۔ ان منافقین میں وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو یہ کہہ کر تکلیف پہنچا رہے ہیں کہ: ''یہ شخص کانوں کا کچا ہے (ہر ایک کی بات سن لیتا ہے) آپ بتائیے کہ تمہارے فائدے کے لئے ایسے ہیں اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمانوں پر اعتماد کرتے ہیں۔ تم میں سے اللہ و رسولؐ کے احکام ماننے والوں کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ یادرکھو! جو لوگ اپنے (قول وفعل سے) اللہ کے پیغمبر کو تکلیف پہنچاتے ہیں، انہیں دردناک سزا ملے گی۔

صرف باتوں ہی سے خوش کرنا چاہتے ہیں (مسلمانو! منافق لوگ) تمہیں (زبانی زبانی) خوش رکھنے کے لئے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ اگر وہ مسلمان ہوں تو ان کے لئے اللہ اور ان کے رسول کو خوش رکھنا زیادہ ضروری ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اور ان کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے، اس کے لئے جہنم کی آگ (تیار) ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ یہ (اس کی) انتہائی ذلت و بے عزتی ہوگی۔

اللہ و رسول کی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں منافق لوگ ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر (اللہ کی طرف سے آپؐ کے ذریعے) کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو انہیں ان (منافقوں) کے دلوں کا حال بتا دے۔ آپؐ انہیں بتا دیں کہ (اللہ و رسول کی باتوں کا) مذاق اڑالو، لیکن جس بات سے تم ڈرتے ہو (کہ ہماری دلی کیفیت ظاہر نہ ہو جائے) وہ لازماً اللہ تعالیٰ ظاہر کر کے چھوڑیں گے۔ اگر آپ ان سے پوچھیں (کہ فلاں وقت تم کیا حرکتیں کر رہے تھے؟) تو جھٹ کہہ دیں گے: ''ہم تو یونہی آپس میں دل لگی کر رہے تھے۔'' ان سے پوچھئے: کیا تمہارے مذاق اور دل لگی کے لئے اللہ تعالیٰ، ان کی باتیں اور ان کا رسولؐ ہی رہ گئے ہیں؟ بہانے نہ بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد (بُری بُری حرکتیں کر کے) بے ایمان ہو چکے ہو۔ اگر ہم تمہارے ایک گروہ سے (جو مذاق نہیں اڑا رہا) درگزر فرمائیں گے تو دوسرے گروہ کو اس کے جرم کی ضرور سزا دیں گے۔''

انتہائی بدکردار لوگ اصل میں منافق مرد ہوں یا منافق عورتیں سب ایک ہی جیسے ہیں: ایک دوسرے کو بُرے بُرے کاموں کی تلقین کرتے ہیں۔

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ
فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وقف لازم
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

نیک کاموں سے روکتے ہیں' (اچھے کاموں پر مال خرچ کرنے سے) اپنے ہاتھ روکے ہوئے ہیں۔ چونکہ وہ اللہ (کی یاد اور احکام) کو بھلا چکے ہیں' اس لئے اللہ بھی انہیں (اپنے فضل و رحمت سے) محروم رکھیں گے۔ دراصل منافقین ہیں ہی انتہائی بدکردار۔ اِسی لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ منافق مردوں' منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ میں جھونکیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے کیونکہ وہ اِسی کے مستحق ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت و پھٹکار ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) دائمی سزا ہے۔ (منافقو!) تمہارا کردار بھی ماضی کے اُن (کافر) لوگوں جیسا ہے جو طاقت' دولت اور اولاد میں تم سے بھی بڑھ کر تھے۔ انہوں نے (چند روز) اپنے دنیاوی حصّے سے خوب فائدہ اٹھایا' ایسے ہی تم بھی اُن کی طرح اپنے دنیوی حصّے میں گل چھرے اڑا رہے ہو اور انہی کی طرح (اللہ و رسولؐ کے متعلق) بے ہودہ بکواس کر رہے ہو۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے عمل کردار کا انہیں دنیا و آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ یہی لوگ صریح نقصان اٹھائیں گے۔ کیا اِن (بے ایمانوں) کو گذشتہ کافروں مثلاً نوحؑ کی قوم' عاد' ثمود' قوم ابراہیمؑ' مدین والوں اور (لوطؑ کی) الٹی بستیوں کی (تباہی و بربادی کی) خبریں نہیں پہنچیں جن کے پاس (ہمارے) پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے تھے (اور انہوں نے ان کی نافرمانی کر کے عذاب کا مزہ چکھا تھا) یہ اللہ تعالیٰ کا ان پر ظلم نہیں تھا' بلکہ انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) خود اپنے آپ پر ظلم کیا تھا۔ (منافقوں کے برعکس) مسلمان مرد ہوں یا مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے (دینی لحاظ سے) معاون و مددگار ہیں۔ (لوگوں کو) نیکی کی تلقین کرتے ہیں۔ (انہیں) برے کاموں سے روکتے ہیں۔ پابندی سے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور اُن کے رسولؐ کے فرمانبردار ہیں۔ ان (مسلمانوں) پر اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت فرمائیں گے۔ یقیناً وہ صاحبِ اختیار اور صاحبِ تدبیر ہیں۔ ان کا مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ
طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
ع ١٥ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۟ ٧٢ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِیْرُ ٧٣ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ
وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ
مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ٧٤ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ٧٥
فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ٧٦ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ
بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ٧٧ اَلَمْ
یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ ۚ ٧٨ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ایسے باغات (دینے) کا وعدہ ہے جن میں (دودھ' شہد' شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہی ہیں۔ اس دائمی بہشت میں عمدہ تریں رہائش گاہوں میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش اور مزے سے) رہیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں وہاں اللہ کی (ابدی) خوشنودی حاصل رہے گی۔ یہی (انسان کی اصل اور) اعلیٰ ترین کامیابی ہے۔ (یہ جنت حاصل کرنے کے لئے) اے نبیؐ! (ہتھیاروں سے) کافروں اور (زبان سے) منافقوں کے خلاف جہاد کیجئے اور انہیں خوب دبا کر رکھئے۔ (آخر کار) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بدترین رہائش گاہ ہے۔

سازشی لوگ یہ (منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے (پیغمبر کے خلاف) کوئی نامناسب بات نہیں کی۔ حالانکہ انہوں نے (آپ کو ذلیل اور عبد اللہ بن ابی کو عزت والا کہہ کر) کفر کا کلمہ بکا ہے۔ اس طرح یہ اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو چکے ہیں نیز انہوں نے (کفار اور یہودیوں سے مل کر آپؐ کے خلاف) بڑی بڑی سازشیں کی ہیں جن میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ (منافق) صرف اس بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیغمبرؐ کے ذریعے (مالِ غنیمت میں حصہ دے دے کر) انہیں مالا مال کر دیا! بہر حال ان کے لئے بہتر ہے کہ اب بھی (اپنی بری بری حرکتوں سے) باز آ جائیں۔ اگر یہ باز نہ آئے تو یاد رکھیں اللہ انہیں دنیا و آخرت میں دردناک سزا دیں گے اور پوری دنیا میں انہیں (اپنا) کوئی حامی و مددگار نہیں ملے گا۔

وعدہ خلاف ان منافقوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ "اگر وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے مال و دولت عطا فرمائیں تو ہم ضرور (اس میں سے ان کی راہ میں) صدقہ و خیرات کر کے (ان کے) نیک کردار بندے بن کر رہیں گے۔ لیکن جب انہوں نے اپنی مہربانی سے انہیں مال عطا فرمایا تو (وعدے کی) پروا نہ کرتے ہوئے کنجوسی کرنے لگے۔ اور اب تک انہیں (اس وعدے کی) کوئی پروا نہیں۔ یہ اللہ سے وعدہ خلافی اور ان کے جھوٹ کا نتیجہ ہے کہ ان کے دلوں میں ہمیشہ کے لئے نفاق پیدا ہو گیا ہے۔۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے خفیہ رازوں' سازشی مشوروں اور یہ کہ ہر قسم کی پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں؟

طعنے باز یہ منافق ہی ہیں جو خوشدلی سے (اللہ کی راہ میں) صدقہ کرنے والے مسلمانوں کو (ریاکاری کا) طعنہ دیتے ہیں۔

فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ ع فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ ١٠ ع ٨ ١٦
خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا
كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى
طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا
مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ
بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى
اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ
وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ

اِسی طرح یہ ان (غریب مسلمانوں) کا بھی مذاق اڑاتے ہیں جو محنت مزدوری کر کے (تھوڑا سا) صدقہ کرتے ہیں۔ اللہ اِن (مذاق اڑانے والوں کا ان کی کنجوسی' بزدلی اور ذلت کی بنا پر) مذاق اڑا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ان کے لئے دردناک سزا بھی تیار ہے۔ (اے پیغمبر!) آپ اِن (بے ایمانوں) کے لئے معافی کی دعا کریں یا نہ کریں (انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا) اگر آپ ستر بار بھی ان کے لئے معافی کی دعا کریں گے تو بھی اللہ انہیں ہرگز ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے۔ (انہیں معاف نہ کرنے کی) وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور ان کے رسول ؐ کا (دشمنی اور ضد میں آ کر) انکار کیا ہے۔ اور اللہ ایسے نافرمانوں کو کبھی بھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتے۔

لوگوں کو جہاد سے روکنے والے (جہاد سے) پیچھے رہنے والے اللہ کے رسول ؐ کے ساتھ (تبوک) نہ جانے پر اپنے گھروں میں رہ کر بہت ہی خوش ہیں کیونکہ انہیں اللہ کی راہ میں جان و مال کے ساتھ جہاد کرنا پسند ہی نہیں بلکہ (دوسرے لوگوں سے بھی) کہہ رہے ہیں: ''سخت گرمی ہے' نہ جاؤ'' انہیں بتائیں کہ دوزخ کی آگ اس سے بھی زیادہ گرم ہے۔ کاش! انہیں سمجھ ہوتی (کہ جہاد میں شامل نہ ہو کر ہم نے اس کا ایندھن بننا ہے)۔ بہر حال اب تھوڑا سا (خوش ہو کر) ہنس لیں۔ اپنی بدکرداریوں کے باعث انہیں (آخرت میں) بہت رونا پڑے گا۔ خیر' اللہ تعالیٰ آپ کو (صحیح سلامت) تبوک سے واپس (مدینہ) لے جائیں تو آئندہ ان میں سے کوئی بھی گروہ (جہاد پر جانے کی) اجازت مانگے تو صاف صاف کہہ دینا: ''اب تم لوگ میرے ساتھ (جہاد پر) نہیں جا سکتے اور نہ ہی میرے ساتھ شامل ہو کر تمہیں کسی دشمن سے لڑنے کی اجازت ہے پہلے تم نے (جہاد چھوڑ کر) گھر بیٹھنا پسند کیا تھا۔ اب بھی پیچھے بیٹھنے والوں کے ساتھ پیچھے ہی بیٹھو'' آئندہ ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی بھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ ہی کبھی اس کی قبر پر (دعائے مغفرت کے لئے) کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ اور ان کے رسول ؐ کے احکام نہیں مانے' اس لئے نافرمان ہی مریں گے ان کی دولت اور اولاد کی کثرت پر آپ ہرگز حیران نہ ہوں۔ اللہ انہی کے ذریعے دنیا میں سزا دے کر کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکالنا چاہتے ہیں۔

عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر خوش ہونے والے جب بھی کوئی ایسی سورت نازل ہوتی ہے کہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا
مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
ع ١١ ١٧ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ
وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ
حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

اللہ کا حکم مانتے ہوئے ان کے رسول کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جہاد کرو تو ان میں سے مالدار لوگ (آ آ کر مختلف بہانے کر کے) آپؐ سے پیچھے رہنے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ (انہیں شرم نہیں آتی کہ جہاد کی بجائے) یہ عورتوں کے ساتھ (اٹھنے) بیٹھنے پر راضی اور خوش ہیں۔ اسی لئے اللہ نے ان کے دلوں پر (لعنت کی) مہر لگا دی ہے تاکہ (اپنا فائدہ' نقصان) سمجھ ہی نہ سکیں۔ جبکہ (ان کے برعکس) رسول اکرمؐ اور اُن کے ساتھی مسلمان اپنے جان ومال کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ہر طرح کے فائدے ہی فائدے ہیں۔ یہی لوگ (دنیا وآخرت میں) کامیاب ہیں۔ ان کے لئے اللہ نے ایسے باغات تیار فرمائے ہیں' جن میں (دودھ' شہد' شراب اور شیریں پانی کی) نہریں جاری ہیں۔ ان باغات میں وہ ہمیشہ (عیش ومزے سے) رہیں گے۔ یہی (انسان کی اصل اور) عظیم ترین کامیابی ہے۔

جھوٹے اور بے ایمان اور دیکھو عرب کے دیہاتی (منافق) بھی بہانے بناتے ہوئے آگئے ہیں کہ انہیں بھی (جہاد سے) پیچھے رہنے کی اجازت دی جائے۔ اس طرح گویا اللہ اور ان کے رسول کو جھٹلانے والے (سب ہی جہاد سے الگ ہو کر) بیٹھ رہے ہیں۔ بہرحال ان میں سے جو جو بھی بے ایمان ہیں' وہ ضرور دردناک سزا بھگتیں گے۔

قابلِ اعتراض لوگ البتہ (جسمانی لحاظ سے) کمزور' بیمار اور جن کے پاس (جہادی) وسائل موجود نہیں بشرطیکہ وہ سچے دل سے اللہ اور ان کے رسولؐ کے وفادار ہوں (جہاد سے) پیچھے رہ جائیں تو انہیں کوئی گناہ نہیں۔ ایسے مخلص لوگوں پر اعتراض کی بھی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ (انہیں) اللہ معاف فرمانے والے مہربان ہیں۔ نہ ہی اُن لوگوں پر کوئی اعتراض ہے جو (اے پیغمبرؐ!) آپ کے پاس آتے ہیں کہ جہاد پر جانے کے لئے آپ انہیں کوئی سواری مہیا فرمائیں۔ آپؐ کے اس جواب پر کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں' جس پر تمہیں سوار کر کے (جہاد پر بھیج دوں) تو وہ اس رنج اور صدمے سے روتے ہوئے واپس جارہے ہیں کہ ان کے پاس (جہاد میں شریک ہونے کے) وسائل نہیں۔ (ہائے کیا کریں!) لیکن اعتراض تو اُن لوگوں پر ہے جو مالدار (اور صحت مند) ہوتے ہوئے (جہاد میں شریک نہ ہونے کی) اجازت مانگتے ہیں۔ پیچھے رہنے والی عورتوں میں شامل رہ کر خوش ہیں۔ چونکہ اللہ نے ان کے دلوں پر (اپنی لعنت کی) مہر مار دی ہے' اس لئے وہ کبھی بھی (جہاد کی) حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا
انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ
اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ
١٢ ع ١٠ ١ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

منافقین: گندے اور ناقابل اعتبار لوگ (اے مسلمانو!) جب تم (تبوک سے مدینہ) واپس جاؤ گے تو یہ منافق لوگ (تمہارے ساتھ نہ جانے کے) تمہارے سامنے طرح طرح کے بہانے بنائیں گے۔ تم انہیں کہہ دینا (زیادہ) باتیں نہ بناؤ' ہمیں تم پر کوئی اعتبار نہیں۔ اللہ ہمیں تمہارے سب حالات سے آگاہ فرما چکے ہیں۔ بہر حال پھر بھی اللہ اور ان کے رسول ؐ تمہارے کردار کا جائزہ لے رہے ہیں۔ (آخر) تم خفیہ اور ظاہر (سب حالات) جاننے والے کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ تمہیں بتائیں گے کہ تم (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے ہو۔ (جہاد سے) تمہاری واپسی پر تمہارے پاس (آ آکر) اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ ان سے درگزر کرو' بہر حال انہیں منہ نہ لگاؤ۔ یہ گندے لوگ ہیں۔ ان کی بدکرداریوں کے باعث ان کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے تا کہ تم (ان سے) راضی ہو جاؤ۔ یاد رکھو! اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ ان بے ایمان لوگوں سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

نفاق کی بڑی وجہ: اللہ کے احکام سے لاعلمی کئی دیہاتی لوگ کفر و نفاق میں (شہریوں سے بھی) زیادہ سخت ہیں (انہیں ایسا ہونا چاہیے) کیونکہ (اللہ نے لوگوں کی رہنمائی کے لئے) جو احکام اپنے رسول کو عطا فرمائے ہیں' یہ لوگ ان سے واقف ہی نہیں۔ بہر حال اللہ سب کچھ جاننے والے' صاحبِ حکمت ہیں۔

منافقین: مسلمانوں کی تباہی کے منتظر بعض دیہاتی ایسے بھی ہیں' جو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کو اپنے اوپر زبردستی کی چٹی اور تاوان سمجھتے ہیں اور آپ لوگوں کے بارے میں گردشِ زمانہ (مصیبت و تباہی) کے منتظر ہیں' حالانکہ یہ گردش انہی پر پڑے گی۔ یقیناً اللہ سب کچھ سنتے' جانتے ہیں۔ (ان کے برعکس) دیہاتیوں میں کچھ ایسے بھی ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر (پختہ) ایمان رکھتے ہیں۔ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کو (اپنے لئے) اللہ کے ہاں اُن کا قرب حاصل کرنے اور رسول اکرمؐ سے (رحمت کی) دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن رکھو! واقعی یہ اُن کے لئے قرب ہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ ضرور انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائیں گے کیونکہ وہ بہت ہی معاف فرمانے والے' مہربان ہیں۔

مخلص لوگوں کی جزا مہاجرین و انصار جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں اور وہ لوگ جو پورے خلوص سے اُن کی پیروی کر رہے ہیں ان (سب) سے اللہ خوش ہیں اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔ ان کے لئے اللہ نے ایسے باغات تیار فرما رکھے ہیں

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٠٠ وَ
مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔۛ
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ
مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝١٠١ۚ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٠٢ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ
لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١٠٣ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٤
وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ
سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ۚ
وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠٦ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝١٠٧ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

وقف منزل

جن میں (دودھ، شہد، پاکیزہ شراب اور شیریں پانی کی) نہریں بہ رہی ہیں، جہاں یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ (خوشی اور عیش سے) رہیں گے۔ یہ (ان کی) عظیم ترین کامیابی ہے۔

گھاگ منافقین، جنہیں آپ نہیں جانتے تمہارے گردو پیش کے دیہاتیوں میں بھی کئی (ایسے) منافقین موجود ہیں اسی طرح خود مدینہ والوں میں بعض ابھی تک نفاق پر ڈٹے ہوئے ہیں، جنہیں آپ نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں۔ جلد ہی ہم انہیں (دنیا میں ہی) دوہری (Double) سزا دیں گے، پھر بڑی سزا کے لئے وہ آگے (آخرت) کی طرف 'بک کر دیئے جائیں گے۔

توبہ تائب ہونے والوں کے لئے معافی (تبوک سے پیچھے رہنے والوں میں) کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف (کر کے توبہ قبول کرانے کے لئے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ) لیا ہے، وہ ملے جلے یعنی کچھ اچھے، کچھ برے اعمال کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عنقریب ان کی توبہ قبول فرمائیں گے۔ یقیناً وہ معاف کرنے والے، مہربان ہیں۔ آپؐ ان کے مال سے صدقہ وصول کر کے انہیں پاک اور صاف کریں اور ان کے لئے دعا (بھی) کریں، بلاشبہ آپؐ کی دعا ان کے لئے سکون اور راحت کا باعث ہے۔ اللہ سب کچھ سنتے، جانتے ہیں۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ اور ان کے صدقات قبول فرماتے ہیں اور یہ کہ وہی بار بار توبہ قبول فرمانے والے، مہربان ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) انہیں سمجھا دیں کہ (اچھے یا برے جو چاہو) اعمال کرتے رہو آئندہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ، ان کا رسولؐ اور مسلمان تمہارے کردار کا جائزہ لیتے رہیں گے (آخر) خفیہ اور ظاہر سب حالات جاننے والے کے حضور پیش ہو جاؤ گے اصل میں وہ تمہیں بتائیں گے کہ تم (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے ہو۔ (جہاد سے پیچھے رہنے والے) چند اور لوگ بھی ہیں جو اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ انہیں سزا دیتے ہیں یا ان کی توبہ قبول کر کے معاف فرماتے ہیں کیونکہ وہی سب کچھ جاننے والے، حکمت والے ہیں۔

نفاق کے دائمی مریض کچھ اور (منافق) لوگ بھی ہیں جنہوں نے (اسلام کو) نقصان پہنچانے، کفر کو پھیلانے، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور پہلے سے اللہ اور ان کے رسولؐ کے مخالف شخص (ابو عامر راہب) کو پناہ دینے کے لئے ایک مسجد بنائی ہے۔ (پوچھنے پر) قسمیں کھائیں گے کہ یہ (مسجد بنانے میں مسلمانوں کے) فائدے کے علاوہ ہماری کوئی نیت نہیں، حالانکہ اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ آپ کبھی بھی اس مسجد میں (نماز کے لئے) کھڑے نہ ہوں۔ آپؐ کے (نماز کے لئے) کھڑے ہونے کی اصل مستحق تو وہ (قبا کی) مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔

أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ
مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا
جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ
ع ١١ ٢ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ
اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ

کیونکہ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف رہنا چاہتے ہیں اور اللہ بھی پاک صاف رہنے والوں ہی کو پسند فرماتے ہیں۔ غور کرو کہ وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی (مسجد کی) بنیاد اللہ کے خوف اور ان کی رضا مندی پر رکھی ہے یا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی (مسجد کی) بنیاد گرنے والے گڑھے کے کنارے پر رکھی ہے جو (کسی وقت بھی) اس کو ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں گر سکتا ہے؟ یاد رکھو اللہ ایسے ظالموں کو کبھی صحیح بات کی سمجھ عطا نہیں فرماتے۔ مسجد (ضرار) جن لوگوں نے تعمیر کی ہے' اس کی وجہ سے نفاق ہمیشہ کے لئے اُن کے دلوں میں گھر کر چکا ہے (یہ کبھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گا) یہاں تک کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والے' دانا ہیں۔

اللہ کا پختہ وعدہ: جہاد کے بدلے جنت (منافقو' جہاد کے مخالفو!) حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ اُن کا کام اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ وہ (کافروں کو) قتل بھی کرتے ہیں' (خود) شہید بھی ہوتے ہیں۔ (جہاد کے بدلے جنت) یہ اللہ کا (ہر دور کے مسلمانوں سے) سچا پکا وعدہ ہے جس کا ذکر تورات انجیل اور قرآن میں موجود ہے۔ یاد رکھو! اللہ سے بڑھ کر وعدے کا پورا کرنے والا کوئی نہیں ہے (مسلمانو!) اپنے اس سودے پر جو تم نے (اللہ سے) کیا ہے' خوش ہو جاؤ کیونکہ (جہاد کے بدلے جنت حاصل کر لینا) یہ تمہاری عظیم ترین کامیابی ہے۔

مجاہدین کی صفات (یہ لوگ اللہ کے حضور گناہوں سے) توبہ کرنے والے' ان کی (ہر وقت) بندگی بجا لانے والے' ان کی حمد و ثنا کرنے والے' (ان کی راہ میں ہر طرح کے) سفر کرنے والے (ان کی جناب میں) رکوع وسجدے کرنے والے' (لوگوں کو) نیک کاموں کی تلقین کرنے والے' برائیوں سے روکنے والے اور اللہ کی احکام پر عمل کا پورا پورا خیال رکھنے والے ہیں (اے پیغمبرؐ!) آپ ایسے مسلمانوں کو (واقعی جنت کی) بشارت دے دیں۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت پیغمبرؐ اور مسلمانوں کو کفر و شرک پر مرنے والے مشرکوں کی بخشش کے لئے (اللہ سے) دعا کرنے کی اجازت نہیں ہے خواہ وہ ان کے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ابراہیمؑ نے اپنے (مشرک) والد کی معافی کے لئے جو دعا کی تھی' اس کی وجہ وہ وعدہ تھا جو انہوں نے اس سے کیا تھا' پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾
لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ
اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ
مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ
الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ
اِلَیْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ ع
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ
لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ

تو اللہ کا دشمن (مشرک) ہے تو انہوں نے (اس کے لئے دعا کرنا) چھوڑ دیا تھا۔ ابراہیمؑ تو بہت ہی نرم دل اور متحمل مزاج شخص تھے۔ یہ بات (خاص طور پر) یاد رہنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کے کاموں کو جن سے لوگوں نے بچنا ہوتا ہے واضح فرمائے بغیر کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتے' کیونکہ انہیں تو ہر چیز کا علم ہے۔ ویسے بھی آسمانوں و زمین انہی کی سلطنت و مملکت ہیں۔ وہی زندہ رکھتے ہیں (اور) مارتے ہیں ان کے علاوہ (اے انسانو!) تمہارا کوئی (حقیقی) یار و مددگار نہیں ہے۔

مجاہدین پر اللہ مہربان ہیں اللہ تعالیٰ نبی اکرمؐ اور ان مہاجرین و انصار پر (خاص طور پر) مہربان ہیں جنہوں نے (تبوک کے) مشکل وقت میں آپؐ کا ساتھ دیا حالانکہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جاتے (اور وہ ساتھ نہ جاتے) لیکن اللہ نے اُن پر مہربانی فرما کر انہیں (بر وقت) سنبھال لیا' یقیناً وہ (ان پر) بے حد شفقت فرمانے والے مہربان ہیں۔ (اللہ نے تبوک سے) پیچھے رہنے والے ان تین اشخاص کو بھی معاف فرما دیا جن پر (مسلمانوں کے بائیکاٹ کی وجہ سے) زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی تھی' وہ اپنے آپ سے بھی تنگ آ گئے تھے اور انہیں یقین ہوگیا تھا کہ اللہ (کے عذاب) سے بچاؤ کی صورت خود ان کے دامن میں پناہ لینے کے سوا کوئی نہیں ہے' تو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا تا کہ وہ (پھر جہاد کی طرف) لوٹ آئیں۔ (سن اور) سمجھ رکھو کہ اللہ ہی توبہ قبول فرمانے والے' مہربان ہیں۔ مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچ کر (ہمیشہ) سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

حکم آنے پر جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں مدینہ والوں اور ان کے گرد و نواح کے دیہاتیوں کے لئے یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ (جہاد میں) اللہ کے رسولؐ کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے پیاری سمجھیں' اس لئے کہ جہاد کے راستے میں انہیں جو بھوک' پیاس اور تکلیف بھی پیش آتی ہے یا کافروں پر وار کرنے کے لئے جہاں تک بھی ان کے قدم جاتے ہیں یا جو بھی وہ (مال غنیمت وغیرہ) حاصل کرتے ہیں' ہر ایک (حرکت) پر ان کے حق میں ایک نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ نیک کردار لوگوں کا اجر و بدلہ کبھی ضائع نہیں فرماتے

الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً
وَّلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ
لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يٰٓأَيُّهَا
الَّذِينَ اٰمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ
غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ
اٰمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا
وَهُمْ كٰفِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً
أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَآ أُنْزِلَتْ
سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ ۖ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ
انْصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا

اسی طرح (مجاہدین) جو بھی تھوڑا یا زیادہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یا کوئی وادی طے کرتے ہیں تو یہ سب کچھ ان کے حق میں درج کر دیا جاتا ہے تا کہ اللہ ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔

جہادی ٹریننگ لازمی (ہر لڑائی میں شامل ہونے کے لئے) سب کے سب مسلمانوں کا نکل پڑنا (لازمی اور) مناسب نہیں' البتہ ہر قبیلہ (طبقہ) سے کچھ لوگوں کا نکلنا ضروری ہے جو (عملاً) جہادی تعلیم و تربیت حاصل کر کے جب اپنی برادری میں واپس آئیں تو انہیں بھی اس (ضروری تربیت) سے آگاہ کریں تا کہ وہ بھی اس کے (حصول کے) لئے فکر مند ہو جائیں۔

اصول جہاد مسلمانو! (پہلے) اپنے آس پاس کے کافروں سے جنگ کرو اور انہیں (ہر وقت) تمہارے اندر قوت اور جرأت محسوس ہونی چاہیئے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبرداروں کے ساتھ ہیں۔

منافقین کا قرآن پر اعتراض جب بھی کوئی (نئی) سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض (منافقین بطور طنز ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ جو تو مسلمان ہیں' ان کا اس سے ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اس پر خوش بھی ہوتے ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں (کفر و نفاق کی) بیماری ہے۔ ان (کے کفر) کی گندگی میں مزید (کفر کی) گندگی کا اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ کفر کی حالت ہی میں مریں گے۔

منافقین: نا قابلِ اصلاح لوگ کیا یہ (منافق) لوگ دیکھتے نہیں کہ انہیں ہر سال ایک دو مرتبہ (جہاد کے ذریعے ضرور) آزمایا جاتا ہے' لیکن پھر بھی نہ توبہ تائب ہوتے ہیں اور نہ ہی نصیحت قبول کرتے ہیں بلکہ جب (ان کی اصلاح کے لئے) کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا تو (موقع پا کر وہاں سے) کھسک جاتے ہیں لیکن (یہ کیا کھسکتے ہیں کہ) اللہ نے ان کے دل ہی (حق سے گمراہی کی طرف) پھیر دیئے ہیں کیونکہ یہ بے وقوف لوگ ہیں (جنہیں اپنے مفاد کا بھی خیال نہیں' انہیں کیسے قائل کیا جائے کہ تمہاری اصلاح و فلاح کے لئے) تمہارے پاس تمہیں میں سے (اللہ کے) رسولؐ آ چکے ہیں جو تمہاری تکلیف سے پریشان ہو جاتے ہیں اور (ہر وقت) تمہاری بھلائی کے خواہش مند ہیں۔ خصوصاً مسلمانوں پر بہت ہی شفقت کرنے والے مہربان ہیں (اے پیغمبرؐ!) اگر پھر بھی یہ لوگ آپؐ کی اطاعت و پیروی سے منہ موڑیں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — تِسْعُ اٰيَاتٍ وَاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ
اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا

ع ١٦ ٥
المنزل الثالث ٣ — وقف النبي

تو انہیں (صاف صاف) بتا دیں (کہ میرا کیا نقصان) میرے لئے تو (مدد اور رہنمائی کے لئے) اللہ ہی کافی ہیں، جن کے سوا کوئی حاکم اور معبود نہیں، مجھے انہی پر بھروسہ ہے، وہی عرشِ عظیم کے مالک ہیں۔

باب ۱۰ (مکی) یونس آیات ۱۰۹ / رکوع ۱۱

اللہ ہی کے نام سے شروع کر رہا ہوں، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

قرآن: دانائی کی باتیں ا ل ر۔ یہ حکمت و دانائی سکھانے والی کتاب کی باتیں ہیں (جو دنیا بھر کے لوگوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں) دراصل، لوگوں کو اِس بات پر حیرت ہوئی ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک شخص (حضرت محمدؐ) کو حکم دیا ہے کہ وہ (ہماری باتیں نہ ماننے والے) لوگوں کو (برے انجام سے) خبردار کر دیں اور ماننے والوں کو پروردگار کے ہاں عزت و بلند مرتبے کی خوش خبری سنا دیں لیکن کافروں نے (بلاسوچے سمجھے ان کے متعلق) کہہ دیا کہ یہ شخص تو ماہر جادوگر ہے۔ حالانکہ (انہیں بھیجنے والے) تمہارے پروردگار اللہ تعالیٰ ہیں، جنہوں نے چھ دنوں میں آسمانوں و زمین پیدا فرما دیئے پھر (خود ساتویں آسمان سے اوپر) عرش پر جلوہ افروز ہو گئے۔ وہیں سے پوری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں۔ ان کے ہاں، انہی کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا۔ یہی اللہ، تمہارے مالک و شہنشاہ ہیں، اس لئے (ہمیشہ) انہی کی بندگی و فرمانبرداری کرو۔ کیا تم اس نصیحت پر عمل نہیں کرو گے؟ جب کہ (مرنے کے بعد) تم نے انہی کے پاس واپس جانا ہے۔ یہ تو اللہ کا سچا اور پکا وعدہ ہے تا کہ وہ لوگ جو (دنیا میں) ہماری باتیں مان کر نیک اعمال کرتے رہے ہیں انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ و معاوضہ دیا جائے اور جن لوگوں نے (ہماری باتوں کا) انکار کیا ہے، انہیں ان کے انکار کی وجہ سے پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی اور درد ناک سزا دی جائے۔ حالانکہ اللہ ہی نے (تمہارے لئے) چمکتا ہوا سورج بنایا ہے اور چاند کو روشن فرما کر اس کی (۲۸) منزلیں مقرر کی ہیں تا کہ تم لوگ سالوں کا شمار اور (تاریخوں کا) تعین کر سکو۔ بہر حال اللہ نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا (تمہارے ہی) فائدے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اہل علم کے لئے وہ اپنی باتیں اور (دلائل پوری تفصیل سے بیان فرما رہے ہیں اسی طرح رات دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں نیز جو کچھ بھی

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا
بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٩﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ
فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ ع
وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ
اَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١﴾
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا
فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ
خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاِذَا
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ

آسمانوں و زمین میں پیدا فرمایا ہے ان سب چیزوں میں (بُرے انجام سے) ڈرنے والوں کے لئے اُن کی قدرت کے دلائل موجود ہیں۔

دنیا میں دو کردار اور ان کا انجام یاد رکھو! جو لوگ (مرنے کے بعد) ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر ہی خوش اور مطمئن ہیں اور اسی طرح وہ لوگ جنہیں ہمارے احکام کی پروا نہیں' ایسے (سب) لوگوں کا (آخری) ٹھکانہ ان کے اعمال و کردار کی وجہ سے دوزخ کی آگ ہے ان کے برعکس جو لوگ ایمان رکھتے ہوئے نیک اعمال کرتے ہیں' انہیں پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے نعمتوں بھرے باغات میں پہنچائیں گے' جہاں (دودھ' شہد' پاکیزہ شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہی ہیں (وہاں داخل ہوتے ہیں نعمتیں دیکھ کر) پکار اٹھیں گے''اے اللہ! آپ کی طاقت و قدرت کے کیا کہنے!'' اور (آپس میں) ملاقات کے وقت السلام علیکم کہا کریں گے اور ان کی باتوں کا حاصل (ہمیشہ) یہ ہوا کرے گا: ''سب تعریفیں اللہ شہنشاہ کائنات کے لئے ہیں''۔ (ورنہ ہم کہاں اور یہ مقام کہاں!)

اللہ کی باتیں جھٹلانے والے سب سے بڑے مجرم ہیں اگر اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اسی طرح جلدی فرمائیں جس طرح وہ اپنے فائدے کے لئے جلدی کرتے ہیں تو اب تک ان کی مہلت عمل کبھی کی ختم ہو چکی ہوتی (لیکن اللہ ایسا نہیں کرتے) بلکہ جنہیں (مرنے کے بعد) ہماری ملاقات کا یقین نہیں انہیں (بھی) سرکشی میں بھٹکتے رہنے کی مہلت دیئے رکھتے ہیں۔ انسان (کی ذہنیت بھی عجیب) ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں (ہر حال میں) لیٹے' بیٹھے اور کھڑے پکارتا ہے لیکن جب ہم اس کی تکلیف دور فرما دیتے ہیں تو ایسے (لاپروائی سے) چل دیتا ہے جیسے اس نے تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ ایسے ہی حدِ بندگی سے تجاوز کرنے والوں کو اپنے برے اعمال بھی اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم تم سے پہلے بے شمار قوموں کو شرک کرنے کی بنا پر جن کے پاس پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے تھے صحیح ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک کر چکے ہیں۔ مجرموں کو ہم اسی طرح ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے تمہیں دنیا میں آباد فرمایا ہے تاکہ دیکھیں کہ تم کیا کردار ادا کرتے ہو۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ جب انہیں ہماری واضح باتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ (آخرت میں) ہمارے سامنے پیش ہونے کا یقین نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں: آپ ؐ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لائیں

بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ
عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی
الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ
اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ
عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ع ۲ / ۱۰ / ۷
مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ
رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ
حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا

یا اس میں (ہماری مرضی کے مطابق) ترمیم و تنسیخ کریں۔'' آپؐ انہیں بتائیں ''مجھے اپنی مرضی سے اس میں ردو بدل کا کوئی اختیار نہیں۔ میں تو پروردگار کی طرف سے اپنے پاس آنے والے احکام کا پابند ہوں۔ ان کی نافرمانی کی صورت میں قیامت کی سزا سے ڈرتا ہوں۔'' انہیں (مزید) بتائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو میں تمہیں کبھی قرآن پڑھ کر نہ سناتا اور نہ تمہیں اس سے کبھی آگاہ کرتا (کہ یہ اللہ کا کلام ہے) آخر میں تمہارے درمیان ایک عمر (چالیس سال) گزار چکا ہوں، تم سوچتے سمجھتے کیوں نہیں؟'' یاد رکھو! وہ شخص (دنیا میں) سب سے بڑا مجرم ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذمے جھوٹ لگاتا ہے یا ان کی سچی باتوں کو جھٹلاتا ہے۔ یقیناً ایسے مجرم (دنیا و آخرت میں) کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اللہ کے علاوہ کسی سے مرادیں مانگنا شرک ہے یہ لوگ (سمجھانے کے باوجود) پھر بھی اللہ کے علاوہ ایسی ہستیوں سے مرادیں مانگ رہے ہیں جو انہیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں، نہ ہی انہیں کوئی فائدہ دے سکتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارشی ہیں۔'' ان سے پوچھیں: ''کیا تم اللہ کو (ان کے سفارشی) بتا رہے ہو، حالانکہ انہوں نے نہ آسمانوں میں، نہ ہی زمین میں کسی کو اپنا سفارشی مقرر فرمایا ہے بلکہ (ایسا ہونا شرک ہے) اس شرک سے وہ پاک اور بری ہیں''۔ شروع میں (حضرت آدمؑ سے حضرت نوحؑ تک) سب لوگ ایک ہی دین (اسلام) پر تھے، پھر (بعد میں) اختلاف کرنے لگے اگر (اے پیغمبر!) آپ کے پروردگار کی طرف سے یہ بات پہلے ہی طے نہ ہو گئی ہوتی (کہ اختلافات کے فیصلے قیامت کو ہوں گے) تو ان کے آپس کے اختلاف کا فیصلہ (کبھی کا) ہو چکا ہوتا۔

مخالفین کی حیلہ سازیاں (کافرو مشرک) یہ بھی کہتے ہیں کہ اس (پیغمبرؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے (اس کے پیغمبر ہونے کی) کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ جواب میں انہیں بتایئے کہ یہ غیب کی بات ہے جس کا علم و اختیار اللہ ہی کو ہے۔ اگر یہی اصرار ہے (کہ نشانی آئے گی تو مانیں گے) تو انتظار کرتے رہو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ نیز ان لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد جب ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری قدرت (کو ماننے کی بجائے اس) کے بارے میں (اسباب کی) حیلہ بازیاں شروع کر دیتے ہیں۔ (اگر ایسا ہی ہے تو انہیں) بتائیں کہ اللہ تعالیٰ حیلہ سازی میں سب سے تیز ہیں (وہ تمہیں جلدی کسی اور مصیبت میں پھنسا دیں گے) یاد رکھو! ہمارے فرشتے تمہاری ساری حیلہ سازیاں نوٹ کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی تمہیں خشکی اور سمندروں میں سفر کی توفیق دیتے ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور موافق ہوا کی وجہ سے وہ (منزل کی طرف) رواں دواں ہوتی ہیں۔ مسافر (اس سفر میں) بڑے خوش و خرم ہوتے ہیں

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ
فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾
اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ
اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا
اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ
عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

کہ اچانک (مخالف) تیز ہوا چلنے لگتی ہے اور ہر طرف سے پانی کی لہریں (کشتی پر) چڑھی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو ان میں گھر (کر مارے) گئے اُس وقت خالص اللہ ہی کو مانتے ہوئے ان سے دعائیں کرتے ہیں "(اے اللہ!) اگر آپ ہمیں اس مصیبت سے بچا دیں تو ہم ضرور آپ کے انتہائی شکرگزار ہوں گے۔" مگر جب وہ (اس مصیبت سے) بچا دیتے ہیں تو پھر خشکی پر پہنچتے ہی اللہ سے سر کشی و بغاوت شروع کر دیتے ہیں۔ لوگو! یاد رکھو! تمہاری سرکشی و بغاوت کا وبال خود تم پر ہی پڑے گا۔ دنیا کی زندگی کا فائیدہ چند روز ہے (مزے اڑالو) آخر تمہیں ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے' اُس وقت (سزا دے کر) بتائیں گے کہ تم دنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ دنیا کی زندگی (جس کی رونق اور رنگینوں میں مست ہو کر اللہ اور آخرت کو بھولے ہوئے ہو) کی حالت تو ایسے ہی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار جسے انسان اور جانور سب ہی کھاتے ہیں سیراب ہو کر خوب پھلی پھولی اور گھنی ہو گئی پھر عین اُس وقت جب فصل پک کر پوری طرح تیار ہو گئی اور زمیندار سمجھے کہ اب ہم اِسے جب چاہیں کاٹ سکتے ہیں تو اچانک رات یا دن کو اس پر ہمارا عذاب آ پہنچا' ہم نے اِسے ایسا تباہ و برباد کر کے رکھدیا جیسے کل وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ اِس طرح ہم اپنی قدرت کے دلائل سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں۔

دنیا کی زندگی: حصولِ جنت کے لئے دراصل اللہ (لوگوں کو) امن و سلامتی کے (دائمی) گھر (جنت) کی طرف بلا رہے ہیں اور جس کی چاہتے ہیں (اس طرف جانے والے) سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ جو لوگ (دنیا میں) اچھے کام کر رہے ہیں' انہیں لازما (آخرت میں) اچھا بلکہ اس سے بڑھ کر بدلہ ملے گا' ان کے چہروں پر سیاہی اور رسوائی کبھی نہ چھائے گی۔ یہ لوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ جنت ہی میں (عیش اور مزے سے) رہیں گے۔ البتہ جو لوگ (دنیا میں) برے کام کر رہے ہیں' انہیں ان کی برائیوں کے مطابق ہی بدلہ ملے گا۔ اُن پر ذلت و رسوائی مسلط ہو گی اور انہیں اللہ (کی گرفت) سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ ان کے چہروں پر ایسی سیاہی چھائی ہو گی جیسے اندھیری رات کے پردے ان پر پڑے ہوں یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ دوزخ ہی میں (پڑے جلتے) رہیں گے۔

باطل نظریات کی کوئی گنجائش نہیں وہ دن (جلد آ رہا ہے) جب ہم سب لوگوں کو (فیصلہ کے لئے) اکٹھا کریں گے

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ
وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ
النصف ع ٨ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ
يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ
اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ
اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾
وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

پھر حکم دیں گے کہ مشرک لوگ اور ان کے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہیں' پھر انہیں الگ الگ (کر کے آمنے سامنے) کر دیں گے' تو ان کے شریک انہیں کہیں گے۔ ''تم لوگ تو ہماری اطاعت و بندگی نہیں کیا کرتے تھے (اگر کرتے بھی تھے تو) اللہ تعالیٰ ہی بطور گواہ کافی ہیں کہ ہمیں تمہاری اطاعت کی کوئی خبر نہیں۔'' اُس وقت ہر شخص کو اپنے اپنے اعمال کی حقیقت معلوم ہوجائے گی اور سب لوگ (فیصلے کے لئے) اپنے مالک حقیقی کے سپرد کردیئے جائیں گے اور (دنیا میں) جو جو خلاف حقیقت نظریات انہوں نے گھڑ رکھے تھے' سب ہوا ہو جائیں گے (کچھ بھی کسی کے کام نہ آسکے گا)

مشرکین محض قیاس و گمان کے پیروکار (اللہ کے علاوہ دوسروں کی اطاعت بندگی کرنے والوں سے) پوچھئے آسمانوں و زمین سے تمہیں کون رزق دے رہا ہے؟ کس نے تمہیں سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں عطا کر رکھی ہیں؟ کون مُردوں سے زندے اور زندوں سے مُردے نکال رہا ہے؟ اور کون (پوری کائنات کا) نظام چلا رہا ہے؟ وہ ضرور جواب دیں گے: ''یہ سب کام تو اللہ ہی کرتے ہیں۔'' اس پر انہیں کہئے کہ پھر تم انہی کی فرمانبرداری کیوں نہیں کرتے: یہی اللہ ہی تمہارے حقیقی شہنشاہ ہیں۔ حقیقت معلوم ہونے کے بعد (اس کو نہ ماننا) گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے؟ آخر تم کدھر بھٹکے پھر رہے ہو؟ اس طرح (دراصل) آپ کے پروردگار کی بات سچی ثابت ہوگئی کہ بدکردار کسی طرح بھی سچے دین کو قبول نہیں کریں گے۔ ان سے پوچھیں: تمہارے (خود ساختہ) شریکوں میں کون ایسا ہے جو (مخلوق کو) پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے (مرنے کے بعد) پھر اُسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا؟ انہیں بتائیں کہ اللہ (مخلوق کو) پہلی بار بھی پیدا فرماتے ہیں۔ (مرنے کے بعد) اُسے دوبارہ بھی پیدا فرمائیں گے۔ (حقیقت معلوم ہونے کے بعد اس سے) منہ موڑ کر کدھر جا رہے ہو؟ ان سے پوچھئے: تمہارے شریکوں میں سے کون حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ انہیں بتایئے: اللہ حق کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں. بتاؤ کیا وہ ذات جو حق کی طرف رہنمائی کر رہی ہے پیروی کے قابل ہے یا وہ ہستی جو رہنمائی نہیں کر سکتی بلکہ خود رہنمائی کی محتاج ہے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کیسی (صریح) بے انصافی سے کام لے رہے ہو دراصل اکثر مشرکین محض قیاس و گمان کے پیروکار ہیں حالانکہ سچے دین کے مقابلے میں قیاس و گمان کی کوئی حیثیت نہیں۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کے کردار سے خوب واقف ہیں۔

قرآن شہنشاہ کائنات کے احکام ایسا قرآن تصنیف کرنا اللہ کے علاوہ کسی کے بس کی بات

يُفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا
بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ط وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاِنْ ع ١٠/٩
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ط اَفَاَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ط
اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ط قَدْ
خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا

نہیں۔ حقیقت ہے کہ یہ شہنشاہ کائنات کی طرف سے نازل ہوا ہے جو پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق اور احکام الٰہی کی پوری تفصیل ہے۔ کیا یہ (کافر) کہتے ہیں کے اس (پیغمبرؐ) نے خود ہی یہ (قرآن) گھڑ لیا ہے؟ انہیں کہو (اچھا) اگر سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور (اس سلسلے میں) اللہ کے علاوہ جن کی چاہو مدد بھی حاصل کرلو۔ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے اسے پوری طرح سمجھے اور اس (کی تعلیم) کا نتیجہ سامنے آئے بغیر ہی اِسے جھٹلا دیا ہے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگ بھی (ہماری باتوں کو) جھٹلایا کرتے تھے' دیکھ لو کہ اُن ظالموں کا کیا (بُرا) انجام ہو چکا ہے۔ البتہ ان میں سے کچھ لوگ قرآن پر ایمان لا رہے ہیں' کئی اسے نہیں مان رہے' بہرحال آپ کے پروردگار ان (ایمان نہ لانے والے) شر پسندوں کو خوب جانتے ہیں۔ (اس قدر سمجھانے کے باوجود بھی) اگر آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیں: میرے اعمال' میرے کام آئیں گے' تمہارے اعمال' تمہارے کام آئیں گے۔ میرے اعمال کے تم ذمے دار نہیں' تمہارے اعمال کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ ان میں سے کئی لوگ آپؐ کی باتیں (بظاہر) توجہ سے سنتے ہیں' لیکن حقیقت میں وہ کچھ نہیں سنتے کیا آپ کچھ نہ سمجھنے والے بہروں کو (اپنی بات) سنائیں گے؟ان میں سے کچھ لوگ آپ کی طرف (بظاہر) پوری توجہ سے دیکھتے ہیں (لیکن حقیقت میں کچھ نہیں دیکھتے تو) کیا آپ کچھ نہ دیکھنے والے اندھوں کی رہنمائی کریں گے؟ یہ حقیقت ہے کہ اللہ لوگوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتے لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔

اللہ سے ملاقات کو جھٹلانے والے ذلیل وخوار قیامت کے روز جب انہیں (اللہ تعالیٰ اپنے سامنے) جمع فرمائیں گے تو (انہیں معلوم ہوگا کہ دنیا میں) پورا دن بھی نہیں بلکہ گھنٹہ بھر ہی ٹھہرے تھے۔ ایک دوسرے کو خوب پہچانیں گے۔ اللہ کے سامنے حاضری کو جھٹلانے اور راہ ہدایت پر نہ آنے والے لوگ بری طرح ذلیل وخوار ہوں گے۔ (اے پیغمبرؐ! سچے دین کے غلبے اور کفار کی ذلت وسزا کے) جو وعدے ہم ان سے کر رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ آپ کے سامنے (آپؐ کی زندگی میں) پورے فرما دیں (تو کر سکتے ہیں) یا آپؐ کو دنیا سے اٹھالیں (پھر پورے فرمائیں تو ایسا بھی ہوسکتا ہے) بہرحال (دائمی سزا کے لئے) یہ ہمارے پاس ہی واپس آئیں گے۔ اللہ ہر حال میں ان کی بدکرداریوں سے آگاہ ہیں۔

کافر ومشرک سزا سے نہیں بچ سکتے یاد رکھو! ہر امت کے لئے ایک رسول مقرر ہے

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ
لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔ — وقف النبی علیہ السلام
قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚؔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ اَنَّ — ع — وقف النبی علیہ السلام
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اُس رسول کے ان (امتیوں) کے پاس آجانے کے بعد اُن کا فیصلہ صحیح انصاف کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔ کسی پر کوئی ظالم و زیادتی نہیں ہوتی۔ (کافر لوگ) یہ بھی پوچھتے ہیں کہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ انہیں بتایئے (کہ یہ غیب کا معاملہ ہے' جس کا علم و اختیار اللہ ہی کو ہے) مجھے تو اپنے ذاتی نفع و نقصان کا بھی علم و اختیار نہیں (میرے متعلق بھی) وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتے ہیں البتہ ہر امت کے لئے مہلت کی ایک مدت مقرر ہے جب وہ مدت پوری ہوجاتی ہے تو اس میں ایک سیکنڈ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ (عذاب کے لئے) جلدی مچانے والے مجرموں سے پوچھئے: بتاؤ اگر رات یا دن کو تم پر اللہ کا عذاب آجائے تو تم کیا کرلو گے؟ کیا جب واقعی (عذاب) آجائے گا' تو اس وقت ایمان لاؤ گے؟ (اس وقت تو کہا جائے گا) ہاں' اب ایمان لا رہے ہو! تم تو اس (عذاب) کے لئے بڑی جلدی کیا کرتے تھے۔ پھر ان ظالموں سے کہا جائے گا: '' اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو' یہ تمہارے (دنیاوی) کرتوتوں کی سزا ہے' جو تمہیں مل رہی ہے۔'' (اے پیغمبرؐ! لوگ) آپ سے یہ بھی دریافت کرتے ہیں: کیا یہ (عذاب کا وعدہ) واقعی سچا ہے؟'' انہیں بتایئے۔ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم! واقعی یہ حق اور سچ ہے اور تم اس سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔'' بلکہ اگر ہر ہر کافر' مشرک کے پاس پوری دنیا کی دولت بھی ہوتو وہ عذاب سے بچنے کے لئے دینے پر تیار ہو جائے گا۔ عذاب کو دیکھ کر (یہ لوگ) دل ہی دل میں پچھتائیں گے' مگر ان میں پورے انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا' کسی پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہو گی۔ سن رکھو! آسمانوں و زمین میں سب (حکم و اختیار) اللہ ہی کا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اللہ کا (قیامت و عذاب کا) وعدہ حق اور سچ ہے' مگر زیادہ تر لوگ (ان حقائق کو) جانتے ہی نہیں۔ اللہ ہی زندگی عطا فرماتے ہیں' وہی موت دیتے ہیں۔ انہی کے پاس سب نے واپس جانا ہے۔

سب مسائل کا حل: قرآن وسنت پر عمل لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے (قرآن وسنت کی شکل میں) نصیحت آچکی ہے جو دلوں کی تمام بیماریوں (کفر' شرک' نفاق' جھوٹ) کے لئے صحت و شفا ہے' ماننے والوں کے لئے (مکمل) رہنمائی اور (سراسر) رحمت ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) انہیں بتایئے (کہ قرآن وسنت کا آنا) اللہ کا خصوصی احسان اور مہربانی ہے لہذا اس پر خوش ہونا چاہیئے اور یہ ہر قسم کے مال و دولت سے جو لوگ جمع کر رہے ہیں (ہزار ہا درجے) بہتر ہے۔

يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ
مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا ع ١١
تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ
عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ
اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ
اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ وقف لازم
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ
مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

اللہ کے علاوہ کسی کو حلال وحرام کا اختیار نہیں ان سے کہیے: کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے' اس میں سے کچھ تم نے حرام اور کچھ تم نے حلال قرار دے ڈالا۔ پوچھئے: کیا تمہیں اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا تم اللہ کے بارے میں جھوٹ بول رہے ہو (کہ انہوں نے ایسے فرمایا ہے)؟ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولنے والوں نے قیامت کے بارے میں کیا سمجھ رکھا ہے (کہ انہیں سزا نہیں ملے گی)؟ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت ہی مہربان ہیں (فوری سزا نہیں دیتے' سنبھلنے کے لئے مہلت دیتے ہیں) لیکن اکثر لوگ پھر بھی ان کا احسان نہیں مانتے۔

اللہ سے انسان کی کوئی حرکت پوشیدہ نہیں (اے پیغمبرؐ!) آپ کسی حالت میں بھی ہوں خواہ قرآن میں سے کچھ پڑھ کر سنا رہے ہوں۔ اسی طرح (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کر رہے ہو۔ جب اس میں خوب مصروف ہوتے ہو تو ہماری تم پر (مسلسل) نگرانی رہتی ہے۔ یاد رکھو! زمین و آسمان کی کوئی ذرہ برابر چیز بھی آپ کے پروردگار سے پوشیدہ نہیں۔ نہ اس سے چھوٹی نہ اس سے بڑی' سب چیزیں (اُن کے) واضح ریکارڈ میں موجود ہیں۔

ولی کے لئے: اللہ پر ایمان اور فرمانبرداری لازم یہ حقیقت ہے کہ ایمان دار اور فرمانبردار لوگ ہی اللہ کے دوست ہیں' جنہیں آخرت میں کوئی خوف اور پریشانی نہیں ہوگی۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں (دائمی عیش و آرام کی) خوش خبری ہے۔ یہ اللہ کے وعدے ہیں جن میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہ (ان کی) عظیم ترین کامیابی ہے۔

عزت و غلبہ: اللہ کے اختیار میں (اے پیغمبرؐ!) مخالفوں کی باتوں سے پریشان نہ ہوں۔ ہر قسم کا غلبہ و عزت اللہ کے اختیار میں ہے (جسے چاہیں' عطا فرمائیں) وہی سب کچھ سننے اور جاننے والے ہیں۔ یاد رکھو! آسمانوں و زمین کی ساری مخلوقات و موجودات اللہ ہی کے تابع ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسرے (خود ساختہ) شریکوں سے دعائیں کر رہے ہیں وہ محض غلط خیالات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور صرف تک بازی سے کام لے رہے ہیں حالانکہ یہ اللہ ہی ہیں جنہوں نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو۔ دن کو روشن فرمایا (تا کہ اس میں اپنے کاروبار کرو) اس میں یقیناً حق بات سننے (سمجھنے) والوں کے لئے (واضح) دلائل ہیں۔

اللہ کے لئے اولاد: جہالت' جھوٹ اور کفر کی بات لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی اولاد رکھتے ہیں

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ
عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ ؕ
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ
الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ
اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي
الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ
رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا
كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

حالانکہ وہ ایسے بے ہودہ الزام سے بالکل پاک اور بے نیاز ہیں۔ (انہیں اولاد کی کیا ضرورت؟) وہ تو آسمانوں و زمین کی ہر شے کے مالک ہیں۔ تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہہ رہے ہو، جس کا تمہیں سرے سے علم ہی نہیں۔ انہیں بتایئے کہ جو لوگ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دنیا کا چند روز فائیدہ اٹھالیں، پھر انہوں نے ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے۔ اس وقت انہیں ان کے کفر کی وجہ سے سخت سزا کے مزے چکھائیں گے۔

اللہ کے نافرمانوں کو نوحؑ کا چیلنج (اے پیغمبرؐ!) اِن (نافرمانوں) کو نوحؑ کا واقعہ بھی سنایئے جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تھا: بھائیو! اگر میرا تمہارے اندر رہ کر تمہیں اللہ کی باتیں سنا سنا کر سمجھانا ناقابلِ برداشت ہے تو تم میرے خلاف جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو، اپنے حمایتیوں سمیت کر گزرو، اِس معاملے میں کوئی کسر نہ چھوڑو، بلکہ مجھے مہلت بھی نہ دو۔ یہ (چیلنج) اِس لئے کر رہا ہوں کہ میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔ (میرے سمجھانے کے باوجود) اگر تم (حق سے) منہ پھیرتے ہو تو (میرا کوئی نقصان نہیں) میں نے تم سے کونسا معاوضہ مانگا ہے، میرا معاوضہ تو اللہ کے ذمے ہے، مجھے حکم ہے کہ میں انہی کا فرمانبردار (بندہ) رہوں۔"

نافرمانوں کا انجام لیکن پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں اور ان کے ساتھ جو کشتی میں سوار تھے (پانی کے طوفان سے) بچالیا اور ان لوگوں کے بعد دنیا میں آباد رکھا جنہیں ہم نے اپنی باتیں جھٹلانے کی وجہ سے پانی میں غرق کر دیا تھا۔ اب دیکھ لیں جن لوگوں کو (سزا) سے ڈرایا (گیا تھا) اور انہوں نے پروانہ کی تھی تو) ان کا کیا (بُرا) انجام ہوا؟ پھر ہم نے نوحؑ کے بعد (بے شمار) پیغمبرؑ اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جو ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے مگر ان قوموں نے جب پہلے ایک دفعہ ان کی بات جھٹلا دی تو پھر بعد میں (ضد میں آ کر) اُس بات کو نہیں مانا۔ اس طرح ہم بھی بندگی کی حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیا کرتے ہیں۔

حق و باطل میں کش مکش

فرعونیوں کی سرکشی پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنے دلائل کے ساتھ فرعون اور اس کے حکام کے پاس بھیجا، لیکن وہ بھی اکڑ بیٹھے، اصل میں وہ بدمعاش لوگ تھے کیونکہ جب ہماری طرف سے ان کے پاس سچی بات آئی

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ
فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ
بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا
مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ
السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾
وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى ع ٨ ١٢
اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ

تو کہنے لگے (ہم نہیں مانتے) یہ صریح جادو ہے۔ موسیٰؑ نے فرمایا: ''کیا تم اپنے پاس آنے والی سچی بات کو (جادو) کہہ رہے ہو؟ (اندھے ہو، دیکھتے نہیں) کیا یہ جادو ہے؟ جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔'' وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کے طریقہ زندگی سے محروم کر کے اس ملک میں اپنا دونوں (بھائیوں) کا اقتدار قائم کر لیں؟ ہم تمہاری بات کو نہیں مانتے۔

موسیٰؑ سے جادوگروں کا مقابلہ اُدھر فرعون نے (شہروں میں اعلان کرنے والے دوڑا دیئے جنہیں) حکم دیا کہ ہر ماہر جادوگر کو میرے پاس لے آؤ۔ جب جادوگر (اکٹھے ہو کر میدان میں) آ گئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا: ''(میرے مقابلے کے لئے) جو کچھ ڈالنا چاہتے ہو، ڈالو''۔ جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں، رسیاں) ڈال دیں تو موسیٰؑ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم نے کیا ہے، یہ جادو ہے۔ جسے اللہ ابھی مٹائے دیتے ہیں کیونکہ وہ کبھی بھی منکرین حق کے معاملات کی اصلاح نہیں فرماتے بلکہ اپنے فرامین کے ذریعے سچ کو سچ کر دکھاتے ہیں اگرچہ نافرمان لوگ اِسے بُرا ہی سمجھیں۔

فرعون کا ظلم وستم اس (واضح کامیابی) کے باوجود موسیٰؑ پر ان کی اپنی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ وہ (ایمان لانے والے نوجوان) بھی فرعون اور اس کے حکام کے ظلم وستم سے ڈرے ہوئے تھے کیونکہ فرعون انتہائی ظالم تھا اور ملک پر اس کی گرفت بڑی سخت تھی۔

ظلم کا جواب: صبر، توکل، دعا اور نماز موسیٰؑ نے (حوصلہ اور تسلی دیتے ہوئے) فرمایا: ''بھائیو! اگر اللہ کو مانتے اور ان کے فرمانبردار ہو تو انہی پر بھروسہ کرو (کہ وہ حالات کو بدلیں گے)۔'' انہوں نے (جواب میں) عرض کیا: ''ہمیں اللہ ہی پر بھروسہ ہے (اور ساتھ ہی دعا کرنے لگے) پروردگار! ہمیں ان (فرعونی) ظالموں کے ظلم وستم سے بچائیں، اپنی مہربانی سے ان بے ایمان لوگوں (کی غلامی) سے نجات عطا فرمائیں!'' اس پر ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی (ہارونؑ) کو حکم دیا کہ مصر میں کچھ گھر مخصوص کر لو۔ اپنے ان گھروں کو قبلہ رخ (مسجدیں) قرار دے کر ان میں نمازیں ادا کرو۔ ایسا کرنے والے مسلمانوں کو (اے موسیٰؑ! کامیابی اور جنّت کی) خوش خبری سنا دیں۔ موسیٰؑ نے عرض کیا: ''اے پروردگار آپ نے فرعون اور

مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا الَّذِىْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾
آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ
نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ ع ٩ ١٤
صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ
الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔلِ
الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ

اس کے حکام کو دنیاوی زندگی میں بڑی شان وشوکت اور ہر قسم کے اموال (و وسائل) عطا فرمائے ہیں جن سے اے پروردگار وہ لوگوں کو آپ کے دین سے گمراہ کر رہے ہیں۔ اے پروردگار (ہماری التجا ہے کہ) آپ ان کے اموال (واسباب) تباہ و برباد فرما دیں (تا کہ وہ ایسا نہ کر سکیں) اور ان کے دل (ایسے) سخت کر دیں کہ درد ناک عذاب دیکھے بغیر ایمان نہ لائیں۔ (پروردگار نے) فرمایا: ''میں نے آپ لوگوں کی دعا قبول فرمالی' آپ (حق پر) ڈٹے رہیں۔ اور جاہل (بے صبرے) لوگوں کا طرز عمل اختیار نہ کریں''

عذاب دیکھ کر ایمان لانے کا کوئی فائیدہ نہیں پھر جب ہم بنی اسرائیل کو دریا (نیل) کے پار لے گئے تو فرعون اور اس کی فوجیں جو ظلم و زیادتی (کے ارادے) سے ان کا پیچھا کر رہی تھیں (وہ بھی دریا میں کود پڑیں۔ پانی کے اچانک چلنے سے سب ڈوبنے لگے) یہاں تک کہ جب فرعون (بھی) غرق ہونے لگا تو بول اٹھا: ''اب میں اس ذات کو مانتا ہوں' جس کو بنی اسرائیل مانتے ہیں۔ واقعی ان کے سوا کوئی معبود (و حاکم) نہیں۔ میں بھی مسلمانوں میں شامل ہوں۔'' (جواب آیا) ''اب مانتا ہے؟ پہلے (ہمیشہ) نافرمانی اور غنڈہ گردی کرتا رہا۔ بہر حال آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تا کہ تیرے بعد آنے والے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں (کہ غرور تکبر کا مجسمہ بے حس وحرکت پڑا ہے) مگر اکثر لوگ پھر بھی ہماری قدرتوں پر غور وفکر کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے۔

صحیح علم کے باوجود اختلاف اور شک وشبہ ہجرت کے بعد بنی اسرائیل کو ہم نے (فلسطین و شام میں) رہنے کے لئے بہت ہی عمدہ جگہ اور کھانے کے لئے پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں (اُن کے آپس کے اختلاف اور فرقہ بازی کی وجہ یہ نہ تھی کہ انہیں دین کا صحیح علم نہیں دیا گیا تھا بلکہ) صحیح علم آ جانے کے بعد انہوں نے (آپس کی ضد' دشمنی اور تکبر کی بنا پر) اختلاف کیا۔ یقیناً آپ کے پروردگار قیامت کے دن ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے۔ جو کچھ آپ کی طرف بھیجا جا رہا ہے اگر اس میں آپ کو کسی قسم کا شک وشبہ ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لیں جو پہلے سے (نازل شدہ) کتابیں پڑھتے آ رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے سچی کتاب آئی ہے۔ اس لئے آپ کبھی بھی شک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں اور نہ ہی اُن لوگوں میں شامل ہوں جو اللہ کی باتیں جھٹلاتے ہیں ورنہ آپ نقصان اٹھائیں گے۔

ایمان لانے کا دنیا میں بھی فائیدہ ہے یقیناً جو لوگ (اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے)

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۗ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۗ اَفَاَنْتَ
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ
تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا
تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ
يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ قُلْ
فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا ع ١٥
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ

آپ کے پروردگار کے عذاب کے مستحق ٹھہر چکے ہیں' ان کے پاس ہر طرح کے دلائل بھی آ جائیں تو وہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ایمان نہیں لائیں گے۔ کوئی بستی (وقوم) ایسی نہیں ہے کہ وہ (عذاب آنے سے پہلے) ایمان لائی ہو اور اُسے اس کے ایمان کا فائیدہ پہنچا ہو۔ صرف یونسؑ کی قوم کے لوگ ایسے ہیں جو (عذاب آتا دیکھ کر فوراً) ایمان لے آئے تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا عذاب ٹال دیا اور ایک (خاص) مدت تک انہیں زندگی کے سازوسامان سے فائیدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمایا۔

دین کو سمجھنے کے لئے عقل کا استعمال ضروری (اے پیغمبر!) اگر آپؐ کے پروردگار چاہتے تو دنیا کے سب لوگ ایمان لے آتے (لیکن انہوں نے ایسا نہیں چاہا بلکہ ہر شخص کو اختیار وعمل کی آزادی عطا فرمائی ہے اس لئے اگر لوگ آپ کی بات نہیں مان رہے) تو کیا آپ ان پر زبردستی کریں گے کہ وہ ایمان لے آئیں؟ یاد رکھو! اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی شخص ایمان نہیں لا سکتا اور وہ عقل وسمجھ سے کام نہ لینے والوں پر (کفر وشرک کی) گندگی ڈال دیتے ہیں۔ ان سے کہیئے: آسمانوں و زمین میں (تمہارے اوپر' نیچے' چاروں طرف) جو کچھ ہے اِسے ذرا دیکھو تو سہی (اللہ کی قدرت کی کتنی نشانیاں موجود ہیں) مگر جو لوگ ایمان نہیں لانا چاہتے' انہیں ان نشانیوں اور (پیغمبرؐ کے) ڈرانے سمجھانے کا کیا فائیدہ؟ پھر اگر یہ (کافر) لوگ بھی ایسے ہی عذابوں کے منتظر ہیں جیسے عذاب ان سے پہلے لوگوں پر آ چکے ہیں' تو انہیں کہیئے (ٹھیک ہے) تم بھی انتظار کرو' میں بھی تمہارے ساتھ (اس کا) انتظار کر رہا ہوں۔ پھر ایسی صورت میں ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان لانے والوں کو بچا لیا کرتے ہیں.......... ایمان لانے والوں کو بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔

اے دنیا بھر کے انسانو!

اصل دین: اللہ کی اطاعت و بندگی ان سے کہیئے اگر تمہیں میرے دین کے متعلق شک ہے تو (میرا دین سنو) اللہ کے علاوہ جن جن کی تم بندگی و اطاعت کرتے ہو' میں ان کی بندگی و اطاعت نہیں کرتا بلکہ میں تو صرف اُس اللہ کی بندگی و اطاعت کرتا ہوں جو تمہاری جانیں نکالتے ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں اِسی (دین) کے ماننے والوں میں شامل رہوں۔ اور یہ بھی کہ پوری طرح مخلص ہو کر اِسی دین پر ڈٹ جاؤں اور کبھی بھی شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں (مجھے یہ بھی حکم ہے کہ) آپ اللہ کے علاوہ کسی سے دعا نہ کریں۔

دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ
الظّٰلِمِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ
يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۗ يُصِيبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ
وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحٰى
إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَثَلٰثٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ أُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿١﴾
أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللّٰهَ ۗ إِنَّنِي لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ ﴿٢﴾ وَّأَنِ
اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
إِلٰىٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۗ وَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿٣﴾ إِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ
صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۗ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ ۙ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٥﴾

کیونکہ وہ آپ کو کوئی فائیدہ یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اگر (پھر بھی) آپ ایسا کریں گے تو یقیناً مشرکوں میں شامل ہو جائیں گے۔ اُن کے برعکس' اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف پہنچائیں تو (خود) ان کے سوا اُسے کوئی دور نہیں کرسکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی فائیدہ پہنچانا چاہیں (تو یہ ان کی مہربانی ہے) کوئی ان کی اس مہربانی سے محروم نہیں کرسکتا۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اپنی مہربانی سے نواز دیتے ہیں۔ وہی غلطیاں' گناہ بخشنے والے' وہی مہربانی اور رحمت فرمانے والے ہیں۔

دین کی پیروی میں دنیا و آخرت کا فائیدہ

(اے پیغمبرؐ!) اعلان کیجئے: اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچا دین آچکا ہے۔ جو شخص (اس کے مطابق) سیدھا چلے گا وہ اپنے فائیدے کے لئے سیدھا رہے گا۔ جو شخص (اِس دین کو چھوڑ کر) بھٹکے گا' تو اس کے بھٹکنے کا وبال اُسی پر ہوگا (انہیں بتائیے کہ میں نے سچا دین پہنچا دیا' اب تمہاری ہدایت و گمراہی کا) میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ (اے پیغمبر! ہماری طرف سے) اپنے پاس آنے والے ہر حکم کی پیروی کریں اور اِسی پر ڈٹے جمے رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ (کافروں اور آپؐ کے درمیان) فیصلہ فرما دیں۔ وہی بہترین فیصلہ فرمانے والے ہیں۔

باب ۱۱ (مکی) | **ھود** | آیات ۱۲۳ رکوع ۱۵

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

انسان کا مقصد زندگی: اللہ کی اطاعت و بندگی

الف' لام' را (اے پیغمبر! لوگوں کو بتائیں کہ) یہ کتاب دانا اور باخبر (ذات اللہ) کی طرف (میرے پاس) آئی ہے۔ اس کے مضامین انتہائی ٹھوس ہیں جو بڑی وضاحت سے بیان ہوئے ہیں (جن کا خلاصہ یہ ہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی و اطاعت نہ کرو۔ انہی کی طرف سے میں تمہیں (بندگی و اطاعت نہ کرنے کی صورت میں دوزخ سے) ڈرانے والا (بندگی و اطاعت کی صورت میں جنت کی) خوش خبری دینے والا ہوں۔ اور یہ کہ اپنے پروردگار سے اپنے پچھلے گناہوں کی معافی مانگ لو اور آئندہ انہی کے ہو رہو تو وہ تمہیں (دنیا میں) ایک (خاص) مدت تک اچھا ساز و سامان زندگی عطا فرمائیں گے۔ جو شخص زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اُسے زیادہ اجر و انعام سے نوازیں گے۔ اگر ان کی اطاعت و بندگی سے) منہ پھیرو گے تو قیامت کے دن مجھے تمہارے متعلق سزا کا خطرہ ہے کیونکہ انہی کے پاس تم نے واپس جانا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) دیکھو' یہ (کافر) اللہ سے چھپنے کے لئے کبھی (جھک جھک کر) اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں۔ دیکھو' کبھی اپنے اوپر کپڑے اوڑھتے ہیں (کہ انہیں دیکھ کر ان کے متعلق کچھ فرما نہ دیا جائے) حالانکہ یہ جو کچھ بھی چھپاتے یا ظاہر کرتے ہیں۔ وہ سب کچھ اللہ کو معلوم ہے وہ تو سینوں کے راز بھی جانتے ہیں۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ
مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾
وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا
يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ ع
نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهُ لَيَـُٔوسٌ كَفُورٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِينَ
صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ
يَقُولُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۗ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيرٌ ۗ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ فَأْتُوا
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ
اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوٓا أَنَّمَا

یاد رکھو،
۸ دنیا میں جتنے بھی جانور اور جاندار ہیں، سب کی ضرورت اللہ ہی پوری فرماتے ہیں وہی ان کے رہنے اور دفن ہونے کے مقامات کو جانتے ہیں۔ (ان کے متعلق) سب معلومات واضح طور پر تحریری صورت میں (اُن کے پاس) موجود ہیں۔ یاد رکھو، ۸ الٰہی (اللہ) نے آسمانوں و زمین کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا جبکہ ان کا عرش پانی پر تھا تاکہ آزمائیں کہ تم میں سے کون (یہاں) اچھے اچھے کام کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ (اسی سلسلے میں) ان کافروں سے بات کریں کہ تم (دنیاوی اعمال کا حساب دینے کے لئے) ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے، تو وہ فوراً کہہ اٹھتے ہیں "یہ تو پھر نری جادوگردی ہوگی۔" اور اگر ہم ان سے اپنی سزا چند روز کے لئے ٹال دیتے ہیں تو جھٹ مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: "(کیا ہوا؟) وہ کیوں رک گئی؟ (لاؤنا!)" سن لو! جس دن وہ آ گئی (وہ کسی طرح بھی) ان سے نہ ٹلے گی اور وہی سزا جس کا یہ مذاق اڑا رہے ہیں انہیں آ دبوچے گی۔

انسان کے لئے دنیا میں صحیح رویہ: صبروشکر عام انسان کی حالت عجیب ہے کہ اس کو ہم کوئی نعمت عطا کر کے (اس کے گناہوں کی بدولت) اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ ہم سے مایوس اور ہمارا ناشکرگزار ہو جاتا ہے اور تکلیف کے بعد اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو خوش ہو کر ڈینگیں مارنے لگتا ہے کہ اب میری ساری پریشانیاں ختم ہیں (حالانکہ اس کا یہ رویہ صحیح نہیں ہے) اس کے برعکس وہ لوگ (جو ہر حالت میں) صبرواستقامت سے کام لے کر نیک اعمال کرتے رہتے ہیں، ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) گناہوں کی معافی اور بہت بڑا اجرو انعام ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ شاید (ہماری طرف سے) اپنے پاس آنے والی بعض باتیں اس لئے (بیان کرنا) چھوڑ دیں گے کہ کافروں کے یہ کہنے پر آپ کا دل پریشان ہے کہ اسے خزانہ کیوں عطا نہیں ہوا یا (تصدیق کے لئے) اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں اترا؟ (پریشان نہ ہوں) آپ تو محض (لوگوں کو برے انجام سے) خبردار کرنے والے ہیں۔ ہر معاملے کے ذمہ دار تو اللہ تعالیٰ ہیں۔

قرآن سراسر علم الٰہی کیا یہ (کافر) کہہ رہے ہیں کہ قرآن اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے؟ کہو! اچھا یہ بات ہے تو تم بھی اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ (اس کام میں) اپنی مدد کے لئے اللہ کے علاوہ جس کو چاہو بلا لو۔ اگر وہ تمہیں اس کا (عملی) جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ یہ قرآن

أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ
فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى
الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ
قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَ
مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ
مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ
عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ
يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَاۗءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ وقف لازم
مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

اللہ ہی کا علم لے کر (اللہ کی طرف سے) نازل ہوا ہے، جن کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ کیا اب بھی اسے (اللہ کا کلام) مانتے ہو (یا نہیں)؟ یاد رکھو! جو لوگ دنیاوی زندگی اور اس کا ساز و سامان ہی چاہتے ہیں، ہم ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دنیا ہی میں چکا دیتے ہیں اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی روا نہیں رکھتے، مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لئے آگ کے سوا کچھ نہیں۔ (دنیا میں) جو (اچھے) کام بھی کئے ہیں وہ سب ضائع و برباد ہیں، بلکہ اُن کا سب کیا کرایا بیکار اور اکارت ہے۔

قرآن --- ساری دنیا کے لئے ہدایت نامہ (ذرا سوچو) بھلا وہ شخص جو (پہلے ہی سے) اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہے، پھر اسے پروردگار کی جانب سے ایک گواہ (حضرت محمدؐ) بھی مل گیا، جو وہی بات سنا رہا ہے اور یہی بات پہلے سے موسیٰؑ کی کتاب میں بھی موجود ہے، جو لوگوں کے لئے سراسر ہدایت اور رحمت تھی (کیا ایسا شخص قرآن کا انکار کر سکتا ہے؟) ایسے لوگ تو ضرور اُسے مانتے ہیں۔ یاد رکھو! سب مذاہب میں سے جو جو بھی اِس (قرآن) کا انکار کر رہے ہیں، ان سب کے لئے دوزخ کا وعدہ ہے اس لئے (اے مخاطب!) اِس قرآن کے بارے میں کبھی بھی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا۔ یقیناً یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق اور سچ ہے۔ لیکن پھر بھی بہت سے لوگ اِسے نہیں مان رہے۔

اللہ کے دین کے مخالفین --- ناکام و نامراد اللہ پر جھوٹ باندھنے والے شخص سے بڑا کوئی مجرم نہیں ایسے لوگ (جب قیامت کو) پروردگار کے سامنے پیش ہوں گے تو (وہاں موجود) گواہ گواہی دیں گے کہ یہی لوگ تھے جو اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا کرتے تھے۔ سن رکھو! ایسے مجرموں پر اللہ کی لعنت ہے جو (جھوٹ گھڑ گھڑ کر) لوگوں کو اللہ کے دین سے روک رہے ہیں اور اس میں عیب اور خامیاں تلاش کرتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ آخرت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ اللہ (کے دین) کو دنیا میں غالب آنے سے نہیں روک سکتے اور نہ ہی اللہ کے مقابلے میں ان کا کوئی حامی و مددگار ہے۔ انہیں دہری (Double) سزا ملے گی کیونکہ انہیں نہ (حق بات) سننا گوارا ہے، نہ دیکھنا گوارا ہے۔ یہی لوگ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں، جو جو باتیں انہوں نے گھڑ رکھی ہیں، سب ہوا ہونے والی ہیں۔ اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ آخرت میں یہی لوگ سب سے زیادہ

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا
اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ
مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ ع ٢
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ
الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا
كٰرِهُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى
اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْٓ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ
طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَاۗىِٕنُ
اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

نقصان اٹھائیں گے (ان کے برعکس) جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کر رہے ہیں اور اپنے پروردگار کے

نقصان اٹھائیں گے (ان کے برعکس) جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کر رہے ہیں اور اپنے پروردگار کے حضور عاجزی اختیار کئے ہوئے ہیں' یہ اہل جنت ہیں' جس میں ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔

اللہ کے دین کے مخالفین ---- اندھے بہرے ان دونوں (کافر و مومن) گروہوں کی مثال ایسے ہے جیسے ایک اندھا' بہرہ۔ دوسرا دیکھنے والا' سننے والا۔ کیا دونوں کی حالت برابر ہے؟ کیا تم لوگ سوچتے' سمجھتے نہیں؟ (اِس فرق کو سمجھانے کے لئے دنیا میں انبیاء آتے رہے اور اسی مقصد کے لئے)

حضرت نوحؑ

دعوت ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس بھیجا' (جنہوں نے فرمایا) میں تمہیں صاف صاف (برے انجام سے) خبردار کرتا ہوں۔ (اس سے بچنے کے لئے) ایسا کرو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی و اطاعت نہ کرو (ورنہ) مجھے تمہارے بارے میں دردناک سزا کا خوف ہے۔''

قوم کا اعتراض ان کی قوم کے کافر سردار کہنے لگے (''آپ کیسے اللہ کا پیغمبر بن گئے؟) ہماری نظر میں تو آپ ہمارے جیسے ہی انسان ہیں اور آپؑ کی پیروی بھی ہم میں سے نچلے طبقہ کے لوگ ہی بلا سوچے سمجھے کر رہے ہیں۔ ہمیں تو آپ میں کوئی برتری نظر نہیں آ رہی بلکہ ہمارے خیال میں تو آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔''

نوحؑ کا جواب نوحؑ نے فرمایا: ''بھائیو! ذرا سوچو تو سہی اگر میں (پہلے ہی) اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر تھا۔ پھر انہوں نے مجھے اپنی مہربانی سے نبوت سے بھی نواز دیا جس کا تمہیں پتہ نہ چل سکا اب اگر تم اسے نہیں مانتے تو میں اِسے زبردستی تمہارے سر کیسے تھوپ سکتا ہوں؟ بھائیو! یاد رکھو' میں (سمجھانے پر) تم لوگوں سے کوئی روپیہ پیسہ نہیں مانگ رہا (کہ تم اسے چٹی سمجھ رہے ہو) مجھے اجر مزدوری تو اللہ عطا فرمائیں گے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میں ایمان لانے والے (غریب) لوگوں کو کبھی اپنے سے دور نہیں ہٹاؤں گا' کیونکہ ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہے' مگر میں یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت سے کام لے رہے ہو۔ بھائیو! اگر میں انہیں (بے قصور اپنی مجلس سے) نکال بھی دوں تو اللہ کی پکڑ سے مجھے کون بچائے گا؟ تم کیوں کچھ سوچتے سمجھتے نہیں؟ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں' نہ ہی میں پوشیدہ باتیں جاننے کا دعویدار ہوں نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں نوری مخلوق ہوں اور نہ ہی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم حقیر اور گھٹیا سمجھ رہے ہو' انہیں اللہ کسی نعمت و انعام سے نہیں نوازیں گے کیونکہ ان کے دلوں کی حالت اللہ ہی جانتے ہیں

اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٣٢﴾
قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿٣٣﴾ وَ
لَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ
یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٤﴾ ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا
تُجْرِمُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع وَاُوْحِیَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ
اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ ۚۖ وَاصْنَعِ
الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ
وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ
اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ
اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا

اگر میں ایسی باتیں کروں تو یقیناً مجرموں میں شامل ہو جاؤں۔''

قوم کا چیلنج مخالفین کہنے لگے: ''نوح! آپ نے ہم سے بحث وتکرار کرلیا اور خوب کرلیا۔ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو جس (عذاب) کے آپ ہم سے وعدے کرتے ہیں وہ (عذاب) لے آئیں۔'' نوح نے فرمایا ''وہ چاہیں گے' تو اللہ ہی لائیں گے' (اگر آیا) تو اس سے بچ نہیں سکو گے۔ اگر اللہ ہی تمہیں گمراہ رکھنا چاہتے ہیں' تو میرے سمجھانے کا تمہیں کوئی فائیدہ نہیں' اگرچہ میں تمہیں سمجھاتا بھی رہوں' کیونکہ وہی تمہارے پروردگار ہیں' اور انہی کے پاس تم نے آخر کار (مرنے کے بعد) واپس جانا ہے۔''

کفار مکہ کا اعتراض (اے پیغمبر! نوحؑ کا واقعہ سنتے سنتے کفار) کیا یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ (واقعہ) اس نے خود گھڑ لیا ہے؟ آپ انہیں بتائیں' اگر میں نے (خود) گھڑ لیا ہے تو میرا گناہ میرے سر ہے اور (اللہ کی نافرمانی کا) جو جرم تم کر رہے ہو' اس سے میں بری الذمہ ہوں۔

نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم نوحؑ کو بتا دیا گیا کہ آپ کی قوم میں سے جو ایمان لا چکے ہیں' (بس لا چکے) اب کوئی اور ایمان نہیں لائیگا اس لئے ان (ایمان نہ لانے والوں) کی بدکرداری پر آپ غم زدہ نہ ہوں بلکہ ہماری ہدایات کے مطابق ہماری نگرانی میں کشتی تیار کریں' اب ان مجرموں کے بارے میں مجھ سے کوئی سفارش بھی نہ کریں۔ یہ (سب کے سب اب) لازماً غرق ہوں گے۔

نوحؑ کا مذاق اڑانا جب نوح کشتی بنا رہے تھے اُس وقت ان کی قوم کے سرداروں میں سے جو بھی ان کے پاس سے گزرتا ان کا مذاق اڑاتا (کہ بابا جی خشکی پر کشتی چلائیں گے) نوحؑ فرماتے: اب اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو (تو اڑاؤ) اسی طرح ہم بھی تمہارا (کسی وقت) مذاق اڑائیں گے۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ذلیل کر دینے والا عذاب آتا ہے اور (پھر) وہ دائمی عذاب کا بھی شکار ہوتا ہے۔''

کافروں کا سیلاب میں ڈوبنا پھر جب ہمارے عذاب کا حکم آ پہنچا تو تنور (سے پانی) ابلنے لگا۔ ہم نے نوحؑ کو حکم دیا: سب جانوروں کا ایک ایک جوڑا' اپنے گھر والوں سوائے (بیوی اور بیٹے کے) جن کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے اور ایمان لانے والوں کو کشتی میں سوار کرلو' تھوڑے ہی (تقریباً ۸۰) لوگ ان پر ایمان لائے تھے۔ نوحؑ نے (ساتھی مسلمانوں سے) فرمایا: ''کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ یہ اللہ ہی کے حکم سے چلے گی اور ٹھہرے گی۔''

إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف
وَنَادٰى نُوْحُ ۣابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ
مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ
وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ
ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ
نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ
الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ
اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْۤ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اُمَمٍ
مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَاۤ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

یقیناً میرے آقا بہت ہی معاف فرمانے والے' مہربان ہیں (کہ ہمیں سیلاب سے بچا کر لے جا رہے ہیں) اس طرح وہ کشتی پہاڑ کی طرح (بلند) موجوں میں سے ان (مومن سواروں) کو لئے جا رہی تھی کہ نوح ؑ نے اپنے بیٹے (کنعان) کو جو دور... فاصلے پر کھڑا تھا آواز دے کر کہا: "بیٹے (آ) ہمارے ساتھ (کشتی پر) سوار ہو جا' کافروں کا ساتھ نہ دے۔" وہ بولا: "میں ابھی کسی پہاڑ پر چڑھ جاتا ہوں' وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔" نوح ؑ نے فرمایا: "آج اللہ کے عذاب سے کوئی چیز بچانے والی نہیں' صرف وہ بچے گا' جس پر وہ خود مہربانی فرمائیں گے۔" اتنے میں دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا۔ اس کے بعد (ہماری طرف سے) حکم ہوا: اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! (پانی برسانے سے) رک جا۔ پھر (آہستہ آہستہ) پانی خشک ہو گیا۔ اس طرح (کافروں کا) کام تمام کر دیا گیا کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ فرما دیا گیا: "کافر و مشرک لوگ اللہ کے رحمت سے دور ہوئے۔"

بیٹے کی غلط سفارش پر نوح ؑ کو سرزنش بعد ازاں نوح ؑ نے پروردگار سے التجا کی: "آقا! میرا بیٹا (کنعان) بھی میرے گھر والوں میں شامل تھا اور آپ نے (میرے گھر والوں کو عذاب سے بچانے کا) جو وعدہ فرمایا تھا' وہ سچا ہے اب آپ ہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے ہیں۔" اللہ نے فرمایا: "نوح ؑ! (آپ کا بیٹا) آپ کے گھر والوں میں شامل نہیں تھا کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں تھے' اس لئے آپ کبھی بھی ایسی چیز کا سوال نہ کریں جس کی حقیقت آپ کو معلوم نہیں۔ میں آپ کو سمجھا دوں کہ (ایسا کر کے) بے وقوف نہ بنیں۔" نوح ؑ نے عرض کیا: "پروردگار! واقعی آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں ایسی چیز آپ سے طلب کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں اگر آپ مجھ پر مہربانی فرماتے ہوئے مجھے معاف نہیں فرمائیں گے تو میں (ہمیشہ کے لئے) تباہ و برباد ہو جاؤں گا۔"

اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام ہی اچھا ہے چنانچہ حکم ہوا: "اے نوح ؑ! اب (کشتی سے) اتر جائیں۔ ہماری طرف سے آپ پر اور ان لوگوں پر جو آپ کے ساتھ ہیں سلامتی اور برکتیں ہیں۔ پھر ان (کی نسل) سے کچھ اور لوگ پیدا ہوں گے جنہیں ہم (چند روزہ) ساز و سامان زندگی عطا فرمائیں گے' پھر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہیں ہماری طرف سے (آخرت میں) دردناک عذاب پہنچے گا۔ (اے پیغمبر!) یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ انہیں جانتے تھے' نہ ہی آپ کی قوم انہیں جانتی تھی۔ بہر حال آپ ؐ (کفار کی تکالیف و مصائب پر) صبر و استقامت سے کام لیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام ہی اچھا ہے۔

حضرت ھود ؑ

دعوت (نوح ؑ کے بعد) ہم نے عاد (قوم) کے پاس ان کے بھائی ھود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا

هُوۡدًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ
اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا ؕ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی
الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ
تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّ یَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی
قُوَّتِکُمۡ وَ لَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا یٰہُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَیِّنَۃٍ وَّ مَا
نَحۡنُ بِتَارِکِیۡۤ اٰلِہَتِنَا عَنۡ قَوۡلِکَ وَ مَا نَحۡنُ لَکَ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾
اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰىکَ بَعۡضُ اٰلِہَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اُشۡہِدُ
اللّٰہَ وَ اشۡہَدُوۡۤا اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۵۴﴾ مِنۡ دُوۡنِہٖ فَکِیۡدُوۡنِیۡ
جَمِیۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَ رَبِّکُمۡ ؕ
مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ اِلَّا ہُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۶﴾
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖۤ اِلَیۡکُمۡ ؕ وَ یَسۡتَخۡلِفُ رَبِّیۡ
قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ۚ وَ لَا تَضُرُّوۡنَہٗ شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
حَفِیۡظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا ہُوۡدًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ
بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیۡنٰہُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلۡکَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوۡا
بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ عَصَوۡا رُسُلَہٗ وَ اتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۵۹﴾
وَ اُتۡبِعُوۡا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا لَعۡنَۃً وَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

جنہوں نے انہیں سمجھایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرو۔ ان کے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ تم لوگ (اوروں کو ان کا شریک کر کے) صاف جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ بھائیو! میں اس (سمجھانے) کے بدلے میں تم سے کوئی اجرت مزدوری نہیں مانگتا' میری مزدوری تو اس ذات پر ہے' جس نے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر کیا تم (اتنی صاف بات بھی) نہیں سمجھتے؟ اس لئے بھائیو! اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے) گناہوں کی معافی مانگ لو' آئندہ ان کے حضور جھکے' دبے رہو تو وہ تم پر موسلادھار بارشیں برسائیں گے' تمہیں قوت پر قوت عطا کریں گے۔ (دیکھو) مجرم بن کر (اُن سے) منہ نہ پھیرو۔''

قوم کا انکار وہ کہنے لگے: اے ھود! آپ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے (جس سے ہم آپ کو سچا سمجھیں) اس لئے ہم آپ کے کہنے سے اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہی آپ کو (اللہ کا رسول) مانیں گے۔ ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔''

عذاب کی دھمکی ھودؑ نے فرمایا: میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں' آپ لوگ بھی گواہ رہیں کہ تم جن جن کو (اللہ کا) شریک سمجھ رہے ہو' میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اللہ کے علاوہ سب مل کر (مجھے نقصان پہنچانے کے لئے) میرے خلاف جو تدبیر چاہو' کر لو' پھر مجھے کوئی مہلت بھی نہ دو (دیکھ لو میرا کیا بگاڑ سکتے ہو) کیونکہ میرا بھروسہ اللہ پر ہے' جو میرے بھی پروردگار ہیں اور تمہارے بھی۔ دنیا میں کوئی جاندار چیز ایسی نہیں جو ان کے قبضہ و کنٹرول سے باہر ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے پروردگار تو سیدھی راہ پر (چلنے سے ہی ملتے) ہیں۔ پھر بھی اگر ان باتوں سے منہ پھیرتے ہو تو میں نے تمہیں وہ احکام پہنچا دیئے جنہیں دے کر مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا۔ اب (اگر نہیں مانتے) تو پروردگار (تمہیں تباہ کر کے) تمہاری جگہ کسی اور قوم کو آباد فرما دیں گے' تم ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرے پروردگار تو ہر چیز پر نگہبان ہیں۔

قوم کا برا انجام پھر جس وقت ہمارا عذاب آیا تو ہم نے ھودؑ اور ان کے ساتھی مسلمانوں کو اپنی مہربانی سے الگ فرما کر (تیز آندھی کے) سخت عذاب سے بچا لیا۔ یہ تھے قوم عاد کے لوگ جو اپنے (مہربان) پروردگار کی باتوں کا تو انکار اور ان کے پیغمبروں کی نافرمانی کرتے رہے لیکن ان کے دشمنوں اور باغیوں کی ہر بات پر عمل پیرا رہے۔ اس لئے دنیا میں بھی ان پر لعنت پڑی اور قیامت کے دن بھی (لعنت ہی میں گرفتار رہیں گے)

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ٦٠ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ
اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ٦١ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ
هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ
اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ٦٢ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ
فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ٦٣ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابٌ قَرِيْبٌ ٦٤ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ٦٥ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ٦٦ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا
فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ٦٧ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ٦٨ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ

سن لو! قوم عاد کے لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہوئے سن لو! ھودؑ کی قوم عاد (اللہ کی رحمت سے) دور پھینک دیئے گئے۔

حضرت صالحؑ

دعوت پھر ہم نے (قوم) ثمود کے پاس صالحؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ جنہوں نے انہیں سمجھایا: بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرو' ان کے علاوہ تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ انہی نے تمہیں دنیا میں پیدا فرما کر یہاں آباد فرمایا ہے۔ اس لئے ان سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگ لو' پھر انہی کے ہو رہو۔''

یقیناً میرے پروردگار (اپنے بندوں کی) دعائیں بہت جلد قبول فرماتے ہیں۔

قوم کا انکار وہ کہنے لگے: ''اے صالح! آپ تو اس سے پہلے ہمارے درمیان ایسے (اچھے) شخص تھے جن سے ہماری بڑی امیدیں وابستہ تھیں (کہ آپ ہمارا ساتھ دیں گے) کیا آپ ہی اب ہمیں ان (معبودوں) کی اطاعت و بندگی سے منع کر رہے ہیں جن کی ہمارے باپ دادا (اطاعت و) بندگی کرتے آئے ہیں؟ بہر حال آپ ہمیں جس (دین) کی دعوت دے رہے ہیں' اس میں ہمیں شک ہے' ہمارا دل اُسے قبول نہیں کرتا۔

دلائل سے سمجھانے کی کوشش صالحؑ نے فرمایا: ''بھائیو! کیا آپ سوچتے نہیں کہ میں پہلے ہی اپنے پروردگار کی مہربانی سے ہدایت پر تھا' پھر انہوں نے مجھے نبوت بھی عطا فرما دی' اب اگر میں ان کی نافرمانی کروں تو کون مجھے ان کی پکڑ سے بچائے گا؟ تم لوگ تو (فائیدہ کی بجائے) الٹا میرا نقصان کر رہے ہو۔ بھائیو! (تم نے میرے اللہ کا پیغمبر ہونے کی نشانی مانگی ہے) یہ اللہ کی اونٹنی (میرے رسول ہونے کی) نشانی ہے۔ اس لئے اِسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں (جہاں چاہے) چرتی پھرے' اِسے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تم پر فوری عذاب آ جائے گا۔

قوم کا برا انجام مگر انہوں نے (سمجھانے کے باوجود ضد اور تکبر میں آ کر) اسے ہلاک کر ڈالا' تو صالح نے انہیں خبردار کر دیا کہ اب تین روز تک اپنے گھروں میں مزے کر لو (پھر عذاب آ جائے گا) یہ اللہ کا وعدہ ہے جو قطعاً جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پھر جب عذاب آیا تو ہم نے اپنی مہربانی سے صالح اور ان کے ساتھی مسلمانوں کو اُس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ یقیناً آپ کے پروردگار ہی اصل میں طاقتور اور سب پر غالب ہیں' جن لوگوں نے کفر و شرک کیا تھا' انہیں زور دار دھماکے نے ایسا پکڑا کہ وہ اپنے گھروں میں اوندھے (مردہ) پڑے رہ گئے۔ (ان کی ہلاکت کے بعد ایسے معلوم ہوتا تھا) گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سن لو! ثمود نے اپنے پروردگار کی باتیں نہیں مانیں۔ سن لو' ثمود (پروردگار کی رحمت سے) دور پھینک دیئے گئے!

ابراہیمؑ کو بڑھاپے میں اولاد کی خوش خبری یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس (اولاد کی) خوش خبری لے کر پہنچے' تو انہوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا' انہوں نے بھی (جواب میں) انہیں سلام کیا۔ پھر وہ جلد ہی (ان کی مہمانی کے لئے) بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ
مِنْهُمْ خِيْفَةً ۚ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ
قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾
قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ
بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ
عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ
لُوْطٍ ۭ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ
عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ
بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ
بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ
قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

لیکن جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے' تو وہ انہیں اجنبی سمجھ کر دل میں خوف محسوس کرنے لگے۔ یہ (دیکھ کر) فرشتے بولے: ''گھبرایئے نہیں ہم اصل میں لوط کی قوم (کی ہلاکت) کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس وقت ابراہیم کی بیوی (سارہ) جو پاس ہی کھڑی تھی' ہنس پڑی۔ ہم نے اُسے پہلے اسحٰق (بیٹے) اور اسحٰق کے بعد یعقوب (پوتے کے پیدا ہونے) کی خوش خبری سنائی۔ وہ بولی: اے ہائے! کیا میں بچہ جنوں گی' جبکہ میں بڑھیا (بانجھ) اور یہ میرے خاوند بھی بوڑھے؟ یقیناً یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے!'' فرشتے کہنے لگے: کیا آپ اللہ کی قدرت پر تعجب کر رہی ہیں' اِس گھر کے لوگوں پر تو ان کی بڑی رحمتیں اور برکتیں ہیں یقیناً وہ بہت ہی قابل تعریف اور بڑی ہی شان والے ہیں (جو چاہیں' کر دیں)۔ پھر جب ابراہیم کی پریشانی وگھبراہٹ دور ہوگئی اور (اولاد کی) خوش خبری سے دل باغ باغ ہوگیا تو وہ ہم سے قوم لوط کے بارے میں تکرار کرنے لگے (کہ انہیں ہلاک نہ کیا جائے) یہ حقیقت ہے کہ ابراہیمؑ انتہائی متحمل مزاج' نرم دل اور (ہر معاملے میں ہماری طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ فرشتوں نے انہیں بتایا: ابراہیمؑ! اِس تکرار کو چھوڑیں' اب تو آپ کے پروردگار کا حکم آ چکا' انہیں سزا مل کر رہے گی' جو کسی طرح بھی ٹل نہیں سکتی۔''

قوم لوط کی بدکرداری اور برا انجام پھر ہمارے فرشتے (خوبصورت لڑکوں کی شکل میں) لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے گھبرائے اور پریشان ہوگئے۔ فرمانے لگے: ''آج بڑی مصیبت کا دن ہے۔'' اتنے میں ان کی قوم کے لوگ جو پہلے ہی سے لونڈے بازی کے عادی تھے دوڑے دوڑے ان کے پاس آدھمکے (اورلڑکوں کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تو مہمانوں کی عزت بچانے کے لئے) لوط نے فرمایا: بھائیو! یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں (ان سے نکاح کر لو) یہ تمہارے لئے (ہر لحاظ سے) پاکیزہ و جائز ہیں۔ اِس طرح اللہ کی نافرمانی سے بچ جاؤ اور مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی شریف آدمی نہیں (جو میری بات مان لے)؟'' وہ بولے: ''آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور یہ بھی آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اصل میں کیا چاہتے ہیں۔'' لوطؑ نے (بے بسی سے) فرمایا: ''کاش! مجھ میں (تمہارے مقابلے کی) طاقت ہوتی یا مجھے کسی طاقتور قبیلے کی حمایت حاصل ہوتی! (تو آج میں تم لوگوں سے نپٹ لیتا) اس پر مہمان کہنے لگے: ''لوط! (پریشان نہ ہوں) ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ

الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ٨١ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ٨٢ مُّسَوَّمَةً

عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ٨٣ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ

شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ٨٤ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ٨٥

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

بِحَفِيْظٍ ٨٦ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ

الرَّشِيْدُ ٨٧ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ

اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ

اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ٨٨ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

ع ٨ الربع

یہ لوگ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اب آپ ایسا کریں کہ کچھ رات گزرنے پر اپنے گھر والوں کو لے کر یہاں سے نکل جائیں مگر کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، لیکن اپنی بیوی کو ساتھ نہ لے جائیں کیونکہ اس کا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو دوسرے مجرموں کا ہوگا۔ ان (کی ہلاکت) کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے۔۔۔ صبح ہونے میں اب کون سی دیر ہے؟ پھر جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے اس بستی کو الٹ کر اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر یلے پتھروں کی بارش برسائی جو آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نشان زدہ تھے۔ یہ علاقہ اِن (مکہ والے) ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں۔

حضرت شعیبؑ

دعوت مدین (علاقے) کی طرف بھی ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا، جنہوں نے فرمایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرو، اُن کے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں اور (یہ کہ) ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں تمہیں خوش حال دیکھ رہا ہوں (اس لئے تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت؟ لیکن اگر اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو) مجھے تم پر ایسے عذاب کا خطرہ ہے جو کسی کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اِس لئے بھائیو! ٹھیک ٹھیک انصاف سے پورا پورا ناپا اور تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (ان کے حق سے) کم نہ دیا کرو۔ (ڈنڈی مار کر) دنیا میں فساد و بگاڑ پیدا نہ کرو۔ اگر میری مانو تو (جائز ذرائع سے) اللہ کی دی ہوئی بچت اور منافع ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ ویسے میں تم پر کوئی نگران مقرر نہیں (کہ ہر وقت تمہیں Check کرتا پھروں)۔''

قوم کا انکار وہ کہنے لگے: ''اے شعیبؑ! کیا تمہاری نمازیں تمہیں یہ سکھاتی ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنے مالوں میں اپنی مرضی سے تصرف نہ کریں؟ آپ بھی اچھے شریف اور سمجھ دار انسان ہیں! (کیسی باتیں کر رہے ہیں؟)

شعیبؑ کا جواب شعیبؑ نے فرمایا: ''بھائیو! ذرا سوچو تو سہی! اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے واضح ہدایت پر ہوں اور انہوں نے مجھے پاکیزہ و حلال ضروریات زندگی بھی عطا فرما رکھی ہیں (تو میں کیسے گمراہی اور حرام خوری میں تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں) میں ہرگز نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کروں اور خود ہی ان کا ارتکاب کروں۔ جہاں تک ہو سکے میں تو اصلاح ہی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے۔ میرا بھروسہ انہی پر ہے اور ہر معاملے میں انہی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ بھائیو! (سنبھل، سنور جاؤ)

شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ
كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾
وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ
یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ
رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ
مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ
ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰی ع
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ
الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا

میری مخالفت کی وجہ سے کہیں تم پر بھی ایسا ہی عذاب نہ آ جائے جو نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ کی قوموں پر آیا تھا۔ قومِ لوط (کی تباہی کا زمانہ و علاقہ) تو تم سے کوئی دور بھی نہیں۔ اس لئے اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو اور (آئندہ کے لئے) توبہ تائب ہو جاؤ۔ یقین جانو کہ میرے پروردگار تو بہت ہی مہربان اور (اپنی مخلوق سے) بے حد محبت فرمانے والے ہیں۔''

قوم کا انکار انہوں نے کہا: ''اے شعیبؑ! آپ کی زیادہ تر باتیں ہماری سمجھ سے باہر ہیں (اس لئے انہیں کیسے مانیں؟) ویسے بھی ہمارے نزدیک ہمارے مقابلے میں آپ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر آپ کی برادری نہ ہوتی تو ہم کبھی کا آپ کا کام تمام کر چکے ہوتے۔ آپ کوئی ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہیں۔''

شعیبؑ کا جواب شعیبؑ نے فرمایا: ''بھائیو! اچھا' اللہ کے مقابلے میں تمہیں میری برادری کا زیادہ لحاظ ہے! (اللہ تعالیٰ تو تمہارے لئے کچھ نہ ہوئے) جنہیں تم نے نظر انداز کر رکھا ہے۔ یاد رکھو! تمہاری سب حرکتیں میرے پروردگار کے علم میں ہیں۔ بہر حال' بھائیو! تم اپنی جگہ جو کر رہے ہو' کرتے رہو۔ میں اپنی جگہ جو کر رہا ہوں کرتا رہوں گا۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ذلیل کر دینے والا عذاب کس پر آتا ہے اور کون ہم میں سے جھوٹا ہے؟ چلو انتظار کرو' میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔''

قوم کا برا انجام آخر کار جب ہمارا عذاب آیا تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیب اور ان کے ساتھی مسلمانوں کو بچا لیا اور مجرموں کو زور دار چنگھاڑ نے ایسا پکڑا کہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (وہ ایسے مرمٹ گئے) جیسے وہ وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ دیکھ لو! مدین والے بھی (اللہ کی رحمت سے) اسی طرح دور پھینک دیئے گئے' جس طرح ثمود دور پھینکے گئے تھے۔

حضرت موسیٰؑ

فرعونیوں کا حشر پھر ہم نے موسیٰؑ کو کئی نشانیوں اور واضح دلیل (نبوت) کے ساتھ فرعون اور اس کے حکام کے پاس بھیجا' مگر وہ فرعون ہی کے احکام کی پیروی کرتے رہے' حالانکہ فرعون کے احکام ہدایت اور راستی پر مبنی نہ تھے' اسی لئے قیامت کے دن وہ اپنی قوم کو اپنی قیادت میں جہنم میں لے جائیگا۔۔۔ بہت ہی بری جگہ ہے جہاں یہ پہنچیں گے! ان لوگوں پر اس دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی لعنت پڑے گی (یہ) بہت ہی برا بدلہ ہے جو انہیں ملے گا۔

اللہ کے نافرمانوں کو کوئی سزا سے نہیں بچا سکتا یہ چند بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں' ان میں سے

قَآئِمٌ وَّحَصِيۡدٌ ﴿١٠٠﴾ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَمَاۤ
اَغۡنَتۡ عَنۡهُمۡ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِىۡ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ
شَىۡءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمۡرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوۡهُمۡ غَيۡرَ تَتۡبِيۡبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ
اَخۡذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الۡقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخۡذَهٗۤ اَلِيۡمٌ
شَدِيۡدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنۡ خَافَ عَذَابَ الۡاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ
يَوۡمٌ مَّجۡمُوۡعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوۡمٌ مَّشۡهُوۡدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا
لِاَجَلٍ مَّعۡدُوۡدٍ ﴿١٠٤﴾ يَوۡمَ يَاۡتِ لَا تَكَلَّمُ نَفۡسٌ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ
شَقِىٌّ وَّسَعِيۡدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ شَقُوۡا فَفِى النَّارِ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ
وَّشَهِيۡقٌ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ سُعِدُوۡا
فَفِى الۡجَـنَّةِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا
مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوۡذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّمَّا يَعۡبُدُ
هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ وَاِنَّا
لَمُوَفُّوۡهُمۡ نَصِيۡبَهُمۡ غَيۡرَ مَنۡقُوۡصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ ع ٩
فَاخۡتُلِفَ فِيۡهِ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ
وَاِنَّهُمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمۡ رَبُّكَ

کچھ موجود ہیں' کچھ مٹ گئیں۔ ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا' بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔ پھر جب آپ کے پروردگار کی طرف سے عذاب آیا تو ان کے وہ معبود جن سے وہ اللہ کے علاوہ مرادیں مانگا کرتے تھے' ان کے کسی کام نہ آسکے' بلکہ انہوں نے ان کی تباہی میں مزید اضافہ کیا۔ یاد رکھو! اس طرح جب آپ کے پروردگار ظالم بستیوں کو پکڑتے ہیں تو ان کی پکڑ بڑی سخت اور تکلیف دہ ہوتی ہے۔

دنیاوی اعمال کا نتیجہ دراصل ان واقعات میں آخرت کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے درسِ عبرت ہے (کیونکہ انہیں یقین ہے کہ) اُس روز سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور اس روز جو کچھ ہوگا سب کے سامنے ہوگا۔ ہم اس کے لانے میں کوئی دیر بھی نہیں کر رہے صرف تھوڑی سی مدت باقی ہے۔ جب وہ دن آجائے گا تو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی بول بھی نہ سکے گا نتیجتاً ان میں کئی بدنصیب اور کوئی خوش نصیب ہوں گے۔

بدنصیب جو بدنصیب ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے' جہاں وہ چیخیں اور چلائیں گے۔ (آخرت کے) آسمانوں و زمین قائم رہنے تک وہ ہمیشہ اِسی (دوزخ) میں رہیں گے۔ ہاں اگر آپ کے پروردگار (کافروں اور مشرکوں کے علاوہ کسی کو نکالنا) چاہیں تو ان کی مرضی' کیونکہ وہ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

خوش نصیب اِسی طرح جو خوش نصیب ہیں' وہ جنت میں جائیں گے۔ (آخرت کے) آسمانوں و زمین موجود رہنے تک وہ ہمیشہ اِسی (جنت) میں رہیں گے۔ ہاں اگر آپ کے پروردگار (کافروں اور مشرکوں کے علاوہ کسی مجرم کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لانا) چاہیں تو ان کی مرضی' کیونکہ ان کی بخشش و مہربانی کی کوئی حد اور انتہا نہیں۔

اللہ کے علاوہ دوسروں کی اطاعت و بندگی کرنے والے سزا سے نہیں بچ سکتے (اے پیغمبرؐ! اللہ کے علاوہ) یہ لوگ جن جن کی اطاعت و بندگی کر رہے ہیں آپ اِس بارے میں ہرگز کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوں (کہ شاید ٹھیک ہی ہوں) یہ دراصل ان کی ایسے ہی (بلا دلیل' بغیر سوچے سمجھے) بندگی و اطاعت کر رہے ہیں جیسے ان سے پہلے ان کے باپ دادا کرتے رہے ہیں' مگر ہم (قیامت کے دن) ضرور ان کے حصے کی سزا کوئی کمی کیے بغیر انہیں دیں گے۔

اختلافات کا عملی فیصلہ: قیامت کے دن (جس طرح یہ (کفارِ عرب) شک و شبہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے قرآن کے منکر ہیں) اِسی طرح جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تھی تو اس کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا تھا (کسی نے اُسے مانا تھا' کسی نے اس کا انکار کیا تھا) اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی یہ بات طے نہ ہوگئی ہوتی (کہ اختلافات کا فیصلہ قیامت کو ہوگا) تو ان (ماننے والوں اور نہ ماننے والوں) کے درمیان یقیناً کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ بہرحال آپ کے پروردگار سب لوگوں کو اُن کے اعمال کا بدلہ لازماً دے کر رہیں گے۔

أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ
اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾
وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ
مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ
بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ
وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَ
مَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا
عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلَّهِ

کیونکہ وہ ان کی سب کرتوتوں سے واقف ہیں۔ اس لئے (اے پیغمبرؐ!) آپ کو جو جو حکم دیا جا رہا ہے آپ خود بھی اور آپؐ کے فرمانبردار بھی اس پر ڈٹے رہیں اور کبھی بھی حدود شریعت سے تجاوز نہ کریں کیونکہ اللہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔ کبھی بھی کافروں، مشرکوں کی طرف مائل نہ ہوں، ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اس حالت میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی (ایسا) یار و مددگار نہیں ملے گا (جو تمہیں اس سے بچا سکے) نہ ہی تمہیں کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔

عذاب سے بچنے کے لئے خود اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور دوسروں کو نافرمانی سے روکنا ضروری ہے

نیز آپ دن کے دونوں سروں کے اوقات میں اور کچھ رات گئے نماز کی پابندی کیجئے۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکیاں برائیاں کو مٹا دیتی ہیں۔ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے یہ (بہت بڑی) نصیحت ہے۔ ہر حال میں (نیکیوں پر) ڈٹے رہیے یقین رکھئے کہ اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں کا اجروثواب کبھی ضائع نہیں فرماتے۔ تم لوگوں سے پہلے جو قومیں گزر چکی ہیں ان میں سے نیک کردار لوگ کیوں موجود نہ رہے جو دوسروں کو دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے روکتے؟ ایسے لوگ اگر تھے بھی تو وہ (تعداد میں) بہت تھوڑے تھے اور یہ بھی وہ لوگ تھے جنہیں ہم نے عذاب کا شکار ہونے والی قوموں میں سے بچا لیا تھا۔ باقی اللہ کے نافرمان لوگ تو اس عیش وعشرت ہی میں پڑے رہے جو انہیں میسر تھی۔ اس طرح وہ اپنی بدکرداریوں کے باعث مجرم بن (کر اللہ کے غضب کا شکار ہو) گئے۔ ورنہ آپ کے پروردگار ایسے نہیں ہیں کہ بستیوں کو ظلم و زیادتی سے تباہ کر دیں جب کہ وہاں کے لوگ (دوسروں کی) اصلاح کر رہے ہوں۔ ویسے اگر آپ کے پروردگار (زبردستی) چاہتے تو سب لوگوں کو ایک ہی دین (اسلام) پر جمع فرما دیتے لیکن (چونکہ انہوں نے اختیار وعمل کی آزادی دے رکھی ہے اس لئے) لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے رہیں گے۔ ہاں جن پر آپ کے پروردگار کی رحمت ہے وہ اس اختلاف سے بچ جائیں گے کیونکہ اِسی کے لئے انہیں پیدا فرمایا ہے۔ اس طرح (دراصل) آپ کے پروردگار کی وہ بات سچی ثابت ہو کر رہے گی (جو انہوں نے فرمائی تھی) کہ میں نے جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھرنا ہے۔

پیغمبروں کے واقعات بیان کرنے کے مقاصد (اے پیغمبر!) ہم پیغمبروں کے جتنے واقعات بھی آپ کو سنا رہے ہیں ان کے ذریعے (درحقیقت) ہم آپ کے دل کو (حق پر) مضبوط کر رہے ہیں۔ نیز ان کے ذریعے آپ تک حق بات پہنچ رہی ہے۔ مزید یہ کہ مسلمانوں کے لئے یہ (واقعات) نصیحت اور (حق کی) یاد دہانی کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے نہ ماننے والے لوگوں سے آپ کہہ دیں کہ تم اپنی جگہ (جو کر رہے ہو) کرتے رہو، ہم (اپنی جگہ جو کر رہے ہیں) کرتے رہیں گے نیز تم بھی (نتیجے کا) انتظار کرو، ہم بھی اس کے منتظر ہیں۔

غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾
اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ
رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا
عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾
لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا
لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۚۖ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ
وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ

ہمیشہ اللہ کی اطاعت و بندگی یاد رکھو! آسمانوں و زمین کی سب خفیہ باتوں کو اللہ ہی جانتے ہیں اور سارے معاملات بھی (فیصلے کے لئے) انہی کے پاس جاتے ہیں۔ اس لئے (ہر وقت یہ سمجھتے ہوئے کہ) آپ کے پروردگار آپ لوگوں کے اعمال و کردار سے پوری طرح خبردار ہیں (ہمیشہ) انہی کی اطاعت و بندگی کرتے رہیے اور انہی پر بھروسہ رکھئے۔

باب ۱۲: مکی — یوسف ؑ — آیات: ۱۱۱ رکوع: ۱۲

اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں' جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

بہترین قصہ الف' لام' را۔ یہ اُس واضح کتاب قرآن کریم کی باتیں ہیں جسے ہم نے عربی زبان میں نازل فرمایا ہے تا کہ (سب سے پہلے) تم (عرب) لوگ اِسے اچھی طرح سمجھ سکو۔ (اے پیغمبرؐ!) یہ قرآن آپ پر نازل فرما کر (اس میں) ہم آپ کو ایک ایسا بہترین قصہ سنا رہے ہیں جس سے پہلے آپ بالکل واقف نہیں تھے۔

یوسفؑ کا خواب یہ اس وقت کی بات ہے جب یوسفؑ نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے عرض کیا: ''ابا جان! میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے' سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔'' یعقوبؑ نے فرمایا: ''میرے بیٹے! اپنا یہ خواب بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ وہ آپ کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش کریں گے کیونکہ شیطان انسانوں کا واضح دشمن ہے (وہ انہیں ایک دوسرے کے خلاف اکساتا رہتا ہے)' البتہ (خواب کی تعبیر) اس طرح ہے کہ آپ کے پروردگار آپ کو (اپنے دین کے لئے بطور نبی) نامزد فرمائیں گے۔ خوابوں کی تعبیر اور معاملہ فہمی سکھا کر آپ کو اور یعقوب کے گھرانے کو اسی طرح دین کی نعمت سے نوازیں گے جس طرح انہوں نے اس سے پہلے آپ کے بزرگوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو نوازا تھا۔ یقیناً آپ کے پروردگار سب کچھ جاننے والے اور اپنے کاموں میں بڑی ہی حکمت و مصلحت رکھنے والے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں سوال (بنی اسرائیل شام سے مصر کیسے پہنچ گئے؟) کرنے والوں کے لئے بے شمار عبرت کے پہلو ہیں۔

یوسفؑ کے خلاف بھائیوں کی سازش (قصہ اِس طرح ہے) جب یوسف کے (سوتیلے) بھائی آپس میں مشورہ کر رہے تھے: ''ہمارے والد صاحب کو یوسف اور اس کا (حقیقی) بھائی (بنیامین) ہم سے زیادہ پیارے ہیں' حالانکہ ہم ایک پورا (طاقتور) جتھا ہیں۔ یقیناً ہمارے والد صاحب (اس سلسلے میں) صریح غلطی پر ہیں۔ اس لئے (بہتر یہ ہے کہ) یوسف کو قتل کر ڈالیں یا اُسے کسی دور جگہ پھینک آئیں۔ اس طرح والد صاحب کی پوری توجہ تمہاری طرف ہی رہے گی بعد میں (توبہ تائب ہو کر) نیک بن جائیں گے۔'' ان میں سے ایک رائے دینے والے نے رائے دی:

مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى
يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ
وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿١٢﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ
الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ
اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾
قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ الربع
وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى
هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ
شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١٢
وَ قَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى

''یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو اُسے کسی غیر آباد کنوئیں میں پھینک دو۔ کوئی آتا جاتا قافلہ اُسے نکال، کر لے جائے گا۔''

جھوٹ اور مکاری سے ساتھ لے جا کر کنوئیں میں پھینکنا (یہ طے کرنے کے بعد) انہوں نے والد صاحب سے جا کر کہا: ''ابا جان! کیا بات ہے آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے' حالانکہ ہم انہیں کے سچے خیر خواہ ہیں۔ کل آپ اسے ہمارے ساتھ بھیجیں کہ کچھ کھائے پیئے اور کھیلے کودے' ہم اس کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔'' یعقوب نے فرمایا: ''اصل میں تمہارے لے جانے سے (ایک تو) مجھے اس کی جدائی ستائے گی اور (دوسرے) یہ بھی خوف ہے کہ تمہاری غفلت میں اُسے کہیں بھیڑیا نہ کھا جائے۔'' وہ کہنے لگے: ''(واہ) ہم جیسے طاقتور گروہ کے ہوتے ہوئے بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم تو پھر کچھ بھی نہ ہوئے۔'' پھر جب وہ یوسف کو (اپنے ساتھ) لے گئے اور (آپس میں) سب نے اتفاق کر لیا کہ اسے کسی بے آباد کنوئیں میں ڈال دیں (چنانچہ وہ ایسا ہی کر گزرے) تو ہم نے اسے تسلی دی (کہ فکر نہ کر) ایک وقت آئے گا کہ آپؑ انہیں ان کی یہ بدکرداری جتائیں گے جس کے نتیجہ سے یہ (آج) بے خبر ہیں۔

یعقوبؑ سے غلط بیانی اور ان کا صبر جب اندھیرا چھا گیا تو روتے پیٹتے والد صاحب کے پاس آکر کہنے لگے: ''ابا جان! ہم یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ کر دوڑ کے مقابلے میں لگ گئے۔ اتنے میں بھیڑیا (آکر) اُسے کھا گیا (لیکن ہمیں معلوم ہے کہ) ہم سچے بھی ہوں تو پھر بھی آپ ہم پر اعتبار نہیں کریں گے۔'' (ثبوت کے لئے) وہ یوسف کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے تھے (جسے دیکھ کر) یعقوب نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں (جیسے تم کہہ رہے ہو) بلکہ تم لوگوں نے (اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے) خود ہی ایک بہانہ گھڑ لیا ہے۔ خیر اب (میرے لئے) صبر ہی بہتر ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو ان پر اللہ ہی (میرے) مددگار ہیں۔

قافلہ والوں کا یوسفؑ کو نکال کر مصر میں فروخت کرنا اِسی دوران ایک (تجارتی) قافلہ اُدھر آیا جنہوں نے اپنا آدمی پانی لانے کے لئے بھیجا' جس نے (کنوئیں میں) اپنا ڈول لٹکایا (یوسف اس میں بیٹھ کر باہر نکل آئے) تو وہ چیخ اٹھا: ''آہ! کتنی خوشی کی بات ہے۔ یہ لڑکا (مل گیا)'' اور اسے مال تجارت سمجھ کر انہوں نے چھپا لیا۔ بہر حال جو کچھ بھی وہ کر رہے تھے' اللہ کو اس کا علم تھا۔ پھر انہوں نے اُسے معمولی قیمت پر چند ہی درہموں میں آگے فروخت کر ڈالا کیونکہ (مفت ہاتھ آنے کی وجہ سے) انہیں اس سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی' البتہ مصر میں جس شخص نے اُسے خریدا تھا' اس نے اپنی بیوی سے کہا: ''اس کا خصوصی خیال رکھنا' امید ہے کہ

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ؗ
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ
بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ
مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾
وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا
الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ ع وَقَالَ نِسْوَةٌ ٣ ع ١٣

کہ یہ (لڑکا ہماری خدمت کر کے) ہمیں فائیدہ پہنچائے گا یا ممکن ہے ہم اسے اپنا (منہ بولا) بیٹا ہی بنالیں۔'' اس طرح ہم نے یوسفؑ کے قدم اس ملک میں جما دیئے تا کہ اسے (سلطنت کے) معاملات سمجھنے اور چلانے سکھا دیئے جائیں۔ ویسے بھی اللہ نے جو کام کرنا ہوتا ہے کر کے چھوڑتے ہیں' لیکن زیادہ تر لوگ اِس حقیقت کونہیں جانتے۔

زلیخا کا یوسف کو ورغلانا پھر جب یوسفؑ پوری طرح جوان ہو گئے تو ہم نے انہیں نبوت اورعلمِ نبوت عطا فرمایا۔ نیک کردار لوگوں کو ہم ایسے ہی نوازا کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ عورت (زلیخا) جس کے گھر میں یوسف رہ رہے تھے وہ اپنی (جنسی) خواہش پوری کرنے کے لئے انہیں ورغلانے لگی (حتیٰ کہ ایک روز) مکان کے دروازے بند کر کے کہنے لگی: ''لو آ جاؤ۔'' یوسف نے کہا: (اس برے کام سے) اللہ کی پناہ! وہ میرے پروردگار ہیں جنہوں نے مجھے بہترین ٹھکانہ دیا (اور میں یہ کام کروں!) یقیناً ایسے ناشکر گزار کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔ وہ (عورت) تو ان کے ساتھ (برائی کا) ارادہ کر ہی چکی تھی اگر یوسف بھی پروردگار کی دلیل نہ دیکھ لیتے تو وہ بھی اس (عورت) کے ساتھ ارادہ کر لیتے' مگر اس طرح (دلیل دکھا کر) ہم نے انہیں برائی اور بے حیائی سے بچا لیا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندے تھے۔ آخر جب دونوں آگے پیچھے (یوسف بچنے' زلیخا انہیں پکڑنے کے لئے) دروازے کی طرف دوڑے تو (اسی دوران عورت نے یوسف کا کرتہ پیچھے سے (کھینچ کر) پھاڑ دیا' اچانک دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے خاوند کو موجود پایا (اپنا جرم چھپانے کے لئے زلیخا فوراً) بولی: ''جو شخص آپ کی بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی کیا سزا ہونی چاہیے؟ کیا یہی نہیں کہ اسے قید کیا جائے یا اُسے درد ناک سزا دی جائے؟ (اس پر) یوسف نے کہا: ''یہ خود ہی میرے ساتھ برائی کرنا چاہتی تھی۔'' نیز عورت کے خاندان میں سے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت سچی' یوسف جھوٹا ہے' اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی اور یوسف سچا ہے۔ جب خاوند نے یوسف کا کرتہ دیکھا کہ پیچھے سے پھٹا ہے تو بولا: ''یہ تو تم عورتوں کی چالبازی ہے اور واقعی تمہاری چالبازیاں بڑے غضب کی ہوتی ہیں۔ یوسف! آپ اس معاملے کو جانے دیں اور اے عورت! تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ' کیونکہ تو ہی اصل قصور وار ہے۔''

شہر کی عورتوں کا یوسف کو دیکھنا (آہستہ آہستہ بات پھیلی) تو شہر کی عورتیں ایک دوسری سے کہنے لگیں: ''(سنا ہے کہ)

في المدينة امرات العزيز تراود فتىها عن نفسه قد شغفها
حبا انا لنرىها في ضلل مبين ﴿٣٠﴾ فلما سمعت بمكرهن ارسلت
اليهن واعتدت لهن متكا واتت كل واحدة منهن سكينا
وقالت اخرج عليهن فلما راينه اكبرنه وقطعن ايديهن
وقلن حاش لله ما هذا بشرا ان هذا الا ملك كريم ﴿٣١﴾ قالت
فذلكن الذي لمتنني فيه ولقد راودته عن نفسه
فاستعصم ولئن لم يفعل ما امره ليسجنن وليكونا من
الصغرين ﴿٣٢﴾ قال رب السجن احب الي مما يدعونني اليه
والا تصرف عني كيدهن اصب اليهن واكن من الجهلين ﴿٣٣﴾
فاستجاب له ربه فصرف عنه كيدهن انه هو السميع
العليم ﴿٣٤﴾ ثم بدا لهم من بعد ما راوا الايت ليسجننه حتى
حين ﴿٣٥﴾ ودخل معه السجن فتين قال احدهما اني ارىني ع ١٤
اعصر خمرا وقال الاخر اني ارىني احمل فوق راسي خبزا
تاكل الطير منه نبئنا بتاويله انا نرىك من المحسنين ﴿٣٦﴾
قال لا ياتيكما طعام ترزقنه الا نباتكما بتاويله قبل ان
ياتيكما ذلكما مما علمني ربي اني تركت ملة قوم

عزیز کی بیوی اپنے ہی غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور اس کی محبت میں (بری طرح) گرفتار ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ صریح غلطی پر ہے۔'' جب ان (عزیز کی بیوی) نے ان کے یہ طعنے سنے تو انہیں (مہمان کے طور پر) بلا بھیجا اور ان کے لئے تکیہ دار مجلس آراستہ کر کے (پھل وغیرہ کاٹنے کے لئے) ہر ایک کے سامنے ایک ایک چھری رکھ دی۔ (جب وہ پھل کاٹ رہی تھیں) تو اس نے (یوسف سے) کہا: ''ان کے سامنے باہر آؤ۔'' جب انہوں نے اُسے دیکھا تو حیران رہ گئیں اور (دیکھنے میں ایسی بے خود ہوئیں کہ پھل کی بجائے) انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور (بے اختیار) بول اٹھیں: ''یا اللہ! آپ کی قدرت وصنعت کے کیا کہنے! یہ شخص انسان نہیں یقیناً کوئی معزز فرشتہ ہے۔'' وہ کہنے لگی یہ ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں۔ یہ حقیقت ہے کہ میں نے ہی اسے ورغلانا چاہا تھا لیکن یہ بچ نکلا اور اگر (اب بھی) جو میں کہتی ہوں نہیں کرے گا تو لازماً قید ہوگا یا ضرور ذلیل ہو کر رہے گا۔''

یوسفؑ کا قید ہونا (یہ سن کر) یوسف نے دعا کی: ''پروردگار! یہ عورتیں مجھے جس برے کام کی دعوت دے رہی ہیں اس سے تو میرے لئے قید خانہ ہی بہتر ہے اور اگر آپ نے مجھے ان کی چالبازیوں سے نہ بچایا تو میں ان کی طرف مائل ہو کر جاہلوں میں شامل ہو جاؤں گا۔'' چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول فرماتے ہوئے انہیں عورتوں کی چالبازیوں سے محفوظ رکھا یقیناً وہ سب کچھ سننے' جاننے والے ہیں۔ بے گناہی کے اتنے ثبوت (وشواہد) مل جانے کے بعد بھی ان لوگوں نے یہی مناسب سمجھا کہ یوسف کو کچھ مدت کے لئے قید کر دیں۔

قید خانے میں دین کی دعوت یوسفؑ کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید ہوئے تھے (ایک روز) ان میں سے ایک کہنے لگا: ''میں نے خواب دیکھا ہے کہ (انگوروں سے) شراب نچوڑ رہا ہوں' دوسرے نے کہا: ''میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں' جنہیں پرندے کھا رہے ہیں۔'' (دونوں کہنے لگے) آپ ہمیں (ہمارے ان خوابوں کی) تعبیر بتائیے۔ ہمارے خیال میں آپ نیک سیرت انسان ہیں۔ یوسفؑ نے فرمایا: ''تمہیں یہاں (ہر روز) جو کھانا ملا کرتا ہے (آج) اس کے آنے سے پہلے ہی میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا یہ (تعبیری) علم ان علوم میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائے ہیں۔ میرا ان لوگوں کے طرزِ زندگی سے کوئی تعلق نہیں

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ
اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ
بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ
مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ
قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ ع ٥ ١٥
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ

جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ میں تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے طرزِ زندگی کا پیروکار ہوں۔ ہم اللہ کی اطاعت و بندگی میں کسی کو ان کا شریک نہیں کرتے۔ یہ اللہ کا ہم پر اور تمام لوگوں پر خصوصی فضل و احسان ہے لیکن اکثر لوگ اِس نعمت کی قدر نہیں کرتے۔ اے جیل کے ساتھیو! (ذرا سوچو تو سہی) کیا کئی مختلف مالک بہتر ہیں یا ایک ہی مالک اللہ جو سب پر غالب ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کے علاوہ جن جن کی تم لوگ اطاعت و بندگی کر رہے ہو وہ صرف نام ہی ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ رکھے ہیں (حالانکہ ان کی کوئی حقیقت نہیں)، نہ ہی اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل فرمائی ہے۔ یاد رکھو! کائنات میں اللہ کے سوا کسی کی حکومت و فرمانروائی نہیں۔ انہی کا حکم ہے کہ ان کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہ کی جائے۔ یہی صحیح طرزِ زندگی ہے لیکن (افسوس ہے کہ) اکثر لوگ اس بات کو جانتے ہی نہیں۔

ساتھیوں کے خواب کی تعبیر ''میرے قید کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو (رہا ہوکر) اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا، رہا دوسرا تو وہ پھانسی چڑھے گا اور پرندے اس کے سر کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ یہ تمہارے ان خوابوں کا فیصلہ (وتعبیر) ہے جو تم پوچھ رہے تھے پھر یوسف کو جس قیدی کی رہائی کا یقین تھا اُسے انہوں نے فرمایا: ''اپنے بادشاہ سے میرا ذکر کرنا (کہ بے گناہ قید میں ہوں)'' مگر شیطان نے ایسا بھلایا کہ اُسے بادشاہ کو یاد دلانا، یاد ہی نہ رہا۔ اس طرح یوسف کئی سال جیل میں پڑے رہے۔

شاہِ مصر کا خواب دیکھنا پھر ایک روز بادشاہ نے اپنے درباریوں سے کہا: ''میں نے خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھی ہیں جنھیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اسی طرح سات (اناج کے) ہرے بھرے سٹے اور دوسرے (سات) سوکھے سڑے (سٹے دیکھے ہیں) اگر تم لوگ خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو مجھے میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: ''(بادشاہ سلامت! آپ کے) یہ خواب اوٹ پٹانگ سے ہیں۔ ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں۔''

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
ع عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ
ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ
فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ
عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ
قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ
عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ
لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

یوسفؑ کا تعبیر بتانا اب ان دو قیدیوں میں سے ایک جو رہا ہوا تھا اُسے مدت کے بعد (یوسف) یاد آیا۔ وہ کہنے لگا: ''مجھے ذرا آپ (قید خانے میں یوسف کے پاس) بھیجیں میں آپ لوگوں کو اس (خواب) کی تعبیر بتاتا ہوں۔'' وہاں پہنچ کر اس نے کہا ''اے بہت ہی سچے یوسفؑ! آپ ہمیں ذرا اِس خواب کی تعبیر تو بتائیں کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اِسی طرح سات (اناج کے) ہرے بھرے سٹے ہیں اور دوسرے (سات) سوکھے سڑے ہیں تاکہ میں واپس جاکر (آپ کی بتائی ہوئی تعبیر سے) ان لوگوں کو آگاہ کروں۔'' یوسفؑ نے فرمایا: ''تم سات سال متواتر کاشتکاری کرو گے، مگر جب فصل کاٹو تو تھوڑی سی ضرورت کی خوراک کے علاوہ باقی کو سٹوں ہی میں رہنے دو کیونکہ اس کے بعد سات سخت قحط کے سال آئیں گے۔ ان (قحط کے سالوں) میں پہلے سے جمع شدہ سب غلہ کھا لیا جائے گا سوائے تھوڑے سے غلہ کے جو (بیج کے لئے) بچا لو گے۔ اس کے بعد پھر ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش برسے گی اور اس سال وہ خوب (پھلوں سے) رس نکالیں گے۔''

یوسفؑ کے معاملے کی تحقیق: عورتوں کا اعترافِ جرم بادشاہ نے (یہ تعبیر سن کر) کہا کہ اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ مگر جب قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا: ''اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاکر (پہلے) ان عورتوں کے معاملے کی تحقیق کرو جنہوں نے (مجھے دیکھ کر) اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ میرے پروردگار تو ان کی چالبازیوں کو خوب جانتے ہیں۔'' بادشاہ نے (ان عورتوں سے) پوچھا: ''وہ کیا معاملہ ہے جب تم نے یوسف کو ورغلانا چاہا تھا؟'' وہ کہنے لگیں: ''اللہ کی پناہ! ہم نے تو اس شخص میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔'' عزیز کی بیوی بھی کہنے لگی: ''اب حقیقت کھل چکی، یہ (اصل میں) میں ہی تھی جس نے اُسے ورغلانا چاہا تھا۔'' (اس پر یوسفؑ نے فرمایا) میں نے یہ تحقیق (Enquiry) اس لئے کرائی ہے تاکہ (عزیز کو) معلوم ہو سکے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کی (بیوی سے) کوئی برائی نہیں کی اور یہ کہ چھپ چھپ کر برائیاں کرنے والوں کی چالوں کو اللہ کامیاب نہیں ہونے دیتے (وہ کبھی نہ کبھی ضرور پکڑے جاتے ہیں)۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ‌ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ
رَبِّىۡ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٥٣ وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ
لِنَفۡسِىۡ‌ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ۝٥٤ قَالَ
اجۡعَلۡنِىۡ عَلٰى خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ‌ ۚ اِنِّىۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ۝٥٥ وَكَذٰلِكَ
مَكَّنَّا لِيُوۡسُفَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَيۡثُ يَشَآءُ‌ ؕ نُصِيۡبُ
بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ‌ وَلَا نُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝٥٦ وَلَاَجۡرُ
الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۝٥٧ وَجَآءَ اِخۡوَةُ
يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ۝٥٨ وَلَمَّا
جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِىۡ بِاَخٍ لَّكُمۡ مِّنۡ اَبِيۡكُمۡ‌ ۚ اَلَا
تَرَوۡنَ اَنِّىۡۤ اُوۡفِى الۡكَيۡلَ وَاَنَا خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ۝٥٩ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِىۡ
بِهٖ فَلَا كَيۡلَ لَكُمۡ عِنۡدِىۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ ۝٦٠ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ۝٦١ وَقَالَ لِفِتۡيٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ فِىۡ
رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ يَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ
يَرۡجِعُوۡنَ ۝٦٢ فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡهِمۡ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡكَيۡلُ
فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكۡتَلۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝٦٣ قَالَ هَلۡ
اٰمَنُكُمۡ عَلَيۡهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنۡتُكُمۡ عَلٰٓى اَخِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ‌ ؕ فَاللّٰهُ

میں اپنے نفس کی صفائی پیش نہیں کرتا کیونکہ نفس تو برائی پر اکساتا رہتا ہے ہاں، جس شخص پر میرے پروردگار کی مہربانی ہو جائے (صرف وہی برے کاموں سے بچ سکتا ہے) یہ حقیقت ہے کہ میرے پروردگار تو بہت ہی معاف فرمانے والے بے حد مہربان ہیں"

یوسفؑ کو حکومت ملنا یہ (باتیں سن کر) بادشاہ نے انہیں اپنے پاس بلا بھیجا تا کہ اپنے (سرکاری کاموں) کے لئے مخصوص کر لے، چنانچہ (ملاقات پر) جب ان سے بات چیت ہوئی تو (بادشاہ ان کی قابلیت سے بے حد متاثر ہوا اور) کہنے لگا: "آج سے آپ ہمارے ہاں بڑے ہی معزز و معتبر ہیں (مناسب ہے کہ کوئی سرکاری عہدہ قبول فرمائیں تا کہ آپ کی ذات سے عوام کو فائدہ پہنچے)" یوسفؑ نے فرمایا: "ملکی خزانے میرے حوالے کیجئے میں (ان کی) حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور (اس کام میں) ماہر بھی ہوں۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو پورے ملک (مصر) کا اختیار دیدیا اس میں وہ جہاں چاہے رہ سکتے تھے۔ (جو چاہے کر سکتے تھے) ہم جسے چاہتے ہیں، اپنی رحمت سے نوازتے ہیں خصوصا نیک کردار لوگوں کا اجر کبھی ضائع نہیں فرماتے۔ البتہ جو لوگ (ہمارے احکام) مانتے اور (ہمارے) فرمانبردار ہیں، ان کے لئے آخرت کا اجر و انعام ہی بہتر ہے۔

بھائیوں کا غلہ کے لئے مصر آنا پھر (جب اردگرد کے ملکوں میں قحط پڑا تو) یوسفؑ کے بھائی (جو شام کے علاقے کنعان میں رہتے تھے) مصر آئے اور یوسف کے پاس حاضر ہوئے۔ یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا، مگر وہ انہیں نہ پہچان سکے۔ لیکن جب یوسفؑ نے انہیں غلہ مہیا کر دیا تو (روانگی کے وقت) فرمایا: (اب جب آؤ) تو اپنے سوتیلے بھائی (بنیامین) کو بھی میرے پاس (ضرور) لاؤ، تم اچھی طرح دیکھ رہے ہو کہ میں کس طرح پورا پورا غلہ دے رہا ہوں اور (باہر سے آنے والوں کی) خوب مہمان نوازی کرتا ہوں لیکن اگر تم اُسے میرے پاس نہ لائے تو (یاد رکھنا) میرے پاس تمہارے لئے کوئی غلہ نہیں بلکہ (اس سلسلے) میں (میرے) قریب بھی نہ آنا۔ وہ کہنے لگے: "ہم ضرور کوشش کریں گے کہ ان کے والد صاحب اُسے بھیجنے پر رضا مند ہو جائیں اور یہ کام تو اب ہمیں کرنا ہی پڑے گا"۔ یوسفؑ نے اپنے خادموں سے فرمایا: ان لوگوں نے غلہ کے بدلے میں جو رقم ادا کی ہے (وہ چپکے سے) ان کے سامان میں رکھ دو تا کہ گھر واپس پہنچ کر (ہماری) اس نیکی پر احسان مند ہوں اور ممکن ہے کہ پھر (جلد) واپس آئیں۔" چنانچہ والد صاحب کے پاس واپس پہنچ کر انہوں نے عرض کیا: ابا جی! آئندہ ہمیں غلہ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں غلہ اسی صورت میں مل سکے گا کہ آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور ہم واقعی اس کی حفاظت کریں گے۔ یعقوب نے فرمایا: کیا میں اس کے بارے میں تم پر ایسے ہی اعتبار کر لوں جیسے اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسفؑ) کے بارے میں اعتبار کیا تھا۔ بہر حال اللہ ہی

خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ
وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ
بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ
مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ
مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ
لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ
وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ
اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً
فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ ع ٨
اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا
تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ

بہترین محافظ اور سب سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے ہیں۔

بھائیوں کا دوبارہ مصر جانا پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی (غلے کے بدلے ادا کردہ) رقم واپس کر دی گئی ہے تو (خوش ہو کر) کہنے لگے: ''ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے! دیکھئے' ہماری یہ رقم (جو ہم لے کر گئے تھے) ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم (دوبارہ جا کر) گھر والوں کے لئے (مزید) غلہ لائیں گے' اپنے بھائی (بنیامین) کی حفاظت بھی کریں گے۔ (اُس کے حصے کا) ایک اونٹ بوجھ غلے کا بھی حاصل کریں گے۔ یہ غلہ (جو اب ہم لائے ہیں' ہماری ضروریات کے لئے) بہت ہی تھوڑا ہے۔'' یعقوبؑ نے فرمایا: ''جب تک تم اللہ کی قسم کھا کر مجھ سے پختہ وعدہ نہیں کرتے کہ اُسے ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے' میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا' ہاں اگر تم گرفتار ہی ہو جاؤ (تو یہ مجبوری ہے)۔'' پھر جب انہوں نے انہیں پختہ وعدہ دیدیا تو انہوں نے فرمایا: ''یہ جو قول و قرار ہم آپس میں کر رہے ہیں اس کے اللہ ضامن ہیں۔'' (جب بیٹے روانہ ہونے لگے) تو یعقوبؑ نے فرمایا: ''میرے بیٹو! جب مصر پہنچو تو سب کے سب (شہر میں) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا (ایسا نہ ہو کہ نظر لگ جائے) بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا میں (یہ تدبیر بتا کر) تم پر اللہ کی طرف سے آنے والی کسی مصیبت کو ٹال نہیں سکتا کیونکہ حکم تو انہی کا چلتا ہے میں تو انہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو انہی پر کرے۔'' چنانچہ جس طرح ان کے والد نے انہیں (شہر میں مختلف دروازوں سے) داخل ہونے کا حکم دیا تھا' اسی طرح ہی وہ (سب بھائی) داخل ہوئے' مگر ان کے والد کی بتائی ہوئی احتیاطی تدبیر (کہ جانے والے تمام بھائی خیر خیریت سے واپس آئیں) اللہ کی مشیت کے مقابلے میں (ان کے) کچھ کام نہ آئی' مگر یہ (تدبیر) یعقوب کے دل کی تمنا تھی جسے انہوں نے (اپنی طرف سے) پورا فرما دیا کیونکہ وہ تو ہماری دی ہوئی تعلیم کی وجہ سے بڑے ہی صاحب علم تھے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے (کہ اللہ پر بھروسہ کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدبیر بھی لازمی ہے' مگر وہ تقدیر کو نہیں بدل سکتی) چنانچہ جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس ٹھہرا لیا اور اُسے بتایا: ''میں ہی آپ کا بھائی (یوسف) ہوں (جو بچپن میں گم ہو گیا تھا) اس لئے اب آپ ان باتوں کا غم نہ کریں جو یہ (سوتیلے بھائی) آپ کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔

بنیامین کا چوری میں پکڑا جانا پھر جب یوسفؑ نے ان کا سامان تیار کر دیا تو انہوں نے اپنا سرکاری پیالہ (خفیہ طور پر) اپنے بھائی (بنیامین) کے سامان میں رکھدیا۔ (جب قافلہ چل پڑا تو) بعد میں ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا قافلہ والو (ٹھہرو) تم چور ہو' انہوں نے اعلان کرنے والے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: تمہاری کیا چیز گم ہوئی ہے؟'' وہ بولے: سرکاری ٹوپہ نہیں مل رہا۔ جو شخص اسے لائے اس کے لئے ایک اونٹ غلہ انعام ہے۔

وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ
وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا
جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ
فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ
فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ
لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٧٨﴾
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ
اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ ع ٩
اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ
قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ
اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ
فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا

اور ہم اس (انعام) کے ضامن ہیں۔'' وہ کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! آپ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم اس ملک میں چوریاں کرنے نہیں آئے' نہ ہی ہم چور ہیں۔'' سرکاری کارندے بولے: اچھا اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو (بتاؤ) چور کی کیا سزا ہے؟'' انہوں نے کہا: اس کی سزا یہ ہے' کہ جس کے سامان میں سے (چوری کی) چیز نکلے وہ آپ اپنی سزا میں رکھ لیا جائے۔ ہم چوروں کو یہی سزا دیتے ہیں۔'' پھر یوسفؑ نے اپنے بھائی (بنیامین) سے پہلے دوسروں کے سامان کی تلاشی شروع کر دی' آخر بھائی کے سامان سے ٹوپہ برآمد کر لیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کو (بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کی) تجویز سوجھا دی کیونکہ یوسفؑ کے لئے (بحثیت پیغمبر غیر شرعی) سرکاری قانون کے مطابق بھائی کو پکڑنا قطعا جائز نہ تھا ہاں' اگر اللہ اجازت دے دیتے (تو جائز ہوسکتا تھا) ہم جس کے چاہتے ہیں (علم عطا فرما کر) درجے بلند فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہر صاحب علم کے اوپر سب کچھ جاننے والی ہستی (اللہ) موجود ہے۔ اس پر بھائی کہنے لگے: اگر اس (بنیامین) نے چوری کی ہے تو کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ پہلے اس کا (حقیقی) بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے۔'' یوسف اُن کی یہ بات سن کر پی گئے۔ ان پر کچھ بھی ظاہر نہ ہونے دیا۔ (دل میں اتنا) کہا: بہت ہی برے لوگ ہو' جو الزام لگا رہے ہو' اللہ اسے خوب جانتے ہیں۔'' (بنیامین کے پکڑے جانے پر بھائی) کہنے لگے: ''بادشاہ سلامت! اس کے والد صاحب بہت ہی بوڑھے شخص ہیں (اسے بے حد چاہتے ہیں' اس کے بغیر رہ نہیں سکتے آپ مہربانی فرما کر) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں آپ لوگوں پر بہت احسانات فرماتے ہیں (ہم پر بھی یہ احسان فرمائیں!) یوسفؑ نے فرمایا: ''اللہ کی پناہ! جس شخص کے پاس ہم نے اپنا (چوری کا) مال پایا اُسے چھوڑ دیں اور دوسرے کو پکڑ لیں' ایسی صورت میں تو ہم بڑے ظالم ہوں گے (یہ نہیں ہوسکتا)۔'' (بنیامین کی رہائی سے) مایوس ہونے کے بعد وہ الگ ہو کر آپس میں مشورہ کرنے لگے' سب سے بڑا بھائی بولا: ''کیا آپ کو معلوم نہیں کہ والد صاحب نے آپ لوگوں سے اللہ کے نام پر (بنیامین کو واپس لانے کا) پختہ وعدہ لیا ہوا ہے؟ اور اس سے پہلے یوسف کے معاملہ میں بھی تم زیادتی کر چکے ہو۔ بہر حال میں تو اب اس وقت تک یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا جب تک والد صاحب مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ ہی میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہ فرمائیں۔ کیونکہ وہی سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے ہیں۔ آپ سب والد صاحب کے پاس واپس جا کر انہیں بتائیں کہ ابا جان! آپ کے صاحبزادے نے چوری کی ہے (اور پکڑ لیا گیا ہے) اگرچہ ہم نے (اسے چوری کرتے ہوئے) نہیں دیکھا مگر (چوری کی چیز) ہمارے سامنے (اس کے سامان سے) برآمد ہوئی ہے ہم اپنی

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝٨١ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ
الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٨٢ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٨٣ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى
عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝٨٤
قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ
تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝٨٥ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ
اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٦ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا
مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٧ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا
يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ
فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝٨٨
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝٨٩
قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝٩٠ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا

عدم موجودگی میں کس طرح (اس کی) نگرانی کر سکتے تھے۔ (اگر ہماری بات پر آپ کو یقین نہیں تو) اس شہر والوں سے پوچھ لیں جہاں ہم ٹھہرے تھے یا اُس قافلہ والوں سے دریافت کرلیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ ہم (اس معاملہ میں) بالکل سچے ہیں۔" (یعقوبؑ نے یہ سب کچھ سن کر) فرمایا (بنیامین چوری نہیں کر سکتا) بلکہ یہ بات تم نے خود ہی بنالی ہے' بہر حال (میرے لئے) اب صبر ہی بہتر ہے۔ امید ہے اللہ تعالیٰ (جلد ہی) ان سب کو میرے پاس لائیں گے کیونکہ وہی (ساری حقیقت کو) جاننے والے اور (اپنے ہر کام میں) مصلحت رکھنے والے ہیں۔'' یہ کہہ کر انہوں نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا اور کہنے لگے: ''افسوس یوسف پر! (نامعلوم کس حال میں ہوگا)۔'' یوسف (کی جدائی) کے غم میں (روتے روتے) ان کی آنکھیں سفید ہو چکی تھیں اور (اسی صدمے سے دن رات) اندر ہی اندر (گھلے اور گھٹے جارہے تھے۔ (یہ حالت دیکھ کر بیٹے) کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف ہی کو یاد کرتے رہیں گے اور اسی کے غم میں گھل گھل کر اپنے آپ کو ہلاک کرلیں گے۔'' انہوں نے فرمایا: ''میں اپنا غم اور اپنی بے قراری اللہ ہی کے سامنے پیش کرتا ہوں جو کچھ میں ان کی طرف سے جانتا ہوں' وہ تم نہیں جانتے۔ میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی (بنیامین) کو تلاش کرو' اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو (کہ وہ نہیں ملیں گے) یاد رکھو! اللہ کی رحمت سے (مسلمان نہیں) کافر مایوس ہوا کرتے ہیں۔''

یوسف کا یعقوب اور پورے خاندان کو مصر بلانا

چنانچہ وہ (مصر جا کر) یوسف کے سامنے پیش ہوئے اور ان سے گزارش کی: ''بادشاہ سلامت! ہم اور ہمارے گھر والے غلہ کی قلت کی وجہ سے بڑی ہی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہم تھوڑی سی پونجی لیکر حاضر ہوئے ہیں۔ (ہماری پونجی نہ دیکھیں) بلکہ ہم پر احسان فرماتے ہوئے ہمیں پورا پورا غلہ عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صدقہ و احسان کرنے والوں کو (اچھا) بدلہ دیتے ہیں (یہ سن کر یوسفؑ نہ رہ سکے) پوچھنے لگے: ''کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نا سمجھی میں یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا کرتے رہے ہو؟'' وہ (چونک کر) بولے: ''(ہائیں) کیا آپ ہی یوسف ہیں؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں میں یوسف اور یہ (بنیامین) میرا (حقیقی) بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص برائیوں سے بچتا اور مصائب میں حق پر ڈٹا رہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر کبھی ضائع نہیں فرماتے۔'' وہ کہنے لگے: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر برتری نصیب فرمائی۔ واقعی ہم ہی

خٰطِـِٕيۡنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ؕ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ ۫ وَهُوَ
اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۹۲﴾ اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ
اَبِىۡ يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ وَاۡتُوۡنِىۡ بِاَهۡلِكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ ع ١٤
الۡعِيۡرُ قَالَ اَبُوۡهُمۡ اِنِّىۡ لَاَجِدُ رِيۡحَ يُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ ﴿۹۴﴾
قَالُوۡا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىۡ ضَلٰلِكَ الۡقَدِيۡمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ ربع
اَلۡقٰٮهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا ۚ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ ۚ اِنِّىۡۤ
اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا اسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَاۤ
اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيۡنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَكُمۡ رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰى يُوۡسُفَ اٰوٰۤى اِلَيۡهِ اَبَوَيۡهِ وَقَالَ
ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾ ؕ وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى
الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ رُءۡيَاىَ
مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ حَقًّا ؕ وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ
مِنَ السِّجۡنِ وَجَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ
بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ
الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ
الۡاَحَادِيۡثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۟ اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا

غلطی پر تھے''۔ یوسفؑ نے فرمایا: ''آج آپ لوگوں کو کوئی سزا نہیں (میں بھی معاف کرتا ہوں) اللہ بھی آپ کو معاف فرمائیں۔ وہ تو سب سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے ہیں۔ جائیں' میری یہ قمیض والد صاحب کے چہرے پر ڈال دیں (ان کی نظر ٹھیک ہو جائے گی اور) وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور اپنے سب گھر والوں کو (یہاں مصر میں) میرے پاس لے آئیں۔''

یعقوبؑ کے خاندان کا مصر میں آباد ہونا پھر جب یہ قافلہ (مصر) سے روانہ ہوا تو ان کے والد نے (سینکڑوں کلو میٹر دور کنعان میں اپنے گھر والوں سے) فرمایا: اگر یہ نہ کہو کہ بڑھاپے میں سٹھیا گیا ہوں' تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔'' وہ کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! آپ ابھی تک اپنی پرانی غلطی میں مبتلا ہیں (کہ سالوں پہلے مرے ہوئے یوسف کو یاد کئے جا رہے ہیں)۔'' اتنے میں جب خوش خبری دینے والے نے آ کر (یوسف کی قمیض) ان کے چہرے پر ڈال دی اور وہ (آنکھوں سے) دیکھنے لگے تو انہوں نے (گھر والوں سے) فرمایا: ''کیوں' میں نہ کہتا تھا کہ (یوسف زندہ ہے اور) میں اللہ کے بتانے سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟'' وہ عرض کرنے لگے: ''ابا جان! آپ (اللہ سے) ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے دعا فرمائیں واقعی ہم ہی خطا کار تھے۔'' انہوں نے فرمایا: ''میں ضرور تمہارے لئے اپنے پروردگار سے معافی طلب کروں گا' وہ یقیناً بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔'' چنانچہ جب (یعقوبؑ اور ان کے خاندان کے سب لوگ کنعان سے روانہ ہو کر مصر میں) یوسفؑ کے پاس پہنچے تو (انہوں نے شہر سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا اور) اپنے والدین کو اپنے ساتھ (سواری پر بٹھایا اور (خاندان والوں سے) فرمایا: ''(چلو) شہر چلو' اب آپ لوگ امن و امان سے انشاء اللہ یہیں رہیں گے۔''

خواب کا سچا ہونا شہر میں داخل ہو کر یوسفؑ نے اپنے والدین کو اٹھا کر (اپنے ساتھ) تخت پر بٹھایا پھر (والدین اور بھائی) سب ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے' یہ دیکھ کر یوسفؑ نے عرض کیا ''ابا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے بچپن میں دیکھا تھا' جسے میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا۔ یہ ان کا خصوصی احسان ہے کہ انہوں نے مجھے قید سے نکالا اور آپ لوگوں کو دیہاتی علاقے سے لا کر مجھ سے ملایا۔ حالانکہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جدائی ڈال چکا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے پروردگار غیر محسوس طریقے سے اپنی مرضی پوری فرماتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والے (اور اپنے ہر کام میں) حکمت رکھنے والے ہیں۔ پروردگار! آپ ہی نے مجھے (مصر کی) حکومت عطا فرمائی اور آپ ہی نے مجھے معاملہ فہمی اور خوابوں کی تعبیر سکھائی۔ آسمانوں و زمین کے پیدا فرمانے والے! آپ ہی دنیا

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا
اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ ع ١١
عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ
اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ
عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ
اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾
حَتّٰٓي اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا
جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آخرت میں میرے سرپرست ہیں۔ آپ (دنیا سے) مجھے اپنے فرمانبردار کی حیثیت سے لے جائیں اور (آخرت میں) مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائیں!''

اہل مکہ کی ھٹ دھرمی (اے پیغمبرؐ!) یہ غیبی واقعات میں سے ایک واقعہ ہے جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں ورنہ آپ (خود) تو یوسف کے بھائیوں کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ سب مل کر یوسف کے خلاف سازش کر رہے تھے۔ آپ خواہ کتنا ہی چاہیں ان (مشرکین مکہ) میں سے اکثر لوگ (آپ کو اللہ کا رسول) نہیں مانیں گے۔ حالانکہ آپ اس (کام) پر ان سے کوئی اُجرت بھی نہیں مانگ رہے (کیونکہ) یہ تو دنیا والوں کے لئے (اللہ کی طرف سے مفت اور) عام نصیحت ہے۔ (اے پیغمبرؐ! یہ آپ کی باتوں پر کیا غور کریں گے) آسمانوں و زمین میں (اللہ کی قدرت کی) بے شمار نشانیاں موجود ہیں جن پر سے یہ لوگ گزرتے رہتے ہیں مگر کبھی ان کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ان میں سے اکثر لوگ اللہ کو مانتے بھی ہیں' مگر ساتھ ہی شرک بھی کئے جا رہے ہیں۔ کیا یہ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا عذاب اچانک آ کر انہیں دبوچ لے یا بے خبری میں ان پر قیامت آ جائے؟

اصل دعوت: لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا انہیں بتایئے کہ میرا طریق کار تو یہ ہے کہ میں اور میرے پیروکار خوب سوچ سمجھ کر لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہے ہیں (کہ انہی کی اطاعت و بندگی کرو) کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شرک سے پاک ہیں اور میرا مشرکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ سے پہلے بھی جتنے رسول ہم نے اپنے احکام دے کر (دنیا میں) بھیجے' وہ سب کے سب مرد ہی تھے اور انہی (انسانی) آبادیوں میں رہنے والے تھے۔ کیا یہ (منکرین) دنیا میں چلے پھرے نہیں (کہ آثار اور کھنڈرات) دیکھ کر سمجھ جاتے کہ ان سے پہلے (حق کے) مخالفین کا کیا انجام ہو چکا ہے؟ یاد رکھو! اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے آخرت کا گھر ہی بہتر ہے۔ کیا تم لوگ کچھ بھی سوچتے سمجھتے نہیں؟ (پہلے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا جاتا رہا) حتیٰ کہ رسول بھی (لوگوں کے ایمان لانے سے) مایوس ہو گئے اور خیال کرنے لگے کہ اب تو (ایمان لانے والے بھی ہمیں) جھٹلا دیں گے تو یکایک انہیں ہماری مدد پہنچ گئی۔ پھر جس جس کو ہم نے چاہا (عذاب سے) بچا لیا' بہر حال مجرموں سے تو ہمارا عذاب نہیں ٹلتا۔ یقیناً ان (پچھلے) لوگوں کے واقعات میں عقل مندوں کے لئے بڑی نصیحت ہے (کہ اللہ کی اطاعت کا اچھا اور نافرمانی کا انتہائی برا انجام ہوتا ہے)۔

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ۱۲ ع ۷ ۲

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ
وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ
فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ
وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا
كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

قرآن کیسی کتاب ہے؟ قرآن کوئی بناوٹی، مصنوعی باتیں نہیں ہیں بلکہ (اللہ کا سچا کلام ہے جو) پچھلی صداقتوں کی تصدیق ہے، دین کی سب باتوں کی تفصیل ہے، ماننے والوں کے لئے سراسر رہنمائی اور رحمت ہے۔

باب: ۱۳ (مکی) — الرعد — آیات: ۴۳ رکوع ۶

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

الف، لام، میم، را۔ (اے پیغمبر!) یہ اس کتاب کی باتیں ہیں جو واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگ اِسے نہیں مان رہے۔

اللہ کی قدرت کی نشانیاں حالانکہ اللہ تعالیٰ (جنہوں نے یہ کتاب نازل فرمائی ہے) وہ ذات ہیں جنہوں نے آسمانوں کو بغیر کسی سہارے کے کھڑا کیا ہوا ہے، (اُن کی یہ قدرت) تم دیکھ بھی رہے ہو۔ آسمانوں کے تخلیق کے بعد وہ (خود) عرش پر موجود ہیں اور انہی نے سورج اور چاند کو (اپنے اپنے) کام میں لگا رکھا ہے جو وقت مقررہ تک کام کرتے رہیں گے۔ وہی ساری کائنات کا نظام چلا رہے ہیں۔ وہ اپنی قدرت کی نشانیاں واضح طور پر بیان فرما رہے ہیں تاکہ تمہیں (مرنے کے بعد اپنے دنیاوی اعمال کی جزا و سزا کے لئے) اُن کے سامنے حاضر ہونے کا یقین آ جائے۔ انہی نے زمین کو بچھا کر اس میں (اونچے اونچے) پہاڑ (گاڑ رکھے) اور (لمبے لمبے) دریا جاری کر دیئے ہیں، انہی نے ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے جوڑے پیدا فرمائے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتے ہیں۔ یقیناً ان ساری باتوں میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔ اور دیکھو، زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں، جو ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں (مثلاً) انگور کے باغات ہیں (ساتھ ہی اناج کے) کھیت ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں کئی دو (یا زیادہ) شاخوں والے اور کئی ایک ہی شاخ والے ہیں سب ایک ہی پانی سے سیراب ہو رہے ہیں مگر ذائقے میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر بنا دیتے ہیں۔ بے شک ان باتوں میں عقل مند لوگوں کے لئے اللہ کی قدرت کی بے شمار نشانیاں (موجود) ہیں۔

منکرین قدرت: اللہ کے عذاب کا شکار (اے پیغمبرؐ!) اگر آپ ان (کفار) کی باتوں پر حیران ہیں (کہ اتنا سمجھانے کے باوجود نہیں مان رہے) تو ان کی یہ بات تو خاص طور پر قابل حیرت ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے، تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار (کی قدرت) کا انکار کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن لوہے کے) طوق پڑے ہوں گے اور یہی دوزخی لوگ ہیں

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ
عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ ع
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ
الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
بِالنَّهَارِ ۝١٠ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝١١ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝١٢ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا
مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝١٣ لَهٗ
دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ

جو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔
(اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے (عذاب طلب کر کے) بھلائی سے پہلے برائی کے لئے جلدی کر رہے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (اس قسم کے لوگوں پر) اللہ کے عذاب کی کئی مثالیں گزر چکی ہیں جب کہ آپ کے پروردگار لوگوں کے کفر و شرک کے باوجود ان سے درگزر فرمانے والے ہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار سخت سزا دینے والے بھی ہیں۔ کافر لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ (اگر یہ سچا رسول ہے تو) اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے نشانی کیوں نہیں اتری؟ (آپ اس نشانی کے فکر میں نہ پڑیں کیونکہ آپ تو انہیں صرف صحیح راستہ دکھانے والے اور اس پر نہ چلنے کی صورت میں برے انجام سے) محض خبردار کرنے والے (رہنما) ہیں اور اس طرح کے (خبردار کرنے والے) رہنما (آپ سے پہلے) ہر قوم میں گزر چکے ہیں (مخالفین کا اصل معاملہ تو اللہ سے ہے جو ان کی ہر حرکت سے واقف ہیں بلکہ) اللہ تو ہر مادہ جو کچھ (پیٹ میں) اٹھائے پھرتی ہے اور جو کچھ ان کے پیٹوں میں گھٹتا بڑھتا ہے اُسے پوری طرح جانتے ہیں بلکہ (دنیا کی) ہر چیز انہی کے اندازہ و حساب کے مطابق چل رہی ہے (جس میں کسی کی بیشی کا کوئی امکان نہیں)۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر سب چیزوں کو جانتے ہیں۔ وہ سب سے بڑے اور سب سے بالا و برتر ہیں۔ انہیں (سننے دیکھنے میں) کوئی فرق نہیں پڑتا خواہ تم آہستہ بات کرو یا بلند آواز سے بات کرو (وہ سب کی سن لیتے ہیں) اِسی طرح کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہوا ہے یا دن کی روشنی میں چل پھر رہا ہے (سب کو دیکھ رہے ہیں) ان کے پہریدار فرشتے (ہر وقت) ہر شخص کے آگے پیچھے اُن کے حکم سے (باری باری) اُس کی حفاظت پر مامور ہیں۔

دنیاوی خوش حالی بھی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری سے مشروط

یاد رکھو! جب تک کوئی قوم خود ہی اپنے اخلاق و کردار کو نہ بدل لے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کبھی بھی اس کی خوش حالی (کو بدحالی میں) تبدیل نہیں فرماتے مگر جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (بدکرداری کے باعث) اس کی بدحالی کا فیصلہ فرما لیتے ہیں تو پھر وہ ٹل نہیں سکتی' نہ ہی ان کے مقابلے میں کوئی اس کا مددگار ہوسکتا ہے (جو اسے اس بدحالی سے بچا سکے)۔ اللہ ہی خوف و امید دلانے کے لئے تمہیں آسمانی بجلی دکھاتے ہیں اور (وہی تمہارے سامنے پانی سے) لدے ہوئے بادل اٹھاتے ہیں۔ بادلوں کی گھن گرج اور فرشتے خوف کے مارے انہی کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں۔ وہی کڑاکے دار بجلیاں بھیجتے ہیں جو عین اس حالت میں جبکہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں (ان میں سے) جس پر چاہتے ہیں گرا دیتے ہیں یاد رکھو ان کی چالیں بڑی زبردست ہیں (جن کا کوئی توڑ نہیں)۔

اللہ کے علاوہ کسی سے دعا التجا کرنا فضول اور بیکار ہے

انہی سے دعائیں' التجائیں کرنا صحیح اور سچ ہے۔ ان کے علاوہ جن جن سے لوگ دعائیں کرتے ہیں وہ ذرّہ بھر بھی ان کی دعائیں قبول نہیں کر سکتے۔

بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ط وَ
مَا دُعَاءُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿١٥﴾ قُلْ
مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ
دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ لا أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ ج
أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ط
قُلِ اللّٰهُ خٰلِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوٰحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ أَنْزَلَ مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا
رَّابِيًا ط وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ
زَبَدٌ مِّثْلُهُ ط كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبٰطِلَ ۵ فَأَمَّا الزَّبَدُ
فَيَذْهَبُ جُفَاءً ج وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ط
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ط
وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَّ
مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ط أُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۵ وَمَأْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ

السجدة
وقف النبي
ع ٨ النصف

(ان سے دعائیں کرنا ایسے ہی بیکار ہے) جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تا کہ پانی (خود ہی) اس کے منہ میں چلا آئے' حالانکہ وہ کبھی بھی (خود بخود) منہ میں آنے والا نہیں ایسے ہی کافروں' مشرکوں کا (اللہ کے علاوہ دوسروں سے) دعائیں کرنا بالکل فضول اور بے کار ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں جنہیں آسمانوں و زمین کی تمام چیزیں خوشی یا مجبوری سے اور ان کے سائے (بھی) صبح و شام سجدہ کر رہے ہیں۔ ان (کافروں) سے پوچھئے: آسمانوں و زمین کا مالک و پروردگار کون ہے؟ پھر انہیں آپ ہی بتایئے (آسمانوں و زمین کے مالک) اللہ ہیں۔ (پھر) ان سے پوچھئے: (جب حقیقت یہ ہے تو) پھر تم لوگوں نے ان کو چھوڑ کر کیوں دوسروں کو اپنا مالک و مختار بنا رکھا ہے؟ جنہیں تمہارے نفع و نقصان کا تو کیا خود اپنے ذاتی نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں۔ ان سے پوچھئے: ''کیا اندھا (مشرک) اور دیکھنے والا (موحد) برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا (کفر و شرک اور جہالت کے) اندھیرے اور (ایمان و اسلام کی) روشنی برابر ہیں۔'' (اگر ایسا نہیں ہے تو) کیا جنہیں یہ اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ کہ ان کی نظر میں مخلوق کا معاملہ گڈمڈ ہو گیا ہو (اور اس لئے یہ شرک کر رہے ہوں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ) انہیں (صاف) بتائیں کہ تمام چیزوں کے خالق صرف اکیلئے اللہ ہی ہیں۔ اور کوئی چیز ان کے کنٹرول سے باہر نہیں۔

باطل جھاگ کی طرح ختم ہونے والا ہے وہی آسمان سے پانی برساتے ہیں جسے ندی نالے اپنی اپنی وسعت اور گنجائش کے مطابق لیکر بہہ نکلتے ہیں۔ پھر بہتا ہوا پانی اوپر آنے والے جھاگ کو بھی ساتھ لے کر چلتا رہتا ہے۔ اسی طرح کے جھاگ اُن دھاتوں پر آتے ہیں جنہیں زیورات یا دوسری چیزیں بنانے کے لئے (کاریگر) آگ میں پگھلاتے ہیں۔ اس طرح اللہ حق اور باطل کے معاملے کو واضح فرماتے ہیں۔ جھاگ تو خشک ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن جو چیز (صاف پانی یا خالص دھات) لوگوں کو فائیدہ دیتی ہے۔ وہ دنیا میں (باقی) رہ جاتی ہے۔ اس طرح (اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے) مثالیں بیان فرماتے ہیں۔ جو لوگ اپنے پروردگار کی باتیں مان رہے ہیں۔ ان کے لئے فائیدہ ہی فائیدہ ہے۔ لیکن (ان کے برعکس) جو لوگ (ان کی بات) نہیں مان رہے اگر (قیامت کے دن) ان کے پاس ساری دنیا کی دولت بھی ہو بلکہ اتنی اور بھی (تو بُرے انجام سے بچنے کے لئے) دینے پر تیار ہو جائیں گے مگر یہی لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائیگا اور ان کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہوگا' جو بہت ہی برا مقام ہے۔

عقل مند لوگ (اے پیغمبر!) بھلا وہ شخص جو آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہونے والی باتوں کو

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ
يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ
مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ
الْحِسَابِ ؕ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ
فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ
بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۧ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع
لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿۲۸﴾ الَّذِيْنَ

صحیح اور سچا سمجھتا ہے' کیا وہ اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اس حقیقت سے اندھا ہے؟ (اسے جانتا ہی نہیں) یقیناً نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ جو اللہ سے کیا ہوا وعدہ (اطاعت و بندگی) پورا کرتے ہیں اور کبھی بھی اس وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے جن (آپس کے) تعلقات کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو جوڑتے ہیں اور اس سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ آخرت کے برے محاسبے سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ یہ لوگ (دنیاوی مصائب پر) اللہ کی رضا کے لئے صبر کرتے ہیں۔ نمازوں کو پابندی سے ادا کرتے ہیں' جو کچھ ہم نے انہیں مال و متاع عطا فرمایا ہے ہیں اس میں سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں نیز وہ برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے.......... سدا بہار باغات جن میں (ہمیشہ کے لئے) یہ خود بھی اور (ان کے ساتھ) ان کے باپ دادا' بیویوں اور اولادیں سے جو جو بھی نیک کردار ہوں گے سب داخل ہو جائیں گے۔ ہر دروازے پر فرشتے یہ کہہ کر ان کا استقبال کریں گے: ''آپ لوگوں کو آخرت کا گھر مبارک! یہ (دنیا میں حق پر) صبر و استقامت کے صلے میں آپ کو عطا ہوا ہے اب آپ (یہاں ہر غم' پریشانی اور مصیبت سے) محفوظ ہیں۔'' ان کے برعکس جو لوگ اللہ سے (اطاعت و بندگی کا) پختہ وعدہ کر کے اُسے توڑ دیتے ہیں۔ جن (آپس کے) تعلقات کو اللہ نے جوڑنے کا حکم فرمایا ہے' انہیں توڑ ڈالتے ہیں (اللہ کی نافرمانی کر کے) دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر (دنیا میں) لعنت ہے اور ان کے لئے (آخرت میں) برا ٹھکانہ (دوزخ) ہے۔

دنیاوی مال و سباب حق کا معیار نہیں مال و اسباب دنیا (معیارِ حق نہیں' بلکہ انسان کی آزمائش کا ذریعہ ہے) جسے اللہ چاہتے ہیں زیادہ عطا فرماتے ہیں' جسے چاہتے ہیں کم دیتے ہیں۔ (اسی کی بنیاد پر کئی لوگ) دنیا کی زندگی پرست اور خوش ہیں (انہیں آخرت کی فکر اور پروا ہی نہیں) حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں انتہائی بے حقیقت ہے۔ منکرین یہ بھی کہتے ہیں کہ اس (پیغمبرؐ) پر اس کے مالک کی طرف سے (بطور ثبوت کہ واقعی اللہ کا رسول ہے) نشانی کیوں نہیں اتری؟ (آپؐ) انہیں بتائیں: اللہ (ضدی لوگوں میں سے) جس جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور اپنی طرف رجوع کرنے والوں کو ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

دلی سکون و اطمینان کا ذریعہ: اللہ کا ذکر جو لوگ (اللہ کے احکام) مانتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے سکون ملتا ہے۔ (اور) نوٹ کر رکھو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملا کرتا ہے۔ (یہ بھی یاد رکھو کہ) جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ
اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ
الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ
لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ
كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

اللہ و رسولؐ کی باتیں) مانتے ہیں اور (ان کے مطابق) نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں جنت جیسے) بہترین مقام کی خوش خبری ہے۔

قرآن دنیا میں حق کی علامت ہے (اے پیغمبر!) جس طرح اس سے پہلے کئی امتیں گزری ہیں (اور ان میں ہمارے رسول آ چکے ہیں) اسی طرح ہم نے آپ کو (اس) امت کی طرف بھیجا ہے تا کہ وہ پیغام جو آپ کو (قرآن کے ذریعے) دیا گیا ہے، انہیں پڑھ پڑھ کر سنائیں لیکن یہ لوگ رحمٰن کا انکار کر رہے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ وہی (رحمٰن ہی) تو میرے پروردگار ہیں جن کے سوا کوئی (سچا) حاکم و معبود نہیں، میں انہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور (ہر معاملہ میں) انہی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (یاد رکھو) اگر ایسا قرآن (بھی) ہوتا جس سے پہاڑ چل پڑتے، یا زمین پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں ہو سکتیں (تو پھر بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے) بلکہ یہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں۔ (جب چاہیں کر سکتے ہیں) اس لئے کیا مسلمانوں کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ اگر اللہ چاہیں تو (نشانی کے بغیر بھی) تمام لوگوں کو ہدایت دے سکتے ہیں۔ البتہ کافروں کو ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی رہے گی، یا ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ (ان کے لئے) اللہ کے عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے۔ یاد رکھو! اللہ کبھی بھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتے یقیناً آپؐ سے پہلے بھی پیغمبروں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے۔ اُن (مذاق اڑانے والے) کافروں کو پہلے میں نے مہلت دی (کہ شاید سنبھل جائیں، جب نہ سنبھلے) تو انہیں پکڑ لیا، پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا؟

اللہ نافرمانوں کو لازماً سزا دیں گے بھلا جو (اللہ) ہر شخص کے کرتوتوں سے واقف ہے (وہ انہیں سزا دیئے بغیر چھوڑے گا؟) جب کہ یہ (بے ایمان) اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں آپ ان سے کہو کہ ان (شریکوں) کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جو دنیا میں موجود ہے لیکن (نعوذ باللہ) وہ نہیں جانتے یا (پھر ویسے ہی) منہ آئی بک رہے ہو؟ اصل بات یہ ہے کافروں کو (اپنے مفاد کی خاطر) اپنی چالبازیاں خوش نما معلوم ہوتی ہیں، اس لئے وہ صحیح دین پر نہیں آ رہے (آئیں بھی کیسے؟) جنہیں اللہ گمراہ کر دیں انہیں کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ان کے لئے دنیا میں بھی سزا ہے آخرت کی سزا تو بہت ہی سخت ہے۔ انہیں اللہ (کی اس سزا) سے بچانے والا بھی کوئی نہیں

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے جس جنت کا وعدہ کیا جا رہا ہے، اس کی حقیقت یہ ہے کہ

الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ
عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ٣٥ وَالَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ
بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ٣٦ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا
عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ٣٧ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا ع ١١
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ٣٨ يَمْحُوا اللّٰهُ
مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ٣٩ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ٤٠ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ٤١ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ
يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى
الدَّارِ ٤٢ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

اُس کے درختوں کے نیچے نہریں جاری ہیں' ان کے پھل اور سائے دائمی ہیں۔ یہ انجام اُن لوگوں کا ہے جو اللہ کی نافرمانی سے بچتے (اور ان کی فرمانبرداری کرتے) ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ اللہ کی (فرمانبرداری نہیں کرتے) نافرمانی کرتے ہیں۔ ان کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

کفار کے اعتراضات کے جواب

قرآن کو یہودی عیسائی کیوں نہیں مانتے؟

یہ حقیقت ہے کہ جن لوگوں (یہودیوں' عیسائیوں) کو ہم نے (اس سے پہلے) کتابیں (تورات و انجیل) عطا فرمائی تھیں' وہ (اے پیغمبرؐ) آپ پر نازل ہونے والی (کتاب) پر بھی خوش ہیں (کہ یہ ہماری کتابوں کی تصدیق کرتی اور ہمارے انبیاء کی تعظیم سکھاتی ہے) مگر ان مذاہب میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن کریم کے (توحید و شرک اور حلال و حرام کے متعلق بیان کردہ) بعض احکام کا انکار کرتے ہیں۔ (بہرحال) آپؐ انہیں بتایئے: ''مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی اطاعت و بندگی کروں اور (اس بارے میں) کسی کو بھی ان کا شریک نہ ٹھہراؤں' میں (سب لوگوں کو) انہی کی طرف بلاتا ہوں اور (ہر معاملے میں) انہی کی طرف رجوع کرتا ہوں

قرآن کا نزول عربی میں کیوں؟

(اے پیغمبرؐ! جس طرح سابقہ انبیاء کی کتابیں ان کی قومی زبان میں نازل ہوئی تھیں) اِسی طرح اب قرآن کو ہم نے (آپ کی قومی زبان) عربی میں معیارِ حق بنا کر (آپ پر) نازل فرمایا ہے۔ اب یہ علم آ جانے کے بعد اگر آپ لوگوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے تو یاد رکھئے) اللہ کے مقابلے میں نہ پھر آپ کا کوئی حامی و مددگار ہوگا' نہ ہی کوئی آپ کو (ان کی سزا سے) بچا سکے گا۔

پیغمبر کا بیوی بچوں سے کیا تعلق؟ سابقہ انبیاء نے معجزے دکھائے' آپ کیوں نہیں دکھاتے؟

آپ سے پہلے بھی ہم نے (دنیا میں) بے شمار رسول بھیجے تھے اور انہیں ہم نے بیویاں اور اولاد عطا فرمائی تھی لیکن کسی رسول کو بھی یہ اختیار نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر (اپنی مرضی سے) کوئی معجزہ (یا نشانی) لا کر اپنی قوم کو دکھا دیتا۔

تورات و انجیل کے ہوتے ہوئے قرآن کی کیا ضرورت تھی؟

(یاد رکھئے!) ہر دور کے لئے ایک کتاب (مخصوص) ہے اللہ جو (کتاب) چاہتے ہیں منسوخ کر دیتے ہیں اور جس (کتاب) کو چاہتے ہیں جاری و نافذ فرما دیتے ہیں' کیونکہ اصل کتاب انہی کے پاس (محفوظ) ہے (جس سے نقل ہو ہو کر ہر دور کے لئے کتابیں آتی رہی ہیں)

ہم (کفارِ مکہ) نہیں مان رہے عذاب کیوں نہیں آتا؟

(اے پیغمبر!) جس سزا کی دھمکی ہم ان (کافروں) کو دے رہے ہیں چاہے اس کا کچھ حصہ ہم انہیں آپ کی زندگی میں دکھا دیں' یا اس کے آنے سے پہلے ہی آپ کو دنیا سے لے جائیں۔ بہر حال آپ کا کام صرف (ہمارے) پیغام پہنچانا ہے۔ (ان کے اعمال کا) حساب لینا ہمارا کام ہے۔ کیا یہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم سرزمین (عرب پر اسلام کو غالب کر کے اس) کا دائرہ ہر طرف سے (ان کے لئے) تنگ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ فیصلے اللہ فرما رہے ہیں' کوئی ان کے فیصلوں کو رد کرنے والا نہیں کیونکہ وہ (فوری محاسبہ کر کے) سزا دینے میں بہت تیز ہیں۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے (پیغمبروں کے خلاف) سازشیں کی تھیں (مگر کچھ نہ کر سکے) کیونکہ اللہ کے پاس سب سازشوں کا توڑ ہے۔ ہر شخص جو کچھ بھی کر رہا ہے کہ وہ سب جانتے ہیں۔ کافروں کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر (جنت) کس کو ملتا ہے۔

آپ کے رسول ہونے کا کوئی گواہ؟

کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ انہیں سمجھایئے (تمہارے جاہلوں کے کہنے سے کیا ہوتا ہے)

شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع ٦ ١٢

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ
عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ
ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ
اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾ وَاِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾ ع ١ ١٤
وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ اللہ ہی کافی ہیں (جنہوں نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے) یا وہ شخص (گواہی دے سکتا ہے) جس کے پاس (الہامی) کتابوں کا علم ہے۔

باب: ۱۴ (مکی) — ابراہیم علیہ السلام — آیات: ۵۲ رکوع: ۷

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں

رسول اور کتابیں بھیجنے کا مقصد: لوگوں کو اللہ کی نافرمانی کے اندھیروں سے نکالنا

آپؐ اور قرآن کی رہنمائی قبول نہ کرنے کا نتیجہ دنیا و آخرت میں ذلت و خواری

الف، لام، را۔ (اے پیغمبر!) یہ کتاب ہم آپ کو عطا فرما رہے ہیں تا کہ آپ لوگوں کو ان کے پروردگار کے احکام کی روشنی میں (کفر و شرک کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و اسلام کی) روشنی میں لائیں۔ (اس روشنی میں آنا دراصل) تمام خوبیوں اور ساری کائنات کے مالک و مختار ذات اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنا ہے یاد رہے کہ اس راستے پر نہ چلنے والوں کی (آخرت میں) سخت سزا کے ذریعے بہت بری گت بننے والی ہے کیونکہ یہ لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔ ساتھ ہی دوسرے لوگوں کو اللہ کے راستے پر (چلنے) سے روکتے ہیں بلکہ اس راستے ہی کو ٹیڑھا کر دینا چاہتے ہیں۔ (سچ پوچھو تو) یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل چکے ہیں۔ (انہی کا اعتراض ہے کہ قرآن عربی زبان میں کیوں ہے؟) حالانکہ ہم نے (دنیا میں) جو رسول بھی بھیجا وہ اپنی قومی زبان ہی میں بات کیا کرتا تھا تا کہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو (اللہ کا پیغام) اچھی طرح سمجھا سکے۔ اس کے بعد اللہ جس کو چاہتے ہیں (نافرمانی کرنے پر) گمراہ کرتے ہیں جس کو چاہتے ہیں (اطاعت کرنے پر) ہدایت عطا فرماتے ہیں، وہی (سب کاموں پر) غالب اور (ہر کام میں) حکمت رکھنے والے ہیں۔

اللہ کی فرمانبرداری، نعمتوں کی زیادتی کا سبب نافرمانی عذاب و سزا کا باعث

اس سے پہلے ہم نے موسیٰؑ کو (اپنی قدرت کی) نشانیاں دے کر بھیجا تھا (اور انہیں حکم دیا تھا) کہ اپنی قوم (بنی اسرائیل) کو (جہالت و کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (علم و ایمان کی) روشنی میں لائیں اور انہیں اللہ کی قدرت کے واقعات یاد دلائیں کیونکہ ان واقعات میں ہر صبر و شکر کرنے والے شخص کے لئے (حق پر استقامت اور اللہ کی نعمتوں کی قدر دانی کے) بڑے بڑے دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: ''اللہ نے آپ لوگوں پر جو احسانات فرمائے ہیں انہیں کبھی نہ بھولو یاد ہے جب انہوں نے فرعونیوں سے تمہیں آزادی عطا فرمائی تھی حالانکہ وہ تمہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے (تمہاری قوت ختم کرنے کے لئے) تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے (ذلت و خدمت کے لئے) تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے۔ سوچو، ان حالات میں پروردگار کی طرف سے تمہاری کیسی سخت آزمائش تھی! یہ بھی یاد ہے جب تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا تھا: اگر تم لوگ (ہر حال میں میرا) شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمتیں عطا کروں گا، لیکن اگر ناشکری کرو گے

إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن
بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ مع
فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم
بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ الثلث
أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم
مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ
إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن
نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى
اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ وَ
عَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا ع ١٤
لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ

تو میری سزا بھی بڑی سخت ہے۔''

رسولوں کی قوموں کو راہ ہدایت پر لانے کی کوششیں موسیٰؑ نے مزید فرمایا: اگر (اے بنی اسرائیل!) تم بھی اور دنیا کے سب لوگ مل کر بھی اللہ کے نافرمان ہوجاؤ (تو اللہ کو ذرا بھی پروا نہیں) کیونکہ وہ تو ہر لحاظ سے بے نیاز اور ہر حال میں قابل تعریف (ذات) ہیں۔ کیا تمہیں ان لوگوں کے حالات معلوم نہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (خصوصا) نوحؑ کی قوم' عاد' ثمود اور ان کے بعد آنے والے لوگ جن کی (صحیح تعداد) اللہ ہی جانتے ہیں ان سب کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے انہیں (زبردستی) خاموش کرتے ہوئے کہا: ''ہم تمہاری باتیں نہیں مانتے بلکہ جو دعوت تم ہمیں دے رہے ہو' ہمیں اس میں شک ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں۔'' رسولوں نے فرمایا: ''(او بے وقوفو!) کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو آسمانوں و زمین کو پیدا فرمانے والے ہیں شک ہے؟ (ہائے ہائے!) وہ تو تمہیں بلا رہے ہیں کہ تمہارے گناہ معاف کریں اور (آخرت کی تیاری کے لیے) تمہیں خاص مدت تک مہلت دیں (اور تم بگڑے بیٹھے ہو)'' وہ کہنے لگے: ''(عجیب بات ہے) تم ہماری طرح کے انسان ہو کر ہمیں ان کی اطاعت و بندگی سے روکنا چاہتے ہو جن کی اطاعت و بندگی ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں۔ (اپنے رسول ہونے کی) کوئی واضح دلیل پیش کرو۔'' پیغمبروںؑ نے فرمایا: ''واقعی ہم تمہاری طرح کے انسان ہی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اپنی مہربانی سے اپنا پیغمبر بناتے ہیں۔ رہی نشانی کی بات تو وہ اللہ کی حکم کے بغیر لانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے اس سلسلے میں مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس لئے کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں جبکہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری رہنمائی فرما رہے ہیں۔ جو تکالیف تم ہمیں دے رہے ہو ہم لازماً ان پر صبر کریں گے کیونکہ (ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے) اور جس کو بھی بھروسہ کرنا ہو انہی پر بھروسہ کرے۔

نافرمان قوموں کا برا انجام آخر کافروں نے رسولوں کو نوٹس دیدیا: ''ہمارا دین اختیار کرلو ورنہ ہم تمہیں اپنے وطن سے باہر نکال دیں گے۔''

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ
وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ
جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ
وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا
عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ
مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ ع ٢ ١٥
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا

اس پر ہم نے رسولوں کو تسلی دی (کہ گھبراؤ نہیں) ہم ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ان کے بعد تمہیں اس علاقے میں آباد رکھیں گے۔ یہ انعام وصلہ ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو ہماری جواب دہی اور ہمارے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ چونکہ پیغمبروں نے (ہم سے اپنی) فتح وکامیابی کی دعا کی تھی اس لئے (ان کے) ہر ظالم دشمن نے منہ کی کھائی۔ اس کے بعد (اس کے لئے) دوزخ ہے جہاں اُسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا' جس وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیئے گا پھر بھی بمشکل ہی حلق سے اتار سکے گا' ہر طرف سے اس پر موت (کی سختی) آئے گی' لیکن مر بھی نہیں سکے گا۔ اس کے علاوہ بھی اس کے لئے سخت سخت سزائیں ہیں۔

کافروں کے نیک اعمال ضائع و بیکار اپنے پروردگار کے احکام نہ ماننے والوں کے (نیک) اعمال کی مثال اس راکھ (کے ڈھیر) کی طرح ہے جسے آندھی کے وقت تیز ہوا اڑا کر لے جائے اسی طرح یہ (منکرین حق) بھی اپنے کیئے کا کوئی صلہ نہ پاسکیں گے۔ یہی (کسی انسان کی) انتہائی محرومی ہے۔ کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کو بامقصد (اپنی اطاعت و بندگی کے لئے) پیدا فرمایا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو (تمہاری بدکرداریوں کے باعث) تمہیں فوری طور پر دنیا سے چلتا کریں اور تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئیں (جو تمہاری جیسی نافرمان نہ ہو) یہ کام اللہ کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں۔

بلادلیل اکابرین کی اتباع کرنے والوں کا انجام (وہ وقت جلد آرہا ہے) جب سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور ماتحت لوگ (اپنا انجام دیکھتے ہی اپنے) سرکش اکابرین سے کہیں گے: ''ہم (دنیا میں) آپ کے پیروکار تھے۔ کیا آپ ہمیں اللہ کے عذاب سے بچانے کے لئے کچھ کرسکتے ہیں؟'' وہ جواب دیں گے: اگر اللہ کی طرف سے ہمیں ہدایت نصیب ہوتی تو ہم آپ کو بھی ہدایت کی راہ دکھاتے' اب ہمارا (تمہارا انجام) ایک جیسا ہے' روئیں پیٹیں یا صبر کریں ہمارے لئے اب عذاب سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔''

شیطان کا اعتراف وخطاب اسی طرح جب (جنتیوں کے جنت جانے اور دوزخیوں کے دوزخ کا) فیصلہ ہو جائے گا (اور دوزخی لوگ شیطان کو لعن' طعن کریں گے کہ اس نے ہمیں پھنسایا) تو شیطان ان سے (مخاطب ہوکر) کہے گا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم سے جو وعدے فرمائے تھے وہ صحیح اور سچے تھے (وہ پورے ہو گئے) ان کے برعکس جو وعدے میں نے تم سے کیئے تھے وہ میں پورے نہیں کرسکا (کیونکہ وہ سراسر دھوکہ اور فریب تھے) ویسے میں نے تم پر کوئی زور زبردستی نہیں کی (کہ تم ضرور میری باتیں مان جاتے) میں نے تو محض تمہیں بلایا تم میری باتیں مان گئے' اس لئے اب مجھے لعنت ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ ہی کو لعن طعن کرو

اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ
بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ
حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ
مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ ع ٤
اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ
الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا
فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

آج نہ میں تمہارے کسی کام آ سکتا ہوں' نہ تم میرے کسی کام آ سکتے ہو۔ دنیا میں تم (اللہ کی بجائے میرے حکم مان کر) مجھے (اُن کا) جو شریک ٹھہراتے رہے ہو' میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں کیونکہ ایسے مشرکوں کے لئے دردناک سزا ہے وہ دیکھ لو' جو لوگ (دنیا میں اللہ اور ان کے رسولوں کی باتیں) مانتے اور (ان کے مطابق) نیک اعمال کرتے رہے وہ اب باغوں میں داخل ہو چکے ہیں' جہاں (دودھ' شہد' پاکیزہ شراب اور شیریں پانی کی) نہریں بہہ رہی ہیں۔ اِن (باغوں اور نہروں) میں یہ لوگ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔''دائمی سلامتی مبارک ہو'' سے ان کا استقبال ہوتا رہے گا۔

ایمان و اسلام اور کفر وشرک کی مثالیں کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اچھی بات (اسلام) کی کیسی (پیاری) مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ ایسے صاف ستھرے درخت کی طرح ہے۔ جس کی جڑ (زمین میں) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے۔ اس طرح اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ (اسلام کی باتوں پر) عمل پیرا ہوں۔ اس کے برعکس گندی بات (کفر وشرک) کی مثال گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر ہی اوپر اُگا ہوا ہے جسے کوئی ثبات و استحکام نہیں۔ اللہ مسلمانوں کو (اسلام کی) سچی باتوں کی وجہ سے دنیا اور آخرت (دونوں جگہ حق پر) ثابت قدم رکھتے ہیں۔ لیکن کافروں' مشرکوں کو اللہ بھٹکا دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ جو چاہتے ہیں' کرتے ہیں۔

اسلام قبول نہ کرنے والوں کا انجام کیا آپ ان (کفار قریش) کی حالت نہیں دیکھتے جو اللہ کی نعمت (اسلام) کی ناقدری کرتے ہوئے اسے قبول نہیں کر رہے اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو (بھی تباہی کے گھر جہنم میں جھونک رہے ہیں جس میں یہ (آخرت میں) داخل ہوں گے جو بہت ہی بری قیام گاہ ہے۔ انہی لوگوں نے (اپنے مفاد کے لئے) اللہ کے مدمقابل (دوسرے معبود) بنا رکھے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کے دین سے بھٹکاتے رہیں۔ انہیں بتائیں کہ (دنیا کی چند روزہ زندگی ہے) فائیدہ اٹھا لو' آخرتم (جہنم کی) آگ ہی میں واپس جاؤ گے۔ (اِسی لئے اے پیغمبرؐ!) میرے مسلمان بندوں کو سمجھا دیں کہ نماز کی پابندی کریں اور جو مال و متاع ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے اس میں سے خفیہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ قیامت آ جائے جس میں (دوزخ سے بچنے کے لئے)) نہ کوئی سودے بازی ہو سکے گی اور نہ ہی (کسی کی) دوستی کام آئے گی۔

اللہ کے بے شمار احسانات اور انسان کی احسان فراموشی اللہ ہی نے (جن کی نافرمانیاں کر رہے ہو) آسمانوں و زمین پیدا فرمائے

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَ
سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ ۚ
وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ۧ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا ع ٥ ٧ ١٢
الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ ۭ رَبِّ اِنَّهُنَّ
اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ
وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿٣٨﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ
رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ
الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ۧ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا ع ٦ ٧ ١٨

وہی آسمان سے پانی برسا کر تمہاری خوراک کے لئے پھل (اور فصلیں) اگاتے ہیں' انہی کے حکم سے تمہارے فائدے کے لئے جہاز' کشتیاں سمندروں اور دریاؤں میں چل رہی ہیں' انہی نے دریا' ندیاں تمہارے کام میں لگا رکھے ہیں' سورج اور چاند چکر لگا لگا کر' تمہاری خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح رات دن بھی تمہیں فائدہ پہنچانے میں مصروف ہیں غرضیکہ جس جس چیز کی تمہیں ضرورت ہے وہ تمہیں عطا فرما رہے ہیں بلکہ اللہ کے احسانات اور مہربانیاں (اتنی زیادہ ہیں کہ) اگر تم انہیں شمار کرنا چاہو تو کبھی شمار نہ کرسکو لیکن اِن (احسانات) کے باوجود انسان انتہائی نافرمان اور احسان فراموش ہے۔

اللہ کا خصوصی احسان: عالمی اسلامی مرکز کا قیام

آبادی کے لئے ابراہیمؑ کی دعائیں اور کوشش (اے کفار مکہ!) ذرا یاد کرو جب (تمہارے باپ) ابراہیمؑ نے دعا کی تھی: پروردگار! اِس (مکہ) شہر کو امن کا گہوارہ بنائیں' مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائیں کیونکہ یہ بت (دنیا کے) اکثر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں (پروردگار!) ان میں سے جو شخص میرے (کفر و شرک سے پاک) طریقے کی پیروی کرے وہ تو میرا (ساتھی) ہے لیکن جو شخص میری نافرمانی کرے (آپ چاہیں تو اُسے ہدایت دے کر معاف کر دیں) کیونکہ آپ بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد (اسمٰعیلؑ) کو آپ کے عزت والے گھر (خانہ کعبہ) کے پاس ایسے بیابان میں لا بسایا ہے جہاں کھیتی باڑی نہیں ہو رہی۔ ہمارے آقا! (میں نے اس لئے انہیں یہاں آباد کیا ہے) کہ وہ نمازوں کی پابندی کریں: آپ مہربانی فرما کر لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل فرمائیں اور انہیں پھلوں کا رزق عطا کرتے رہیں امید ہے وہ آپ کے شکر گزار (بندے) بن کر رہیں گے۔ پروردگار! ہم جو کچھ بھی چھپاتے یا ظاہر کرتے ہیں آپ کو تو سب کچھ معلوم ہے کیونکہ زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

قیام کے مقاصد: شکر و عبادت اور گناہوں کی معافی ا(للہ کا شکر ہے) جنہوں نے بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیلؑ اور اسحاق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ) میرے پروردگار دعائیں ضرور سنتے ہیں۔ پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو توفیق عطا فرمائیں کہ ہم نمازوں کی پابندی کرتے رہیں۔ آقا! میری یہ دعا (ضرور) قبول فرمائیں! پروردگار! قیامت کے دن جب حساب لیا جائے تو مجھے' میرے والدین اور سب مسلمانوں کو (ضرور) معاف فرمائیں'

فکرِ آخرت (فوری عذاب نہ آنے کی وجہ سے اے پیغمبرؐ!) آپ کبھی اللہ تعالیٰ کو ان کافروں' مشرکوں کے اعمال و کردار سے غافل نہ سمجھ بیٹھیں۔ وہ تو انہیں صرف

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿٤٢﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي
رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿٤٣﴾ وَأَنْذِرِ
النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا
أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۖ وَإِنْ
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ
رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ
وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ
يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ
وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ
الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا
هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع ٧ ١٩

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ﴿١﴾

اس دن تک مہلت دے رہے ہیں' جس دن (خوف کے مارے ان کی) آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اپنے سر اٹھائے (حشر کے میدان کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے' ان کی نظریں اوپر ہی اوپر لگی اور ان کے دل اڑے جا رہے ہوں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) لوگوں کو اس دن سے خبردار کر دیں جس دن انہیں اللہ کا عذاب آ دبوچے گا اور نافرمان لوگ (چیخ چیخ کر) التجا کریں گے: ''پروردگارا ہمیں تھوڑی سی مہلت دیدیں' اب ہم آپ کی سب باتیں مانیں گے اور پیغمبروں کی پیروی کریں گے۔'' (جواب ملے گا) کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو دنیا میں قسمیں کھایا کرتے تھے کہ تمہیں کون پوچھ سکتا ہے؟ حالانکہ تم ایسے لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے (ہماری نافرمانیاں کر کے) اپنے آپ پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح بھی ہو چکا تھا کہ ہم نے ان سے کیا سلوک کیا تھا اور تمہیں سمجھانے کے لئے ہم نے بہت سی مثالیں بھی بیان فرمائی تھیں۔ بلاشبہ ان (نافرمان) لوگوں نے (حق کے خلاف) خوب خوب چالیں چلی تھیں' لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی سب چالوں کا توڑ تھا (اِسی لئے وہ ناکام ہوئے) ورنہ ان کی چالیں ایسے غضب کی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی (اپنی جگہ سے) ٹل جاتے۔ اس لئے آپ کبھی بھی نہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے کئے گئے (قیامت کی جزا وسزا) کے وعدے کو پورا نہیں فرمائیں گے۔ یقیناً وہ سب (معاملات) پر غالب اور (سخت) انتقام لینے والے ہیں۔

نئے آسمانوں و زمین قیامت کے دن یہ زمین دوسری زمین سے' اسی طرح یہ آسمان (دوسرے آسمانوں سے) بدل دیئے جائیں گے اور سب لوگ (قبروں سے نکل نکل کر) زبردست اکیلے اللہ کے سامنے (حساب کتاب کے لئے) پیش ہو جائیں گے۔ اس روز آپ دیکھیں گے کہ مجرم لوگ گندھک کا لباس پہنے زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں جبکہ ان کے چہرے آگ کی لپیٹ میں آ چکے ہیں ایسا اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے دیا ہے کیونکہ وہ حساب چکانے میں بہت تیز ہیں۔

قرآن: لوگوں کے نام اللہ کا نوٹس یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ تعالیٰ کا آخری) نوٹس (Notice) ہے تاکہ اس کے ذریعے انہیں (آخرت کے برے انجام سے) خبردار کیا جائے اور انہیں یہ حقیقت سمجھائی جائے کہ (تمہارے) حاکم و معبود صرف اکیلے (اللہ) ہی ہیں نیز یہ کہ عقل مند لوگ اِسی کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

باب ۱۵ (مکی) | الحجر | آیات: ۹۹: رکوع: ۶

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' جو بے حد مہربان اور بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

الف' لام' را۔ یہ قرآن نامی کتاب کی آیات ہیں (جو لوگوں کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا
وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ
اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا
مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ
مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ
قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾
لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾ ع ١
وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنٰهَا
مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

ایک وقت آئے گا' جب کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے کہ کاش' وہ (بھی اللہ' رسولؐ کے) فرمانبردار ہوتے (اب چونکہ کفروشرک سے باز نہیں آ رہے اس لئے) انہیں چھوڑ دیں کہ (چندروز) کھائیں پئیں مزے کر لیں اور (دنیا کی) جھوٹی امید میں پھنسے رہیں۔ جلد ہی انہیں حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ ہم نے (اس سے پہلے) جس آبادی کو بھی تباہ فرمایا اس کی مدت عمل ہمارے پاس لکھی ہوئی تھی۔ (یاد رکھو) نہ کوئی قوم (ہمارے) مقررہ کردہ وقت سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے اور نہ ہی وقت پورا ہونے پر ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔

آپ کا مذاق اڑانا (کافر آپ کو مخاطب کر کے) یہ بھی کہتے ہیں "اے وہ شخص جس پر قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ تو (نعوذ باللہ) پاگل ہیں' اگر سچے (رسول) ہیں تو (تصدیق کے لئے) ہمارے سامنے فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتے؟" (انہیں بتایئے) ہم فرشتوں کو ایسے ہی (تماشا دکھانے کے لئے) نہیں بھیجا کرتے' بلکہ وہ (مجرموں کے لئے عذاب کا) فیصلہ لے کر آتے ہیں۔ اس وقت پھر انہیں مہلت نہیں ملا کرتی۔ رہا یہ قرآن (جس کے لانے والے کو پاگل کہہ رہے ہو) اسے ہم نے نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں (کہ اس کی دعوت دنیا میں پھیلے گی اور اس میں کوئی ردو بدل نہ ہو سکے گا۔) یہ حقیقت ہے کہ آپ سے پہلے بھی پچھلی قوموں میں ہم نے رسول بھیجے تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو رسول بھی ان کے پاس آیا اس کا انہوں نے مذاق ضرور اُڑایا اس طرح ہم (مذاق کو) نافرمانوں کی گھٹی میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کو نہیں مانیں گے کیونکہ پہلے لوگوں کا بھی یہی طریق کار رہا ہے۔ بلکہ اگر ہم ان کے لئے آسمان کا بھی کوئی دروازہ (Gate) کھول دیں اور وہ اس (دروازے) کے ذریعے (آسمان پر) دن بھر چڑھتے (اترتے) بھی رہیں تو پھر بھی یہی کہیں کے کہ ہماری تو نظر بندی کر دی گئی ہے' ہم لوگوں پر تو جادو کر دیا گیا ہے (ہم آسمان پر تو نہیں گئے)۔

اللہ کی قدرتیں، حکمتیں

بڑے بڑے برج ہماری قدرت تو دیکھو کہ ہم نے آسمان (دنیا) میں بڑے بڑے برج (Light-Towers) پیدا فرما کر اسے دیکھنے والوں کے لئے سجا اور ہر دشمن شیطان سے اسے محفوظ فرما رکھا ہے۔ اگر وہ چوری چھپے کچھ سننا بھی چاہے تو ایک چمکتا ہوا آگ کا شعلہ اُس کا پیچھا کرتا ہے۔

ضروریاتِ زندگی اسی طرح ہم نے زمین کو بچھایا ہے اور اِسے (قابو رکھنے کے لئے) اس میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں۔ اسی (زمین) سے ہر قسم کی پیداوار مناسب مقدار میں اگاتے ہیں۔ اور اسی (زمین) سے ہم تمہیں بھی

مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ
لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ
بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ
مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ
مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا
فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ
رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٣٧﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ

اور (باقی مخلوقات کو) جن کے تم روزی رساں نہیں ہو تمام ضروریاتِ زندگی عطا کر رہے ہیں۔ ہر چیز کے وسیع ذخائر ہمارے پاس موجود ہیں جو ہم اپنے اندازے کے مطابق مہیا فرماتے رہتے ہیں۔ ہم ہی بھاری بھاری (بادلوں والی) ہوائیں چلا کر پھر آسمان سے پانی برسا کر تمہیں اس سے سیراب کرتے ہیں کیونکہ تمہارے پاس اس کا کوئی (ذاتی) ذخیرہ نہیں۔

زندگی و موت جزا و سزا کے لئے ہم ہی (لوگوں کو) زندگی عطا فرماتے ہیں' ہم ہی (انہیں) موت دیتے ہیں۔ ہم ہی (سب کے مرنے کے بعد ان کے مال و متاع کے) وارث ہوں گے۔ یقیناً ہم ان (سب) لوگوں کو جانتے ہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہم ان لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو (تمہارے) بعد آنے والے ہیں۔ یقیناً آپ کے پروردگار ان (سب) کو (قیامت کے دن جزا و سزا کے لئے اپنے سامنے) جمع فرمائیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ (وہ اپنے سب کاموں میں) حکمت رکھنے والے اور (تمام حالات کو) جاننے والے ہیں۔

انسان کی عزت و تعظیم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم نے ہی (پہلے) انسان کو خشک خمیری مٹی سے پیدا فرمایا اور اس سے پہلے (ابتدائی) جن کو ہم نے تیز آگ سے پیدا کیا تھا۔ پھر وہ وقت قابل ذکر ہے جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا تھا۔ میں خشک خمیری مٹی سے انسان بنا رہا ہوں جب اس کا وجود مکمل ہو جائے اور اس میں میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں تو تم سب اس (کی تعظیم) کے لئے سجدے میں گر جانا۔ چنانچہ سب فرشتوں نے (اسے) اکٹھے سجدہ کیا۔

سجدہ نہ کرنے پر شیطان لعنتی لیکن شیطان نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ''ابلیس! کیا وجہ ہے تم سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوئے؟'' اس نے (اکڑ کر) جواب دیا: ''میں تو ایسے شخص کو سجدہ نہیں کرتا جسے آپ نے خشک خمیری مٹی سے پیدا کیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: (اچھا یہ بات ہے) تو نکلو یہاں سے تم مردود ہو' قیامت کے دن تک تم پر لعنت ہے۔'' اس نے عرض کیا: ''پروردگار! مجھے ان (انسانوں) کے (دوبارہ) زندہ ہونے تک مہلت عطا فرمائیں۔'' پروردگار نے فرمایا: جاؤ تمہیں قیامت کے وقت مقررہ تک مہلت ہے۔'' وہ کہنے لگا: چونکہ آپ نے مجھے (آدم کی وجہ سے) گمراہ فرمایا ہے اس لئے میں بھی ان آدمیوں کو دنیا کی خوش نمائیوں میں (مگن و مست رکھ کر)

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ
أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ع ٣
جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي
صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ
فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي
أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا وقف لازم
قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ
عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾
قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا
خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾
إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا

لازماً ان سب کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا' ہاں اگر آپ کے چند مخلص بندے (بچ جائیں گے تو الگ بات ہے)"۔

شیطان کے پیروکار جہنم میں اللہ نے ارشاد فرمایا: "یہی (خالص بندگی) مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ واقعی میرے بندوں پر تمہارا کوئی زور (اور داؤ) نہیں چل سکے گا البتہ تمہارا زور صرف ان گمراہوں پر چلے گا جو تمہاری پیروی کریں گے۔ ایسے سب (گمراہوں) کے لئے دوزخ کا وعدہ ہے جس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازہ خاص قسم کے گمراہوں کے لئے مخصوص ہے۔

اللہ کے فرمانبردار جنت میں ان کے برعکس اللہ کے فرمانبردار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے (انہیں حکم ہو گا کہ) بلا خوف و خطر جنت میں داخل ہو جاؤ' ان کے دلوں میں دنیا میں (آپس میں) جو خفگی اور ناراضگی تھی وہ ہم دور فرما دیں گے' وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھا کریں گے۔ انہیں وہاں نہ کسی مشقت و تکلیف کا سامنا ہو گا اور نہ ہی انہیں کبھی وہاں سے نکالا جائیگا۔"

نافرمان قوموں کو سزائیں

قومِ لوط (اے پیغمبر!) آپ میرے بندوں کو آگاہ کر دیں کہ میں (فرمانبرداروں کے لئے) بہت ہی معاف فرمانے والا بے حد مہربان ہوں البتہ (نافرمانوں کے لئے) میری سزا انتہائی دردناک سزا ہے۔ نیز (میری سزا کی مثال کے لئے) ان نافرمانوں کو ابراہیمؑ کے مہمانوں کا واقعہ سنایئے کہ جب وہ ان کے پاس آئے تھے تو انہوں نے انہیں سلام کیا تھا۔ (لیکن پیش کردہ کھانا نہ کھانے پر) ابراہیمؑ نے فرمایا: ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے۔" انہوں نے عرض کیا: "ڈرو نہیں، ہم آپ کو (آپ کے ہاں) بڑے ہی صاحب علم بیٹے (اسحاقؑ کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دیتے ہیں۔" وہ بولے: (واہ!) کیا تم اس بڑھاپے میں مجھے (اولاد کی) خوش خبری دے رہو ہو؟ ذرا سوچو تو سہی کیا خوش خبری تم مجھے دے رہے ہو وہ کہنے لگے: ہم آپ کو صحیح اور سچی خوش خبری دے رہے ہیں' آپ مایوس نہ ہوں۔" انہوں نے فرمایا: "اپنے پروردگار کی رحمت سے گمراہ لوگوں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔" (خیر یہ تو ہوا) آنے والو! (اب یہ تو بتاؤ) تمہارا کیسے آنا ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہمیں (لوطؑ کی) بدکردار قوم (کی ہلاکت) کے لئے بھیجا گیا ہے مگر لوطؑ کے سب گھر والوں کو بچا لیں گے سوائے ان کی بیوی کے جس کے متعلق ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے۔

إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٦٠ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلُوْنَ ۝٦١ قَالَ
إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝٦٢ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٦٣
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝٦٤ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٥ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ
مُّصْبِحِيْنَ ۝٦٦ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٦٧ قَالَ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝٦٨ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝٦٩
قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٠ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ
كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٧١ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٢ فَاَخَذَتْهُمُ
الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝٧٣ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٧٤ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝٧٥
وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝٧٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٧
وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝٧٨ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٩ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٨٠
وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٨١ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝٨٢ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝٨٣

کہ وہ (عذاب کے لئے) پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہے گی۔ پھر جب وہ فرشتے ''(خوبصورت لڑکوں کی شکل میں) لوطؑ کے خاندان کے پاس آئے تو لوطؑ نے فرمایا تم لوگ ناواقف معلوم ہوتے ہو'' وہ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس وہ عذاب لے کر حاضر ہوئے جس کے بارے میں یہ (کافر) لوگ شک کیا کرتے تھے ہم (عذاب کا) سچا حکم لے کر آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں اور اس بارے میں ہم بالکل سچ کہہ رہے ہیں اس لئے آپ راتوں رات اپنے گھر والوں کو لے کر (یہاں سے) نکل جائیں اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں۔ یاد رکھیں کہ آپ میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ جس (ملک شام کی) طرف آپ کو جانے کا حکم دیا جا رہا ادھر چلتے جائیں۔ ہم نے لوطؑ کو اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ صبح کے وقت ان (کافروں) کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ اسی دوران شہر کے لوگ (خوبصورت لڑکوں کی خبر سن کر) خوشی کے مارے (لوط کے گھر پر) چڑھ آئے۔ لوطؑ نے فرمایا: ''یہ میرے مہمان ہیں (ان سے بدفعلی کر کے) مجھے ذلیل نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو مجھے رسوانہ کرو'' وہ کہنے لگے: ''کیا ہم نے آپ کو دنیا بھر کے لوگوں کی حمایت (وٹھیکیداری) سے منع نہیں کر رکھا؟'' لوطؑ نے (بے بسی سے) فرمایا: ''اگر تم نے ایسا ہی کرنا ہے تو یہ میری بیٹیاں (نکاح کے لئے) حاضر ہیں۔''

(اے پیغمبر) آپ کی زندگی کی قسم! وہ لوگ (اپنے بدمعاشی کے) نشے میں ایسے سرشار تھے کہ انہیں کچھ اور سوجھ ہی نہیں رہا تھا۔ آخر صبح کی روشنی پھیلتے ہی زبردست دھماکے نے انہیں پکڑا' ہم نے اس بستی کو اوپر نیچے کر کے ان پر کنکریلے پتھر برسائے۔ یقیناً اس واقعہ میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کے) بے شمار دلائل موجود ہیں اور یہ (الٹی ہوئی) بستی بالکل شاہراہ عام پر واقع ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے بہت بڑا نشان عبرت ہے۔

جنگلی قوم اسی طرح (مدین کے قریب) گھنے جنگل میں رہنے والے بھی مشرک و نافرمان تھے۔ چنانچہ ہم نے ان سے (بھی) انتقام لیا اور یہ دونوں (تباہ شدہ بستیاں) عام گزر گاہ کے پاس موجود ہیں۔

قومِ ثمود اسی طرح وادیٔ حجر (قوم ثمود) کے لوگوں نے بھی (ہمارے) رسولوں کو جھٹلایا حالانکہ ہم نے انہیں اپنے واضح دلائل عطا فرمائے تھے لیکن انہوں نے ان کی پروا ہی نہ کی کیونکہ وہ پہاڑوں میں تراشے ہوئے مکانات میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے' مگر جب صبح کے وقت انہیں سخت دھماکے نے آ دبوچا

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ
اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ
الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ
الربع عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
ع ٦ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّ ثَمَانٌ وَّ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشْرَةَ رُكُوْعًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ

تو ان کے بنائے ہوئے (پہاڑی مکان) ان کے کسی کام نہ آسکے۔

مقصد زندگی: اللہ کی اطاعت و بندگی یقیناً ہم نے آسمانوں و زمین کے درمیانی نظام کو ایک خاص مقصد (اپنی عبادت و اطاعت) کے لئے پیدا فرمایا ہے' اس کے لئے قیامت لازماً آئے گی' لہذا آپؐ (منکرین کی بے ہودگیوں پر) خوب صبر و درگزر سے کام لیں کیونکہ آپ کے پروردگار ہی (سب کو) پیدا فرمانے والے اور (سارے حقائق کو) جاننے والے ہیں۔ ہم ہی نے (سورۃ فاتحہ کی) سات آیتیں جو بار بار (نماز میں) پڑھی جاتی ہیں اور یہ بلند مرتبہ قرآن آپ کو عطا فرمائے ہیں' اس لئے آپ اس ساز و سامان زندگی کی طرف جو ہم نے (دنیا کے) مختلف لوگوں کو دے رکھا ہے نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور نہ ان (کی دین سے دوری) پر افسوس کریں بلکہ مسلمانوں سے (خواہ کیسے غریب ہوں ہمیشہ) نرمی و شفقت سے پیش آئیں اور انہیں بتائیں کہ میں تو (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) علی الاعلان خبردار کرنے والا ہوں۔ (یہ بھی اسی طرح کی تنبیہ ہے) جیسی تنبیہ ہم نے اُن فرقہ پرستوں کو کی تھی جنہوں نے اپنے قرآن (تورات) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہے۔ آپؐ کے پروردگار کی قسم! ہم ضرور ان سب لوگوں سے جواب طلبی کر کے رہیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے تھے۔

اس لئے آپ کو جس جس بات کا حکم دیا جارہا ہے اُسے کھول کھول کر بیان کرتے جائیں اور اور مشرکوں کی (مخالفت کی) ذرا بھی پروانہ کریں۔ مذاق اڑانے والوں کی جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو معبود ٹھہرا رہے ہیں خبر لینے کے لئے آپ کی طرف سے ہم ہی کافی ہیں۔ انہیں عنقریب (اپنا انجام) معلوم ہو جائیگا۔

پریشانیوں کا علاج ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کفار) کی باتوں سے آپ کا دل پریشان ہوتا ہے' لیکن (اس کا علاج یہ ہے کہ) آپؐ اپنے پروردگار کی تعریف و تسبیح اور نماز ادا کرتے رہیں اور اپنی موت آنے تک انہی کی اطاعت و بندگی میں مصروف رہیں۔

باب ۱۶ | نحل: شہد کی مکھی | آیات ۱۲۸: رکوع ۱۶

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں (اے کافر و مشرکو!) اللہ کا عذاب آیا ہی چاہتا ہے۔' اب خواہ مخواہ اس کے لئے جلدی نہ مچاؤ (اے پیغمبرؐ!) اللہ اس شرک سے بالکل پاک اور بری ہیں۔ جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں۔ وہ اپنا پیغام اپنی مرضی سے اپنے جس بندے پر چاہتے ہیں فرشتوں کے ذریعے نازل فرما دیتے ہیں۔

أَنْ أَنْذِرُوٓا أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ
نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤﴾ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ
فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ
تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَّمْ
تَكُونُوا بٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ؕ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا
لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ
لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ الَّذِيٓ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ ع
شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ
وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ إِنَّ فِي
ذٰلِكَ لَأٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِأَمْرِهِ ؕ إِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَأٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ؕ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَأٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِي
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

وہ (پیغام) یہ ہے کہ لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں ہے اس لئے (ہر وقت) میری نافرمانی سے بچتے رہو۔

اللہ کے حاکم و معبود ہونے کے دلائل

وہی آسمانوں و زمین کے خالق انہی (اللہ) نے آسمانوں و زمین کو خاص مقصد (اپنی اطاعت و بندگی) کے لئے پیدا فرمایا ہے اُن کی ذات ہر اس شرک سے پاک ہے جس میں لوگ مبتلا ہیں۔

انسان انہی کی تخلیق انسان کو (بھی) انہی نے (ایک گندے قطرے) منی سے پیدا فرمایا ہے' پھر دیکھ لو وہی (ان کے بارے میں کس طرح) بڑھ بڑھ کر بحث و تکرار (انکار اور کفر و شرک کی باتیں) کر رہا ہے۔

مویشی پیدا فرمانا انہی نے مویشی چوپائے پیدا فرمائے ہیں' جن (کی کھال اور اون) کے لباس تمہیں سردی سے بچاتے ہیں۔ (ان سے) اور بھی کئی طرح کے فائیدے حاصل کرتے ہو' نیز ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن (کی چربی اور گوشت) کو تم کھاتے ہو۔ پھر تمہارا انہیں صبح کے وقت چرنے کے لئے لے جانا اور شام کو چرا کر واپس لانا اس میں تمہارے لئے عزت و شان بھی ہے۔ یہ جانور تمہارے مال و اسباب اٹھا کر (دور دراز) شہروں تک لے جاتے ہیں۔ (ان کے نہ ہونے کی صورت میں تم سخت تکلیف اور تھکاوٹ کے بغیر وہاں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ یقیناً تمہارے پروردگار تم پر بے حد شفقت فرمانے والے' انتہائی مہربان ہیں۔ انہی نے گھوڑے' خچر اور گدھے پیدا فرمائے ہیں تا کہ ان پر سواری بھی کرو اور وہ تمہاری شان و شوکت کا باعث بھی ہوں۔ وہ آئندہ بھی ایسی چیزیں پیدا فرماتے رہیں گے جو (اب) تمہارے علم میں نہیں ہیں۔

سیدھے راستے کی طرف رہنمائی اسی طرح (دنیا میں زندگی گزارنے کے صحیح اور) سیدھے راستے کی رہنمائی بھی اللہ ہی فرماتے ہیں۔ ورنہ (گمراہی کے) ٹیڑھے راستے بھی موجود ہیں۔ لیکن اگر اللہ (زبردستی کرنا) چاہتے تو سب (انسانوں) کو سیدھے راستے پر چلا دیتے (مگر اس صورت میں انسان کے ارادہ و عمل کی آزمائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا)۔

بارش برسانا وہی (اللہ) تمہارے لئے آسمان سے پانی برساتے ہیں' جو تمہارے پینے کے کام بھی آتا ہے اور اسی سے تمہارے جانوروں کے لئے چارہ (وگھاس) اگتا ہے۔ اسی پانی سے وہ تمہارے لئے غلہ' زیتون' کھجور' انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا فرماتے ہیں۔ سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے لئے یقیناً یہ (اللہ کی قدت کی) بہت بڑی دلیل ہے۔

مظاہر قدرت انہی (اللہ) نے رات' دن' سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ اِسی طرح ستارے بھی انہی کے حکم سے تمہاری خدمت پر مامور ہیں عقل مند لوگوں کے لئے یقیناً یہ بھی (ان کے قادر مطلق ہونے کے) زبردست دلائل ہیں۔ اسی طرح انہوں نے مختلف رنگ و شکل کی جو بے شمار چیزیں دنیا میں پھیلا رکھی ہیں وہ بھی نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی بڑی) دلیل ہیں۔ نیز انہی نے سمندر کو بھی تمہاری خدمت کے لئے پابند کر رکھا ہے کہ اِس سے (مچھلیاں نکال کر ان کا) ترو تازہ گوشت کھاؤ اور اِسی (سمندر) سے اپنے پہننے کے لئے زینت کی چیزیں (موتی' مونگے' مرجان وغیرہ) نکالو۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ
يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ
ع ٢ ١٢ ٨ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ ع اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ
مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ
رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
ع ٣ ١٤ ٩ يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ
الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

تم یہ بھی دیکھ رہے ہو **گے** بحری جہاز (تجارتی سازوسامان اٹھائے ہوئے) سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے چلا جارہا ہے تا کہ تم حلال روزی حاصل کر کے (اللہ کے) شکر گزار بندے بن جاؤ۔ اسی طرح انہوں نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں۔ تا کہ وہ تمہیں لے کر ہچکولے نہ کھاتی رہے۔ اسی طرح انہوں نے (پہاڑوں سے) دریا جاری فرما دیئے ہیں اور (ان میں) قدرتی راستے (درّے) بنا دیئے تا کہ (آسانی سے) منزل مقصود پر پہنچ سکو۔ اسی طرح انہوں نے (زمین میں راستہ بتانے والی) کئی اور علامات (ٹیلے' ندی' نالے جنگل' جھاڑیاں) بھی رکھ دی ہیں۔ اسی طرح لوگ ستاروں سے بھی اپنے راستے معلوم کر لیتے ہیں۔

مخلوق' خالق کے برابر نہیں: شریک کیسے ہوگئی؟ (اب بتاؤ) جو (اللہ اتنی مخلوقات) پیدا فرماتے ہیں کیا وہ ان (بتوں یا مردہ بزرگوں) کے برابر ہو گئے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے؟ کیا تم لوگ (اتنی موٹی بات بھی) نہیں سمجھتے؟ حالانکہ اگر تم لوگ اللہ کی (عطا کردہ) نعمتوں اور احسانات کو گننا چاہو تو گن بھی نہیں سکتے۔ حقیقت یہ کہ اللہ بہت ہی درگزر فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں (ورنہ تم مشرکوں' منکروں کا کچومر نکال دیتے) یاد رکھو! تم جو کچھ بھی (دل میں) چھپاتے یا (زبان سے) ظاہر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتے ہیں۔ لوگ اللہ کے علاوہ جن جن (مرحوم بزرگوں) کو بھی (حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر) پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود (اللہ کی پیدا کردہ) مخلوق ہیں۔ مر چکے ہیں' زندہ نہیں ہیں' انہیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟ (لوگو!) تمہارے حاکم و معبود صرف ایک ہی حاکم و معبود (اللہ ہی) ہیں۔ مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے' ان کے دل اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہے کیونکہ وہ (حق کے مقابلے میں) اکڑے ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ان کے سب ظاہری و باطنی حالات کو جانتے ہیں (اور) یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ (حق کے خلاف) اکڑنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اللہ کے نافرمانوں کا برا انجام جب بھی ان لوگوں سے (قرآن کے متعلق) پوچھا جاتا ہے: "یہ تمہارے آقا و مالک نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں: "(کچھ نہیں) محض پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔" (ان کے اس کہنے کا نتیجہ یہ ہوگا) کہ قیامت کے دن (اپنے گناہوں کے) سارے بوجھ کے ساتھ یہ اُن لوگوں (کے گناہوں) کے بوجھ کا حصہ بھی اٹھائیں گے جنہیں یہ بغیر سوچے سمجھے (ایسی باتیں سنا سنا کر) گمراہ کر رہے ہیں۔ دیکھ لو کیسے برے برے بوجھ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں! ان سے پہلے بھی لوگ (حق کے خلاف) سازشیں کر چکے ہیں' مگر اللہ نے اُن کی (سازشوں) کی بنیاد جڑ سے اکھاڑ پھینکی جس کی چھت اُن کے اوپر آ گری۔ اس طرح ان پر ادھر سے عذاب آیا جدھر سے آنے کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ (اس پر بس نہیں) قیامت کے روز انہیں اللہ مزید ذلیل و خوار کریں گے جب ان سے پوچھیں گے

اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِيۡهِمۡ‌ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا
الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡىَ الۡيَوۡمَ وَالسُّوۡٓءَ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَۙ ٢٧ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ
الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ‌ فَاَلۡقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ
سُوۡٓءٍ‌ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ٢٨ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ٢٩ وَقِيۡلَ
لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ‌ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا
فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ‌ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ
الۡمُتَّقِيۡنَۙ ٣٠ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ
لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ‌ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ ٣١ الَّذِيۡنَ
تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ‌ۙ ادۡخُلُوا
الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ٣٢ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ
الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ اَمۡرُ رَبِّكَ‌ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ٣٣
فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ
ع يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ٣٤ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدۡنَا
مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ نَّحۡنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ

’’کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (اہل حق سے) جھگڑا کیا کرتے تھے؟‘‘ جن لوگوں کو دنیا میں حقیقت کا علم عطا ہوا تھا وہ پکار اٹھیں گے: ’’آج نافرمانوں کی ذلت و بدبختی کا دن ہے۔‘‘ یہ لوگ فرشتوں کے جانیں نکالنے تک (دنیا میں شرک میں مبتلا رہ کر) اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے لیکن (فرشتوں کے سامنے آتے ہی) اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں: ’’ہم تو کوئی بھی برا کام نہیں کر رہے تھے۔‘‘ (فرشتے جواب دیتے ہیں) کیوں نہیں (کر رہے تھے)، جو کچھ بھی کر رہے تھے، اللہ اُسے خوب جانتے ہیں۔ اس لئے دوزخ کے دروازوں میں سے گزرتے ہوئے (دوزخ میں) داخل ہو جاؤ۔ (اب) تم ہمیشہ اسی میں رہو گے۔‘‘ دیکھ لو (حق کے خلاف) اکڑنے والوں کا انجام کیسا بُرا ہے!

اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کا بہترین انجام ان کے برعکس جب اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے آقا و مالک نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: ’’(انہوں نے) بہترین چیز نازل فرمائی ہے۔‘‘ یاد رکھو! جو لوگ اس دنیا میں (اللہ کے احکام کے مطابق) اچھے کام کر رہے ہیں انہیں (اس دنیا میں بھی) اچھا بدلہ اور صلہ ملے گا۔ آخرت کا گھر تو ان کے لئے لازما بہترین (گھر) ہے۔ دیکھ لو، اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے کتنا اچھا گھر (تیار) ہے!............ ہمیشہ رہنے والے باغات میں ان کا قیام، جہاں (دودھ، شہد، پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں۔ جو کچھ وہ چاہیں گے، انہیں وہاں ملے گا۔ اس طرح اللہ اپنی نافرمانی سے بچنے والوں کو نوازیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی جانیں فرشتہ اس حالت میں نکالتے ہیں کہ وہ (ہر قسم کے کفر و شرک سے) پاک صاف ہوتے ہیں۔ وہ (فرشتے) السلام علیکم سے (ان کا استقبال کر کے) عرض کرتے ہیں: آپ اپنے ان (نیک) اعمال کی وجہ سے جو (دنیا میں) کرتے رہے ہیں، اس جنت میں داخل ہو جائیں۔‘‘

کافروں، مشرکوں کی بے حسی اور ان کے حیلے بہانے (اے پیغمبرؐ! اتنا سمجھانے کے باوجود) کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی جانیں نکالنے کے لئے) آ جائیں یا آپ کے آقا و مالک کا عذاب انہیں آ پکڑے ایسا ہی ان سے پہلے لوگوں نے بھی کیا تھا۔ پھر اللہ نے (عذاب بھیج کر) ان پر ظلم نہیں فرمایا تھا بلکہ وہ خود ہی (کفر و شرک کر کے) اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے تھے۔ آخر انہیں اپنی برائیوں کا برا انجام دیکھنا پڑا اور وہی عذاب ان پر مسلط ہو گیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ مشرک لوگ یہ بھی کہتے ہیں: ’’(ہمارا کیا قصور؟) اگر اللہ چاہتے تو نہ ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادے ان کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی کرتے اور نہ ہی ہم ان کے (حکم کے) بغیر کسی (حلال) چیز کو حرام قرار دے سکتے۔‘‘

مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى
الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى
اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا
ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

النصف

(اے پیغمبر!) ایسے ہی حیلے بہانے ان سے پہلے لوگ بھی کرتے رہے ہیں حالانکہ پیغمبروں کا کام صرف (لوگوں تک ہمارے احکام) واضح طور پر پہنچانا ہوتا ہے (احکام پر زبردستی عمل کروانا ان کی ذمہ داری نہیں ہے) اِسی مقصد کے لئے ہم نے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی رسول (یہ حکم دے کر) ضرور بھیجا ہے کہ اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرو۔ اور (اللہ کے) باغیوں (کی اطاعت و بندگی) سے بچو چنانچہ ان میں سے کسی کو (اپنا حکم ماننے پر) اللہ نے ہدایت عطا فرمائی اور ان میں سے کسی پر (حکم نہ ماننے پر) گمراہی مسلط ہو گئی۔ چنانچہ دنیا میں چل پھر کر دیکھ لو (ہمارے احکام) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔

کسی کو ہدایت دے دینا پیغمبر کے اختیار میں نہیں (اے پیغمبرؐ!) آپ ان (کافروں) کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے خواہ کتنی ہی خواہش (و کوشش) کریں (کچھ نہیں ہوسکتا) کیونکہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو (ان کے انکار اور ہٹ دھری کی وجہ سے) گمراہ کر دیتے ہیں پھر انہیں ہدایت نہیں دیا کرتے۔ ایسے لوگوں کی کوئی مدد بھی نہیں کرسکتا۔

قیامت کا آنا یقینی اور لازمی یہ (کافر) لوگ (اپنی ظرف سے) بڑے یقین و اعتماد سے (اس بات کی) قسمیں کھا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی مرنے والے کو دوبارہ زندہ نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں (ضرور زندہ فرمائیں گے یہ ان کا) سچا وعدہ ہے (جس کا پورا کرنا) ان پر لازمی ہے۔ مگر اکثر لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں آ رہا۔ لیکن (مردوں کا دوبارہ زندہ کرنا) اس لئے (ضروری) ہے کہ لوگ دنیا میں جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اصل حقیقت ان پر واضح فرمائیں اور اس لئے بھی (ضروری) ہے کہ نافرمانوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔

قیامت کا آنا مشکل نہیں (ویسے مردوں کا دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل بھی نہیں کیونکہ) جب ہم کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں۔ تو ہم اُسے صرف یہ کہتے ہیں کہ ہو جا' اور وہ کام ہو جاتا ہے۔

ہجرت کے فائیدے یاد رکھو! جو لوگ (کافروں کے) ظلم سہنے کے بعد اللہ کی خاطر (ایمان بچانے کے لئے) اپنے وطن چھوڑ جاتے ہیں انہیں ہم دنیا میں بھی اچھا بدلہ عطا فرمائیں گے۔ آخرت کا اجر و بدلہ تو خیر بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ مظلوم لوگ اس حقیقت کو سمجھ جائیں جو صبر و استقامت سے اپنے آقا و مالک کے بھروسے پر (دنیا میں حق کی سر بلندی کے لئے) کام کر رہے ہیں۔

انبیاؑ انسان اور مرد (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپؐ سے پہلے جتنے رسول بھی اپنا پیغام دے کر واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ (دنیا میں) بھیجے وہ (سب کے سب انسان اور) مرد ہی تھے (اعتراض کرنے والو!) اگر تمہیں اس بات کا علم نہیں تو (اہل کتاب کے) اہل علم حضرات سے پوچھ لو۔

نبی کا کام: اللہ کے کلام کی وضاحت اسی طرح ہم نے یہ (قرآن بطور ھدایت و) نصیحت نامہ آپؐ پر اس لئے نازل فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے (اپنے قول و عمل سے) ان کے لئے آئی ہوئی اس تعلیم کی پوری وضاحت کر دیں تا کہ وہ اس پر عمل کرنے کے لئے فکر مند ہوں۔

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ
فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ
فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ
شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ
دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ
رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ ع ٦ ١٢
اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ
فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ
وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ
ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا
آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ
نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾
وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا

نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے کیا وہ لوگ جو (آپؐ کے خلاف) بری بری چالیں چل رہے ہیں اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دیں یا اُدھر سے ان پر عذاب لے آئیں جدھر سے اس کے آنے کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو یا اچانک چلتے پھرتے ہی انہیں پکڑ لیں یا انہیں اس حالت میں پکڑ لیں جب انہیں (خود بھی) پکڑے جانے کا خوف ہو؟ بہر حال وہ کسی طرح بھی اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمہارے پروردگار ہی ترس کھانے والے' انتہائی رحم فرمانے والے ہیں۔ (کہ انہیں سنبھلنے کا موقع دے رہے ہیں۔)

انسان کے علاوہ تمام مخلوقات اللہ کی اطاعت و بندگی کر رہی ہیں کیا یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے کہ (کس طرح) ان کے سائے (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں عاجزی سے جھک جھک کر اللہ کو سجدے کر رہے ہیں۔ اِسی طرح آسمانوں و زمین میں جتنے بھی جاندار اور فرشتے ہیں (سب کے سب اطاعت و بندگی میں) اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں اور (اس معاملے میں) کبھی بھی سرتابی نہیں کرتے بلکہ اپنے پروردگار سے جو ان کے اوپر (عرش پر) موجود ہے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں اور (ہمیشہ) وہی کرتے ہیں جس کا انہیں (ان کی طرف سے) حکم ہوتا ہے۔

انسان کو بھی اطاعت و بندگی کا حکم اسی طرح اللہ تعالیٰ نے (انسانوں کو بھی) حکم دے رکھا ہے کہ ایک سے زیادہ حاکم و معبود نہ بناؤ۔ صرف وہی ایک (اللہ ہی) حاکم و معبود ہیں۔ اس لئے مجھ (اللہ) ہی سے ڈرو کیونکہ آسمانوں وزمین میں سب کچھ انہی کا ہے۔ اسی لئے ہمیشہ کی اطاعت و بندگی بھی انہی کا حق ہے۔ کیا پھر بھی تم اللہ کے علاوہ دوسروں سے ڈرتے ہوئے (اُن کی اطاعت و بندگی کرتے ہو)؟ حالانکہ تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب کی سب اللہ کی دی ہوئی ہیں۔ اسی طرح جب تمہیں کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (اسے دور کرانے کے لئے) انہی کے سامنے آہ وزاری کرتے ہو۔ پھر جب وہ تکلیف تم سے دور فرما دیتے ہیں تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ (دوسروں کو) شریک کرنے لگتے ہیں جو (صاف اور صریح) ہماری عطا کردہ نعمتوں کی ناقدری و ناشکری ہے۔ بہر حال (چند روز) فائدہ اٹھالو۔ عنقریب تمہیں (حقیقت) معلوم ہو جائے گی۔

انسانوں کی مختلف گمراہیاں

غیر اللہ کی نذرو نیاز اور (تماشا دیکھو) ہم نے انہیں جو رزق دے رکھا ہے اس میں سے ان (شریکوں) کے لئے جن کو یہ جانتے بھی نہیں (محض بھیڑ چال کے طور پر ان کی نذرونیاز کا) حصہ مقرر کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی قسم! ہم ضرور (قیامت کے روز ان سے) اس جھوٹ سازی کی باز پرس کریں گے۔

فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا اور (سنو) یہ لوگ (فرشتوں کو) اللہ کی بیٹیاں قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ (اللہ اس جھوٹ سے بری اور) پاک ہیں۔ جب کہ (یہ لوگ) خود اپنے لئے بیٹے چاہتے ہیں ان میں سے خود جب

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾ ج
يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى
هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ
ع ٧ ١٤ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ
لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ
لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ
ع ٨ ١٥ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع
وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ
بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ

کسی کو (اپنے ہاں) بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو (رنج کے مارے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور (اس غم کی وجہ سے) اندر ہی اندر گھٹ کر رہ جاتا ہے اور خبر ملنے کے بعد شرم کے مارے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ) آیا ذلت قبول کر کے اس (بیٹی) کو (زندہ) رہنے دے یا اسے مٹی میں دبا دے؟ افسوس (اللہ کے بارے میں) یہ لوگ کتنی بری رائے رکھتے ہیں!

اللہ کے لئے بری صفات تجویز کرنا حالانکہ بری صفات کے حامل تو آخرت کو نہ ماننے والے ہیں' جبکہ اللہ تو عمدہ ترین اور بلند ترین صفات کے مالک ہیں اور وہی سب پر غالب اور حکمت میں کامل ذات ہیں۔ اب اگر اللہ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے فوراً پکڑنے لگیں تو دنیا میں کوئی جاندار بھی زندہ نہ چھوڑیں' مگر وہ انہیں ایک وقت مقررہ تک مہلت دے رہے ہیں پھر جب ان کا وہ وقت آ جائے گا تو اس سے ایک سیکنڈ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکیں گے۔ یہ لوگ اللہ کی طرف وہ وہ باتیں (مثلاً بیٹیاں اور شرک) منسوب کرتے ہیں جو خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔

آخرت میں بھلائی کے دعوے ان کی زبانیں یہ جھوٹ بھی کہہ رہی ہیں کہ ان کے لئے (آخرت میں) بھلائی ہی بھلائی ہے (بھلائی تو خیر کیا ہو گی) البتہ ان کے لئے دوزخ کی آگ ضرور ہے جس میں یہ سب سے پہلے داخل ہوں گے۔

اپنی بدکرداریوں کو اچھا سمجھنا ہمیں اپنی ذات کی قسم! آپؐ سے پہلے بھی ہم نے قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے لیکن شیطان نے انہیں ان کی بدکرداریاں عمدہ کر کے دکھائیں۔ آج بھی وہی (شیطان) ان کافروں کا سرپرست بنا ہوا ہے' حالانکہ انہیں دردناک سزا ملنے والی ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ کتاب (قرآن کریم) آپؐ کو عطا فرمائی ہے کہ آپ ان کے آپس کے اختلافات (کی حقیقت) ان پر واضح کر دیں اور یہ کتاب حق کو ماننے والوں کے لئے رہنمائی اور رحمت کا باعث بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور ان کی قدرتیں

بنجر زمین کو آباد فرمانا اللہ ہی آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعے بنجر (و بے آباد) زمین کو سرسبز و شاداب فرماتے ہیں۔ یقیناً ایسا ہونے میں ان لوگوں کے لئے جو (حق بات توجہ سے) سنتے ہیں (اللہ کی قدرت کی) بہت بڑی نشانی ہے۔

خون اور گوبر کے درمیان سے دودھ نکالنا اسی طرح تمہارے لئے چارپایوں میں بھی سوچنے سمجھنے کا مقام ہے کہ ان کے پیٹوں کے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلا رہے ہیں' جو پینے والوں کے لئے انتہائی مزیدار ہوتا ہے۔

ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا
حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاَوْحٰی رَبُّكَ
اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ
مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ
رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ
شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ۙ۫ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ ع ٩ ١٥
فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا
بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَةً وَّ
رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ
هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ۙ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ
لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿٧٣﴾ ۚ
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

درختوں سے غذائیں اور مشروبات عطا کرنا اِسی طرح کھجور اور انگور کے پھلوں سے بھی تم (اپنے لئے) مزیدار مشروبات اور عمدہ غذائیں تیار کر لیتے ہو۔ اس میں بھی سمجھ دار لوگوں کے لئے (اللہ کے قادر مطلق ہونے کی) زبردست نشانی ہے۔

شہد مہیا کرنا اسی طرح آپؐ کے پروردگار نے شہد کی مکھی کو حکم دے رکھا ہے کہ پہاڑوں' درختوں اور (چھپروں پر) چڑھائی ہوئی بیلوں میں چھتے بنا کر' اپنے پروردگار کے سکھائے ہوئے طریقوں سے ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوسا کر۔ (چنانچہ اس طرح) ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کی پینے کی ایک چیز (شہد) نکلتی ہے جس میں لوگوں (کی بیماریوں) کے لئے شفا ہوتی ہے۔ یقیناً اس میں بھی غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے (اللہ کے قادر و کریم ہونے کی) بہت بڑی نشانی ہے۔

زندگی و موت دینا اِسی طرح (اے انسانو!) اللہ ہی تمہیں پیدا فرماتے ہیں' پھر وہی تمہیں موت دیتے ہیں' تم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں (موت سے پہلے) بڑھاپے کی بدترین حالت کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ (اس وقت ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس عمر سے) پہلے وہ بہت کچھ جانتے تھے' لیکن اب کچھ بھی نہیں جانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ (دائمی) علم والے اور دائمی قدرت والے تو اللہ ہی ہیں۔

مال و دولت عطا کرنا یقیناً اللہ نے تمہیں ایک دوسرے سے زیادہ دنیاوی مال و دولت عطا فرمایا ہے۔ لیکن جنہیں زیادہ مال عطا ہوا ہے وہ کبھی بھی زائید مال اپنے غلاموں (یا نوکروں) کو دیکر انہیں اس معاملے میں اپنے برابر نہیں کرتے۔ پھر (بندوں کو اللہ کے برابر کر کے) اللہ کے احسانات کے منکر کیوں ہیں؟

بیویاں' بیٹے' کھانے پینے کی چیزیں مہیا فرمانا اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں۔ ان بیویوں سے تمہیں بیٹے اور پوتے عطا فرمائے نیز کھانے کے لئے عمدہ عمدہ چیزیں مہیا فرمائیں۔

اللہ کے سوا کوئی کچھ نہیں دے سکتا پھر بھی کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں (کے احسانات) کو مانتے ہیں اور (معبودِ حقیقی) اللہ کے احسانات کے منکر ہیں؟ یاد رکھو! اللہ کے علاوہ یہ لوگ جن جن کی بندگی و اطاعت کرتے ہیں وہ نہ ہی انہیں آسمانوں و زمین سے رزق دینے کا کوئی اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ اس لئے (دنیاوی بادشاہوں پر قیاس کر کے) اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑا کرو کیونکہ (سارے حقائق جاننے کے علاوہ صحیح مثال بیان کرنا) اللہ ہی جانتے ہیں' تم لوگ نہیں جانتے۔

لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧٤ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى
شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
هَلْ يَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٦ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ ع ١٢
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝٧٧ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ۙ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ
السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۝٧٩ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ
اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٨٠ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا

شرک کی تردید کے لئے مثالیں اللہ (خود) ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ ایک غلام ہے جو کسی (دوسرے شخص) کی ملکیت ہے اُسے خود کسی بات کا اختیار اور قدرت نہیں جب کہ اس کے مقابلے میں دوسرا شخص ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب مال و دولت دے رکھا ہے جسے وہ کھلے اور چھپے (ہر طرح) خرچ کرتا ہے۔ بتاؤ کیا یہ دونوں (آدمی) برابر ہیں؟ (اگر بتائیں کہ نہیں برابر نہیں ہو سکتے تو کہیئے کہ) اللہ کا شکر ہے (کہ کچھ تو سمجھے) مگر بہت سے لوگ اتنی (واضح) بات بھی نہیں سمجھتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتے ہیں کہ دو آدمی ہیں جن میں سے ایک گونگا ہے جسے کسی بات کا کوئی اختیار و قوت نہیں بلکہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے' مالک اُسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر کی خبر نہیں لاتا۔ کیا یہ شخص اس (دوسرے) شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خود بھی راہ راست پر ہے اور دوسروں کو بھی حق وانصاف کی تلقین کر رہا ہے؟

ہر چیز اللہ کے علم و اختیار میں

قیامت لانے کا اختیار یاد رکھیں' آسمانوں و زمین کے سب پوشیدہ معاملات صرف اللہ ہی کے علم (و اختیار) میں ہیں۔ قیامت کا لانا بھی (ان کے نزدیک) پلک جھپکنے کی دیر ہے بلکہ اس سے بھی جلد (جب قائم کرنا چاہیں گے' قائم کر دیں گے) کیونکہ وہ تو ہر کام کرنے پر (فوری) قدرت رکھتے ہیں۔

انسان کی پیدائش اور اعضائے جسمانی دیکھتے نہیں کہ اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے (اس حالت میں) نکالا کہ تمہیں (کسی چیز کا) کوئی علم اور خبر ہی نہ تھی' پھر انہوں نے تمہیں (سننے کے لئے کان' (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سوچنے سمجھنے کے لئے) دل عطا فرمائے تاکہ تم (دنیا میں) ان کے شکر گزار (بندے) بن کر رہو۔

پرندوں کا فضا میں اڑنا کیا یہ لوگ پرندوں کو نہیں دیکھ رہے کہ کس طرح اللہ کے حکم سے آسمانی فضا میں اڑتے پھر رہے ہیں' اُنہیں اللہ کے سوا کون سنبھالے ہوئے ہے؟ ماننے والوں کے لئے تو یہ (اللہ کی قدرت کے) زبردست دلائل ہیں۔

گھر اور خیمے اور (دیکھو) اللہ ہی نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو ٹھہرنے اور سکون کی جگہ بنایا ہے نیز چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ایسے گھر (خیمے) بنائے ہیں جنہیں تم قیام اور سفر کے دوران ہلکا پھلکا محسوس کرتے ہو۔ پھر انہی چوپایوں کی اُون' پشم اور بالوں سے ایسے ایسے سامان اور چیزیں (کمبل' قالین وغیرہ) بنا دیں جو (تمہیں) زندگی میں کام آتی ہیں۔

سائے اسی طرح اللہ نے اپنی پیدا کردہ چیزوں (پہاڑوں ة درختوں' مکانات' خیموں اور بادلوں) کے سائے (دھوپ سے بچانے کے لئے) تمہیں مہیا فرمائے۔

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ
تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ
الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا
الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ
لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ
اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

حفاظت کے لئے غاریں اور لباس اسی طرح پہاڑوں میں تمہارے بیٹھنے اور چھپنے کے لئے غاریں بنا دیں' ایسے لباس پیدا فرمائے۔ جو تمہیں گرمی سے محفوظ رکھتے ہیں ایسے (لوہے کے) لباس (زرہ بکتر) عطا کئے ہیں جو تمہیں لڑائی میں (دشمنوں کے حملوں سے) بچاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تمہیں پوری طرح اپنی نعمتوں سے نواز رہے ہیں تا کہ تم ان کے فرمانبردار (بندے) بن کر رہو۔

منکرین حق کا برا انجام اے پیغمبرؐ! اتنا سمجھانے پر بھی اطاعت سے منہ پھیر جائیں تو (کوئی پروانہیں) آپ کے ذمے صرف انہیں واضح طور پر ہمارا پیغام پہنچا دینا ہے۔ یہ اللہ کے احسانات پہچاننے کے باوجود ان کا انکار کر رہے ہیں بلکہ ان میں سے زیادہ تر حق کے صریح منکر ہیں۔ وہ دن (جلد) آ رہا ہے جب ہم ہر امت میں سے (پیغمبر کو) گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ ان منکروں کو (بہانے کرنے کی) اجازت ملے گی اور نہ ہی انہیں توبہ تائب ہونے کا موقع دیا جائے گا' بلکہ ان ظالموں کو عذاب میں جھونک کر نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی کبھی ان کے عذاب میں وقفہ کیا جائیگا۔ میدان محشر میں جونہی مشرک لوگ اپنے (نام نہاد) شریکوں کو دیکھیں گے تو فورا بول اٹھیں گے ''پروردگار! یہ ہیں ہمارے (خود ساختہ) شریک' جن سے ہم آپ کی بجائے دعائیں' التجائیں کیا کرتے تھے۔'' وہ (شریک) انہیں جھڑک کر جواب دیں گے: ''تم جھوٹ کہتے ہو'' (ہمیں تمہاری دعاؤں' التجاؤں کا کوئی علم نہیں)۔ پھر وہ (مشرکین) اُسی وقت اللہ کے حضور اپنی فرمانبرداری کا اظہار کریں گے (جس کا انہیں کوئی فائیدہ نہ ہوگا) اور وہ ساری جھوٹ سازیاں (جو انہوں نے غیروں کی اطاعت و بندگی کے لئے) گھڑ رکھی تھیں انہیں بھول جائیں گی۔ چونکہ ان لوگوں نے ہماری باتیں نہیں مانی تھیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ہماری باتیں ماننے سے روکا تھا۔ اِس لئے ہم بھی (دنیا میں) ان کی اس غنڈہ گردی کرنے پر (آخرت میں) ان کی سزا پر سزا کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

آپؐ دنیا میں حق کی آخری دلیل و حجت یاد ہے وہ (قیامت کا) دن جب ہم ہر امت سے انہی میں سے ان کے خلاف (پیغمبر کو بطور) گواہ کھڑا کر دیں گے اور (اس امت کے) ان لوگوں کے خلاف آپؐ کو بطور گواہ پیش فرمائیں گے۔ اسی لئے ہم نے آپؐ پر ایسی کتاب (قرآن کریم) نازل فرمائی ہے جس میں ہر (ضروری) چیز کی وضاحت موجود ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے سراسر ہدایت' رحمت اور (اچھے انجام کی) خوش خبری ہے۔

مسلمانوں کے کرنے کے کام (اے مسلمانو!) یہ حقیقت ہے کہ اللہ تمہیں عدل و انصاف' نیکی و احسان اور قریبی رشتہ داروں کی امداد کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۗ
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۗ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ
تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۚ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْا
اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا
السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾
وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

بے حیائی، برے کاموں اور (اپنی) سرکشی و بغاوت سے منع فرماتے ہیں۔ وہ تمہیں (دوبارہ) حکم دیتے ہیں کہ ان باتوں پر عمل کیا کرو۔ اسی طرح اگر تم لوگوں نے اللہ سے کوئی (انہی کی نذرونیاز کا) وعدہ کیا ہو تو اس وعدے کو (ضرور) پورا کیا کرو اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد کبھی نہ توڑا کرو حالانکہ ان پر تم اللہ کو ضامن قرار دیا کرتے ہو۔ یقیناً جو کچھ بھی تم کر رہے اللہ اُسے خوب جانتے ہیں (اس معاملے میں) اس (بے وقوف) عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے بڑی محنت سے سوت کاتا تھا پھر اُسے خود ہی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکروفریب کا ذریعہ بناتے ہو تاکہ (تمہاری) ایک جماعت دوسری جماعت سے ناجائزہ فائیدہ حاصل کرے حالانکہ ان (قسموں، معاہدوں) کے ذریعے اللہ تمہاری آزمائش فرماتے ہیں اور قیامت کے روز یقیناً تمہاری ان آپس کی اختلافی (ہیرا پھیریوں کی) حقیقت واضح فرمائیں گے۔ (آزمائش کا معاملہ نہ ہوتا تو) اللہ چاہتے تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتے (تمہارے اندر اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا) مگر وہ (اپنے احکام نہ ماننے پر) جس کو چاہتے ہیں گمراہ فرماتے ہیں اور (اپنے احکام ماننے پر) جس کو چاہتے ہیں راہ ہدایت پر چلاتے ہیں۔ اور وہ لازماً تم سے تمہارے (دنیاوی) اعمال کی باز پرس فرمائیں گے۔

دھوکہ دہی اور عہد شکنی کا برا انجام (مسلمانو!) اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ، ایسا نہ ہو (کہ تمہاری فریب کاری دیکھ کر) کسی شخص کا (اسلام پر) جما ہوا قدم اکھڑ جائے اور اس جرم کی بنا پر کہ تم نے (اپنے برے کردار سے) اُسے اللہ کے دین سے روکا بُرا انجام دیکھنا اور سخت سزا بھگتنا پڑے۔

اللہ کے وعدے اور احکام کے مقابلے میں دنیاوی مفادات کی کوئی حیثیت نہیں یاد رکھو! اللہ کے وعدے اور احکام کے بدلے میں کبھی بھی دنیاوی مال و دولت قبول نہ کرو۔ یہ خوب سمجھ رکھو کہ جو (صلہ و بدلہ) تمہارے لئے اللہ کے پاس موجود ہے وہی بہترین ہے۔ (دنیا میں) جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس (جنت میں) موجود ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہے گا۔ ہم (حق پر) ثابت قدم رہنے والوں کو لازماً ان کے نیک اعمال کی بھرپور جزا دیں گے۔ جو مسلمان شخص بھی نیک اعمال کر رہا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت اُسے ہم (دنیا میں بھی) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق بہترین اجر و انعام سے نوازیں گے۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ ع ١٣/١٩
بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾
قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ
اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا
يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ
اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

قرآن کریم پر اعتراضات اور ان کے جواب

شیطانی وسوسے آپ جب بھی قرآن پڑھنے لگیں تو (اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ کر) شیطان مردود سے اللہ کی پناہ (ضرور) مانگ لیا کریں۔ (بہکانے کے لئے) ایمان لانے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرنے والوں پر اس کا کوئی زور (اور داؤ) نہیں چلتا' اس کا زور صرف انہیں لوگوں پر چلتا ہے جو اُسے اپنا دوست سمجھتے ہوئے اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

آپ خود گھڑتے ہیں جب ہم (اپنے) کسی (پہلے حکم کی جگہ دوسرا حکم نازل کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ بہتر جانتے ہیں کہ (حالات کے تحت) کیا نازل فرمائیں۔ تو یہ (کافر) کہتے ہیں: آپ تو خود ہی (اپنے پاس سے) گھڑ لائے ہیں۔'' حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو اصل حقیقت کا علم ہی نہیں (اس لئے اعتراض کرتے رہتے ہیں) انہیں بتائیں کہ واقعی اس (قرآن) کو آسمان سے) آپ کے پروردگار کی طرف سے جبرئیلؑ لے کر آتے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لا رہے ہیں ان کے ایمان (مزید) مضبوط ہوں' جو فرمانبرداری کر رہے ہیں انہیں (مزید رہنمائی اور (اچھے انجام کی) بشارت ملے۔

فلاں شخص سکھاتا ہے ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ انہیں فلاں شخص (قرآن) سکھاتا ہے حالانکہ جس شخص کی طرف نسبت کر رہے ہیں اس کی زبان غیر عربی ہے جبکہ یہ (قرآن) خالص عربی زبان ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی' باتیں نہ ماننے والوں کی عقل (و ہوش) مار دیتے ہیں اور ان کے لئے دردناک سزا (تیار) ہے۔ اپنی طرف سے جھوٹ گھڑنا بنانا تو اصل میں ان لوگوں کا کام ہے جنہیں اللہ کی باتوں کا یقین نہیں اور اسی طرح کے لوگ ہی جھوٹ بولا کرتے ہیں۔

دنیاوی مفاد کے لئے کفر کرنے والوں کا انجام (یاد رکھو!) جو شخص اللہ پر ایمان لانے کے بعد (اپنی جان بچانے کے لئے زبان سے) مجبوراً کفر (کا اظہار) کرتا ہے' حالانکہ دل اس کا ایمان پر مطمئن (اور مضبوط) ہے (اُسے اللہ کی طرف سے معافی ہے) مگر جو شخص (ایمان لانے کے بعد) دل کھول کر کفر کرتا ہے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب (و قہر) ہے اور انہیں بڑی سخت سزا ملے گی' کیونکہ یہ لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دے رہے ہیں (اس لئے بھی کہ یہ منکرین حق ہیں) اور منکرین حق کو اللہ کبھی ہدایت نہیں دیا کرتے۔ انہی لوگوں کے

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ
مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ ع ١٤ ٢٠
عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ۭ
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

دلوں' کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے (اپنی رحمت سے دوری کی) مہر لگا رکھی ہے۔ یہی لوگ (اصل حقیقت سے) بے خبر ہیں۔ یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھائیں گے۔

فرمانبرداروں کا انجام مگر جو لوگ (ایمان لانے کی وجہ سے) ستائے جانے کے بعد (اپنے) گھر' وطن چھوڑ جاتے ہیں۔ پھر (اللہ کے راستے میں) جہاد کرتے ہوئے (ہمیشہ) حق پر ڈٹے رہتے ہیں۔ یقیناً یقیناً آپؐ کے پروردگار ان (آزمائشوں) کے بعد انہیں ضرور بخشنے والے' مہربان ہیں۔ وہ دن آ رہا ہے جب ہر شخص (عذاب سے) اپنے ہی بچاؤ کے لئے بحث وتکرار کر رہا ہوگا' جو کچھ اس نے (دنیا میں) کیا کمایا تھا اس کا اُسے پورا پورا بدلہ مل جائے گا ان (ہیں سے کسی) پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔

اللہ کے احسانات کی ناقدری کرنے والوں کا برا حشر (لوگو! تمہاری ہدایت و رہنمائی کے لئے) اللہ ایک شہر (مکہ) کی مثال بیان فرماتے ہیں؟ جہاں کے لوگ امن وسکون سے رہ رہے تھے۔ ہر طرف سے انہیں کھانے پینے کی چیزیں آسانی سے پہنچ رہی تھیں' مگر جب انہوں نے اللہ کے احسانات کی ناقدری و ناشکری کی تو اللہ نے ان کی بدکرداریوں کا یہ مزہ چکھایا کہ ان پر بھوک اور خوف کا عذاب مسلّط کر دیا۔ ایسا اس لئے ہوا تھا کہ ان کے پاس انہی میں سے (ہمارے) ایک رسولؐ آئے تھے جنہیں ان ظالموں نے جھٹلا دیا۔ اسی لئے انہیں اس عذاب نے آ پکڑا۔ اس لئے (اے مسلمانو!) اگر تم اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کے دعویدار ہو تو اللہ نے جو حلال اور پاکیزہ چیزیں تمہیں کھانے کے لئے عطا فرمائی ہیں وہ کھاؤ اور (اُن کی فرمانبرداری کر کے) ان کے اس احسان کا شکر ادا کرو۔ انہوں نے تم لوگوں پر صرف مردار' (بہتا ہوا) خون' سؤر کا گوشت اور غیر اللہ کی نذر و نیاز حرام فرمائی ہے۔ پھر اگر کوئی شخص (بھوک سے) مجبور ہو کر ان (حرام کردہ چیزوں میں) سے کچھ کھالے' بشرطیکہ وہ نہ تو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کا ارادہ رکھتا ہو' نہ ہی ضرورت سے زیادہ کھائے تو اللہ (اُسے) معاف فرمانے والے' مہربان ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کو حلال وحرام کا اختیار نہیں خود ہی اپنی زبانوں سے جھوٹ گھڑ کر نہ کہہ دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے تاکہ اس طرح اللہ پر جھوٹ باندھ دو (کیونکہ کسی چیز کو حلال قرار دینا یا حرام کرنا' انہی کا حق اور اختیار ہے) یاد رکھو! جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ (ممکن ہے ایسے جھوٹ کا انہیں) تھوڑا سا دنیاوی فائدہ حاصل ہو جائے' لیکن (آخرت میں) ان کے لئے درد ناک سزا ہے۔ نیز یہودیوں پر

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ١١٨ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١١٩ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ ع ٥ / ١٥
حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٢٠ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَ
هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ١٢١ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ
فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ١٢٢ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٢٣ اِنَّمَا جُعِلَ
السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ١٢٤ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ
اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ١٢٥ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ
وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ١٢٦ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا
بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ١٢٧
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ١٢٨ ع ع ١٦ / ٢٢

ہم نے (ان کی شرارت و سرکشی کی وجہ سے) جو کچھ حرام فرمایا تھا' وہ اس سے پہلے ہم آپ کو (سورہ انعام آیت ۱۴۶ میں) بتا چکے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی زیادتی نہیں فرمائی بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر زیادتیاں کرتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ لوگ جو غلطی سے بُرے کام کر بیٹھے ہیں توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لیں تو یقیناً آپ کے پروردگار انہیں لازماً معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔

آپؐ ابراہیمی دین پیش کر رہے ہیں یقیناً ابراہیمؑ عظیم رہنما تھے۔ وہ اللہ کے انتہائی وفادار اور مخلص ترین بندے تھے اور ان کا مشرکوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ (ہر وقت) اللہ کی نعمتوں کا شکر بجا لانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے) انہیں منتخب فرما لیا تھا۔ ان کی (دین کے) سیدھے راستے کی طرف صحیح رہنمائی (اور تربیت) فرمائی تھی۔ ہم نے انہیں دنیا میں بھی ہر طرح کی بہتری و بھلائی (عزت' مال' آل' اولاد' نیک نامی) عطا فرمائی تھی۔ آخرت میں بھی وہ یقیناً ہمارے نیک کردار بندوں میں شامل ہیں۔ بلکہ (اے پیغمبر!) ہم آپ کو بھی حکم دے چکے ہیں کہ آپؐ بھی ابراہیم ہی کے دین کی پیروی کریں کیونکہ وہ انتہائی مخلص اور ہر قسم کے شرک سے پاک (شخص) تھے۔ ہفتے کے دن کا احترام' تو صرف ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جنہوں نے اس بارے میں (جمعہ سے) اختلاف (اور ہفتے پر اصرار) کیا تھا۔ باقی رہیں ان کی اختلافی باتیں تو ان کے فیصلے قیامت کے دن آپ کے پروردگار ہی فرمائیں گے۔ (بہر حال) آپ لوگوں کو بڑی دانائی اور عقل مندی سے اور اچھی اچھی نصیحتوں کے ذریعے اپنے پروردگار کے دین کی طرف بلاتے رہیں اور (اس سلسلے میں) ان سے بحث و مباحثہ نہایت ہی شستہ و شائستہ انداز میں کیا کریں۔ یقیناً آپؐ کے پروردگار اپنے دین سے بھٹکنے والوں کو خوب جانتے ہیں اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہیں۔ اگر (مخالفین سے) زیادتی کا بدلہ لینا چاہیں تو اتنا ہی لیا کریں جس قدر آپ پر زیادتی کی گئی ہے' لیکن اگر صبر کر جائیں تو یہ صبر کرنا صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی بہتر ہے۔ اس لئے آپ صبر ہی کیا کریں' مگر آپ صبر اللہ کی توفیق سے ہی کر سکتے ہیں۔ آپؐ ان (بے دینوں) کی حالت پر بھی غم زدہ نہ ہوں (کہ ایمان کیوں نہیں لا رہے) اور نہ ہی ان کی چالبازیوں پر پریشان ہوں (یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے) کیونکہ اللہ (اپنی) نافرمانی سے بچنے والوں اور نیک کردار لوگوں کے ساتھ ہیں۔

سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّ اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًی
لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۝۳ وَ قَضَیْنَاۤ اِلٰی بَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا کَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ
اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵
ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ
جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۟ وقف
وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ
وَ لِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا
تَتْبِیْرًا ۝۷ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ جَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ
هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

باب: ۱۷ | بنی اسرائیل | آیات: ۱۱۱ رکوع ۱۲

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

آپ کی سیر ملکوت (اللہ تعالیٰ) زبردست قوتوں والی ذات ہیں جنہوں نے راتوں رات ہی اپنے بندے (محمدؐ) کو مسجدِ حرام (مکہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) جس کے اردگرد ہم نے بے شمار (دینی و دنیاوی) برکات رکھی ہیں سیر کرا دی۔ (اس سیر کا مقصد یہ تھا) کہ ہم انہیں اپنی قدرت (آسمانوں و زمین کے نظام، بیت المعمور، سدرۃ المنتہیٰ، جنت و دوزخ) کے چند نمونے دکھائیں۔ ورنہ سب کچھ سننے اور سب کچھ دیکھنے والے تو وہ (خود) ہی ہیں۔

بنی اسرائیل کی رہنمائی اس سے پہلے ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی تھی، جسے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ بنایا تھا (اور اس میں انہیں خاص طور پر حکم دیا تھا) کہ (زندگی کے ہر معاملے میں) میرے علاوہ کسی کو اپنا کارمختار نہ بنانا کیونکہ تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار فرمایا تھا اور نوحؑ ہمارے بڑے ہی شکرگزار (اور فرمانبردار) بندے تھے۔

نافرمانی کے برے انجام سے خبردار کرنا ہم نے بنی اسرائیل کو (قبل از وقت) ان کی کتاب (تورات) میں خبردار کر دیا تھا کہ تم دو مرتبہ (لوگوں پر) بڑے بڑے مظالم اور زیادتی کرتے ہوئے دنیا میں فساد پھیلاؤ گے (اور ہم تمہیں اس کی سزا دیں گے)۔

اللہ کی نافرمانی کا انجام - دشمنوں کی غلامی

پہلا دور - اہلِ بابل کی غلامی چنانچہ جب تمہارے پہلے فساد کا وقت آیا تو ہم نے (۵۹۸ ق، م میں) تمہارے مقابلے میں اپنے ایسے سخت جنگ جو بندے اٹھا کھڑے کئے جو (تمہارے) گھروں میں آ گھسے (اور ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور تمہارا خوب قتل عام کیا، تمہاری بدکرداریوں کی وجہ سے) یہ وقت آنا ہی تھا۔

سنبھلنے کا موقع اس کے بعد ہم نے پھر (۵۳۹ ق، م، میں) تمہیں دشمنوں پر غلبے کا موقع عطا فرمایا، مال و اولاد سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہاری افرادی قوت پہلے سے زیادہ فرما دی۔ دیکھ لو! اگر تم لوگوں نے کوئی نیکی و بھلائی کی تو اس کا تمہیں ہی فائدہ ہوا۔ اگر برائی و بدمعاشی کی تو اس کا خمیازہ بھی تمہیں ہی بھگتنا پڑا۔

دوسرا دور - اہل روم کی غلامی اسی طرح جب (تمہاری بدکرداریوں کے نتیجے میں) دوسری مرتبہ تمہیں سزا دینے کا موقع آیا تو ہم نے (۷۰ء میں رومیوں کو تم پر مسلط کر دیا جنہوں نے مار مار کر) تمہارے چہرے بگاڑ دیئے اور اسی طرح مسجد (اقصیٰ) میں گھس گئے جس طرح پہلے دشمن گھسے تھے اور جس چیز پر بھی ان کا ہاتھ پڑا، اسے انہوں نے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

دوبارہ سنبھلنے کی مہلت (اب اگر آپؐ کی پیروی اختیار کر لو تو) شاید تمہارے پروردگار تم پر مہربانی فرمائیں۔ لیکن اگر پھر نافرمانی کرو گے تو ہم پھر تمہیں (اسی طرح) سزا دیں گے۔ ایسے ہی منکرین کے لئے ہم نے جہنم کو جیل خانہ بنا رکھا ہے۔

اب دنیا کے لئے قرآن راہِ ہدایت یقیناً قرآن (زندگی گزارنے کا) وہ راستہ بتاتا ہے جو سب سے صحیح اور سیدھا ہے۔ اپنے ماننے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو (جنت کی صورت میں) بہت بڑے اجر و انعام کی بشارت دیتا ہے۔

لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ ع
وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ
فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ
كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ
الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۢ
بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ
لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

اور (یہ خبر بھی دیتا ہے کہ) جو لوگ آخرت کو نہیں مان رہے ان کے لئے ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

جلد بازی نقصان دہ لیکن انسان (خصوصا کافر انسان) بڑا ہی (جذباتی اور) جلد باز ہے' وہ (ہماری قدرت کا مذاق اڑاتے ہوئے عذاب و) برائی کے لئے بھی ایسے ہی دعائیں کرتا ہے جیسے (اپنے) فائیدے اور بھلائی کے لئے کیا کرتا ہے (مگر اسے معلوم نہیں' اس کا اسے کتنا نقصان ہوگا) حالانکہ ہم نے اپنی قدرت کے دو نمونے رات اور دن (اس کے سامنے) پیش کر رکھے ہیں (جو اپنے وقت پر باری باری آرہے ہیں) رات کے نمونے کو تو ہم نے اندھیرا ہی رکھا ہے (تاکہ اس میں آرام کرو) لیکن دن کے نمونے کو روشن کر دیا ہے تاکہ اس میں اپنی معاش کا بندوبست کرو اور (یہ رات' دن) اس لئے بھی ہیں کہ ان کے ذریعے تمہیں (ماہ و) سال کا شمار اور (تاریخ اور اوقات) معلوم ہوسکیں۔ اس طرح ہم نے ہر (ضروری) بات (تمہارے سامنے) واضح فرما رکھی ہے۔

انسان کی تقدیر۔ اس کے اعمال اسی طرح ہم نے ہر انسان کی تقدیر اس کی گردن کے ساتھ لٹکا رکھی ہے' جسے ہم قیامت کے دن تحریری صورت میں نکال کر اس کے سامنے پیش کر دیں گے۔ وہ اسے (کتاب کی طرح) کھلا ہوا اپنے سامنے پائے گا۔ (ہم فرمائیں گے) ''اپنا اعمال نامہ پڑھ لو' آج تم اپنا محاسبہ خود ہی کر سکتے ہو۔'' جو شخص (دین کے) سیدھے راستے پر چل رہا ہے' وہ اپنے ہی فائیدے کے لئے سیدھے راستے پر جا رہا ہے۔ اور جو شخص (دین کے راستے سے) بھٹکا ہوا ہے' تو اس کا بھٹکنا' خود اُسی کے لئے نقصان دہ ہے۔ یاد رکھو! کوئی شخص بھی کسی دوسرے شخص (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ہم کسی (قوم) کو (اس میں) پیغمبرؑ بھیجے بغیر سزا نہیں دیا کرتے۔

نافرمان لوگ سزا سے نہیں بچ سکتے بلکہ جب ہم کسی بستی (کے لوگوں) کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے خوش حال لوگوں کو (اپنی فرمانبرداری کا) حکم دیتے ہیں' مگر جب وہ (فرمانبرداری کی بجائے) نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں تو وہ بستی سزا کی مستحق ہو جاتی ہے' جس کی پھر ہم اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں۔ دیکھ لو' اس طرح ہم نوحؑ کے بعد کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ (ہلاکت کے لئے) آپؐ کے پروردگار کا اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننا اور دیکھنا ہی کافی ہے (کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں)۔

آخرت میں کامیابی کے لئے ایمان اور نیک اعمال شرط ہیں جو شخص (محض) دنیا کا فائیدہ چاہتا ہے۔ (ایسے لوگوں کے لئے) ہم جسے' جتنا (فائیدہ) چاہتے ہیں' اسی دنیا میں فوری طور پر پہنچا دیتے ہیں' لیکن (آخرت میں) جہنم اس کا مقدر کر دیتے ہیں جس میں وہ ذلیل وخوار ہوکر داخل ہوگا۔ اس کے برعکس جو شخص آخرت کا طلب گار ہے بشرطیکہ وہ مومن (ومسلمان) ہو اور اس (آخرت) کے لئے اپنی حد تک محنت و کوشش بھی کرے تو ایسے لوگوں کی محنت (اللہ کے ہاں) ضرور رنگ لائے گی۔

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ
دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ
مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ ع
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ
كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ ؕ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ
اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً
اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾
اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

(اے پیغمبر!) ہم تو اپنی بخشش وعطا سے خواہ یہ (دنیا کے طالب) ہوں یا وہ (آخرت کے طالب) سب کو نوازے جا رہے ہیں اور آپ کے پروردگار کی بخشش وعنایت کی کسی پر کوئی پابندی نہیں۔ آپ دیکھ لیں (دنیا میں) ہم نے کس طرح لوگوں کو ایک دوسرے پر برتری عطا کر رکھی ہے۔ آخرت میں تو درجات اور برتری اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔

اللہ کے تاکیدی احکام: حکمت و دانائی کی باتیں

صرف اللہ کی اطاعت و بندگی اللہ کے ساتھ کبھی بھی کوئی دوسرا حاکم ومعبود نہ بنائیں' ورنہ (ہمیشہ کے لئے) ذلیل وخوار ہو کر رہ جاؤ گے۔ اسی لئے آپؐ کے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ میرے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہ کرو۔

والدین کا ادب و احترام اور خدمت اور اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔ اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہاری موجودگی میں بوڑھے ہو جائیں تو (ان کی خدمت کرتے ہوئے) انہیں اُف تک بھی نہ کہو اور نہ ہی انہیں کبھی جھڑکو بلکہ (ہمیشہ) ان سے نرمی اور احترام سے بات کرو۔ (اطاعت و خدمت کے لئے) پوری محبت و شفقت سے اُن کے سامنے جھکے دبے رہو اور ان کے لئے (ہمیشہ) دعا کرتے رہو: ''پروردگارا! جس طرح انہوں نے (نرمی وشفقت سے) بچپن میں میری پرورش فرمائی' اسی طرح آپ بھی ان پر مہربانی فرمائیں!۔'' (یاد رکھو!) تمہارے پروردگار تمہارے دلوں کی حالت خوب جانتے ہیں' اگر تم نیک کردار بن کر رہو تو وہ (نیکی کی طرف) رجوع رکھنے والوں کو بے حد معاف فرمانے والے ہیں۔

قریبی رشتے دار' غریب اور مسافر کا مالی حق دیکھو! قریبی رشتہ دار' غریب اور مسافر (کا بھی تمہارے مال میں حق ہے اس لئے ان) کا حق ادا کرتے رہو اور مال و دولت کو بے جا مت اڑاؤ جیسا کہ (عام طور پر) اڑایا جاتا ہے۔ یاد رکھو' مال کو بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا انتہائی ناقدر دان ہے۔ اگر (کسی وقت حق داروں کو دینے کے لئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو اور) رقم ملنے کی اُمید پر تمہیں ان سے معذرت کرنا پڑے تو ان سے پیار اور نرمی سے بات کرو۔

اخراجات میں میانہ روی ہاں' (خرچ کرنے میں یہ ضروری خیال رکھا کرو کہ) نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو (کہ کسی کو کچھ بھی نہ دو) اور نہ ہی اسے بالکل کھلا چھوڑ دو (کہ سب کچھ لٹا دو) ایسی صورت میں ملامت زدہ ہو کر پچھتاتے رہ جاؤ گے۔ یاد رکھو! آپ کے پروردگار ہی جس کا رزق چاہتے ہیں زیادہ کرتے ہیں اور جس کا چاہتے ہیں کم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں (کے حالات) سے واقف اور ان (کی مصلحتوں) پر نظر رکھتے ہیں۔

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ٣٠ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ٣١ وَلَا تَقْرَبُوا
الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ٣٢ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا
لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ٣٣
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ
اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ٣٤ وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ
وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ٣٥ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ
وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ٣٦ وَلَا تَمْشِ
فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ٣٧ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ٣٨ ذٰلِكَ مِمَّآ
اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ٣٩ اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ
بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا
عَظِيْمًا ٤٠ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

قتل اولاد، زنا اور قتل ناحق سے بچنا اپنی اولاد کو غربت و افلاس کے ڈر سے قتل نہ کیا کرو، حالانکہ ہم انہیں بھی رزق دے رہے ہیں اور تمہیں بھی۔ یقیناً انہیں قتل کرنا جرم عظیم ہے (جس کی تمہیں سزا مل کر رہے گی)۔ خبردار زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ بہت بڑی بے حیائی اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔ اِسی طرح کسی شخص کو جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، ہرگز ناحق قتل نہ کرو۔ مگر جو شخص ناحق قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قتل کا بدلہ لینے کا اختیار دیا ہے لیکن وہ بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے کیونکہ (شرعاً) وہی مدد کا حق دار ہے۔

یتیم کے مال کی حفاظت اور وعدے کی پابندی یتیم کے مال کے قریب بھی نہ پھٹکو مگر اس (نفع بخش کاروباری) طریقے سے جو اس کے حق میں بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوان ہو (کر اپنا مال خود سنبھال لے) اِسی طرح اپنے وعدے پورے کیا کرو (قیامت کے روز) تم سے وعدوں کے بارے میں لازماً باز پرس ہوگی۔

ماپ، تول میں کمی نہ کرنا جب کوئی چیز ماپ کر دو تو پوری ماپ کر دو اور جب کوئی چیز تولو تو صحیح تول کر دو۔ یہی اچھا طریق کار ہے اور اسی کا نتیجہ (تمہارے حق میں) بہتر ہے۔

بدگمانی سے بچنا ایسی کسی بات کے پیچھے ہرگز نہ پڑو، جس کا تمہیں علم نہیں کیونکہ اس کے بارے میں کان، آنکھ اور دل سب سے باز پرس ہوگی (کہ کیا واقعی انہوں نے یہ بات سنی، دیکھی اور معلوم کی تھی؟)

متکبرانہ چال سے پرہیز نیز دنیا میں اکڑ کر مت چلو، پھرو، کیونکہ نہ تو تم (اپنی اس حرکت سے) زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی بلند ہو کر پہاڑوں کے برابر ہو سکتے ہو۔

یاد رکھو! ان (درج بالا) سب احکام کی نافرمانی آپ کے پروردگار کو انتہائی ناپسند ہے یہ سب کی سب حکمت و دانائی کی باتیں ہیں جن (پر عمل کرنے) کا آپ کو آپ کے پروردگار نے حکم دیا ہے۔

شرک کی مذمت خصوصاً اللہ کے ساتھ کبھی بھی کوئی دوسرا حاکم و معبود نہ بناؤ ورنہ شرمندہ و ذلیل کر کے دوزخ میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ (اے مشرکو!) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں بیٹوں سے نواز دیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا؟ بڑی ہی بے ہودہ بات ہے جو تم (اللہ کے بارے میں) کہہ رہے ہو۔ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر وہ (حق سے) زیادہ ہی دور بھاگے جا رہے ہیں۔

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا
اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا
كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ
وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ
بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا
ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ
نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا لازم
جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ
فِىْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ
قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

(اے پیغمبرؐ!) ان سے کہئے اگر اللہ کے ساتھ اور حاکم و معبود بھی ہوتے جیسا کہ یہ (مشرکین) کہہ رہے ہیں تو وہ ضرور (اللہ) مالک عرش پر غلبہ پانے کی کوشش کرتے (اس طرح کائنات کا نظام ہی درہم برہم ہو جاتا) حالانکہ اللہ ان کی ایسی شرکیہ باتوں سے بالکل پاک اور بری' انتہائی بلند و برتر ذات ہیں۔ ساتوں آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے' سب ان کی تسبیح بیان کر رہے ہیں' بلکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اُن کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ ان کی تسبیح نہ کر رہی ہو' لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ بہت ہی تحمل والے' درگزر فرمانے والے ہیں (کہ گستاخیوں' الزام بازیوں پر فوراً سزا نہیں دیتے)۔

ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی (اے پیغمبرؐ!) جب آپؐ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے خفیہ پردہ حائل کر کے ان کے دلوں پر غلاف اور کانوں میں گرانی ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن کو سمجھ ہی نہ سکیں۔ اسی طرح جب آپ قرآن سے اپنے پروردگار کی توحید بیان کرتے ہیں تو وہ نفرت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم انہیں اس وقت خوب جانتے ہیں جب سننے کے لئے آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور کس نیت سے آپ کی بات سنتے ہیں اور اس وقت بھی (جانتے ہیں) جب (آپ کے خلاف) خفیہ مشورے کرتے ہوئے یہ ظالم (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ تم (خواہ مخواہ) ایک سحر زدہ شخص کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ دیکھ لیں' آپ کے بارے میں یہ کیسی کیسی (متضاد) باتیں (ساحر' سحر زدہ' شاعر' پاگل) بیان کر رہے ہیں۔ ایسے بھٹکے ہیں کہ کبھی راہ راست پر نہیں آسکتے۔

موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اعتراضات اور ان کا جواب اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ جب ہم (مر کر) ہڈیاں اور چورہ ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ جواب دیں: ''(ہاں) تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا یا اس سے بھی سخت چیز جس کا تمہارے خیال میں زندہ ہونا مشکل ترین ہو (تو بھی زندہ ہو کر رہو گے)۔'' پھر وہ پوچھیں گے: ''(اچھا) کون ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا؟'' انہیں بتائیں: ''جس ذات نے تمہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا۔'' اس پر وہ سر ہلا کر (مذاق سے) پوچھیں گے: ''اچھا' تو یہ کب ہوگا؟'' جواب دیں: ''ممکن ہے کہ عنقریب ہی ہو جائے۔ جس روز وہ تمہیں (قبروں سے زندہ کر کے اپنے سامنے) بلائیں گے تو تم ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کے حکم کی تعمیل کرو گے اور یہ بھی سمجھ جاؤ گے کہ (دنیا میں) تمہارا قیام بہت ہی مختصر تھا۔''

ع ۵ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ
اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ
اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ
وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ
اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا
الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي
ع ۶ الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْنَا

تلخ کلامی سے بچو (اے پیغمبرؐ!) میرے (مسلمان) بندوں کو بتا دیں کہ (آپس میں یا مخالفین سے بات کرتے وقت ہمیشہ) ایسی بات کریں جو (اخلاقی لحاظ سے) بہترین ہو کیونکہ شیطان (سخت باتیں کہلوا کر) آپس میں فساد برپا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے (جس سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں)۔

ہدایت ونجات کسی انسان کے اختیار میں نہیں تمہارے پروردگار تمہارے حالات و انجام کو خوب جانتے ہیں اگر وہ چاہیں تو تمہیں (نیک اعمال کی وجہ سے) معاف فرمائیں اور چاہیں تو تمہیں (بدکرداریوں کے باعث) سزا دیں' بہر حال (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو ان (لوگوں کی ہدایت) کا ذمہ دار نہیں بنایا۔ چونکہ آپ کے پروردگار ہی آسمانوں و زمین میں بسنے والوں کے حالات سے واقف ہیں اس لئے ہم نے (دنیا میں رہنمائی کے لئے بے شمار نبی بھیجے ہیں اور) ان میں سے کئی نبیوںؑ کو دوسرے نبیوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اسی سلسلے میں داؤدؑ کو (بادشاہ اور نبی بنانے کے ساتھ) ہم نے زبور (کتاب بھی) عطا فرمائی۔

اللہ کے سوا کوئی مشکلیں اور مسائل حل نہیں کرسکتا (اے پیغمبرؐ! مشرکین سے) کہو اللہ کے سوا جن جن (مرحوم بزرگوں) کو تم (مشکل کشا) سمجھتے ہو' ان سے دعا ' التجا کرو' وہ کبھی بھی تم سے نہ تمہاری (آئی ہوئی) تکلیف کو دور کرسکتے ہیں اور نہ (آنے والی مصیبت) کو ٹال سکتے ہیں۔ بلکہ یہ مشرکین جن جن (بزرگوں) سے دعائیں' التجائیں کررہے ہیں وہ تو خود (اپنی زندگی میں) اپنے پروردگار کے قرب کے متلاشی تھے کہ کون زیادہ (اللہ کے) قریب ہے اور وہ ان کی رحمت کے امیدوار اور ان کی سزا سے ڈرتے رہتے تھے' اس لئے کہ آپؐ کے پروردگار کی سزا ڈرنے اور بچنے کی چیز ہے۔

نافرمانی کی سزا مل کر رہے گی یاد رکھو! (نافرمانوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں' جسے ہم قیامت سے پہلے تباہ و برباد نہ کریں یا سخت سزا سے دوچار نہ کریں' یہ (ہمارا طے شدہ فیصلہ) کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے۔

معجزوں کو ماننا لازمی ہم نے (فرمائشی) معجزے (نشانیاں) اس لئے بھیجنا چھوڑ دیئے کہ پہلے لوگوں نے انہیں جھٹلایا (اور ہم نے جھٹلانے والوں کو تباہ کردیا)' دیکھ لو' ہم نے (قوم) ثمود کو واضح نظر آنے والا معجزہ اونٹنی عطا فرمایا تھا مگر انہوں نے اُسے ستایا (اور ہلاک کر ڈالا)۔ معجزے تو ہم صرف لوگوں کو (اپنے عذاب سے) ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔

معراج معجزہ - ایمان کی کسوٹی (اے پیغمبرؐ!) یاد ہے جب ہم نے آپؐ سے فرمایا تھا کہ آپ کے پروردگار نے لوگوں کو (آپ کو نقصان پہنچانے سے) روک رکھا ہے۔ اس لئے (معراج کی رات) ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا ہے (جرأت سے ان کے سامنے بیان کریں) کیونکہ اِس واقعہ اور اُس (جہنم میں اگنے والے زقوم کے) درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے' ہم نے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش کا ذریعہ (Test- case) بنایا ہے۔ اس طرح ہم انہیں (اپنے عذابوں سے) ڈراتے ہیں' مگر وہ سرکشی و نافرمانی میں زیادہ ہی بڑھے جاتے ہیں۔

تلخ کلامی سے بچو (اے پیغمبرؐ!) میرے (مسلمان) بندوں کو بتا دیں کہ (آپس میں یا مخالفین سے بات کرتے وقت ہمیشہ) ایسی بات کریں جو (اخلاقی لحاظ سے) بہترین ہو کیونکہ شیطان (سخت باتیں کہلوا کر) آپس میں فساد برپا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے (جس سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں)۔

ہدایت و نجات کسی انسان کے اختیار میں نہیں تمہارے پروردگار تمہارے حالات و انجام کو خوب جانتے ہیں اگر وہ چاہیں تو تمہیں (نیک اعمال کی وجہ سے) معاف فرمائیں اور چاہیں تو تمہیں (بدکرداریوں کے باعث) سزا دیں' بہر حال (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو ان (لوگوں کی ہدایت) کا ذمہ دار نہیں بنایا۔ چونکہ آپ کے پروردگار ہی آسمانوں و زمین میں بسنے والوں کے حالات سے واقف ہیں اس لئے ہم نے (دنیا میں رہنمائی کے لئے بے شمار نبی بھیجے ہیں اور) ان میں سے کئی نبیوںؑ کو دوسرے نبیوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اسی سلسلے میں داؤدؑ کو (بادشاہ اور نبی بنانے کے ساتھ) ہم نے زبور (کتاب بھی) عطا فرمائی۔

اللہ کے سوا کوئی مشکلیں اور مسائل حل نہیں کرسکتا (اے پیغمبرؐ! مشرکین سے) کہو اللہ کے سوا جن جن (مرحوم بزرگوں) کو تم (مشکل کشا) سمجھتے ہو' ان سے دعا' التجا کرو' وہ کبھی بھی تم سے نہ تمہاری (آئی ہوئی) تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ (آنے والی مصیبت) کو ٹال سکتے ہیں۔ بلکہ یہ مشرکین جن جن (بزرگوں) سے دعائیں' التجائیں کر رہے ہیں وہ تو خود (اپنی زندگی میں) اپنے پروردگار کے قرب کے متلاشی تھے کہ کون زیادہ (اللہ کے) قریب ہے اور وہ ان کی رحمت کے امیدوار اور ان کی سزا سے ڈرتے رہتے تھے' اس لئے کہ آپؐ کے پروردگار کی سزا ڈرنے اور بچنے کی چیز ہے۔

نافرمانی کی سزا مل کر رہے گی یاد رکھو! (نافرمانوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں' جسے ہم قیامت سے پہلے تباہ و برباد نہ کریں یا سخت سزا سے دوچار نہ کریں' یہ (ہمارا طے شدہ فیصلہ) کتاب (لوح محفوظ) میں درج ہے۔

معجزوں کو ماننا لازمی ہم نے (فرمائشی) معجزے (نشانیاں) اس لئے بھیجنا چھوڑ دیئے کہ پہلے لوگوں نے انہیں جھٹلایا (اور ہم نے جھٹلانے والوں کو تباہ کردیا)' دیکھ لو' ہم نے (قوم) ثمود کو واضح نظر آنے والا معجزہ اونٹنی عطا فرمایا تھا مگر انہوں نے اُسے ستایا (اور ہلاک کر ڈالا)۔ معجزے تو ہم صرف لوگوں کو (اپنے عذاب سے) ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔

معراج معجزہ - ایمان کی کسوٹی (اے پیغمبرؐ!) یاد ہے جب ہم نے آپؐ سے فرمایا تھا کہ آپ کے پروردگار نے لوگوں کو (آپ کو نقصان پہنچانے سے) روک رکھا ہے۔ اس لئے (معراج کی رات) ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا ہے (جرأت سے ان کے سامنے بیان کریں) کیونکہ اِس واقعہ اور اُس (جہنم میں اگنے والے زقوم کے) درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے' ہم نے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش کا ذریعہ (Test- case) بنایا ہے۔ اس طرح ہم انہیں (اپنے عذابوں سے) ڈراتے ہیں' مگر وہ سرکشی و نافرمانی میں زیادہ ہی بڑھتے جاتے ہیں۔

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ
اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ
بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ
فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ
اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ
بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ
وَكِيْلًا ۙ ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا
لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

اللہ کے احکام اور ان کے قدرتوں کو نہ ماننے والے شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں یاد ہے جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے انہیں سجدہ کر دیا تھا۔(ابلیس) بولا :"کیا میں اسے سجدہ کروں، جسے آپ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے؟" پھر (حقارت سے آدمؑ کی طرف دیکھتے ہوئے) کہنے لگا "اچھا دیکھ لیں، یہ شخص جسے آپ نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر آپ مجھے قیامت کے دن تک مہلت دیں تو میں چند ایک کے سوا اس کی ساری اولاد کو اپنے تابع کر کے دکھادوں۔" (اللہ نے فرمایا: جا، دفع ہو ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کو دوزخ میں اس کی پوری پوری سزا دی جائے گی۔ (جاؤ) جس جس کو تم اپنی آواز اور دعوت سے بہکا سکتے ہو، بہکاؤ۔ (گمراہ کرنے کے لئے) ان پر اپنے سوار اور پیادہ (لشکروں) سے چڑھائی کرو۔ ان کے مال اور اولاد میں (غیر اللہ کے نام سے) حصہ دار بن جاؤ اور ان سے (جھوٹے اور دلفریب) وعدے کرو۔ یاد رکھو شیطان کے وعدے دھوکے اور فراڈ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ لیکن میرے (مخلص) بندوں پر تمہارا کوئی زور اور دباؤ نہیں چلے گا کیونکہ (بندوں کی) کارسازی کے لئے (اے پیغمبرؐ!) آپ کے پروردگار ہی کافی ہیں۔"

کفار و مشرکین اللہ کی نعمتوں کے ناقدر دان ہیں (لوگو! تم دیکھ نہیں رہے کہ) تمہارے پروردگار تمہارے لئے دریاؤں، سمندروں میں کشتیاں، جہاز چلا رہے ہیں تاکہ تم (آسانی سے) ان کا فضل (اپنی معاش کی صورت میں) حاصل کرو، وہ تو تم پر بہت ہی مہربان ہیں۔ پھر جب سمندر میں (تیز ہوا یا طوفانی لہروں کی شکل میں) تمہیں کوئی مصیبت پیش آتی ہے تو جن (معبودوں سے) دعائیں کیا کرتے تھے، انہیں بھول کر (اس وقت) اللہ ہی کو یاد کرتے ہو (کہ اس مصیبت سے صرف وہی بچا سکتے ہیں) مگر جب وہ تمہیں بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکر گزار ہے۔ کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ وہ تمہیں ساحل پر ہی دھنسا دیں یا پتھراؤ والی آندھی بھیج کر تمہیں ہلاک کر دیں اور تمہیں (اس سے بچانے والا) کوئی حمایتی نہ ملے۔ کیا تم ڈرتے نہیں کہ وہ پھر کسی وقت تمہیں سمندر میں لے جائیں اور تمہاری ناشکر گزاری کے باعث تم پر سخت طوفانی ہوا بھیج کر تمہیں غرق کر دیں پھر تم کوئی ایسا (اپنا حامی) نہ پاؤ جو ہم سے تمہارا انتقام لے سکے۔

انسانو! اپنا مقام پہچانتے ہوئے پروردگار کے احسانات مانو یہ حقیقت ہے کہ ہم نے آدمؑ کی اولاد کو (دنیا میں) بڑی عزت و عظمت سے نوازا ہے۔ خشکی و تری میں اسے (ہر قسم کی) سواریاں دے رکھی ہیں۔ کھانے، پینے اور استعمال کے لئے اِسے عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمائی ہیں، نیز اپنی بہت سی مخلوقات پر اسے نمایاں فضیلت بخشی ہے۔

خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ ع ٧
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ
اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾
وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا
لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ ع ٨
الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ

قیامت میں محاسبہ: دودھ اور پانی الگ الگ (قیامت کے) دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشوا (نبیؐ) کے ساتھ (محاسبے کے لئے اپنے دربار میں) طلب فرمائیں گے۔ جن لوگوں کو ان کے اعمال (و حساب) نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملیں گے وہ (خوشی خوشی) انہیں پڑھیں گے اور (دیکھ لیں گے کہ) ان پر ذرّہ بھر بھی زیادتی نہیں ہوئی۔ البتہ جو شخص اس دنیا میں (حقیقت سے) اندھا رہا ہے' وہ آخرت میں بھی اندھا اور (جنت کے) راستے سے دور ہی دور رہے گا۔

حق لاشریک' باطل دوئی پسند (اے پیغمبرؐ!) ان کافروں نے پوری پوری کوشش کی کہ آپؐ کو چکر دے کر (باطل پرستی کے خلاف) ان احکام (کی اشاعت) سے روک دیں جو ہم نے آپ کو دیئے ہیں اور ان کی جگہ آپ ہماری طرف سے (بت پرستی کی حمایت میں) کچھ باتیں گھڑ کر بیان کر دیں تو یہ لوگ آپ کو اپنا دوست بنالیں۔ اگر ہم آپؐ کو (اپنے احکام پر) ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ ضرور ان کی طرف کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دگنی سزا کا مزہ چکھاتے اور ہمارے مقابلے میں آپ کوئی حامی و مددگار (بھی) نہ پاتے۔

حق کی ہجرت: باطل کی کمر توڑ شکست اسی طرح یہ لوگ (مکہ کی) سرزمین سے آپؐ کے قدم اکھاڑ کر آپ کو یہاں سے نکالنے میں لگے ہوئے ہیں' لیکن اس صورت میں یہ لوگ بھی آپ کے بعد بہت ہی تھوڑی مدت یہاں رہ سکیں گے' کیونکہ یہ ہمارا مستقل طریق کار ہے جو آپ سے پہلے پیغمبروں کے متعلق چلا آرہا ہے (کہ ان کے مخالفین سزا سے نہیں بچ سکتے) اور آپ ہمارے اِس طریق کار میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔

نمازوں کی پابندی سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر' عصر' مغرب اور عشا کی) نمازوں کی پابندی کریں' صبح کی نماز بھی (ادا کریں) کیونکہ صبح کی نماز میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ نیز رات کو کسی وقت جاگ کر تہجد کی نماز ادا کیا کریں' یہ نماز (اے پیغمبرؐ!) آپ کے لئے زائید ہے' ممکن ہے (اس کی وجہ سے) آپ کے پروردگار آپ کو مقام شفاعت پر فائز کر دیں۔

دین کے غلبے اور نفاذ کے لئے حکومت و اقتدار کی ضرورت یہ دعا بھی کرتے رہیں: ''پروردگار! آپ جہاں بھی لے جائیں' سچائی کے ساتھ لے جائیں۔ جہاں سے بھی آپ مجھے نکالیں' سچائی کے ساتھ ہی نکالیں اور اپنی خصوصی مہربانی سے حکومت و اقتدار کو میرا مددگار بنا دیں!'' یہ اعلان بھی کریں: ''(اب دنیا میں) سچا دین آچکا' جھوٹے دین مٹ چکے۔ جھوٹے دین ہیں ہی مٹنے کے لئے۔''

اسلام انسانوں کے سارے مصائب و مسائل کا حل یاد رکھو! ہم قرآن میں جو کچھ بھی نازل فرما رہے ہیں وہ (ہمارے) ماننے والوں کی سب امراض و مصائب) کا علاج وحل اور (اُن کے ہر قسم کے تعلقات کے لئے) سراسر رحمت و شفقت ہے البتہ (اس کے ذریعے) مجرموں کے نقصان (و بدبختی) میں اضافہ ہی اضافہ ہے۔

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ
نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ ع ٩
الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؗ
فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ
لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ
عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا
زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ
لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ
حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا
بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى ع ١٠

انسان کی من مانی اس کے لئے نقصان دہ انسان کی (عجیب) حالت ہے کہ جب ہم اسے اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں تو (الٹا ہم سے) منہ پھیر کر پیٹھ ہماری طرف کر لیتا ہے۔ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (ہماری رحمت سے) مایوس ہو جاتا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) انہیں بتا دیں (کوئی بات نہیں' دنیا میں) ہر شخص اپنی اپنی مرضی کے مطابق عمل کر رہا ہے لیکن تمہارے پروردگار ہی بہتر جانتے ہیں کہ ان میں سے صحیح راستے پر کون ہے؟

انسانی جسم میں روح اللہ کا حکم لوگ آپ سے روح کے متعلق بھی سوال کرتے ہیں' انہیں بتائیں کہ یہ روح میرے پروردگار کے حکم سے (جسم میں) آتی ہے اور تمہیں اس کے بارے میں بہت ہی تھوڑا علم عطا ہوا ہے۔

روح و جسم کی اصلاح کے لئے احکام اللہ کا خصوصی احسان بلکہ (روح و جسم کی اصلاح کے لئے) ہم نے (اے پیغمبرؐ!) جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے' اگر ہم چاہیں تو وہ بھی آپ سے واپس لے لیں' پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی نہیں پائیں گے (جو یہ علم آپ کو واپس دلا سکے) جو کچھ بھی آپ کو ملا ہے' آپ کے پروردگار کی رحمت و مہربانی سے ملا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کا آپؐ پر بہت ہی زیادہ فضل و احسان ہے۔ انہیں بتائیں کہ تمام انسان اور جن مل کر بھی قرآن جیسا کلام لانا چاہیں تو کبھی نہیں لا سکتے' اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے رہیں۔ یقیناً ہم نے قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہر طرح کے دلائل و مثالیں بیان فرمائی ہیں مگر اکثر لوگ پھر بھی انکار پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

آپ کے رسول ہونے پر بے جا اعتراض بلکہ (الٹا) یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس وقت تک آپؐ کو (اللہ کا رسول) نہیں مانیں گے جب تک آپ ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری نہ کر دیں یا خود آپ کے لئے کھجوروں اور انگوروں کا باغ لگ جائے جس میں آپ نہریں جاری کریں یا آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیسا کہ آپ کہا کرتے ہیں یا اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں یا آپؐ کے لئے سونے کا گھر بن جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں بلکہ ہم آپ کے آسمان پر چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک آپ وہاں سے ہمارے نام خط نہ لائیں (جس میں آپ کے پیغمبر ہونے کی تصدیق ہو) جسے ہم خود پڑھیں۔ انہیں بتائیں کہ یہ (سارے کام) میرے پروردگار کر سکتے ہیں میں تو صرف ایک انسان ہوں جو (تمہیں ان کے) پیغام پہنچا رہا ہوں۔ ہدایت آ جانے پر لوگوں کا اسے ماننے میں رکاوٹ دراصل ان کا یہ اعتراض بنا ہوا ہے کہ کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا دیا؟

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ
مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّاؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا النصف
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ
اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ
لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ
الْاِنْفَاقِؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ ع ۱۱
بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ
اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ
مَثْبُوْرًا ﴿١٠٢﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ

انہیں بتائیں کہ اگر دنیا میں فرشتے ہی آباد اور چل پھر رہے ہوتے تو ہم ان کے لئے آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیج دیتے۔ انہیں بتادیں (کہ میرے رسول ہونے کے بارے میں) میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ اللہ ہی کافی ہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں (کے حالات) کو خوب جانتے' دیکھتے ہیں۔

نافرمانوں کا برا انجام یاد رکھو' جسے وہ (فرمانبرداری کرنے پر) ہدایت دے دیں' وہی ہدایت پر ہے جسے (نافرمانی کرنے پر) گمراہ کر دیں ایسے لوگوں کے لئے آپ اللہ کے مقابلے میں کوئی دوست نہیں پائیں گے (جو انہیں راہ راست پر لاسکیں) بلکہ ان (گمراہ) لوگوں کو ہم قیامت کے دن اندھے' گونگے اور بہرے کر کے اوندھے منہ اٹھائیں گے' جن کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جب کبھی (دوزخ کی) آگ بجھنے لگے گی' تو ہم اسے ان پر اور تیز کر دیں گے۔ یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ انہوں نے (دنیا میں) ہمارے احکام نہیں مانے تھے اور (مذاقاً) کہا کرتے تھے کہ جب ہم (مرنے کے بعد) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ پیدا کیا جائیگا؟ کیا یہ دیکھ نہیں رہے کہ جس اللہ نے (اتنے بڑے بڑے) آسمانوں و زمین پیدا فرما دیئے وہ ان جیسے (پدی) لوگوں کو بھی پیدا فرمانے پر قادر ہے۔ حالانکہ انہوں نے ان کے (دوبارہ پیدا کرنے کے) لئے وقت بھی مقرر فرما رکھا ہے' جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں' لیکن مجرم لوگ پھر بھی (اس کا) انکار ہی کئے جا رہے ہیں۔ ان (ناشکرے اور نافرمان) لوگوں کو (جو نہ خود اللہ کی رحمت کو مانتے ہیں اور نہ ہی دوسروں پر اس رحمت کو پسند کرتے ہیں) بتائیں: ''اگر بفرضِ محال تم میرے پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم ان کے خرچ ہو جانے کے ڈر سے بند ہی رکھتے (اور کسی کو کچھ بھی نہ دیتے) دراصل انسان بڑا ہی کنجوس ہے۔ نیز (نبوت کی نشانی طلب کرنے والوں کو) بتائیں کہ ہم نے موسیٰؑ کو واضح نظر آنے والی نو نشانیاں عطا فرمائی تھیں' تو بنی اسرائیل سے پوچھ لیں کہ جب موسیٰؑ ان کے پاس آئے تھے تو فرعون نے (نشانیاں دیکھ کر ماننے کی بجائے) موسیٰؑ سے کہا تھا: ''میرے خیال میں موسیٰؑ! آپ پر جادو ہو چکا ہے۔'' موسیٰؑ نے جواب دیا ''فرعون! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ نشانیاں شہنشاہِ کائنات نے (میری نبوت کے) دلائل کے طور پر بھیجی ہیں۔ میرے خیال میں تو (اب) تمہاری شامت آ چکی ہے۔'' پھر جب فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو مار مار کر اتنا کمزور کر دے کہ وہ ملک (مصر) میں سر نہ اٹھا سکیں تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو (دریائے نیل میں) غرق کر دیا۔

مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿١٠٣﴾ وَّقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ
اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وقف لازم
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ
يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾ ۩ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا السجدة
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ع ١٢/١١

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ﴿١﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿٢﴾ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ

فرعونیوں کو غرق کرنے کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا: (لو) اب تم اس ملک میں (آزادی سے) رہو، بسو مگر جب آخرت کے وعدے کا وقت آئے گا تو ہم تم سب کو اپنے پاس (محاسبے کے لئے) اکٹھا کرلیں گے۔

اصل دین: قرآن وسنت یاد رکھو! ہم نے قرآن کو سچے دین کے طور پر (آسمانوں سے) بھیجا ہے اور یہ سچے دین کے طور پر ہی (دنیا میں) پہنچا ہے (راستے میں اس میں کوئی کمی بیشی اور گڑبڑ نہیں ہوئی، اے پیغمبرؐ) آپ کو ساتھ بھیجنے کی غرض صرف یہ ہے کہ (جو اسے مانیں، انہیں جنت کی) خوشخبری دیتے اور (جو نہ مانیں انہیں دوزخ سے) ڈراتے رہیں۔ نیز ہم نے قرآن کو (سورتوں اور آیات میں) تقسیم کر رکھا ہے تاکہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سناتے جائیں، اسی لئے ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے آہستہ آہستہ (۲۳ سال میں) اتارا ہے۔

قرآن فہمی کے اثرات: علم، ایمان اور عاجزی میں اضافہ (کفارِ مکہ کو) بتا دیں کہ تم اسے مانو یا نہ مانو (کوئی پروا نہیں) جن لوگوں کو اس سے پہلے علم عطا ہوا ہے، جب یہ ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ یہ کہتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں کہ ہمارے پروردگار کی قدرت کے کیا کہنے! واقعی ان کا (آپؐ اور قرآن کو بھیجنے کا) وعدہ (جو پچھلی کتابوں میں تھا) پورا ہو کر رہا۔ وہ قرآن سن کر روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی عاجزی وانکساری میں (روز بروز) اضافہ ہو رہا ہے۔

اللہ کے سب نام اچھے انہیں بتائیں کہ تم (اللہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، انہیں (بتائے ہوئے) جس نام سے بھی پکارو گے ان کے سب نام ہی بہترین ہیں۔ البتہ اپنی نمازوں میں آواز کو نہ بہت ہی زیادہ بلند کیا کریں (کہ مخالفین چڑ جائیں) اور نہ ہی بہت زیادہ آہستہ رکھیں (کہ مقتدی سن ہی نہ سکیں) بلکہ میانہ روی اختیار کریں۔

اللہ کی عظمت و بڑائی (لوگوں کو) بتائیں کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جن کی کوئی اولاد نہیں، نہ ہی حکومت و اقتدار میں ان کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی اس وجہ سے کہ وہ (نعوذ باللہ) کمزور و عاجز ہیں ان کا کوئی معاون و مددگار (Deputy) ہے۔ اس لئے انہی کو بڑا مانتے ہوئے ان کی خوب عظمت و بڑائی بیان کریں۔

باب ۱۸ مکی | کہف: غار | آیات: ۱۱۰ رکوع: ۱۲

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان اور بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

دنیا کی زندگی: قرآن وسنت کی روشنی میں آخرت کی تیاری کے لئے سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جنہوں نے اپنے بندے (محمدؐ) پر ایسی کتاب (قرآن) نازل فرمائی ہے جس (کے مطلب ومفہوم اور مدعا ومقصد) میں کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں بلکہ یہ زندگی گزارنے کا بالکل صحیح، صاف اور سیدھا طریقہ بیان کرتی ہے تاکہ (وقت سے پہلے نہ ماننے والے) لوگوں کو اللہ کے سخت عذاب (دوزخ) سے خبردار کر دیا جائے اور ماننے والے اُن لوگوں کو جو نیک اعمال کر رہے ہیں خوش خبری دے دی جائے کہ ان کے لئے (جنت کی صورت میں) بہترین اجر وانعام (تیار) ہے، جس میں وہ ہمیشہ (عیش ومزے سے) رہیں گے۔

اَبَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ٭﴿۴﴾ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ
عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ
یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ
یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً
لَّہَا لِنَبۡلُوَہُمۡ اَیُّہُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡہَا
صَعِیۡدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ ۙ
کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذۡ اَوَی الۡفِتۡیَۃُ اِلَی الۡکَہۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ
اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ ہَیِّیٴۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبۡنَا عَلٰۤی
اٰذَانِہِمۡ فِی الۡکَہۡفِ سِنِیۡنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثۡنٰہُمۡ لِنَعۡلَمَ اَیُّ
الۡحِزۡبَیۡنِ اَحۡصٰی لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿٪۱۲﴾ نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ نَبَاَہُمۡ ع ۱ ۱۲
بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّہُمۡ فِتۡیَۃٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّہِمۡ وَ زِدۡنٰہُمۡ ہُدًی ﴿٭ۖ۱۳﴾ وَّ رَبَطۡنَا
عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ
لَنۡ نَّدۡعُوَا۠ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلٰـہًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمُنَا
اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً ؕ لَوۡ لَا یَاۡتُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ بِسُلۡطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ
فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿ؕ۱۵﴾ وَ اِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡہُمۡ
وَ مَا یَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ فَاۡوٗۤا اِلَی الۡکَہۡفِ یَنۡشُرۡ لَکُمۡ رَبُّکُمۡ مِّنۡ

اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہہ رہے ہیں کہ اللہ بھی صاحبِ اولاد ہیں حالانکہ نہ انہیں خود اس بات کا علم ہے اور نہ ہی ان کے باپ دادا کو تھا۔ سخت بے ہودہ بات ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے بلکہ وہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔

لوگوں کے لئے آپ کی شفقت و رحمت (اے پیغمبرؐ!) آپؐ ان لوگوں کی خاطر اس غم و افسوس میں کہ یہ قرآن کو نہیں مان رہے۔ شاید اپنے آپ کو ہلاک کر لیں گے۔

دنیا کی زندگی امتحان گاہ ہے دنیا میں جو کچھ موجود ہے' اِسے ہم نے اس (دنیا) کی رونق و زینت بنا رکھا ہے تا کہ اس کے ذریعے انسانوں کی آزمائش کریں کہ کون (اس رونق و زینت میں الجھ کر رہ جاتا ہے اور کون) اچھے اچھے اعمال کرتا ہے۔ ورنہ تو جو کچھ یہاں موجود ہے اِسے ختم کر کے ہم (بہت جلد زمین کو) صاف اور ہموار میدان میں تبدیل کرنے والے ہیں (تا کہ انسانوں کو یہاں اکٹھا کر کے ان کا محاسبہ کیا جائے)

اصحابِ کہف

اللہ کی قدرت کی نشانی کیا آپ غار اور کتبے والوں کو ہماری قدرت کی کوئی بہت بڑی عجیب نشانی سمجھ رہے ہیں؟ (حالانکہ کائنات میں اس سے بھی بڑی بڑی اور عجیب ترین نشانیاں موجود ہیں)۔

اللہ سے مدد و رہنمائی کے طالب ان چند نوجوانوں نے غار میں پناہ لیتے وقت (ہم سے) دعا کی تھی: ''اے پروردگار! آپ ہم پر خصوصی رحمت فرماتے ہوئے ہماری معاملے میں آسانی اور رہنمائی فرمائیں!'' چنانچہ ہم نے ان کے کانوں کو تھپتھپا کر انہیں سالہا سال کے لئے غار میں گہری نیند سلا دیا۔

سلانے میں خصوصی حکمت پھر ہم نے انہیں جگا کھڑا کیا تا کہ ظاہر فرمائیں کہ ان دونوں (غار والے اور شہر والے) فریقوں میں سے کس (فریق) کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت اچھی طرح یاد ہے۔

حق وصداقت کے شیدائی نوجوان اب ہم (ذرا تفصیل سے) آپ کو ان کا صحیح واقعہ سناتے ہیں۔ یہ اصل میں (عیسٰیؑ کی امت کے) چند نوجوان تھے جو اپنے پرودگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کے (ایمان و ہدایت میں اضافہ فرماتے ہوئے ان کے دلوں کو (حق و صداقت پر) مضبوط فرما دیا تھا۔ جب انہیں (بادشاہ وقت دقیانوس نے بلا کر اپنے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو) وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور (اُسے) کہنے لگے: ''(اللہ) آسمانوں و زمین کے شہنشاہ' ہمارے شہنشاہ ہیں' ہم ان کے سوا کسی دوسرے حاکم و معبود کو نہیں مانتے۔ اگر ایسا کریں تو یہ ہماری صریح حماقت ہے۔ یہ ہماری قوم کے (جاہل) لوگ ہیں' جنہوں نے اللہ کے علاوہ کئی حاکم و معبود بنا رکھے ہیں۔ (اگر یہ سچے ہیں) تو اُن (کے حاکم و معبود ہونے) کی صاف اور واضح دلیل پیش کیوں نہیں کرتے؟ اس لئے اس سے بڑا ظالم (اور گمراہ) کوئی نہیں' جو اللہ کے متعلق جھوٹ گھڑے (اُن کے بارے میں وہ باتیں کہے جو انہوں نے نہیں فرمائیں)۔''

ایمان بچانے کے لئے غار میں پناہ (بادشاہ یہ باتیں سن کر پہلے غصے میں آیا' پھر نوجوان سمجھ کر تین دن کی مہلت دیدی کہ اس کے دوران اپنی قوم کے مذہب پر آ جاؤ ورنہ قتل کرادوں گا۔) چنانچہ دربار سے نکل کر انہوں نے آپس میں طے کیا کہ) اب جب آپ لوگ ان (مشرکوں) سے اور اللہ کے علاوہ جن کی یہ اطاعت و بندگی کر رہے ہیں الگ ہو چکے ہیں تو (چل کر) فلاں غار میں پناہ لے لیں' آپ کے پروردگار آپ پر اپنی رحمت (کا دامن) وسیع فرمائیں گے۔

رَحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط مَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ق وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ ع ٢ ١٤
الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ق وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ط قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
لَبِثْتُمْ ط قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ط قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثْتُمْ ط فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ
اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ
فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ج اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ط رَبُّهُمْ
اَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

اور آپ کے معاملے میں آسانی فرمائیں گے (چنانچہ وہ غار میں جا چھپے اور اس میں اس طرح لیٹے کہ) اگر آپ دیکھیں تو سورج نکلتے وقت اُن کی غار کے دائیں طرف سے گزر جاتا ہے اور غروب کے وقت ان سے ہٹ کر بائیں طرف سے نکل جاتا ہے اور وہ غار کے اندر کھلی جگہ پڑے ہوئے ہیں۔

ہدایت طلب و کوشش سے ملتی ہے یہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک (واضح) نشانی ہے۔ وہ جس شخص کی رہنمائی فرمائیں وہی صحیح راستے پر آ سکتا ہے۔ جسے وہ گمراہ کر دیں' اس کے لئے آپ کوئی دوست اور رہنما نہ پائیں گے۔

غار کا اندرونی منظر آپ ان کو (دیکھیں تو) سمجھیں جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔ ہم ان کی (کبھی) دائیں اور (کبھی) بائیں طرف کروٹ بدلتے رہتے ہیں۔ ان کا کتا بھی اپنے اگلے پاؤں پھیلائے ہوئے غار کے منہ پر بیٹھا ہوا ہے (اس حالت میں) اگر آپ کبھی انہیں جھانک کر دیکھیں تو دہشت کے مارے الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں۔ (جس طرح ہم نے انہیں سلایا تھا) اسی طرح ہم نے انہیں (اپنی قدرت سے) بیدار کر دیا تا کہ وہ آپس میں پوچھ گچھ کریں۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دوسروں سے پوچھا: ''(بھائیو! بتاؤ) ہم یہاں کتنے دیر (سوئے) رہے ہیں؟'' وہ بولے: ''ہم ایک دن یا دن سے کچھ کم سوئے ہوں گے۔'' (آخر) کہنے لگے (چھوڑو اس بات کو) آپ کے پروردگار کو ہی صحیح علم ہے کہ آپ لوگ کتنا عرصہ (سوئے) رہے ہیں۔ (بہر حال) اپنا یہ روپیہ دیکر اپنے میں سے کسی کو شہر بھیجیں تا کہ اچھا سا کھانا دیکھ کر آپ لوگوں کے لئے لے آئے۔ نرمی سے کام لے۔ کسی کو تمہارا پتہ نہ چلنے دے ورنہ اگر انہوں نے آپ لوگوں کو پکڑ لیا تو جان سے مار دیں گے یا دوبارہ (زبردستی) اپنے (باطل) دین میں واپس لے جائیں گے۔ اس صورت میں آپ کبھی بھی (دنیا و آخرت میں) کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

مرنے کے بعد زندہ ہونے کا ثبوت چنانچہ اس طرح ہم نے (ان کے شہر جانے والے ساتھی کے ذریعے شہر والوں کو) ان کے حالات سے آگاہ کر دیا تا کہ انہیں یقین آ جائے کہ اللہ کا (مردوں کو زندہ کرنے کا) وعدہ سچا ہے اور یہ بھی کہ قیامت (کے آنے) میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ (ان کے حالات جاننے کے بعد) جب شہری لوگ آپس میں بحث کر رہے تھے کہ ان کے بارے میں (اب) کیا کیا جائے تو کچھ لوگوں نے کہا: ان کی طرف ایک دیوار چن دو (تا کہ کوئی غار کی طرف نہ جائے) ان کے حالات ان کے پروردگار ہی بہتر جانتے ہیں لیکن ان کے بارے میں صاحب اقتدار لوگ کہنے لگے (کہ نہیں) ہم تو ان کے پاس مسجد تعمیر کریں گے۔

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ
اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً
ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ
عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڐ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ
فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَ

تعداد پر بحث بیکار اور فضول بعض لوگ کہتے ہیں کہ (اصحاب کہف) تین تھے' چوتھا ان کا کتا تھا جب کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا (انہیں کچھ علم نہیں) بس ویسے ہی اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں۔ کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ سات تھے' آٹھواں اُن کا کتا۔ (بہر حال اے پیغمبرؐ!) انہیں بتائیں میرے پروردگار ہی ان کی صحیح تعداد جانتے ہیں' چند لوگوں کے سوا کسی کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں۔ اس لئے آپ سرسری بات کے علاوہ کسی سے ان کے بارے میں بحث نہ کریں اور نہ ہی ان کے متعلق کسی سے کچھ پوچھیں۔

اللہ کا ارادہ و مشیت سب پر غالب نیز کسی کام کے متعلق یہ مت کہیں کہ میں اسے کل ضرور کروں گا بلکہ (یوں کہیں کہ) اگر اللہ چاہیں گے تو (میں اس کام کو کل کروں گا) اگر کسی وقت (انشاء اللہ کہنا) بھول جائیں تو (یاد آنے پر) فوراً اپنے پروردگار سے معافی مانگ (کر انشاء اللہ کہہ) لیں۔ یہ بھی کہیں: ''ممکن ہے کہ میرے پروردگار اس سے بھی زیادہ صحیح بات کی طرف میری رہنمائی فرمائیں۔''

غار میں قیام کی مدت یاد رکھو! اصحاب کہف غار میں (شمسی حساب سے) تین سو سال اور (قمری لحاظ سے تین سو) نو سال ٹھہرے رہے۔ (اگر اس مدت پر کوئی اعتراض کرے تو اسے) بتائیں کہ اللہ اُن کے ٹھہرنے کی مدت کو زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں کیونکہ آسمانوں و زمین کی تمام پوشیدہ باتیں انہی کو معلوم ہیں وہ سب سے بہتر دیکھنے والے اور سب سے بہتر سننے والے ہیں۔ ان کے سوا کوئی لوگوں کی حفاظت و نگرانی کرنے والا نہیں اور نہ ہی وہ اپنے حکم اور معاملے میں کسی کو شریک کرتے ہیں۔

اصل کام لوگوں کو اللہ کی باتیں سنانا بہر حال آپ اپنے پروردگار کی کتاب جو آپ کے پاس بھیجی جا رہی ہے اِسے لوگوں کو سناتے رہیں' اس کی باتوں (اور احکام) کو کوئی بدلنے کا مجاز نہیں۔ (اگر آپ کسی کی خاطر ان کو چھپائیں گے یا ان میں کوئی تبدیلی کریں گے تو) اللہ کے مقابلے میں کہیں (بچاؤ کے لئے) آپ کو پناہ نہ مل سکے گی۔

سچا دین: قرآن و سنت (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے آپ کو ان (غریب مسلمانوں) کے ساتھ پابند رکھیں جو صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے ہیں اور انہی کی رضا مندی چاہتے ہیں' دنیاوی ساز و سامان کی خاطر آپ کی توجہ ان سے ہرگز نہ ہٹنے پائے اور نہ ہی ایسے شخص کی بات مانیں جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے اور اپنے خواہش کی پیروی میں اس کا کردار افراط و تفریط پر مبنی ہے۔ نیز آپ لوگوں کو بتائیں کہ (یہ قرآن) سچے دین کی صورت میں (دنیا میں) آچکا ہے اب جو شخص چاہے اِسے مانے اور جو شخص چاہے اس کا انکار کرے لیکن یہ ضرور یاد رکھے کہ (انکار کرنے والے) مجرموں کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کے شعلے انہیں گھیر لیں گے اگر وہ (پیاس کی شدت سے) پانی مانگیں گے تو انہیں پگھلے ہوئے تانبے کی طرح گرم پانی دیا جائے گا جو ان کے چہرے جلا ڈالے گا۔ پینے کے لئے بہت ہی برا پانی' آرام کے لئے بہت ہی بری جگہ (ان کی مہمانی کے لئے تیار ہے)۔

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ
الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا ع ٤ ١٦
لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا
بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ
فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ ۙ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ
لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ
اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا
اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ ۙ اَوْ

آرام و آسائش کا بہترین مقام۔ جنت مگر جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کر رہے ہیں' وہ یقین رکھیں کہ اچھے اعمال کرنے والوں کے اجر کو ہم کبھی ضائع نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے رہنے کے لئے سدا بہار باغات ہیں جن کے اندر (دودھ' شہد' شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہی ہیں۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ باریک اور موٹے (جیسے چاہیں) سبز ریشمی لباس پہنیں گے۔ آرام کرسیوں پر ٹیک لگائے (مزے سے) بیٹھیں گے۔ (جنت دنیاوی محنت کا) بہت ہی اچھا صلہ و انعام ہے' آرام و آسائش کے لئے بہترین مقام ہے۔

اللہ کے نافرمان شخص کا کردار (اے پیغمبرؐ!) ان لوگوں کے سامنے دو آدمیوں (ایک امیر کافر اور ایک غریب مسلمان) کا واقعہ بیان کریں کہ (کس طرح) ہم نے ان میں سے ایک کو انگوروں کے دو باغ عطا کر رکھے تھے' جن کے گرداگرد کھجوروں کے درخت اور اندر فصل کاشت ہو رہی تھی۔ دونوں باغ (اپنے وقت پر) خوب پھل لاتے اور ان پھلوں میں کبھی کسی طرح کی کمی نہ ہوتی ان (باغوں) کے درمیان ہم نے نہر جاری کر رکھی تھی (جس کے نتیجے میں) مالک ہر طرح کی پیداوار حاصل کر رہا تھا۔ ایک دن وہ باتوں ہی باتوں میں (غرور میں آ کر) اپنے (غریب) دوست سے کہنے لگا: ''میں مال و دولت میں بھی آپ سے بڑھ کر ہوں' جتھے و جماعت کے لحاظ سے بھی میری عزت زیادہ ہے۔ اسی طرح (اپنی بڑائی کی ڈینگیں مارتے مارتے دوست کے ساتھ) اپنے باغ میں پہنچ گیا اور (تکبر سے) اپنے آپ پر ظلم کرتے ہوئے کہنے لگا: ''میں نہیں سمجھتا کہ میرا یہ باغ کبھی تباہ ہو گا اور نہ ہی میرے خیال میں کبھی قیامت بپا ہو گی۔ تاہم اگر کبھی میں اپنے پروردگار کے پاس واپس لے جایا گیا تو ضرور مجھے وہاں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔

اللہ کے فرمانبردار بندے کا رویہ اس کا دوست جس سے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہنے لگا: ''(ارے!) کیا آپ اس ذات (اللہ) کا انکار کر رہے ہیں جنہوں نے تمہیں پہلے مٹی سے پھر منی کے قطرے سے پورا (خوبصورت) مرد بنا کھڑا کیا؟ لیکن (بھائی) میرے تو اللہ ہی پروردگار ہیں' میں تو کسی کو ان کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ بلکہ جب آپ اپنے باغ میں آئے تھے تو آپ نے یوں کیوں نہ کہا: ''(باغ کی رونق) یہ سب کچھ اللہ کے چاہنے کرنے سے ہے۔ ورنہ ان کی مدد کے بغیر (مجھ میں یا) کسی میں طاقت نہیں (کہ ایسے باغات لگا لیں)۔ اگر (آج) آپ مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمزور دیکھ رہے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ میرے پروردگار مجھے آپ کے باغ سے اچھا باغ عطا فرما دیں اور آپ کے باغ پر آسمان سے ایسی آفت بھیج دیں کہ وہ چٹیل میدان بن کر رہ جائے۔ یا

يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ ۧ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ ع ٥ ٣ ١٧
اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ
زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ
حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿٤٧﴾ ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ
لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ
لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا
فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا
كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ۧ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ ع ٢ ٥ ١٨
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ

اس کا پانی خشک ہو جائے جسے آپ' کسی طرح بھی حاصل نہ کر سکیں۔

غرور و نافرمانی کی سزا چنانچہ (کچھ مدت کے بعد ایسا ہی ہوا) اس کے پھلوں (اور پیداوار) کو عذاب (اور جھکڑ) نے آ گھیرا اور وہ اپنے باغوں کو چھتریوں پر الٹا پڑا دیکھ کر اپنی لاگت و محنت پر پچھتا تا رہ گیا اور (حسرت و افسوس سے) کہنے لگا: ''کاش! میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔'' کیونکہ اللہ کے مقابلے میں (نقصان سے بچانے کے لئے) کوئی (جماعت و) جتھا اس کے کام نہ آیا اور نہ ہی وہ (مغرور انسان) خود اپنا بچاؤ کر سکا۔ اس (واقعہ) سے معلوم ہوا کہ سارے اختیارات اللہ سچے کے ہیں۔ انعام وہی بہتر ہے جو وہ عطا فرمائیں' انجام وہی اچھا ہے جو وہ دکھائیں۔

دنیا کی زندگی بالکل عارضی و ناپائیدار نیز (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں دنیا کی زندگی کی حقیقت اِس مثال سے سمجھائیں جیسے ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں تو اس کے ذریعے زمین سے سبزہ (پیدا ہوکر) خوب پھلتا پھولتا ہے لیکن (کچھ عرصے کے بعد وہی سبزہ) سوکھ کر چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں۔ یاد رکھو! اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ مال و اولاد تو محض دنیا کی (چند روزہ) زندگی کی رونق ہیں ورنہ آپ کے پروردگار کے ہاں تو نیک اعمال جو اس زندگی کے بعد کام آتے ہیں' وہی اجر و ثواب اور اچھے مستقبل کے لئے بہتر ہیں۔

دنیا میں انسان کا اصل کام -- آخرت کی تیاری (اس دن کی فکر کرو) جس روز ہم پہاڑوں کو چلتا کریں گے اور آپ زمین کو کھلا اور صاف میدان دیکھیں گے اور سب لوگوں کو (اس میدان میں) ہم اکٹھا کرلیں گے اور کسی کو بھی (بڑا' چھپا) نہیں چھوڑیں گے۔ سب کے سب آپ کے پروردگار کے سامنے صفیں باندھے حاضر ہوں گے (اللہ فرمائیں گے) ہاں' تم لوگ ہمارے پاس اُسی طرح (ننگ دھڑنگ واپس) آ گئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ (ماؤں کے پیٹوں سے) پیدا فرمایا تھا مگر تم اس خیال میں (مست) رہے کہ ہم نے تمہارے لئے (اپنے پاس واپس آنے کا) کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا۔'' پھر اعمالنامے (سب کے) سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ بدکردار لوگ اس کی تحریر سے ڈر کر کہہ رہے ہوں گے: ''ہائے' ہماری بدبختی! یہ کیسا اعمالنامہ ہے جس میں ہماری ہر چھوٹی بڑی حرکت درج ہے۔'' بہر حال جو کچھ بھی انہوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے یاد رکھو! آپ کے پروردگار کسی پر کوئی زیادتی نہیں فرماتے۔

دنیا میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہی آخرت کی تیاری ہے یاد ہے جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو انہوں نے (فوراً) سجدہ کر دیا تھا' مگر ابلیس نے (سجدہ) نہیں کیا تھا' وہ چونکہ جنوں میں سے تھا اس لئے وہ اپنے پروردگار کا باغی ہو گیا۔ کیا (یہ) اب (عجیب تماشا نہیں کہ) تم لوگ مجھے چھوڑ کر اُسے اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بنا رہے ہو۔

مِنْ دُوْنِىْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ
النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾ وَلَقَدْ ع ١٩
صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ
شَىْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَمَآ اُنْذِرُوْا
هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾
وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ
الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ
الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ ع ٢٠

حالانکہ وہ تمہارے (صریح) دشمن ہیں' (دیکھ لیں) کیسا برا متبادل (Alternative) ہے جو یہ بدکردار لوگ اختیار کر رہے ہیں۔ جب کہ نہ میں نے آسمانوں و زمین پیدا کرتے وقت انہیں بلایا' نہ خود انہیں پیدا کرتے وقت (انہیں کوئی Lift دی) اور نہ ہی میرا یہ طریق کار ہے کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنے معاون و مددگار بناؤں (پھر میری نافرمانی ' ان کی اطاعت۔ گمراہی و شرک نہیں تو کیا ہے؟) اس (قیامت کے) روز یہ (مشرک) لوگ کیا کریں گے؟ جب انہیں اللہ فرمائیں گے: ''بلاؤ ان ہستیوں کو جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے۔ چنانچہ یہ انہیں (مدد کے لئے) بلائیں گے لیکن وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے پھر ہم ان (عابدوں اور معبودوں) کے درمیان آگ کا گڑھا حائل کر دیں گے۔ سارے مجرم اس آگ کو دیکھیں گے اور سمجھ جائیں گے کہ اب انہوں نے اس میں گرنا (ہی گرنا) ہے اور وہ کسی طرح بھی اس سے بچ نہ سکیں گے۔ یقیناً ہم نے لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے قرآن میں ہر طرح کے دلائل اور مثالیں بار بار بیان فرمائی ہیں لیکن کئی انسان مقابلے میں بہت ہی زیادہ جھگڑے اور بحثیں کرتے ہیں (اس لئے ان پر وعظ و نصیحت' دلائل اور مثالوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا) اب (قرآن اور پیغمبر کی صورت میں) ہدایت آ جانے کے بعد لوگوں کو اسے ماننے اور اپنے پروردگار سے گناہوں کی) معافی مانگنے سے آخر کس چیز نے روک رکھا ہے؟ کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کا بھی اگلے لوگوں کا سا حال ہو یا عذاب ان کے سامنے آ موجود ہو؟ حالانکہ ہم پیغمبروں کو (دنیا میں) بھیجا ہی اس لئے کرتے ہیں کہ وہ (ہماری باتیں ماننے والوں کو ہماری رضا کی) خوش خبری سنائیں اور (نہ ماننے والوں کو ہماری سزا سے) ڈرائیں۔ لیکن بے ایمان لوگ باطل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر سچے دین کو دبانا چاہتے ہیں۔ ہماری باتوں اور عذاب کا جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے مذاق اڑاتے ہیں۔

نافرمانوں کو فوری سزا نہ ملنا' انہیں سنبھلنے کی مہلت ہے یاد رکھو! اس سے بڑا کوئی مجرم (اور گمراہ) نہیں جسے اللہ کی باتیں سنا سنا کر نصیحت کی جائے اور وہ ان کی پروا ہی نہ کرے اور اپنی بدکرداریوں کو (بھی) بھول بیٹھے یقیناً ایسے ہی (ضدی اور ہٹ دھرم) لوگوں کے دلوں **پر** ہم نے پردے ڈال رکھے ہیں تا کہ قرآن کو سمجھ ہی نہ پائیں ان کے کانوں کو بوجھل کر دیا ہے (تا کہ حق بات سن ہی نہ سکیں) اسی لئے (اے پیغمبرؐ) اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں گے تو یہ کبھی راہ راست پر نہیں آئیں گے۔ حالانکہ آپ کے پروردگار بے حد معاف فرمانے والے مہربان ہیں۔ اگر وہ انہیں ان کے گناہوں پر پکڑنا چاہیں تو فوراً پکڑ کر سزا دے دیں' لیکن انہوں نے (سزا کا) ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے' جس سے ان کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ دیکھ لو (عاد و ثمود کی) یہ بستیاں (جنہیں کفار مکہ ملک شام کے رستے میں ویران پڑا دیکھتے ہیں) جب ان کے رہنے والوں نے نافرمانی و شرک کا رویہ اختیار کیا تو ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور ان کی تباہی کے لئے ہم نے وقت مقرر کر رکھا تھا۔

مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ
سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا
هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ۫
وَمَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖۗ
عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ ۙ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا
عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا
لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِیْ
لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ ع ۹ ۲۱
اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ
لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ
قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

موسیٰ ؑ کا علمی سفر

خضرؑ سے ملاقات (حقیقت سے غافل ظاہر بین لوگوں کو یہ واقعہ سنائیں) کہ جب موسیٰ نے اپنے شاگرد (یوشع بن نون) سے فرمایا: ''میں دو دریاؤں (عقبہ اور سویس) کے ملنے کے مقام پر پہنچنے تک اپنا سفر جاری رکھوں گا خواہ مجھے کئی سال تک چلنا پڑے۔ پھر جب وہ ان (دریاؤں) کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو وہاں کچھ دیر آرام کے لئے ٹھہرے تو وہ اپنی (بھنی ہوئی) مچھلی سے تھوڑا سا غافل ہوئے تو (وہ زندہ ہو کر فوراً) سرنگ کی طرح راستہ بنا کر دریا میں چلی گئی۔ پھر (آرام کے بعد دور) آگے جا کر موسیٰؑ نے اپنے شاگرد سے فرمایا: ''ہمارا کھانا لاؤ (کھائیں) اس سفر نے تو ہمیں بہت تھکا دیا ہے۔'' شاگرد نے عرض کیا: ''(او ہو) جب ہم چٹان کے پاس آرام کے لئے ٹھہرے تھے تو مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا اور وہ (زندہ ہو کر) بڑے عجیب طریقے سے دریا کے اندر چلی گئی تھی (افسوس!) شیطان نے مجھے آپ سے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا۔'' موسیٰؑ نے فرمایا ''(اے ہائے!) وہی جگہ تو ہماری منزل مقصود تھی۔'' چنانچہ وہ اپنے انہی قدموں پر واپس لوٹے اور وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضرؑ) کو (لیٹا) پایا جسے ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے اُسے ایک خصوصی علم عطا فرمایا تھا۔

حصول علم کے لئے تحمل و برداشت ضروری (سلام، تعارف کے بعد) موسیٰؑ نے ان سے عرض کیا: ''اگر میں آپ کے پاس ٹھہروں تو کیا ہدایت و رہنمائی کا وہ علم جو آپ کو سکھایا گیا ہے مجھے بھی کچھ سکھا دیں گے؟'' انہوں نے فرمایا: (وہ علم سیکھنے کے لئے) آپ میرے ساتھ (رہتے ہوئے) تحمل و برداشت سے کام نہیں لے سکیں گے۔ ویسے بھی جو بات آپ کے علم و سمجھ سے باہر ہے اس پر آپ صبر و تحمل کر بھی کیسے سکتے ہیں! موسیٰؑ نے عرض کیا: ''اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور صبر و تحمل کرنے والا پائیں گے' میں کسی معاملے میں بھی آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' خضرؑ نے فرمایا: اچھا' اگر آپ (علم سیکھنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے تو آپ مجھ سے کوئی بات نہ پوچھیں جب تک کہ میں (خود ہی) آپ کو اس کے بارے میں نہ بتاؤں۔

اللہ کے تکوینی نظام کے چند واقعات

چلتی کشتی میں سوراخ (یہ کہہ سن کر) دونوں (دریا کے کنارے کنارے) چل دیئے' آگے جا کر جب دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو (خضرؑ نے) اس (کشتی) میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰؑ نے عرض کیا: ''آپ نے اس میں اس لئے سوراخ کیا ہے کہ اس میں سوار لوگ (دریا میں) ڈوب جائیں؟ یہ تو آپ نے بہت ہی خطرناک کام کیا ہے۔'' خضرؑ نے فرمایا: ''کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر و تحمل سے کام نہیں لے سکیں گے؟'' موسیٰ نے عرض کیا: ''مجھ سے بھول ہو گئی۔ اس پر آپ میری گرفت نہ فرمائیں اور میرے معاملے میں زیادہ سختی نہ کریں۔''

بے گناہ لڑکے کا قتل پھر چل پڑے' آگے گئے تو ایک لڑکا ملا' جسے خضرؑ نے قتل کر دیا۔ موسیٰؑ بول اٹھے۔ ''آپ نے ایک بے گناہ شخص کو بلاوجہ مار ڈالا۔ یقیناً آپ نے یہ بہت بُری حرکت کی ہے۔''

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ
سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ
لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ
اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ
عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَاۗءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ
اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ
وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ
يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ڰ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا
فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ١٠ ١٢
وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ ۭ
اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ

خضرؑ نے فرمایا: ''آپ سے میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ مرے ساتھ رہ کر صبر و تحمل سے کام نہیں لے سکیں گے؟'' موسیٰؑ نے (معذرت کرتے ہوئے) عرض کیا ''(اچھا) اگر اس کے بعد آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ لیجیے' اب آپ کو میری طرف سے معقول بہانہ مل گیا۔''

بلا معاوضہ دیوار کی تعمیر چنانچہ دونوں پھر چل پڑے۔ چلتے چلتے ایک (شہر کی اضافی) بستی میں لوگوں کے پاس پہنچ کر اُن سے کھانا مانگا' مگر انھوں نے ان کی مہمانی سے صاف انکار کر دیا۔ انہوں نے وہاں ایک (پرانی) دیوار دیکھی جو گراہی چاہتی تھی' خضرؑ نے اُسے (فوراً مرمت کر کے) سیدھا کر دیا۔ موسیٰؑ (نہ رہ سکے) بولے'': اگر آپ چاہتے تو اس (دیوار کی مرمت کرنے) کی مزدوری لے لیتے (جس سے ہم کسی ہوٹل سے کھانا کھالیتے)۔ خضرؑ نے فرمایا: ''اب میرا اور آپ کا ساتھ ختم ہے' البتہ میں آپ کو ان باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے''۔

واقعات میں پوشیدہ حکمتیں، مصلحتیں

غربا پروری کشتی کی بات یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی ملکیت ہے جس پر وہ دریا میں محنت مزدوری کر کے روزی کماتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ اسے (تھوڑا سا) عیب دار کردوں کیونکہ آگے (دریا کے پار) ایک (ظالم) بادشاہ (کا علاقہ) ہے جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی (بیگار میں) پکڑ لیتا ہے۔

بہتر تبادل اور اُس لڑکے کا معاملہ یہ تھا کہ اس کے والدین مومن (مسلمان) ہیں ہمیں خدشہ ہوا کہ وہ (بڑا ہو کر اپنی) شرارتوں اور کفر کی وجہ سے انہیں تنگ کرے گا' اس لئے ہم نے چاہا (کہ اُس کا کام تمام کر دیں تا کہ) ان کے پروردگار اس کے بدلے میں انہیں اس سے اچھی اولاد عطا فرمائیں جو پاکیزہ کردار اور (والدین سے) زیادہ محبت و شفقت کرنے والی ہو۔

نیک انسان کے مال و ورثہ کی حفاظت اس دیوار کی بات یہ تھی کہ یہ اسی شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی ہے جس کے نیچے اُن کا خزانہ دفن ہے۔ ان کا والد بہت ہی نیک کردار شخص تھا۔ اس لیے آپ کے پروردگار چاہتے ہیں کہ دونوں لڑکے جوان ہو کر (خود ہی) اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ (ان لڑکوں کے حال پر) آپ کے پروردگار کی مہربانی تھی (کہ میں نے دیوار تعمیر کر کے اُن کا خزانہ محفوظ کر دیا) یاد رکھو! میں نے جو کچھ بھی کیا اپنی مرضی سے نہیں کیا (بلکہ اللہ کے حکم سے کیا) یہ ہے اُن باتوں کی حقیقت جن پر آپ صبر نہ کر سکے''۔

ذوالقرنین .....معیاری و مثالی حکمران

اقتدار اللہ کی عطا (اے پیغمبر!) یہ لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں۔ انہیں بتائیے کہ میں اس کے کچھ حالات تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں یقیناً ہم نے اُسے دنیا میں حکومت و اقتدار بخشا تھا اور ہر طرح کے اسباب و وسائل مہیا فرمائے تھے چنانچہ وہ (اپنی فوجوں کے ساتھ

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِىْ
عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ
اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَ اَمَّا
مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ
مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿٩٠﴾
كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى
اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ
يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ
مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ
تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ
بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى
اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ
قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ
مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

مغربی فتوحات اور رعایا سے سلوک مغربی مہم سر کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا (علاقوں پر علاقے فتح کرتا ہوا) سورج غروب ہونے کی جگہ (خشکی کے آخری سرے تک) پہنچ گیا جہاں اس نے سورج کو سیاہ پانی کی جھیل میں ڈوبتے دیکھا۔ وہاں قریب ہی اس کا ایک (جاہل اور کافر) قوم سے مقابلہ ہوا (جس پر غلبہ دینے کے بعد) ہم نے حکم دیا: ''اے ذوالقرنین! آپ کو اختیار ہے کہ انہیں (کافر ومشرک سمجھ کر قتل کی سزا دیں یا ان کے ساتھ نیک اور نرم رویہ اختیار کریں''۔ ذوالقرنین نے عرض کیا: (ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں گے) جو ان میں سے کفر وشرک پر ڈٹے رہیں گے انہیں (قتل کی) سزا دیں گے۔ پھر جب وہ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں گے تو وہ انہیں اور بھی زیادہ سخت سزا دیں گے۔ لیکن جو شخص (ہماری اسلام کی دعوت) قبول کر کے نیک اعمال کرے گا اُسے (اللہ کے ہاں بھی جنت کی صورت میں) بہترین بدلہ ملے گا۔ ہم بھی (دنیا میں) اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ کریں گے۔''

مشرقی فتوحات پھر وہ ایک دوسری (مشرقی) مہم سر کرنے کے لیے چل پڑا (اور ملکوں پر ملک فتح کرتا ہوا) سورج نکلنے کے مقام (جہاں مہذب دنیا کی سرحد ختم ہوتی ہے) پہنچ گیا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ سورج ایسے (وحشی اور غیر مہذب) لوگوں پر طلوع ہو رہا ہے جن کو گرمی سے بچانے کے لیے ہم نے (لباس، خیمہ اور مکان وغیرہ کی) کوئی رکاوٹ نہیں رکھی۔ حقیقتاً ایسا ہی تھا (کہ وہ لوگ ننگ دھڑنگ غاروں میں رہتے تھے) ان کے برعکس (زندگی کی) جو سہولتیں ذوالقرنین کو حاصل تھیں ان کا بھی ہمیں پورا پورا علم تھا۔

عظیم فلاحی کام: یاجوج ماجوج کو روکنے کے لئے دیوار کی تعمیر اس کے بعد وہ پھر (تیسری شمالی) مہم کے لئے روانہ ہو گیا چنانچہ جب (فتوحات کرتے کرتے) دو پہاڑوں کے درمیان (گھاٹی میں) پہنچا تو وہیں (پہاڑوں کے) اس طرف اس نے ایسے (اجڈ) لوگوں کو دیکھا جو (دوسرے ملک والوں کی) بات ہی نہیں سمجھتے۔ انہوں نے (ترجمان کے ذریعے) عرض کیا: ''اے ذوالقرنین! ان پہاڑوں کے دوسری طرف دو قومیں یاجوج اور ماجوج (آباد) ہیں جو (اس گھاٹی سے گزر کر) ہمارے علاقے میں قتل و غارت اور لوٹ مار کرتی رہتی ہیں۔ اگر ہم آپ کو سرمایہ مہیا کریں تو کیا آپ ہمارے اور ان کے درمیان (اس گھاٹی کو بند کرنے کے لیے) دیوار تعمیر کر دیں گے؟'' ذوالقرنین نے جواب دیا میرے پروردگار نے جو (مال) مجھے عطا فرمایا ہے وہ (تمہارے سرمائے سے) بہتر ہے البتہ تم (اگر کچھ کرنا چاہتے ہو تو) محنت مزدوری (Labour) سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور اُن (یاجوج اور ماجوج) کے درمیان مضبوط دیوار کھڑی کر دوں گا۔ اس کے لئے مجھے لوہے کی چادریں مہیا کرو۔'' (تعمیر کا کام شروع ہو گیا) یہاں تک کہ اس نے (لوہے کے چادریں لگا لگا کر دیوار) دونوں پہاڑوں کے برابر کر دی، پھر (مزدوروں کو) حکم دیا اب تیز آگ جلاؤ۔'' چنانچہ جب (لوہے کی چادریں گرم ہو کر آگ (کی طرح سرخ) ہو گئیں تو کہا اب پگھلا ہوا تانبا لاؤ (کہ ان چادروں کے درمیان) ڈال دوں (تاکہ یہ مضبوطی سے جڑ جائیں)۔ اس طرح (ایسی اونچی اور مضبوط دیوار تیار ہو گئی جس پر یاجوج، ماجوج) نہ تو چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔

دیوار کی تعمیر اللہ کی مہربانی (دیوار مکمل ہونے کے بعد) ذوالقرنین نے کہا: ''یہ (دیوار کی تعمیر وتکمیل) میرے پروردگار کی مہربانی سے ہوئی ہے لیکن جب

وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ۭ وَتَرَكْنَا
بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا ﴿٩٩﴾ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ۙ الَّذِيْنَ
كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَمْعًا ﴿١٠١﴾ۧ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ
دُوْنِيْٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ
نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ۭ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ
رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ۧ

اُن کا (قربِ قیامت کا) وعدہ آجائے گا تو وہ اسے ڈھا کر (زمین کے) برابر کردیں گے۔ یقیناً میرے پروردگار کا وعدہ صحیح اور سچا ہے۔ اس وقت ہم ان (یاجوج اور ماجوج) کو کھلا چھوڑ دیں گے کہ دوسرے لوگوں پر ٹوٹ پڑیں۔ اس کے (جلد ہی) بعد (قیامت کا) صور پھونک دیا جائے گا اور تمام لوگوں کو (حشر کے میدان میں) اکٹھا کرلیں گے۔ اس روز ہم جہنم کو کافروں کے سامنے پیش کردیں گے جن کی آنکھوں پر (نہ صرف) میرا قرآن پڑھنے سے پردہ پڑا ہوا تھا بلکہ (اس کا) سننا بھی انہیں گوارا نہ تھا۔

اللہ کے علاوہ کوئی کارساز و مختار نہیں کیا کافر لوگوں نے یہ سمجھا ہوا ہے کہ وہ میرے علاوہ میرے بندوں کو کارساز بنالیں (تو کوئی فرق نہیں پڑتا)؟ حالانکہ ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھا ہے

دنیا پرستوں کا انجام (اے پیغمبر!) ان سے کہیئے: کیا ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری دوڑ دھوپ اور محنت کوشش دنیا کی زندگی (کے مفادات) کے لئے صرف ہورہی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (عملاً) اپنے پروردگار کی باتوں اور اُن کے ہاں جواب طلبی کا انکار کر رہے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں کے سب اعمال ضائع اور برباد ہیں اور قیامت کے دن ہم انہیں کوئی وزن نہیں دیں گے۔ ان کے (عملی) انکار نیز میری باتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑانے کی پاداش میں جہنم ہی ان کا (صحیح) بدلہ ہے۔

اللہ و رسول کی ماننے والوں کا انجام ان کے برعکس جو لوگ (اللہ و رسول کی باتیں) مان کر نیک اعمال کررہے ہیں ان کی مہمانی کے لئے بہشت بریں کے باغات ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے اور کبھی بھی اُن کا دل وہاں سے نکلنے کو نہیں چاہے گا۔

اللہ کی صفات و کمالات کی کوئی انتہا نہیں (اے پیغمبر ﷺ! لوگوں کو) بتائیں کہ اگر میرے پروردگار (جن سے منہ پھیرے ہوئے ہو) کی صفات و کمالات لکھنے کے لئے سمندر (کا پانی) سیاہی بن جائے تو وہ ختم ہوجائے گا لیکن میرے پروردگار کی صفات و کمالات ختم نہ ہوں گے اگرچہ اتنی سیاہی ہم اور بھی لے آئیں (تو وہ بھی کافی نہیں ہوگی)۔

آپؐ انسان اور بشر ہیں (اے پیغمبر!) آپؐ اعلان کریں (کہ لوگو!) میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہی ہوں (فرق صرف یہ ہے کہ) میرے پاس اللہ کے احکام آتے ہیں (جن کا خلاصہ یہ ہے کہ) تمہارے حاکم و معبود صرف ایک ہی حاکم و معبود (اللہ تعالیٰ) ہیں۔

دیدار الٰہی کے خواہش مندوں کے لئے راہ عمل اس لئے جو شخص بھی (آخرت میں) اپنے پروردگار سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ (دنیا میں آپؐ کی سنت کے مطابق) نیک کام کرتا رہے اور کسی کو بھی اپنے پروردگار کی اطاعت و عبادت میں شریک نہ کرے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ
مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ
مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى
خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا
وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَ
سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ
فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ

باب :۱۹(مکی)　مریم　آیات : ۹۸ رکوع :٦

اللہ کے نام سے شروع ہے بے حد مہربان بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں ۔

یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ---- اللہ کی قدرت کے نمونے

زکریاؑ کی بیٹے کے لیے دعا: یحییٰ کی پیدائش کی خوش خبری کاف' ہا' یا' عین' صادٓ۔ (اے پیغمبر!) آپ کے پروردگار نے اپنے بندے زکریاؑ پر جو مہربانی فرمائی تھی یہ اس کا بیان ہے (جو لوگوں کو سنایا جا رہا ہے) یہ اُس وقت کی بات ہے جب زکریاؑ نے چپکے چپکے اپنے پروردگار سے التجا کرتے ہوئے عرض کیا تھا: ''پروردگار! بڑھاپے کی وجہ سے میرے اعضا کمزور اور سر کے بال سفید ہوگئے۔ میں کبھی بھی آپ سے دُعا کر کے (اس کی قبولیت سے) محروم نہیں رہا۔ (اُمید ہے اب بھی آپ میری دُعا ضرور قبول فرمائیں گے) عرض یہ ہے کہ میں اپنے بعد اپنی برادری کے لوگوں سے ڈرتا ہوں (کہ وہ دین کا صحیح کام نہیں کریں گے۔ میری اولاد نہیں جو یہ کام کرے) چونکہ میری بیوی بانجھ ہے (اولاد کی توقع بھی نہیں) اس لئے آپ اپنی خاص مہربانی سے مجھے کوئی وارث عطا فرمائیں۔ جو میرا وارث بھی بنے اور خاندان یعقوبؑ کی (دینی) وراثت بھی سنبھالے نیز اے پروردگار! آپ اسے اپنا پسندیدہ بندہ بنائے رکھیں!'' (جواب آیا) ''اے زکریا! ہم آپ کو (آپ کے ہاں) ایک لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دیتے ہیں' جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا۔'' زکریاؑ نے (حیران ہوکر) پوچھا: پروردگار! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا؟ کیونکہ میری بیوی تو بانجھ ہے اور میں (خود) انتہائی بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں۔'' جواب ملا: ''اسی حالت میں ہوگا۔ آپ کے پروردگار فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا میرے لیے بالکل آسان ہے۔ اس سے پہلے میں آپ کو پیدا کر چکا ہوں جبکہ آپ کا کوئی نام ونشان بھی نہ تھا۔'' انہوں نے عرض کیا ''پروردگار! میرے لیے اس کی کوئی نشانی مقرر فرمادیں۔'' فرمایا'' آپ کے لئے نشانی یہ ہے کہ تندرست ہونے کے باوجود آپ تین روز تک لوگوں سے بات نہیں کر سکیں گے۔''

یحییٰؑ کی معجزانہ پیدائش اور اُن کا اخلاق وکردار چنانچہ (جب یحییٰؑ کے پیدا ہونے کا وقت آیا تو) زکریاؑ حجرے سے لوگوں سے (خطاب کرنے کے لیے) نکلے لیکن (بات نہ کر سکے تو) انہیں اشارے سے کہنے لگے کہ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو۔ (یحییٰ پیدا ہوکر کچھ بڑے ہوگئے تو حکم ہوا) ''اے یحییٰ! آپ ہماری کتاب (تورات) پر خوب مضبوطی سے عمل کرتے رہیں۔'' کیونکہ ہم نے بچپن ہی میں انہیں نبوت سے نواز دیا تھا۔ نیز اپنے خصوصی فضل سے انہیں رحم دلی اور پاکیزہ اخلاق عطا کئے تھے۔ اس لئے وہ بہت ہی پرہیز گار شخص تھے خصوصاً اپنے والدین کے انتہائی خدمت گزار' کبھی بھی (ان پر) سختی یا (اُن کی) نافرمانی کرنے والے نہ تھے۔ اِسی لئے وہ (ہمیشہ اور ہر حال میں خاص طور پر) پیدائش وفات اور دوبارہ زندہ ہونے کے (مشکل ترین) اوقات میں (اللہ کی) حفاظت میں رہے ہیں اور رہیں گے۔

مریم کی گھر والوں سے علیحدگی (اے پیغمبرؐ!) قرآن کریم سے مریمؑ کا واقعہ بھی لوگوں کو (پڑھ کر) سنایئے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوکر (مسجد اقصیٰ کے) مشرقی جانب چلی گئیں اور (غسل کے لئے) ان سے پردہ میں ہو بیٹھیں۔

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا
سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَآ
اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ
وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ
عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا
مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا
وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ
رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ
رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ
الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ
اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ
صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾
وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا

مریم کو بغیر خاوند بیٹا پیدا ہونے کی اطلاع اس حالت میں ہم نے اپنے فرشتے (جبریلؑ کو ان کے پاس بھیج دیا جو پورا مرد بن کر اُن کے سامنے آ گیا۔ (اسے دیکھتے ہی) مریم کہنے لگیں: ''میں تم سے رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں اگر تم (کچھ بھی) اللہ سے ڈرنے والے انسان ہو (تو فوراً یہاں سے چلے جاؤ)''۔ جبریل نے کہا: ''مَیں تو آپ کے پروردگار کا پیغام لانے والا (فرشتہ) ہوں تاکہ (ان کی طرف سے) آپ کو پاک سیرت بیٹا عطا کروں ۔'' وہ بولیں: ''میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا' نہ تو (نکاح کرکے) مجھے کسی مرد نے ہاتھ لگایا اور نہ ہی میں بدکار (عورت) ہوں ۔'' جبریل نے کہا: ''اِسی حالت میں ہی (آپ کے ہاں بیٹا) ہوجائے گا۔ آپ کے پروردگار فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا میرے لئے بالکل آسان ہے تاکہ اُسے (بغیر باپ کے پیدا کرکے) لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی اور (اُسے نبی بنا کر) اپنی رحمت کا ذریعہ بناؤں ۔ یہ کام تو ہو کر رہے گا ۔''

عیسیٰؑ کی معجزانہ (بغیر باپ کے) پیدائش چنانچہ (جبریلؑ کے ان کے گریبان میں پھونک مارتے ہی اللہ کے حکم سے) وہ حاملہ ہوگئیں اور اِسی (حمل) کے ساتھ وہ ایک الگ مکان (بیت اللحم) میں چلی گئیں جہاں بچہ جننے کی تکلیف نے اُسے کھجور کے درخت کے نیچے پہنچادیا۔ وہ کہنے لگیں: کاش! میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی تاکہ (اب تک لوگوں کی یاد سے) بالکل بھولی بسری ہوجاتی ۔'' اتنے میں نیچے سے آواز آئی: ''(مریم!) آپ بالکل غمزدہ نہ ہوں۔ دیکھیں' آپ کے پاس ہی آپ کے پروردگار نے (صاف) پانی کا چشمہ جاری فرمادیا ہے ۔ اس کھجور کے تنے کو تھوڑا سا ہلائیں تر و تازہ کھجوریں آپ کے لئے گریں گی' آپ اطمینان سے کھائیں پیئیں اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کریں اگر کوئی انسان نظر آئے (اور کچھ پوچھنا چاہے) تو اسے کہہ دیں کہ میں نے آج رحمٰن کے لئے روزہ رکھا ہوا' (اس لئے) کسی شخص سے بات نہیں کروں گی ۔''

عیسیٰ کا ماں کی گود میں باتیں کرنا جب وہ اپنے (واقف کار) لوگوں میں آئیں تو وہ سب کہنے لگے: ''اری مریم! (ہائے' ہائے) آپ نے یہ بہت ہی بری حرکت کر ڈالی ۔ اے ہارون کی بہن! نہ ہی آپ کے والد برے آدمی تھے' نہ ہی آپ کی والدہ بدکردار تھی (آپ ایسی کہاں سے آ گئیں؟) لیکن (خود جواب دینے کی بجائے) مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا (کچھ کہنا پوچھنا ہے تو اس سے کہو پوچھو) وہ بولے: ''ہم اس گود کے بچے سے کیا بات کریں؟'' (اتنے میں) بچہ بول اُٹھا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں' انہی نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور (اپنا) نبی بنایا ہے ۔ میں جہاں کہیں بھی رہوں گا' (وہاں کے لئے) انہوں نے مجھے باعث برکت بنایا ہے ۔ جب تک (دنیا میں) زندہ ہوں' انہوں نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

دُمْتُ حَيًّا ۝٣١ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝٣٢ وَالسَّلٰمُ
عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝٣٣ ذٰلِكَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٣٤ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ
يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ۝٣٥ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٣٦
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ
الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ
الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٩ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ
الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝٤٠ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٤١ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ
مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝٤٢ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ
جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝٤٣
يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝٤٤
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝٤٥ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ

وقف لازم ٢ ع ٥

نیز مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے' خودسر اور (ان کا) نافرمان نہیں بنایا۔ میں (ہر وقت اور ہر حال میں خصوصاً پیدائش' موت اور دوبارہ زندہ ہونے کے (مشکل ترین) حالات میں (اللہ کی) حفاظت (اور پناہ) میں ہوں۔'' یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کی حقیقت اور ان کے بارے میں صحیح بات جس میں یہ (عیسائی) لوگ شک کر رہے ہیں۔ ورنہ یہ بات اللہ کے شایان شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو (اپنا) بیٹا قرار دیں۔ (بھلا انھیں بیٹے بیٹیوں کی کیا ضرورت) وہ تو ویسے ہی بے حد قدرتوں والی ذات ہیں وہ جب بھی کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرمالیتے ہیں اس کو صرف یہ کہتے ہیں کہ' ہو جا' اور (وہ کام) فوراً ہو جاتا ہے۔ حالانکہ (خود ساری زندگی عیسیٰؑ کی دعوت ہی یہ تھی کہ لوگو!) اللہ ہی میرے اور تمہارے پروردگار ہیں اس لئے انہی کی اطاعت وبندگی کیا کرو (دنیا میں زندگی گزارنے کا) یہی سیدھا اور صحیح طریقہ ہے۔

عیسیٰؑ کی حقیقت کے منکروں کا برا انجام مگر (بعد میں عیسائیوں اور یہودیوں کے) مختلف فرقے (عیسیٰ کے بارے میں) مختلف قسم کے عقائد رکھنے اور باتیں کرنے لگے۔ بہرحال جو لوگ بھی (عیسیٰ کے متعلق ہماری بیان کردہ) حقیقت کا انکار کر رہے ہیں وہ (قیامت کی ہماری سامنے) حاضری کے سخت دن انتہائی ذلیل وخوار ہوں گے۔ اُس روز جب وہ ہمارے پاس آئیں گے تو خوب سن اور دیکھ رہے ہوں گے جبکہ آج ظالم (بہرے اور اندھے بن کر) صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں اس افسوس اور پچھتاوے کے دن سے خبردار کرتے رہیں جب ہر اس معاملے کا (صحیح صحیح) فیصلہ کر دیا جائے گا جس سے یہ (دنیا میں) غافل رہ کر نہیں مان رہے (کیا انہیں اتنی بھی سمجھ نہیں کہ آخر) ہم ہی دنیا اور دنیا کی ہر چیز کے وارث رہ جائیں گے اور ان سب نے (محاسبے کے لئے) ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے۔

سیرت انبیاءؑ

ابراہیم کا والد کو بت پرستی سے منع کرنا (اے پیغمبرؐ!) آپ قرآن کریم سے انہیں ابراہیمؑ کے متعلق بھی (پڑھ کر) سنائیے کہ وہ سچے کھرے انسان اور نبی تھے۔ جنہوں نے جب اپنے والد کو (بت پرستی میں مبتلا دیکھا تو) کہا:'' ابا جی! آپ ان (بتوں) کی پرستش کیوں کرتے ہیں؟ یہ نہ کچھ سنتے ہیں' نہ کچھ دیکھتے ہیں اور نہ ہی آپ کو کوئی فائدہ دے سکتے ہیں۔ ابا جی! میرے پاس (اللہ کی طرف سے) وہ علم آیا ہے' جو آپ کے پاس نہیں آیا۔ اس لئے آپ میری بات مانیں۔ میں آپ کی (زندگی گزارنے کے) بالکل سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کروں گا۔ ابا جی! آپ شیطان (کے اکسانے پر بتوں) کو نہ پوجیں کیونکہ شیطان (اللہ) رحمٰن کا نافرمان (اور باغی) ہے۔ ابا جان! مجھے ڈر ہے کہ (بت پرستی کرتے کرتے کہیں) آپ کو رحمٰن کا عذاب نہ آ پکڑے اور آخر کار دوزخ میں) آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔

والد کا ناراض ہو کر انہیں گھر سے نکالنا والد (نے غصے میں آ کر) کہا:'' اے ابراہیم! کیا آپ میرے معبودوں کی مخالفت کر رہے ہیں (سنیں) اگر آپ

لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾
فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ
ع ٣ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى
اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ
هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ
عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ
ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى
السجدة عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

اس حرکت سے باز نہ آئے تو پتھر مار مار کر آپ کو مار دوں گا۔ جائیں' ہمیشہ کے لئے میرے نظروں سے دُور ہو جائیں۔"

ابراہیم کی مشرکانہ ماحول سے ہجرت ابراہیم نے کہا: "اچھا' (ابا جی!) آپ سلامت رہیں۔ مَیں تو آپ کے لئے اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست ہی کروں گا کیونکہ وہ مجھ پر انتہائی مہربان ہیں۔ میں آپ (سب بت پرستوں) اور آپ کے معبود بتوں کو جن سے آپ اللہ کے علاوہ دعائیں' التجائیں کیا کرتے ہیں چھوڑ رہا ہوں اور مَیں صرف اپنے پروردگار ہی سے دُعائیں' التجائیں کروں گا۔ اُمید ہے اپنے پروردگار سے دُعا کر کے میں کبھی (قبولیت سے) محروم نہیں رہوں گا۔

غلط ماحول چھوڑنے کا صلہ چنانچہ جب ابراہیمؑ نے اُن (بت پرستوں) اور اُن کے معبود (بتوں) کو جن سے وہ اللہ کے سوا دعائیں، التجائیں کرتے تھے چھوڑ دیا تو ہم نے اُسے اسحٰقؑ (بیٹا) اور یعقوبؑ (پوتا) عطا فرمائے اور دونوں کو نبیؑ بنا دیا اور انہیں (خوب) اپنی رحمت سے نوازا اور انہیں (دنیا میں) سچی ناموری اور شہرت عطا فرمائی۔

موسیٰ کا کردار ایک نظر میں (اے پیغمبرؐ!) قرآن کریم سے (لوگوں کو) موسیٰ کے متعلق بھی بتائیے کہ وہ (اللہ کے) خاص بندے اور صاحب شریعت پیغمبر تھے۔ ہم نے انہیں طور کے دائیں جانب سے آواز دے کر (اپنے ساتھ) باتیں کرنے کے لئے اپنے قریب کیا تھا اور اپنی خاص مہربانی سے اُن کے بھائی ہارونؑ کو نبی بنا کر (بطور معاون) انہیں عطا فرمایا تھا۔

اسمٰعیلؑ کے اوصاف حمیدہ اس کتاب سے اسمٰعیل کا ذکر بھی (لوگوں کو) سنائیے کہ وہ وعدے کے بڑے ہی سچے اور صاحبِ شریعت پیغمبر تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی مسلسل تاکید کرتے رہتے تھے اسی لئے اپنے پروردگار کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ انسان تھے۔

ادریسؑ کا ذکرِ خیر اِس کتاب سے (لوگوں کو) ادریسؑ کا ذکر بھی سُنا دیجیے کہ وہ سچے کھرے انسان اور نبیؑ تھے۔ اور ہم نے انہیں (زندہ ہی) انتہائی بلند مقام (چوتھے آسمان) پر اُٹھا لیا تھا۔

دنیا میں عزت و سرفرازی کا ذریعہ---- اللہ کے حضور عاجزی اور نمازوں کی پابندی یہ انبیاءؑ میں سے وہ لوگ ہیں جو آدمؑ اور وہ لوگ جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار فرمایا تھا۔ ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں • ان پر ہم نے خصوصی فضل و احسان فرماتے ہوئے انہیں راہ ہدایت دکھائی تھی اور انہیں نبوت کے کام کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ انہیں جب بھی ہماری باتیں سنائی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے' لیکن ان کے بعد ایسے نالائق (اور نافرمان) لوگ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کر دیا اور اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے' مگر یہ لوگ جلد ہی (جہنم کے) بُرے انجام سے دو چار ہوں گے۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ
عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ
تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ ع ١٥ ٧
حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾
ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾
ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ
نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ
نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾

اللہ کی فرمانبرداری کا صلہ: جنت کا پاکیزہ ماحول مگر جو لوگ توبہ تائب ہو کر ایمان لے آئیں اور نیک اعمال کرنے لگیں، وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کی کوئی حق تلفی نہ ہوگی۔ جنت دراصل سدا بہار باغات ہیں جن کا رحمٰن نے اپنے بندوں کو دینے کا در پردہ وعدہ فرما رکھا ہے یاد رکھو! یہ وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ وہاں وہ صحیح اور پاکیزہ باتوں کے علاوہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے۔ انہیں صبح و شام (جب چاہیں گے) کھانے پینے کی چیزیں ملتی رہیں گی۔ یہ ہے وہ جنت جو ہم اپنی نافرمانی سے بچنے والے بندوں کو عطا فرمائیں گے۔

فرشتے اللہ کی مرضی و احکام کے پابند (دیر سے وحی لانے کی وجہ بتاتے ہوئے جبریلؑ نے فرمایا) ہم فرشتے آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر (دنیا میں) نہیں آسکتے، کیونکہ ہمارے آگے پیچھے درمیان میں جو کچھ بھی ہے وہ سب ان کے اختیار اور کنٹرول میں ہے۔ نہ ہی آپ کے پروردگار کبھی بھولتے ہیں (کہ انہیں ہمیں بھیجنا ہی یاد نہ رہے)۔ وہی تو آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کے مالک و شہنشاہ ہیں، اس لئے انہی کی اطاعت و بندگی کرتے رہیے بلکہ ان کی اطاعت و بندگی کی (راہ میں آنے والی) مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیجیے۔ کیا آپ کے علم میں ان جیسا کوئی اور بھی ہے؟

قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہونے کے منکرین کا انجام دیکھ لیں، (قیامت کا منکر) انسان یہ کہہ رہا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر مجھے دوبارہ زندہ کر کے (قبر سے) نکالا جائے گا؟ (یہ بات ناممکن ہے، میں نہیں مانتا)۔ کیا اس انسان کو یاد نہیں جب یہ اس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا تو ہم نے اسے پیدا کر دیا تھا۔ آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ضرور ان کو اور اُن شیطانوں کو (جنہوں نے انہیں گمراہ کیا ہے زندہ کر کے) اکٹھا کر دیں گے پھر انہیں لازماً جہنم کے کنارے گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے پھر ہر (گمراہ) گروہ سے ان لوگوں کی چھانٹی کریں گے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اکڑ خان بنے ہوئے تھے، پھر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان میں سے کون کون سب سے پہلے جہنم میں جھونکے جانے کے مستحق ہیں۔ یاد رکھو! تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا (پلصراط کے ذریعے) جہنم پر سے گزر نہ ہو یہ طے شدہ بات ہے، جسے پورا کرنا آپ کے پروردگار پر لازم ہے۔ پھر ہم اپنی نافرمانی سے بچنے والوں کو (جہنم میں گرنے سے) بچائیں گے اور نافرمانوں کو اُس میں گرنے کے لئے چھوڑ دیں گے۔

مال و دولت کی فراوانی ...... انسان کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں (ان کی حالت) دیکھو کہ جب انہیں ہماری واضح باتیں (پڑھ پڑھ کر) سنائی جاتی ہیں تو (ان باتوں کو) نہ ماننے والے (ہماری باتیں) ماننے والوں سے کہتے ہیں (چھوڑو ان باتوں کو) یہ بتاؤ کہ ہم دونوں گروہوں میں سے (دنیا میں) کس کا مرتبہ و مقام (Status) بہتر اور کس کی دوستانہ مجلسیں زیادہ بارونق اور شاندار ہیں؟ (وہی حق پر ہے)۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو (اپنی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر چکے ہیں، جو (دنیاوی) ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت میں ان سے بھی بڑھی ہوئی تھیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى إِذَا رَأَوْا
مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَءَيْتَ
الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ
أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع أَلَمْ تَرَ أَنَّآ أَرْسَلْنَا الشَّيٰطِينَ ع ٥ ٧ ٨
عَلَى الْكٰفِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ
عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ
إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ
الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا وقف لازم
إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ
وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

انہیں بتائیں کہ جو شخص گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے خوب مہلت دیتے ہیں ۔ یہاں تک کہ جب ایسے لوگ وہ چیز دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے--- خواہ اللہ کا عذاب ہو یا قیامت--- اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال خراب ہے اور کس کا (دوستانہ) جتھا زیادہ کمزور ہے!

آخرت میں کامیابی کے لئے نیک عمال کی ضرورت ہے--- ان کے بغیر کامیابی کے دعوے فضول ہیں

ان کے برعکس جو لوگ راہ ہدایت پر چلتے ہیں' اللہ اُن کی ہدایت میں مزید اضافہ فرماتے ہیں۔ یادرکھو! باقی رہنے والی نیکیاں ہی آپ کے پروردگار کے ہاں اجر وثواب اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ کیا آپ نے اُس شخص (عاص بن وائل) کی حالت پر غور نہیں کیا جو ہماری باتوں کا انکار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ مجھے تو (آخرت میں بھی) مال اور دولت سے نوازا جائے گا کیا وہ غیب کو جھانک آیا ہے؟ یا اُس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی وعدہ لے رکھا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے' ہم اُسے نوٹ کر رہے ہیں۔ اُس کی اس بکواس کی وجہ سے ہم اس کی سزا میں اضافہ کریں گے اور جن چیزوں (مال اور اولاد) کے متعلق کہہ رہا ہے' اُن کے وارث ہم ہی ہوں گے اور وہ اکیلا ہی ہمارے سامنے (حساب کے لئے) پیش ہو گا۔

غیر اللہ سے امداد کی غلط امیدیں اِسی طرح ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ کئی اور حاکم و معبود بنا رکھے ہیں تاکہ (قیامت کے دن نجات کے لئے) ان کے مددگار ہوں۔ ہرگز ایسا نہیں ہو گا' وہ تو ان کی اطاعت اور بندگی سے ہی مکر جائیں گے بلکہ اُلٹے ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

فرمانبردار بندے رحمٰن کے مہمان ---- نافرمانوں کا دوزخ میزبان (اے پیغمبر!) کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ہم نے کافروں پر شیطانوں کو مُسلط کر رکھا ہے جو انہیں (حق کی مخالفت پر) اکسا رہے ہیں۔ اس لئے آپؐ ان پر (عذاب کے لئے) جلدی نہ کریں ہم تو خود ہی ان کے دن گن رہے ہیں۔ (ان کی اصل سزا کے لئے وہ دن بھی جلد آرہا ہے) جس دن ہم اپنی نافرمانی سے بچنے والوں کو اکٹھا کریں گے اور مجرموں کو (بھوکے) پیاسے دوزخ کی طرف ہانک دیں گے۔ وہاں (نجات کے لئے) لوگ کسی کی سفارش کا کوئی اختیار نہیں رکھیں گے ہائے جس نے (اپنے نیک کردار کی وجہ سے) رحمٰن سے (اپنے حق میں) وعدہ لے رکھا ہے (اس کی سفارش ہو سکے گی)۔

اللہ کو صاحب اولاد سمجھنا ---- اُن کے غضب کو دعوت دینا ہے بعض (مشرکین اور عیسائی) لوگ رحمٰن کی اولاد کے قائل ہیں۔ (اے پیغمبرؐ ان کو بتائیں کہ) تم لوگ ایسی سخت بے ہودہ بات اپنی طرف سے گھڑ لائے ہو جس کی وجہ سے ابھی آسمان پھٹ پڑیں' زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائیں کہ لوگوں نے رحمٰن کے لئے اولاد کا دعویٰ کر دیا۔ (توبہ' توبہ اتنی بڑی گستاخی!) جبکہ رحمٰن کے شایانِ شان ہی نہیں کہ وہ کسی کو (اپنی) اولاد قرار دیں کیونکہ آسمانوں و زمین میں موجود تمام مخلوقات رحمٰن کے حضور (دست بستہ) غلاموں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ
وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ
تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ
مَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ
السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ
اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾
فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾
اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

سب مکمل طور پر اُن کے اختیار وکنٹرول اور شمار (وقطار) میں ہیں اور یہ سب کے سب قیامت کے روز اکیلے اکیلے اُن کے حضور پیش ہوں گے۔

محبوب خلائق بننے کا نسخہ ---- ایمان اور نیک عمال یقیناً جو لوگ ایمان لاکر نیک اعمال کر رہے ہیں‘ رحمٰن (لوگوں کے دلوں میں) ضرور اُن کی محبت پیدا فرمائیں گے۔ اس لئے (اے پیغمبرؐ!) ہم نے قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کردیا ہے کہ آپ اس کے ذریعے ہماری نافرمانی سے بچنے والوں کو اچھے انجام کی خوش خبری سناتے رہیں۔ اور ھٹ دھرم لوگوں کو بُرے انجام سے خبردار کرتے رہیں (ان بچاروں کی حیثیت ہی کیا ہے) ہم تو ان سے پہلے بے شمار قوموں کو (اپنی نافرمانی پر) ہلاک کر چکے ہیں‘ پھر دیکھ لیں‘ کیا ان میں سے کوئی فرد بھی آپ کو (زندہ) نظر آتا ہے یا ان میں سے کسی (کے دنیا میں موجود ہونے) کی کوئی ہلکی سی آواز بھی آپ کو کہیں سنائی دیتی ہے؟

باب: ۲۰ (مکی) طٰہٰ آیات: ۱۳۵ رکوع: ۸

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان‘ بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

قرآن کے نزول کا مقصد: انسانوں کی اصلاح طا‘ہا۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے یہ قرآن آپ کو مشقت (ومصیبت) میں ڈالنے کے لئے نازل نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ تو ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو (اپنے پروردگار سے) ڈر کر اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔

قرآن کو نازل کرنے والی ذات عرش پر موجود ہے یہ اس رحمٰن ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے جنہوں نے یہ زمین اور اونچے اونچے (سات) آسمان پیدا فرمائے ہیں۔ اور وہ (خود) عرش پر موجود ہیں اگر آپ (انہیں سنانے کے لئے) بلند آواز سے بات (یا دعا) کرتے ہیں۔ (تو اس کی ضرورت نہیں) کیونکہ وہ تو آہستہ سے آہستہ اور خفیہ سے خفیہ بات کو بھی جانتے (سنتے) ہیں۔ اللہ (یہ ان کا اصل اور ذاتی نام ہے)‘ ان کے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم اور معبود نہیں۔ اُن کے اور بھی اچھے اچھے (صفاتی) نام ہیں۔

انسانوں کی اصلاح کے لئے ------ موسیٰ کا بطور پیغمبر انتخاب (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کو موسیٰؑ کا قصہ معلوم ہے؟ جب (سردی کے موسم میں مدین سے واپس آتے ہوئے رات کو جنگل میں راستہ بھول گئے تو) انہیں (دور سے) آگ دکھائی دی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: آپ یہاں ٹھہریں‘ مجھے (ایک جگہ) آگ نظر آئی ہے ممکن ہے وہاں سے آپ کے (تاپنے کے) لئے کوئی انگارا لے آؤں یا آگ کے پاس مجھے (مصر میں اپنے گھر کی طرف جانے والے) صحیح راستے کا علم ہوجائے۔ پھر جب (آگ کے قریب) پہنچے تو انہیں آواز آئی (اے موسیٰؑ! یہ تو) ہم آپ کے پروردگار (اللہ) ہیں (جو آپ سے بات کررہے ہیں)۔ آپ (یہاں) اپنے جوتے اتار دیں کیونکہ آپ اس وقت طوٰی کی مقدس وادی میں (آچکے) ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے آپ کو (پیغمبری کے لئے) منتخب فرمالیا ہے‘ اس لئے جو کچھ فرمایا جارہا ہے اُسے غور سے سنئے: حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے علاوہ (کائنات کا) کوئی حاکم ومعبود نہیں۔ اِس لئے آپ (ہمیشہ) میری ہی اطاعت و بندگی کیجیے اور میری یاد کے لئے پابندی سے نماز ادا کرتے رہیے۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾
وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَ
أَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ أَلْقِهَا
يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ ﴿٢٣﴾
اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَ
يَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾
وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾
وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ
كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ
مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾ أَنِ
اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ
عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ

کیونکہ (جلد ہی) قیامت آنے والی ہے جس (کے ظہور کے وقت) کو میں خفیہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر شخص (دنیا میں اپنی کی ہوئی) کوشش ومحنت کا بدلہ پائے۔ اس لئے ایسا شخص جو اس (قیامت) کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے آپ کو اس (کی تیاری) سے روک نہ دے اگر ایسا ہوا تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ اچھا' اے موسٰی! یہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا:'' (پروردگار!) یہ لاٹھی ہے' میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں' اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں' اس سے اور بھی کئی کام لیتا ہوں۔'' فرمایا: اے موسٰی! اسے نیچے ڈال دیں۔'' نیچے ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی۔ فرمایا:'' اس کو پکڑ لیں' ڈریں نہیں۔ ہم اسے ویسا ہی کر دیں گے جیسے یہ پہلے تھی۔ اب ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبائیں۔ یہ بغیر کسی تکلیف اور بیماری کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ ہماری قدرت کی دوسری نشانی ہے (جو ہم آپ کو فی الحال عطا کر رہے ہیں) بعد میں ہم آپ کو اور بھی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں گے۔ اب آپ یہ (دونوں' نشانیاں لے کر مصر کے بادشاہ) فرعون کے پاس جائیں (اور اُسے سمجھائیں) کیونکہ وہ انتہائی سرکش ہو چکا ہے۔

نبوت کے کام میں آسانی کے لئے موسٰیؑ کی التجاؤں کی قبولیت

موسٰیؑ نے عرض کیا:'' پروردگار! (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دیں (کہ میں حوصلے اور ہمت کے ساتھ یہ کام کر سکوں) نیز میرے اس کام کو میرے لئے آسان فرما دیں۔ میری زبان کی لکنت بھی دور فرما دیں تا کہ لوگ میری باتیں اچھی طرح سمجھ سکیں۔ میرے گھر والوں سے میرے بھائی ہارون کو اس کام میں میرا معاون و مددگار بنا کر میری قوت کو مضبوط فرمائیں بلکہ اُسے میرا شریک کار ہی فرما دیں تا کہ ہم دونوں (مل کر) آپ کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہوئے آپ (کی عظمت وبڑائی) کا (دنیا میں) خوب چرچا کریں۔ آپ تو یقیناً ہماری حالت کو دیکھ ہی رہے ہیں۔'' (جواب میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' اے موسٰی! آپ نے جو جو کچھ (ہم سے) مانگا ہے وہ سب کچھ (ہم نے آپ کو) عطا کر دیا۔ بلکہ ہم تو ایک مرتبہ (پہلے بھی) آپ پر احسان فرما چکے ہیں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب ہم نے (آپ کی پیدائش پر) آپ کی والدہ کو ان الفاظ میں حکم دیا تھا کہ اس (بچے) کو صندوق میں بند کر کے اِسے دریائے نیل میں ڈال دیں۔ دریا اس کو (فرعون کے محل کے نزدیک) ساحل پر پھینک دے گا جسے میرا اور اس (بچے) کا دشمن (فرعون) اٹھا لے گا۔ چنانچہ ایسا ہونے پر (اے موسٰیؑ) میں نے آپ (کے چہرے مہرے) پر اپنی ایسی محبت طاری کر دی (کہ جو دیکھے آپ سے پیار کرے) تا کہ اس طرح آپ میری نگرانی میں پرورش پائیں۔ پھر جب آپ کی بہن (مریم' جو اجنبی بن کر صندوق کے ساتھ) چل رہی تھی (بچے کے فرعون کے پاس پہنچنے پر) کہنے لگی: کیا میں آپ لوگوں کو ایسی عورت کا پتہ نہ بتاؤں جو اس (بچے) کی اچھی طرح پرورش کر دے؟''

يَكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ
نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ
اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾
اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ
لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ
اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾
قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ
وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا
سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ
شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع ٢
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

اس طرح ہم نے آپ کو پھر آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ (آپ کی جدائی پر) غم زدہ نہ ہو۔ پھر آپ نے (جوان ہوکر) ایک (مصری) شخص کو (مکا مارکر) مار ڈالا (جس کے نتیجے میں آپ کو سزائے موت کا خطرہ تھا) ہم نے اس (خطرے و) غم سے بھی آپ کو بچایا۔ اس طرح ہم نے آپ کو کئی طرح کی آزمائشوں سے گزارا۔ بعد میں آپ نے کئی سال اہل مدین میں گزارے ۔ اب آپ ٹھیک وقت مقررہ پر یہاں آگئے ہیں اور میں نے آپ کو اپنے ذاتی کام (نبوت) کے لئے مخصوص فرمالیا ہے۔

فرعون کو دعوت دینے کا حکم اور دعوت کے لئے ضروری ہدایات

اس لئے اب آپ اور آپ کا بھائی دونوں میری (قدرت) کی نشانیاں لے کر جائیں، دیکھیں، میری یاد میں کسی قسم کی سستی اور کوتاہی نہ کریں۔ (ہاں ہاں) آپ دونوں (بھائی) فرعون کے پاس جائیں کیونکہ وہ بہت ہی زیادہ سرکش ہوچکا ہے۔ البتہ اُس سے نرمی سے بات کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (آپ لوگوں کی) نصیحت قبول کرلے یا (اللہ کی سزا سے) ڈر کر اپنی اصلاح کر لے۔" دونوں نے عرض کیا: "پروردگار! ہمیں ڈر ہے کہ کہیں (ہماری باتیں سن کر) ہم پر زیادتی نہ کرے یا اور ہی زیادہ سرکش نہ ہوجائے۔" اللہ نے فرمایا: ڈریں نہیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔ سب کچھ سن اور دیکھ رہا ہوں۔ اِس لئے جائیں اور اُسے بتائیں: "ہم آپ کے پروردگار (وشہنشاہ) کے نمائندے ہیں اور (یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ) بنی اسرائیل پر ظلم و زیادتی بند کریں انہیں ہمارے ساتھ (ملک شام) جانے دیں۔ ہم آپ کے پروردگار و شہنشاہ کی (باقاعدہ) سندات و دلائل لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص اس (پیغام و) ہدایت پر (جو ہم لائے ہیں) چلے گا، اس کے لئے امن وسلامتی ہے اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو اسے جھٹلائے گا اور اس سے منہ موڑے گا، اس کے لئے یقیناً (اللہ کی طرف سے) سزا ہے۔

دعوت پر فرعون کا ردِّعمل

فرعون (یہ باتیں سن کر) کہنے لگا: "اے موسیٰ آپ دونوں کا پروردگار وشہنشاہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "ہمارے پروردگار وشہنشاہ وہ ہیں، جنہوں نے ہر چیز کو (پیدا فرما کر) خاص شکل وصورت عطا فرمائی ہے اور پھر اسے (اپنا) مقصد (زندگی) پورا کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔" فرعون کہنے لگا: "اچھا، پھر ان پچھلے لوگوں کا کیا حال ہے (جن تک آپ کے پروردگار کی بات نہیں پہنچی)؟ موسیٰؑ نے فرمایا: ان کا حال میرے پروردگار کو معلوم ہے جو ان کے پاس تحریری شکل میں موجود ہے۔ میرے پروردگار نہ (کسی معاملے میں) غلطی کرتے ہیں اور نہ ہی (وہ اسے) بھولتے ہیں۔ انہی نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا ہے اور اس میں تمہاری آمد ورفت کے لئے راستے بنائے ہیں ۔ وہی آسمان سے پانی برسا کر طرح طرح کی پیداوار اُگا رہے ہیں تاکہ تم (انسان پک جانے پر) خود بھی کھاؤ اپنے مویشیوں کو بھی (کھلاؤ) چراؤ۔ اس میں عقل مند لوگوں کے لئے پروردگار کی قدرت کے (بے شمار) دلائل موجود ہیں۔ (اے لوگو!) اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا فرمایا ہے، اسی میں تمہیں (موت دے کر) واپس لے جا رہے ہیں ۔ اور اسی سے تمہیں (قیامت کے روز) دوبارہ نکالیں گے۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾
قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى
فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾
فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ
لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ
اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ
مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾
قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا
صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ
اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

فرعون کا موسیٰ کو جادوگر ہونے کا الزام دینا اور مقابلے کا چیلنج کرنا غرضیکہ ہم نے فرعون کو (اپنے سارے دلائل دیئے اور) اپنی ساری نشانیاں دکھائیں' لیکن وہ انہیں جھٹلاتا اور ان کا انکار ہی کرتا چلا گیا۔ (آخر) کہنے لگا: ''اے موسیٰ! کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ملک سے نکال باہر کریں (اور خود حکمران بن بیٹھیں) خیر' کوئی بات نہیں۔ ہم بھی آپ کے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے۔ اس لئے آپ ہمارے اور اپنے درمیان (مقابلے کے لئے) ایک دن (اور وقت) مقرر فرمائیں جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں نہ آپ۔ کھلے میدان میں (مقابلہ ہوجائے)۔ موسیٰ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے) آپ کے ساتھ (ہمارے) مقابلہ کے لئے (آپ لوگوں کی) عید کا دن مقرر ہوا اور (مقابلہ دیکھنے کے لئے) لوگ دن چڑھے جمع ہوجائیں۔'' مقابلے کا پروگرام طے کرنے کے بعد فرعون (تیاری کے لئے) واپس چلا آیا۔ پھر (جادو کے) سارے ہتھکنڈے جمع کر کے وقت مقررہ پر مقابلے کے لئے (میدان میں) آگیا۔

جادوگروں کا موسیٰ سے مقابلہ اور ان کی شکست (میدان میں جادوگروں کو مقابلے کے لئے تیار دیکھ کر) موسیٰ نے اُن سے فرمایا ''تم لوگوں پر افسوس ہے (اللہ کی قدرت کی نشانیوں کو جادو قرار دے کر) اللہ پر جھوٹا الزام (لگا رہے ہو) نہ لگاؤ ورنہ وہ اپنے عذاب سے تمہارا ستیا ناس کردیں گے کیونکہ جو بھی (ان پر) جھوٹا الزام لگا تا ہے وہ ضرور تباہ و برباد ہوتا ہے۔'' یہ سن کر جادوگر اپنے (اس) معاملے میں جھگڑنے اور خفیہ مشورے کرنے لگے۔ (بات بگڑتی دیکھ کر فرعون اور اس کے درباری) بولے: ''یہ (موسیٰ اور ہارون) دونوں جادوگر ہیں۔ جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے بے دخل کر کے تمہارے مثالی نظام زندگی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اپنے سارے داؤ پیچ جمع کر کے متحد ہو کر (ان کے) مقابلے میں آؤ یاد رکھو' جو آج جیت گیا' وہ ہمیشہ کے لئے کامیاب ہے۔ (اس پر) جادوگر کہنے لگے: ''اے موسیٰ! آپ (اپنی لاٹھی) پہلے ڈالتے ہیں یا ہم ڈالیں؟'' موسیٰ نے فرمایا: ''آپ ہی ڈالیں۔'' چنانچہ جب (جادوگروں نے اپنے کرتب دکھادیئے تو) موسیٰ کو ان کے جادو کے اثر سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں (سانپ بن کر میدان میں) دوڑ رہی ہیں تو وہ دل ہی دل میں ڈر گئے مگر ہم نے فرمایا: ''(موسیٰ!) ڈریں نہیں' یقیناً آپ ہی غالب رہیں گے' یہ (لاٹھی) جو آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اسے فوراً (نیچے) پھینک دیں۔ انہوں نے (جادو کا) جو ڈھونگ رچایا ہے اُسے نگل جائے گی کیونکہ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ جادوگروں کا فریب اور تماشا ہے۔ یاد رکھیں' جادوگر (حق کا مقابلہ کر کے) کہیں بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔'' چنانچہ (جب موسیٰ کی لاٹھی کے سانپ نے جادوگروں کے سب سانپوں کو ہڑپ کرلیا تو یہ حالت دیکھ کر) تمام جادوگر (جو مقابلے کے لئے آئے تھے) بے اختیار سجدے میں گر کر کہنے لگے: ''ہم تو ہارونؑ اور موسیٰ کے پروردگار کو مانتے ہیں۔''

حق کو قبول کرنے والے جادوگروں پر فرعون کا ظلم وستم فرعون (یہ دیکھ کر سٹپٹا گیا اور) کہنے لگا: ''اچھا' آپ میری اجازت کے بغیر ہی موسیٰ پر ایمان لے آئے؟ (معلوم ہوتا ہے) یہ آپ لوگوں کا استاد ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ
جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ
قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ ؕ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ
مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾
وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ
الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ ع ۳ ۱۲
بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا
وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ
مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ ؕ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ
الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ
يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ

(تم نے مل کر میرے خلاف سازش کی ہے جس کی سزا میں) اب میں تمہارے مخالف سمتوں سے ہاتھ پاؤں (دایاں ہاتھ بایاں پاؤں) کٹواؤں گا (اسی پر بس نہیں) کھجور کے تنوں پر تمہیں پھانسی لٹکاؤں گا۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ہم دونوں (میری اور موسیٰ کے پروردگار) میں سے کس کی سزا زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔

ایمان لانے والے جادوگروں کی جرأت ایمانی وہ کہنے لگے: ''(فرعون!) یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ان واضح دلائل کو جو ہمارے پاس آچکے ہیں اور اس ذات کو جنہوں نے ہمیں پیدا فرمایا ہے چھوڑ کر آپ کی بات مانیں آپ (ہمارے ساتھ) جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں کر گزریں (کوئی پروا نہیں)۔ آپ ہمارے متعلق (زیادہ سے زیادہ) اسی دنیا میں فیصلہ کر سکتے ہیں (کرلیں)۔ ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں کہ وہ ہماری (سب) غلطیاں' خطائیں معاف فرمائیں خصوصاً جادوگری (کا گناہ) جو آپ نے ہم سے زبردستی کرایا' اس سے بھی درگزر فرمائیں۔ ہمارے لئے تو اللہ (کی دی ہوئی جزا و سزا) ہی زیادہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہیں۔''

سزا و جزا کا بنیادی اُصول حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی (کفر و شرک کا) مجرم بن کر اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگا اس کے لئے دوزخ (کی سزا) ہے' جس میں نہ وہ مر سکے گا' نہ ہی زندہ رہے گا (دونوں حالتوں کے درمیان لٹکتا' سسکتا رہے گا)۔ اس کے برعکس جو شخص مومن کی حیثیت سے حاضر ہوگا اور اس نے نیک اعمال بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے درجات بہت ہی بلند ہیں ......(ان کے لئے) سدا بہار باغات ہیں جن میں (دودھ' شہد' شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہی ہیں۔ وہاں وہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔ یاد رہے' یہ اجر و مقام اس شخص کو ملے گا (جو دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے) بچتا رہے گا۔

فرعون کو نافرمانی کی سزا...... دریا میں غرقابی پھر (جب فرعون نہ ایمان لایا نہ ہی اس نے بنی اسرائیل کو آزاد کیا تو) ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ (فلاں) رات آپ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو لے کر (مصر سے) نکل جائیں اور (اپنی لاٹھی) مار کر دریا میں ان کے لئے خشک راستہ بنا دیں تاکہ نہ ہی آپ کو (فرعون کے آ) پکڑنے کا ڈر رہے اور نہ ہی (کسی کے دریا میں ڈوب جانے کا) خوف۔ چنانچہ (جب موسیٰ قوم کو لے کر نکل گئے تو) فرعون اپنے لشکر لے کر ان کے پیچھے چل پڑا (جب سب فرعونی دریا کے اندر داخل ہوگئے) تو دریا (کے پانی) نے چاروں طرف سے گھیر کر انہیں غرق کر دیا۔ (اچھا ہوا کہ وہ غرق ہوگئے) کیونکہ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر کے اُسے سیدھی راہ پر نہ چلنے دیا تھا۔

آزادی' شریعت اور رزق بڑی نعمتیں ...... ناقدری و نافرمانی کرنے والوں پر اللہ کا غضب اے بنی اسرائیل! دیکھ لو' میں نے تمہیں تمہارے دشمن (فرعون) سے آزادی عطا فرمائی۔ تمہیں (دستور حیات ...... توریت دینے کے لئے) طور پہاڑ کی دائیں جانب مقرر فرمائی (بیابان میں جہاں کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا) تمہارے لئے من اور سلویٰ اتارا (اور ساتھ ہی بتا دیا کہ) یہ پاکیزہ کھانا جو ہم تمہیں عطا کر رہے ہیں' اسے (مزے سے) کھاؤ' لیکن (کھا کر ہماری) نافرمانی نہ کرو' ورنہ تم پر میرا غضب ٹوٹ پڑے گا یاد رکھو جس پر میر غضب ٹوٹ پڑا وہ ضرور (جہنم میں) جا گرے گا۔ لیکن جو شخص توبہ کرلے اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ
يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾
قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾
فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ
بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ
اَلْقَى السَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا
هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِىَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ
قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ ع ١٣
مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِىْ
وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِىْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا
مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ
اَفَعَصَيْتَ اَمْرِىْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِىْ وَلَا بِرَاْسِىْ ۚ
اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ
قَوْلِىْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

ایمان لا کر نیک اعمال کرنے لگے، پھر اسی (ایمان اور نیک اعمال کی) راہ پر چلتا رہے تو میں اُسے لازماً معاف کردوں گا۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی

موسیٰ کو اطلاع (توریت لینے کے لئے جب طور پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا) اے موسیٰ! آپ اپنے (ستر) ساتھیوں (کو راستے میں چھوڑ کر ان) سے پہلے کیوں آگئے؟'' موسیٰ نے عرض کیا:'' آقا! وہ لوگ بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں میں اس لئے جلدی آگیا کہ آپ خوش ہوجائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''(تو پھر نئی خبر سنو) ہم نے آپ کے (ادھر آنے کے) بعد آپ کی قوم کو امتحان میں ڈال دیا (کہ وہ ہماری بندگی کرتی ہے یا کسی اور کی؟) اس پر سامری (سنار) نے انہیں گمراہ کردیا ہے۔''

موسیٰ کی قوم سے جواب طلبی (یہ سنتے ہی توریت لے کر) موسیٰ غم و غصے سے بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ (آتے ہیں ان سے) کہنے لگے:'' اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے (توریت دینے کا) اچھا وعدہ نہیں فرمایا تھا؟ کیا وعدے میں اتنی دیر ہوگئی تھی (کہ تم انتظار کرتے کرتے تھک گئے تھے)؟ یا ویسے ہی (شوقیہ) تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے؟ اس لئے تم لوگوں نے مجھ سے کئے گئے (اس) وعدے کی خلاف ورزی کر ڈالی (کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی بندگی نہیں کریں گے)؟

بچھڑ کس نے کیسے اور کیوں بنایا؟ قوم کے لوگ کہنے لگے: ہم نے اپنے اختیار اور مرضی سے آپ سے کئے گئے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی بلکہ بات یہ ہوئی کہ ہمارے پاس فرعونیوں کے زیورات تھے (جو مصر سے نکلتے وقت مستعار لئے تھے) وہ ہم نے (سامری کے کہنے پر آگ میں) ڈال دیئے۔ اسی طرح سامری نے (خود) بھی جو (اس کے پاس زیور) تھا اُسے (آگ میں) پھینک دیا۔ پھر (اُسی سامری نے لوگوں کے لئے بچھڑے کی شکل کا بت بنا ڈالا جو (ہوا کے داخل ہونے پر) بچھڑے کی سی آواز نکالتا تھا۔ (اسے بنا کر سامری اور اس کے گمراہ ساتھی لوگوں سے) کہنے لگے۔''یہی تمہارا معبود ہے، یہی موسیٰ کا بھی معبود ہے۔ لیکن وہ بھول (کر طور پر چلے) گئے ہیں۔'' کیا ان (عقل کے اندھوں) کو نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ نہ ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے نہ ہی ان کے کسی نفع یا نقصان کا کوئی اختیار رکھتا ہے۔ حالانکہ (موسیٰ کے آنے سے) پہلے ہی ہارونؑ انہیں سمجھا چکے تھے بھائیو! اس (بچھڑے) کے ذریعے تمہارا امتحان ہو رہا ہے۔ تمہارے پروردگار رحمٰن تعالیٰ ہی ہیں (اس سلسلے میں) میری پیروی اختیار کرتے ہوئے میری بات مانو۔'' لیکن وہ کہنے لگے:''ہم تو موسیٰ کے واپس آنے تک اسی کی پرستش کرتے رہیں گے۔''

موسیٰ کی ہارون سے پوچھ گچھ موسیٰ نے (قوم کے بعد) ہارون کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:'' جب آپ نے انہیں گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے میرے طریقے پر چلتے ہوئے انہیں (سختی سے) نہ روکا؟ آپ نے کیوں میری حکم عدولی کی؟ انہوں نے جواب دیا:'' میرے حقیقی بھائی! آپ میری (بات سنیں) داڑھی اور سر کے بال نہ کھینچیں۔ میں دراصل اس بات سے ڈر گیا تھا کہ (اگر میں نے ان پر زیادہ سختی کی تو یہ دو گروہ ہو کر لڑنے مرنے پر تیار ہوجائیں گے اور) آپ ہی آکر فرمائیں گے کہ تم نے بنی اسرائیل میں انتشار پیدا کر دیا اور میری بات (ان کی اصلاح) کا خیال نہ رکھا۔

سامری کا گستاخانہ جواب (اس کے بعد سامری کی طرف متوجہ ہوکر) فرمایا۔'' اے سامری (کے بچے)! اب تم بتاؤ تم نے یہ کیا کیا؟ اس نے جواب دیا (ہجرت کے دوران) مجھے جبریلؑ نظر آئے، جو دوسرے لوگوں کو نظر نہیں آئے،

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ
لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ
وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ
عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ
اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي
الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ
طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ ع ١٥ ١٤
يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا
عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ
الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ

اس لئے میں نے جبریلؑ کے پاؤں کے نیچے سے مٹھی بھر مٹی اُٹھالی۔ اِس (مٹی) کو میں نے (اپنے بنائے ہوئے بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا (اور وہ بھاں بھاں کرنے لگا) مجھے یہی بات پسند آئی (جو میں نے کر ڈالی)۔

موسٰیؑ کا سامری اور بچھڑے کے متعلق فیصلہ موسٰیؑ نے فرمایا:" جا' دفع ہو۔ اب اس (دنیا کی) زندگی میں تمہاری سزا یہ ہے کہ (لوگوں سے دور دور رہ کر باؤلے کتے کی طرح بھاگتے ہوئے) کہتے رہو گے کہ مجھے ہاتھ نہ لگانا' مجھے ہاتھ نہ لگانا۔ اِس کے علاوہ تمہارے لئے (آخرت کے دائمی عذاب کا) وعدہ بھی ہے جس سے کسی طرح بچ نہ سکو گے۔ اِدھر اپنے معبود (بچھڑے) کی طرف دیکھو' جس کے تم مجاور بنے بیٹھے تھے۔ ہم اسے ابھی جلاتے ہیں' پھر اس (کی راکھ) کو اُڑا کر دریا میں بکھیریں گے۔" اس کے بعد (لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا:" یقیناً اللہ ہی تمہارے حاکم و معبود ہیں' جن کے علاوہ (کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ وہ ہر چیز کا (ہر وقت) علم رکھتے ہیں۔"

قرآن سے بے رخی اختیار کرنے والوں کا بُرا انجام (اے پیغمبرؐ!) اس طرح ہم آپ کو گزرے ہوئے حالات و واقعات سناتے ہیں اور ہم نے ہی آپ کو اپنے پاس سے نصیحت کی کتاب (قرآن کریم) عطا فرمائی ہے جو شخص بھی (علمی اور عملی لحاظ سے) اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے روز (گناہوں کا) سخت بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا' ایسے سب لوگ ہمیشہ اِسی حال میں گناہوں کے بوجھ تلے دبے رہیں گے۔ یاد رکھو! قیامت کے دن ایسے بوجھ اٹھانا (انجام کے لحاظ سے) بہت ہی بُرا ہے۔

قیامت کے دن لوگوں' پہاڑوں اور زمین کی حالت جس (قیامت کے) دن صور پھونکا جائے گا' اس دن ہم مجرموں کو اس حال میں اکٹھا کریں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف اور دہشت کے مارے) پتھرائی ہوئی ہوں گی۔ وہ چپکے چپکے آپس میں کہہ رہے ہوں گے کہ ہم (دنیا میں) کوئی دس دن ہی ٹھہرے ہوں گے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ اس دن کیا کیا باتیں کر رہے ہوں گے جبکہ ان میں زیادہ صحیح اندازہ لگانے والا کہے گا کہ تم لوگ (زیادہ سے زیادہ دنیا میں) ایک روز ہی ٹھہرے ہو۔ اے پیغمبر! یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اچھا' پھر اتنے بڑے بڑے) پہاڑ (اس روز کہاں جائیں گے)؟ انہیں بتائیں کہ میرے پروردگار انہیں گرد و غبار بنا کر اڑا دیں گے اور زمین بالکل صاف میدان بن کر رہ جائے گی' اس میں آپ کوئی موڑ اور ٹیلہ نہ دیکھیں گے۔ لوگ اس روز اعلان کرنے والے کے (حشر کے میدان میں) اکٹھا ہونے کے اعلان پر سیدھے چلے آئیں گے کوئی شخص ذرا بھی اکڑ نہ دکھا سکے گا اور ہر قسم کی آوازیں رحمٰن کے خوف سے دب جائیں گی۔ پاؤں کی ہلکی سی آواز کے سوا آپ کچھ نہ سنیں گے۔

اللہ کی مرضی کے بغیر نہ کوئی سفارش نہ سفارشی اس روز (کسی کی) سفارش (کسی کو) فائیدہ نہ دے سکے گی' ہاں جس کو رحمٰن تعالیٰ (سفارش کی) اجازت دیں گے اور اس کی بات سننا پسند فرمائیں گے (تو وہ سفارش کر سکے گا) کیونکہ اللہ تعالیٰ تو لوگوں کے اگلے پچھلے سب حالات جانتے ہیں جبکہ (سفارشی) لوگ ان کے حالات کو نہیں جانتے' سب لوگوں کے

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ
وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ز وَقُلْ
رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ
لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا ع ٦ ١١ ١٥
اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا
يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ
لَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ لا وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ
الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾
فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ
وَّرَقِ الْجَنَّةِ ز وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ صلے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ
فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ
وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

چہرے (اور گردنیں) زندہ و پائندہ ذات کے سامنے (لٹک اور) جھک جائیں گے۔

کافر و مشرک : ذلیل و خوار یاد رکھو! جو شخص (اُس روز کسی طرح کے) کفر و شرک کا بوجھ اٹھائے ہوئے پیش ہوگا' ذلیل و خوار ہو جائے گا۔

نیک کردار مسلمان : بے خوف اور کامیاب البتہ جو شخص دنیا میں مومن (و مسلمان) ہونے کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بھی کر رہا ہے اُسے (وہاں) کسی بے انصافی اور حق تلفی کا کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔

قرآن کے نزول کا مقصد دیکھ لیں' اِس طرح ہم عربی زبان میں قرآن نازل فرما کر طرح طرح کی وعیدیں اور ڈر بیان فرما رہے ہیں تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز آ جائیں یا اس کے ذریعے ان میں اپنے (برے بھلے کا) فکر و احساس پیدا ہو جائے' ورنہ اللہ تعالیٰ (کائنات کے) حقیقی بادشاہ (اپنے ذاتی فائدہ و نقصان سے) بلند و بے نیاز ہیں۔

آپ ؐ کی تربیت --- وحی کو توجہ سے سننے کا حکم دیکھیں' جب قرآن (بذریعہ وحی جبریلؑ) آپ کے پاس آ رہا ہو تو اس وحی کے مکمل ہونے سے پہلے آپ ؐ اسے پڑھنے (دہرانے) کے لئے جلدی نہ کیا کریں' بلکہ دُعا کیا کریں: ''اے پروردگار! مجھے زیادہ سے زیادہ علم عطا فرمائیں! اس سے پہلے ہم نے آدمؑ کو بھی ایک حکم دیا تھا (کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا) مگر وہ اسے بھول گئے (اور نافرمانی کر بیٹھے) اگر چہ اُن کا ارادہ نافرمانی کا نہ تھا۔

بھول چوک کر نافرمانی کا علاج -----توبہ استغفار اور اپنی اصلاح اصل واقعہ یوں ہے کہ جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انہیں سجدہ نہ کیا بلکہ (سجدے سے) صاف انکار کر گیا۔ اس لئے ہم نے آدم سے فرمایا: یہ آپ کا اور آپ کی بیوی کا دشمن ہے۔ خیال رکھنا کہ آپ لوگوں کو کہیں جنت سے نہ نکلوا دے اگر ایسا ہوا تو محنت و مشقت (کی مصیبت) میں پڑ جاؤ گے کیونکہ یہاں (جنت میں) نہ تو آپ کبھی بھوکے رہتے ہیں اور نہ ہی ننگے۔ نہ ہی آپ کو پیاس ستاتی ہے اور نہ کبھی دھوپ تنگ کرتی ہے۔ لیکن شیطان نے انہیں یہ کہہ کر پھسلا دیا: ''آدم! کیا میں آپ کو ایسا درخت نہ بتاؤں جس کا (پھل کھا کر) آپ کو ہمیشہ کی زندگی اور ہمیشہ کی حکومت و سلطنت حاصل ہو جائے؟'' چنانچہ دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا (پھل کھاتے ہی ان کا جنت کا لباس اتر گیا اور) اُسی وقت اُن کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے ننگی ہو گئیں اور وہ اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے۔ دیکھ لو' آدمؑ نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی' جس کی سزا میں وہ (جنت کی نعمتوں سے) محروم ہو گئے۔ (توبہ کرنے پر) پھر ان کے پروردگار نے انہیں اپنی (رحمت سے) نواز دیا اور توبہ قبول فرماتے ہوئے انہیں پھر (اپنی اطاعت کا) راستہ دکھا دیا۔

انسان کا دنیا میں اصل کام ...... اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کی پیروی (اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا اور شیطان کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: تم سب یہاں (جنت) سے نکل (کر دنیا میں چلے) جاؤ' تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ وہاں تمہارے (اور تمہاری نسلوں کے) پاس میری طرف سے ہدایت و رہنمائی آتی رہے گی۔ جو شخص میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا' وہ نہ (دنیا میں سیدھے راستے سے) بھٹکے گا اور نہ (ہی آخرت میں ہماری نعمتوں سے) محروم ہوگا۔ البتہ جو شخص میری (طرف سے آئی ہوئی) یاد دہانی سے منہ موڑے گا (دنیا میں) اُس کی معیشت (ایسی) تنگ ہوگی (کہ اُسے کبھی سکون و اطمینان نصیب نہ ہوگا) اور

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ
كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ
تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى
ع ٧ النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ
تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
ع ٨ ١٧ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِىِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

قیامت کے روز اُسے ہم (ویسے ہی) اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ پوچھے گا: ''پروردگار! آپ نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا (دنیا میں) تو میں خوب دیکھتا تھا؟'' اللہ فرمائیں گے: ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ (دنیا میں) تمہارے پاس میری باتیں آئی تھیں، تم نے ان کی پروا ہی نہیں کی، اسی طرح آج ہم بھی تمہاری پروا نہیں کرتے۔'' یاد رکھو! جو شخص بھی حد (بندگی) سے تجاوز کر رہا ہے اور اپنے پروردگار کی باتیں نہیں مان رہا ہے ہم اُسے ایسی ہی سزا دیں گے۔ قیامت کی سزا ویسے بھی (دنیا کی سزا سے) بہت ہی زیادہ سخت اور دائمی ہے۔ کیا ان (بے ایمان) لوگوں کو ابھی تک صحیح سمجھ نہیں آئی کہ ہم (اپنی نافرمانی کی وجہ سے) ان سے پہلے کئی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں (شام کی طرف تجارت کو جاتے ہوئے) یہ ان کی (تباہ شدہ) بستیوں کے پاس سے گزرتے رہتے ہیں۔ یقیناً (ان کی) اس (تباہی) میں عقل مند لوگوں کے لئے (ہماری قدرت کے بے شمار) دلائل موجود ہیں۔ اگر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے یہ بات پہلے ہی طے نہ ہوگئی ہوتی کہ انہیں خاص وقت تک مہلت دینا ہے تو ان پر لازماً کبھی کا عذاب آچکا ہوتا۔

مسلمانوں کو ہر وقت اللہ کی فرمانبرداری عبادت اور ذکر و اذکار سے چمٹے، چپکے رہنا چاہیئے

بہر حال آپ ان کی (مخالفانہ) باتوں پر صبر کریں (جس کا صحیح طریقہ یہ ہے) کہ سورج نکلنے سے پہلے (فجر) اور غروب ہونے سے پہلے (عصر کی نماز کے ذریعے) اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرتے رہیں نیز رات کے دوران (مغرب، عشا، تہجد) اور دوپہر کے آگے پیچھے (اشراق وظہر کی نماز اور) اُن کی تسبیح بیان کرتے رہیں، تا کہ آخرت میں اجر و ثواب پا کر) آپ خوش ہوجائیں۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو اُن کی آزمائش کے لئے دنیاوی زندگی کی رونق اور آسائش کا جو ساز و سامان عطا فرما رکھا ہے، آپ اُسے نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں بلکہ (آپ کے لئے) آپ کے پروردگار کا، عطا کردہ (تھوڑا اور جائز) مال و اسباب ہی بہتر اور مفید ہے۔ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرتے رہیں اور خود بھی اس کے پابند رہیں۔ ہم آپ سے روزی (کمانے) کا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ روزی تو ہم (خود) آپ کو دے رہے ہیں۔ (خوب) یاد رکھیں کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کا انجام ہی اچھا ہے۔

دنیا کے ہر انسان کے لئے آپؐ کی اطاعت لازمی وفرض

لو، سنو (یہودی عیسائی بھی) کہتے ہیں کہ یہ (پیغمبرؐ اپنے رسول ہونے کی) اپنے پروردگار کے پاس سے کوئی دلیل کیوں نہیں لاتا؟ کیا ان لوگوں کے پاس پہلی کتابوں (تورات، زبور، انجیل) میں (ان کے رسول ہونے کی) واضح دلیل نہیں آچکی؟ اگر ہم اس (پیغمبرؐ کے آنے سے) پہلے ہی انہیں عذاب بھیج کر ہلاک کر دیتے تو انہوں نے لازماً کہنا تھا: ''اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا تا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے ہی (اس کے ذریعے) آپ کے احکام کی تعمیل کر لیتے۔'' انہیں بتائیں کہ سب لوگ (حق و باطل کے نتیجہ کا) انتظار کر رہے ہیں اس لئے تم لوگ بھی انتظار کرو، بہر حال جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون لوگ (دنیا میں) صحیح راستے پر چل رہے ہیں (اور کون غلط راہ پر) اور کون (آخرت) میں صحیح منزل (جنت میں) پہنچتے ہیں (اور کون وہاں نہیں پہنچتے)؟

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ١
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ
هُمْ يَلْعَبُوْنَ ٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ
تُبْصِرُوْنَ ٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ ۖ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٤ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ
افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ٥
مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ
يُؤْمِنُوْنَ ٦ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ
فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ٨ ثُمَّ
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۤءُ وَاَهْلَكْنَا
الْمُسْرِفِيْنَ ٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۗ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ١٠ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

باب: ۲۱ مکی | انبیاء | آیات: ۱۱۲' رکوع: ۷

اللہ کے نام سے شروع ہے' جو بے حد مہربان اور بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ و رسول کی مخالفت کی بڑی وجہ لوگوں کی آخرت سے غفلت و بے فکری لوگوں کے (اعمال کے) محاسبے کا وقت قریب (سے قریب تر) آرہا ہے لیکن انہیں اس کا احساس اور پرواہی نہیں۔ بلکہ اس سلسلے میں ان کے پاس اُن کے پروردگار کی طرف سے جو بھی نئی یاد دہانی آتی ہے' اُسے سن کر (توجہ دینے کی بجائے الٹا) اُس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

آپ ؐ کے متعلق طرح طرح کے اعتراضات ان کے دل (آخرت کی فکر و تیاری سے) بالکل (خالی اور) غافل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ظالم لوگ (آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں کہ یہ (محمدؐ) تمہارے جیسا انسان ہی تو ہے پھر کیوں دیکھتے سمجھتے اس (کی باتوں) کے جادو میں پھنستے ہو؟ پیغمبر نے (ان کی یہ حرکتیں دیکھ کر) کہا (تم کیا خفیہ سرگوشیاں کرتے ہو) میرے پروردگار تو آسمان و زمین میں (ہونے والی) سب باتوں کو جانتے ہیں کیونکہ وہی تو سب کچھ سننے والے' سب کچھ جاننے والے ہیں۔ (یہی نہیں) بلکہ (بے ایمان) یہ بھی کہتے کہ قرآن تو محض خواب و خیال کی باتیں ہیں بلکہ (ہم تو سمجھتے ہیں کہ) اس نے (اسے) خود ہی گھڑ لیا ہے بلکہ (ہمارے خیال میں تو) یہ شخص شاعر ہے ورنہ (اپنے پیغمبر ہونے کی) ہمارے پاس کوئی نشانی تو لائے جیسے پہلے پیغمبر (نشانیاں) لایا کرتے تھے' حالانکہ ہم نے ان سے پہلے جن جن بستیوں کو تباہ کیا' ان میں کوئی بستی ایسی نہ تھی جو (نشانی دیکھ کر) ایمان لائی ہو' تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟

سب پیغمبر انسان اور بشر ہی تھے (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ سے پہلے (دنیا میں) جتنے پیغمبر بھی اپنے احکام کے ساتھ بھیجے وہ سب کے سب انسان ہی تھے۔ (کافرو' مشرکو!) اگر تم (خود) اس حقیقت کو نہیں جانتے تو اہل کتاب (یہودیوں' عیسائیوں) سے پوچھ لو۔ ہم نے ان (پیغمبروں) کو ایسے جسم عطا نہیں کئے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں' نہ ہی وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے (ان کی نافرمان امتوں کے لئے) ان سے (عذاب کا) جو وعدہ فرمایا تھا' اُسے پورا کر دکھایا لیکن انہیں اور (ان کی امتوں میں سے) جن جن کو ہم نے چاہا (عذاب سے) بچالیا البتہ (بندگی کی) حد سے تجاوز کرنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔

قرآن کے نزول کا مقصد: لوگوں کی اصلاح (اے کفار و مشرکین!) ہم نے ہی تمہاری (اصلاح) کے لئے یہ کتاب نازل فرمائی ہے' جس میں تمہارے لئے نصیحت و یاد دہانی ہے پھر کیوں تم لوگ عقل و سمجھ سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ (تمہاری طرح) کتنی ہی کافر و مشرک قومیں تھیں' جن کو ہم نے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

وَاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ؕ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾
فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ
لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ ج
يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً
مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾
لَا يُسْــَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْــَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ
وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِىْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ
فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

اور ان کے بعد کسی دوسری قوم کو اُٹھا کھڑا کیا۔ یاد رہنا چاہیے کہ جب اِن ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کو آتے ہوئے محسوس کیا تو وہاں سے بھاگنے لگے (ہم نے فرمایا) بھاگو نہیں' بلکہ اپنے مکانوں اور عیش کے سامانوں میں جہاں مزے اُڑا رہے تھے' (وہیں) واپس چلو شاید کوئی (ازراہ ہمدردی) تم سے (تمہارا حال) پوچھے۔ وہ کہنے لگے: "ہائے ہم مارے گئے' ہم ہلاک ہوگئے' واقعی ہم ہی قصور وار تھے۔" اِسی طرح (بار بار) اُن کی یہی رَٹ تھی کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی فصل اور بجھی ہوئی آگ کی طرح (راکھ) کر دیا۔

تخلیق کائنات کا مقصد: حق پرستی اور باطل کا انکار آسمان و زمین اور ان کے درمیان چیزوں کو ہم نے کھیل تماشے (یا ڈرامہ بازی) کے طور پر پیدا نہیں فرمایا۔ اگر ہم نے یہی کرنا ہوتا تو اپنے پاس (عرش پر ہی ایسا کر کے اپنا شوق پورا) کر لیتے۔ لیکن ہم تو حق کو باطل پر دے مارتے ہیں۔ جو اس کا بھیجا نکال دیتا ہے چنانچہ وہ (باطل) ملیامیٹ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح تمہاری شامت آئی ہے کہ تم (حق کے خلاف) الٹی الٹی باتیں کر رہے ہو۔

توحید کے دلائل

آسمان و زمین اللہ کی ملکیت یاد رکھو! آسمان و زمین میں جو بھی (موجودات و مخلوقات) ہیں' سب انہی کی ملکیت اور رعایا ہیں خصوصاً (فرشتے) جو اُن کے پاس (آسمانوں میں) ہیں وہ ان کی اطاعت و بندگی میں کبھی کوئی شیخی و شوخی نہیں کرتے' نہ ہی کبھی (اطاعت و بندگی سے) تھکتے' اکتاتے ہیں بلکہ دن رات کسی وقفہ و آرام کے بغیر اُن کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اللہ کے سوا مُردوں کو کوئی زندہ نہیں کرسکتا کیا ان کے من گھڑت زمینی خدا مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں)

اللہ کے ایک ہونے کا بڑا ثبوت: آسمان و زمین کی موجودگی حالانکہ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے علاوہ بھی کوئی حاکم و معبود ہوتے تو لازماً یہ (آسمان و زمین) بھی کے تباہ و برباد ہو چکے ہوتے اس لئے سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ (کائنات) کے تخت کے (واحد) مالک ہیں جو لوگوں کی بے ہودہ شرکیہ باتوں سے پاک اور بری ہیں۔ وہ اپنے کاموں کیلئے (کسی کے سامنے) جواب دہ نہیں' لیکن سب (مخلوقات اُن کے سامنے) جوب دہ ہیں۔

مشرکوں کے پاس اپنے شرک کی کوئی دلیل نہیں کیا ایسی ذات (اللہ) کو چھوڑ کر لوگوں نے دوسرے حاکم و معبود بنا رکھے ہیں؟ (اے پیغمبر!) ان سے کہو' اس پر اپنی کوئی دلیل پیش کرو۔ یہ میری کتاب (قرآن) بھی موجود ہے اور مجھ سے پہلے کی کتابیں (تورات' زبور' انجیل) بھی موجود ہیں (ان سے کوئی دلیل نکال کر دکھاؤ)۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ سچی بات کو جانتے ہی نہیں' اسی لئے (جب سچی بات انہیں سنائی جاتی ہے تو اس سے) منہ پھیر لیتے ہیں۔

سب انبیاء و رسولؑ توحید کے داعی (اے پیغمبر!) آپؐ سے پہلے ہم نے (دنیا میں) جو رسول بھی بھیجا

إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا ٱتَّخَذَ
ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ
بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ
خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلَٰهٌ مِّن
دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾ ع ٢
أَوَلَمْ يَرَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا أَنَّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ كَانَتَا
رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ ٱلْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ ۖ
أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِى ٱلْأَرْضِ رَوَٰسِىَ أَن تَمِيدَ
بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾
وَجَعَلْنَا ٱلسَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ ءَايَٰتِهَا
مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ وَٱلشَّمْسَ
وَٱلْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِى فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن
قَبْلِكَ ٱلْخُلْدَ ۖ أَفَإِي۟ن مِّتَّ فَهُمُ ٱلْخَٰلِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا
تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَءَاكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا

اسے ہم یہی حکم دیتے رہے ہیں کہ میرے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ اس لئے (اے لوگو!) میری ہی اطاعت و بندگی کیا کرو۔

اللہ اولاد سے بری و پاک (مشرکین) کہتے ہیں کہ (اللہ) مہربان بھی صاحب اولاد ہیں۔ حالانکہ وہ اس (الزام) سے بری اور پاک ہیں۔ (جن کو اولاد قرار دیا جا رہا ہے) وہ تو ان کے معزز بندے ہیں جو ان کے سامنے بڑھ کر بات بھی نہیں کرتے بلکہ ان کے حکم پر کام کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان (بندوں) کا سب آگا پیچھا جانتے ہیں۔ اور وہ (بندے ان کے ہاں) صرف اُسی کی سفارش کرتے ہیں جس سے وہ راضی ہوں اور وہ خود اُن کے خوف سے ڈرے سہمے رہتے ہیں۔ اگر ان میں سے (بھی) کوئی کہہ دے کہ مَیں بھی اللہ کے علاوہ معبود و حاکم ہوں تو ہم اُسے جہنم کی سزا دیں گے کیونکہ اس طرح کے مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

آسمانوں و زمین اور تمام چیزوں کا پیدا کرنا کیا ان کافر (بے ایمانوں) نے کبھی غور نہیں کیا کہ (ابتدا میں) آسمانوں و زمین آپس میں ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا نیز تمام زندہ چیزوں کو پانی سے پیدا فرمایا۔ کیا یہ اب بھی (ہماری قدرت تخلیق) کو نہیں مانتے؟

اونچے اونچے پہاڑ، کشادہ راستے، مضبوط چھت بہر حال ہم ہی نے (زمین میں) بڑے بڑے پہاڑ جما دیئے ہیں تاکہ وہ ان (انسانوں) کو لے کر ہچکولے نہ کھاتی رہے۔ اسی طرح ہم نے اس میں (جگہ جگہ) کشادہ راستے بنا رکھے ہیں تاکہ لوگ اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچتے رہیں۔ اسی طرح ہم نے آسمان کو (تمہارے اوپر) مضبوط چھت بنا دیا ہے مگر یہ لوگ پھر بھی (ہماری قدرت کی) ان نشانیوں پر توجہ نہیں دے رہے۔

رات، دن، سورج، چاند اور (سنو،) اللہ ہی نے رات، دن، سورج اور چاند پیدا فرمائے ہیں جو تمام کے تمام اپنے اپنے محور پر گردش کر رہے ہیں۔

مخالفین دعوت کا مثبت جواب دینے کی بجائے آپؐ کی موت کے منتظر (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپؐ سے پہلے کسی شخص کو ہمیشہ کی زندگی عطا نہیں فرمائی، اس لئے اگر آپؐ وفات پا جائیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں) کیا (آپؐ کے مخالفین) ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ بہر حال ہر شخص نے مرنا ہی مرنا ہے۔

دنیا آزمائش گاہ دراصل ہم تو اچھے اور برے حالات میں مبتلا کر کے تم لوگوں کی آزمائش کر رہے ہیں (کہ کون ہماری فرمانبرداری کرتا ہے، کون نافرمانی؟) آخر (نتیجہ بھگتنے کیلئے) تم (سب) نے ہمارے پاس واپس آنا ہے۔

آپؐ کا مذاق اڑانا لو، دیکھو! جب کافر لوگ آپؐ کو دیکھتے ہیں تو (یہ کہتے ہوئے) آپؐ کا مذاق اڑاتے ہیں

هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
هُمْ كٰفِرُوْنَ ٣٦ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ٣٧ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ٣٨ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ
وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ٣٩
بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ
لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ٤٠ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٤١ ع
قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ٤٢ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا
يُصْحَبُوْنَ ٤٣ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ
اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٤٤ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ
الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ٤٥ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ
عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ٤٦ وَنَضَعُ

''اچھا، تو یہ صاحب ہیں ، جو تمہارے معبودوں کی مذمت کرتے ہیں'' حالانکہ ان کا اپنا یہ حال ہے کہ مہربان (اللہ) کا خود ذکر کرنا تو کیا ان) کا ذکر (سننے) کے بھی منکر ہیں۔(انسان خصوصاً کافر مشرک) انسان بہت جلد باز مخلوق ہے ۔(چاہتے ہیں جو کچھ ہونا ہے جھٹ پٹ ہوجائے۔ آپؐ سے بار بار مطالبہ کررہے ہیں لاؤ نشانی، لے آؤ عذاب، آجائے قیامت ۔اس پر فرمایا) اس بارے میں جلدی نہ کرو، میں عنقریب تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا رہا ہوں۔ اس پر کہتے ہیں :اچھا، سچے ہوتو بتاؤ (قیامت کا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ایسا وقت ہے جب یہ لوگ نہ اپنے چہروں سے اور نہ ہی اپنی پیٹھوں سے آگ کو (جلانے سے) روک سکیں گے اور نہ ہی انہیں (آگ سے بچاؤ کے لئے) کہیں سے مدد مل سکے گی۔ وہ (قیامت جس میں ان کے ساتھ یہ کچھ ہوگا) اچانک ہی آکر انہیں حیران وششدر کردے گی۔ پھر نہ وہ اسے (آنے سے) روک سکیں گے اور نہ ہی انہیں (توبہ و اصلاح کی) مہلت ملے گی۔ (اے پیغمبر! آپ پریشان نہ ہوں) یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے مگر (آخر) مذاق اڑانے والے اسی (عذاب) کے چکر میں آگئے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

دنیا وآخرت میں اللہ ہی محافظ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان سے پوچھیں: اب اللہ مہربان سے رات دن کون تمہاری حفاظت کر رہا ہے (اگر وہ تمہیں سزا دینا چاہیں) بلکہ یہ (بے ایمان) تو اپنے (محافظ) پروردگار کی یاد ہی سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔کیا ان کے کوئی حاکم ومعبود ہیں جو انہیں ہمارے مقابلے میں بچا سکیں؟ وہ (بے چارے انہیں کیا بچائیں گے، مصیبت پڑنے پر) خود اپنی مدد (وحفاظت) نہیں کر سکتے۔نہ ہی ہمارے مقابلے میں ان کا کوئی ساتھ دے سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو زندگی کا سازوسامان عطا فرمایا، اسی طرح (عیش وآرام میں) ان کی عمر گزر گئی (تو انہوں نے سمجھ لیا کہ ہم صحیح راستے پر ہیں ،ہمیں کچھ نہیں ہوسکتا) حالانکہ یہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم (ان کے لئے کفر کی) زمین چاروں طرف سے تنگ کرتے چلے آرہے ہیں، تو کیا یہ (ہمارے مقابلے میں) غالب آجائیں گے؟

اللہ کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت واوقات نہیں (اے پیغمبر!) انہیں بتائیں کہ میں اللہ کے حکم کے تحت تمہیں (برے انجام سے) خبر دار کر رہا ہوں۔مگر بہرے (حق بات) کہاں سنتے ہیں خواہ انہیں کتنا ہی ڈرایا، سمجھایا جائے،لیکن اگر انہیں ابھی آپؐ کے پروردگار کا تھوڑا سا عذاب چھوجائے تو فوراً چیخ اٹھیں گے: ''ہائے، ہم مارے گئے، یقیناً ہم ہی قصور وار ہیں۔''

الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا ط و
ان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها ط وكفى بنا
حاسبين ﴿٤٧﴾ ولقد اتينا موسى وهرون الفرقان وضياء
وذكرا للمتقين ﴿٤٨﴾ الذين يخشون ربهم بالغيب وهم
من الساعة مشفقون ﴿٤٩﴾ وهذا ذكر مبرك انزلنه ط
افانتم له منكرون ﴿٥٠﴾ ع ولقد اتينا ابرهيم رشده ع ٤
من قبل وكنا به علمين ﴿٥١﴾ اذ قال لابيه وقومه ما
هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون ﴿٥٢﴾ قالوا
وجدنا اباءنا لها عبدين ﴿٥٣﴾ قال لقد كنتم انتم
واباؤكم في ضلل مبين ﴿٥٤﴾ قالوا اجئتنا بالحق ام انت
من اللعبين ﴿٥٥﴾ قال بل ربكم رب السموت والارض
الذي فطرهن ز وانا على ذلكم من الشهدين ﴿٥٦﴾ وتالله
لاكيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين ﴿٥٧﴾ فجعلهم
جذذا الا كبيرا لهم لعلهم اليه يرجعون ﴿٥٨﴾ قالوا من
فعل هذا بالهتنا انه لمن الظلمين ﴿٥٩﴾ قالوا سمعنا
فتى يذكرهم يقال له ابرهيم ط ﴿٦٠﴾ قالوا فاتوا به على

قیامت کے روز منصفانہ محاسبہ بہر حال ہم قیامت کے روز (اعمال کے) وزن کے لئے (صحیح) انصاف کے ترازو لگائیں کے جس میں کسی شخص پر کوئی ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا عمل ہوا تو اُسے بھی (تول میں) لائیں گے۔ محاسبے کے لئے ہم (خود) ہی کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاؑ کے ذریعے ہر زمانے میں انسانوں کی رہنمائی

موسیٰؑ و ہارون یہی (حقیقت) سمجھانے کے لئے ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو (حق و باطل میں) فرق واضح کرنے والی (کتاب: تورات) عطا فرمائی تھی جس میں (ہماری) نافرمانی سے بچنے والے ان لوگوں کے لئے مکمل رہنمائی (ہدایت اور) نصیحت تھی جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور قیامت (کے خوف) سے سہمے رہتے ہیں۔ (بالکل) اُسی طرح یہ (قرآن) بھی بابرکت ہدایت ونصیحت (کی کتاب) ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے (اے یہودیو، عیسائیو!) کیا تم بھی اسے نہیں مانتے؟

ابراہیم کی علمی اور عملی دعوت اس سے بھی پہلے ہم نے ابراہیمؑ کو ہدایت بخشی تھی اور ہم ان (کی صلاحیتوں) سے خوب واقف تھے۔ یاد ہے جب انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا تھا: ''یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو؟،، وہ کہنے لگے ''ہم نے اپنے باپ دادا کو (اسی طرح) ان کی پرستش کرتے پایا ہے (اس لئے ہم بھی کر رہے ہیں)۔'' ابراہیم نے فرمایا: یقیناً تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں مبتلا ہو وہ بولے: ''کیا آپ واقعی ہم سے سچ کہہ رہے ہیں یا ویسے ہی دل لگی کر رہے ہیں؟'' ابراہیم نے فرمایا ''نہیں، (دل لگی نہیں کر رہا) بلکہ (حقیقت بتا رہا ہوں کہ) آسمانوں وزمین کے پروردگار جنہوں نے انہیں پیدا فرمایا ہے، وہی تمہارے بھی پروردگار ہیں۔ میں اس حقیقت پر تمہارے سامنے (بطور) گواہ پیش ہوں۔ (اگر نہیں مانتے) تو اللہ کی قسم! میں تمہارے جانے کے بعد تمہارے ان بتوں کا علاج کروں گا۔'' چنانچہ (ان کے میلے پر جانے کے بعد) ابراہیمؑ نے (کلہاڑے سے) ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، مگر ان کے بڑے بت کو اس (مقصد کے) لئے چھوڑ دیا کہ وہ (پجاری توجہ دلانے پر) اس کی طرف متوجہ ہوں (میلے سے واپسی پر انہوں نے بتوں کا حشر دیکھا تو) چیخ اٹھے: (ہائے!) ہمارے خداؤں کا یہ حال کس نے کر دیا؟'' یقیناً وہ بہت ہی بڑا ظالم شخص ہے! کچھ لوگ کہنے لگے: ''ہم نے ابراہیمؑ نامی نوجوان کو ان کا ذکر کرتے ہوا سنا تھا۔ سب کہنے لگے: اسے پکڑ کر

اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا
بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ
اِنۡ كَانُوۡا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ
الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوۡا عَلٰى رُءُوۡسِهِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰۤؤُلَاۤءِ
يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ
شَيۡـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ
فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۶۹﴾ وَ
اَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا
اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ
وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَٮِٕمَّةً
يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ
وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا
وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓٮِٕثَ ؕ
اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ﴿۷۴﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ
مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ ع وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ع ۵

لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ وہ دیکھیں (کہ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ ابراہیمؑ کے آنے پر) انہوں نے پوچھا کیوں ابراہیم! کیا آپ نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بلکہ یہ کام ان کے اس بڑے (خدا) نے (ان کے ساتھ) کیا ہے۔ اس لئے ان (ٹوٹے ہوئے معبودوں) سے پوچھو، جیسا کہ (تمہارے عقیدے کے مطابق) یہ باتیں کیا کرتے ہیں۔ اس پر وہ لوگ اپنے دلوں میں شرمندہ ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے واقعی تم لوگ خود ہی مشرک وبدکردار ہو (جو بت خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ہیں' تم ان بے جان، بے بس اور خود ساختہ کی پرستش کر رہے ہو) لیکن پھر (ضد اور جہالت کی وجہ سے) ان کی مت ماری گئی اور کہنے لگے (اے ابراہیم!) آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بولتے نہیں (اس لئے ہم ان سے کیا پوچھیں؟)۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: ''کیا پھر بھی تم لوگ اللہ کی بجائے ان چیزوں کی پرستش کر رہے ہو جو نہ تمہیں کوئی فائیدہ دے سکتی ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان؟ لعنت ہے تم لوگوں پر اور تمہارے ان معبودوں پر جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا پاٹھ کر رہے ہو۔ کیا تم میں کچھ بھی عقل وسمجھ نہیں؟

ابراہیمؑ کی آگ سے حفاظت (مشرک، بے ایمان ایمان لانے کی بجائے ایک دوسرے سے) کہنے لگے: اگر تمہیں اپنے خداؤں کا انتقام لینے کے لئے کچھ کرنا ہے تو اس شخص کو (زندہ ہی آگ میں) جلا ڈالو۔ (چنانچہ آگ تیار کر کے ابراہیمؑ کو اس میں پھینک دیا گیا تو) ہم نے فرمایا: ''اے آگ! ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور آرام دہ ہو جا۔'' اگرچہ ان (مخالف) لوگوں نے ابراہیمؑ کو نقصان پہنچانا چاہا تھا، مگر ہم نے انہیں ناکام ونامراد کر دیا بلکہ ہم ابراہیمؑ اور (ان کے بھتیجے) لوطؑ کو (عراق میں نمرود کے ظلم وستم سے) بچا کر اس ملک (شام) میں لے گئے جس میں ہم نے ساری دنیا کے لوگوں گے لئے برکتیں رکھی ہیں۔

نیک کردار اولاد عطا فرمانا اور (اپنی اطاعت و بندگی کے صلے میں) ہم نے ابراہیمؑ کو (پہلے) اسحٰق (بیٹا) بعد میں یعقوب (پوتا) بطور انعام عطا فرمایا اور ان دونوں کو ہم نے انتہائی نیک کردار بنایا۔ ہم نے انہیں (لوگوں کا) قائد و امام بنایا جو ہمارے حکم سے (ان کی) رہنمائی کرتے تھے۔ ہم نے انہیں نیک کام کرنے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دے رکھا تھا اور وہ (ہر وقت) ہمارے ہی تابعدار بندے تھے۔ اسی طرح لوطؑ کو بھی ہم نے نبوت اور علم (نبوت) سے نوازا تھا اور انہیں (سدوم کی) اُس بستی سے بچا نکالا تھا، جہاں کے لوگ (لواطت) جیسے گندے کام کرتے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ بہت ہی برے اور بدکردار لوگ تھے جن سے (بچا کر) لوطؑ کو ہم نے اپنے دامن رحمت میں لے لیا کیونکہ وہ انتہائی (شریف اور) پاکیزہ کردار انسان تھے۔

نوحؑ کی قبولیتِ دعا اسی طرح ان سے بھی (بہت) پہلے جب نوحؑ نے ہم سے (گڑ گڑا کر) التجا کی تو ہم نے ان کی (التجا) قبول فرماتے ہوئے

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ
نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ ۙ
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ
صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ
مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ
مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا
مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ
وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ ۚۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ
اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ

انہیں اور ان کے ساتھیوں کو (سیلابی طوفان کی) بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا اور اس قوم کے مقابلے میں جو (ساڑھے نو سو سال) ہماری باتیں جھٹلاتی رہی تھی اُن کی مدد فرمائی۔ چونکہ اس قوم کے لوگ انتہائی بدکردار تھے، اس لئے اُن سب کو ہم نے (پانی میں) غرق کر دیا۔

داود اور سلیمان کی عظمت و برتری اسی طرح (اے پیغمبرؐ!) داؤد اور سلیمان کا واقعہ بھی انہیں سنائیں جب وہ کھیتی کے بارے میں (ایک کیس کا) فیصلہ کر رہے تھے جسے رات کے وقت دوسرے لوگوں کی بکریاں چر (اجاڑ) گئی تھیں اور ہم بھی ان کے فیصلے (کی کاروائی) کو دیکھ رہے تھے چنانچہ (دونوں کی رائے میں اختلاف ہونے پر) صحیح فیصلہ ہم نے سلیمانؑ کو سوجھا دیا حالانکہ علم وسمجھ ہم نے دونوں ہی کو عطا کی تھی۔ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے تابع کر رکھا تھا جو ان کے ساتھ مل کر ہماری تسبیح بیان کیا کرتے تھے (تعجب نہ کریں) یہ کام کرنے والے ہم ہی تھے۔ ہم نے ہی (اے انسانو!) تمہارے فائدے کے لئے داودؑ کو زرہ بکتر (لوہے کی قمیص) بنانا سکھائی تھی تاکہ تمہاری لڑائی میں تمہیں ایک دوسرے کے حملوں سے بچائے۔ کیا تم (اس نعمت پر) ہمارا شکر ادا نہیں کرتے؟ نیز تیز ہوا کو ہم نے سلیمانؑ کے تابع کر دیا تھا جو ان کے حکم سے سرزمین (شام) کی طرف چلتی تھی جس میں (لوگوں کے لئے) ہم نے بڑی برکتیں رکھی ہیں۔ سن رکھو! ہمیں تو ہر ہر چیز کا علم ہے۔ اسی طرح کئی سرکش جن اُن کی تابعداری میں تھے جو (سمندروں، دریاؤں سے ہیرے، جواہرات نکالنے کے لئے) غوطے لگاتے اور اس کے علاوہ بھی کئی دوسرے (تعمیراتی اور برتن سازی کے) کام کرتے تھے۔ دراصل اِن (جنوں) کو (سلیمانؑ کے) قابو و کنٹرول میں رکھنے والے ہم ہی تھے۔

ایوبؑ کو صحت و شفا اور سنو! جب ایوبؑ نے اپنے پروردگار سے (گڑا گڑا کر) دعا کی: ''(پروردگار!) میں سخت بیماری میں مبتلا ہوں اور آپ سب سے بڑھ کر رحم (وترس) فرمانے والے ہیں'' تو ہم نے ان کی دعا قبول فرماتے ہوئے ان کی اس بیماری کو دور فرما دیا اور اپنی خاص مہربانی سے اُن کے گھر والے (جو جدا ہو گئے تھے وہ بھی) بلکہ اتنے ہی اور بھی عطا فرما دیئے۔ یہ (ہماری) مخلص بندوں کے لئے (خاص) نصیحت ہے (کہ اللہ اُن کی اطاعت و دعا کو کبھی ضائع نہیں فرماتے)۔

صابر لوگ کامیاب اِسی طرح اسمٰعیل، ادریس اور ذوالکفل بھی سب کے سب (حق کے معاملے میں) صابر (وشاکر بندے) تھے، اسی لئے ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا کیونکہ یہ سب نیک کردار لوگ تھے۔

یونسؑ کی مشکل کشائی اِسی طرح مچھلی والے (یونسؑ) جب وہ (قوم کی سرکشی سے) ناراض ہو کر (ہماری اجازت کے بغیر ہی) ہجرت کر گئے۔ یہ خیال کرتے ہوئے

اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۷ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۸۹ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ
وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰
وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا
وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۱ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا
رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝۹۲ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝۹۳ ع
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ
وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝۹۴ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝۹۵
حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ ۝۹۶ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ۝۹۷ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ
اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝۹۸ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَ

کہ ہم ان سے اس بارے میں کوئی باز پرس نہیں کریں گے لیکن (جب اپنی اِس غلطی کی وجہ سے رات، پانی اور مچھلی کے پیٹ کے) اندھیروں میں پہنچ کر (ہمیں) پکارنے لگے: ''(اے پروردگار!) آپ کے بغیر (میرا) کوئی مشکل کشا، حاجت روا نہیں، آپ ہی اصل قوتوں والی ذات ہیں۔ یقیناً (بغیر اجازت ہجرت کرنے میں) میں ہی قصور وار ہوں۔'' تو ہم نے ان کی پکارو دُعا کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اِس پریشانی سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم (اپنی ذات پر) ایمان رکھنے والوں کو (مصائب اور پریشانیوں سے) بچایا کرتے ہیں۔

زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا اور سنو!، جب زکریاؑ نے (بڑھاپے میں) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر دعا کی ''اے پروردگار! مجھے بے اولاد نہ رہنے دیں' ویسے تو آپ ہی بہترین وارث ہیں۔'' چنانچہ ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں یحییٰؑ (بیٹا) عطا فرمایا اور ان کی (بانجھ) بیوی کو اولاد کے قابل بنا دیا۔ یہ سب لوگ (جن کا اوپر ذکر ہوا ہے) نیک کام کرنے میں جلدی کیا کرتے تھے، (ہمارے فضل ورحمت کی) امید وشوق اور (ہماری سزا وعذاب کے) خوف وڈر سے ہمیں ہی پکارا کرتے تھے اور (ہر وقت) ہمارے سامنے جھکے دبے رہتے تھے۔

مریم وعیسیٰ ...... اللہ کی قدرت کے نشان اسی طرح وہ عورت (مریم بنت عمران) جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی (تو اس کے ہاں بیٹا عیسیٰ پیدا ہوگیا) چنانچہ ہم نے اُسے (بغیر خاوند بیٹا عطا کر کے) اور اس کے بیٹے کو (بغیر باپ پیدا فرما کر) دنیا بھر کے لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیا۔

سب انسانوں کا ایک ہی دین (اسلام) (اے دنیا بھر کے لوگو!) یہ حقیقت ہے کہ یہی (انبیاؑ والا) طرز زندگی ہی تم سب کا ایک ہی طرز زندگی ہے اور میں (اللہ) ہی تمہارا پروردگار اور سربراہ ہوں اِس لئے (ہمیشہ) میری ہی اطاعت و بندگی کیا کرو۔ لیکن لوگوں نے (اپنی ضد اور مفاد کی خاطر) آپس میں اختلاف کر کے اپنے اس طرز زندگی (دین) کے ٹکڑے، فرقے کر ڈالے۔ بہر حال، ان سب نے ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے۔ (انہیں ان کی کارستانیوں کا مزہ چکھائیں گے)۔

راہِ نجات خیر، جو شخص بھی (اس طرز زندگی کو اپناتے) مانتے ہوئے (دنیا میں) نیک کام کر رہا ہے تو اس کی کوشش ومحنت رائیگاں نہیں جائیگی کیونکہ ہم اسے (ساتھ ساتھ) نوٹ کر (کرا) رہے ہیں۔

اللہ کی انبیاؑ کے ذریعے بتائی ہوئی راہ کے سوا کوئی راہِ نجات نہیں یاد رکھو! جس بستی کو بھی ہم نے (ایک مرتبہ) تباہ وبرباد کر دیا ہے وہاں کے (تباہ شدہ) لوگ دوبارہ بھی (دنیا میں) واپس نہیں آئیں گے۔ ہاں' اس وقت جب یاجوج اور ماجوج (ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار توڑ کر) ہر بلندی کو پھلا نگتے ہوئے نکل آئیں گے اور (قیامت کا) سچا وعدہ بالکل قریب آ جائے گا تو اس وقت (ان سب) کافروں کی آنکھیں (حیرت و دہشت کے مارے) کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور وہ (پکار پکار کر) کہیں گے: ''ہائے! یہ کیا ہوگیا؟ ہم تو اس سے غفلت ہی میں پڑے رہے بلکہ واقعی ہم ہی قصور وار ہیں۔'' (اس وقت انہیں کہا جائے گا) تم اور اللہ کے سوا جن جن کی اطاعت وبندگی کرتے رہے ہو، سب دوزخ کا ایندھن بن کر اس میں داخل ہوں گے۔ اگر یہ (سچے) حاکم ومعبود ہوتے تو کبھی جہنم میں نہ جاتے۔ اب

كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾
لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ
هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا
عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ
الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ
هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ؕ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى
سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ
يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ
اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ
رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى
مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

ع ٧

سب کے سب اسی میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ وہاں وہ (اتنا) چیخیں گے، چلائیں گے کہ انہیں وہاں کوئی (دوسری) آواز سنائی نہ دے گی۔

نیک کردار بندے ۔۔۔۔ جنت کے وارث (ان کے برعکس) جن لوگوں کے بارے میں ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے، انہیں اس (دوزخ) سے دور (ہی دُور) رکھا جائے گا۔ وہ اس کی معمولی سی آہٹ وآواز بھی نہ سنیں گے بلکہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ ہمیشہ (عیش کرتے) رہیں گے۔ (قیامت کے دن کی) بڑی گھبراہٹ انہیں ذرا بھی پریشان نہ کرے گی۔ فرشتے (جنت کے دروازوں پر یہ کہتے ہوئے) ان کا استقبال کریں گے: ''یہی وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔'' اس دن ہم آسمان کو ایسے (تہہ در تہہ) لپیٹ لیں گے جیسے لکھے ہوئے خطوط لپیٹ لئے جاتے ہیں۔ جس طرح ہم نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا فرمایا تھا، اسی طرح انہیں دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔ یہ ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے، جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے۔ ہم زبور میں ضروری وعظ ونصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ (آخرت میں جنت کی) زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ یقیناً ہمارے اس فرمان میں (ہماری) اطاعت و بندگی کرنے والوں کے لئے بڑی ضروری (پیشگی) اطلاع ہے (کہ دنیا میں خلوص سے اللہ کی اطاعت وبندگی کر کے آخرت میں ہمیشہ کی عیش و خوشی کا مقام حاصل کرلو)۔

آپ کی پیروی کرنے والوں کے لئے اللہ کی رحمت وجنت اسی لئے (اے پیغمبر!) ہم نے آپ کو دنیا بھر کے لوگوں کے لئے اپنی رحمت بنا کر بھیجا ہے (کہ آپؐ کی پیروی کر کے جنت حاصل کریں)۔ آپ (لوگوں کو) بتا دیں کہ میرے پاس اللہ کے احکام آرہے ہیں (جن کا خلاصہ یہ ہے) کہ تم سب (لوگوں) کے حاکم ومعبود ایک ہی حاکم ومعبود (اللہ تعالیٰ) ہیں۔ کیا تم بھی (ان کے) فرمانبردار ہوتے ہو (یا نہیں)؟ اگر لوگ آپ کی بات نہ مانیں تو انہیں بتا دیں کہ میں نے تمہیں بغیر کسی لگی لپٹی کے (بُرے انجام سے) خبردار کر دیا ہے۔ اب مجھے خبر نہیں ہے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) جس سزا کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ وہ نزدیک ہے یا دور؟ یقیناً اللہ (جنہوں نے تمہیں سزا دینا ہے) وہ تمہاری بلند آواز سے کی ہوئی (مخالفانہ) باتوں کو بھی اور جو چوری چھپے کرتے ہو انہیں بھی جانتے ہیں اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہے کہ (تمہیں جو اب تک سزا نہیں ملی) شاید یہ (مہلت) تمہارے لئے بطور آزمائش (Test-case) ہے یا کچھ عرصہ تک تمہیں (دنیاوی) فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ (آخر مخالفین کے اصرار پر) آپؐ نے دعا کر دی: ''پروردگار! آپ (ہمارے درمیان) صحیح صحیح فیصلہ فرما دیں!'' اور (ساتھ ہی ساتھ یہ فرمایا: اے کافرو!) تم جو حق کے خلاف الٹی الٹی باتیں کر رہے ہو ان کے مقابلے میں ہمارے پروردگار رحمٰن ہی (ہمارے) معاون ومددگار ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ
كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ
بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِی اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ
اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ
مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا
نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰی وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ
اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْیِ الْمَوْتٰی وَاَنَّهٗ

باب: ۲۲ (مدنی) حج آیات: ۷۸، رکوع: ۱۰

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کی دعوت۔۔۔ ان کے قادر مطلق ہونے کے دلائل

قیامت و آخرت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھو اے (دنیا بھر کے) انسانو! اللہ کی نافرمانی سے بچ جاؤ ورنہ یاد رکھو، قیامت کا دھما کہ ایسا دہشت ناک ہے کہ اس روز تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے (بچے) کو بھول جائے گی۔ ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگ تمہیں مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کی گرفت ہی ایسی سخت ہوگی (جس کی وجہ سے وہ بدحواس اور پریشان ہوں گے)۔

شیطان کی پیروی سے بچو اس کے باوجود بھی (دنیا میں) کچھ لوگ ایسے ہیں جو (اللہ کے) باغی شیطان کے پیچھے چل کر بغیر کسی علمی دلیل کے اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں' حالانکہ اِس (شیطان) کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو شخص بھی اس کی سرپرستی میں آئے گا' وہ ضرور اُسے گمراہ کر کے عذابِ دوزخ تک پہنچا کر چھوڑے گا۔

اپنی پیدائش وتخلیق پر غور کرو اے لوگو! اگر تمہیں (قیامت کے روز) دوبارہ زندہ ہونے میں شک ہے تو (ذرا سوچو) ہم نے تمہیں (پہلے) مٹی سے پیدا فرمایا، پھر منی کے قطرے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو (واضح طور پر بچے کی) شکل وصورت کا بھی ہوتا ہے اور غیر واضح بھی (جو ساقط ہو جاتا ہے)۔ یہ ہم (اپنا کمالِ قدرت) تم پر واضح فرما رہے ہیں کہ ہم جس (حمل کو چاہتے ہیں ایک خاص مدت تک (ماؤں کے) رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر تمہیں بچے کی صورت میں (ماں کے پیٹ سے) نکالتے ہیں (پھر تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاؤ۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں جو (پہلے ہی بچپن یا جوانی میں) فوت ہو جاتے ہیں اور کوئی کوئی بڑھاپے کی ایسی عمر تک پہنچا دیئے جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد کچھ بھی نہیں جانتے۔

بے آباد زمین کی آبادی دیکھو اسی طرح تم خشک و بے آباد زمین کو دیکھتے ہو۔ پھر جب ہم اس پر (بارش کا) پانی برساتے ہیں تو وہ یکا یک سیراب ہو کر پھولتی ابھرتی ہے اور طرح طرح کی خوبصورت نباتات اگانے لگتی ہے۔

اللہ کی حقیقت وحیثیت کو پہچانو یہ سب کچھ (جو دنیا میں ہو رہا ہے) اس بات کی دلیل (اور ثبوت) ہے کہ اللہ ایک ٹھوس حقیقت (اور زندہ موجود ذات) ہیں۔ یہ کہ وہی مردوں کو زندہ فرماتے ہیں، یہ کہ وہی

عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۙ (٦) وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ (٧) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ (٨) ثَانِىَ عِطْفِهٖ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّنُذِيْقُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ (٩) ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ
اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (١٠) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ ع
اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (١١) يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا
لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ج (١٢) يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ
اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (١٣) اِنَّ اللّٰهَ
يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (١٤) مَنْ كَانَ يَظُنُّ
اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى
السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ (١٥)
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ

سب کچھ کرنے کی قوت و طاقت رکھتے ہیں' یہ کہ قیامت ضرور آئے گی جس کے آنے کے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے لوگوں کو ضرور (اعمال کے محاسبے کے لئے) دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔

اللہ کے بارے میں بحث وتکرار حماقت وجہالت اس پر بھی کئی لوگ ایسے ہیں جو (ذاتی) علم (ودلیل) یا (عقلی رہنمائی و) ہدایت یا کسی الہامی کتاب (کی نقلی دلیل) کے بغیر ہی (تکبر، ضد اور میں نہ مانوں کے زُعم میں) کندھے اچکاتے ہوئے اللہ (اور ان کے قدرتوں) کے بارے میں جھگڑا اور بحث کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کے دین سے گمراہ کریں ایسے (ہر) شخص کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور قیامت کے روز بھی اسے ہم (یہ کہتے ہوئے) عذابِ دوزخ کا مزا چکھائیں گے کہ یہ تمہارے اپنے ہی دنیاوی اعمال کا نتیجہ ہے ورنہ اللہ تو اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں فرماتے۔

منافقین کی دنیا وآخرت برباد اسی طرح کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو (اسلام میں پورے پورے داخل ہونے کی بجائے) کنارے کنارے پر رہ کر اللہ کی اطاعت و بندگی کرتے ہیں۔ پھر اگر انہیں کوئی (دنیاوی) فائیدہ حاصل ہوتا رہے تو دین پر (خوش اور) مطمئن رہتے ہیں لیکن اگر کوئی (تکلیف) آزمائش (test) جائے تو واپس (کفر کی طرف) لوٹ جاتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی دنیا بھی برباد، آخرت بھی (برباد)۔ یہی (انسان کی) مکمل ناکامی ونامرادی ہے۔ (کیونکہ شرک و کفر میں واپس جاکر) یہ اللہ کی بجائے ان سے دعائیں، التجائیں کررہا ہے جو نہ اُسے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں، نہ اُسے کوئی فائیدہ دے سکتے ہیں۔ یہ انتہا درجے کی (دین سے دوری و) گمراہی ہے جن (ہستیوں) سے یہ دعائیں، فریادیں کررہا ہے ان سے دعائیں کرنے کا نقصان فائیدے سے زیادہ قریب (اور پہلے) ہے۔ (کہ غیر اللہ سے دعا کرتے ہی ایمان ختم ہوجاتا ہے، اس لئے وہ شخص جو اسے غیر اللہ کے راستے پر ڈال رہا ہے) وہ اس کا بدترین دوست اور بدترین ساتھی ہے۔

مخلص مسلمان کامیاب (ان کے برعکس) اللہ تعالیٰ ایمان لاکر نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جن میں (دودھ، شہد، شراب اور شیریں پانی کی) نہریں چل رہیں ہیں۔ اللہ (مالک ومختار) جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

اللہ سے مایوسی انسان کی بڑی غلطی جس شخص کا یہ خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ تو دنیا و آخرت میں اس کی مدد نہیں فرمائیں گے (اس لئے میں غیر اللہ سے مدد مانگ رہا ہوں) تو اسے چاہیے کہ وہ آسمان (یا زیادہ بلندی) پر رسی تان کر (اس کے ساتھ لٹک جائے) پھر اس (تنی ہوئی رسی) کو کاٹ ڈالے تو اسے فوراً (مرتے) ہی پتہ چل جائے گا کہ اس کے اس اقدام (خودکشی) سے اس کا (اللہ پر) غم وغصہ ٹھنڈا ہوا یا نہیں۔ دیکھ لو، اس طرح ہم نے قرآن کو واضح دلائل کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔ اس کے ذریعے' اللہ جس کو چاہتے ہیں' ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ
مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ — السجدة
اخْتَصَمُوْا فِىْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ
نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ ج يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِىْ
بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا
اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — ع ٢
جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ
مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ جَعَلْنٰهُ

دنیا کے سب انسانوں کو اللہ کی فرمانبرداری کی دعوت (قرآن کریم اور آپ کو) ماننے والے (مسلمان) ہوں یا یہودی خود رائے بے دین ہوں یا عیسائی' آگ کے پجاری ہوں یا (ساری دنیا کے) مشرکین ان سب کے درمیان (جو جو بھی اختلافات ہیں) ان کا (حتمی) فیصلہ اللہ ہی قیامت کے دن فرمائیں گے کیونکہ وہ تو (اُن کی) ہر ہر بات (واختلاف سے) واقف ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ آسمانوں وزمین کی تمام مخلوقات' سورج' چاند' ستارے' پہاڑ' درخت' جانور اور بہت سے انسان اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں لیکن بہت سے لوگوں پر (نافرمانی کی وجہ سے) سزا کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یادرکھو! جسے اللہ ذلیل کر دیں' اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں' اس لئے کہ اللہ ہی (مالک ومختار ہیں' وہ) جو چاہتے ہیں' کرتے ہیں۔

نافرمانوں کو سزا یہ دو فریق ایک دوسرے کے مخالف ہیں جن کا آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑا و بحث ہے۔ (ایک فریق اللہ کو مانتا ہے' دوسرا نہیں مانتا) جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے' ان کے لئے آگ کے لباس تیار ہو چکے ہیں (جو انہیں دوزخ میں پہنائے جائیں گے اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی انتڑیاں اور کھالیں گل سڑ جائیں گی' مزید (مار پٹائی کے لئے) لوہے کے گرز ہوں گے جب بھی وہ دوزخ کی گرمی و گھٹن سے گھبرا کر وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو (مار مار کر یہ کہتے ہوئے) پھر اُسی میں دھکیل دیئے جائیں گے کہ (آگ میں) جلنے کی سزا کے مزے لیتے رہو۔

فرمانبرداروں کو جزا لیکن جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک کام کر رہے ہیں انہیں ضرور اللہ ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جہاں نہریں جاری ہیں وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتیوں (کے ہار) پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا...... کیونکہ دنیا میں ان لوگوں کو پاکیزہ باتوں (ایمان' اسلام) کی ہدایت کی گئی تھی (جسے انہوں نے قبول کر لیا) تو انہیں قابل تعریف (ذات اللہ) کی طرف جانے والے راستے پر گامزن کر دیا گیا (جس پر چلتے چلتے جنت پہنچ گئے)۔

خانہ کعبہ کا احترام لازمی یاد رکھو! جو لوگ (دنیا میں ہماری باتوں کا) انکار کر کے لوگوں کو اللہ کے دین (پر آنے چلنے) اور مسجد حرام (میں عبادت) سے روک رہے ہیں جسے ہم نے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ
بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ
الْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾
لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى
عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ
الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

سب (مسلمانوں) کے لئے خواہ وہاں کے مقیم ہوں یا باہر سے آنے والے' برابر قرار دیا ہے نیز وہ شخص جو اِس (مسجد) میں ازراہ شرارت بے دینی (پھیلانا) چاہتا ہے اُسے ہم دردناک سزا دیں گے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد یاد ہے جب ہم نے ابراہیمؑ کو اس گھر (کعبہ کی تعمیر کے لئے) جگہ مقرر کر دی تھی (اور ساتھ ہی یہ فرمایا تھا کہ) میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کریں' میرے (اس) گھر کو طواف' قیام' رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لئے (ہمیشہ) پاک صاف رکھیں اور (دنیا بھر کے) لوگوں میں اس (گھر) کے حج کا اعلان کر دیں۔ (پھر دیکھیں گے کہ) لوگ پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں (اونٹنیوں) پر سوار ہو کر دور دراز سے سفر کر کے (یہاں) آپ کے پاس آیا کریں گے تا کہ وہ فائیدے (جو یہاں رکھے ہیں وہ بھی) حاصل کریں اور مقررہ (قربانی کے) دنوں میں جو مویشی چوپائے ہم نے انہیں عطا فرمائے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام (بسم اللہ' اللہ اکبر بھی) لیں۔ پھر اس قربانی (کے گوشت) میں سے خود بھی کھائیں اور محتاج فقیروں کو بھی کھلائیں۔ قربانی کے بعد (حجامت بنوا کر' نہا دھو کر) اپنی میل کچیل دور کریں' اپنی نذریں' منتیں (جو اللہ کے لئے مانی تھیں) پوری کریں اور پرانے گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔ یہ ہے (اس گھر کی تعمیر کا مقصد)۔ یاد رکھو جو شخص اللہ کی مقررہ کردہ حرمتوں (پابندیوں) کا احترام کرتا ہے تو یہ (احترام و پابندی) اس کے پروردگار کے نزدیک خود اسی کے لئے بہتر ہے۔

اللہ سے اخلاص و یکسوئی (مسلمانو!) اب تمہارے لئے تمام چوپائے حلال کر دیئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں (قرآن اور آپؐ کے ذریعے) بتائے جا چکے ہیں۔ لہذا بتوں کی گندگی اور جھوٹی باتوں سے پوری طرح بچتے رہو۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے خالص انہی کے (تابعدار) ہو رہو۔ یاد رکھو! جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے اس کی حالت ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑا' جسے اب یا تو پرندے اچک کر نوچ کھائیں گے یا ہوا اُسے اڑا کر کسی ایسی جگہ پھینک دے گی جہاں اس کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ یہ ہے اصل بات (جسے ہر شخص کو سمجھنا چاہئے)۔ یاد رکھو' جو شخص بھی اللہ کی (مقرر کردہ) نشانیوں کا احترام کرتا ہے (وہ شخص واقعی اللہ کا فرمانبردار ہے کیونکہ) ان (نشانیوں کے احترام) کا تعلق دلوں کی فرمانبرداری سے ہے۔

قربانی کے جانوروں سے فائیدہ اٹھانا اِن (قربانی کے جانوروں) سے (ذبح کے) مقررہ وقت تک تمہیں ہر طرح کا فائیدہ اٹھانے (مثلاً سوار ہوتے' بوجھ لادنے، دودھ، اون حاصل کرنے) کا حق و اختیار ہے۔ پھر انہیں خانہ کعبہ کے پاس (مقام منیٰ میں) لے جا کر ذبح کرنا ہے۔

قربانی..... اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نشانی یاد رکھو' ہم نے ہر امت کے لئے قربانی (لازمی) قرار دی تھی تا کہ

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى
الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ
مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ
كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع
اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
لَقَدِيْرُ ۙ ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ
وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ
اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

جو مویشی چار پائے ہم نے انہیں عطا فرمائے ہیں (قربان کرتے وقت) ان پر اللہ کا نام لیں۔ چونکہ تم

جو مویشی چار پائے ہم نے انہیں عطا فرمائے ہیں (قربان کرتے وقت) ان پر اللہ کا نام لیں۔ چونکہ تم سب کے حاکم ومعبود' ایک ہی حاکم ومعبود (اللہ) ہیں اس لئے (ہمیشہ) انہی کے فرمانبردار بن کر رہو اور (اے پیغمبرؐ!) آپ اللہ کے سامنے سرنگوں (Surrender) ہونے والوں کو (جنت کی) بشارت دیدیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں' جو مصیبت بھی ان پر آپڑے' اس پر صبر کرتے ہیں۔ پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں' جو کچھ ہم نے انہیں (مال و متاع) عطا کر رکھا ہے' اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ دیکھو' قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانی مقرر کر دیا ہے' جن میں تمہارے لئے کئی طرح (کے فائیدے اور) بہتری ہے۔ اِس لئے (قربانی کے وقت) قطار میں کھڑا کر کے (باری باری) اللہ کا نام (بسم اللہ' اللہ اکبر) پڑھ کر انہیں ذبح کیا کرو۔ پھر جب وہ (ذبح ہو کر) اپنے پہلوؤں کے بل گر (کر ٹھنڈے ہو) جائیں تو ان کا گوشت خود بھی کھاؤ' صبر سے بیٹھنے والوں اور مانگنے والوں کو بھی کھلاؤ۔ (دیکھ لو) اس طرح (ذبح ہونے کے لئے) ہم نے ان کو تمہارے تابع کر رکھا ہے تاکہ تم (ہمارا) شکر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کو نہ تو اُن کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون بلکہ (تمہارے دل کا ادب اور) تمہاری فرمانبرداری اُن تک پہنچتی ہے۔ اس طرح انہوں نے اِن (جانوروں) کو تمہارے اختیار میں دے رکھا ہے تاکہ تم لوگ اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر (ہر وقت' خصوصاً ذبح کے وقت بسم الله' الله اکبر' اللھم منك ولك کہہ کر) ان کی بڑائی اور عظمت کا اظہار کرو۔ چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) آپؐ خلوص سے نیک کام کرنے والوں کو (جنت کی) خوش خبری دے دیں۔

ظالم کفار کے خلاف جہاد کی اجازت یقیناً اللہ تعالیٰ (سچے) مسلمانوں کا (دشمنوں سے) دفاع کرتے رہتے ہیں کیونکہ وہ کسی بھی دغا باز اور منکرِ حق شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ جن (مسلمانوں) سے کافر لڑ رہے ہیں اب ان (مسلمانوں) کو بھی لڑنے کی اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم وزیادتی ہوتی آ رہی ہے یقیناً اللہ ان کی مدد پر قادر ہیں۔ یہ (مظلوم) لوگ بلاوجہ صرف اس لئے اپنے گھروں (مکہ) سے نکال دیئے گئے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار اللہ ہیں۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے ذریعے لوگوں کا دفاع نہ فرمائیں تو خانقا ہیں' گرجے' عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے (سب) گرا دی جائیں یقیناً اللہ ایسے لوگوں کی ضرور مدد فرمائیں گے جو ان (کے دین) کی مدد کرتے ہیں کیونکہ وہ زبردست قوتوں والی ذات ہیں۔

اسلامی حکومت کے نمایاں خدوخال یہ وہ لوگ (جن کی ہم مدد فرمائیں گے) اگر ہم انہیں دنیا میں (کہیں) حکومت و اقتدار دیں تو وہ نماز (کی پابندی سے ادائیگی کا نظام) قائم کریں گے۔ زکوٰۃ (امیروں سے لے کر غریبوں کو) دیں گے۔ نیک کاموں کا حکم

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۙ﴿٤٢﴾ وَ
قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى
فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا
وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي
الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ
وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ
الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ
اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي

دیں گے، برے کاموں سے روکیں گے۔ یاد رکھو، سب کاموں کے (فیصلے اور نتائج) اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

نافرمانوں قوموں کو مہلت، نہ سنبھلنے پر سزائیں اس پر بھی (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ (کافر) لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو پریشان نہ ہوں) ان سے پہلے قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم ابراہیمؑ قوم لوطؑ اور مدین کے لوگ بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ اسی طرح موسیٰؑ کو بھی جھٹلا دیا گیا تھا، تو میں نے ان (سب) کافروں کو (کچھ وقت) مہلت دی، پھر میں نے انہیں دھر پکڑا تو (دیکھ لو پھر) میری پکڑ کیسی (سخت) تھی! اسی طرح کتنی ہی اور بستیاں جو نافرمان و مشرک تھیں، ہم نے تباہ کر ڈالیں۔ جواب اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں، (بہت سے) کنویں بے کار اور (بہت سے) عالی شان محل ویران پڑے ہیں۔ کیا یہ (آپ کو جھٹلانے والے) لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل (حقیقت کو) سمجھنے والے، ان کے کان (حق کو) سننے والے ہوتے؟ لیکن اصل بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں کے اندر دل ہی اندھے (اور مردہ) ہوجاتے ہیں۔ اس پر بھی یہ لوگ عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں (کہ لے آؤ، ہم نہیں مانتے)۔ سن رکھو! اللہ ہرگز اپنے (عذاب کے) وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے مگر (اے پیغمبرؐ!) آپ کے پروردگار کے ہاں ایک دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ ورنہ (پہلے بھی) کتنی ہی بستیوں کو جو مشرک و نافرمان تھیں، میں نے (سنبھلنے کی) مہلت دی، پھر انہیں (اپنے عذاب میں) پکڑلیا۔ آخر سب نے (محاسبے کے لئے) میرے پاس ہی واپس آنا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ بتائیں کہ اے لوگو! میں تو تمہیں واضح طور پر (نافرمانی کے برے انجام سے) خبردار کرنے والا ہوں (نافرمانی پر فوری یا دیر سے سزا دینا یہ اللہ کا اپنا کام ہے) ہاں، یہ ضرور ہے جو (ہماری باتیں) مان کر نیک کام کررہے ہیں ان کے لئے معافی اور (دنیا و آخرت میں) عمدہ ساز و سامان زندگی ہے ان کے برعکس جو لوگ ہماری باتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کررہے ہیں (کہ وہ دنیا میں نہ چلیں) وہ دوزخی ہیں۔

شیطانی خیالات و وساوس کے پیروکار گمراہ (اے پیغمبرؐ!) آپؐ سے پہلے بھی جس رسول یا نبی کو ہم نے (دنیا میں) بھیجا۔ جب بھی اس نے (ہماری طرف سے) کوئی بات کی تو شیطان نے (ضرور) اس کی بات میں اپنا وسوسہ وخیال شامل کردیا لیکن اللہ تعالیٰ (ہمیشہ) اس شیطانی خیال و وسوسہ کو ردّ فرما کر

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ
مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ
قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾
وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۗ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا ع ٧ ١٤
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

اپنی باتوں کو پختہ اور برقرار رکھتے رہے ہیں کیونکہ وہ تو سب باتوں کو جاننے والے (اور حقیقت کو پوری طرح) سمجھنے والے ہیں ۔۔۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ شیطانی وسوسہ وخیال کے ذریعے ان لوگوں کی آزمائش (test) ہو جائے جن کے دلوں میں (شک و نفاق یا مفاد پرستی کی) بیماری ہے یا جن کے دل (ضد اور تعصب کی وجہ سے ایمان لانے کے بارے میں) سخت ہو چکے ہیں، کیونکہ یہ بے ایمان لوگ (حق کی) مخالفت میں بہت دور جا چکے ہیں ۔۔۔۔ ایسا اس لئے بھی ہوتا ہے کہ صاحب علم لوگوں کو یقین ہو جائے کہ یہ (قرآن یا وحی) واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (نازل شدہ) ہے اور وہ (بالکل) مطمئن ہو کر اس کو مانیں ۔۔۔ یاد رکھو، اللہ (اسے) ماننے والوں کی ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمائیں گے۔ ورنہ منکرین حق تو اس (قرآن) میں ہمیشہ شک ہی کرتے رہیں گے حتی کہ کسی منحوس دن کا عذاب انہیں آ پکڑے یا اچانک قیامت ہی ان کے سروں پر آ پہنچے۔ اس (قیامت کے) دن حکومت اللہ ہی کی ہوگی ۔ وہی ان کے درمیان فیصلے فرمائیں گے۔ جو لوگ (دنیا میں اللہ کی باتیں) مان کر نیک کام کر رہے ہیں وہ (اس دن) نعمت بھرے باغوں میں ہوں گے اور جو لوگ ہماری باتوں کا انکار کر کے انہیں جھٹلا رہے ہیں، انہیں ذلیل کر دینے والی سزا ملے گی ۔

اللہ کی رضا کے لئے ہجرت کرنے والوں کے لئے اجر و انعام یاد رکھو، جو لوگ اللہ (کے دین) کی خاطر اپنے (گھر، وطن) چھوڑ دیتے ہیں، پھر شہید ہو جاتے ہیں یا اپنی (طبعی) موت مرتے ہیں تو اللہ انہیں ضرور (آخرت میں) بہترین ساز و سامان زندگی عطا فرمائیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہی بہترین سامان زندگی عطا کرتے (اور کر سکتے) ہیں، انہیں لازماً ایسی جگہ (بہشت میں) داخل فرمائیں گے جس میں (رہ کر) وہ خوش ہو جائیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ (نیک لوگوں کی خوشی و طلب کو) خوب جاننے والے (اور ان کی غلطیوں، کمزوریوں سے) درگزر فرمانے والے ہیں۔ یہ کام تو ہو کر رہے گا۔

مظلوم مسلمانوں کی دادرسی البتہ جو شخص (ظالم سے اپنے اوپر ہونے والی) زیادتی کا بدلہ لے جتنی اس پر (زیادتی) کی گئی ہو (تو یہ جائز اور اس کا حق ہے لیکن اگر مظلوم کے بدلہ لینے کے بعد ظالم) پھر زیادتی کرے تو اللہ اس (مظلوم) کی ضرور مدد فرمائیں گے۔ (ویسے) اللہ بہت ہی معاف فرمانے والے، درگزر کرنے والے ہیں (بہتر ہے کہ تم بھی درگزر سے کام لیا کرو) اللہ ایسے ہی (تم مظلوم مسلمانوں کی دادرسی فرمائیں گے جیسے وہ) رات سے دن اور دن سے رات نکال لیتے ہیں کیونکہ وہ (تمہاری فریادیں) سن رہے اور (کفار کے مظالم کو) دیکھ رہے ہیں۔ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے (کہ ثابت ہو جائے) کہ اللہ تعالیٰ (اور ان کی اطاعت و بندگی) حق اور سچ ہیں اور ان کے علاوہ جن جن سے دُعائیں، التجائیں ہو رہی ہیں

دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿٦٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا ع ٨ 15
فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ
اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ
فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰی هُدًی
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾
اَللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿٧٠﴾ وَیَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَیْسَ لَهُمْ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ
اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ یَكَادُوْنَ

وہ سب باطل (اور جھوٹ) ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلند و بالا اور بزرگ و برتر ذات ہیں (جن کا کوئی شریک اور مدّمقابل نہیں)۔ کیا تم لوگ (اللہ کی قدرت کو) نہیں دیکھتے کہ وہ آسمان سے پانی برساتے ہیں جس سے (خشک و بنجر) زمین (طرح طرح کے) سبزے سے لہلہانے لگتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ (اپنے بندوں پر بے حد) مہربان (اور ان کی تمام ضروریات سے) واقف ہیں۔ (ویسے بھی) آسمانوں و زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب انہی کا (پیدا کردہ، انہی کی ملکیت اور انہی کے قبضہ و قدرت میں) ہے (جن کے سب محتاج) وہ کسی کے محتاج نہیں اور (ہر لحاظ سے) قابل تعریف ہیں۔ کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے کہ انہوں نے زمین کی تمام چیزیں تمہاری خدمت میں لگا رکھی ہیں (مثلاً) اُن کے حکم سے دریاؤں، سمندروں میں کشتیاں، جہاز (تمہارے ہی فائدے کے لئے) چل پھر رہے ہیں۔ وہی آسمان کو زمین پر اپنے حکم سے (تم لوگوں پر) گرنے سے روکے ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ لوگوں پر انتہائی شفقت فرمانے والے، مہربان ہیں۔ وہی تمہیں زندگی دیتے (اور زندہ رکھتے) ہیں، پھر وہی تمہیں موت دیتے ہیں، پھر (قیامت کے دن) وہی تمہیں دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔ حقیقت یہ کہ (اس سب کے باوجود) انسان انتہائی منکرِ حق ہے۔

قیامت تک آپ ؐ کی پیروی لازمی ہم نے ہر اُمت کے لئے عبادت واطاعت کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ وہ اس کے مطابق عمل کریں، اس لئے اب انہیں اس معاملے میں آپ ؐ سے جھگڑنے کا کوئی حق نہیں۔ بہر حال آپ (ان کی پروا نہ کرتے ہوئے دل جمعی سے) لوگوں کو اللہ (کے دین) کی دعوت دیتے رہیں کیونکہ (اس دور میں) آپ ہی صحیح (اور سیدھے) راستے پر ہیں۔ اگر پھر بھی آپ سے بحث تکرار کریں تو انہیں (صاف صاف) بتا دیں کہ تمہارے اعمال و کردار کو اللہ خوب جانتے ہیں۔ جن باتوں میں تم (ہم سے) اختلاف کر رہے ہو ان کا قیامت کے روز تمہارے درمیان اللہ ہی فیصلہ فرمائیں گے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تو آسمان و زمین کے سب حالات جانتے ہیں اور یہ حالات تو (لوحِ محفوظ میں) لکھے ہوئے (بھی) موجود ہیں۔ ایسا کرنا اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔

مشرکوں کا توحید سے چڑنا پھر بھی یہ لوگ اللہ کے علاوہ اُن کی بندگی واطاعت کر رہے ہیں جن کے لئے (اللہ کی طرف سے) کوئی دلیل نازل نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے اپنے پاس کوئی علمی (وعقلی) دلیل ہے اس لئے ان مشرکوں (کو قیامت کے دن سزا سے بچانے کے لئے ان) کا کوئی معاون و مددگار نہ ہو گا، کیونکہ اب جب (ان کے شرک کی تردید کیلئے) انہیں ہمارے واضح دلائل سنائے جاتے ہیں تو ان بے ایمانوں کے چہروں پر ناراضگی کے آثار صاف نظر آتے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ
مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ
مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۚ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ
مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾

السجدة عند الامام الشافعی

ان لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے جو انہیں ہماری باتیں سنا رہے ہیں۔ آپؐ بتائیں کہ میں تمہارے اس (غصے وناراضگی) کا برا نتیجہ تمہیں نہ بتاؤں؟۔ (وہ ہے دوزخ کی) آگ' جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے (اپنی باتوں کے) انکار کرنے والوں سے فرما رکھا ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خود ساختہ معبودوں کی نفی کے لئے ان کی بے بسی کی مثال لوگو! (تمہارے لئے) ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ اِسے غور سے سنو۔ اللہ کے سوا جن جن سے تم دعائیں' التجائیں کر رہے ہو' وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگر سب اکٹھے ہو کر بھی (یہ کام کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے) بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو یہ اس سے وہ چیز واپس بھی نہیں لے سکتے۔ (افسوس!) مدد مانگنے والے بھی (عقل کے) کمزور' جن (خود ساختہ معبودوں) سے مدد مانگی جا رہی ہے وہ بھی کمزور و بے بس!

شرک اللہ کی عدم معرفت کا نتیجہ (دراصل) ان لوگوں نے اللہ (کی قدرت وعظمت) کو سمجھا ہی نہیں' جیسا انہیں سمجھنے کا حق ہے حالانکہ وہی اصل قوتوں والی' سب پر غالب (ذات) ہیں۔ وہ (لوگوں تک
پیغام پہنچانے کے لئے) فرشتوں اور انسانوں میں سے (خود) پیغام پہنچانے والے منتخب فرماتے ہیں۔ ٨
کیونکہ وہ (سب کی) سنتے' (سب کے حالات) جانتے ہیں' وہ ان (سب) کے مستقبل' ماضی اور حال سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ ویسے بھی سب معاملات (کے فیصلے اور نتائج) انہی کے اختیار میں ہیں۔ (اس لئے) اے ایمان والو! (کوئی کرے نہ کرے) تم اپنے پروردگار کو رکوع' سجدے اور ان کی بندگی واطاعت کرتے ہوئے (دنیا میں) نیک کام کرتے رہو تاکہ (آخرت میں) کامیاب ہو سکو۔

مسلمانوں کا اصل کام...... دین کے لئے محنت وکوشش بلکہ اللہ کے (دین کی سربلندی کے) لئے ایسی محنت' کوشش کرو' جیسی محنت' کوشش کرنے کا حق ہے۔ انہوں نے تمہیں (اسی کام کے لئے) منتخب فرمایا ہے اور اس دین (اسلام) کے بارے میں انہوں نے تمہارے لئے کوئی سختی ومشکل نہیں رکھی۔ (اصل میں) یہ (آسان اور عام فہم) دین تمہارے (اپنے) باپ ابراہیمؑ کا دین ہے (اس لئے اِس پر قائم رہتے ہوئے اِسے دنیا میں قائم رکھو)۔ اللہ نے پہلی امتوں میں بھی تمہارا نام مسلمان (اللہ کے فرمانبردار) ہی رکھا تھا اور اس امت میں بھی تمہارا یہی نام ہے جس کی غرض وغایت یہ ہے کہ رسولؐ (سچے دین کا) عملی نمونہ تمہارے سامنے پیش کر دیں اور تم (مسلمان) یہی عملی نمونہ (دنیا بھر کے) لوگوں کے سامنے (قیامت تک) پیش کرتے رہو۔ اِس نمونہ کی ایک جھلک) یہ (ہے) کہ پابندی سے نماز پڑھو' (باقاعدگی سے) زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ (کے دین ودامن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو کیونکہ وہی تمہارے آقا وسرپرست ہیں .... کیا ہی بہترین آقا وسرپرست ہیں!' کیا ہی بہترین مددگار ہیں!

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

الجزء الثامن عشر ١٠

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ﴿٢﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فَاعِلُوْنَ ۙ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰٓى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿٦﴾ فَمَنِ
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿٩﴾ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ﴿١٤﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا
عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ

وقف لازم

باب: ۲۳ (مکی) **المومنون** آیات: ۱۱۸ رکوع: ۶

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

انسان کی کامیابی کے لئے بنیادی شرائط یقیناً وہ مسلمان کامیاب ہیں جو اپنی نمازیں پوری توجہ اور دل جمعی سے پڑھتے ہیں۔ بے ہودہ باتوں سے بچے رہتے ہیں، (باقاعدگی سے) زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں کیونکہ ان (دونوں سے مباشرت کرنے) پر انہیں کوئی ملامت نہیں۔ ہاں، ان کے علاوہ کسی اور طریقے سے (شہوت پوری) کرنے والے مجرم ہیں۔ یہ لوگ اپنی امانتوں اور وعدوں کا پورا پورا احترام کرتے ہیں اور اپنی نمازیں پوری پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ یہی لوگ (آدمؑ کے) حقیقی وارث ہیں جو اعلیٰ ترین جنت ورثے میں حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ اسی میں (عیش و مزے سے) رہیں گے۔

انسان اللہ کی تخلیق کا عظیم شاہکار (Master-Piece) (انسان ہماری قدرت وعظمت کو نہیں مان رہا) حالانکہ ہم اس انسان کو خالص مٹی سے پیدا فرماتے چلے آ رہے ہیں پھر اسے نطفہ (منی کا قطرہ) بنا کر (ماں کے رحم کے) محفوظ مقام میں رکھتے ہیں، پھر اس نطفے کو لوتھڑے (جمے ہوئے خون) میں بدل دیتے ہیں، پھر اس لوتھڑے کو بوٹی (گوشت کا ٹکڑا) بناتے ہیں۔ پھر اس بوٹی کو ہڈیوں میں تبدیل کرتے ہیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر ہم اسے ایک دوسری نئی ہی شکل کی مخلوق (انسانی بچہ) بنا کر (ماں کے پیٹ سے) پیدا فرماتے ہیں۔ دیکھ لو! اللہ کتنے صاحب کمال! ...... سب صنعت کاروں سے اچھے صنعتکار ہیں! پھر اس (دنیاوی زندگی) کے بعد ضرور (ایک روز) تمہیں مرنا بھی ہے۔ پھر قیامت کے روز لازماً (اپنے دنیاوی اعمال کے حساب کے لئے) دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ اس سے بھی بڑھ کر (ہماری قدرت کہ) ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان (اوپر نیچے) پیدا فرما رکھے ہیں، ہم پیدا کرنے (کے فن) میں کوئی اناڑی تو نہیں (نہ ہی اپنی مخلوق کی ضروریات ومصالح سے بے خبر اور لاتعلق ہیں)۔

انسان کو ضروریاتِ زندگی کی فراہمی ہم ہی آسمان سے صحیح اندازے کے مطابق پانی برساتے ہیں، پھر اسے زمین میں ذخیرہ (Store) کر دیتے ہیں، حالانکہ ہم اس کے (اڑا کر) لے جانے پر بھی قادر ہیں۔ پھر اسی پانی کے ذریعے ہم تمہارے لئے کھجوروں،

وَّ اَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً
تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾
وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ
فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ
عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ اٰبَآئِنَا
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى
حِيْنٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ
اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِىْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَّبِّ
اَنْزِلْنِىْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

انگوروں وغیرہ کے باغات اگاتے ہیں تا کہ تمہیں (ان سے تمہاری آمدنی کے لئے) طرح طرح کے پھل، میوے حاصل ہوں اور انہیں تم کھاتے (بھی) ہو۔ اسی (پانی) سے طورِ سینا کے علاقے (شام وفلسطین) میں ایک درخت (زیتون) اُگتا ہے جو کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن کا کام دیتا ہے۔ اسی طرح تمہارے لئے چارپایوں میں بھی غور وفکر کا مقام ہے کہ ان کے پیٹوں سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی تمہیں ان (جانوروں) سے بہت سے فائیدے حاصل ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کا (گوشت) کھاتے ہو اور کئی ایک پر اور کشتیوں پر سوار ہوئے پھرتے ہو۔

انبیا کے ذریعے انسان کی اطاعت وفرمانبرداری کی آزمائش..... نافرمانی پر سزائیں (جس خالق ومالک نے تمہیں اتنی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں۔ انہی کی اطاعت وبندگی کے لئے یکسو ہو جاؤ) یہی بات سمجھانے کے لئے ہم نے نوحؑ کو اپنی قوم کے پاس (اپنا نبی بنا کر) بھیجا جنہوں نے (اپنی قوم کو ہماری دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت وبندگی کیا کرو، کیونکہ ان کے علاوہ تمہارا کوئی حاکم ومعبود نہیں ہے۔ کیا تم (ان کی نافرمانی کے برے انجام سے) نہیں ڈرتے؟'' لیکن ان کی قوم کے بے ایمان سردار (ان کی یہ باتیں سن کر ایک دوسرے سے) کہنے لگے: کیا یہ شخص (نوحؑ) تمہاری طرح کا ہی انسان نہیں ہے (پھر یہ نبی کیسے بن گیا؟) جو تم پر اپنی برتری جتانا چاہتا ہے حالانکہ اگر اللہ تعالیٰ (کسی کو نبی بنانا) چاہتے تو فرشتوں کو (اس کام کے لئے) بھیج دیتے۔ ہم نے تو یہ بات اپنے پہلے بزرگوں سے کبھی نہیں سنی (کہ انسان نبی بن کر آئے)۔ کچھ نہیں (ویسے ہی) یہ شخص پاگل ہوگیا ہے (اس کی باتیں نہ سنو) بلکہ کچھ عرصہ (صبرو) انتظار کرو (یہ خود ہی ختم ہوجائے گا)۔ اس پر نوحؑ نے (ہم سے) عرض کیا: ''اے پروردگار! انہوں نے مجھے جھٹلادیا ہے، اس لئے آپ میری مدد فرمائیں۔'' چنانچہ ہم نے انہیں حکم دیا کہ آپ ہماری نگرانی میں ہماری ہدایات کے مطابق کشتی تیار کریں۔ پھر جب ہمارے (عذاب کا) وقت آجائے (جس کی علامت آپ کا) یہ تنور ہے جو (پانی سے) ابل پڑے گا، اُس وقت آپ ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا لے کر بمعہ اہل عیال سوائے (بیوی، بیٹے کے) جن کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے، اس پر سوار ہوجائیں۔ اب ان ظالموں کے بارے میں مجھے کچھ نہ کہنا کیونکہ یہ (اب سب سیلاب میں) غرق ہوکر رہیں گے۔ پھر جب آپ اور آپ کے ساتھی کشتی میں اچھی طرح (set ہوکر) بیٹھ جائیں تو دعا کرنا: ''پروردگار! مجھے (خیرو) برکت والی جگہ (لے جاکر) اتارنا کیونکہ آپ ہی سب سے بہتر جگہ اتار سکتے ہیں۔'' یقیناً (نوحؑ کے) اس واقعہ میں (ہماری قدرت و حکمت کی) کئی نشانیاں اور دلائل موجود ہیں۔

الله کا شکر ہے جنہوں نے ہمیں ظالم قوم سے نجات عطا فرمائی۔ اور یہ بھی التجا کرنا

وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾
فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ
غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ ع ٢
كَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾
وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ
إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ
لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَ
مَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا
قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ
غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا
آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ
أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا
بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾
ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾

یاد رکھو،لوگوں کی آزمائش (کہ کون ہماری بات مانتا ہے' کون نہیں مانتا) تو ہم کرکے ہی چھوڑتے ہیں۔ ان کے بعد ہم نے (دنیا میں) اور لوگ پیدا فرمادیئے۔ پھر خود انہی میں سے ایک رسول (ھودؑ) بھی(ان کی اصلاح کے لئے یہ دعوت دے کر) ان میں بھیج دیا کہ تم اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو(کیونکہ) ان کے سوا تمہارا کوئی حاکم و معبود نہیں۔ کیاتم لوگ(ان کی نافرمانی کے برے انجام سے) نہیں ڈرتے؟ لیکن ان کی قوم کے بے ایمان رئیس لوگ جنہیں ہم نے دنیا کی زندگی کی خوشحالی عطا کر رکھی تھی آخرت کے حساب و کتاب کو جھٹلاتے ہوئے (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ یہ(ہود) تو تم جیسا ہی ایک انسان ہے اورتمہاری طرح ہی یہ کھاتا پیتا ہے (یہ رسول کیسے بن گیا؟) لیکن اگرتم لوگوں نے اس کی بات مان لی تو یقیناً نقصان اٹھاؤ گے۔ کیا یہ شخص تمہیں چکر (اور چکمہ) دے رہا ہے کہ جب تم مر کرمٹی اور ہڈیاں رہ جاؤ گے تو پھر تمہیں (دوبارہ قبروں سے) نکالا جائے گا؟ یہ(چکر و وعدہ جو تمہیں دیا جارہا ہے' ناممکن'بالکل ناممکن ہے۔ زندگی توصرف یہی دنیا کی زندگی ہے ہم (یہیں) پیدا ہوتے اور(پھر) مرجاتے ہیں۔ ہم ہرگز ہرگز(دوبارہ زندہ کرکے) نہیں اٹھائے جائیں گے۔ یہ شخص(ہودؑ) اللہ کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے'ہم تو کبھی اس کی بات نہیں مانیں گے ۔ اس (پر ہودؑ) نے التجاء کی:''پروردگارا!'' ان لوگوں نے مجھے جھٹلادیا' آپ میرا بدلہ لیں۔'' اللہ نے فرمایا:'' یہ لوگ جلد ہی (اپنے کیئے پر) پچھتائیں گے۔'' چنانچہ واقعی ایسا ہی ہوا کہ انہیں ایک زوردار دھماکے نے آپکڑا اور ان کے پرخچے اڑ گئے۔ اس طرح مجرم (و نافرمان) لوگ(اللہ کی رحمت سے) دور پھینک دیئے گئے۔ ان کے بعد بھی ہم نے (دنیا میں) کئی امتیں پیدا فرمائیں لیکن کوئی امت بھی اپنے وقت مقررہ سے (ایک سیکنڈ بھی) آگے پیچھے نہ ہوسکی ۔ پھر ہم (ان امتوں میں) مسلسل اپنے رسول بھیجتے رہے' لیکن جب بھی کوئی رسول (اپنی) امت کے پاس آتا تو وہ امت اسے جھٹلادیتی' جس کے نتیجے میں ہم بھی ایک کے بعد دوسری (امت) کوہلاک کرتے چلے گئے اور ان (کی تباہی و بربادی) کوہم نے کہانیاں' افسانے بنا کررکھ دیا۔ یاد رکھو' جولوگ بھی ایمان نہیں لاتے'ان پر اللہ کی لعنت ہے ۔ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنے احکام اور واضح دلیل(عصا) کے ساتھ

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا
أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا
فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ ع ۱۸ ۳
وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ
أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ
حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ
خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾
وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَ
قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٦٠﴾ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ
فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا

فرعون اور اس کے حکام کے پاس بھیجا' چونکہ وہ سرکش لوگ تھے' اس لئے اکڑ کر بولے: ''کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں کی بات مان لیں' جبکہ ان کی (پوری) قوم ہماری (محکوم و) غلام ہے۔'' چنانچہ انہوں نے ان (رسولوں) کو جھٹلا دیا' اس لئے وہ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ حالانکہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب ہی اس لئے عطا فرمائی تھی کہ لوگ اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ اسی طرح ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ کو بغیر باپ پیدا فرما کر) اور اُن کی والدہ (مریم) کو (بغیر خاوند بیٹا عطا کر کے دنیا بھر کے لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیا اور رہائش کے لئے انہیں بلند' ہموار' پر سکون اور صاف (میٹھے) پانی والی جگہ عطا فرمائی۔

ہر زمانے میں اسلام کے علاوہ سب دین' فرقے اور مذہب باطل (رسولوںؑ کو حکم تھا) اے پیغمبروؑ! صاف ستھری (حلال) چیزیں کھایا کرو اور نیک کام کرتے رہو' تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو میں اس سے واقف ہوں اور یہ کہ یہی دین (اللہ کے احکام کے مطابق رزقِ حلال اور نیک اعمال) تمہارا (سب کا) ایک ہی (مشترک) دین ہے اور میں ہی تمہارا آقا و سربراہ ہوں' اس لئے میری نافرمانی سے بچتے رہو۔ لیکن لوگوں نے اپنے (اس) دین کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے (فرقے' فرقے) کر ڈالا۔ ہر فرقہ (ومذہب) جو کچھ (دین کا حصہ) اس کے پاس ہے' اسی میں مگن اور مست ہے۔ (اس کے علاوہ حق بات سننے کو تیار ہی نہیں) بہر حال (اے پیغمبرؐ! مہلت کے لئے) ایک وقت تک انہیں اسی غفلت وجہالت میں پڑا رہنے دیں (آخر اپنے کئے کی خود ہی سزا پائیں گے)۔ کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ کر رکھا ہے کہ ہم جو انہیں مال واولاد سے نوازے جا رہے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان سے خوش ہیں اور) انہیں فائیدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں' ایسا ہرگز نہیں) بلکہ یہ حقیقت کو سمجھ نہیں رہے (کہ یہ تو ان کی آزمائش ہے)۔ ان کے برعکس جو لوگ اپنے پروردگار کی باتیں مانتے ہوئے ان (کے عذاب) سے ڈرتے رہتے ہیں' ان کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتے۔ جتنا کچھ (صدقہ وخیرات ان کی راہ میں) دے سکتے ہیں' دیتے رہتے ہیں۔ اس پر ان کے دل سہمے رہتے ہیں (کہ کہیں یہ رَدّ نہ کر دیا جائے) کیونکہ انہیں (آخر) پروردگار کے پاس ہی واپس جانا ہے۔ یہی لوگ نیک کاموں میں جلدی کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ ہم تو کسی شخص کو اس کی طاقت وبساط سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے' اس سلسلے میں ہمارے پاس (ہر کسی کا) اعمال نامہ (تیار) ہے جو صحیح صحیح (اس کے عمل وکردار کو) بیان کر رہا ہے اور کسی پر کوئی زیادتی نہیں ہو رہی۔ لیکن (خرابی یہ ہے کہ) ان (بے ایمانوں) کے دل اِن باتوں سے غافل و ناآشنا ہیں کیونکہ یہ ان کے علاوہ دوسرے (برے برے) کاموں میں مصروف ہیں۔

عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ؕ ﴿٦٤﴾

لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا

تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ؕ ﴿٧١﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖۗ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ

اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ

مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى اِذَا

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا

مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾

لوگوں کی اکثریت سچے دین (اسلام) کی مخالف (یہ ان برے کاموں سے اس وقت باز آئیں گے) جب ہم ان کے عیاش (وبدمعاش) لوگوں کو (اپنے) عذاب میں پکڑیں گے تو وہ اس وقت (مدد کے لئے) چیخیں، چلائیں گے (لیکن کہا جائے گا) اب چیخو، چلاؤ نہیں، ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے کیونکہ جب میری باتیں تمہیں (قرآن سے) پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اپنی اکڑ پھکڑ میں قرآن کا مذاق اڑاتے (اس کے بارے میں) بے ہودہ بکواس کرتے ہوئے الٹے پاؤں بھاگ جایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے اس کلام (قرآن کریم) میں غوروفکر نہیں کیا؟ یا ان کے پاس ایسی چیز آ گئی ہے جو ان کے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی؟ یا انہوں نے (ابھی تک) اپنے پیغمبر کو نہیں پہچانا کہ (وہی صادق وامین ہے) جس کا انکار کر رہے ہیں؟ یا اس کے بارے میں سمجھ رہے ہیں کہ اسے جنون لاحق ہے (ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) بلکہ وہ ان کے پاس سچا دین لے کر آیا ہے اور ان میں سے اکثر لوگوں کو سچا دین ہی برا معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر سچا دین ان کی خواہشات کے تابع ہو جائے تو آسمانوں وزمین اور ان میں بسنے والے (سب کے سب) لازماً تباہ وبرباد ہو جائیں (کیونکہ حق کے خلاف ان کا قیام فضول وبے مقصد ہے) اس کے برعکس ہم تو ان کے (فائدے وبھلائی کے) لئے نصیحت لائے ہیں، لیکن یہ اپنے ہی (فائدے و) نصیحت سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ کیا آپؐ ان سے (ہمارے پیغام پہنچانے کا) مالی معاوضہ طلب کر رہے ہیں؟ مگر آپؐ کے لئے آپ کے پروردگار کا عطا کردہ (مالی) معاوضہ ہی بہتر ہے کیونکہ وہی سب سے بہتر سازوسامان (زندگی) عطا فرمانے والے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپؐ انہیں (جنت کی طرف جانے والے) سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں، لیکن جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ اس راستے سے ہٹ کر چلنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم ان (کفارِ مکہ) پر مہربانی فرماتے ہوئے ان سے (قحط سالی کی) وہ تکلیف جس میں (آجکل) مبتلا ہیں دور بھی فرما دیں تو یہ (ایسے بدبخت ہیں کہ راہ راست پر آنے کی بجائے) اپنی سرکشی میں اور بھی زیادہ بہک جائیں گے۔ (ان کی حالت) دیکھ لیں ہم نے انہیں (اپنے قحط سالی کے) عذاب میں مبتلا فرما رکھا ہے لیکن پھر بھی نہ اپنے پروردگار کے سامنے جھک رہے ہیں، نہ ہی (ان کے حضور) عاجزی اختیار کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ (اب) جب ہم ان پر (اپنے) سخت عذاب کا دروازہ کھولیں گے تو (معافی مانگ کر اللہ کی رحمت کے امیدوار بننے کی بجائے) بالکل ہی (ان سے) ناامید ہو جائیں گے۔ حالانکہ (اے کافرو!) انہی نے تمہیں (سننے کے لئے) کان، (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (غوروفکر کے لئے) دل عطا فرمائے ہیں مگر (افسوس!) کہ تم (ان نعمتوں کا) کم ہی حق ادا کرتے ہو۔ نیز انہی نے تمہیں دنیا میں پھیلا رکھا ہے اور انہی کے پاس (قیامت کے روز حساب کے لئے) حاضر ہو جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ط
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ
وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ
لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ
لِلّٰهِ ط قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ط قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾
قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ط قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾
بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ
وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ
لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا ع
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾
وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ط نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

منکرین حق...... اللہ کی قدرت وعظمت سے ناواقف وہی تمہیں زندگی عطا فرماتے ہیں' وہی موت دیتے ہیں رات دن کا الٹ پھیر بھی انہی کے اختیار میں ہے۔ کیا پھر بھی تمہیں (ان کی قدرت وعظمت کی) سمجھ نہیں آرہی؟ (بلکہ یہ لوگ الٹا) اگلے لوگوں کی طرح (اعتراضاً) کہہ رہے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم (زندہ کر کے) دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ (نہیں' نہیں' یہ نہیں ہوسکتا) یہ وعدہ تو پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے کیا جاتا رہا ہے۔ یہ محض پہلے لوگوں کے قصے' کہانیاں (اور ڈھکوسلے) ہیں (جن کی کوئی حقیقت نہیں)۔ (اے پیغمبرؐ! ان آخرت کے منکروں سے) پوچھیں: اگر تم اتنے ہی سمجھ دار ہو تو بتاؤ' جو کچھ دنیا اور دنیا میں ہے' وہ کس کا ہے؟" وہ فوراً جواب دیں گے: "(یہ سب کچھ) اللہ تعالیٰ کا ہے۔" انہیں بتائیں کہ پھر تم ان کی باتیں کیوں نہیں مانتے؟ ان سے (پھر) پوچھیں: "ساتوں آسمانوں اور عظیم الشان عرش کا مالک کون ہے؟" وہ فوری بولیں گے: "اللہ ہی (ان کے مالک ہیں)۔" انہیں پوچھیں کہ پھر تم ان (کی نافرمانی کے برے انجام) سے ڈرتے کیوں نہیں؟ ان سے (پھر) پوچھیں: اگر جانتے ہو تو بتاؤ ہر چیز پر حکومت وبادشاہی کس کی ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا؟" وہ فوراً کہیں گے (یہ صفات تو) اللہ ہی کی ہیں۔ انہیں پوچھیں کہ پھر تمہیں کہاں سے دھوکا لگ رہا ہے؟ (کہ ایسے قدرتوں والے اللہ جنہیں تم خود بھی تسلیم کرتے ہو۔ وہ تمہیں قیامت کو دوبارہ زندہ کر کے تمہارے اعمال کا حساب نہیں لیں گے؟) خیر' کوئی بات نہیں' ہم نے ان تک صحیح بات پہنچا دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پرلے درجے کے جھوٹے لوگ ہیں۔

اللہ کے حاکم ومعبود ہونے کی بڑی دلیل...... آسمان وزمین کی موجودگی (سن رکھو!) اللہ نے کسی کو (اپنا) بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود (کائنات میں) موجود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر حاکم ومعبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا' پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے (نتیجتاً آسمانوں وزمین تباہ ہو جاتے' لیکن دیکھ لو ایسا نہیں ہو رہا' اس لئے وحدہٗ لاشریک) اللہ لوگوں کی من گھڑت (شرکیہ) باتوں سے بری وپاک ہیں۔ وہ تو پوشیدہ اور ظاہر (سب) باتوں کو جانتے ہیں اور لوگوں کے شرک سے بالا وبے نیاز ہیں۔

منکرین سزا سے نہیں بچ سکتے (اے پیغمبرؐ!) آپؐ دعا کیا کریں: پروردگار! آپ جس (عذاب) کا ان سے وعدہ فرما رہے ہیں' اگر میری موجودگی میں وہ آ جائے تو آپ مجھے ان بے ایمانوں کے ساتھ شامل نہ فرمائیں (کہ میں بھی اس کی لپیٹ میں آ جاؤں) کیونکہ جس سزا کی ہم انہیں دھمکی دے رہے ہیں وہ (آپؐ کی زندگی میں بھیج کر) ہم آپ کو دکھا سکتے ہیں۔

منکرین کو اچھے انداز سے سمجھانے کا حکم (بہرحال) آپ ان کی بری باتوں کا جواب نہایت اچھے انداز (واخلاق) سے دیتے رہیں۔ ہمیں خوب معلوم ہے جو (آپ کے متعلق یہ بری بری) باتیں کرتے گھڑتے رہتے ہیں۔ یہ دعا بھی کرتے رہیں۔ "پروردگار! میں (تو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے والے)

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّىْٓ
اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ
وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ
النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِىْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّىْ
جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ
فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ
الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾

شیطانوں کے وسوسوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں' بلکہ پروردگار! میں تو آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ (شیطان کسی وقت بھی) میرے پاس نہ آئیں۔''

منکرین حق موت کے بعد پچھتائیں گے (یہ منکرین حق اپنی بری حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی (تو حقیقت حال دیکھتے ہی) کہنا شروع کر دے گا: ''اے پروردگار! مجھے دنیا میں واپس بھیج دیں۔ اب میں وہاں (جا کر) ضرور نیک کام کروں گا۔'' (جواب ملے گا) ہرگز نہیں (بھیجا جائے گا) کیونکہ یہ تو ایک (فضول سی) بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔ اب تو (دنیا اور) ان کے درمیان دوبارہ زندہ ہونے کے دن تک پردہ (حائل ہو چکا) ہے۔ پھر جب اس دن صور پھونکنے پر (سب لوگ دوبارہ زندہ ہوں گے) تو آپس کی رشتہ داریاں (اور تعلقات) ختم ہو جائیں گے اور نہ ہی (وہ ایک دوسرے سے حال احوال) پوچھ سکیں گے۔

اللہ کی باتوں پر عمل نہ کرنے والے بدبخت اور گمراہ البتہ جن کے (نیک اعمال کے) وزن بھاری ہوں گے وہ لوگ کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن جن کے (نیک اعمال کے) وزن ہلکے رہ گئے' یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو ناکام کر لیا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں (جلتے) رہیں گے' جہنم کی آگ ان کے جسموں کو جھلستی رہے گی اور وہ وہاں انتہائی بدشکل و بدصورت ہوں گے۔ (ان سے پوچھا جائے گا) کیا تمہیں ہماری باتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں' لیکن تم انہیں جھٹلا دیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ''ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آ گئی' واقعی ہم گمراہ لوگ تھے۔ پروردگار آپ ہمیں یہاں سے نکال (کر ایک دفعہ مہلت) دیں' پھر اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو واقعی ہم مجرم ہوں گے۔''

اللہ کی باتوں پر عمل کرنے والے آخرت میں کامیاب اللہ فرمائیں گے: ''دور دفع ہو کر اِسی (دوزخ) میں پڑے رہو مجھ سے بات بھی نہ کرو کیونکہ (دنیا میں) میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو (مجھ سے) دعائیں کیا کرتے تھے اے ہمارے پروردگار! ہم (آپ کی باتیں) مانتے ہیں۔ آپ (ہماری غلطیاں' گناہ) ہمیں معاف فرما دیں' ہم پر مہربانی فرمائیں' کیونکہ آپ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہیں۔'' تو تم ان سے مذاق کرتے ہوئے ان کی ہنسی اڑایا کرتے تھے' یہاں تک کہ ان کے پیچھے پڑ کر تم میری یاد بھی بھلا بیٹھے۔ آج میں نے انہیں (اپنے دین پر) صبر و استقامت کا بدلہ عطا فرما دیا ہے (دیکھ لو) کہ وہی کامیاب ہیں۔

انسان دنیا میں اللہ کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے پھر اللہ ان (دوزخیوں) سے پوچھیں گے: تم سالوں کے حساب سے دنیا میں کتنا عرصہ رہے؟'' وہ جواب دیں گے: ''(سال کہاں؟) ہم (زیادہ سے زیادہ) دنیا میں ایک دن یا دن سے بھی کم وقت رہے ہوں گے (ہمیں صحیح یاد نہیں) اس لئے آپ' صحیح حساب رکھنے والے (فرشتوں) سے پوچھ لیں۔'' اللہ فرمائیں گے۔ واقعی تم دنیا میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے ہو۔ کاش! تم (اپنی دنیا کی زندگی میں) یہ بات سمجھ گئے ہوتے (تو اس برے انجام کو نہ پہنچتے)۔

افحسبتم انما خلقنكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ﴿١١٥﴾

فتعلى الله الملك الحق ۚ لا اله الا هو رب العرش الكريم ﴿١١٦﴾

ومن يدع مع الله الها اخر ۙ لا برهان له به ۙ فانما حسابه

عند ربه ۗ انه لا يفلح الكفرون ﴿١١٧﴾ وقل رب اغفر وارحم

وانت خير الرحمين ﴿١١٨﴾ ع

سورة النور مدنية وهي اربع وستون اية وتسع ركوعات — بسم الله الرحمن الرحيم

سورة انزلنها وفرضنها وانزلنا فيها ايت بينت لعلكم

تذكرون ﴿١﴾ الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة

جلدة ۖ ولا تاخذكم بهما رافة في دين الله ان كنتم

تؤمنون بالله واليوم الاخر ۚ وليشهد عذابهما طائفة من

المؤمنين ﴿٢﴾ الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة ۡ والزانية

لا ينكحها الا زان او مشرك ۚ وحرم ذلك على المؤمنين ﴿٣﴾

والذين يرمون المحصنت ثم لم ياتوا باربعة شهداء

فاجلدوهم ثمنين جلدة ولا تقبلوا لهم شهادة ابدا ۚ

واولئك هم الفسقون ﴿٤﴾ الا الذين تابوا من بعد ذلك و

اصلحوا ۚ فان الله غفور رحيم ﴿٥﴾ والذين يرمون ازواجهم

کیا تم نے یہ سمجھا ہوا تھا کہ ہم نے تمہیں (دنیا میں) بے مقصد ہی پیدا فرمایا ہے؟ (حساب کتاب کے لئے) تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ جب کہ اللہ سچے بادشاہ، جن کے علاوہ کوئی حاکم و معبود نہیں (کائنات کی سلطنت کے) عالی شان تخت پر جلوہ فرما ہیں (ان کے تو شایان شان ہی نہیں کہ وہ کوئی چیز بیکار اور بے مقصد پیدا فرمائیں، یاد رکھو!) جو شخص بھی اللہ کے ساتھ کسی اور حاکم و معبود سے التجائیں دعائیں کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے ایسا کرنے کی سرے سے کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب ومحاسبہ اس کے پروردگار ہی فرمائیں گے لیکن یہ تو طے شدہ ہے کہ ایسے بے ایمان سزا سے کبھی نہیں بچ سکیں گے۔ بہرحال، آپ (اپنے لئے) دعا کرتے رہیں کہ میرے پروردگار! مجھے معاف فرمائیں مجھ پر مہربانی فرمائیں کیونکہ آپ ہی سب سے بڑھ کر مہربان ہیں۔

باب: ۲۴ (مدنی) — النوّر — آیات: ۶۴ رکوع: ۹

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

یہ ایک انتہائی اہم سورت ہے جسے ہم نے نازل کر کے اس کے احکام کو لوگوں پر فرض کر دیا ہے۔ اس میں واضح ہدایات جاری فرمائی ہیں تاکہ تم ان پر عمل کرو:

زانیوں کو اعلانیہ سزا (غیر شادی شدہ) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ یاد رکھو! اگر تمہیں اللہ اور آخرت (کے محاسبے) پر یقین ہے، تو اللہ کے اس قانون کا نفاذ کرتے ہوئے تمہیں ان پر ترس نہ آئے نیز ان کی (اعلانیہ) سزا کے وقت (عبرت ونصیحت کے لئے) مسلمانوں کا ایک گروہ (موقع پر) ضرور موجود ہونا چاہیے۔

زانیوں سے نکاح کی ممانعت زانی کا زانیہ یا مشرک عورت سے، اسی طرح زانیہ کا زانی یا مشرک مرد ہی سے نکاح کیا جائے۔ مسلمانوں کے لئے ایسے نکاح حرام ہیں۔

بہتان تراشوں کو سزا اسی طرح وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر (زنا کا) جھوٹا الزام لگاتے ہیں پھر (اسے ثابت کرنے کے لئے) چار گواہ پیش نہیں کرتے، انہیں اسّی، اسّی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ ہاں، جو توبہ تائب ہو کر اپنی اصلاح کر لیں تو اللہ (انہیں) معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔

میاں بیوی میں لعان اسی طرح جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کا) الزام لگاتے ہیں۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ
شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ ۝٨
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ ع ع ١٠ ٧
اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ
وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ
اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝١٢ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٣ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٤ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝١٥ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ

لیکن اپنی ذات کے سوا ان کے پاس کوئی گواہ نہیں۔ ایسے لوگوں میں سے ہر ایک (کے سچا ہونے) کا ثبوت یہ ہے کہ وہ (قاضی کی عدالت میں) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کرے کہ واقعی وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے مگر پانچویں دفعہ کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ (بیوی خاوند کا یہ بیان سن کر خاموش رہے یا اقرار کرے کہ وہ سچا ہے تو اسے سنگسار کردیا جائے گا) البتہ اس سے یہ سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ (بھی) چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر بیان دے کہ یہ شخص بالکل جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے (یہ کہنے سے اپنے خاوند کے لئے وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی قاضی ان کے درمیان تفریق کرادے گا) سنو! اگر تم لوگوں پر اللہ کا (خصوصی) احسان اور ان کی رحمت نہ ہوتی (تو بدکار بیویوں کی وجہ سے تم بڑی مشکل میں پھنسے رہتے) اللہ تعالیٰ تو یقیناً (اپنے بندوں کے حالات کی) اصلاح فرمانے والے ' (اور انکی خاندانی) مصلحتوں کو جانتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی جھوٹے الزام سے بریت

سازشی لوگوں کی کارستانی جو لوگ (آپؐ کی بیوی عائشہؓ) پر الزام لگا رہے ہیں۔ یہ تمہارے ہی اندر کا سازشی ٹولہ ہیں۔ تم اس (واقعہ) کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں (تمہاری اصلاح و فلاح کے لئے) بہتر ہے۔ جس جس شخص نے اس (الزام بازی) میں جتنا جتنا حصہ لیا ہے' اس نے (اپنے لئے) اتنا اتنا گناہ حاصل کیا ہے۔ جس کی (وہ سزا بھگتے گا) اور جس (عبد اللہ بن ابی) نے اس میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔' اس کیلئے سزا بھی اتنی ہی زیادہ سخت ہے۔ (مسلمانو!) جب تم نے یہ (افواہ سنی تھی تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے (بہن بھائی کے) حق میں نیک گمان کرتے ہوئے کہا کہ یہ صریح الزام بازی ہے۔

بلا ثبوت الزام پھر الزام لگانے والے اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ کیوں نہ لائے؟ جب یہ گواہ پیش نہ کر سکے تو لازماً اللہ (کے قانون) کی نظر میں یہی جھوٹے ہیں۔

علم و تحقیق کے بغیر الزام کا چرچا (اے مسلمانو!) یاد رکھو! اگر دنیا و آخرت میں تم لوگوں پر اللہ کا احسان اور ان کی رحمت (تمہارے شامل حال) نہ ہوتی تو اس (الزام) کا چرچا کرنے پر تمہیں سخت سزا ملتی۔ تم اپنی زبانوں سے وہ بات نقل کر رہے تھے اور اپنے اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے' جس کا سرے سے تمہیں علم ہی نہ تھا۔ تم اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے جبکہ اللہ کے ہاں وہ بہت بڑے (گناہ کی) بات تھی۔ ورنہ جب تم نے اسے سنا تھا' کیوں نہ (فوراً ہی) کہہ دیا کہ ہمارے لئے ایسی

نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ
الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
رَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا النصف
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ
وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ
يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں۔ توبہ' توبہ۔ یہ تو بہت ہی بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمہیں (تمہاری بہتری کے لئے) سمجھاتے ہیں کہ اگر تم مسلمان ہو تو آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اسی لئے وہ تمہیں (افواہوں کے بارے میں) واضح ہدایات دے رہے ہیں۔ وہ تو (ہر بات کی) حقیقت کو جانتے (اور اس کی) مصلحت کو (خوب) سمجھتے ہیں۔

فحاشی پھیلانے کی کوشش وسازش جولوگ مسلمانوں میں اس طرح کی بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں' ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک سزا ہے کیونکہ اللہ جانتے ہیں تم نہیں جانتے (کہ اس سے معاشرے کو کتنا نقصان پہنچتا ہے)۔ اگر اللہ کا احسان اور ان کی تم لوگوں پر مہربانی نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ شفقت فرمانے والے' مہربان (نہ ہوتے تو تم لوگ اس حرکت کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جاتے)۔

شیطانی چال مسلمانو! کبھی بھی شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو' یاد رکھو! جو بھی شیطان کے نقشِ قدم پر چلے گا (گمراہ ہو جائے گا) کیونکہ وہ تو (ہمیشہ انسان کو) بے حیائی اور برے کاموں کا درس دیتا ہے' لیکن اگر تم لوگوں پر اللہ کا احسان اور ان کی مہربانی نہ ہو' تو تم میں سے کبھی کوئی شخص (گناہ و بے حیائی سے) نہ بچ سکے' مگر اللہ (اپنی توفیق سے) جسے چاہتے ہیں (گناہوں' بے حیائیوں سے) بچائے رکھتے ہیں کیونکہ وہ تو (ہر شخص کی خلوت کی باتیں) سنتے' (دل میں جو سوچتا ہے) جانتے ہیں۔ چنانچہ تم میں سے (ابو بکرؓ جیسے لوگ) جو مال دار اور صاحب حیثیت ہیں' ہرگز یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ (اپنے) رشتہ داروں' غریبوں اور اللہ کی خاطر ہجرت کرنے والوں کو کوئی (مالی) امداد نہ دیں گے' بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ انہیں معاف کریں' درگزر سے کام لیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ (تمہاری غلطیاں) معاف فرمائیں؟ کیونکہ وہ تو بہت ہی معاف فرمانے والے' بے حد مہربان ہیں۔

حضرت عائشہ کی پاک دامنی یاد رکھو! جو لوگ پاک دامن' (بے حیائی سے) بے خبر مسلمان عورتوں پر (بدکاری کا) الزام لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت بھی ہے ۔ (قیامت کے روز) انہیں سخت سزا بھی ملے گی۔ اس دن ان کی زبانیں' ہاتھ اور پاؤں خود ان کی بدکرداری کی گواہی دیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و کردار کا پورا پورا بدلہ چکائیں گے اور انہیں (خوب) سمجھ آجائے گی کہ اللہ تعالیٰ واقعی سچ کو سچ کر دکھانے والے ہیں۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ
وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ ع ٣
حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۲۸ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۲۹
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۳۰ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ
اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ

حضرت عائشہ سمیت آپ ؐ کی بیویاں پاکیزہ کردار بدکردار عورتیں' بدکردار مردوں کے لئے' بدکردار مرد' بدکردار عورتوں کے لئے' اسی طرح پاکیزہ کردار عورتیں' پاکیزہ کردار مردوں کے لئے' پاکیزہ کردار مرد پاکیزہ کردار عورتوں کے لئے (مخصوص) ہیں۔ ان (پاکیزہ کردار عورتوں' مردوں) کا دامن ان باتوں' برائیوں سے پاک ہے جو (بدکردار) لوگ بیان کرتے پھر رہے ہیں۔ ان (پاکیزہ کردار عورتوں' مردوں) کے لئے (آخرت میں) معافی اور عمدہ سامانِ زندگی (تیار) ہے۔

معاشرتی برائیوں کی روک تھام کی لئے احکام وآداب

گھروں میں بغیر اجازت جانے کی ممانعت مسلمانو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں السلام علیکم کہے اور اجازت لئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہی (سلام واجازت کا طریقہ ہی) تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس لئے تمہارے لئے لازمی ہے کہ اس پر عمل کرو۔ اگر گھر میں کوئی شخص موجود نہ ہو (تو بھی اندر نہ جاؤ) جب تک تمہیں (اندر جانے کی) اجازت نہ ملے' اس (گھر) کے اندر مت داخل ہو۔ اور اگر تمہیں (اجازت نہ دیتے ہوئے) واپس جانے کے لئے کہہ دیا جائے تو (محسوس کئے بغیر) واپس چلے جایا کرو۔ یہ (بخوشی واپسی) تمہاری پاکیزہ کرداری کی بڑی دلیل ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے اعمال وکردار کو خوب جانتے ہیں۔ البتہ جن گھروں (ہوٹل' سرائے وغیرہ) میں کوئی نہیں رہتا ان میں تمہارے (بلا اجازت) داخلے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اس میں تمہارا سامان (بیگ وغیرہ) پڑا ہو۔ یاد رکھو! جو کچھ بھی تم اعلانیہ کرتے ہو یا چھپا کر کر رہے ہو' اللہ اسے جانتے ہیں۔

نظروں کی حفاظت (اے پیغمبرؐ!) مسلمان مردوں کو تاکید کریں (کہ عورتیں سامنے آئیں) تو اپنی نظریں نیچی کر لیا کریں اور اپنی شرم گاہیں (غیر جگہ سے) بچا کر رکھیں۔ یہ باتیں انہیں گناہوں سے پاک رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ بہر حال (نظر بازی کے سلسلے میں) جو بھی وہ حرکت کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہیں۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو بھی تاکید کریں (کہ مردوں کے سامنے آنے پر) نظریں (فوراً) جھکا لیا کریں اور (خاوندوں کے علاوہ) اپنی شرم گاہوں کی پوری پوری حفاظت کیا کریں۔

بناؤ سنگار ظاہر نہ کرنا اور اپنا بناؤ سنگار (کسی غیر محرم پر) ظاہر نہ ہونے دیں' مگر اس میں سے جو (چارو ناچار پازیب وغیرہ) کھلا رہتا ہے (اس کے ظاہر ہونے میں کوئی گناہ نہیں) نیز اپنے دوپٹوں سے اپنے سینوں کو ڈھانپ کر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے خاوند' اپنے باپ' اپنے سسر' اپنے بیٹے اپنے خاوند کے (دوسری بیوی سے) بیٹے' اپنے بھتیجے' اپنے بھانجے' اپنی (واقف کار مسلمان) عورتوں' اپنی لونڈیوں' اپنے بوڑھے خادموں جنہیں (عورتوں کی کوئی) طلب نہیں اور چھوٹے لڑکے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں کے ابھی واقف نہیں کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى
مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ
الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ
عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ
مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
۴ ع ۸ ۱۰ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

نیز (راہ چلتے ہوئے) اپنے پاؤں اس طرح (زمین پر) نہ ماریں کہ کسی کو ان کی چھپی ہوئی زینت کا پتہ چل جائے۔ اس طرح اے مسلمانو! (اپنے) گناہ اور نافرمانیاں چھوڑ کر سب کے سب اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ تا کہ (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہو سکو۔

بے نکاح لوگوں کے جلد از جلد نکاح اِسی طرح اپنے بے نکاح مردوں، عورتوں اور قابل نکاح غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر وہ غریب ہیں تو اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے مالدار کر دیں گے کیونکہ وہ (تو ہر طرح کی) وسعت فرمانے والے، (سب کچھ) جاننے والے ہیں۔ البتہ جو لوگ نکاح کے لئے فی الحال ضروری وسائل (مکان وغیرہ) نہیں رکھتے، انہیں چاہیے کہ (روزے رکھ کر) گناہوں سے بچتے رہیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے مالدار (کر کے نکاح کے قابل) کر دیں۔

غلاموں کی آزادی کا اہتمام اس طرح تمہارے غلاموں میں سے جو تم سے آزاد ہونے کے لئے تحریری معاہدہ کرنا چاہتے ہیں اگر تمہیں ان میں اخلاص و بھلائی نظر آتی ہے تو (ضرور) ان سے معاہدہ کر لو نیز اس (غلامی سے آزادی کے) سلسلے میں ان کی اس مال سے جو اللہ نے تمہیں عطا کر رکھا ہے، مدد بھی کیا کرو۔

بدکاری کے اڈوں پر پابندی نیز اپنی لونڈیوں کو جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں، دنیاوی مال کمانے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ یاد رکھو! جو انہیں مجبور کرے گا (اُسے سزا ملے گی) مگر ان (لونڈیوں) کو ان کی مجبوری پر اللہ بخشنے والے، مہربان ہیں۔

دیکھ لو (مسلمانو!)، ہم نے تمہارے پاس (اِس قرآن کے ذریعے) اپنے واضح احکامات، گزشتہ (نافرمان) لوگوں کے حالات اور (برے انجام سے) بچنے والوں کے لئے (ہر طرح کی) نصیحتیں پہنچا دی ہیں (تا کہ ان کی روشنی میں اپنی اصلاح کرتے رہو، کیونکہ) اللہ ہی پوری کائنات کو روشنی بخشنے والے ہیں۔

اللہ کی عطا کردہ روشنی کی مثال ان کی روشنی کی مثال ایسے ہے جیسے ایک طاق ہے، جس میں ایک چراغ ہے، یہ چراغ شیشے (کے فانوس) میں رکھا ہوا ہے۔ وہ شیشہ (فانوس) چمکتے ہوئے ستارے کی طرح (صاف و شفاف) ہے (وہ چراغ) زیتون کے (ایسے) بابرکت درخت جو صبح و شام تک دھوپ میں رہتا ہے (کے تیل) سے روشن ہے۔ وہ تیل (ایسا صاف ہے) کہ اگر اُسے آگ نہ بھی لگے تو وہ خود ہی روشن ہونے کے لئے تیار ہے۔ (اس طرح) روشنی ہی روشنی ہے۔ (یہی حال اس انسان کا ہے جس کے دل میں نورِ بصیرت یا نور ایمان ہوتا ہے وہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہدایت قرآن و سنت کو جو سراسر نور ہے۔ قبول کرنے کے لئے اس طرح بے قرار و بے تاب ہوتا ہے، جس طرح پٹرول آگ پکڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے) اللہ جس شخص کی چاہتے ہیں اپنے (کتاب و سنت کے) نور کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں۔ اس طرح اللہ مثالیں بیان فرما کر لوگوں کو سمجھاتے ہیں کیونکہ وہ تو ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔

نور ہدایت کے مراکز یہ (نورِ ہدایت) ان گھروں (مساجد) میں پایا جاتا ہے جن میں اللہ نے اپنا نام بلند کرنے اور اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ
يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ
أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ
الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ
فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ
لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ﴿٤٠﴾ ع أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ
تَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ
ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ
السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ
عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ

اِن (گھروں) میں ایسے لوگ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں جنہیں تجارت اور دنیاوی کاروبار اللہ کے ذکر، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتے کیونکہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب خوف کے مارے دل اور آنکھیں پلٹ جائیں گی (ان کے ڈرنے کا نتیجہ ہوگا) کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین صلہ عطا فرمائیں گے بلکہ انہیں مزید اپنے فضل وکرم (اپنی رضا ودیدار) سے نوازیں گے۔ یقین رکھو کہ اللہ جسے چاہتے ہیں بے حدوحساب وسائل زندگی عطا فرماتے ہیں۔

نورِ ہدایت سے محروم لوگوں کی حالت ان کے برعکس کافروں کے اعمال (سراسر دھوکے اور فریب پر مبنی ہیں) جیسے صحرا میں چمکتی ریت کو پیاسا شخص (دور سے) پانی خیال کرتا ہے، لیکن جب اس کے قریب پہنچتا ہے، تو وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا (تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا ہے اور) اللہ کو اپنے پاس موجود پاتا ہے جو اس کے ایمان کے بغیر بے وزن) اعمال کا (فوراً) پورا پورا حساب چکا دیتے ہیں۔ یاد رکھو، اللہ حساب (کتاب) میں بہت تیز ہیں۔ یا اِن (کافروں) کی مثال اندھیروں (میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والوں) کی طرح ہے جو بے حد گہرے سمندر کی تہ میں (پھنسے) ہوں جسے نیچے اوپر (تیز) لہروں نے ڈھانپ رکھا ہو، لہروں کے اوپر (سیاہ) بادل چھائے ہوئے ہوں، گویا اوپر نیچے اندھیرے ہی اندھیرے ہیں، (ایسے میں) اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے، تو اُسے بھی نہ دیکھ سکے۔ یاد رکھو جسے اللہ ہدایت نہ دیں، اس کے لئے (دنیا میں) کہیں ہدایت نہیں۔

ہدایت سے محروم لوگ، عقل کے اندھے، ورنہ ہدایت کے لئے بے شمار نشان ودلائل

ہر مخلوق اللہ کی تسبیح خواں (اے مخاطب!) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں وزمین کی مخلوقات فضا میں پر پھیلا کر اڑنے والے پرندوں (سمیت) اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں؟ سب کو اپنی نماز وتسبیح کا طریقہ معلوم ہے۔ بہر حال جو بھی وہ کرتے ہیں، اللہ اس سے واقف ہیں۔

حکومت واقتدار اللہ کا اِسی طرح آسمانوں وزمین میں حکومت واقتدار بھی اللہ ہی کا ہے اور اللہ ہی کے پاس (سب نے) واپس جانا ہے۔ (وہ ضرور پوچھیں گے کہ تم نے ان کی باتیں کیوں نہیں مانیں؟)

بادل، بارش، بجلی اللہ کے مطیع فرمان (اے مخاطب!) کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتے ہیں، پھر انہیں آپس میں ملاتے ہیں، پھر انہیں (ایک دوسرے کے اوپر) تہ بتہ رکھتے ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ انہی کے درمیان سے بارش برستی ہے۔ اسی طرح وہ بلند پہاڑوں سے اولے برساتے ہیں، پھر وہ ان اولوں کو جن پر چاہتے ہیں گرا دیتے ہیں، جنہیں چاہتے ہیں ان سے بچالیتے ہیں۔ انہی بادلوں میں بجلی کی چمک (اتنی تیز ہوتی) ہے کہ ابھی آنکھوں کو اچک لے گی۔ اللہ ہی

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ
كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ
مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ
وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا
اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ ؕ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّمَا الربع ع
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٥٢﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٣﴾ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

رات اور دن کو بدل بدل کر لاتے ہیں۔ یقیناً (اللہ تعالیٰ کی قدرت کے) ان (سب کاموں) میں عقل مندوں کے لئے (راہ ہدایت پر آنے کے لئے) بڑی ہدایت ونصیحت ہے۔

جانور اللہ کی قدرت ومعرفت کے نشان اللہ ہی نے تمام چلنے پھرنے والے جانور پانی سے پیدا فرمائے ہیں۔ ان میں سے کئی تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل (جیسے سانپ اور مچھلی) کئی دو پاؤں پر جیسے (انسان، پرندے) اور کئی چار پاؤں پر (جیسے چوپائے اور درندے) چلتے ہیں۔ دراصل اللہ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ یقیناً ہم نے (سب انسانوں کے سامنے) حقیقت کو واضح کر دینے والے دلائل پیش کر رکھے ہیں۔ اب اللہ (ان میں سے) جس جس کی چاہتے ہیں (اطاعت بجالانے کی وجہ سے) سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمارہے ہیں۔

صرف زبانی نہیں عملی اطاعت ضروری ورنہ (بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور ان کے رسولؐ کو مانتے اور ان کے تابعدار ہیں مگر اس کے بعد (جب بات ماننے کا وقت آتا ہے تو) ان میں سے ایک گروہ (اطاعت سے) منہ پھیر جاتا ہے۔ یہ لوگ ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ نیز جب انہیں (جھگڑوں کے) فیصلے کے لئے اللہ اور ان کے رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ (رسولؐ) ان کا فیصلہ فرمائیں تو فوراً ہی ان میں سے کئی لوگ (اپنا) رخ (دوسری طرف) پھیر لیتے ہیں۔ لیکن اگر حق ان کو مل رہا ہو تو (خوشی خوشی) سرجھکائے آپ کے پاس چلے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں (کفرو نفاق کی) بیماری ہے یا انہیں (آپؐ کے رسول ہونے میں) شک ہے یا انہیں خدشہ ہے کہ اللہ اور اُن کا رسولؐ ان کی حق تلفی کریں گے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ خود مجرم ہیں۔

سچے مسلمان ہر وقت اللہ ورسولؐ کے فرمانبردار حالانکہ سچے مسلمانوں کو جب بھی (ان کے جھگڑوں کے) فیصلے کے لئے اللہ اور ان کے رسولؐ کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں: ''ہم نے (فرمان وفیصلہ) سن لیا ہے اور ہم اس کی تعمیل کرتے ہیں۔'' سن رکھو! یہی لوگ (دنیا وآخرت میں) کامیاب ہیں۔ یاد رکھو! جو لوگ بھی اللہ اور ان کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، اللہ سے ڈرتے ہوئے اُن کی نافرمانی سے بچتے ہیں، یہی لوگ (آخرت میں منہ مانگی) مرادیں پائیں گے۔

قسموں کی نہیں فرمانبرداری کی ضرورت نیز یہ (منافق) لوگ اللہ کے نام کی بڑی بڑی پختہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپؐ حکم دیں تو ہم فوراً (سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوں۔ انہیں بتائیں کہ قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں۔ دستور کے مطابق اطاعت (وفرمانبرداری) کی ضرورت ہے۔ اللہ تو تمہاری کرتوتوں سے واقف ہیں۔ انہیں بتائیں (کہ سیدھے ہو کر) اللہ کے احکام مانتے ہوئے اُن کے رسولؐ کی تابعداری اختیار کرو لیکن اگر (اس سے) منہ پھیرتے ہو تو اچھی طرح سمجھ لو کہ (پیغمبرؐ!) اپنی ذمہ داری کے متعلق جواب دہ ہے

وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ع ۷ ۱۳ مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَآءِ ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ
بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ
الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ

اور تم اپنی ذمہ داری کے متعلق جواب دہ ہو۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اگر اس کی تابعداری کرو گے تو تمہیں ہدایت مل جائے گی۔ ورنہ (ہمارے) اِس رسولؐ کی صاف صاف پیغام (حق) پہنچا دینے کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں۔

سچے اطاعت گزاروں سے خلافت وحکومت کا وعدہ (مسلمانو!) تم میں سے جو لوگ (ہمارے احکام) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں دنیا میں لازماً خلافت (وحکومت) عطا فرمائیں گے جیسے وہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا فرما چکے ہیں اور ان کے لئے جس دین (اسلام) کو انہوں نے پسند فرمایا ہے اُسے غالب ونافذ فرمائیں گے جس کے نتیجے میں ان کی (بدامنی و) خوف کی حالت کو امن وسکون میں بدل دیں گے (کیونکہ یہ مسلمان خلفا خالص) میری اطاعت وبندگی کریں گے اور کسی چیز (شخص اور ادارے) کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس کے بعد بھی جو لوگ (اسلام کی حقانیت کا) انکار کریں' یاد رکھو! ایسے لوگ ہی (ہمارے) باغی ہیں۔ چنانچہ (ان کی پروانہ کرتے ہوئے مطمئین ہوکر) نماز کی پابندی کرتے رہو' زکوٰۃ دیتے رہو رسول اکرمؐ کی اطاعت (وفرمانبرداری) کرتے رہو تاکہ (دنیا وآخرت میں) تم لوگوں پر رحمت فرمائی جائے۔ یہ کبھی خیال نہ کرو کہ کافر لوگ (بھاگ دوڑ کر) ہمیں ناکام کر دیں گے (وہ بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں؟) ان کا تو ویسے ہی ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے جو بہت ہی بُری رہائش گاہ ہے۔

خلوت گاہوں میں لونڈی' غلام اور نابالغ بچوں کی آمد پر پابندی مسلمانو! تمہارے لونڈی' غلام اور وہ بچے جو ابھی بالغ و جوان نہیں ہوئے وہ (ان) تین وقتوں میں تمہارے پاس اجازت لے کر آئیں۔ عشا کی نماز کے بعد' صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم (آرام کے لئے) کپڑے اتار رکھتے ہو' کیونکہ یہ تینوں اوقات تمہارے پردہ (اور خلوت) کے ہیں۔ ان (اوقات) کے بعد اگر وہ (بلا اجازت) آتے جاتے رہیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر (کیونکہ گھریلو کاموں کے سلسلے میں) تمہیں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام واضح فرماتے ہیں (تاکہ ان پر عمل کرو) کیونکہ وہ تو سب کچھ جانتے' (تمہاری ساری مصلحتوں کو) سمجھتے ہیں۔ البتہ جب بچے (بچیاں) بالغ وجوان ہو جائیں تو وہ بھی لازماً اسی طرح اجازت لیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے والے) لوگ اجازت لے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام واضح فرما رہے ہیں (تاکہ انہیں اچھی طرح سمجھ کر ان پر عمل کرو) کیونکہ وہ (تو سارے حالات کو) جانتے اور اپنے احکام کی حکمت ومصلحت کو) سمجھتے ہیں۔

گھروں کے اندر بڑی بوڑھی عورتوں کو پردے میں رعایت اسی طرح گھروں میں رہنے والی بڑی بوڑھی عورتیں

الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝٦٠ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦١ ع ١٤
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦٢ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦٣ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ

جنہیں نکاح کی امید نہیں' اگر وہ (کسی وقت گھر میں) اپنے کپڑے (سر کی چادر وغیرہ آرام کے لئے) اتار دیں تو انہیں کوئی گناہ نہیں' تاہم اگر وہ بھی (جوان عورتوں کی طرح پردے کے بارے میں) محتاط رہیں تو اُن کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ یاد رکھو! اللہ (تمہاری سب باتیں) سنتے اور (ساری حرکات وسکنات کو) جانتے ہیں۔

رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں سے معذوروں سمیت کھانا کھانے کی اجازت کوئی اندھا یا لنگڑا یا کوئی بیمار شخص (کسی کے گھر سے) کھانا کھالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی تمہارے لئے اس میں کوئی گناہ ہے کہ تم اپنے گھر سے کھانا کھالو یا ایسے گھروں سے جو تمہارے والد' والدہ' بھائی بہن' چچا' پھوپھی' ماموں' خالہ کے گھرانے ہوں یا وہ گھر جن کی چابیاں تمہارے سپرد ہیں یا دوستوں کے گھر ہوں' اور اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر (ایک ہی دستر خوان پر کھانا) کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ' البتہ یہ ضرور کیا کرو کہ جب تم ان گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے ان گھر والوں کو سلام ضرور کیا کرو یہ اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی' بڑی بابرکت اور پاکیزہ دعا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہارے سامنے واضح فرماتے ہیں تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام (لیکر ان پر عمل) کرو۔

آدابِ مجلس سچے پکے مسلمان تو وہ ہیں جو اللہ اور اُن کے رسولؐ (کی ہر بات) کو مانتے ہیں۔ وہ جب بھی کسی اجتماعی کام کے سلسلے میں ان (پیغمبرؐ) کے پاس جمع ہوتے ہیں تو اُن کی اجازت کے بغیر کہیں (اٹھ کر) نہیں جاتے۔ (اے پیغمبرؐ! ایسے موقع پر) جو لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں' وہی اصل میں اللہ اور اُن کے رسولؐ کو مانتے ہیں' اس لئے جب وہ اپنے کسی (ضروری) کام کے لئے آپ سے اجازت مانگیں' تو ان میں سے جسے آپ (مناسب سمجھ کر) چاہیں اجازت دے دیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے معافی بھی طلب کریں (کیونکہ اجازت لینا جائز تو ہے' لیکن اچھا نہیں) بہر حال اللہ معاف فرمانے والے' مہربان ہیں۔ (مسلمانو!) پیغمبرؐ کے بلانے کو ایسا (معمولی بلانا) نہ سمجھو' جیسا آپس میں ایک دوسرے کو بلانا سمجھتے ہو (کہ دل چاہا تو گئے' دل چاہا تو نہ گئے) اللہ اُن لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو تم میں سے چپکے سے آنکھ بچا کر (بلا اجازت' مجلس سے) کھسک جاتے ہیں۔ اس لئے پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی (دنیاوی) مصیبت میں پھنس جائیں یا (آخرت میں) دردناک عذاب کا شکار ہو جائیں۔ نوٹ کر رکھو' کہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ
اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ٩ ١٥

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ ٤٢ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴿١﴾
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ
لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً
وَّلَا نُشُوْرًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ
وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿٤﴾ وَ
قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ﴿٥﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ
مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ
قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

کہ آسمانوں وزمین میں اختیار اللہ ہی کا چلتا ہے۔ تم جس جس ڈگر پر بھی چل رہے ہو، وہ اُسے خوب جانتے ہیں اور جس دن یہ لوگ ان کے پاس واپس آئیں گے تو وہ انہیں بتائیں گے کہ وہ (دنیا میں) کیا کیا کرتے رہے ہیں کیونکہ وہ تو اُن کی ہر ہر حرکت سے واقف ہیں۔

باب :۲۵ (مکی) الفرقان آیات: ۷۷ رکوع:۶

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

نزول قرآن کا مقصد (اللہ تعالیٰ) بہت ہی بلند، مقدس اور ہر طرح کا فائیدہ پہنچانے والی ذات ہیں، جنہوں نے حق وباطل میں فرق کرنے والا یہ قرآن اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر نازل فرمایا ہے تا کہ وہ دنیا بھر کے لوگوں کو (بُرے انجام سے) خبردار کر دیں۔

جھوٹے معبودوں، حکمرانوں کی نفی (یاد رہے کہ) اللہ ہی آسمانوں وزمین کے بادشاہ وحاکم ہیں۔ انہوں نے کسی کو اپنی اولاد قرار نہیں دیا، نہ ہی حکومت وسلطنت میں ان کا کوئی شریک (کار) ہے۔ نیز انہی نے (کائنات کی) سب چیزوں کو پیدا فرما کر ان میں سے ہر ہر چیز (کی شکل وصورت، قوت و صلاحیت، کام وانجام) کا ایک پیمانہ مقرر فرمایا ہے۔ اس کے باوجود لوگوں نے ان کے علاوہ حاکم ومعبود بنا رکھے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ خود (اللہ کے) پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ (انہیں کیا فائیدہ پہنچائیں گے وہ) تو خود اپنے نفع، نقصان کے بھی مالک نہیں۔ نہ ہی انہیں (اپنی مرضی سے) مرنے، زندہ رہنے اور (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ ہونے کا اختیار ہے۔

کفار کے قرآن اور آپؐ پر اعتراضات اور اُن کے جوابات

قرآن آپؐ کا خود ساختہ نہیں، اللہ کا کلام کافر لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) سراسر جھوٹ ہے جو اس (محمدؐ) نے خود ہی گھڑ لیا ہے، البتہ اس (گھڑنے) میں کچھ دوسرے لوگوں (یہود وغیرہ) نے اس کی مدد کی ہے حالانکہ (ایسا نہیں ہے بلکہ یہ کہہ کر) وہ بہت بڑی زیادتی اور جھوٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں جو اس (محمدؐ) نے کسی سے لکھوائے ہیں جو اسے صبح وشام پڑھ پڑھ کر سنائے (اور یاد کرائے) جا رہے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! آپؐ ان لوگوں کو) بتائیں کہ اس (قرآن) کو اُس ذات نے نازل فرمایا ہے جو کائنات کی ساری پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں۔ وہ بہت ہی معاف فرمانے والے، مہربان ہیں (اسی لئے تمہیں تمہارے بے جا اعتراضات پر فوری سزا نہیں دے رہے)

معترضین قیامت کے منکر کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے، جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں (عام لوگوں کی طرح) چلتا پھرتا ہے اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آتا جو اس کے ساتھ ہو کر (نہ ماننے والوں کو) ڈراتا دھمکاتا۔ یا اس کو کوئی خزانہ مل جاتا یا (اور نہیں تو) اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے (اطمینان سے) یہ کھاتا پیتا۔ ظالم (مسلمانوں سے) بھی کہتے ہیں کہ تم لوگ (خواہ مخواہ) ایک جادو مارے شخص کے پیچھے لگ گئے ہو۔ (اے پیغمبرؐ!) دیکھ لیں، آپؐ کے متعلق کیسی کیسی

لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾ع تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ ع ١٦
شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ
وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا
وَّ زَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ؕ
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ
اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ﴿١٥﴾
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾
وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ
اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ؕ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
مَا كَانَ يَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ
مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ
كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ
يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَ
جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ع ع ٢ ١١

(الٹی) باتیں کر رہے ہیں' یہ لوگ ایسے گمراہ ہوئے ہیں کہ کبھی راہ راست پر نہیں آسکیں گے۔ حالانکہ اللہ تو بڑی برکتوں والی ذات ہیں' اگر وہ چاہیں' (ایک باغ تو کیا) اس سے بڑھ کر کئی باغات آپ کو عطا فرما دیں' جن میں نہریں چل رہی ہوں اور کئی محل آپ کو عنایت کر دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھٹلا رہے ہیں۔ حالانکہ جو لوگ بھی قیامت کو جھٹلاتے ہیں ہم نے ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ جب انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ اُس کا غصے سے کھولنا اور دھاڑنا سنیں گے اور جب یہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر اس کی کسی تنگ جگہ میں پھینکے جائیں گے' تو وہاں ''ہائے موت' ہائے موت'' پکاریں گے۔ (فرشتے کہیں گے) آج ایک موت کو نہیں بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو (لیکن پھر بھی مر نہ سکو گے)۔ آپ ان سے پوچھیں: ''کیا یہ انجام اچھا ہے یا دائمی جنت جس کا وعدہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں سے کیا گیا ہے؟ جو ان کے اعمال کے بدلے میں اُن کی مستقل رہائش گاہ ہو گی۔ وہاں انہیں جو چاہیں گے' ملے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اُسی میں (عیش ومزے سے) رہیں گے۔'' (اے پیغمبرؐ!) یہ آپؐ کے پروردگار کا وعدہ ہے جسے پورا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔

منکرین ومشرکین کا برا انجام اس (قیامت کے) دن اللہ ان (مشرکوں) کو اور جن جن کی یہ اللہ کے علاوہ اطاعت وبندگی کرتے رہے ہیں اکٹھا کر کے اُن سے پوچھیں گے: ''کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی صحیح راستے سے بھٹک گئے تھے؟'' وہ عرض کریں گے: ''توبہ! توبہ! ہماری کیا مجال کہ ہم آپ کے سوا کسی کو کارساز بناتے۔ مگر ہوا یہ کہ آپ نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو خوب سامانِ زندگی عطا فرمایا۔ یہ (عیش وآرام میں پڑ کر) آپ کی یاد ونصیحت ہی بھول گئے' اس طرح یہ تباہی سے دو چار ہو گئے''۔ یوں (تمہارے خود ساختہ معبود) تمہاری ساری باتوں کو جو (آج دنیا میں) کہہ رہے ہو (قیامت کے دن) جھٹلا دیں گے۔ جس کے نتیجے میں نہ تو تم اپنے اوپر سے (ہمارا) عذاب ٹال سکو گے اور نہ ہی کسی سے مدد لے سکو گے بلکہ تم میں سے جس جس نے بھی کفر وشرک کیا ہو گا اُسے ہم سخت سزا (کا مزہ) چکھائیں گے۔

سب پیغمبر انسان اور بشر ہی تھے (اے پیغمبرؐ!) آپ سے پہلے بھی جتنے رسول ہم نے (دنیا میں) بھیجے' وہ (سب کے سب) کھانا بھی کھاتے تھے اور (خرید وفروخت کے لئے) بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔ دراصل ہم نے تمہیں (انبیاؑ اور ان کے امتیوں کو) ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ (Test- case) بنایا ہے کہ تم (سچے دین پر) قائم رہتے ہو یا نہیں؟ یقیناً آپ کے پروردگار (سب کے اعمال وکردار کو) دیکھ رہے ہیں (اس کے مطابق جزا وسزا دیں گے)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ
اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾
لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ
كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ
ع عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ
رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ
تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ

اللہ تعالیٰ اور فرشتے سامنے کیوں نہیں آتے؟ نیز وہ لوگ جو (آخرت میں) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ (اعتراضاً) کہتے ہیں کہ فرشتے ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟ یا ہمیں ہمارے پروردگار دکھائی کیوں نہیں دیتے؟ دراصل یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے حد (انسانیت) سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ جس دن یہ بدکردار لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس روز انہیں کوئی خوشی نہ ہوگی بلکہ (فرشتے کو دیکھتے ہی) چیخنے لگیں گے: ''ہمیں بچاؤ ہمیں بچاؤ'' اور جو اعمال انہوں نے (دنیا میں) کئے ہیں انہیں ہم آگے بڑھ کر (اپنی ٹھوکر سے) گردوغبار بنا کر اڑا دیں گے۔ اہل جنت اس روز بہترین قیام گاہوں اور عمدہ ترین آرام گاہوں میں ہوں گے۔ یاد رکھو، جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتے بادلوں (کے سائے) میں قطار در قطار اتار دیئے جائیں گے، اس روز حقیقی بادشاہی رحمٰن ہی کی ہوگی اور کافروں کے لئے یہ دن انتہائی مشکل ہوگا۔ اُس روز ہر نافرمان شخص (اپنے) ہاتھ کاٹ کاٹ کر کہے گا: ''کاش! میں نے پیغمبرؐ کے راستے کو اختیار کیا ہوتا۔ ہائے افسوس! کاش! میں نے فلاں شخص کو (اپنا) دوست نہ بنایا ہوتا! حقیقتاً اُسی نے قرآن آجانے کے بعد مجھے سیدھے راستے سے بھٹکا دیا واقعی شیطان انسان کو ذلیل کر کے چھوڑتا ہے۔'' (اس روز حالات معلوم ہونے پر) پیغمبرؐ بھی عرض کریں گے: ''پروردگار! میری امت نے اس قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا۔'' (اے پیغمبر!) جس طرح (آج کافر آپ کے دشمن بنے ہوئے ہیں) ایسے ہی نافرمانوں کو ہم نے ہر نبیؑ کا دشمن بنایا ہے، ورنہ ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لئے تو آپؐ کے پروردگار ہی کافی ہیں۔

قرآن ایک ہی دفعہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ کافروں کو یہ بھی اعتراض ہے کہ اس (پیغمبرؐ) پر قرآن ایک ہی دفعہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ حقیقت یہی ہے کہ ہم نے اسے خاص ترتیب سے تھوڑا تھوڑا کر کے ہی نازل فرمایا ہے تاکہ اس کے ذریعے آپؐ کی (مسلسل) حوصلہ افزائی فرماتے رہیں اور اس لئے بھی کہ جو سوال و اعتراض آپ کے پاس لاتے ہیں اس کا (بروقت) صحیح اور مفصل جواب دیتے رہیں۔ (یادرکھیں) جو لوگ (قیامت کے روز) اوندھے منہ دوزخ کی طرف دھکیلے جائیں گے، وہی

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ ع
جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا
الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ
ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ
لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا
يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ
اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ
اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ
اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ
اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ ع
تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا
الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

گمراہ ترین لوگ ہیں۔ انہی کے لئے (دوزخ) بدترین قیام گاہ ہے۔

نافرمان قوموں کو سزائیں (اے پیغمبرؐ! انسانوں کی رہنمائی کے لئے صرف آپؐ ہی کو کتاب نہیں دی گئی) یقیناً ہم موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) دے چکے ہیں بلکہ ان کے ساتھ تو ہم نے ان کے بھائی ہارون کو معاون (بھی) بنایا تھا۔ پھر انہیں حکم دیا تھا کہ اس (فرعونی) قوم کے پاس جاؤ، جو ہماری باتیں جھٹلا رہے ہیں چنانچہ (ان فرعونیوں کی نافرمانی پر) ہم نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اسی طرح جب قوم نوح نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں (طوفان میں) غرق کر دیا اور انہیں ہم نے لوگوں کے لئے نشان عبرت بنا دیا۔ اسی طرح عاد، ثمود، کنوئیں والے اور ان کے درمیان بہت سی قومیں جن سب کو ہم نے مثالیں دے دے کر سمجھایا تھا آخر (انکار و نافرمانی پر) ان تمام کو ہلاک کر ڈالا اور اس بستی (سدوم) کے پاس سے تو یہ (کفار قریش کئی بار) گزرے ہیں جس پر ہم نے بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی تھی۔ کیا انہوں نے اس بستی کا (برا) حشر نہیں دیکھا؟ دراصل یہ لوگ موت کے بعد کی زندگی کے قائل ہی نہیں۔

آپؐ کا مذاق اڑانا بلکہ (اے پیغمبرؐ!) جب یہ آپؐ کو دیکھتے ہیں تو (یہ کہتے ہوئے) آپ کا مذاق اڑاتے ہیں: ''اچھا' یہ صاحب ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے! اگر ہم اپنے معبودوں (کی حقیقت و بندگی) پر ڈٹ نہ گئے ہوتے، اس نے تو ہمیں ان سے گمراہ کر دیا تھا۔'' خیر، وہ وقت دور نہیں، جب انہیں عذاب دیکھ کر معلوم ہو جائے گا کہ کون گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔ کیا آپ نے کبھی اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے، جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ کیا آپ ایسے شخص کو سیدھی راہ پر لانے کی ذمہ داری لے سکتے ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان (مخالفین) میں سے اکثر لوگ (سچی بات کو) سنتے، سمجھتے ہیں؟ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے، گزرے ہیں۔

اللہ کی قدرت و معرفت کے دلائل آپ دیکھ نہیں رہے کہ کس طرح آپ کے پروردگار سائے کو پھیلاتے ہیں؟ اگر وہ چاہتے تو اسے ایک ہی جگہ قائم رہنے دیتے۔ دراصل ہم نے سورج کو اس (کے بڑھنے، گھٹنے) کا ذریعہ بنایا ہے۔ جیسے جیسے سورج بلند ہوتا ہے، ہم اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح (اللہ ہی) وہ ذات ہیں جنہوں نے رات کو تمہارے لئے پردہ (جس میں) نیند کو آرام و سکون (کا باعث) بنایا ہے۔ اسی طرح دن

نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ
مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ
لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ
كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾
وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ
الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ
ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَي
الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔـلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ
زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ ۧ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ

ع ٥

کو بیداری (و کاروبار کے لئے مخصوص) فرمایا ہے۔ نیز وہی (اللہ) بارش سے پہلے (انسانوں کو اس کی) خوشخبری دینے کے لئے (ٹھنڈی ٹھنڈی) ہوائیں بھیجتے ہیں۔ پھر آسمان سے پاک صاف پانی برساتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے خشک و بنجر علاقے کو سرسبز و شاداب اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور اور انسانوں کو سیراب فرمائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم (اپنی حکمت و قدرت کے) اس کرشمے کو بار بار ان لوگوں کے سامنے لاتے رہتے ہیں تاکہ وہ (حقیقت کو) سمجھیں، مگر اکثر لوگ نہ ماننے پر تلے ہوئے ہیں۔

ساری دنیا کے لئے ایک ہی پیغمبرؐ (یہ ہماری مرضی و حکمت ہے کہ ساری دنیا کے لئے صرف آپ کو پیغمبر بنا رہے ہیں) ورنہ اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ایک پیغمبر بھیج دیتے، اس لئے آپؐ ان کافروں کی بات نہ مانیں بلکہ قرآن کی روشنی میں ان کا خوب (ڈٹ کر) مقابلہ کریں کیونکہ انہی (اللہ) نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے حالانکہ ان میں سے ایک کا پانی شیریں و خوش ذائقہ ہے جبکہ دوسرے کا کھاری و کڑوا ہے دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے جو انہیں آپس میں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ اور انہی (اللہ) نے پانی (منی کے قطرے) سے انسان کو پیدا فرمایا ہے پھر (میاں بیوی سے) خاندان اور سسرال کا سلسلہ چلایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار بڑی ہی قدرت والے ہیں۔ اس کے باوجود لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی اطاعت و بندگی کر رہے ہیں جو نہ انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ بلکہ الٹا ہر کافر اپنے پروردگار کے مقابلے میں (شیطان کا) مددگار بنا ہوا ہے۔ (اے پیغمبرؐ) ہم نے آپ کو محض (نیک کردار لوگوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدکردار لوگوں کو برے انجام سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (ورنہ حساب لینے کے لئے ہم ہی کافی ہیں)۔ آپ انہیں بتائیں کہ میں اس (دعوت کے) کام پر تم لوگوں سے کوئی اُجرت، معاوضہ طلب نہیں کرتا، مگر ہاں (یہ ضرور چاہتا ہوں کہ آپ لوگ) خوش دلی سے اپنے پروردگار کا دین اختیار کرلیں۔ بہر حال (کوئی دین اختیار کرے نہ کرے) آپؐ (ہمیشہ سے) زندہ ذات پر بھروسہ رکھیں جنہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور ان کی حمد و ثنا کے ساتھ اُن کی تسبیح بیان کرتے رہیں کیونکہ وہ خود ہی اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے کافی ہیں۔

رحمٰن انتہائی مہربان ذات، عرش پر موجود وہ تو وہ ذات ہیں جنہوں نے چھ دن میں آسمانوں، زمین اور اُن کی درمیانی چیزیں پیدا فرمادیں، پھر (خود) عرش پر براجمان ہوگئے۔ وہ نہایت ہی مہربان (ذات) ہیں۔ اُن کی شان تو کسی صاحب علم سے پوچھیں! لیکن جب ان (مخالفین) سے کہا جاتا ہے کہ (خدائے) رحمٰن کو سجدہ کیا کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کون ہے؟ کیا جسے آپ کہہ دیں، اُسے ہم سجدہ کرتے پھریں؟ بلکہ یہ بات کہنے سے اُلٹا اُن کی نفرت میں (مزید) اضافہ ہوجاتا ہے۔ حالانکہ وہ (رحمٰن) بہت ہی بابرکت اور قوتوں والی ذات ہیں جنہوں نے آسمان میں کئی برج (light -houses) بنا کر اسی میں

فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ
يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا
سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ۖ ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ
لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۖ ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا
صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ

سورج اور چاند روشن کر رکھے ہیں۔ وہی رات دن (پوری پابندی سے) ایک دوسرے کے پیچھے لا رہے ہیں۔ (اللہ کے یہ سارے کام) اُس شخص کے لئے (واضح دلائل) ہیں جو (حقیقت کو) سمجھنا چاہتا ہے یا اُس شخص کے لئے (انعامات ہیں) جو شکر گزار (بندہ) بننا چاہتا ہے۔

اللہ کے نیک بندوں کی علامات

عاجزی و انکساری (اللہ) مہربان کے (حقیقی) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی و وقار سے چلتے پھرتے ہیں۔ اگر کبھی انہیں جاہلوں سے واسطہ پڑے تو انہیں سلام کہہ کر اپنی راہ لیتے ہیں۔

دوزخ سے بچنے کی فکر جو اپنے پروردگار کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ اُن کی (اکثر) یہ دعا ہوتی ہے: ہمارے پروردگار! ہمیں دوزخ کی سزا سے ضرور بچانا کیونکہ اس کی سزا جان نہیں چھوڑے گی۔ ویسے بھی، (دوزخ ہر لحاظ سے خواہ اس میں تھوڑی دیر) ٹھہرنا ہو یا (ہمیشہ) رہنا ہو بہت ہی بڑی جگہ ہے۔

اخراجات میں میانہ روی یہ لوگ خرچ اخراجات کرتے وقت بھی، نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ ہی کنجوسی بلکہ اس معاملہ میں میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔

اللہ کے سوا کسی کو حاکم و معبود نہیں سمجھتے یہ لوگ اللہ کے ساتھ کبھی کسی دوسرے حاکم و معبود سے دعائیں، التجائیں نہیں کرتے۔

قتل و غارت اور فحاشی بدمعاشی سے بچنے والے نہ ہی کسی ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں جس (کے قتل) سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما رکھا ہے اور نہ ہی کبھی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ جو بھی یہ کام کرتا ہے وہ اپنے جرم کی ضرور سزا پا کر رہے گا۔ قیامت کے دن اسے دوہری (Double) سزا دی جائیگی اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر ہمیشہ کے لئے دوزخ میں پڑا (جلتا) رہے گا۔ ہاں، جو لوگ (دنیا میں) اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو جائیں اور ایمان لا کر نیک اعمال کرنے لگیں تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل فرما دیں گے کیونکہ وہ تو بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔ یاد رکھو، جو شخص بھی توبہ تائب ہو کر نیک اعمال کرنے لگتا ہے، وہ واقعی اللہ کی (رحمت کی) طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

جھوٹی گواہی اور بے ہودہ مجالس سے لاتعلق نیز یہ (نیک) لوگ کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کبھی (اتفاقاً) ان کا بے ہودہ مجالس کے پاس سے گزر ہوتا ہے تو انتہائی شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

اللہ کی سننے ماننے والے جب انہیں ان کے پروردگار کی باتیں سنا سنا کر نصیحت کی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے بن کر نہیں رہتے (بلکہ پوری توجہ سے سن کر ان پر عمل کرتے ہیں)۔

گھر والوں کی بہتری و بھلائی کے لئے کوشاں وہ (اکثر و بیشتر یہ) دعا کرتے ہیں: ”ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائیں اور نیک کردار لوگوں کے لئے ہمیں (نیکی و بھلائی کا) نمونہ بنا دیں۔“ یہ لوگ

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ
ع ٦ ١٧ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَتَانِ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا
يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
ع ٥ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ
مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا
يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ

ہیں جنہیں (دین پر) اُن کے صبر و استقامت کی وجہ سے (جنت کے) بالا خانے عطا ہوں گے اور وہاں ان کا استقبال السلام علیکم اور مبارک بادی سے کیا جائے گا۔ وہ انہی بالا خانوں میں ہمیشہ (شاد باد) رہیں گے جو (عارضی) قیام اور (مستقل) رہائش کے لئے بہترین جگہ ہیں۔

کفار ومشرکین کو سزا کی دھمکی (اے پیغمبرؐ) آپ ان (کفار و مشرکین) کو بتا دیں کہ اگر تم میرے پروردگار کی بندگی اور (ان سے) دعائیں التجائیں نہیں کرتے تو انہیں تمہاری کوئی پروا نہیں۔ چونکہ الٹا تم (ان کی باتوں کو) جھٹلا چکے ہو، اس لئے اب جلد ہی تمہیں اس کی سزا مل کر رہے گی۔

باب:٢٦ (مکی) | شعرآ | آیات: ٢٢٧ رکوع:١١

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں

زبردستی منوانا مقصود نہیں طا، سین، میم۔ یہ صاف اور واضح کتاب (قرآن) کی باتیں ہیں (جو آپؐ کی طرف بھیجی جارہی ہیں) مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اسی غم میں جان دے دیں گے کہ لوگ (انہیں سن کر دھڑا دھڑ) ایمان نہیں لا رہے، حالانکہ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایک ایسی بڑی (ہولناک اپنی قدرت کی) نشانی نازل فرما دیں کہ اُس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں (جسے مانے بغیر ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہے، لیکن زبردستی منوانا مقصود نہیں)۔ اب ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے جو بھی (ان کی) بھلائی و نصیحت کی نئی بات آتی ہے اس سے یہ (ظالم) منہ پھیر لیتے ہیں۔ خیر، اب جبکہ یہ (سب کچھ) جھٹلا چکے ہیں تو انہیں جلد ہی ان باتوں کی حقیقت معلوم ہو جائیگی جن کا یہ مذاق اڑا رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ دیکھ نہیں رہے کہ ہم نے زمین میں ہر قسم کی کتنی عمدہ عمدہ چیزیں اگا رکھی ہیں۔ یقیناً اس میں (ہماری قدرت کی) بہت بڑی دلیل ہے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ اسے بھی نہیں مان رہے۔ بہر حال، آپؐ کے پروردگار (ان پر پوری طرح) غالب ہونے کے باوجود مہربان بھی ہیں (جو انہیں فوراً تباہ کرنے کی بجائے سمجھنے، سنبھلنے کا موقع دے رہے ہیں)۔

ہٹ دھرم قوموں کی ہلاکت و تباہی کے حالات و واقعات

قوم فرعون (اے پیغمبرؐ) یاد ہے جب آپؐ کے پروردگار نے موسیٰ کو (کوہ طور پر) بلا کر فرمایا تھا: ''فرعون کی ظالم قوم کے پاس جائیں۔.....کیا انہیں (ہماری سزا وغضب کا) کوئی ڈر نہیں؟'' موسیٰؑ نے عرض کیا: ''پروردگار! مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے (دیکھتے ہی) جھٹلا دیں گے۔ ویسے بھی میرا دم گھٹتا ہے اور میری زبان (اچھی طرح) نہیں چلتی۔ اس لئے آپ (میرے بھائی) ہارون کو بھی (میرے ساتھ) رسول بنا کر بھیج دیں۔ میرے ذمہ (قبطی کو مارنے کا) ان کا ایک جرم بھی ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے قتل ہی نہ کر دیں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ آپ دونوں ہماری (قدرت کی) نشانیاں لے کر جائیں۔ ہم بھی تمہارے ساتھ سب کچھ سن (دیکھ) رہے ہیں۔ بہر حال (بے دھڑک ہوکر) فرعون کے پاس جائیں اور اُسے بتائیں کہ ہم شہنشاہ کائنات کے سفیر ہیں (اور یہ پیغام و حکم لے کر آئے ہیں کہ) آپ

مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ
أَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ
مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيٓ
إِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ
أَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ
إِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ
إِلٰهًا غَيْرِيْ لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾
فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَإِذَا
هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهٗٓ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ أَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا
تَأْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

بنی اسرائیل کو (آزاد کر کے) ہمارے ساتھ روانہ کر دیں۔ یہ سن کر فرعون کہنے لگا: ''کیا ہم نے بچپن میں آپ کو نہیں پالا؟ کیا آپ نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں نہیں گزارے؟ پھر آپ نے (قتل کرنے والی) حرکت کی، جو آپ نے کرنا تھا، کر کے چلتے بنے۔ آپ تو انتہائی احسان فراموش (انسان) ہیں۔'' موسیٰ نے فرمایا: وہ (قتل کا) کام مجھ سے اس وقت سرزد ہوا جب مجھے (حقیقت کی) سمجھ نہ تھی۔ اسی لئے میں آپ لوگوں کے ڈر سے، آپ کے پاس سے بھاگ گیا۔ پھر میرے پروردگار نے مجھے سمجھ عطا فرمائی اور مجھے اپنے رسولوں میں شامل فرمالیا۔ رہا وہ (پرورش کا) احسان جو آپ جتا رہے ہیں (اس کی وجہ یہ تھی) کہ آپ نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔'' فرعون کہنے لگا: ''اچھا یہ رب العٰلمین کون ہے؟'' موسیٰ نے جواب دیا: ''آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے مالک وشہنشاہ۔ بشرطیکہ آپ لوگ (انہیں) مانیں۔'' فرعون اپنے گرد بیٹھے ہوئے درباریوں سے کہنے لگا: کیا آپ لوگ سن رہے ہیں (جو یہ صاحب فرما رہے ہیں)؟'' موسیٰ نے فرمایا: وہی (اللہ) آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے جو پہلے گزر چکے ہیں پروردگار اور شہنشاہ ہیں۔'' فرعون پھر اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر بولا: ''تمہارے یہ سفیر و رسول جو تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں (میرے خیال میں تو) بالکل ہی کوئی پاگل ہیں۔'' موسیٰ نے فرمایا: ''وہی (اللہ) مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے مالک وشہنشاہ ہیں۔ اگر آپ لوگوں میں کچھ عقل ہے (تو غور کریں)۔'' فرعون کہنے لگا: ''اگر آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو حاکم و معبود قرار دیا تو میں آپ کو قید کر دوں گا۔'' اس پر موسیٰ نے فرمایا: ''اگر میں آپ کے سامنے واضح دلیل پیش کر دوں تو پھر بھی؟'' فرعون (فوراً) بولا: ''اچھا' اگر آپ سچے ہیں تو وہ دلیل پیش کریں۔'' چنانچہ موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینک دی جو فوراً ہی بہت بڑا موٹا تازہ سانپ بن گئی۔ پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ (بغل سے) باہر نکالا تو وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا۔ فرعون اپنے گرد بیٹھے درباریوں سے کہنے لگا۔'' واقعی یہ شخص کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے جو اپنے جادو کے ذریعے آپ لوگوں کو ملک (و اقتدار) سے بے دخل کرنا چاہتا ہے۔ اس صورت حال میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ''(جناب!) آپ موسیٰ اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دیں اور شہروں میں اعلان کرنے والے روانہ فرمائیں

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾
وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ
أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ
إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٤٣﴾
فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ
الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾
فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ
مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ
لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ
أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾
قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا
رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ
أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ
حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا
لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ

جو تمام بڑے بڑے ماہر جادوگروں کو جناب کی خدمت میں لا حاضر کریں۔'' چنانچہ مقررہ تاریخ کے مقررہ وقت تک سب جادوگر اکٹھے کر لئے گئے اور (ملک میں عام) منادی بھی کر دی گئی کہ (مقابلہ دیکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ) لوگ لازماً (دارالخلافہ میں) حاضر ہوں تاکہ جادوگروں کے جیتنے کی صورت میں اُن کی تائید و اتباع کر سکیں۔ پھر جب جادوگر میدان میں آ گئے تو (مقابلہ سے پہلے) فرعون سے عرض کرنے لگے: ''اگر ہم جیت جائیں تو ہمیں کوئی انعام بھی ملے گا (یا نہیں)؟'' فرعون بولا: ہاں، ضرور، ضرور بلکہ تم میرے خاص ترین درباریوں میں شامل ہوگے۔'' (میدان مقابلہ سج جانے پر) موسیٰ نے جادوگروں سے کہہ دیا: ''جو کچھ آپ لوگوں نے ڈالنا ہے وہ (پہلے) ڈالیں۔'' چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور فرعون زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے کہنے لگے: ''یقیناً (آج) ہم ہی جیتیں گے۔'' اتنے میں موسیٰ نے بھی اپنی لاٹھی پھینک دی جو فوراً (سانپ بن کر) اُن کے جھوٹے کرتبوں کو نگل گئی۔ یہ منظر دیکھ کر سارے جادوگر یہ کہتے ہوئے بے اختیار سجدے میں گر پڑے کہ ہم شہنشاہ کائنات کو جو موسیٰ اور ہارون کے بھی شہنشاہ ہیں، مانتے ہیں .... فرعون (گھبرا کر) بولا: ''اچھا' میری اجازت کے بغیر ہی تم انہیں مان گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ (موسیٰ) تمہارا اُستاد ہے، جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔ بہر حال تمہیں جلد ہی (میرے خلاف سازش کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے مخالف سمتوں سے ہاتھ پاؤں کٹوا کر تم سب کو پھانسی چڑھاؤں گا۔'' جادوگر کہنے لگے: کوئی پروا نہیں، ہم اپنے پروردگار کے پاس واپس چلے جائیں گے۔ ہم تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ ہمارے پروردگار ہماری غلطیاں، قصور معاف فرمائیں کیونکہ ہم سب سے پہلے (حقیقت کو) مان چکے ہیں۔

بنی اسرائیل کی آزادی اس کے بعد ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ ہمارے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر (مصر سے) نکل جائیں کیونکہ (فرعونی دشمن) آپ لوگوں کا پیچھا کریں گے۔ اُدھر فرعون نے (فوجیں اکٹھی کرنے کے لئے) خفیہ اطلاعات پہنچانے والے شہروں میں (یہ اطلاع دے کر) بھیج دیئے کہ یہ (بنی اسرائیل) چھوٹا سا ٹولہ ہے جس نے (ہمارے خلاف بغاوت کر کے) ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے اور ہم سب ان (کی وجہ سے) خطرے میں ہیں (اس خطرے کا دُور کرنا بے حد ضروری ہے)۔ اس طرح ہم نے انہیں باغوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ
اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ
الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ
تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَ
اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ

چشموں، خزانوں اور عمدہ رہائش گاہوں سے نکال باہر کیا۔ ایسا کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو ان (چیزوں) کا مالک و وارث بنا دیا۔ (چنانچہ فرعونی تیزی سے مارچ کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو پکڑنے، مارنے کے لئے نکلے اور) انہیں (صبح کے وقت) سورج نکلتے ہی پیچھے سے جا لیا۔ پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو (آگے پیچھے) دیکھا تو موسیٰؑ کے ساتھی (گبھرا کر ایک دوسرے سے) کہنے لگے: ''ہم تو پکڑے گئے۔'' موسیٰؑ نے فرمایا: ''ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ میرے پروردگار میرے ساتھ ہیں وہ ضرور (اس سلسلے میں) میری رہنمائی فرمائیں گے۔'' چنانچہ ہم نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ آپ اپنی لاٹھی دریا (کے پانی) پر ماریں۔ لاٹھی مارتے ہی دریا پھٹ گیا اور اس کا ہر حصہ پہاڑ کی طرح (ساکن) ہوگیا (اور درمیان میں کھلے راستے بن گئے) اتنے میں ہم دوسرے (فرعونی) گروہ کو قریب لے آئے۔ پھر موسیٰؑ اور اُن کے تمام ساتھیوں کو تو ہم نے (ڈوبنے سے) بچا لیا لیکن دوسروں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اس واقعہ میں (اللہ کی قدرت وحکمت کی) بہت بڑی دلیل ونشانی ہے لیکن اکثر لوگ پھر بھی نہیں مان رہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار سب پر غالب (مگر اس کے ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو مجرموں کو سنبھلنے کے لئے مہلت دیتے ہیں)۔

قوم ابراہیمؑ انہیں ابراہیم کا قصہ بھی سنائیں جب انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم سے پوچھا تھا کہ (یہ) تم لوگ کس کی اطاعت و بندگی کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تھا: ''ہم بتوں کی اطاعت و بندگی کرتے ہیں اور ہم تو انہی کے گرویدہ ومجاور ہیں۔'' ابراہیمؑ نے پوچھا: ''جب تم ان سے دعائیں التجائیں کرتے ہو تو کیا وہ تمہاری (یہ دعائیں، التجائیں) سنتے بھی ہیں؟ یا تمہیں کوئی فائدہ بھی پہنچا سکتے ہیں؟ یا (اگر تم ان کی اطاعت و بندگی نہ کرو) تو تمہیں کوئی نقصان بھی دے سکتے ہیں؟'' وہ کہنے لگے (یہ تو ہمیں معلوم نہیں) مگر ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔'' ابراہیم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جن کی تم اطاعت و بندگی کر رہے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا کرتے آرہے ہیں، وہ تو یقیناً میرے دشمن ہیں (جو ہمیں دوزخ میں لے جائیں گے) البتہ کائنات کے پروردگار وشہنشاہ (اللہ میرے دشمن نہیں ہیں، میرے دوست اور سرپرست ہیں) جنہوں نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ وہی (ہر معاملے میں) میری رہنمائی فرماتے ہیں۔ وہی مجھے کھلاتے، پلاتے ہیں، جب میں (اپنی بے احتیاطی سے) بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتے ہیں۔ وہی مجھے (ایک روز) موت دیں گے پھر (قیامت کے روز دوبارہ) مجھے زندہ فرمائیں گے۔ انہی سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری غلطیاں، خطائیں معاف فرمائیں گے۔ اے پروردگار! (میری التجا ہے کہ) آپ مجھے دین کی پوری سمجھ عطا فرماتے ہوئے

حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٣﴾ وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی
الْاٰخِرِیْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿٨٥﴾ وَ اغْفِرْ لِاَبِیْٓ
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٨٦﴾ وَ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ یَوْمَ لَا
یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿٩٠﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿٩١﴾ وَ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا
كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾
فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا
وَ هُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ
نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٨﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا
مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿١٠٠﴾ وَ لَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٣﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿١٠٤﴾ ع كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۣ ع
الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّیْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ
اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿١١٠﴾
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا

نیک کردار لوگوں میں شامل فرمائیں اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر باقی رکھیں نیز نعمتوں بھرے باغات کے جو مالک و وارث ہیں مجھے بھی ان میں شامل فرمائیں۔ میرے والد کو بھی معاف فرما دیں، یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہیں۔ (پروردگار!) جس دن لوگ (محاسبے کے لئے) دوبارہ زندہ ہوں، اس دن مجھے ذلیل و رسوا نہ فرمائیں کیونکہ اس دن نہ تو مال و دولت اور نہ ہی اولاد بیٹے کسی کے کچھ کام آئیں گے مگر جو شخص فرمانبردار دل لے کر حاضر ہوگا (وہی کامیاب ہوگا) جنت (اس روز) اللہ کے فرمانبرداروں کے قریب آجائے گی اور دوزخ نافرمانوں کے سامنے کر دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائیگا کہ اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت و بندگی کرتے تھے وہ (اب) کہاں ہیں؟ کیا وہ تمہاری کوئی مدد کر سکتے ہیں یا (ہم سے تمہارا) کوئی بدلہ و انتقام لے سکتے ہیں؟ پھر وہ (جھوٹے معبود)، گمراہ لوگ اور شیطان کے سارے لشکر اوندھے منہ (جہنم میں) گرا دیئے جائیں گے۔ (گمراہ لوگ اپنے جھوٹے معبودوں سے) وہاں جھگڑتے ہوئے کہیں گے: ”اللہ کی قسم! واقعی ہم (دنیا میں) صریح گمراہ تھے جب ہم تمہیں شہنشاہ کائنات کے برابر سمجھتے (ہوئے تمہاری اطاعت و بندگی کیا کرتے) تھے۔ ہمیں تو (تمہارے ایجنٹ جعلی پیروں، غلط حکمرانوں اور علمائے سوء) بدمعاشوں نے گمراہ کیا۔ ہائے افسوس! اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں (جو ہمیں یہاں سے چھڑائے) نہ ہی ہمارا کوئی مخلص دوست ہے (جو ہمارا دکھ درد بٹائے)۔ کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر (دنیا میں) واپس جانے کا موقع مل جائے تو ہم سچے پکے مسلمان بن جائیں۔“ یقیناً اس (ابراہیمی) قصے میں (لوگوں کے لئے) بہت بڑا سبق ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ پھر بھی نہیں مانیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار و شہنشاہ سب پر غالب (مگر ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو فوری سزا دینے کی بجائے سنبھلنے کے لئے مہلت و موقع دیتے ہیں)۔

قومِ نوحؑ نوحؑ کی قوم نے (بھی) ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا، جب ان کے (برادری) بھائی نوحؑ نے ان سے فرمایا: کیا تم لوگ (اللہ کی نافرمانی کے برے انجام سے) نہیں ڈرتے؟ میں (ان کی طرف سے) تمہارے لئے قابل اعتماد پیغمبر ہوں۔ اس لئے اُن کی نافرمانی سے بچنے کے لئے میری اطاعت اختیار کرو۔ میں تم لوگوں سے اس (پیغام پہنچانے) پر کوئی اجر و معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ مجھے اجر و معاوضہ (اللہ) شہنشاہ کائنات ہی عطا فرمائیں گے۔ لہٰذا تم ان کی نافرمانی سے بچنے کے لئے میری اطاعت قبول کرو۔ وہ بولے: کیا ہم آپ کی باتیں مان لیں حالانکہ (پیشے کے لحاظ سے) گھٹیا درجے کے لوگ صرف (کسی لالچ میں آکر) آپ کی پیروی کر رہے ہیں؟ نوحؑ نے فرمایا: مجھے ان کے پیشہ (و نیت) سے کیا تعلق؟

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ
مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ
لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِىْ
كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِىْ وَمَنْ مَّعِىَ مِنَ النصف
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ع ٨ ١٠
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّىْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ
اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا
الَّذِىْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ
عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِىْ

ان کا حساب میرے پروردگار لیں گے۔ کاش! تمہیں (حقیقت) سمجھ آجائے۔ باقی میرا یہ کام نہیں کہ جو لوگ ایمان لا رہے ہیں انہیں دھکے دے کر (جیسا کہ تم چاہتے ہو) اپنے سے دور ہٹا دوں کیونکہ میں تو صرف (آخرت کے برے انجام سے) واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں (جس سے میری اطاعت کرکے ہی بچا جاسکتا ہے)وہ کہنے لگے:اے نوح! اگر آپ (اپنی ان باتوں سے) باز نہ آئے تو پتھر مار مار کر آپ کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ نوحؑ نے (ہم سے) التجا کی: پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا اس لئے میرے اور ان کے درمیان آپ ہی دوٹوک فیصلہ فرمائیں لیکن مجھے اور میرے ساتھی مسلمانوں کو(اپنی سزا سے) محفوظ رکھیں۔ چنانچہ ہم نے نوحؑ اور اُن کے ساتھیوں کو (جانوروں اور سامان سے) بھری ہوئی کشتی میں (سوار کرکے) بچا لیا اور بعد میں باقی (سب) لوگوں کو (سیلاب میں) غرق کر دیا۔ یقیناً اس واقعہ میں (ہماری قدرت کی) بہت بڑی نشانی ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ اِسے بھی نہیں مانیں گے۔ بہر حال آپ کے پروردگار بڑی قوت والے ہیں (لیکن ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو ظالموں کو فوری سزا دینے کی بجائے انہیں سنبھلنے کا موقع دیتے ہیں)۔

قومِ عاد (قوم) عاد نے بھی ہمارے رسولوں کو جھٹلا دیا جبکہ ان کے (برادری) بھائی ہودؑ نے انہیں فرمایا: کیا تم لوگ (اللہ کی نافرمانی کے برے نتائج سے) نہیں ڈرتے؟ میں تمہارے پاس (اُن کے) قابل اعتماد پیغمبر کی حیثیت سے آیا ہوں اس لئے اللہ (کی سزا) سے ڈرتے ہوئے میری اطاعت بجا لاؤ۔ میں اس (پیغام رسانی کے سلسلے) میں تم سے کوئی اجرت و معاوضہ طلب نہیں کرتا۔ مجھے تو اجرت و معاوضہ شہنشاہ کائنات دیں گے (جنہوں نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے)۔ یہ عجیب بات ہے کہ تم لوگ ہر اونچی جگہ پر فضول یادگار تعمیر کر رہے ہو اور ایسی بڑی بڑی رہائشی عمارتیں بناتے ہو گویا تم نے ہمیشہ (انہی میں) رہنا ہے نیز جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو بڑی بے رحمی سے ہاتھ ڈالتے ہو(ایسا نہ کیا کرو) بلکہ اللہ سے ڈرو جو میں کہتا ہوں وہ مانو۔ اس ذات سے ڈرو جنہوں نے تمہیں خوب نعمتیں سہولتیں عطا فرمائی ہیں۔...... تمہیں مال مویشیوں (اولاد) بیٹوں، باغات اور چشموں سے نواز رکھا ہے، اس کے برعکس (تمہاری بد کرداری دیکھ دیکھ کر) مجھے تمہارے متعلق (اللہ کی طرف سے) کسی روز سخت سزا کا خوف آتا ہے۔ وہ کہنے لگے:" آپ ہمیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں۔ ہم پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ یہ تو محض (آپ کی) پرانے لوگوں کی سی ایک عادت ہے (جو آپ پوری کر رہے ہیں۔ جائیں اپنا کام کریں) ہمیں کبھی کوئی سزا نہیں ہوسکتی۔ اس طرح (جب) عادیوں نے ہودؑ کو جھٹلا دیا، تو ہم نے (تیز ہوا کے ذریعے) انہیں ہلاک کرڈالا۔ یقیناً

ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ ٧ ع ١٨ ١١
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَ
مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾
اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ
وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ
الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا
فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ
مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ ٨ ع ١٩ ١٢
قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

اس واقعہ میں (ہماری قدرت کی) بہت بڑی نشانی ہے، مگر اکثر لوگ پھر بھی ماننے والے نہیں۔ بہر حال آپ کے پروردگار بہت ہی قوت والے (لیکن ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو نافرمانوں کو فوراً سزا دینے کی بجائے سنبھلنے کا موقع دیتے ہیں)۔

قوم ثمود (اس طرح قوم) ثمود نے (بھی ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلا دیا جبکہ ان کے (برادری) بھائی صالحؑ نے ان سے فرمایا: '' کیا تم (اللہ کی نافرمانی کے برے انجام سے) نہیں ڈرتے؟ میں (ان کی طرف سے) تمہارے لئے قابل اعتماد پیغمبر ہوں۔ لہٰذا اُن کی نافرمانی سے بچنے کے لئے میری اطاعت کرو۔ میں اس (پیغام رسانی) پر تم سے کوئی اجرت و معاوضہ طلب نہیں کرتا (بلکہ) مجھے اجرت و معاوضہ تو شہنشاہ کائنات ہی دیں گے (جنہوں نے مجھے اس کام پر مامور فرمایا ہے)۔ کیا (تمہارا یہ خیال ہے کہ) تم یونہی (آزادی و) بے فکری سے ان (دنیاوی) باغوں، چشموں، فصلوں اور کھجوروں کے بوجھ سے جھکے ہوئے خوشوں کے درمیان گھومتے پھرتے رہو گے؟ اور اسی مستی میں پہاڑوں کو تراش تراش کر (اپنے) گھر بناتے رہو گے؟ (ایسا نہ کرو) بلکہ اللہ (کے عذاب) سے ڈر کر میری اطاعت اختیار کرو اور ان بے لگام لوگوں کی بات نہ مانو جو دنیا میں غنڈہ گردی کرتے ہیں اور لوگوں (کے کردار و اخلاق) کی کوئی اصلاح نہیں کرتے۔'' وہ کہنے لگے۔'' (ہمارے خیال میں تو) جادو کے ذریعے آپ کی عقل ماری گئی ہے۔ ورنہ آپ ہمارے جیسے انسان ہی تو ہیں۔ اگر واقعی آپ (اللہ کے) سچے (رسول) ہیں تو لائیں کوئی نشانی؟'' صالحؑ نے فرمایا: لو، یہ اونٹنی (میرے اللہ کا رسول ہونے کی نشانی) ہے۔ (ایک دن) اس کے پانی پینے کی اور ایک دن تمہارے (جانوروں کے) پینے کی باری مقرر ہے۔ لیکن اِسے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ کسی روز تمہیں سخت عذاب دبوچ لے گا۔ اس تنبیہ (Warning) کے باوجود انہوں نے اس کی پچھلی ٹانگیں کاٹ ڈالیں، پھر (عذاب کے آثار دیکھتے ہی) بہت پچھتائے (مگر اب پچھتانا بے سود تھا) کیونکہ سخت (زلزلے اور خوفناک چیخ کے) عذاب نے انہیں آلیا (اور یہ ظالم صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے)۔ اس واقعہ میں (بھی اللہ کی قدرت کی) بہت بڑی نشانی ہے، مگر اکثر لوگ پھر بھی نہیں مانیں گے۔ بہر حال آپؐ کے پروردگار بہت ہی طاقتور (لیکن ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو مجرموں کو فوری سزا دینے کی بجائے سمجھنے، سنبھلنے کے لئے مہلت دیتے ہیں)۔

قوم لوط (اسی طرح) قوم لوطؑ نے (بھی ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا جبکہ ان سے اُن کے (انسانی) بھائی لوطؑ نے فرمایا: کیا تم (اللہ کی نافرمانی کے برے انجام سے) نہیں ڈرتے؟ حالانکہ میں تمہارے لئے (اُن کا) معتبر پیغمبر (تمہارے درمیان موجود) ہوں۔ لہٰذا اللہ (کے عذاب) سے ڈرو اور (اس سے بچنے کے لئے) میری اطاعت اختیار کرلو۔ میں اس (پیغام رسانی) پر تم سے کوئی اجر، معاوضہ طلب نہیں کرتا، میرا اجر و معاضہ شہنشاہ کائنات کے ذمے ہے۔ (کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کے لئے) تمام دنیا میں تم ہی ایسے لوگ ہو جو مردوں (لونڈوں) پر چڑھ دوڑتے ہو

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾
فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا
الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ
لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾
قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ
نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

اور تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے جو بیویاں پیدا فرمائی ہیں ان کی پروا ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اس بارے میں تو تم حد انسانیت سے ہی نکل چکے ہو۔'' وہ کہنے لگے: ''اے لوط! اگر آپ ان باتوں سے باز نہ آئے تو ہم لازماً آپ کو (اپنی بستی سے) نکال دیں گے۔'' انہوں نے فرمایا: (میں تمہیں کیوں منع نہ کروں؟) میں تو تمہارے اس فعل (بد) سے سخت بے زار ہوں (ساتھ ہی انہوں نے دعا کی) اے پروردگار، مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کی بد کرداری سے نجات عطا فرمائیں!'' چنانچہ ہم نے انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو بچا لیا۔ صرف ان کی بوڑھی بیوی (بد کرداروں کے ساتھ) پیچھے رہ گئی۔ پھر ہم نے دوسرے (سب بد کردار) لوگوں کو ہلاک کر ڈالا...... انہیں ہلاک کرنے کے لئے ان پر (پتھروں کی) ایسی بارش برسائی جو بہت ہی بری بارش تھی جو ان لوگوں پر کی گئی جنہیں (ہمارے عذاب سے بار بار) ڈرایا گیا تھا (مگر ڈرے نہیں تھے)۔ یقیناً یہ واقعہ بھی (ہماری قدرت کی) بہت بڑی دلیل ہے، مگر اکثر لوگ پھر بھی نہیں مانیں گے۔ بہر حال، آپ کے پروردگار ہی اصل میں سب پر غالب (اور ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو بد کرداروں کو فوری ختم کرنے کی بجائے سنبھلنے کی مہلت دیتے ہیں)۔

قوم شعیب (مدین کی قریبی اضافی بستی) ایکہ (جنگل) والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلا دیا جبکہ ان سے (ہمارے پیغمبر) شعیبؑ نے فرمایا: کیا تم (اللہ کی نافرمانی کے برے انجام) سے نہیں ڈرتے؟ میں تمہارے پاس ان کا قابل اعتماد پیغمبر (موجود) ہوں۔ اس لئے ان کی نافرمانی سے بچنے کے لئے میری اطاعت اختیار کرو میں اس (پیغام رسانی) پر تم سے کوئی اجرت، معاوضہ نہیں مانگتا۔ مجھے اجرت، معاوضہ شہنشاہ کائنات عطا فرمائیں گے۔ (لوگوں کو کوئی چیز ماپ کر دینا ہو تو) پوری پوری ماپ کر دیا کرو اور کسی طرح بھی (انہیں) نقصان نہ پہنچاؤ۔ اس طرح (جب کوئی چیز تولو تو) صحیح سیدھی ترازو سے تولا کرو اور لوگوں کی (خریدی ہوئی) چیزیں (ڈنڈی مار کر) کم نہ دیا کرو اور نہ ہی (رہزنی اور ڈاکہ زنی کر کے) دنیا میں غندہ گردی کرتے پھرو نیز اس ذات کی (ہر طرح کی) نافرمانی سے بچ جاؤ جنہوں نے تمہیں اور تم سے پہلی نسلوں کو پیدا فرمایا ہے۔'' وہ کہنے لگے: (ہمارے خیال میں تو) یقیناً جادو کے زیر اثر آپ کی مت ماری گئی ہے، ورنہ آپ ہماری طرح کے انسان ہی تو ہیں۔ بہر حال (جو کچھ بھی ہے) ہم تو آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اگر آپ واقعی سچے ہیں تو (جائیں ہم نہیں مانتے) ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا دے ماریں۔'' انہوں نے فرمایا: ''میرے پروردگار خوب جانتے ہیں جو کچھ بھی تم (کہہ اور) کر رہے ہیں۔ (اس کی سزا و جزا وہی دیں گے)۔ چونکہ انہوں نے شعیبؑ کو جھٹلا دیا تھا اس لئے سائبان (کی طرح گہرے بادل) والے دن کے عذاب نے انہیں آلیا...... واقعی وہ اس دن کا بڑا ہی خوفناک عذاب تھا (کہ بادل سے پانی کی بجائے آگ برسی اور وہ جل کر راکھ ہوگئے۔)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ ع ١٤
الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً
أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ
الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ
فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾
فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم
مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا
مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا
تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ
عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ
مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي

یقیناً اس واقعہ میں (بھی ہماری قدرت کی) بہت بڑی نشانی ہے، مگر اکثر لوگ پھر بھی نہیں مانیں گے۔ بہر حال، آپ کے پروردگار زبردست قوتوں والے (مگر ساتھ ہی) بے حد مہربان ہیں (جو نافرمانوں کو فوراً نہیں پکڑتے بلکہ سنبھلنے کے لئے مہلت دیتے ہیں)۔

قرآن، جبریلؑ کے ذریعے، اللہ کا پیغام (اے پیغمبرؐ!) خوب یاد رکھیں کہ یہ (قرآن) شہنشاہ کائنات نے صاف اور واضح عربی زبان میں جبریلؑ کے ذریعے آپ کے دل پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ (دنیا بھر کے لوگوں کو ان کی نافرمانی کے بڑے انجام سے) خبردار کر دیں۔ یقیناً اس کی پیش گوئی (اور اس کے مضامین) پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی (موجود) ہیں۔ کیا ان لوگوں کے لئے یہ دلیل کافی نہیں کہ کئی علمائے بنی اسرائیل اس (کی صداقت) کو جانتے ہیں؟ اگر ہم اسے کسی غیر عربی شخص پر نازل فرما دیتے اور وہ انہیں پڑھ پڑھ کر سناتا تو انہوں نے پھر بھی اسے نہیں ماننا تھا کیونکہ اس کا انکار (ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے) ہماری طرف سے ان کے دلوں میں رچ بس چکا ہے۔ یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر اسے نہیں مانیں گے جو انہیں اچانک ہی بے خبری میں دبوچ لے گا۔ اس وقت یہ (چیخ چیخ کر) کہیں گے: ''کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے؟'' لیکن حیرت ہے کہ اب یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں! کیا آپ نے کبھی غور نہیں کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک عیش و مزے کرنے کا موقع بھی دے دیں، پھر وہی عذاب آجائے، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو وہ (کئی سال کے) عیش و مزے ان کے کس کام آئیں گے؟ یاد رکھو، ہم کبھی کسی بستی کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتے جب تک وہاں کوئی (حقیقت حال سے) خبردار کرنے والا نہ بھیج دیں، ہم کوئی ظالم تو نہیں ہیں۔ اس قرآن کو (جیسا کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں آپؐ کے پاس) شیطان لے کر نہیں آئے۔ اور نہ ہی یہ اُن کے کرنے کا کام ہے اور نہ ہی وہ (یہ کام) کر سکتے ہیں بلکہ وہ تو اس کے سننے سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں۔

مسلمانوں سے نرمی و شفقت اس لئے (اے پیغمبرؐ!) آپ کبھی بھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے حاکم و معبود سے دعائیں، التجائیں نہ کریں، ورنہ آپ بھی (مشرکوں کی طرح) سزا پائیں گے۔ نیز اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ کی نافرمانی کے بڑے انجام سے) ڈراتے رہیں اور مسلمانوں میں سے جو جو آپؐ کی پیروی کر رہے ہیں ان کے ساتھ (ہمیشہ نرمی و) انکساری سے پیش آئیں، لیکن اگر وہ آپؐ کی نافرمانی کریں تو انہیں (صاف صاف) بتا دیں کہ میں تمہارے (برے) اعمال و کردار سے لاتعلق ہوں۔ ہر حال میں اُس غالب و مہربان ذات پر بھروسہ رکھیں جو

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ
اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١٥

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ
حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾
فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ
اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾

آپ کو (ہر وقت) دیکھتے رہتے ہیں (خصوصاً) جب آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں یا سجدہ کرنے والوں کے درمیان گھومتے پھرتے ہیں.......... یہ حقیقت ہے کہ وہی سب کچھ سننے، سب کچھ جاننے والے ہیں۔ (ان لوگوں سے کہیں) کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اُترتے ہیں؟ وہ اُن تمام جھوٹے بدکردار لوگوں پر اترتے ہیں جو سنی سنائی باتیں آگے پہنچاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹ ہی بکتے ہیں۔

شاعر اور شاعری کی حیثیت رہے شاعر لوگ تو (وہ خود گمراہ ہوتے ہیں اور) ان کی پیروی (بھی) گمراہ لوگ (ہی) کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ یہ (شاعر زندگی کے) ہر (موضوع و) میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں اور یہ جو کچھ کہتے ہیں، وہ کرتے نہیں۔ مگر جو (شاعر) ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں (ویسے بھی اور اور اپنی شعر و شاعری میں بھی) اللہ کو خوب یاد کرتے ہیں۔ ظلم ہونے پر (ظالموں سے اشعار اور ہتھیاروں کے ذریعے) انتقام لیتے ہیں (وہ گمراہ نہیں ہیں)۔ نیز (مسلمانوں پر) ظلم کرنے والوں کو جلد ہی معلوم ہوجائے گا کہ وہ کس (بڑے) انجام سے دو چار ہوتے ہیں۔

باب:۲۷ (مکی) نمل: چیونٹی آیات: ۹۳ رکوع: ۷

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

آخرت سے غافل لوگ- عقل کے اندھے طا، سین۔ یہ واضح کتاب قرآن (کریم) کی باتیں ہیں جو اُن مسلمانوں کے لئے رہنمائی اور خوش خبری (کا باعث) ہیں جو باقاعدگی سے نماز پڑھتے، زکوۃ ادا کرتے اور آخرت (کے محاسبہ) پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ آخرت کو (عملاً) نہیں مان رہے، ہم (بھی) ان کے (برے) اعمال انہیں اچھے اچھے کر کے دکھاتے ہیں۔ اسی لئے وہ (اپنے دنیاوی مفاد میں) اندھے ہوئے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے سخت ترین سزا (تیار) ہے اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ (اے پیغمبر!) یقین رکھیں کہ واقعی یہ قرآن آپ کو (اپنے بندوں کی بھلائی و مصلحتیں) سمجھنے والے، (اور ان کی سب ضروریات) جاننے والے (اللہ) کی طرف سے عطا فرمایا جارہا ہے۔

حقیقت کے منکر فرعونیوں کا برا انجام (انہیں بتائیں، مدین سے واپسی پر سردیوں کی اندھیری رات میں راستہ بھولنے پر کوہ طور کے پاس) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: (آپ ذرا یہاں ٹھہریں) مجھے آگ نظر آئی ہے میں جلد ہی وہاں سے آپ کے لئے (صحیح راستے کی) خبر یا (ہوسکا تو) سلگتا ہوا انگارا آپ کے تاپنے کے لئے لاتا ہوں چنانچہ جب موسیٰ وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ آگ کے اندر اور اس کے گردونواح کا علاقہ شہنشاہ کائنات کی مہربانی و قدرت سے (پاک صاف اور) باعث برکت ہے۔ اے موسیٰ! واقعی میں اللہ زبردست حکمتوں والی ذات (آپ سے مخاطب) ہوں، (آپ حیران و پریشان نہ ہوں)

وَاَلۡقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدۡبِرًا وَّلَمۡ يُعَقِّبۡ ؕ
يٰمُوۡسٰى لَا تَخَفۡ ۖ اِنِّىۡ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿١٠﴾ اِلَّا مَنۡ ظَلَمَ
ثُمَّ بَدَّلَ حُسۡنًاۢ بَعۡدَ سُوۡٓءٍ فَاِنِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١١﴾ وَاَدۡخِلۡ يَدَكَ
فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ فِىۡ تِسۡعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ
وَقَوۡمِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰيٰتُنَا مُبۡصِرَةً
قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا
ع ٢ وَّعُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا
دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ فَضَّلَنَا عَلٰى
كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيۡمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّيۡرِ وَاُوۡتِيۡنَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِيۡنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيۡمٰنَ جُنُوۡدُهٗ مِنَ الۡجِنِّ
وَالۡاِنۡسِ وَالطَّيۡرِ فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰى وَادِ النَّمۡلِ ۙ
قَالَتۡ نَمۡلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰكِنَكُمۡ ۚ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمٰنُ
وَجُنُوۡدُهٗ ۙ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنۡ قَوۡلِهَا وَقَالَ
رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ
وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ وَاَدۡخِلۡنِىۡ بِرَحۡمَتِكَ فِىۡ عِبَادِكَ

بلکہ اپنی لاٹھی (نیچے پھینک دیں۔ (لیکن لاٹھی پھینکنے پر) موسیٰ نے دیکھا کہ وہ تو سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے چنانچہ وہ پیٹھ پھیر کر ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (حکم ہوا) موسیٰ! آپ ڈریں نہیں۔ میرے پاس (آکر) پیغمبر ڈرانہیں کرتے۔ ہاں (وہ ڈرتا ہے) جس نے کوئی غلطی، گناہ کیا ہو (لیکن اگر وہ بھی اپنے) برے کردار کو (نیکی میں) بدل لے تو یقیناً میں (اُسے بھی) بے حد معاف فرمانے والا، مہربان ہوں۔ اپنا ہاتھ بغل میں لے جائیں (تو یہ) بغیر کسی (بیماری و) تکلیف کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ (ہماری قدرت کی) نو میں سے (دو) نشانیاں ہیں جو (آپ کو) فرعون اور اس کی قوم (کو سمجھانے) کے لئے ہم دے رہے ہیں کیونکہ وہ انتہائی (بدکردار اور) نافرمان لوگ ہیں۔ لیکن جب ہماری اتنی واضح نشانیاں ان (فرعونیوں) کے پاس پہنچیں، تو وہ کہنے لگے (ہم نہیں مانتے) یہ تو صریح جادو ہے۔ اس طرح انہوں نے زیادتی وتکبر سے ان کا انکار کر دیا حالانکہ اپنے دلوں میں (ان کی صداقت کے) قائل ہو چکے تھے۔ پھر دیکھ لیں، ان غنڈے بدمعاشوں کا کیا انجام ہوا۔

حقیقت قبول کرنے والوں پر اللہ کے احسانات وانعامات

حکومت و اقتدار عطا کرنا اور جانوروں کی بولیاں سکھانا ان (فرعونیوں) کے برعکس ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو (حقیقت کا) علم عطا فرمایا تو وہ (خوش ہو کر) کہنے لگے: اللہ کا شکر ہے جنہوں نے ہمیں اپنے بہت سے مسلمان بندوں پر فضیلت بخشی۔ داؤدؑ کے بعد سلیمان ان کے جانشین ہوئے تو (اظہار نعمت کے طور پر) فرمانے لگے: ''لوگو! مجھے جانوروں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور (حکومت کے لئے) ہر قسم کے وسائل عطا فرمائے گئے ہیں۔ یقیناً (یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر) بہت ہی بڑا فضل واحسان ہے (ورنہ میرا اس میں کوئی ذاتی حق واستحقاق نہیں)۔ ایک مرتبہ سلیمانؑ کے تمام (بحری، بری اور فضائی) لشکر جن میں جن، انسان اور پرندے شامل تھے جو (پلٹنوں اور رجمنٹوں کی صورت میں) انتہائی منظم اور مرتب تھے (جہادی مشقوں کے لئے) نکل کھڑے ہوئے۔ جب چلتے چلتے چیونٹیوں کی وادی (و آبادی) میں پہنچے تو ایک چیونٹی (انہیں دیکھ کر دوسری چیونٹیوں سے) کہنے لگی: ''اری چیونٹیو! (جلدی جلدی) اپنی اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کے لشکر جو (تیزی سے مارچ کر رہے ہیں) تمہیں بے خبری میں کچل ڈالیں۔'' اس کی (یہ) بات سن کر سلیمان مسکراتے ہوئے (کھل کھلا کر) ہنس پڑے اور دعا کرنے لگے: ''پروردگار! مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں (ہمیشہ) آپ کے احسانات کا جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے ہیں شکر ادا کرتا رہوں اور ایسے ایسے نیک اعمال کروں جو آپ کو پسند ہوں۔ نیز آپ مجھے اپنی (خاص) مہربانی سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائیں!''

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ
مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ
وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ
مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ
اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ
اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ
اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ
اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ اِنَّ
الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ

ہدہد کی کاروائی اور رپورٹ آگے جا کر انہوں نے (اپنے) پرندوں (کی فوج) کا جائزہ و حاضری لی تو فرمانے لگے: کیا بات ہے مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا؟ یا ویسے ہی وہ غیر حاضر ہے؟ میں (اس غیر حاضری کی) اُسے لازماً سخت سزا دوں گا۔ ممکن ہے اُسے ذبح ہی کر ڈالوں۔ ورنہ اُسے میرے سامنے (اپنی عدم موجودگی کا) معقول عذر پیش کرنا ہوگا۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ہدہد (سلیمانؑ کے پاس) حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''(جناب!) میں وہ معلومات لایا ہوں جو (پوری تفصیل کے ساتھ) آپ کو معلوم نہیں۔ میں آپ کے پاس (ملک) سبا کی صحیح رپورٹ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت (بلقیس) ان کی حکمران ہے جسے (حکومت چلانے کے) تمام ضروری اسباب و وسائل میسر ہیں خصوصاً اس کا تخت (جس پر بیٹھتی ہے) بڑا ہی عالی شان ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ (حکمران عورت) اور اس کی تمام رعایا اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدے کرتے ہیں اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال کی خوبصورتی دکھا کر صحیح راستے سے روک رکھا ہے۔ اس لئے انہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیوں نہ اللہ کو سجدے کریں جو آسمانوں و زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر فرماتے ہیں اور خفیہ و اعلانیہ سب (حرکات و سکنات) سے واقف ہیں۔ (ہائے!) اللہ جن کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں، جو عرش بریں پر جلوہ افروز ہیں (انہیں یہ لوگ کیوں نہیں مانتے!)۔

سلیمانؑ کا ملکہ سبا کے نام خط اور اس کا ردعمل (یہ ساری رپورٹ سن کر) سلیمان نے فرمایا ''(اچھا) ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ میرا خط انہیں پہنچاؤ، پھر ذرا ہٹ کر دیکھو، وہ اس کا کیا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ (خط پہنچا تو اپنے وزراء و حکام کا ہنگامی اجلاس بلا کر) ملکہ (ان سے) کہنے لگی: اے اہل دربار! مجھے سلیمانؑ کی طرف سے (لکھا ہوا) ایک نہایت ہی اہم خط جو اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع ہو رہا ہے موصول ہوا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو بلکہ مطیع و فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔ (خط سنا کر) ملکہ بولی: ''اے اہل دربار! آپ مجھے میرے اس (اہم ترین) معاملے میں مشورہ دیں (کہ کیا کرنا چاہیے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ) میں آپ لوگوں سے مشورہ کئے بغیر کبھی کسی معاملے کا حتمی فیصلہ نہیں کرتی۔'' وہ کہنے لگے: ''ہم طاقتور اور جنگ جُو لوگ ہیں (ڈرنے، دبنے کی ضرورت نہیں) ویسے آپ صاحب اختیار ہیں، خود دیکھ لیں کہ آپ نے (ہمیں) کیا حکم دینا ہے (ہم ہر صورت حال کے لئے تیار ہیں)۔'' وہ کہنے لگی: ''بادشاہ جب کسی علاقے (کو فتح کر کے اس) میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ و برباد اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہی

يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتٰىنِۦَ اللّٰهُ
خَيْرٌ مِّمَّا آتٰىكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ إِلَيْهِمْ
فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَّهُمْ
صٰغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ
مَّقَامِكَ ۚ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ
أَنَا آتِيكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ
قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۟ لِيَبْلُوَنِيٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ
فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا
لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِيٓ أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾
فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۚ قَالَتْ كَأَنَّهٗ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ
مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ
لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۚ قَالَتْ
رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٤٤﴾ ع ٣ ١٣ ١٨

کام یہ لوگ کریں گے۔ اِس لئے میں (پہلے) ان کی طرف کوئی ہدیہ تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ہمارے قاصد (اس کا) کیا جواب لے کر آتے ہیں۔ چنانچہ جب قاصد (تحفے تحائف لے کر) سلیمان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''اچھا، تم لوگ مجھے مال و دولت سے خوش کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ یہ (مال) تو اللہ نے مجھے تم سے زیادہ عطا فرما رکھا ہے۔ تمہارا ہدیہ تمہیں ہی مبارک رہے۔ (اے قاصد! جنہوں نے آپ کو بھیجا ہے) آپ ان کے پاس واپس جائیں۔ اب ہم ان پر ایسے لشکروں کے ساتھ چڑہائی کریں گے جن کا وہ مقابلہ نہ کرسکیں گے۔ انہیں ذلیل و خوار کر کے وہاں کے اقتدار سے بے دخل کریں گے، اب وہ (جزیہ دے کر) ہمارے تابع ہوں گے''

ملک سبا کی فتح اور تخت کا حصول (لشکر روانہ کرنے کے بعد سلیمانؑ اپنے امراٗ سے) فرمانے لگے: ''اے سردارو! آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو اُن کے مطیع ہوکر آنے سے پہلے ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے؟'' ایک طاقتور جن نے عرض کیا'' (جناب!) میں آپ کا یہ اجلاس ختم ہونے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس لاسکتا ہوں۔ یقین رکھیں، میں اسے لانے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور دیانت دار بھی ہوں (اسکے ہیرے جواہرات میں کوئی ہیرا پھیری نہیں کروں گا)۔ (مگر) ایک شخص جس کے پاس کتاب الٰہی کا علم تھا بولا'' (اجازت ہوتو) میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے اسے آپ کے پاس لائے دیتا ہوں۔'' چنانچہ (اگلے ہی لمحے) جب سلیمانؑ نے اس تخت کو اپنے سامنے پڑا دیکھا تو (فوراً) کہنے لگے: ''یہ (تخت کا اتنی دور سے اتنی جلدی آنا) میرے پروردگار کا فضل و احسان ہے تا کہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں (ان کا) شکر کرتا ہوں یا (ان کی) ناشکری۔ یاد رکھو، جو شخص بھی (اللہ کا شکر) ادا کرتا ہے، اُس کا اُسے ہی فائیدہ ہے، لیکن جو شخص ناشکری کرتا ہے (اُس کا اُسے ہی نقصان ہے)۔ یقیناً میرے پروردگار تو (نفع و نقصان سے) بے نیاز اور بزرگ و برتر (ذات) ہیں''۔ (تخت کے متعلق) سلیمانؑ نے حکم دیا کہ اس (کی شکل وصورت میں) تھوڑی سی تبدیلی کر دی جائے تا کہ معلوم کریں کہ کیا واقعی وہ (اپنی چیز کی) حقیقت کو پالیتی ہے یا ان لوگوں کی طرح (نری بدھو) ہے جو حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔

ملکہ سبا کی گرفتاری اور قبول اسلام پھر جب وہ (گرفتار ہو کر سلیمانؑ کے پاس) حاضر ہوئی تو اُس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے۔؟ وہ کہنے لگی: ''یہ تو وہی معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں تو پہلے ہی (آپ کی صلاحیتوں کا) علم ہوگیا تھا۔ ہم تو (اسی وقت سے جناب کے) تابعدار ہوگئے ہیں۔ دراصل کافر قوم میں (پیدا ہونے کی وجہ سے) غیر اللہ کی بندگی و اطاعت نے اُسے (اب تک سلیمانؑ کے پاس آکر ایمان لانے سے) روکا ہوا تھا۔ چنانچہ (ابتدائی ملاقات و مذاکرات کے بعد) اُسے کہا گیا کہ (شاہی) محل میں تشریف لے چلیں۔ (چلتے چلتے) جب اس نے محل میں شیشے کا چکنا فرش دیکھا تو اُسے گہرا پانی خیال کرتے ہوئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا۔ سلیمان نے فرمایا: ''یہ (پانی نہیں) شیشے کا بنا ہوا فرش ہے۔'' وہ (حیران ہو کر) بولی: ''(ہائے) میرے پروردگار! میں تو (آج تک کفر و شرک کر کے) اپنے آپ پر ظلم ہی کرتی رہی۔ اب میں (توبہ تائب ہو کر) سلیمانؑ کی پیروی میں (آپ) اللہ شہنشاہ کائنات کی فرمانبرداری اختیار کرتی ہوں۔''

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ
فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ
بِمَنْ مَعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ﴿٤٧﴾ وَ
كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾
قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا
مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ
لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ
شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ
قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ
يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ع ٤ ١٩
وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

مخالفین حق کا برا حشر

قوم کی طرف سے صالحؑ کی مخالفت اسی طرح ہم نے (قوم) ثمود کی طرف اُن کے (برادری) بھائی صالحؑ کو (ان کی رہنمائی کے لئے یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ تم اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو۔ چنانچہ (یہ پیغام پہنچنے پر) وہ لوگ دو گروہ (مسلمان اور کافر) ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے (کافر گروہ کہنے لگا، ہم نہیں مانتے، لے آؤ ہم پر عذاب)۔ صالحؑ نے فرمایا (ہوش کرو) کیوں (اللہ سے) بھلائی (و بہتری) سے پہلے ہی برائی (و عذاب) کے لئے جلدی کر رہے ہو؟ (بلکہ) اللہ سے ﷺ (سابقہ گناہوں کی) معافی کیوں نہیں مانگتے تاکہ وہ تم لوگوں پر رحم فرمائیں؟ وہ کہنے لگے: ہم تو آپؑ کو اور آپ کے ساتھیوں کو (اپنے لئے) منحوس سمجھتے ہیں۔ صالحؑ نے جواب دیا: تمہاری نحوست (تمہاری بد کرداری کی وجہ سے) اللہ کے اختیار میں ہے۔ لیکن دراصل تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے (کہ حق کا ساتھ دیتے ہو یا باطل کا؟)

صالحؑ کے قتل کی سازش اس شہر (حجر) میں نو بڑے بڑے غنڈے بدمعاش تھے جو اس علاقے میں خوب غنڈہ گردی اور تخریب کاری کیا کرتے تھے۔ لوگوں کی اصلاح و بہتری کا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے (صالحؑ کے خلاف اکٹھے ہو کر ایک دوسرے سے) کہا: ''(آؤ) سب مل کر اللہ کی قسم کھاؤ کہ (فلاں) رات لازماً صالح اور اُن کے گھر والوں پر اچانک حملہ (کر کے انہیں ہلاک) کر دیں گے۔ (پھر (تحقیق ہونے پر) اس کے وارث سے صاف کہہ دیں گے کہ ہم اس خاندان کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے۔ ہم حلفاً سچ کہہ رہے ہیں۔''

سازش کی ناکامی اور قوم کی ہلاکت جس طرح انہوں نے (صالحؑ کے خلاف) خفیہ منصوبہ بنایا، اُسی طرح ہم نے اُن (سازشیوں) کے خلاف منصوبہ تیار کر لیا، جس کا انہیں پتہ بھی نہ چل سکا۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ ان کے منصوبے کا کیا انجام ہوا .... یہ کہ ہم نے انہیں اور ان کی پوری قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ان کے یہ گھر (مکہ سے شام کو جانے والی سڑک کے قریب) ان کی نافرمانی کی وجہ سے ویران پڑے ہیں۔ یقیناً (ان کی) اس (ہلاکت) میں حقیقت جاننے والوں کے لئے (ہماری قدرت کی) بہت بڑی دلیل ہے۔ البتہ وہ لوگ جو (ہماری) باتیں مان کر ہماری نافرمانی سے ڈرا کرتے تھے، انہیں ہم نے (عذاب سے) بچا لیا۔

لونڈے بازی کی پاداش میں قوم لوط کی تباہی نیز انہیں لوطؑ (کا واقعہ بھی سنائیں) جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: ''کیا (تمہیں شرم نہیں آتی کہ) ایک دوسرے کے سامنے بے حیائی (کا کام) کر رہے ہو؟ یہ تمہیں کیا (ہو گیا) ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے (اپنی) شہوت پوری کرتے ہو؟ یہ حقیقت ہے کہ تم انتہائی جاہل لوگ ہو۔'' اس پر ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ لوطؑ اور ان کے ماننے والوں کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ (اپنے آپ میں) بڑے نیک پاک بنے پھرتے ہیں۔ اس پر ہم نے لوط اور اُن کے سب گھر والوں کو سوائے ان کی بیوی کے جس کا (سزا کے لئے) پیچھے رہنا ہم نے طے فرما دیا تھا بچا کر (بستی سے) نکال دیا۔ پھر ان (بد کردار) لوگوں پر (پتھروں کی تابڑ توڑ) بارش برسائی جو ان (عذاب سے) ڈرائے ہوئے لوگوں کے لئے بہت ہی بری بارش تھی (جس نے ان کا کچومر نکال دیا)۔

اعلان حق اعلان کریں کہ اللہ کا شکر (اور ان کی تعریف) ہے (جو بد کرداروں کو تباہ کر کے دنیا کو پاک صاف فرماتے ہیں) اور ان کے پسندیدہ و برگزیدہ بندوں پر سلام ہے (جو مخلوق کی رہنمائی کرتے ہیں) اب بتاؤ اللہ بہتر ہیں (جو سب کچھ کرتے ہیں) یا وہ (جھوٹے معبود جو کچھ نہیں کر سکتے لیکن لوگ) انہیں (خواہ مخواہ اللہ کا) شریک ٹھہرا رہے ہیں؟

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ
قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿۶۱﴾
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ
خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿۶۲﴾
اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ
عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ
ع ۵ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا
لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ

اللہ کیلئے ہی پوری کائنات کے حاکم ومعبود = دلائل وثبوت

کائنات کی تخلیق اور دنیا کی رونق (اگر نہ مانیں تو ان مشرکوں سے پوچھیں کہ) بتاؤ' آسمانوں وزمین کو کس نے پیدا فرمایا ہے؟ کون آسمان سے پانی برسا کر اس سے ہرے بھرے خوبصورت بارونق باغات اگا رہا ہے؟ تم (خود) تو ان باغات کے درختوں کو نہیں اگا سکتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود بھی ہے (جو یہ کام کر سکے)؟ مگر پھر بھی یہ (عقل کے اندھے اللہ کے) ہمسر وشریک ٹھہراتے ہیں۔

زمین کا جائے قرار وقیام ہونا بتاؤ کون ہے جس نے زمین کو (تمہارے لیے) قیام گاہ (وقرارگاہ) بنا رکھا ہے؟ اس کے اندر دریا (اور ندی' نالے) چلا رکھے ہیں؟ اس میں پہاڑ جما رکھے ہیں؟ اور دو (شیریں اور کھاری) سمندروں کے درمیان (انہیں گڈمڈ ہونے سے بچانے کیلئے) اوٹ رکھی ہوئی ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود ہے (جس نے یہ کام کیے ہوں)؟ مگر ان میں سے اکثر (اتنی موٹی موٹی باتیں بھی) نہیں جانتے سمجھتے۔

لوگوں کے مصائب دور کرنا' نسلیں چلانا بتاؤ کون ہے جو مصیبت زدہ شخص کی فریاد سن کر' اسے قبول فرما کر اس کی مصیبت (وپریشانی) دور کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں ایک دوسرے کے بعد (نسلاً درنسلاً) دنیا میں آباد کرتا چلا آ رہا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود (بھی) ہے (جو یہ کرتا ہو)؟ مگر تم لوگ بہت ہی کم (ان حقائق پر) غور وفکر کرتے ہو۔

منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے انسان کی رہنمائی بتاؤ کون ہے جو تمہیں خشکی اور سمندروں کے اندھیروں میں راستے دکھاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت (بارش برسانے) سے پہلے خوشخبری دینے کیلئے (ٹھنڈی ٹھنڈی) ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود بھی ہے (جو ایسا کر سکتا ہو)؟ اللہ ان سے بری اور برتر ہیں جنہیں یہ (ان کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔

تخلیق اور رزق کا سلسلہ ہر آن جاری بتاؤ کون ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر (بار بار) اسے دہراتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور حاکم ومعبود بھی ہے (جو یہ کام کر سکتا ہو)؟ ان سے کہو اگر (اپنے شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کوئی دلیل پیش کرو۔

علم غیب صرف اللہ ہی جانتے ہیں انہیں بتائیں کہ آسمانوں وزمین میں جتنی بھی مخلوقات ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا پوشیدہ باتوں کو نہیں جانتا بلکہ ان (بچاروں) کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ (محاسبے کیلئے) دوبارہ کب زندہ ہوں گے؟ ان (میں بعض) کو تو آخرت کا سرے سے یقین ہی نہیں جبکہ بعض اس کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا ہیں اور (بعض) اس کے متعلق اندھے (اور لاپروا) ہو چکے ہیں (کہ آئے نہ آئے ہمیں کوئی پرواہ نہیں)

آخرت کو جھٹلانے والوں کا برا انجام بلکہ کافر تو (صاف صاف) یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادے (قبروں میں گل سڑ کر) مٹی ہو چکے ہوں گے تو کیا ہم (دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جائیں گے؟ یقیناً یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے پہلے بھی ہوتا چلا آ رہا ہے (ہمارے خیال میں) تو یہ صرف

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ
فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى
بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ
لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ
بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى
الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ
اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ
اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ
الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ
النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (جنہیں ہم نہیں مانتے) انہیں بتائیں (اگر یہی بات ہے) تو دنیا میں چل پھر کر دیکھ لو کہ (آخرت کو جھٹلانے والے) مجرموں کا کیا (برا) انجام ہو چکا ہے۔ بہرحال (اے پیغمبرؐ!) آپ ان (بے ایمانوں) کی حالت پر افسوس نہ کریں' نہ ہی (اپنے خلاف) ان کی سازشوں پر پریشان ہوں۔ (یہ کافر) مسلمانوں سے یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (کہ نہ ماننے والوں پر عذاب آئے گا) تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ؟ آپ انہیں بتائیں کہ جس (عذاب) کیلئے تم جلدی مچا رہے ہو' شاید اس کا کچھ حصہ (بالکل قریب ہی) تمہاری پیٹھ پیچھے آ لگا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے پروردگار لوگوں پر بہت ہی زیادہ احسان و مہربانی فرمانیوالے ہیں (کہ انہیں فوراً نہیں پکڑتے) مگر ان میں سے اکثر (پھر بھی ان کا) شکر ادا نہیں کرتے۔ خیر' کوئی بات نہیں۔ آپ کے پروردگار ان کے دلی ارادوں اور ظاہری کرتوتوں کو خوب جانتے ہیں کیونکہ آسمان و زمین کی ہر پوشیدہ چیز ان کے (علم اور) واضح ریکارڈ میں (موجود) ہے۔

ساری دنیا کیلئے قرآن ہی ہدایت کا ذریعہ قرآن عیسائیوں' یہودیوں کے سامنے (بھی) ان کی (آپس کی) بہت سے اختلافی باتوں کی حقیقت واضح کر رہا ہے' لیکن اصل میں تو یہ قرآن اپنے ماننے والوں کیلئے (ذریعہ) ہدایت اور (انہی کیلئے اللہ کی) رحمت ہے۔ (دنیا میں قرآن اور آپؐ کے ذریعے حق واضح ہے لیکن لوگ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اختلاف کر رہے ہیں) اس لئے قیامت کے روز آپ کے پروردگار اپنے (حتمی) آرڈر سے ان کے درمیان لازماً (عملی) فیصلہ فرمائیں گے کیونکہ اصل میں وہی ساری قوت نافذہ رکھتے اور سارے حقائق کو جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں کیونکہ (اس دور میں) آپ ہی صریح حق پر ہیں۔ مگر آپ (اپنی) حق بات نہ مردہ (دل) لوگوں کو سنا سکتے ہیں؟ نہ ہی ایسے (دل کے) بہروں کو سنا سکتے ہیں (خصوصاً) ایسے بہروں کو جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جا رہے ہوں اور نہ ہی آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر انہیں صحیح راستے پر لا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف انہی لوگوں کو (حق بات) سنا سکتے ہیں جو ہماری باتیں مان کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

قیامت کی نشانی۔ جانور کا زمین سے نکلنا چونکہ لوگ ہماری باتوں کو سچا نہیں سمجھ رہے' اس لئے جب ان پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہونے کا وقت (قریب) آئے گا تو ہم ان کیلئے (بطور نشانی) زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا (اور کافروں اور مسلمانوں کو الگ الگ چھانٹ دے گا)۔

اللہ کے نافرمان اوندھے منہ دوزخ میں یاد رکھو! اس روز ہم ہر امت سے

فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ

شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ

كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا

الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع ١١ ٧ ٢

ایسے لوگوں کا ایک (بڑا) گروہ جو (دنیا میں) ہماری باتیں جھٹلایا کرتے تھے (گھیر کر) اکٹھا کریں گے پھر (جرائم کے لحاظ سے) ان کی الگ الگ درجہ بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب سب (گروہ محاسبے کیلئے اللہ کے حضور) پیش ہو جائیں گے (تو وہ ان سے پوچھیں گے) کیا تم لوگوں نے (دنیا میں) میری باتوں کو سمجھے بغیر ہی جھٹلا دیا؟ یہ تم کیا (حرکت) کرتے رہے؟ چنانچہ یہ جرم سچا ثابت ہونے پر وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ کیا (اب دنیا میں) لوگ دیکھ نہیں رہے کہ ہم رات کو اس لئے طاری فرماتے ہیں کہ وہ اس میں آرام وسکون حاصل کریں اور دن کو (اس لئے لاتے ہیں) کہ وہ اس کی) روشنی میں کاروبار کریں۔ یقیناً اس (رات دن کی بار بار تبدیلی) میں (حقیقت کو) ماننے والوں کیلئے (اللہ کی قدرت وحکمت کے بے شمار) ثبوت ودلائل ہیں۔ یاد رکھو! جس دن (قیامت کا) بگل بجا دیا جائے گا' آسمانوں وزمین میں موجود سب (اس کی ہولناک آواز سن کر) گھبرا جائیں گے مگر جن جن کو اللہ چاہیں گے (وہ اطمینان وسکون سے رہیں گے) ورنہ سب کان دبائے (ان کے حضور) حاضر ہو جائیں گے۔ اب آپ پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ یہ (اپنی جگہ) جمے ہوئے ہیں (ہل بھی نہیں سکتے) مگر (اس روز) یہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ یہ تو اللہ کی (قدرت کی) کاریگری ہے کہ انہوں نے ہر چیز کو (اپنی اپنی جگہ) خوب جما رکھا ہے اس لئے (خوب سن' سمجھ رکھو) کہ تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو' وہ اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ جو شخص (اس روز) نیک اعمال لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر (کم از کم دس گنا اجر وبدلہ) ملے گا اور ایسے سب لوگ اس دن کی گھبراہٹ (وپریشانی) سے محفوظ رہیں گے لیکن جو لوگ برے اعمال لے کر آئیں گے' وہ اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے (ساتھ ہی انہیں بتایا جائے گا کہ یہ) تمہیں ان اعمال کا صلہ دیا جا رہا ہے جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔

دنیا کے ہر شخص کو اللہ کی فرمانبرداری کا حکم (اے پیغمبرؐ! لوگوں کو بتائیں کہ) مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک ہی کی اطاعت وبندگی کرتا رہوں جنہوں نے اسے قابل احترام قرار دیا ہے ویسے بھی (کائنات میں) سب کچھ انہی کا ہے اور مجھے (بار بار) حکم ہے کہ میں انہی کا فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ بھی کہ (لوگوں کو) قرآن پڑھ پڑھ کر سناتا رہوں۔ اس لئے کہ جو شخص (قرآن سن کر یا آپؐ کی اطاعت کر کے) سچا دین اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کیلئے راہ راست پر آتا ہے' مگر (اس کے برعکس) جو شخص گمراہ رہتا ہے اسے بتا دیں کہ میں تو تمہیں محض (برے انجام سے) خبردار کرنے والا ہوں (اس برے انجام سے بچا لینا میرے اختیار میں نہیں)۔

کفار ومشرکین کو آخری نوٹس ان (کفار ومشرکین) کو بھی یہ کہہ (کر خبردار کر) دیں کہ اللہ کا شکر (واحسان) ہے کہ وہ اب تمہیں اپنی (قدرت اور تمہاری ہلاکت کی) نشانیاں دکھائیں گے' جنہیں تم فوراً پہچان لوگے۔ (اے پیغمبرؐ) یقین رکھیں' آپ کے پروردگار! ان کی بدکرداریوں سے بے خبر نہیں ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ
نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ
فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ
طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَ
نُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ
وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٔيْنَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ
فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ

باب 28 = مکی | القصص = حالات وواقعات | آیات = 88 رکوع = 9

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

حق و باطل میں کشمکش

فرعون کی سرکشی طٰ، سین، میم۔ یہ واضح کتاب (قرآن) کی باتیں ہیں (جن میں) مسلمانوں کے (فائدے کے) لئے ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کا سچا واقعہ سنا رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ فرعون مصر میں (حکمران ہونے کی وجہ سے) انتہائی سرکش (ومغرور) ہو چکا تھا۔ وہ وہاں کے رہنے والوں کو (مختلف) پارٹیوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ایک مخصوص پارٹی (بنی اسرائیل) کو (دبانے اور) کمزور رکھنے کیلئے ان کے لڑکوں کو قتل کرا دیتا اور لڑکیوں کو (خدمت و بیگار لینے کیلئے) زندہ چھوڑ دیتا۔ بہرحال وہ پرلے درجے کا غنڈہ و بدمعاش تھا۔

موسیٰؑ کی پیدائش اور پرورش ان حالات میں ہم نے ارادہ فرمایا کہ ملک کے ان کمزور (ومجبور) لوگوں پر خصوصی احسان فرمائیں۔ انہیں اقتدار عطا فرما کر ملک کا حکمران اور (فرعونیوں کا) جانشین بنائیں۔ نیز فرعون ہامان اور ان کی فوجوں کو بنی اسرائیل سے جو خطرہ ہے (کہ ہم سے اقتدار چھین لیں گے) وہ انہیں آنکھوں سے دکھائیں۔ چنانچہ موسیٰ (کی پیدائش کے بعد ان) کی والدہ کو ہم نے حکم دیا کہ آپ اسے (اطمینان سے) دودھ پلاتی رہیں۔ پھر جب آپ کو (فرعون کی طرف سے اس کی جان کا) خطرہ ہو تو بغیر کسی خوف و پریشانی اسے (صندوق میں بند کر کے) دریا میں ڈال دیں۔ ہم یقیناً اسے آپ کے پاس واپس لائیں گے اور اسے اپنا پیغمبر بنائیں گے۔ چنانچہ (خطرہ محسوس ہونے پر والدہ نے موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا، وہ بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس پہنچا تو) فرعون کے گھر والوں نے اسے (دریا سے باہر) نکال لیا۔ (انہیں علم ہی نہ ہو سکا) کہ (یہی بچہ آئندہ) ان کیلئے دشمن اور پریشانی کا باعث ہوگا۔ یقیناً (اس مرحلہ پر) فرعون، ہامان اور ان کے (سارے) لاؤ لشکر غلطی کھا گئے (بچے کو دیکھتے ہی) فرعون کی بیوی (خاوند سے) کہنے لگی۔ "(کتنا پیارا بچہ ہے!) میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ آپ اسے قتل نہ کریں۔ شاید (بڑا ہو کر) ہمارے کام آئے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں گے۔ بہرحال، ان لوگوں کو سمجھ ہی نہ آ سکی (کہ یہ وہی بچہ ہے جس کو مارنے کیلئے انہوں نے اب تک ہزاروں بچے مار ڈالے ہیں) ادھر (بچے کے غم میں) موسیٰ کی والدہ کا دل

مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى
قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ٘
فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ
الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ
يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَىْ
تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ ع ١٣/٤
حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ
الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا
رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ٘ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ
الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى
فَقَضٰى عَلَيْهِ ٘ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ
اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا
يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ

بے قرار ہو گیا۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ رکھتے کہ (ہمارے وعدے پر) یقین رکھے تو قریب تھا کہ وہ اس (بچے) کا (سارا) راز ہی فاش کر دیتی۔ پھر (اسی پریشانی میں) وہ اس کی بہن سے کہنے لگی۔ ''جا (مریم!) بھائی کا پیچھا کر (دیکھ صندوق بہہ کر کدھر جاتا ہے)۔'' چنانچہ وہ اسے دور ہی دور سے اس طرح دیکھتی رہی کہ کسی کو اس کا پتہ ہی نہ چل سکا۔ (بہن کے محل پہنچنے سے) پہلے ہی ہم نے موسیٰ پر دائیوں کو روک رکھا تھا (وہ کسی کا بھی دودھ نہیں پی رہا تھا) یہ حالات دیکھ کر بہن نے کہا: ''کیا آپ کو میں ایک ایسے گھر والے (نہ) بتاؤں جو اس بچے کی آپ کیلئے (عمدہ طریقے سے) پرورش بھی کریں اور اس کے خیر خواہ (و ہمدرد) بھی ہوں؟'' (چنانچہ بہن کے مشورے پر ماں کو محل میں بلا کر بچہ پرورش کیلئے اس کے حوالے کر دیا گیا)۔ اس طرح ہم نے موسیٰ کو اس کی والدہ کے پاس پہنچا دیا تا کہ (بچے کو سامنے دیکھ دیکھ کر) اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ (اس کی جدائی پر) پریشان نہ ہو اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ واقعی سچا تھا لیکن (افسوس ہے کہ) اکثر لوگ (اللہ کے وعدوں، باتوں پر) یقین نہیں رکھتے۔

جوانی میں موسیٰ کے ہاتھوں قبطی کا قتل خیر، جب موسیٰ نے (ماں کے زیر سایہ فرعون کے محل میں پرورش پائی اور) پوری جوانی کو پہنچ کر ہوش سنبھالا تو ہم نے انہیں (اپنے دین کی) سمجھ اور (اس کا) علم عطا فرمایا یاد رکھو نیک کردار لوگوں کو ہم ایسے ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر (ایک دن) ایسا ہوا کہ وہ ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ (تمام) لوگ دوپہر کے آرام کی وجہ سے بازار کی مصروفیات سے) غافل تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ دو آدمی (آپس میں) لڑ رہے ہیں ان میں سے ایک ان کی (اپنی) قوم کا (اسرائیلی) تھا، دوسرا ان کے دشمن گروہ کا (قبطی) تھا۔ موسیٰ کو دیکھ کر ان کی قوم کے آدمی نے دشمن کے خلاف ان سے مدد مانگی۔ چنانچہ موسیٰ نے اس (دشمن) کو مکا دے مارا، جس سے وہ (موقع پر ہی) ہلاک ہو گیا۔ موسیٰ (پچھتا کر) کہنے لگے۔ ''(ہائے!) یہ تو شیطان کی کارستانی ہے۔ واقعی وہ (انسان کا) صریح بہکانے والا دشمن ہے۔'' انہوں نے (فوراً) دعا کی ''پروردگار! میں تو (قبطی کو قتل کر کے) اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھا۔ آپ مجھے ضرور معاف فرمائیں۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا، دراصل وہی (سب گناہ) معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔ موسیٰ نے عرض کیا: ''پروردگار! جیسا کہ (آپ نے مجھے معاف فرما کر) مجھ پر احسان فرمایا ہے (وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ) میں کبھی کسی مجرم کا مددگار نہیں بنوں گا۔'' (اگلی) صبح موسیٰ ڈرتے ڈرتے انتہائی چوکس ہو کر (ادھر ادھر دیکھتے ہوئے) شہر میں آئے (کہ دیکھیں کیا حالات ہیں) اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی (آج پھر) انہیں (مدد کیلئے) بلا رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے فرمایا:

لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ
بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا
فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ
جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ
الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى ع
رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ
وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى
الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾
فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ
لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ
الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

تم تو بہت بڑے بدمعاش ہو (کہ ہر روز کسی نہ کسی سے لڑتے ہو)۔'' پھر جب انہوں نے اُس (قبطی) کو پکڑنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی (کو شبہ ہوا کہ مجھے مارنا چاہتے ہیں وہ) چیخ اٹھا: ''اے موسیٰ: کیا آپ مجھے بھی (آج) اُسی طرح قتل کر دینا چاہتے ہیں، جس طرح آپ نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ کیا آپ دنیا میں صلح و اصلاح پسند کی بجائے ظالم و جابر بن کر رہنا چاہتے ہیں؟''

موسیٰ کی مدین کی طرف ہجرت اتنے میں ایک شخص شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا، اس نے (آتے ہی) کہا: ''اے موسیٰ! اہل دربار آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ اس لئے آپ (فوراً یہاں سے) نکل جائیں۔ یقیناً میں آپ کا (ہمدرد و) خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ وہ ڈرتے ڈرتے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے (کہ کہیں پکڑے نہ جائیں، شہر سے) نکل کھڑے ہوئے۔ (ساتھ ہی) دعا کرتے جا رہے تھے: ''پروردگار! مجھے ان ظالموں سے بچائیں۔'' پھر موسیٰ نے (آزاد علاقہ سمجھتے ہوئے) مدین کا رُخ کیا اور (دل میں) کہنے لگے: ''پروردگار مجھے ضرور منزل مقصود پر پہنچائیں گے۔'' چلتے چلتے جب (شہر سے باہر) مدین کے کنوئیں پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ لیکن ان سے الگ (کچھ فاصلے پر) دو لڑکیاں (اپنے جانوروں کو) روکے ہوئے ہیں۔ موسیٰ نے (ان سے) پوچھا: ''آپ ادھر (الگ) کیوں کھڑی ہیں؟'' وہ کہنے لگیں: چونکہ ہمارے والد صاحب بہت ہی بوڑھے ہیں اس لئے (ہم ہی سارے کام کاج کرتی ہیں اور) اُس وقت تک اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں، جب تک یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو) پانی پلا کر واپس نہ چلے جائیں۔'' یہ سن کر موسیٰ نے (خود) ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔ پھر سایہ دار جگہ پر جا کر دُعا کرنے لگے: ''پروردگار! جو بھلائی بھی آپ مجھے عطا فرمائیں، میں اس کا محتاج ہوں۔''

موسیٰ کی شادی اتنے میں دونوں میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی (گھونگھٹ نکالے) اُن کے پاس آ کر کہنے لگی: ''میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں، تا کہ آپ نے جو ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے، اس کا معاوضہ ادا کریں۔'' چنانچہ جب انہوں نے ان کے پاس پہنچ کر انہیں (اپنا) سارا حال سنایا تو وہ فرمانے لگے: ''اب آپ خوف زدہ نہ ہوں، آپ ظالموں سے بچ (کر نکل) آئے ہیں۔''

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ
الْاَمِيْنُ ۝٢٦ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ
عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ
وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝٢٧ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٢٨ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى
الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ
جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٢٩ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ
شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ
يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٠ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ
وَلَا تَخَفْ قف اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

ایک لڑکی بولی: ''ابا جی! آپ انہیں ملازم رکھ لیں۔ آپ کا بہترین ملازم وہی ہوسکتا ہے جو طاقتور اور دیانتدار ہو (ان میں یہ دونوں اوصاف موجود ہیں)۔'' شعیبؑ نے فرمایا: ''(موسیٰ) میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا آپ سے اس شرط پر نکاح کردوں کہ آپ میرے ہاں آٹھ سال ملازمت کریں، پھر اگر آپ دس سال پورے کردیں تو آپ کی مہربانی (ومرضی) ہے میں (اس معاملے میں) آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے خوش معاملہ پائیں گے۔'' موسیٰ نے عرض کیا: ''یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی کہ ان دونوں میں سے جو مدت بھی پوری کردوں، مجھ پر (آپ کی طرف سے اس بارے میں) کوئی دباؤ (pressure) نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جو ہم (آپس میں) قول وقرار کررہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہمارے ضامن ہیں۔''

موسیٰ کو نبوت عطا ہونا پھر جب موسیٰ (دس سالہ) مدت پوری کرنے کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ (مصر کی طرف واپس) آرہے تھے تو انہیں (رات کے وقت) طور پہاڑ کی طرف سے آگ نظر آئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے فرمایا: ''آپ اس جگہ ٹھہریں۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ میں وہاں سے آپ کے لئے (مصر جانے والے) راستے کا (صحیح) پتہ یا (ہوسکا تو) آپ کے تاپنے کے لئے آگ کا انگارہ لاتا ہوں۔'' لیکن جب وہاں پہنچے تو انہیں اس وادی کے دائیں کنارے بابرکت جگہ پر واقع ایک درخت سے آواز آئی: ''اے موسیٰ! میں اللہ شہنشاہ کائنات (آپ سے مخاطب) ہوں اور یہ کہ آپ اپنی لاٹھی (زمین پر) پھینک دیں۔'' مگر جب انہوں نے (پھینکی ہوئی لاٹھی کو) دیکھا کہ وہ تو سانپ کی طرح پھنکار رہی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر ایسے بھاگے کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے حکم دیا) ''اے موسیٰ! آگے آئیں، ڈریں نہیں۔ آپ بالکل محفوظ ہیں۔ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں ڈالیں، وہ بغیر کسی (بیماری و) تکلیف کے بالکل سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ چنانچہ جب بھی خوف کی حالت ہو اپنے بازو کو اپنی بغل میں دبالیا کریں (خوف جاتا رہے گا)۔ اس طرح فرعون اور اس کے حکام کے (سامنے پیش کرنے کے) لئے یہ دو نشانیاں (آپ کو) آپ کے پروردگار کی طرف سے عطا کی جارہی ہیں کیونکہ وہ انتہائی (سرکش و) بدکردار لوگ ہیں۔'' موسیٰ نے عرض کیا: ''پروردگار! میرے ہاتھوں ان کا ایک آدمی قتل ہو چکا ہے

فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا
فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيٓ ۡ إِنِّيٓ أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع
فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيٓ اٰبَآئِنَا الْأَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
مُوْسٰى رَبِّيٓ أَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَأَوْقِدْ لِيْ
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيٓ أَطَّلِعُ إِلٰٓى
إِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ
وَجُنُوْدُهٗ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا
لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ أَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ إِلَى
النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَأَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٤ ٧

مجھے ڈر ہے کہ (کہیں اس کے بدلے میں) وہ مجھے بھی قتل نہ کر دیں۔ ویسے بھی (میری زبان صحیح نہیں چلتی) آپ میرے (بڑے) بھائی ہارون کو جو زبان کے لحاظ سے مجھ سے زیادہ صاف اور روانی سے بات کر سکتے ہیں، میرے ساتھ معاون بنا کر بھیج دیں تا کہ وہ میری تائید و تصدیق کریں ورنہ خدشہ ہے کہ وہ تو مجھے (فوراً ہی) جھٹلا دیں گے۔'' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ٹھیک ہے۔ ہم آپ کے بھائی کے ذریعے آپ کا بازو مضبوط فرماتے ہیں اور آپ دونوں کو ایسا رعب و دبدبہ عطا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ (اس لئے آپ بلاجھجک) ہماری نشانیاں لیکر (فرعونیوں کے پاس جائیں) آپ اور آپ کے ساتھی ہی غالب و کامیاب رہیں گے''۔

فرعونیوں کا موسیٰ سے تکرار اور نافرمانی مگر جب موسیٰ ہماری واضح نشانیاں لے کر فرعونیوں کے پاس پہنچے تو وہ (انہیں دیکھ کر) کہنے لگے: ''(ہم نہیں مانتے) یہ تو محض شعبدہ بازی ہے۔ ہم نے کبھی اس قسم کا ذکر اپنے باپ دادا کے زمانے سے نہیں سنا۔'' موسیٰ نے فرمایا: ''میرے پروردگار خوب جانتے ہیں کہ کون ان کی طرف سے (لوگوں کے لئے) ہدایت (کا سامان) لے کر آیا ہے اور وہی بہتر جانتے ہیں کہ آخری انجام کس کا بہتر ہوگا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ (اللہ کے) نافرمان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔'' فرعون یہ (باتیں) سن کر درباریوں سے کہنے لگا: ''میں اپنے سوا کسی کو تمہارا حاکم و معبود نہیں سمجھتا۔ ہاں، اے ہامان (وزیر اعظم)! پختہ اینٹوں سے کوئی مینار بنوائیں تا کہ میں (اس پر چڑھ کر) موسیٰ کے حاکم و معبود کا پتہ کروں کیونکہ میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔''

فرعونیوں کا برا انجام چونکہ فرعون اور اس کے (تمام) لاؤ لشکر خواہ مخواہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے ہوئے یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ انہیں (محاسبے کے لئے) کبھی ہمارے پاس واپس نہیں آنا اس لئے ہم نے ان سب کو پکڑ کر دریا (نیل) میں پھینک دیا۔ پھر دیکھ لیں کہ ان بدکرداروں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔ ہم نے انہیں ایسے قائد و امام بنا رکھا ہے جو (لوگوں کو) جہنم کی طرف بلا رہے ہیں۔ قیامت کے روز انہیں کہیں سے کوئی مدد نہ مل سکے گی۔ ہم نے دنیا میں بھی ان پر لعنت مُسلط کر رکھی ہے اور قیامت کے روز بھی ان کا بہت ہی برا حال ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤٣
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٤٤ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ
عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٤٥ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ
الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤٦
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا
رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٧ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ
اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ
كٰفِرُوْنَ ۝٤٨ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ
اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٩ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ
اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

آپؐ حاضر ناظر نہیں اس طرح ہم نے پہلی (نافرمان) نسلوں کا صفایا کرنے کے بعد موسیٰ کو ایک ایسی کتاب (تورات) عطا فرمائی جس میں لوگوں کے لئے (حق کے) واضح دلائل، سراسر ہدایت اور (اللہ کی) رحمت تھی تاکہ وہ اس پر عمل کریں۔ (یہ ماضی کے واقعات ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں) ورنہ آپؐ خود تو (طور کے) مغربی کونے میں موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو یہ فرمان شریعت دینے کا فیصلہ فرمایا اور نہ ہی آپؐ (اس واقعہ کے) گواہوں میں شامل تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ (اس واقعہ کے بعد) ہم کئی نسلیں پیدا کر چکے ہیں اور (آپؐ کے) ان (کفار مکہ کے پاس آنے تک) صدیاں گزر چکی ہیں۔ نہ ہی آپؐ مدین والوں میں رہائش پذیر تھے کہ انہیں ہماری باتیں پڑھ پڑھ کر سناتے رہے ہوں لیکن یہ ہم ہیں جو اب (آپ کو رسول بنا کر اُس وقت کی خبریں آپ کے پاس) بھیج رہے ہیں۔ نہ ہی آپؐ (کوہ) طور کے پاس موجود تھے جب ہم نے (پہلی مرتبہ موسیٰ کو) آواز دے کر اپنے پاس بلایا تھا، مگر یہ آپؐ کے پروردگار کی (خصوصی) مہربانی ہے کہ آپؐ (بحیثیت نبیؐ) ایسے لوگوں کو (برے انجام سے) خبردار کر رہے ہیں جن کے پاس آپ سے پہلے (مدتوں تک) کوئی سمجھانے، ڈرانے والا نہیں آیا تھا تاکہ یہ سنبھل جائیں۔ ورنہ تو انہوں نے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے مصیبت آنے پر ضرور یہ کہنا تھا: ''ہمارے پروردگار! آپ نے ہمارے پاس (اپنا) کوئی رسول کیوں نہ بھیج دیا کہ ہم (اس کے ذریعے) آپ کی باتیں مان کر مسلمان ہو جاتے؟''

سچا دین..... قرآن اور آپؐ لیکن اب جبکہ ہماری طرف سے (قرآن اور آپؐ کی صورت میں) ان کے پاس سچا دین آچکا ہے تو (اعتراضاً) کہہ رہے ہیں کہ اس (رسولؐ) کو موسیٰ کی طرح (ایک ہی مرتبہ کتاب) عطا کیوں نہیں ہوئی؟ کیا یہ اس سے پہلے موسیٰ کو ملنے والی (کتاب) کا یہ کہہ کر انکار نہیں کر چکے کہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کر رہے ہیں اور (صاف) کہہ چکے ہیں کہ ہم (ان میں سے) کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپؐ انہیں کہئے: اچھا، اگر تم (اپنے اس دعوے میں) سچے ہو (کہ تورات اور قرآن سچی کتابیں نہیں) تو تم اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ (انسانوں کی) رہنمائی کرنے والی ہو، تو میں اُسے مان لوں گا۔ لیکن اگر یہ لوگ آپ کا چیلنج قبول نہ کریں تو سمجھ لیں کہ یہ لوگ (حق کے نہیں) صرف اپنی من مرضی کے پیروکار ہیں۔ چنانچہ اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی من مرضی کرتا پھرے؟

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ ع ٥
وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا النصف
اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا
عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ
لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْٓا
اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ ۭ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا
قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
حَتّٰى يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا
مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

یقیناً اللہ ایسے خود سر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے۔ بہر حال ہم (قرآن کے ذریعے) انہیں لگاتار حق بات پہنچا رہے ہیں تاکہ یہ اس پر عمل کریں۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی' وہ تو اسے مان بھی رہے ہیں بلکہ جب انہیں یہ (قرآن) سنایا جاتا ہے تو وہ (فوراً) کہتے ہیں: ''ہم اسے مانتے ہیں۔ واقعی یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے حق اور سچ ہے۔ ہم تو اسے پہلے ہی مانے بیٹھے ہیں۔'' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں حق پر ثابت قدم رہنے کی وجہ سے دُہرا (Double) اجر دیا جائے گا کیونکہ یہ لوگ (ہمیشہ) برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں' جو کچھ (مال و متاع) ہم نے انہیں عطا کر رکھا ہے، اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں بلکہ (بے ہودہ باتیں کرنے والوں سے) یہ کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں: ''ہمارے اعمال ہمارے کام آئیں گے، اپنے اعمال کا تم خمیازہ بھگتو گے۔ ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔''

ہدایت آپؐ کے اختیار میں نہیں (اے پیغمبر!) یہ حقیقت ہے کہ جسے آپؐ چاہیں، اُسے آپؐ ہدایت نہیں دے سکتے۔ ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہیں، ہدایت دے دیتے ہیں کیونکہ ہدایت کے مستحق لوگوں کو وہی جانتے ہیں۔

معاشی نقصان کے ڈر سے راہ ہدایت اختیار نہ کرنے کا بہانہ کرنے والوں کو جواب

نافرمانی پر رزق دے رہے ہیں، فرمانبرداری پر کیوں نہیں دیں گے؟ (کفار مکہ) یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم آپؐ کے ساتھ ہو کر راہ ہدایت اختیار کر لیں تو ہمیں سر زمین (مکہ) سے نکال دیا جائے گا۔ (آپؐ ان سے پوچھیں) کیا ہم نے انہیں (ان کی نافرمانی اور شرک کے باوجود مکہ جیسے) محفوظ مقام میں جہاں ہر طرح کا امن و سکون ہے جگہ نہیں دے رکھی؟ جہاں ہر قسم کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔ ہماری مہربانی سے (بیٹھ بٹھائے انہیں ہر طرح کا) سامان زندگی میسر آ رہا ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ پھر بھی (اتنی موٹی بات) نہیں سمجھ رہے (کہ فرمانبرداری کرنے پر لازماً اپنا فضل و احسان جاری رکھیں گے)۔

معیشت پر اترانے والے تباہ و برباد ورنہ (نافرمانی کرنے پر تو) ہم نے بے شمار بستیاں جنہیں اپنی معیشت پر بڑا ناز تھا تباہ و برباد کر کے رکھ دیں۔ وہ دیکھ لو، ان کے گھر (کھنڈرات کی صورت میں اجڑے) پڑے ہیں۔ ان کے (تباہ ہونے کے) بعد شاید ہی وہاں کوئی آباد ہوا ہو۔ آخر ہم ہی ان کے (مالک و) وارث ہیں۔

دنیا و آخرت کی کامیابی کی بنیاد معیشت نہیں، اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری یاد رکھو، آپؐ کے پروردگار مرکزی بستی میں (اپنا) پیغمبر جو (وہاں کے لوگوں کو) اُن کی باتیں سنائے بھیجے بغیر بستیوں کو تباہ و برباد نہیں کیا کرتے اور بستیوں کو تباہ بھی اُس وقت کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے نافرمانی و زیادتی پر اتر آئیں۔ (لوگو!) سن رکھو، تمہیں جو کچھ بھی (ساز و سامان) ملا ہوا ہے

شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِیَ
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫
مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾
وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى
وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

وہ دنیا کی محض (چند روزہ) زندگی کی رونق اور فائیدہ کے لئے ہے۔

معیشت کو ایمان و اعمال پر ترجیح دینے والے عقل کے اندھے ہیں۔ ورنہ (ایمان و اطاعت کی صورت میں) اللہ کے ہاں جو (آخرت میں ملنے والا سازو سامان) ہے وہ بدرجہا بہتر اور دائمی ہے۔ تم کیوں نہیں عقل سے کام لیتے (ہوئے اس کا اہتمام کرتے)؟ اچھا، ذرا بتاؤ تو سہی، وہ شخص جسے ہم نے (ہمیشہ کی عیش و خوشی کی جگہ جنت کا) اچھا وعدہ دیا ہے اور وہ وعدہ اس کے حق میں لازماً پورا ہونے والا ہے۔ کیا وہ اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیاوی زندگی کا سازو سامان عطا کر رکھا ہے مگر وہ قیامت کے روز (اللہ کے سامنے) مجرم کی حیثیت سے پیش ہونے والا ہے؟

دنیاوی مفادات کے لئے کفر و شرک میں پھنسے رہنے والے آخر پچھتائیں گے وہ دن (قریب) ہے جب اللہ تعالیٰ انہیں بلا کر پوچھیں گے ''وہ لوگ کہاں ہیں جنہیں تم میرا شریک سمجھتے تھے؟'' (شریک سمجھے جانے والے) جن (کے جہنم میں جانے) کا فیصلہ ہو چکا ہوگا وہ (خود) بول اٹھیں گے: ''اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ جیسے ہم خود گمراہ تھے، ایسے ہی ہم نے انہیں بھی گمراہ کر دیا۔ اب ہم آپ کے سامنے ان سے اظہار لاتعلقی کرتے ہیں (کہ ہمارا ان سے عابد و معبود کا کوئی تعلق نہیں) ویسے بھی یہ ہماری اطاعت و بندگی نہیں کرتے تھے (بلکہ اپنے مفادات کے پجاری تھے)۔'' پھر ان (شریک کرنے والوں) سے کہا جائے گا کہ اپنے ان شریکوں کو (مدد کے لئے) بلاؤ (تاکہ وہ تمہیں ہمارے عذاب سے بچائیں)۔ چنانچہ وہ انہیں (مدد کے لئے) بلائیں گے لیکن وہ (شریک) انہیں کوئی جواب نہ دیں گے۔ پھر عذاب سامنے دیکھ کر (سب کے سب پچھتاتے ہوئے کہیں گے): ''کاش! وہ (دنیا میں) صحیح راستے پر چلتے۔'' پھر اُس وقت اللہ تعالیٰ ان سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے: '' اچھا، تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟'' تو (اب) اُن کی زبانیں گنگ ہو جائیں گی اور وہ ایک دوسرے سے بھی کوئی بات نہ کر سکیں گے۔ البتہ جو شخص (دنیا ہی میں شرک سے) توبہ تائب ہو کر (ہماری باتیں) مان جائے اور نیک اعمال کرتا رہے تو اُسے کامیابی کی توقع ہو سکتی ہے۔

سب مفادات اللہ کے اختیار میں (اے پیغمبرؐ!) یاد رکھیں، آپؐ کے پروردگار جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، جو چاہتے ہیں منتخب کرتے ہیں۔ لوگوں کو (ان کے انتخاب میں دخل دینے کا) کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شرکیہ حرکتوں سے بالکل پاک اور انتہائی بلند و برتر (ذات) ہیں۔ آپؐ کے پروردگار ان (کے خیالات و اعتراضات) کو جو اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں یا ظاہر کر رہے ہیں خوب جانتے ہیں۔ اللہ تو وہ ذات ہے جن کے سوا (کائنات میں) کوئی صاحب اختیار نہیں۔ انہی کے لئے دنیا و آخرت میں حمد و ثنا ہے (ہر جگہ، ہر چیز پر) انہی کا حکم چلتا ہے اور (سب کے سب محاسبے کے لئے) انہی کے پاس واپس جائیں گے۔ ان (منکروں، مشرکوں) سے پوچھیں ''دیکھو تو سہی اگر اللہ قیامت کے دن تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات ہی طاری فرما دیں تو

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾
وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا
مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ
ع ۷ ۱۵ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ع ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ
قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ
مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ق اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ
لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ
اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ
كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ
عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ
الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ

اللہ کے سوا کون ایسا صاحب اختیار ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟ تم (ان سچی باتوں کو) کیوں نہیں سنتے؟ ان سے (یہ بھی) پوچھیں: دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ روز قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے دن ہی چڑھائے رکھیں تو اللہ کے علاوہ کون صاحب اختیار ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں آرام کرسکو؟ تم (ایسے بڑے بڑے حقائق کو) کیوں نہیں دیکھتے؟ یاد رکھو' یہ ان کی رحمت (و مہربانی) ہے کہ وہ تمہارے لئے رات دن (دونوں باری باری) لا رہے ہیں کہ (رات کو) آرام (بھی) کرو اور (دن میں اپنے) کاروبار (بھی) کرتے رہو شاید کہ اس طرح (ان کے) شکرگزار (بندے) بن جاؤ۔ یقین رکھو، وہ دن (بہت جلد آرہا ہے جب) اللہ ان (مشرکوں) کو مخاطب فرما کر پوچھیں گے: کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک سمجھا کرتے تھے؟ پھر ہم ہر امت سے (ان کے نبی کو بطور) گواہ ان کے سامنے لاکر فرمائیں گے: ''(شرک کرنے پر) اپنی دلیل پیش کرو۔'' اس وقت انہیں سمجھ آجائے گی کہ (دنیا میں) اللہ کی بات ہی حق اور سچ تھی اور ان کی اپنی گھڑی ہوئی جھوٹی باتیں ان کے کسی کام نہ آئیں گی۔

مفادات کا بندہ قارون ..... زمین میں دھنسا دیا گیا اصل میں (Originally) قارون موسیٰ کی قوم سے تعلق رکھتا تھا لیکن وہ (دنیاوی مفادات کی خاطر) ان کے خلاف ہو (کر فرعون سے مل) گیا حالانکہ ہم نے اسے اتنے خزانے عطا فرما رکھے تھے کہ اُن کی چابیاں طاقتور لوگوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھاتی تھی۔ مگر جب اس کی قوم نے اُسے سمجھایا کہ (اپنے مال و دولت پر) فخر نہ کریں کیونکہ فخر کرنے والے اللہ کو پسند نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ نے آپ کو جو (مال و دولت) عطا کیا ہے اسے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرکے جنت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور دنیا میں رہتے ہوئے اپنی ذاتی ضروریات پر بھی (جائز حد تک) خرچ کرتے رہیں۔ جیسے اللہ نے (مال دے کر) آپ پر احسان فرمایا ہے اسی طرح آپ بھی (ان کی مخلوق پر خرچ کرکے ان کے ساتھ) نیکی و بھلائی کریں۔ (اللہ کی نافرمانی کرکے) دنیا میں بدمعاشی وغنڈہ گردی نہ کریں۔ یقیناً اللہ کو غنڈے و فسادی لوگ پسند نہیں ہیں۔ وہ (جواب میں) کہنے لگا: ''یہ مال و دولت تو مجھے اپنے ذاتی ہنر (و محنت) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے (اس میں کسی کا کیا احسان ہے؟)۔'' کیا اُسے معلوم نہیں تھا کہ اللہ اس سے پہلے پچھلی قوموں میں سے کتنے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو طاقت اور سرمائے میں اس سے کہیں بڑھ کر تھے۔ یاد رہے (ہلاکت سے پہلے)

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۷۸ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ط
قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ
اُوْتِىَ قَارُوْنُ لا اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝۷۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ج وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝۸۰ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝۸۱ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ
بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ج لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ط
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۲ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا ع ۸ ۱۱
لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝۸۴ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى
مَعَادٍ ط قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۸۵ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

ایسے مجرموں سے کبھی ان کے جرائم کے متعلق جرح و تفتیش نہیں کی جاتی (بلکہ اچانک دھر لئے جاتے ہیں)۔ چنانچہ (ایک دن ایسا ہوکہ) وہ اپنی پوری ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا (یہ دیکھ کر) دنیاوی زندگی کے حریص لوگ (حسرت سے) کہنے لگے: ''کاش! ہمیں بھی یہ کچھ مل جاتا جو قارون کو میسر ہے۔ یہ شخص واقعی بہت ہی خوش قسمت ہے۔'' مگر جن لوگوں کو حقیقت کی سمجھ عطا ہوئی تھی وہ انہیں کہنے لگے: ''افسوس ہے آپ لوگوں پر! اللہ نے (اپنے) ماننے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لئے جو اجر و بدلہ (جنت میں) رکھا ہے وہ اس (قارون کے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے مگر یہ اجر و انعام انہیں ملے گا جو (دنیا میں ایمان اور نیک اعمال پر) ثابت قدم ہیں۔'' پھر (ایک روز) ہم نے قارون کو اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا تو کوئی اس کا (حامی) گروہ ایسا نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں (اُسے بچانے کے لئے) اس کی مدد کرتا، نہ ہی وہ خود اپنے آپ کو بچا سکا۔ اس کا یہ انجام دیکھ کر وہی لوگ جو کل تک اُس جیسا بننے کی آرزو کر رہے تھے کہنے لگے: ''ہائے افسوس! (ہماری عقل پر) واقعی اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتے ہیں بڑھا دیتے ہیں اور (جس کا چاہتے ہیں) کم کر دیتے ہیں۔ اگر وہ ہم پر خصوصی مہربانی نہ فرماتے تو ہمیں بھی (قارون کے ساتھ ہی زمین میں) دھنسا دیتے۔ واقعی نافرمان لوگ کبھی اچھے انجام کو نہیں پہنچ سکتے۔''

جنت کے حصول کے لئے: اللہ کی فرمانبرداری لازمی آخرت کا گھر (جنت) ہم ان لوگوں کو عطا کریں گے جو نہ تو دنیا میں (ہمارے احکام سے) سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی (ہماری نافرمانی کر کے) فساد بپا کرتے ہیں۔ حقیقتاً اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کا انجام ہی اچھا ہے۔ (یاد رکھو) جو شخص (قیامت کے دن ہمارے پاس) اچھے اعمال لے کر آئے گا' اسے اُن سے بہتر (کم از کم دس گنا بدلہ) عطا ہوگا' لیکن جو شخص برائی لیکر (ہمارے حضور) پیش ہوگا تو ایسے برائیاں کرنے والے لوگ اپنی (دنیا میں) کی ہوئی کرتوتوں کے مطابق ہی سزا پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حاکم مطلق: قرآن و سنت ان کا دستور (اے پیغمبرؐ!) جس (اللہ) نے اس قرآن (پر عمل اور اس کی دعوت) کو آپؐ پر فرض فرمایا ہے۔ وہ لازماً آپ کو (فاتح کی حیثیت سے مکہ) واپس لائیں گے۔ (جو لوگ آپؐ کو باپ دادا کے مذہب پر نہ چلنے کی وجہ سے گمراہ خیال کرتے ہیں) انہیں بتائیں کہ میرے پروردگار خوب جانتے ہیں (کہ ان کی طرف سے) کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ آپ کو ہرگز توقع نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل ہوگی

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ۝٨٦
وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ
إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝٨٧ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ
إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ قف كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٨٨ ع

سُورَةُ الْعَنكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تِسْعٌ وَسِتُّونَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

الم ۝١ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ
لَا يُفْتَنُونَ ۝٢ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ
اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝٣ أَمْ حَسِبَ
الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝٤
مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ط وَهُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٥ وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ط
إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝٦ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ
الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا ط وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

لیکن یہ تو محض آپؐ کے پروردگار کی مہربانی ہے (کہ انہوں نے یہ آپؐ پر نازل فرمائی ہے) اس لئے آپ کبھی بھی (اس قرآن کے) منکروں کے حمایتی نہ بنیں اور نہ ہی یہ (بے ایمان) لوگ کبھی آپ کو اللہ کے احکام پر جو آپ کے پاس آچکے ہیں عمل کرنے سے روک دیں بلکہ آپ (پوری جرأت و استقامت سے انہیں) اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہیں اور کبھی بھی مشرکوں کا ساتھ نہ دیں اور نہ کبھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے حاکم و معبود سے دعائیں، التجائیں کریں کیونکہ ان کے علاوہ کوئی حاکم و معبود ہے ہی نہیں (ویسے بھی) اُن کی ذات کے علاوہ ہر چیز (عنقریب) فنا ہونے والی ہے (ہمیشہ اور ہر چیز پر) انہی کی حکومت و حکمرانی ہے۔ آخر کار تم (سب لوگوں نے محاسبے کے لئے) انہی کے پاس واپس جانا ہے۔

باب: ۲۹ (مکی) عنکبوت (مکڑی) آیات: ۶۹ رکوع: ۷

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

دنیا حق و باطل کی آزمائش گاہ

ہر انسان کی آزمائش لازمی الف، لام، میم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم (اللہ پر) ایمان پر رکھتے ہیں، کہنے پر ہی (جنت جانے کے لئے) چھوڑ دیئے جائیں گے؟...... یعنی ان کی کوئی آزمائش نہ ہوگی؟ حالانکہ ہم نے ان سے پہلے (گزرے ہوئے) لوگوں کو (بھی) آزمایا تھا۔ اب (ان میں سے بھی جو ایمان کے دعوے میں سچے) ہیں انہیں لازماً اللہ تعالیٰ ظاہر فرمائیں گے اور جھوٹے لوگوں کو بھی ننگا کریں گے۔ کیا بدکردار لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ ہم سے بچ نکلیں گے۔ یہ ان (لوگوں) کی بہت ہی بڑی سوچ ہے (جس میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے)۔ ہاں، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید (اور شوق) رکھتا ہے (وہ ایمان و نیک اعمال کے ذریعے اس کی تیاری کرتا رہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت (ملاقات) لازماً آنے والا ہے۔ اس سلسلے میں وہ تمہاری سب باتیں سنتے اور تمہارے سب اعمال و کردار کو جانتے ہیں۔ اس لئے جو شخص بھی کوشش و محنت کر رہا ہے وہ اپنے ہی فائیدے کے لئے محنت کوشش کر رہا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو دنیا والوں کی (محنت کوشش کرنے یا نہ کرنے کا ذاتی طور پر) کوئی فائیدہ و نقصان نہیں۔ البتہ جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں ہم ضرور اُن کی برائیاں نظر انداز کرکے انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے لیکن (ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ) اگر وہ تمہیں میرے ساتھ (کسی دوسرے کو) شریک کرنے کے لئے دباؤ ڈالیں جس کا تمہارے پاس (سرے سے) کوئی جواز نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِينَ ﴿٩﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ
لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ
الْعٰلَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِينَ ﴿١١﴾
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ
خَطٰيٰكُمْ ۖ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِينَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ
لَكٰذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَ
لَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا ع
إِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ فَأَخَذَهُمُ
الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِينَةِ وَ
جَعَلْنٰهَا آيَةً لِلْعٰلَمِينَ ﴿١٥﴾ وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْثٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ

تو ان کی بات بالکل نہ مانیں (یاد رکھیں آخر کار) تم (سب) نے میرے پاس ہی واپس آنا ہے۔ اس وقت میں تمہاری سب کرتوتوں کی قلعی کھولوں گا۔ اس کے برعکس جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں۔انہیں ہم لازماً (آخرت میں) نیک کردار لوگوں میں شامل فرمائیں گے (دنیا میں) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں (جو زبانی طور پر تو) کہتے ہیں کہ ہم بھی اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن جب اللہ کی خاطر انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کی دی ہوئی تکلیف کو اللہ کا عذاب سمجھ لیتے ہیں (اور کافروں سے جا ملتے ہیں)۔ لیکن اگر اللہ کی مدد آجائے (تو مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں سے چیخ چیخ کر) کہتے ہیں: ''ہم بھی تو آپ کے ساتھی ہیں۔'' (انہیں بتائیں، صرف تمہاری ہی کیا) کیا اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے لوگوں کی نیتوں کو نہیں جانتے؟ (سن رکھو!) اللہ اس طرح (سچے) مسلمانوں کو بھی ظاہر کیا کرتے ہیں اور منافقوں کو بھی ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کے لئے کافروں کا ہتھکنڈہ کافر (اپنے رشتے دار) مسلمانوں سے یہ بھی کہتے ہیں کہ (تم اسلام چھوڑ کر) ہمارے طریقے پر چلو (اگر یہ گناہ ہے تو) ہم تمہارے گناہ اٹھا لیں گے۔حالانکہ یہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائیں گے۔ یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں۔ ہاں' یہ اپنے (گناہوں کے) بوجھ بلکہ اپنے بوجھ کے ساتھ ساتھ دوسرے (لوگوں کے گناہوں کے) بوجھ بھی (جنہیں یہ گمراہ کرتے رہے ہیں) ضرور اٹھائیں گے (اسکے علاوہ) جو جھوٹ گھڑ گھڑ کر پھیلا رہے ہیں اُس کی بھی قیامت کے روز ضرور ان سے باز پرس ہوگی۔

نوحؑ کو ماننے والے کامیاب اس طرح (آزمائش کے لئے) ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (اپنا رسول بنا کر) بھیجا۔وہ ان میں ساڑے نو سو سال (دعوت و تبلیغ کا کام کرتے) رہے لیکن (آخر ہمارے) احکام نہ ماننے پر طوفان نے انہیں آگھیرا۔ پھر ہم نے نوحؑ اور کشتی (میں سوار ہونے) والوں کو (اس طوفان سے) بچالیا۔اب تک ہم نے اس واقعہ کو ساری دنیا کے لوگوں کے لئے عبرت کا (سامان و) نشان بنا رکھا ہے۔

ابراہیمؑ کی آزمائش میں کامیابی

ابراہیمؑ کی قوم کو دعوت توحید اسی طرح ابراہیم (بھی آزمائے گئے) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو اور ان کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ اگر سمجھو تو یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر جن جن کی تم اطاعت و بندگی کر رہے ہو وہ تو محض جھوٹ موٹ کے گھڑے ہوئے بت ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تم جن جن کی اطاعت و بندگی کر رہے ہو وہ تمہیں وسائل زندگی عطا کرنے کا (سرے سے) کوئی اختیار نہیں رکھتے (تمہیں وسائل تو اللہ ہی مہیا فرماتے ہیں) اس لئے اللہ ہی سے (یہ) وسائل مانگا کرو

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ
كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٨﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ۚ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾
وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ۧ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ
اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ
بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا
لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ۙ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ
اِلٰى رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

انہی کی اطاعت و بندگی کرو انہی کے شکر گزار (بندے) بن کر رہو (کیونکہ آخرکار) تم نے انہی کے پاس واپس جانا ہے۔ لیکن اگر تم (میری باتوں کو) جھٹلاتے ہو تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی کئی امتیں (اپنے اپنے رسولوں کو) جھٹلا چکی ہیں۔ بہرحال رسولؐ کا کام تو صرف (امت تک اللہ کے پیغام) پہنچانا ہے (لوگوں کو ایمان پر لے آنا اُس کی ذمہ داری نہیں)۔

آخرت کا محاسبہ لازمی کیا تم لوگ یہ نہیں دیکھ رہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تخلیق کی ابتدا فرماتے ہیں پھر بار بار اُسے دہراتے ہیں۔ یہ کام اُن کے لئے انتہائی آسان ہے۔ انہیں کہہ دیں۔ کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھ لو کہ کس طرح اللہ نے مخلوق کی ابتدا فرمائی تھی، پھر وہی آخرت میں دوبارہ (اسے اپنے سامنے جواب دہی کے لئے) پیدا فرمائیں گے۔ کیونکہ وہ تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ جسے چاہیں گے (نافرمانی کی وجہ سے) سزا دیں گے اور جسے چاہیں گے (اطاعت کرنے پر) معاف فرمائیں گے۔ بہرحال، تم (سب) نے انہی کے پاس واپس جانا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تم نہ تو زمین میں (چھپ کر) اور نہ ہی آسمان میں (اُڑ کر) اللہ سے بچ سکتے ہو کیونکہ ان کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حامی ہے اور نہ کوئی تمہارا مددگار۔ یاد رکھو جو لوگ (دنیا میں) اللہ کے احکام اور (آخرت میں محاسبے کے لئے) ان کے سامنے حاضر ہونے کو نہیں مانتے، یہی لوگ (قیامت کے دن) میری رحمت سے محروم رہیں گے، انہی کے لئے (اُس روز) دردناک سزا ہے۔

آگ سے بچ نکلنے کے بعد ابراہیمؑ کا قوم سے خطاب (یہ ساری باتیں سننے کے بعد) ابراہیمؑ کی قوم کا جواب اِس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اِسے قتل کرو (یہ کیسی باتیں کرتا ہے؟) یا اسے (زندہ ہی) آگ میں جلا دو (چنانچہ انہیں آگ میں پھینک دیا گیا) مگر اللہ تعالیٰ نے (اپنی قدرت سے) انہیں اُس آگ سے بچا لیا۔ یقیناً اس واقعہ میں مسلمانوں کے لئے (اللہ کی قدرت و حکمت کی بے شمار) نشانیاں ہیں۔ (آگ سے بچ جانے کے) بعد ابراہیمؑ نے فرمایا: ''(لوگو!) تم نے دنیا کی زندگی میں تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کو آپس کی محبت و عقیدت کا مرکز بنا لیا ہے مگر (یاد رکھو!) قیامت کے روز تم سب ایک دوسرے کا انکار کرتے ہوئے ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا سب کا ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہوگا، لیکن اس وقت تمہاری کوئی بھی مدد نہ کر سکے گا۔''

اللہ کی طرف سے ابراہیمؑ کو انعام و اکرام (ان کا یہ خطاب سن کر ان کے بھتیجے) لوطؑ ان پر ایمان لے آئے اور ابراہیمؑ نے اعلان فرمایا: میں اپنے پروردگار (کے حکم سے ملک شام) کی طرف ہجرت کر رہا ہوں (میرے لئے تو) وہی ہر طرح کا اختیار رکھنے والے اور ہر معاملے کی حقیقت و مصلحت کو سمجھنے والے ہیں۔ (وطن چھوڑنے کے بعد) ہم نے انہیں اسحٰقؑ (بیٹا) اور

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ ع ٣ ٨ ١٥

اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۚ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۤ

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

یعقوب (پوتا) عنایت فرمائے نیز نبوت اور کتابوں (کے نزول) کا سلسلہ انہی کی نسل میں جاری فرما دیا۔ انہیں دنیا میں بھی ان کی نیکیوں کا (اچھا) بدلہ عطا فرمایا آخرت میں بھی وہ (ہمارے) نیک ترین بندوں میں شامل ہوں گے۔

آزمائش میں ناکامی پر قوموں کی تباہی

قوم لوطؑ کی ہلاکت لوطؑ کو بھی (ہم نے ان کی قوم کی آزمائش کے لئے بحیثیت نبی بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: ''تم ایسا بے حیائی کا کام (لونڈے بازی) کر رہے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا (ہائے! ہائے!!) کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں سے صحبت کرتے ہو! اس طرح (ولادت و نسل کا فطری) راستہ ہی بند کر رہے ہو۔ یہاں تک (بے حیا ہو چکے ہو) کہ اپنی عام مجلسوں میں (اعلانیہ) یہ بدمعاشی کر رہے ہو۔'' لیکن ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہنے لگے: ''(جاؤ) اگر سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔'' لوطؑ نے دُعا کی: ''پروردگار! ان بدمعاش لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرمائیں۔'' چنانچہ اس سلسلے میں ہمارے فرشتے (پہلے) ابراہیمؑ کے پاس (بیٹے کی) خوش خبری لے کر پہنچے (ساتھ ہی) انہیں بتانے لگے کہ ہم دراصل اُس (لوطؑ کی) بستی کے رہنے والوں کو تباہ کرنے آئے ہیں کیونکہ یہ انتہائی بدکردار لوگ ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ''اس میں تو لوطؑ (بھی) موجود ہیں۔'' وہ کہنے لگے: ''ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہاں کون کون رہتا ہے۔ لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو ہم ضرور بچائیں گے، مگر ان کی بیوی پیچھے رہ (کر تباہ ہو) جانے والوں میں شامل ہوگی۔'' پھر جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غم زدہ اور پریشان ہوگئے۔ لیکن فرشتے (انہیں) کہنے لگے: ''آپ نہ خوف زدہ ہوں نہ غم زدہ۔ ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچائیں گے، مگر آپ کی بیوی (ہلاک ہونے کے لئے) باقی لوگوں میں شامل ہوگی کیونکہ ہم اس بستی والوں پر ان کی بدکرداریوں کی سزا میں آسمان سے (پتھروں کی بارش) کا عذاب لا رہے ہیں۔'' پھر (دیکھ لو) ہم نے سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے لئے اس (الٹی ہوئی سدوم کی) بستی کو صریح نشان عبرت بنا رکھا ہے۔

يَعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾
وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا
بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ
اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ
مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ
الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَىْءٍ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

قومِ شعیبؑ کی ہلاکت اس طرح (اہل) مدین (کی آزمائش کے لئے) اُن کے (برادری) بھائی شعیب کو (پیغمبر کی حیثیت سے بھیجا گیا) تو انہوں نے فرمایا: ''بھائیو! اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرکے آخرت (میں کامیابی) کی فکر کرو۔ دیکھو، (اللہ کے نافرمان بن کر) دنیا میں غنڈہ گردی نہ کرتے پھرو۔'' مگر انہوں نے شعیبؑ کو جھٹلا دیا، چنانچہ سخت زلزلے نے انہیں آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں (مردہ ہوکر) اوندھے پڑے رہ گئے۔

دیگر قوموں اور بڑی بڑی شخصیتوں کی ہلاکت اسی طرح عاد اور ثمود قومیں بھی (ہماری نافرمانی کرنے پر ہلاک ہوئیں) اور اُن کے گھر (کھنڈرات کی صورت میں شام کے راستے میں) تمہارے سامنے کھلے پڑے ہیں، کیونکہ شیطان نے ان کی بدکرداریاں انہیں خوشنما کرکے دکھائیں اور انہیں صحیح راستے پر چلنے سے روک دیا حالانکہ (دنیاوی لحاظ سے) وہ بڑے سمجھ دار لوگ تھے۔ اسی طرح قارون، فرعون اور ہامان (بھی ہلاک ہوئے) اس کے باوجود کہ (انہیں سمجھانے کے لئے) موسیٰؑ ان کے پاس بڑے واضح دلائل لے کر آئے تھے لیکن انہوں نے اکڑ خانی دکھائی مگر (پھر ہماری سزا سے) بچ نہ سکے۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اس کے جرائم (کی سزا) میں پکڑ لیا، پھر ان میں سے کسی پر پتھر برسانے والی تیز ہوا بھیجی (جیسے عاد)، کسی کو زبردست دھماکے نے آلیا (جیسے ثمود)، کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (جیسے قارون) اور ان میں بعض کو (دریا میں) غرق کر دیا (جیسے فرعون و ہامان اور ان کے ساتھی) بہر حال اللہ نے کسی پر ظلم نہیں فرمایا، مگر وہ لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم و زیادتیاں کرتے رہے۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی سہارا نہیں وہ لوگ جو اللہ کے علاوہ (دوسروں کو اپنا) کارساز بناتے ہیں، ان کی مثال مکڑی کی طرح ہے جو (اپنی حفاظت کے لئے جالے کا) گھر بناتی ہے حالانکہ گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہے۔ کاش! لوگ اس حقیقت کو سمجھ جائیں (کہ غیر اللہ ان کے کسی کام نہیں آسکتے)۔ بہرحال، اللہ کو (خوب) معلوم ہے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر کن کن چیزوں سے دُعائیں، التجائیں کر رہے ہیں جبکہ (سب) اختیار کے مالک (اور سب کے) کام بنانے والے صرف وہی (اکیلے) ہیں۔ اس طرح ہم لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے یہ مثالیں بیان فرما رہے ہیں اور انہیں علم (اور سمجھ) رکھنے والے لوگ ہی سمجھتے ہیں۔

آسمانوں و زمین کے پیدا کرنے کا مقصد: لوگوں کی آزمائش (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں و زمین کو (لوگوں کی آزمائش کے) خاص مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جو لوگ (اس حقیقت کو) ماننا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ (ہماری) بہت بڑی دلیل ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ
هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾
اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

آزمائش میں کامیابی کے لئے اللہ و رسول کی فرمانبرداری' قرآن کا پڑھنا اور نماز کی ادائیگی لازمی

(اے پیغمبرؐ!) جو کتاب آپ کو عطا ہوئی ہے اسے پڑھتے اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہیں۔ یقیناً (صحیح) نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اور یہی اللہ کا سب سے بڑا ذکر ہے۔ بہر حال' تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو' اللہ اُسے جانتے ہیں۔ (مسلمانو!) یہودیوں' عیسائیوں سے بحث مباحثہ نہ کیا کرو' اگر کبھی (مجبوراً) کرنا ہی پڑے تو نہایت ہی شائستہ و شستہ انداز میں کرو۔ البتہ ان میں سے جو لوگ زیادتی کریں (انہیں ترکی بہ ترکی جواب دینے میں کوئی ہرج نہیں) انہیں (صاف) کہہ دیں کہ جو کچھ ہماری طرف (محمدؐ کے ذریعے) نازل ہوا اور جو (کبھی) تمہاری طرف (تمہارے پیغمبروں کے ذریعے) نازل ہوا تھا' ہم تو اُسے مانتے ہیں۔ ہمارے اور تمہارے حاکم و معبود ایک (اللہ) ہی ہیں اور ہم انہی کے فرمانبردار ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! جس طرح ہم نے آپؐ سے پہلے پیغمبروں پر کتابیں نازل فرمائی تھیں) اُسی طرح اب ہم نے آپؐ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ اسی لئے (حق پسند) یہودی' عیسائی اِسے مان رہے ہیں۔ اسی طرح ان (مشرکین عرب) میں سے بھی (سمجھ دار لوگ) اِسے مانتے جا رہے ہیں۔ صرف ہٹ دھرم لوگ ہی ہماری باتوں کے منکر ہیں۔ (قرآن نازل ہونے سے پہلے اے پیغمبرؐ!) آپ نہ کوئی کتاب پڑھ (پڑھا) سکتے تھے اور نہ ہی آپ اپنے دائیں ہاتھ سے لکھا کرتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو (قرآن نازل ہونے پر) ان بے دین لوگوں کو شبہ ہو سکتا تھا (کہ شاید قرآن اس نے خود ہی گھڑ لکھ لیا ہے)۔ مگر اب قرآن کی واضح آیات جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں' ان کا انکار بے انصاف (ڈنڈی مار) لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ اب وہ (اعتراضاً) کہتے ہیں کہ اس (پیغمبرؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانیاں (معجزے) کیوں نہیں اترے؟ انہیں بتائیں کہ معجزے (نشانیاں بھیجنا یا نہ بھیجنا) صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ میں تو صرف (اللہ کے نافرمان لوگوں کو بُرے انجام سے) واضح طور پر خبردار کرنے والا ہوں۔ کیا ان کے لئے یہ (معجزہ' نشانی) کافی نہیں کہ ہم نے آپؐ پر یہ قرآن نازل فرما دیا ہے جو انہیں پڑھ پڑھ کر سنایا جا رہا ہے جو ماننے والوں کے لئے سراسر (اللہ کی) رحمت اور (اُن کی طرف سے) نصیحت ہے۔ (اگر پھر بھی اسے نہ مانیں تو) انہیں بتا دیں کہ میرے اور تمہارے درمیان (بطور) گواہ اللہ ہی کافی ہیں جو آسمانوں و زمین کی ہر بات کو جانتے ہیں۔ یاد رکھو! جو لوگ جھوٹ موٹ کو تو مانتے ہیں لیکن اللہ (کی باتوں) کا انکار کرتے ہیں' یہی لوگ (دنیا و آخرت میں) سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ
الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ
وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ قف
ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ
اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

عذاب اچانک آیا کرتا ہے نیز یہ لوگ آپؐ سے جلدی عذاب (لانے) کے لئے کہہ رہے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ اگر (اس کے آنے کا اللہ کی طرف سے) وقت مقرر نہ ہوتا تو کبھی کا ان پر آچکا ہوتا۔ (تسلی رکھیں) وہ یقیناً (اپنے وقت پر) اچانک ہی انہیں بے خبری میں آدبوچے گا۔ عذاب جلدی لے آنے کا آپؐ سے (بار بار) مطالبہ کر رہے ہیں حالانکہ دوزخ ان بے ایمانوں کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ (انہیں پتہ) اس روز (چلے گا) جبکہ عذاب انہیں (سر کے) اوپر سے بھی ڈھانپ لے گا اور پاؤں کے نیچے سے بھی (پکڑ لے گا) اُس وقت انہیں کہا جائے گا کہ لو اب اپنی (دنیاوی) کرتوتوں کے مزے چکھتے رہو۔

اپنا دین بچاؤ' وطن کی پروا نہ کرو اے میرے مسلمان بندو! (اگر تم کسی جگہ آزادی سے میری اطاعت و بندگی نہ کرسکو تو) میری زمین بہت وسیع ہے (ہجرت کر کے کسی ایسی جگہ چلے جاؤ) جہاں میری اطاعت و بندگی کرتے رہو۔ (اپنی جان بچانے کی بجائے ہمیشہ اپنا ایمان بچانے کی فکر کیا کرو کیونکہ) ہر شخص نے (کسی نہ کسی روز) مر جانا ہے۔ پھر تم سب نے (محاسبے کے لئے) ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے۔ وہاں ہم ان لوگوں کو جو (دنیا میں ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے' جہاں نیچے (دودھ، شہد، شیریں پانی اور لذیذ شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں' وہ ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ نیک اعمال کرنے والوں کو جو (دنیا میں) اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہوئے (دین پر) ڈٹے رہتے ہیں بہترین اجر و انعام ملنے والا ہے!

اپنے ایمان بچاؤ' رزق کی فکر نہ کرو یاد رکھو! کتنے ہی ایسے جانور ہیں جو اپنا رزق ساتھ ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے' لیکن اللہ انہیں بھی اور تمہیں بھی (سب کو) رزق مہیا فرما رہے ہیں۔ وہ تو سب کی سنتے اور سب کچھ جانتے ہیں۔

کفار و مشرکین اللہ کو مانتے ہیں' اللہ کے احکام نہیں مانتے (اے پیغمبرؐ!) اگر آپ ان (کفار و مشرکین جو مسلمانوں کو ایمان لانے کی وجہ سے ستا رہے ہیں) سے پوچھیں کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا فرمایا ہے؟ سورج اور چاند کو (کس نے مخلوقات کی) خدمت میں لگا رکھا ہے؟ تو وہ ضرور یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ (انہیں پوچھیں پھر حق کو چھوڑ کر) تم کدھر بھٹکے پھر رہے ہو؟ دراصل اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی (جب) چاہتے ہیں روزی بڑھا دیتے ہیں اور (جب) چاہتے ہیں اس کی روزی کم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو (بندے کی) ہر ضرورت و مصلحت سے واقف ہیں۔ اور گر آپ ان (کفار و مشرکین) سے سوال کریں کہ کون آسمان سے پانی برسا کر خشک و بنجر زمین کو آباد کرتا ہے تو وہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ۔ انہیں بتائیں کہ اللہ کا شکر ہے (تم نے حقیقت کو تسلیم کر لیا) مگر ان میں سے اکثر لوگ (پھر بھی شرک سے بچنے کے لئے)

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا
رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ
اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

عقل سے کام نہیں لیتے۔ بہر حال' یہ دنیا کی زندگی (جس کے چکر میں اللہ کے احکام کی پروا نہیں کر رہے) محض (دل) بہلاوا اور کھیل تماشا ہے' جبکہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ کاش! یہ لوگ (اس حقیقت کو) سمجھ جائیں۔

مشرکوں کی احسان فراموشیاں لیکن (ان مشرکوں) کا حال یہ ہے کہ جب کشتی میں سوار ہو (کر کسی بھنور میں پھنس) جاتے ہیں تو اللہ ہی کو سب اختیارات کا مالک سمجھتے ہوئے خالص انہی سے (مدد کے لئے) دعائیں' فریادیں' کرتے ہیں، مگر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو اُسی وقت پھر (دوسروں کو ان کا) شریک ٹھہرانے لگتے ہیں (کہ فلاں کے طفیل' فلاں کے صدقے ہم بچ نکلے) اس طرح ہمارے کئے ہوئے احسانات پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ خیر' (کوئی بات نہیں' چند روز) مزے کر لیں۔ جلد ہی انہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ کیا یہ لوگ دیکھ نہیں رہے کہ ہم نے حرم پاک (خانہ کعبہ) کو ان کے لئے امن کا گہوارہ بنا رکھا ہے جبکہ اس کے ارد گرد لوگ (آئے دن) لوٹے اور قتل کئے جا رہے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں کو مان رہے اور اللہ کے احسانات کا انکار کر رہے ہیں؟ (کیا یہ اس کا خمیازہ نہیں بھگتیں گے؟) یاد رکھو! وہ شخص (دنیا میں) سب سے بڑا مجرم ہے جو اللہ پر جھوٹے الزام لگاتا ہے یا جب سچی بات اس کے پاس آتی ہے تو اُسے جھٹلا دیتا ہے کیا (خیال ہے) ایسے بے ایمان کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہونا چاہیے؟ ان کے برعکس جو لوگ ہماری خاطر (دین کی سر بلندی کے لئے) کوشش محنت کر رہے ہیں' ہم لازماً ان کے لئے اپنے (کامیابی اور ترقی کے) راستے کھولیں گے۔ (وہ) یقین رکھیں کہ اللہ نیک کردار لوگوں کے ساتھ ہیں۔

باب: ۳۰ (مکی) | الروم: رومی عیسائی | آیات: ۶۰ رکوع: ۶

اللہ کے نام سے شروع ہے' جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کی باتیں' وعدے اور پیش گوئیاں حق اور سچ

رومیوں کے دوبارہ غلبے کی پیش گوئی الف' لام' میم۔ عرب کے ہمسایہ (ملک) میں رومی عیسائی (آتش پرست ایرانیوں سے) شکست کھا گئے ہیں لیکن یہ (رومی) لوگ اپنی شکست کے چند سال بعد ضرور (ایرانیوں پر) غالب آ جائیں گے۔ اس واقعہ سے پہلے بھی (فتح و شکست کا) اختیار اللہ ہی کو تھا اور اس کے بعد بھی (انہی کو اختیار ہے) علامت یہ ہے کہ جس وقت (رومی دوبارہ غالب ہوں گے اسی وقت) مسلمان بھی اللہ کی مدد سے (مکہ کے مشرکوں کو شکست دے کر) بہت خوش ہو رہے ہوں گے۔ (یاد رکھو!) اللہ جس کی چاہتے ہیں مدد فرماتے ہیں کیونکہ وہی سب اختیارات کے مالک (اور) خصوصی احسانات فرمانے والے ہیں۔ یہ (پیش گوئی) اللہ کا وعدہ ہے (اور) اللہ کبھی بھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا
مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧ اَوَلَمْ
يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ
مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا
وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا
السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ اَللّٰهُ ع
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝١١ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٢ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا
بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝١٣ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝١٤
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝١٥
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗىِٕكَ فِي
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝١٦ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝١٧

لیکن اکثر لوگ (ہمارے وعدوں پر) یقین نہیں رکھتے (کیونکہ) وہ دنیاوی زندگی کے ظاہری حالات و اسباب ہی کو (سب کچھ) سمجھتے ہیں۔ جبکہ (انجام کار) آخرت سے بالکل ہی بے خبر ہیں۔

اللہ کی باتیں نہ ماننے والے اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں کیا ان لوگوں نے خود کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے تو آسمان و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ایک خاص مقصد اور ایک خاص مدت تک کے لئے پیدا فرمایا ہے؟ اس کے باوجود اکثر لوگ اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہونے کے ہی منکر ہیں۔ کیا یہ لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں (کھنڈرات دیکھ کر ضرور) معلوم ہوتا کہ ان سے پہلے لوگوں کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیا بڑا انجام ہو چکا ہے؟ حالانکہ وہ لوگ قوت و طاقت میں ان (موجودہ لوگوں) سے کہیں بڑھ کر تھے اور زمین کو کاشت کرنے اور اِسے آباد کرنے میں بھی ان سے زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ مگر جب انہی میں سے ان کے پاس (ہمارے) رسول واضح دلائل لے کر آئے (تو انہوں نے ان کا انکار کر دیا اور تباہ ہو کر رہ گئے) ورنہ اللہ تو ایسے نہیں ہیں کہ ان پر ظلم فرماتے بلکہ وہ لوگ خود ہی (نافرمانی اور شرک کر کے) اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ پھر (دیکھ لیں) جن لوگوں نے برائیاں کی تھیں ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ وہ لوگ اللہ کی باتیں جھٹلایا اور ان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

ساری انسانیت صرف دو گروہوں: اللہ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں میں تقسیم یقین رکھو، اللہ ہی مخلوقات کو پہلی بار پیدا فرماتے ہیں، پھر وہی (قیامت کے روز) دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔ اس کے بعد تم (سب) ان کے پاس واپس (حاضر) ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو جس دن قیامت بپا ہوگی، تو نافرمان لوگ حیران و پریشان رہ جائیں گے کیونکہ نہ تو ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی ہوگا بلکہ یہ (خود بھی سارا منظر دیکھ کر) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔ یاد رکھو، جس دن قیامت بپا ہوگی، اُس دن لوگ (اعمال و کردار کے لحاظ سے دو بڑے) گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پھر جو لوگ (دنیا میں ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کرتے رہے ہیں، اُن کی جنت میں خوب آؤ بھگت ہوگی، لیکن جو لوگ (دنیا میں) ہماری باتوں اور آخرت میں (محاسبے کے لئے ہمارے سامنے) حاضری کا (عملاً) انکار کرتے اور انہیں جھٹلاتے رہے، وہ (ہر وقت) عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿١٨﴾
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾
وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ ع ضَرَبَ

ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ قابل تعریف یاد رکھو کہ آسمانوں و زمین میں (ہر جگہ) اللہ ہی قابل تعریف ہیں' اس لئے صبح و شام، دوپہر اور سہ پہر انہی کی تسبیح (وتعریف) کرتے رہو۔ وہی مردے سے زندہ (جیسے انڈے سے چوزہ) اور زندہ سے مردہ (جیسے مرغی سے انڈہ) نکالتے ہیں۔ اور (وہی) خشک و بے آباد زمین کو (بارش کے ذریعے) سیراب و آباد کرتے ہیں۔ یاد رکھو' اسی طرح تم لوگ بھی (مرجانے کے بعد قیامت کو جزاوسزا کے لئے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

اللہ کی قدرت وحکمت کی نشانیاں و دلائل

ایک انسان سے بے شمار انسان پیدا فرمانا اس طرح اللہ کی (قدرت وحکمت کی بے شمار) نشانیوں میں ے ایک نشانی یہ ہے کہ انہوں نے تمہیں (شروع میں ایک انسان کی صورت میں) مٹی سے پیدا فرمایا تھا۔ مگر اب تم انسان ہی انسان (پیدا ہو کر دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو۔

راحت وسکون کے لئے بیویاں بنانا اسی طرح ان کی (قدرت کی بے شمار) نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ انہوں نے تمہاری اپنی ہی جنس سے تمہارے لئے بیویاں پیدا فرمائی ہیں تاکہ تمہیں ان سے راحت وسکون حاصل ہو۔ اسی سلسلے میں انہوں نے تمہارے درمیان آپس میں پیار و محبت رکھ دیا ہے۔ یقیناً اس (بات) میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے بے شمار دلائل ہیں۔

انسانی زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا اسی طرح آسمانوں وزمین کا پیدا کرنا' تمہاری زبانوں اور رنگوں کا (ایک دوسرے سے) مختلف ہونا بھی اُن کی (قدرت وحکمت کی) نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے یقیناً اس (نکتے) میں اہل علم کے لئے کئی دلائل ہیں۔

رات کو سونا اور دن کو کاروبار کرنا اسی طرح رات کو تمہارا سونا اور دن کو تمہارا معاشی دوڑ دھوپ کرنا بھی اُن کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے۔ یقیناً اس میں (توجہ سے بات) سننے والوں کے لئے کئی دلائل ہیں۔

بنجر و بے آباد زمین آباد کرنا اسی طرح اُن کی (قدرت وحکمت کی) یہ بھی ایک نشانی ہے کہ وہ تمہیں خوف واُمید کے ساتھ (آسمانی) بجلی کی چمک دکھاتے ہیں اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعے خشک و بنجر زمین سیراب وآباد فرماتے ہیں۔ یقیناً اس میں (بھی) عقل مند لوگوں کے لئے کئی دلائل ہیں۔

آسمانوں وزمین کا بغیر ستونوں کے کھڑے ہونا اور یہ بھی اُن کی (قدرت وحکمت کی) ایک نشانی ہے کہ آسمانوں و زمین (بغیر کسی ستون، سہارے کے) اُن کے حکم سے (اپنی اپنی جگہ) کھڑے ہیں۔ پھر وہی جب تمہیں زمین سے (زندہ ہو کر اپنے سامنے آنے کے لئے) ایک ہی آواز دیں گے تو تم (فوراً) اُسی وقت نکل آؤ گے' اِس لئے کہ آسمانوں و زمین انہی کی ملکیت اور سب کے سب انہی کے تابع ہیں۔ یقیناً سب مخلوقات کو پہلی مرتبہ بھی انہی نے پیدا فرمایا تھا پھر (قیامت کے دن) دوبارہ بھی وہی انہیں پیدا فرمائیں گے اور یہ کام ان کے لئے بے حد آسان ہے۔ یاد رکھو' آسمانوں و زمین میں انہی کی (عظمت و) شان سب سے [illegible] بلند و برتر ہے کیونکہ وُہی (ہر طرح سے) صاحب قوت و اختیار اور (اپنی مخلوقات کی) تمام ضروریات و مصلحتوں سے واقف ہیں۔ (اے مشرکو!)

لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم
مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ
كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٨﴾
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي
مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٩﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ
حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ
اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ
إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ
أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا
أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ

مشرکین خواہش کے بندے، عقل کے اندھے اللہ تمہیں (سمجھانے کے لئے) خود تمہارے ہی متعلق ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ اس مال و دولت میں جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے کیا تمہارے اپنے غلام، نوکر اس میں تمہارے شریک ہیں؟ کیا تم اس میں انہیں (اپنے) برابر مالک سمجھتے ہو؟ کیا تم بھی ان سے اسی طرح ڈرتے ہو، جس طرح انہیں اپنے آپ سے ڈراتے ہو؟ اس طرح ہم اپنے (توحید کے) دلائل عقل سے کام لینے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں۔ لیکن یہ مشرکین پھر بھی کسی دلیل کے بغیر ہی اپنی من مرضی کئے جا رہے ہیں۔ بہرحال اللہ جسے (اُس کی خواہش پرستی کی وجہ سے) گمراہ کر دیں، اُسے کون صحیح راستے پر لا سکتا ہے؟ یاد رکھو، ایسے (گمراہ) لوگوں کا (اللہ کے مقابلے میں) کوئی مددگار نہیں۔

اسلام: سب لوگوں کے لئے مستقل نظام زندگی اس لئے (اے پیغمبرؐ!) آپ سب (جھوٹے مذاہب) سے منہ موڑ کر صرف اصل دین (اسلام) کی طرف متوجہ ہو جائیں جو اللہ کا (اپنا) تیار کردہ (دین) ہے (اور) اسی پر انہوں نے سب لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔ اللہ کے اس بنائے ہوئے دین میں کسی ترمیم و تنسیخ کی گنجائش نہیں۔ یہی (سب انسانوں کے لئے) اصل اور مستقل نظام زندگی ہے، مگر اکثر لوگ (اس حقیقت کو) سمجھ ہی نہیں رہے۔ (بہرحال) آپ لوگ اسی (دین) کی پیروی کرتے رہیں اور کبھی بھی مشرکوں میں شامل نہ ہوں جو اپنے (اصل) دین سے الگ ہو کر فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔ ہر فرقے کے پاس جو (اور جیسا دین) ہے، اسی میں خوش اور مست ہے۔

کفار و مشرکین کے کردار کا تضاد (لوگوں کا حال عجیب ہے کہ سچے دین کو مانتے نہیں) مگر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو خالص اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر کے ان سے دعائیں، التجائیں کرتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت سے انہیں (اس مصیبت سے) نکال دیتے ہیں تو فوراً ہی ان میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے شریک ٹھہرانے لگتے ہیں (کہ فلاں کے طفیل ہم بچ گئے) جس کا صاف مطلب ہمارے ان پر کئے ہوئے احسان کی ناشکری (و ناقدری) ہے۔ خیر، (کوئی بات نہیں، چند روز) مزے کر لیں۔ جلد ہی انہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل فرمائی ہے جو انہیں (شرک پر) آمادہ کر رہی ہے اور اس کی بنیاد پر (یہ اللہ کے) شریک ٹھہرا رہے ہیں؟ حالانکہ جب ہم ان لوگوں کو اپنی کسی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو یہ بے حد خوش ہو جاتے ہیں، مگر جب انہیں ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً ہی (ہم سے) مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

سب وسائل زندگی اللہ کے اختیار میں کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ دراصل اللہ ہی جس کے چاہتے ہیں وسائل زندگی بڑھاتے ہیں اور (جس کے چاہتے ہیں) کم کر دیتے ہیں؟ درحقیقت اس (کمی بیشی) میں (ہمارے) ماننے والوں کے لئے (ہماری قدرت و حکمت کے) بے شمار دلائل ہیں۔ اس لئے آپ (اپنے مال میں سے)

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۳۸ وَمَآ اٰتَيْتُمْ
مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۳۹
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ
مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۴۰ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي ع ۴
النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۴۱ قُلْ
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۴۲ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۴۳
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
يَمْهَدُوْنَ ۴۴ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۴۵ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۴۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا

مال و دولت بڑھانے اور اسے نقصان سے بچانے کا طریقہ قریبی رشتہ دار، غریب اور مسافر کو اس کا حق دیتے رہیں۔ اللہ کی رضا مندی چاہنے والوں کے لئے یہی طریق کار بہتر ہے اور یہی لوگ (آخر کار اپنے مقصد حصول جنت میں) کامیاب ہوں گے۔ اس کے برعکس تم لوگ جو سودی کاروبار کرتے ہو کہ (اس سے) لوگوں کے مال بڑھیں تو (اس طرح) اللہ کے ہاں (مال) نہیں بڑھتے بلکہ اللہ کی خوشنودی کے لئے تم میں سے جو لوگ (صدقہ و) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے مال (ضرور) کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

شرک سے پاک ذات کے شریک کیوں؟ (یاد رکھو) اللہ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے تمہیں پیدا فرمایا، پھر وہی تمہیں ہر طرح کا سامان زندگی عطا فرما رہے ہیں۔ پھر وہی تمہیں موت دیں گے، پھر وہی تمہیں (قیامت کو) دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔ کیا تمہارے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکے؟ (بہرحال) وہ ان کی شرکیہ حرکتوں سے بالکل بری و برتر ہیں۔

دنیا میں فتنہ و فساد کی اصل وجہ اللہ کی نافرمانی انسانوں کی بدکرداریوں کی وجہ سے (دنیا میں ہر جگہ) خشکی اور تری میں (فتنہ و) فساد پھیل چکا ہے جس کے نتیجے میں انہیں (فی الحال) ان کی بعض نافرمانیوں (کی سزا) کا مزہ چکھایا جا رہا ہے تاکہ (کفر و شرک سے) باز آجائیں۔ (اے پیغمبرؐ!) انہیں بتائیں کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھ لو کہ تم سے پہلے لوگوں کا جو زیادہ تر مشرک ہی تھے، کیا (برا) انجام ہو چکا ہے؟ اس لئے (اے پیغمبرؐ!) آپ (عملی لحاظ سے) اپنی پوری توجہ اصل اور مستقل دین (اسلام) کی طرف رکھیں، اس سے پہلے کہ وہ (قیامت) کا دن آجائے جس کی اللہ کی طرف سے ٹل جانے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اس روز لوگ الگ الگ (دو) گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ جو (دنیا میں) کفر رہا ہے اُس کے کفر کا اُسے ہی نقصان ہوگا۔ البتہ جو نیک اعمال کر رہے ہیں وہ اپنے ہی فائیدے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنی باتیں ماننے اور نیک اعمال کرنے والوں کو اپنی مہربانی سے (بھرپور) جزا عطا فرمائیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنے نافرمانوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اللہ کی قدرت و حکمت کے عقلی و نقلی دلائل

ہواؤں کا چلانا (نافرمانو!) سنو، ان کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوش خبری دینے کے لئے بھیجتے ہیں، پھر (انہی ہواؤں کے ذریعے) تمہیں اپنی رحمت (بارش) سے نوازتے ہیں۔ پھر (انہی کے ذریعے) اپنے حکم سے تمہاری کشتیاں چلاتے ہیں، پھر (ان کشتیوں کے ذریعے بحری تجارت کرکے تم اپنی معاش حاصل کرتے ہو، نیز (ان کے ذریعے سیر و سیاحت کرکے) تم ان کے شکرگزار (بندے) بن سکتے ہو۔

نافرمان قوموں سے انتقام اس بات کو سمجھانے کے لئے ہم نے آپؐ سے پہلے بھی اپنی اپنی قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے

اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ
اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا
لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ
الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ
ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع
اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ
وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ
مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ

جوان (قوموں) کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تھے،مگر جن جن لوگوں نے ہماری نافرمانیاں کیں' ہم نے ان سے انتقام لیا۔ کیونکہ ان کے مقابلے میں ہم پر لازم تھا کہ اپنے ماننے والوں کی مدد کریں۔

بارش برسانا اور اس کے اثرات اللہ ہی ان ہواؤں کو چلاتے ہیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ پھر وہ ان بادلوں کو جیسے (اور جس طرف) چاہتے ہیں، آسمان میں پھیلاتے ہیں اور (بعض مرتبہ) ان کے ٹکڑے ٹکڑے فرما دیتے ہیں۔ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے اندر سے پانی ٹپکنے لگتا ہے۔ جسے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں برسا دیتے ہیں۔ بارش برسنے پر وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں جو اس کے برسنے سے پہلے بالکل مایوس ہو چکے تھے پھر اللہ کی اس رحمت (و بارش) کے اثرات دیکھیں کہ کس طرح بنجر و بے آباد زمین کو (اللہ) سیراب و آباد فرماتے ہیں۔ یقیناً (قیامت کے روز) وہی مردوں کو زندہ فرمائیں گے کیونکہ وہ تو سب کچھ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ایسی (گرم یا ٹھنڈی) ہوا بھیج دیں، جس سے ان کی (ہری بھری) فصل زرد (و تباہ) ہوجائے تو ایسا ہونے پر (یہی بارش سے خوش ہونے والے لوگ) سراسر کفر بکنے لگتے ہیں۔

اللہ کی قدرت کو نہ ماننے والے اندھے، بہرے، مردے بہرحال (اے پیغمبرؐ!) آپؐ نہ تو ان مردہ (دل) لوگوں کو (اپنی حق بات) سنا سکتے ہیں، نہ ہی ان (سن کر، ان سنی کرنے والے) بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں خصوصاً جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے جارہے ہوں اور نہ ہی آپ ان (عقل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر سیدھے راستے پر لا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہیں جو ہماری باتیں مان کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

انسانی زندگی کے مراحل اللہ ہی وہ ذات ہیں جو تمہیں کمزوری کی حالت (بچپن) میں پیدا فرماتے ہیں۔ پھر اس کمزوری کے بعد (جوانی کی) قوت عطا کرتے ہیں۔ پھر اس قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا طاری فرمادیتے ہیں۔ وہ تو جو چاہتے ہیں' پیدا فرماتے ہیں۔ یقیناً وہی (سب کی سب حالتوں سے) واقف (اور سب) طاقتوں کے مالک ہیں۔

نافرمانوں کو قیامت میں کوئی بہانہ کام نہ آئے گا یاد رکھو، جس دن قیامت برپا ہوگی، نافرمان لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) چند منٹوں سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) دھوکے میں پڑے رہے لیکن جو لوگ علم و ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہیں وہ (انہیں) جواب دیں گے کہ تم تو اللہ کے حکم سے حشر تک ٹھہرے رہے ہو

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ
لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٧﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ

اور (آج) یہ وہی روزِ حشر ہے، جسے تم نہیں مانتے تھے۔ چنانچہ اس روز نہ تو ان بے ایمانوں کو کوئی عذر بہانہ کام آئے گا اور نہ ہی انہیں توبہ تائب ہونے کا موقع دیا جائے گا۔

ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی ہم نے تو ان لوگوں کو (سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائی ہیں (مگر وہ سمجھتے ہی نہیں) بلکہ (اے پیغمبرؐ!) اگر آپؐ (انہیں قائل کرنے کے لئے) ان کے پاس کوئی نشانی بھی لے آئیں تو پھر بھی یہ نافرمان یہی کہیں گے: ''(ہم نہیں مانتے) تم تو نرے فراڈی ہو۔'' اس طرح (دراصل) اللہ تعالیٰ ضدی لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیا کرتے ہیں (کہ حق بات قبول ہی نہ کرسکیں) بہرحال آپؐ حق پر ڈٹے رہیں یقیناً اللہ کا وعدہ (قیامت) سچا ہے (دیکھنا، ہوشیار رہنا) کہیں اس کے منکر آپ کو ڈگمگا (کر آپ کو سچے موقف سے ہٹا) نہ دیں۔

باب:۳۱ (مکی) | **لقمان** | **آیات:۳۴: رکوع:۴**

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قرآن کی رہنمائی قبول کرنے والے کامیاب الف، لام، میم۔ یہ حکمت و دانائی (سکھانے والی) کتاب کی باتیں ان نیک کردار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت (کا باعث) ہیں جو پابندی سے نماز ادا کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے (آئی ہوئی) ہدایت پر گامزن ہیں اور یہی (آخرت میں) کامیاب ہوں گے۔

دین کا مذاق اڑانے والوں کو دردناک سزا لیکن ان کے برعکس، لوگوں میں وہ شخص (نضر بن حادث) بھی موجود ہے جو لوگوں کو اللہ کے دین سے گمراہ کرنے اور اس (سچے دین) کا مذاق اڑانے کے لئے (عراق و شام سے) گانے بجانے کا سامان خرید کر لایا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلیل کر دینے والی سزا (تیار) ہے کیونکہ جب بھی (سمجھانے کے لئے) ہماری باتیں اُسے سنائی جاتی ہیں تو وہ اکڑتا ہوا منہ پھیر کر چل دیتا ہے، جیسے اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ گویا اس کے کان میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں۔ بہرحال آپؐ اُسے دردناک سزا سے آگاہ کر دیں۔ ہاں، جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک کام کر رہے ہیں ان کے لئے نعمتوں بھرے باغات (تیار) ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔

حارث

فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝١٠ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ
الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١١ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝١٢ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ
وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝١٣
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّ
فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝١٤ وَ
اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٥ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي
السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝١٦
يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ

یہ (ان سے) اللہ کا سچا وعدہ ہے جو صاحب اختیار اور (وعدہ پورا کرنے کا) طریقہ خوب جانتے ہیں۔

مشرک بلا دلیل گمراہی میں (دیکھ نہیں رہے کہ) انہی نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کھڑا کیا ہوا ہے، انہی نے زمین میں بڑے بڑے پہاڑ (میخوں کی طرح) گاڑھ رکھے ہیں تا کہ تمہیں لے کر ہچکولے نہ کھاتی رہے اور اسی (زمین) میں ہر طرح کے جانور پھیلا رکھے ہیں اور ہم ہی نے آسمان سے پانی برسا کر اس میں ہر طرح کی عمدہ عمدہ نباتات اُگائی ہیں...... یہ سب چیزیں تو اللہ نے پیدا فرمائی ہیں...... اب (ذرا) مجھے وہ چیزیں دکھاؤ، جو ان کے علاوہ (دوسروں) نے پیدا کی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مشرک لوگ صریح گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔

حکمتِ لقمانؑ

اللہ کا شکر واطاعت ہم نے لقمانؑ کو (حقیقت کی) سمجھ عطا فرمائی تھی کہ وہ اللہ (کی نعمتوں) کا شکر ادا کیا کرے۔ دراصل جو بھی شخص اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اُس کی شکرگزاری کا خود اسے ہی فائدہ ہے۔ مگر جو شخص (اللہ کی) ناشکری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو (اُس کی) کوئی پرواہ نہیں، وہ تو خود ہی قابل تعریف ہیں۔

تربیت اولاد یاد ہے جب لقمانؑ اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کیونکہ شرک (دنیا میں) سب سے بڑا گناہ ہے۔'' یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ (حسن سلوک کی) تاکید فرمائی ہے خصوصاً اس کی والدہ نے اُسے (۹ ماہ تک) تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اُسے دودھ چھڑانے میں لگ گئے۔ اسی لئے وہ میرا بھی اور اپنے والدین کا بھی (ہمیشہ) احسان مند رہے۔ آخر کار (مرنے کے بعد) میرے پاس ہی واپس آنا ہے...... لیکن اگر وہ (والدین) تمہیں مجبور کریں کہ میرے ساتھ کسی (دوسرے) کو شریک کر، جس کا تمہارے پاس کوئی جواز نہیں تو ان کی بات ہرگز نہ مان...... البتہ دنیاوی معاملات میں جائز حد تک اُن کا ساتھ دے۔ مگر دینی معاملات میں اُس شخص کے طریقے پر چل، جو میری اطاعت و بندگی کر رہا ہے۔ آخر کار (مرنے کے بعد) تم (سب) نے میرے پاس ہی واپس آنا ہے، میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے ہو۔

اللہ کا علم وقدرت ''میرے بیٹے! اگر (تمہارا عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو خواہ وہ کسی چٹان کے اندر (چھپا ہوا) ہو یا آسمانوں (کی پہنائیوں) میں یا زمین (کی گہرائیوں) میں کہیں بھی ہو (اعمال کا حساب فرماتے وقت) اللہ اُسے ضرور لا حاضر کریں گے کیونکہ وہ تو انتہائی باریک بین اور باخبر ذات ہیں۔''

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین ''اے میرے بیٹے! باقاعدگی سے نماز ادا کر۔ (لوگوں کو) اچھے کاموں کی تلقین اور برے کاموں سے منع کیا کر اور (اس سلسلہ میں) جو بھی مصیبت تم پر آپڑے (اللہ کی خاطر) برداشت کیا کر۔

عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ ع
مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ
بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى
وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ
السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ
كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ
وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

یادرکھ، ان کاموں کو (ساری زندگی) پورے حوصلے و ہمت سے کرتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

بری عادتوں، باتوں سے بچنا نیز لوگوں سے کبھی بھی منہ پھیر کر بات نہ کر اور نہ ہی زمین میں اکڑ کر چل کیونکہ اللہ کسی اکڑباز، شیخی خورے کو پسند نہیں فرماتے، بلکہ اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور (بات کرتے وقت) اپنی آواز (ہمیشہ) آہستہ رکھ کیونکہ سب آوازوں سے زیادہ بری گدھے کی آواز ہے۔

سب انسانوں کے لئے اللہ کی شریعت کی پابندی لازمی کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ اللہ نے آسمانوں و زمین کی سب چیزیں تمہاری خدمت میں لگا کر تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں مکمل فرما رکھی ہیں؟ اس کے باوجود کئی لوگ کسی علمی، عقلی یا الہامی دلیل کے بغیر اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں، لیکن جب انہیں اللہ کی نازل کردہ شریعت کی پیروی کے لئے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو ان باتوں کی پابندی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو (چلتے ہوئے) پایا ہے۔ (ان سے پوچھیں؟) کیا پھر بھی انہی کی پیروی کرو گے، اگر شیطان انہیں بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف بلا رہا ہو؟ یاد رکھو، جو شخص اپنے آپ کو ہر لحاظ سے اللہ (کی شریعت) کے حوالے کردے اور عملاً وہ نیک کردار ہو تو واقعی ایسے شخص نے انتہائی مضبوط سہارا تھام لیا کیونکہ سارے معاملات کے فیصلے اللہ کے اختیار میں ہیں۔ لیکن (اے پیغمبرؐ!) جو شخص آپ کی لائی ہوئی شریعت کا انکار کرتا ہے۔ اس کے انکار سے آپؐ پریشان نہ ہوں۔ (آخر) ان سب (بے ایمانوں) نے ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے۔ ہم انہیں ان کی کرتوتوں سے آگاہ کریں گے کیونکہ اللہ تو ان کے دلی رازوں سے بھی واقف ہیں۔ ہم تو انہیں صرف تھوڑی سی مدت مزے کرنے کا موقع دے رہے ہیں، پھر انہیں (ہمیشہ کے لئے) سخت سزا میں جھونک دیں گے۔

لوگو! اللہ کو جانو، پہچانو ویسے اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو لازماً جواب دیں گے "(جناب!) اللہ نے۔" انہیں بتائیں۔ اللہ کا شکر ہے (تم نے زبانی تو حقیقت کو تسلیم کر لیا) مگر ان میں سے اکثر لوگ (عملاً) اس حقیقت کو نہیں مانتے۔ (کوئی مانے، نہ مانے) آسمانوں و زمین میں جو کچھ بھی ہے، سب کے مالک اللہ ہیں۔ (وہ ذاتی نفع نقصان سے) بے پروا، ہر لحاظ سے قابل تعریف ہیں۔ بلکہ اگر زمین کے سارے درختوں کی قلمیں بن جائیں اور سارے سمندر سیاہی بن جائیں جسے مزید سات سمندر (سیاہی) مہیا کریں مگر اللہ کی باتیں پھر بھی لکھنے میں نہ آسکیں گی۔ کیونکہ

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٧﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ تَرَ ع ١١
اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا
اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا
يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا
يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ
نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿٣٤﴾ ع ١٢

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

الٓمّٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اللہ تو ایسی قدرتوں، حکمتوں والی ذات ہیں (جن کی کوئی حدو انتہا نہیں)۔ (لوگو!) ان کے لئے تمہارا (سب کا) پیدا کرنا اور تمہارا (مرنے کے بعد دوبارہ) زندہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص کا (پیدا کرنا اور زندہ کرنا)۔ یقیناً اللہ (سب کچھ) سنتے، دیکھتے ہیں۔

اللہ کے علاوہ سب معبود جھوٹے اور باطل کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ اللہ دن میں رات اور رات میں دن داخل فرماتے ہیں۔ سورج اور چاند کو انہی نے کام میں لگا رکھا ہے اور ہر ایک وقت مقررہ تک اپنا اپنا کام کئے جارہا ہے۔ یاد رکھو، لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ کو اس کی پوری پوری خبر ہے۔ یہ سب کچھ اس بات کا ثبوت ہے کہ درحقیقت اللہ ہی (کائنات میں) سب کچھ کرنے والے ہیں، ان کے علاوہ جن جن سے لوگ دعائیں، فریادیں کرتے ہیں وہ (سب) جھوٹ اور باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی سب سے اعلیٰ و بالا اور سب سے بزرگ و برتر ہیں۔

مشرکوں کی وعدہ خلافیاں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ دریاؤں' سمندروں میں کشتیاں، جہاز (محض) اللہ کے فضل و کرم سے چل پھر رہے ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں۔ یقیناً کشتیوں اور بحری جہازوں کی آمدو رفت میں (ہمارے) ہر صبر، شکر کرنے والے شخص کے لئے (ہماری قدرت کی کئی) نشانیاں، دلائل موجود ہیں خصوصاً (سمندر میں سفر کرتے وقت) جب طوفانی موجیں سائبانوں کی طرح انہیں چاروں طرف سے) گھیر لیتی ہیں تو اس وقت انتہائی خلوص دل سے (مدد کے لئے) اللہ ہی سے دعائیں التجائیں کرتے ہیں، مگر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ ہی اپنے وعدے پر قائم رہتے ہیں باقی (سب) وعدہ خلاف، بے ایمان ہماری (قدرت کی) نشانیوں کا انکار کر جاتے ہیں۔

فکر آخرت لوگو! (دنیا میں) اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچ جاؤ اور اس (قیامت کے) دن کی فکر کرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آسکے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کا ذرا بھر بھی بدلہ چکا سکے گا۔ (یاد رکھو) اللہ کا (قیامت کا) وعدہ بالکل صحیح اور سچا ہے۔ اس لئے نہ تو تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں ڈالے (کہ اس کی رنگنیوں میں کھو جاؤ) اور نہ ہی وہ بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں کسی دھوکے میں مبتلا کرے (کہ جو کچھ چاہے کرتے رہو اللہ بڑے معاف کرنے والے، مہربان ہیں)۔

غیب کی چابیاں یاد رکھو، قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے (کہ کس سال آئے گی؟) وہی (جس وقت چاہتے ہیں) بارش برساتے ہیں۔ ماؤں کے پیٹوں میں جو کچھ (بھی نر یا مادہ ہے) اُسے بھی وہی جانتے ہیں۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ (خود) کل کیا کرے گا اور نہ ہی کسی شخص کو یہ علم ہے کہ وہ کس جگہ مرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ (ان سب باتوں کو جانتے (اور ان سے) باخبر ہیں۔

باب: ۳۲ (مکی) — سجدہ — آیات: ۳۰ رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قرآن ...... شہنشاہ کائنات کا فرمان الف، لام، میم۔ یہ کتاب تو واقعی شہنشاہ! کائنات کی طرف سے آئی ہے۔ کیا لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ

اَفْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط
مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ط اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸
ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ
ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ط بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ
ع ۱ / ۱۱ / ۱۴ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

اس شخص (محمدؐ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے) بلکہ یہ واقعی آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آئی ہے تاکہ آپؐ (اس کے ذریعے) ان لوگوں کو (برے انجام سے) خبردار کر دیں جن کے پاس آپ سے (مدتوں) پہلے تک کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا ممکن ہے کہ یہ (لوگ) صحیح راستے پر آجائیں۔

دنیا کی منصوبہ بندی اللہ (جن کے آپؐ رسول اور نمائندے ہیں) وہ ذات ہیں جنہوں نے آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کو چھ دن میں پیدا فرمایا اور اس کے بعد وہ (خود) عرش پر جلوہ فرما ہو گئے۔ ان کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی و مددگار ہے اور نہ ہی کوئی سفارشی۔ پھر کیا عقل سے کام نہیں لوگے؟ وہی آسمان سے زمین تک (دنیا کے) تمام معاملات کی منصوبہ بندی فرماتے ہیں اور جس کی تکمیلی (وتفصیلی) رپورٹ ایک دن کے اندر اندر جو تمہارے حساب سے ہزار سال کا ہوتا ہے (کارکن فرشتوں کے ذریعے) اوپر ان کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ یہی (اللہ) سب پوشیدہ اور ظاہر حالات کو جاننے والے ہیں، سب قوت و اختیار کے مالک ہیں انتہائی مہربان ہیں جنہوں نے جو چیز بنائی خوب بنائی ہے۔

انسان کی ابتدا و ارتقاء انہوں نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع فرمائی۔ پھر اس کی نسل (جسم سے) نچڑے ہوئے گندے پانی (منی کے قطرے) سے چلائی۔ پھر انہوں نے اس کے (جسمانی) ڈھانچے کو مکمل و درست فرما کر اس میں اپنی روح پھونکی اور پھر تمہیں (سننے کے لئے) کان (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سوچنے سمجھنے کے لئے) دل (دماغ) عطا فرمائے (مگر پھر بھی اُن کا) احسان کم ہی مانتے ہو۔

اللہ کی قدرت کا انکار کرتے رہے تو قیامت کو پچھتاؤ گے بلکہ (الٹا) کہتے ہیں: کیا جب ہم (مرکر) مٹی میں مل گئے تو کیا ہم نئے سرے سے (دوبارہ) پیدا کئے جائیں گے؟ دراصل یہ لوگ (قیامت کو) اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونے ہی کے منکر ہیں۔ انہیں بتائیں کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے تمہاری روحیں (نکال کر) اپنے قبضے میں کر لیتا ہے پھر (حشر میں) تم اپنے پروردگار کے پاس حاضر کر دیئے جاؤ گے۔ (اے پیغمبرؐ!) کاش! آپ وہ منظر دیکھ سکیں۔ جب یہ نافرمان لوگ سر جھکائے اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے (کہہ رہے) ہوں گے: ''ہمارے پروردگار! ہم نے (اپنا انجام) خوب دیکھ لیا، (اپنا نتیجہ) خوب سن لیا۔ ہمیں آپ (ایک دفعہ، دنیا میں) واپس بھیج دیں۔ (اب) ہم نیک کام ہی کریں گے۔ ہم (آپ کی سب باتیں) مانتے ہیں۔'' (جواب ملے گا) اس طرح (نتیجہ سامنے دکھا کر یا زبردستی) اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہی ہدایت دے دیتے (لیکن یہ جبری ہدایت مقصد نہیں) اب تو میری وہ بات (بذریعہ آزمائش و امتحان) سچی ثابت ہوگئی، جو میں نے (شروع ہی میں) فرما دی تھی کہ میں نے انسانوں اور جنوں سے اکٹھے جہنم بھرنا ہے۔ اس لئے آج کی (میرے سامنے اس) حاضری کو بھلا دینے کی سزا کا مزہ چکھو۔

هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا
يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ السجدة
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ وقف غفران
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ
رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ۟ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

ہم بھی (اب) تمہیں بھول رہے ہیں۔لہٰذا اپنی (دنیاوی) کرتوتوں کی سزا میں دائمی سزا کے مزے چکھتے رہو۔"

اللہ کے فرمانبردار اور نافرمان بندے ...... دونوں کا الگ الگ انجام ہماری باتیں تو دراصل وہ لوگ مانتے ہیں جنہیں جب یہ باتیں سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور (اس میں) اپنے پروردگار کی (تعریف و) تسبیح بیان کرتے ہیں اور کبھی بھی سرکشی و تکبر نہیں کرتے۔ (راتوں کو) اپنے پہلو بستروں سے الگ رکھ کر خوف و امید کی حالت میں اپنے پروردگار سے دعائیں کرتے ہیں اور جو کچھ مال و متاع ہم نے انہیں عطا فرما رکھا ہے اس میں سے (ہمارے راستے میں) خرچ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم نے بھی ان کے لئے ان کے اعمال کے بدلے میں (اُن کی) خوشی کا جو سامان (جنت میں) چھپا رکھا ہے اُس کا کسی شخص کو علم نہیں ہے۔کیا کبھی ایسا ہوسکتا ہے کہ جو شخص مومن (و فرمانبردار) ہے وہ اُس شخص کی طرح ہوجائے جو (باغی و) نافرمان ہے؟ یہ دونوں (کبھی انجام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہوسکتے۔ بلکہ جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے جنت کی دائمی قیام گاہیں ہیں......... دراصل یہ ان کے (دنیاوی نیک) اعمال کے بدلے ان کی مہمان نوازی ہوگی ...... اس کے برعکس جو لوگ (دنیا میں اللہ کی) نافرمانی کر رہے ہیں، ان کا دائمی ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے۔ وہ جب بھی وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اُسی میں یہ کہہ کر واپس دھکیل دیئے جائیں گے: ''اس آگ کی سزا کے مزے چکھتے رہو جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔''

اللہ کی باتیں نہ ماننے والے مجرم ہیں ہم ان (نافرمانوں) کو (آخرت کے) بڑے عذاب سے پہلے پہلے (دنیا کے کسی نہ کسی) چھوٹے ، ہلکے عذاب کا مزہ ضرور چکھاتے رہیں گے تاکہ یہ (اپنی بری حرکتوں سے) باز آجائیں۔ یاد رکھو، اس شخص سے بڑھ کر کوئی مجرم نہیں جسے اس کے پروردگار کی باتوں کے ذریعے سمجھایا جائے مگر وہ ان کی پرواہ ہی نہ کرے۔ہم یقیناً ایسے مجرموں سے انتقام لیں گے۔

قرآن سے پہلے تورات کتاب ہدایت تھی (اے پیغمبرؐ! اس سے پہلے) ہم تو موسیٰؑ کو بھی کتاب عطا فرما چکے ہیں۔ اس لئے (ہماری طرف سے) آپ کو یہ (قرآن) ملنے پر کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے۔ اُس کتاب (تورات) کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت بنایا تھا۔ چنانچہ جب انہوں نے ہماری باتوں پر پختہ یقین رکھتے ہوئے (کافروں کی دی ہوئی تکالیف پر) صبر کیا تو ہم نے ان میں ایسے قائد اور پیشوا پیدا فرمائے جو ہمارے حکم سے (ان کی) رہنمائی کرتے تھے۔ البتہ ان (بنی اسرائیل) کی اختلافی باتوں کا (آخری) فیصلہ قیامت کے روز آپؐ کے پروردگار ہی فرمائیں گے (کیونکہ دنیا میں تو یہ کسی کی سنتے، مانتے نہیں)۔

قرآن اور آپؐ کو نہ ماننے والوں کا حشر پہلے کافروں جیسا ہوگا کیا ابھی تک ان بے ایمانوں کو (حقیقت حال کی) سمجھ نہیں آئی کہ

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى
الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ
اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٣﴾
مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ
الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ
ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿٤﴾
اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ
اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥﴾

ہم ان سے پہلے کتنی قومیں (جو ہماری نافرمان تھیں) ہلاک کر چکے ہیں جن کی قیام گاہوں میں آج یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس (ہلاکت) میں ہماری قدرت کے بڑے دلائل ہیں۔ کیا یہ (ہماری بات) سن نہیں رہے؟ نیز کیا یہ دیکھ نہیں رہے کہ ہم (بارش کے) پانی کو خشک و بے آباد زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں۔ پھر اس سے فصلیں اُگاتے ہیں، جس کو ان کے جانور اور یہ خود کھاتے ہیں۔ کیا پھر بھی انہیں (ہماری قدرت) نظر نہیں آتی؟ بلکہ الٹا کہتے ہیں (مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو بتاؤ (قیامت کا) فیصلہ (جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو) کب ہوگا؟ (اے پیغمبرؐ!) انہیں جواب دیں: فیصلے کے دن ان بے ایمانوں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائیدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں (توبہ یا عمل کرنے کی) کوئی مہلت مل سکے گی۔ بہرحال (اے پیغمبرؐ!) آپ ان کی پروا نہ کریں بلکہ (اللہ کی مدد کا) انتظار کریں، وہ بھی (اپنے خیال میں) انتظار کر رہے ہیں۔

باب: ۳۳ (مدنی) | احزاب | آیات: ۷۳ رکوع ۹

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اللہ کی اطاعت نہ چھوڑنا اے نبیؐ! (زینبؓ سے نکاح کے سلسلے میں) اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔ کافروں اور منافقوں (کے پروپیگنڈہ سے گھبرا کر ان) کی بات نہ مانیں کیونکہ اللہ (اس نکاح کے فائیدے کو) جانتے اور (اس کی) حکمت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ کو آپ کے پروردگار کی طرف سے (یہ نکاح کرنے کا) جو حکم دیا جا رہا ہے' اس کی تعمیل کریں۔ یاد رکھیں' تم لوگ جو بھی حرکتیں کر رہے ہو' اللہ کو ان (سب) کی خبر ہے۔ چنانچہ اللہ پر بھروسہ (کرتے ہوئے یہ کام) کر گزریں' حالات کو درست رکھنے کے لئے اللہ ہی کافی ہیں۔

اللہ کے احکام کے مقابلے میں انسانی رواج وقوانین مردود اللہ نے نہ تو کسی شخص کے سینے میں دو دل رکھے ہیں۔ نہ ہی ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری (حقیقی) مائیں بنایا ہے اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے (اصلی) بیٹے قرار دیا ہے۔ یہ تو محض تمہارے منہ کی باتیں ہیں (جن کی کوئی حقیقت نہیں)۔ اس کے خلاف اللہ تمہیں صحیح بات بتا رہے ہیں اور تمہیں سیدھی راہ سجھا رہے ہیں۔ کہ ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے (اصل) باپوں کے نام سے بلایا کرو۔ اللہ کے ہاں یہی صحیح انصاف ہے۔ لیکن اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ یاد رکھو، اس معاملے میں بھول چوک ہو جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اگر دل کے ارادے سے کرو گے (تو پکڑے جاؤ گے)۔ ویسے اللہ درگزر فرمانے والے، مہربان ہیں۔

النَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ
اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ
ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٦﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ
مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا
مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿٧﴾ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿٨﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ ع ٨ ١٧
عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿٩﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ
اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ
تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا
شَدِیْدًا ﴿١١﴾ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ
یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ
النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ مع
اِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا

شریعت کی پابندی کا عہد و اقرار نبیؐ مسلمانوں کے لئے اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارے ہیں۔ آپؐ کی بیویاں (عزت و احترام کے لحاظ سے) اُن کی مائیں ہیں۔ مگر اللہ کی شریعت کی رو سے (ورثے اور صدقہ و خیرات میں) رشتے دار آپس میں عام مسلمانوں اور مہاجرین کی نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ ہاں اگر اپنے (مسلمان اور مہاجر) دوستوں کی کسی لحاظ سے مدد کرنا چاہو تو (وصیت، ہدیے یا تحفے کے ذریعے) کر سکتے ہو۔ یہ بات اللہ کی شریعت میں طے شدہ ہے۔ (اللہ کی شریعت کی پابندی کا) وہ عہد و قرار جو ہم نے سب انبیاؑ خصوصاً آپؐ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ سے لیا تھا یاد رہنا چاہئے کہ ہم نے ان سے بڑا پکا اور پختہ وعدہ لیا تھا (کہ اپنی اپنی شریعت کی پوری پوری پابندی کریں گے اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کریں گے) اسی (عہد و قرار) کی روشنی میں ہم (قیامت کے روز شریعت کی پابندی کرانے، کرنے والے) سچے لوگوں سے اُن کی سچائی کا حال دریافت فرمائیں گے اور (شریعت کے) منکرین کے لئے تو ویسے ہی دردناک سزا تیار ہے۔

جنگ احزاب

شریعت کے پابند لوگوں کی اللہ کی طرف سے مدد مسلمانو! (جنگ خندق کے موقع پر) اللہ نے تم پر جو (خصوصی) احسان فرمایا اُسے یاد رکھو جب (کافروں کے دس ہزار کے) لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے (تمہارے بچاؤ کے لئے) تیز آندھی اور (فرشتوں کی) ایسی فوجیں بھیج دیں جو تمہیں نظر نہیں آئیں لیکن اللہ تمہاری (خندق کھودنے جیسی جنگی) تیاریوں کو دیکھ رہے تھے۔ (یاد ہے) جب (دشمن) تم پر تمہارے اوپر (نجد اور خیبر) کی طرف سے بھی اور تمہارے نیچے (مکہ) کی جانب سے بھی تم پر ٹوٹ پڑے تھے اور جب (خوف کے مارے تمہاری) آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس وقت مسلمان خوب آزمائے گئے اور پوری شدت کے ساتھ جھنجھوڑ دیئے گئے تھے۔

منافقین کی بزدلی و بدکرداری یاد ہے جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر و شرک کی) بیماری ہے کہہ رہے تھے: ''اللہ و رسولؐ نے جو ہم سے (فتح و کامیابی کا) وعدہ کیا تھا وہ نرا دھوکا و فراڈ تھا۔'' یاد ہے جب انہی (منافقوں) میں سے ایک گروہ آواز لگا رہا تھا: ''مدینہ والو! اب (گھروں کو) واپس چلو تمہارا یہاں (مورچوں میں) ٹھہرنا موت (کے منہ میں جانا) ہے۔'' اور انہی میں سے ایک گروپ یہ کہہ کر نبیؐ سے اجازت مانگ رہا تھا: ''ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔'' حالانکہ وہ بالکل غیر محفوظ نہیں تھے لیکن وہ صرف (لڑائی سے) بھاگنا چاہتے تھے۔ اگر یہی (دشمن کی) فوجیں مدینہ کے چاروں طرف سے ان پر حملہ کر کے انہیں (مسلمانوں کے خلاف) قتل و غارت کے لئے اکساتیں

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا
عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ
مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ
الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ
لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ
يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا
جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ
يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ
يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي
الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ ع ۱۲ ۱۸
كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ

تو یہ فوراً (ان کے ساتھ) شریک ہو جاتے اور ان گھروں (جن کا بہانہ کر کے بھاگے تھے) ان میں شاید ہی ٹھہرتے۔ حالانکہ یہ لوگ (اس سے پہلے) اللہ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ (آئندہ جہاد سے) کبھی پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اب اللہ کے اس وعدے کی ان سے لازماً باز پرس ہوگی۔ انہیں بتائیں کہ اگر مرنے یا مارے جانے سے بھاگو گے تو اس بھاگنے کا تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا اور (بچ بھی گئے تو ہمیشہ کی آخرت خراب کر کے دنیا میں) صرف تھوڑا سا مزہ کرلو گے۔ ان سے پوچھیں اگر اللہ تمہیں تکلیف پہنچانا چاہیں تو کون ایسا (بہادر) ہے جو تمہیں ان سے بچا سکے گا؟ یا تم پر مہربانی فرمانا چاہیں تو کون انہیں باز رکھ سکتا ہے؟ یاد رکھیں، اللہ کے مقابلے میں انہیں کوئی اپنا حامی و مددگار نہ ملے گا۔ (مسلمانو!) اللہ تم میں سے جہاد سے روکنے والوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی خوب جانتے ہیں جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ (جہاد سے الگ ہوکر) ہمارے پاس آ جاؤ اور خود بھی (دشمن کے خلاف) لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے ہیں۔ (جہادی سرگرمیوں میں) تمہارا ساتھ دینے میں سخت کنجوس اور بخیل ہیں، مگر جب (حملے کا) خطرہ ہو تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کی طرف ایسے آنکھیں پھرا پھرا کر دیکھتے ہیں جیسے کسی شخص پر موت کی غشی طاری ہو۔ لیکن جب خطرہ ٹل جاتا ہے (اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہو جاتی ہے) تو مال (غنیمت) کے لالچ میں تمہارے سامنے (اپنی بہادری جتانے کے لئے) تیز تیز زبانیں چلاتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل ایمان ہی نہیں لائے۔ اسی لئے اللہ نے اُن کے سب اعمال ضائع فرما دیئے۔ یاد رکھیں، ایسا کرنا اللہ کے لئے معمولی بات ہے۔ (دشمن واپس جا چکے ہیں لیکن) وہ (منافق) ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ یہ لشکر (ابھی تک) نہیں گئے۔ اگر (دشمن کے) لشکر پھر حملہ آور ہو جائیں تو یہ لوگ (ان سے لڑنے کی بجائے) چاہیں گے کہ کاش وہ (دور) ریگستان میں بدوؤں کے درمیان رہ کر تمہارے حالات دریافت کرتے رہیں (کہ مسلمانوں پر کیا گزری؟) اگر (مجبوراً) انہیں تمہارے درمیان رہنا بھی پڑے تو برائے نام ہی (دشمن سے) لڑیں گے۔

سچے پکے مسلمانوں کا کردار حالانکہ (ان مشکل ترین حالات میں) ان لوگوں کے لئے جو اللہ (کی رضا) آخرت (میں کامیابی) اور کثرت سے اللہ کو یاد کرنا چاہتے ہیں، اللہ کے رسول کا (خندق کھودتا اور پتھر توڑتا ہوا صبر و استقامت کا) بہترین نمونہ سامنے موجود تھا۔ اس لئے

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؕ ﴿۲۲﴾ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ ۫ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ ۙ لِّيَجْزِيَ
اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ
اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ ۚ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ ۚ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۱۹
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

سچے پکے مسلمان (دشمن کی) فوجوں کو دیکھتے ہی بول اٹھے تھے: ''یہ تو وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اُن کے رسولؐ نے ہمیں وعدہ دیا تھا۔ واقعی اللہ اور اُن کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا۔'' یہ حقیقت ہے کہ (اس واقعہ نے) اُن کے (جذبہ) ایمان و اطاعت میں اور اضافہ کر دیا۔ انہی مسلمانوں میں کچھ ایسے مرد (میدان) بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو (جانثاری کا) وعدہ کیا تھا اُسے سچ کر دکھایا۔ ان میں سے کچھ تو (شہید ہو کر) اپنی نذر پوری کر گئے اور کچھ (شہادت کے) منتظر ہیں۔ بہرحال انہوں نے (اللہ سے اپنے وعدے میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ لڑائی اس لئے پیش آئی) کہ اللہ سچے مسلمانوں کو انہیں سچے دین (پر ڈٹے رہنے) کا بدلہ عطا فرمائیں اور منافقوں کو چاہیں تو سزا دیں، چاہیں تو ان کی توبہ قبول فرمائیں۔ یقیناً اللہ معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔

دشمنوں کی ذلت سے پسپائی آخر اللہ نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو غصے میں بھرے (ناکام و نامراد) واپس کر دیا۔ وہ (مدینہ پر چڑھائی سے) کوئی فائیدہ حاصل نہ کر سکے، بلکہ اس لڑائی میں تو اللہ ہی مسلمانوں کی طرف سے کافی ہو گئے (انہوں نے فرشتے اور تیز ہوا بھیج کر کافر فوجوں کو واپس بھگا دیا) کیونکہ اللہ تو بہت ہی طاقتور اور سب پر غالب ہیں۔ اسی طرح وہ (بنوقریظہ کے) یہودیوں کو جنہوں نے (وعدہ خلافی کر کے مکہ کے) ان (حملہ آوروں) کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے نیچے اتار لائے، اور ان کے دلوں میں (تمہارا) ایسا رعب بٹھایا کہ تم نے ان کے ایک گروہ (مردوں) کو (بے دریغ) قتل کر دیا اور دوسرے گروہ (عورتوں اور بچوں) کو قیدی بنا لیا۔ اس طرح ان کی زمینیں، ان کے گھر، ان کے مال و دولت اور (خیبر کی) زمین جس پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا تھا (سب کے سب) تمہارے قبضے میں دے دیئے یقیناً اللہ تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔

آخرت میں کامیابی کیسے ممکن ہے؟

دنیا کی زندگی میں سادگی و قناعت اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے (جو گھریلو اخراجات میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہیں) کہہ دیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش و زیبائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں (کچھ) دے دلا کر اچھے طریقے سے (اپنے آپ سے) جدا کر دوں۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ، ان کے رسولؐ اور آخرت کا گھر (جنت) چاہتی ہو تو (یقین رکھو) کہ تم میں سے جو نیک کردار ہیں، اللہ نے ان کے لئے (جنت میں) بہت بڑا اجر و انعام تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! (کسی غلط فہمی میں نہ رہنا) تم میں سے جو بھی کوئی صریح ناشائستہ حرکت کرے گی اُسے دوہری (Double) سزا دی جائے گی۔ یاد رکھو اللہ کے لئے (تمہیں) یہ (بلا رو رعایت سزا دینا) آسان سی بات ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ
اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ
كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيْرًا ۚ ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ
وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا
مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری لیکن تم میں سے جو (بیوی) اللہ اور ان کے رسولؐ کی فرمانبردار رہ کر نیک کام کرتی رہے گی اُسے ہم دوہرا اجرو انعام عطا فرمائیں گے جو ہم نے اس کے لئے (جنت میں) عمدہ سامان زندگی (کی صورت میں) تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم (واقعی) اللہ سے ڈرتی ہو تو کبھی بھی کسی (نامحرم مرد) سے نرم لہجے میں بات نہ کرو تاکہ دل کی خرابی میں مبتلا شخص (تمہارے بارے میں) کسی لالچ میں نہ پڑ جائے بلکہ (ہمیشہ) صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔ نیز اپنے گھروں میں سکون و اطمینان سے (ٹک کر) رہو اور سابقہ دور جہالت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔ باقاعدگی سے نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو۔ اللہ اور اُن کے رسولؐ کی اطاعت کرتی رہو۔ اے (نبیؐ کے) گھر والو! اللہ تو چاہتے ہیں کہ تم سے ہر قسم کی گندگی دور فرما کر تمہیں بالکل پاک صاف کر دیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے احکام اور ان پر عمل کرنے کی باتیں جو تمہارے گھروں میں (آپؐ کے ذریعے) پڑھی، سنائی جاتی ہیں، ان پر (پوری طرح) عمل کرو۔ یاد رکھو، اللہ (ہر بات کو) انتہائی باریکی سے دیکھتے (اور ہر حرکت سے) خبردار ہیں۔

سچے مسلمان مردوں، عورتوں کی صفات یاد رکھو، مسلمان مرد ہیں یا مسلمان عورتیں۔ مومن مرد ہیں یا مومن عورتیں۔ (اللہ و رسولؐ کے) فرمانبردار مرد ہیں یا فرمانبردار عورتیں۔ (اپنے معاملات میں) سچے کھرے مرد ہیں یا سچی کھری عورتیں۔ ہر حال میں اللہ کے دین پر ثابت قدم رہنے والے مرد ہیں یا دین پر قائم رہنے والی عورتیں۔ عاجزی وانکساری کرنے والے مرد ہیں یا عاجزی و انکساری کرنے والی عورتیں۔ صدقہ و خیرات کرنے والے مرد ہیں یا صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں۔ روزہ رکھنے والے مرد ہیں یا روزے رکھنے والی عورتیں۔ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد ہیں یا اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے والے مرد ہیں یا زیادہ سے زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور (جنت میں) بہت بڑے اجرو انعام کا انتظام فرما رکھا ہے۔

اللہ و رسولؐ کے حکم کے مقابلے میں کسی شخص کی رائے اور قول کی کوئی حیثیت نہیں یاد رکھو، جب کسی معاملے کا فیصلہ اللہ اور اُن کا رسولؐ فرما دیں تو کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو اس بارے میں اپنی مرضی کرنے کا اختیار نہیں رہتا۔ اس (فیصلہ) کے بعد جو شخص بھی (اس معاملے میں) اللہ اور ان کے رسولؐ کی خلاف ورزی کرے گا وہ لازماً صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى
زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ
فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۙ ﴿٣٨﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ
اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ ﴿٤١﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى
اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

آپؐ کی زینبؓ سے شادی (اے پیغمبرؐ!) یاد ہے جب آپؐ اس شخص (زیدؓ بن حارثہ) سے جس پر اللہ نے (اسلام کی دولت دے کر) احسان فرمایا تھا اور آپ نے اُس پر (غلامی سے آزاد کر کے) احسان کیا تھا کہہ رہے تھے کہ اللہ سے ڈر اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رہنے دے۔ اس وقت آپؐ اپنے دل میں ایک ایسی بات چھپا رہے تھے، جسے اللہ ظاہر فرمانا چاہتے تھے۔ اس وقت آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ انہی سے ڈریں۔ چنانچہ جب زیدؓ نے اُسے طلاق دے دی تو ہم نے اس کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ مسلمانوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے جب وہ انہیں طلاق دے دیں تو (نکاح کر لینے میں) کوئی گناہ کی بات نہ سمجھی جائے۔ یاد رکھو، اللہ کا حکم عمل کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے۔ ویسے بھی اللہ نے نبیؐ کے لئے جو کام کرنا ضروری قرار دے دیا ہے اس پر انہیں عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اللہ کا یہی طریق کار سابقہ انبیاؑ کے ساتھ چلا آ رہا ہے کیونکہ اللہ کے احکام انہی اللہ کے احکام پہنچانے والوں کے ذریعے، جو انہی سے ڈرتے ہیں اور ان کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، (ہر دور میں) جاری و ساری رہے ہیں۔ اس لئے (ہمارے احکام پر عمل کرنے، کرانے اور ان کی راہ میں رکاوٹ بننے والے یاد رکھیں کہ سب کے) محاسبے کے لئے اللہ ہی کافی ہیں۔ (لوگو!) محمدؐ تو تم میں سے کسی مرد کے باپ ہی نہیں (ان کی بہو اور اس سے نکاح کا سوال کیسے پیدا ہوگیا؟) لیکن وہ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبیؐ ضرور ہیں (جن کا کام اللہ کے احکام کے خلاف غلط قوانین اور خود ساختہ رسم و رواج ختم کرنا ہے)۔ اللہ تو ہر چیز سے واقف ہیں۔ مسلمانو! اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرتے رہو خصوصاً صبح و شام ان کی تسبیح بیان کیا کرو۔ وہی تم پر اپنی رحمتیں بھیجتے ہیں اور ان کے فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں' انہی کا نتیجہ ہے کہ وہ (اللہ) تمہیں شرک و گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی میں لے آئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ مسلمانوں پر بہت ہی مہربان ہیں۔ (قیامت کے) روز جب مسلمان اللہ سے ملیں گے تو ان کا استقبال السلام علیکم سے ہوگا' ساتھ ہی انہیں (جنت میں) بہت ہی عمدہ اجر و انعام تیار ملے گا۔ اے نبیؐ! یہ حقیقت ہے کہ ہم نے آپؐ کو سچے دین کی شہادت دینے، والا (سچے دین کو ماننے والوں کے لئے) خوش خبری سنانے والا' (سچے دین کے منکروں کو برے انجام سے) خبردار کرنے والا، اللہ کے حکم سے (لوگوں کو) اُن کی طرف بلانے والا اور (ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر (دنیا میں) بھیجا ہے۔ اس لئے آپ (اپنے) ماننے والوں کو خوش خبری سنا دیں کہ اللہ کی طرف سے ان پر (جنت میں) خصوصی فضل و احسان ہوگا۔

ٱللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ ٱلْكٰفِرِينَ وَٱلْمُنٰفِقِينَ وَدَعْ
أَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِٱللّٰهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ
ءَامَنُوٓا إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۚ فَمَتِّعُوهُنَّ
وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾ يٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوٰجَكَ
ٱلّٰتِيٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ ٱللّٰهُ عَلَيْكَ
وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ
ٱلّٰتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ؕ
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ أَزْوٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ ٱللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي
مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيٓ إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ أَدْنٰىٓ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ
وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَٱللّٰهُ يَعْلَمُ
مَا فِي قُلُوبِكُمْ ؕ وَكَانَ ٱللّٰهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ
ٱلنِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوٰجٍ وَّلَوْ

اس لئے آپ ؐ کبھی بھی کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں اور نہ ہی کبھی ان کی (ذہنی و جسمانی) ایذا رسانی کی پروا کریں بلکہ (ہر معاملے میں) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں' کیونکہ سب معاملات کو درست فرمانے کے لئے وہی کافی ہیں۔

طلاق کا ایک ضروری مسئلہ مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو، پھر صحبت سے پہلے ہی انہیں طلاق دے دو، تو اب تمہیں ان سے عدت پوری کرانے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ انہیں کچھ دے دلا کر اچھے طریقے سے رخصت کر دیا کرو۔

ازدواجی زندگی کے سلسلے میں آپ ؐ کے لئے خصوصی احکام و مراعات

چار بیویوں کی قید نہیں اے نبی ؐ! ہم نے آپ ؐ کے لئے آپ کی بیویاں جن کے آپ حق مہر ادا کر چکے ہیں اور وہ لونڈیاں جو (بطور مال غنیمت) اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں جائز قرار دے دی ہیں نیز آپ ؐ کے چچا کی بیٹیاں' آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں، آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے (ان سے بھی آپ کا نکاح کرنا جائز ہے)۔

حق مہر کی ادائیگی ضروری نہیں یا وہ مسلمان عورت جو بغیر حق مہر نبی ؐ کے نکاح میں آنا چاہے بشرطیکہ نبی ؐ بھی اُسے اپنے نکاح میں لینا چاہیں (حلال اور جائز ہے) لیکن (اے پیغمبر ؐ!) یہ رعایت صرف آپ کے لئے ہے' دوسرے مسلمانوں کے لئے نہیں۔ بیویوں اور لونڈیوں (سے نکاح) کے بارے میں ہم نے انہیں جن شرائط کا پابند کیا ہے، وہ ہمیں خوب معلوم ہیں۔ (آپ کو یہ خصوصی رعایت) اس لئے دی گئی ہے کہ آپ ؐ کے دعوتی مقصد و مشن میں کوئی رکاوٹ حائل نہ رہے۔ بہر حال اللہ معاف فرمانے والے مہربان ہیں۔

آپ بیویوں کی باریاں مقرر کرنے کے پابند نہیں (آپ کو یہ بھی رعایت ہے) کہ آپ اپنی بیویوں میں سے جس (بیوی) کو چاہیں اپنے سے الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ پھر اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں کہ جس بیوی کو الگ کر دیا تھا' اُسے اپنے پاس بلا لیں۔ (ہمارے) اس اختیار (دینے) سے زیادہ امید ہے کہ وہ خوش رہیں گی اور پریشان نہیں ہوں گی بلکہ جو کچھ بھی آپ انہیں دیں گے اس پر راضی و مطمئن رہیں گی۔ (لوگو!) تمہارے دلوں میں جو بھی (اچھے یا برے) خیالات آتے ہیں وہ (سب) اللہ کو اچھی طرح معلوم ہیں کیونکہ وہ تو سب کچھ جانتے ہیں (مگر) بڑے ہی تحمل والے ہیں۔

بیویوں میں رد و بدل کی اجازت نہیں (اے پیغمبر ؐ!) اس حکم کے بعد (موجودہ بیویوں کے علاوہ) دوسری عورتیں آپ ؐ (کے نکاح) کے لئے جائز نہیں۔ نہ ہی یہ اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویاں لے آئیں اگرچہ

أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ ع ٦ ٣ ٣
النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِينَ إِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ
إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ
لِحَدِيثٍ ۭ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ
لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِنْ
وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ
أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَآ أَنْ تَنْكِحُوٓا أَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ أَبَدًا ۭ
إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِنْ تُبْدُوا شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ
فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيٓ اٰبَآئِهِنَّ
وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ
أَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِينَ اللّٰهَ ۭ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

اُن کی شکل وصورت آپ کو کتنی ہی اچھی لگے' البتہ لونڈیوں کی آپ کو اجازت ہے۔ یاد رکھیں' اللہ ہر چیز پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔

آداب معاشرت

دوسرے گھروں میں کھانا مسلمانو! نبیؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے کے لئے بلایا جائے (تو اس صورت میں ایسے وقت جاؤ کہ) تمہیں کھانا تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ جب بلایا جائے تو (عین وقت پر) جاؤ اور جب (کھانا) کھالو تو فوراً (وہاں) سے چلے آؤ۔ باتوں میں دل لگائے وہیں نہ بیٹھے رہا کرو۔ کیونکہ تمہاری یہ حرکتیں پیغمبر کو تکلیف دیتی ہیں' لیکن وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں مگر اللہ حق بات کہنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔

عورتوں کا پردے میں رہنا اسی طرح پیغمبر کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ اس طرح تمہارے دل اور ان کے دل (ایک دوسرے کی طرف سے) پاک صاف رہیں گے۔ چنانچہ تمہارے لئے کسی طرح بھی جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ۔ نیز یہ کہ ان (کی وفات) کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرو۔ یاد رکھو' اللہ کے نزدیک تمہارا ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ تم کوئی بات ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تو ہر بات کو خوب جانتے ہیں۔ نبیؐ کی بیویوں پر اپنے باپ' اپنے بیٹوں' اپنے بھائیوں' اپنے بھتیجوں' اپنے بھانجوں' اپنی (میل جول کی) عورتوں اور اپنی لونڈیوں، غلاموں سے پردہ نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ لیکن (وہ غیروں کے سامنے ہونے میں) اللہ سے ضرور ڈرتی رہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر حرکت کو دیکھ رہے ہیں۔

مسلمانوں کو نہ ستانا یقیناً اللہ اور ان کے فرشتے نبیؐ پر رحمت اور رحمت کی دعائیں بھیجتے ہیں۔ مسلمانو! تم بھی ان پر رحمت اور سلامتی کی دعائیں بھیجا کرو یاد رکھو، جو لوگ اللہ اور ان کے رسول کو (غلط بیانی اور طعن و تشنیع کر کے) تکلیف پہنچاتے ہیں' ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور (آخر کار) ان کے لئے ذلیل کر دینے والی سزا تیار ہے۔ اسی طرح وہ لوگ

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ
وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ
اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ
فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا
قَلِيْلًا ۖۛ ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ
لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي
النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا
رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَاۤ
اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا

جو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بغیر ان کے کسی جرم و گناہ کے (ذہنی و جسمانی) تکالیف پہنچاتے ہیں وہ صریح جھوٹ اور گناہ کا بوجھ اپنے سر لے رہے ہیں۔

غنڈوں، بدمعاشوں کو سخت سزائیں دینا اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں کو تاکید کریں کہ وہ (ضرورت کے وقت گھر سے نکلتے وقت) اپنے اوپر بڑی چادریں اوڑھ کر ان کے گھونگھٹ نکال لیا کریں تاکہ آسانی سے پہچان لی جائیں (کہ شریف عورتیں ہیں) اور انہیں تنگ نہ کیا جائے۔ البتہ (بے اختیاری کی حالت میں) اللہ معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔ اگر (اب بھی) منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (بدمعاشی کی) بیماری ہے یا شہر میں غلط افواہیں پھیلانے والے (اپنی بری حرکتوں سے) باز نہ آئے تو ہم آپ کو حکم دیں گے کہ (انہیں ایسی سزا دیں کہ یاد ہی کریں) پھر (شرم کے مارے) زیادہ عرصہ آپ کے ساتھ یہاں نہیں رہ سکیں گے۔ ان پر ہر طرف سے لعنت برسے گی۔ جہاں بھی ملیں گے گرفتار کر کے قتل کر دیئے جائیں گے...... پہلے (غلط کار) لوگوں کے ساتھ بھی اللہ کا ایسا ہی طریق کار رہا ہے اور (اے نبیؐ!) آپ اللہ کے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

اللہ ور رسولؐ کی اطاعت نہ کرنے والوں کا پچھتانا (اے نبیؐ!) یہ (بے ایمان) لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں (کہ وہ کب آئے گی؟) انہیں بتائیں کہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے بلکہ تمہیں کیا معلوم کہ شاید وہ قریب ہی آچکی ہو۔ بلکہ اللہ تو اس کے نہ ماننے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان (کی سزا) کے لئے انہوں نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ انہیں کوئی ایسا حامی و مددگار نہیں ملے گا (جو انہیں وہاں سے نکال سکے) اس دن جب ان کے چہرے (کباب کی طرح) آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو حسرت سے (چیخ چیخ کر) کہیں گے: ''کاش! ہم نے (دنیا میں) اللہ کے احکام مانے ہوتے! (ہائے کاش!) ہم نے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی!'' یہ بھی کہیں گے: ''ہمارے پروردگار! ہم تو اپنے پیروں اور بزرگوں کی اطاعت (وتقلید) ہی کرتے رہے جنہوں نے ہمیں (اللہ اور ان کے رسولؐ کے) سیدھے راستے سے ہی گمراہ کر دیا۔ پروردگار! انہیں دگنی سزا دیں اور ان پر بڑی سے بڑی لعنت فرمائیں۔''

یہودیانہ طرز عمل اختیار کرنے سے بچنا مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے (عیب جوئی کر کے) موسیٰؑ کو تکلیف پہنچائی تھی، پھر اللہ نے ان کے لگائے ہوئے عیب سے انہیں بری فرما دیا

قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ لا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لا لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ لا عٰلِمِ الْغَيْبِ ج
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَ

کیونکہ وہ اللہ کے ہاں بہت بلند مرتبہ تھے۔

سچائی کا دامن کبھی نہ چھوڑنا مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچو اور (ہمیشہ) صحیح اور سچی بات کیا کرو (اس سے اللہ) تمہارے معاملات کی اصلاح فرما کر تمہارے گناہ معاف فرما دیں گے۔ یاد رکھو، جو شخص بھی اللہ اور اُن کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا یقین رکھے وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوگا۔

آخرت میں جزا و سزا کا انحصار دنیاوی اعمال و کردار پر ہے یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اپنی (اطاعت و فرمانبرداری کی) امانت آسمان، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی، تو وہ اس (ذمہ داری) کو اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوئے بلکہ (نافرمانی کے برے انجام سے) ڈر گئے مگر انسان نے (نتائج پر غور کئے بغیر) اسے اٹھا لیا۔ واقعی وہ (اس معاملے میں) بڑا بیوقوف اور (اپنے حق) میں انتہائی ظالم ثابت ہوا۔ (اب اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا) کہ اللہ منافق مردوں، منافقوں عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (یہ ذمہ داری پوری نہ کرنے پر) سزا دیں گے جبکہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو (ذمہ داری پوری کرنے پر جنت میں) اپنے فضل وکرم سے نوازیں گے کیونکہ وہ توبہ بھی معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔

باب:۳۴ (مکّی) سبا آیات: ۵۴ رکوع: ۶

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اور ہر لحاظ سے سزاوار حمد و ثنا (دنیا میں بھی) آسمانوں و زمین کی ہر چیز کے مالک اللہ تعالیٰ کے لئے سب تعریفیں ہیں اور آخرت میں بھی تمام تعریفیں انہی کے لئے ہوں گی، کیونکہ وہی (کائنات کے سب) امور کو حکمت و دانائی سے چلانے والے اور (اس کے تمام) اسرار و رموز سے واقف ہیں۔ جو کچھ بھی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے یا اس سے نکلتا ہے۔ اسی طرح جو کچھ آسمان سے اترتا ہے یا اس پر چڑھتا ہے وہ (سب) جانتے ہیں، لیکن پھر بھی بہت ہی زیادہ رحم کرنے والے، در گزر فرمانے والے ہیں۔

جزا و سزا کے لئے قیامت لازمی اس کے باوجود بے ایمان لوگ کہہ رہے ہیں۔ ''ہم پر قیامت نہیں آئے گی'' ان سے پوچھیں: ''کیوں نہیں آئے گی؟ مجھے میرے پروردگار کی قسم ہے جو سب خفیہ باتیں جانتے ہیں کہ وہ ضرور تم پر آ کر رہے گی۔ ان سے کوئی ذرہ بھر (چیز بھی) آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی نہیں ہے۔

لَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ٣ لِّيَجْزِيَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ٤ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ٥ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ٦
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ٧ اَفْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي
الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ٨ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ
الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ٩ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ ع ١ ٧
يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ١٠ اَنِ اعْمَلْ
سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ١١ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

نہ ہی اس (ذرے) سے چھوٹی اور نہ ہی اس سے بڑی (بلکہ ہر چیز، ہر بات اُن کے علم اور) واضح ریکارڈ میں (موجود) ہے۔ (وہ اس لئے آئے گی کہ) جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں انہیں اچھا بدلہ دیا جائے۔ ان لوگوں کے لئے (آخرت میں گناہوں سے) معافی اور (جنت میں) عمدہ ترین سامان زندگی ہے۔ ان کے برعکس جو لوگ ہماری باتوں کی تردید کے لئے (ایڑی چوٹی کا) زور لگا رہے ہیں انہیں انتہائی دردناک سزا دی جائے۔ (اے پیغمبرؐ!) اہل علم حضرات تو سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آپؐ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے آرہا ہے، وہ صحیح اور درست ہے بلکہ (اللہ جو) تمام اختیارات کے مالک اور سب خوبیوں والی ذات (ہیں، ان) کا راستہ دکھا رہا ہے۔

انکار قیامت کی وجہ: نظام کائنات پر غور نہ کرنا مگر (قیامت کے) منکر (بطور مذاق ایک دوسرے سے) کہہ رہے ہیں: ''کیا ہم تمہیں ایک شخص کے متعلق نہ بتائیں، جو تمہیں خبریں دے رہا ہے کہ جب تم لوگ مر کر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تمہیں نئے سرے سے (دوبارہ) پیدا کر دیا جائے گا؟ نامعلوم یہ شخص اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑ رہا ہے یا ویسے ہی پاگل ہے؟ (ان میں سے کوئی بات بھی پیغمبرؐ میں نہیں) بلکہ یہ آخرت کو نہ ماننے والے ہی سزا (پانے) کے لئے دراصل سخت گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا یہ لوگ اپنے آگے پیچھے آسمان و زمین کو نہیں دیکھ رہے (کہ کس طرح ان میں گھرے ہوئے ہیں)؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں (فوراً) زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا دے ماریں۔ اس میں ہر اُس بندے کے لئے جو (ہماری طرف) رجوع رکھتا ہے (ہماری قدرت کی) زبردست دلیل ہے۔

اللہ کی طرف رجوع رکھنے والوں کو انعام و اکرام (ہماری طرف رجوع کی) وجہ سے ہی ہم نے داؤدؑ پر خصوصی انعامات فرمائے تھے۔ (ہم نے) پہاڑوں اور پرندوں کو (حکم دے رکھا تھا کہ) ان کے ساتھ مل کر ہماری تسبیح بیان کیا کریں۔ نیز ہم نے ان کے لئے لوہا (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا اور (ہدایت کی تھی) کہ پورے جسم کے لئے صحیح Fit آنے والی زرہیں تیار کریں اور ان کی کڑیاں (ایسے) انداز سے جوڑیں (کہ جسم کو تکلیف نہ ہو) اور (دنیا میں رہتے ہوئے) نیک نیک کام کرتے رہیں۔ بہرحال جو بھی کر رہے ہو، میں اُسے دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح (اُن کے بیٹے) سلیمانؑ کے لئے ہم نے ہوا (اُن کے تابع کر دی تھی) جس سے ایک ماہ کا سفر صبح (چند گھنٹوں میں) اور ایک ماہ کا سفر شام کو (چند گھنٹوں میں) طے ہو جاتا تھا۔ (ضروریات کی چیزیں بنانے کے لئے) ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری فرما رکھا تھا۔ اسی طرح کئی جن ان کے تابع کر دیئے تھے جو ان کے پروردگار کے حکم سے اُن کی نگرانی میں کام کرتے تھے

بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنۡ يَّزِغۡ مِنۡهُمۡ عَنۡ اَمۡرِنَا نُذِقۡهُ مِنۡ عَذَابِ
السَّعِيۡرِ ﴿۱۲﴾ يَعۡمَلُوۡنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنۡ مَّحَارِيۡبَ وَتَمَاثِيۡلَ وَجِفَانٍ
كَالۡجَوَابِ وَقُدُوۡرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا ؕ وَقَلِيۡلٌ مِّنۡ
عِبَادِىَ الشَّكُوۡرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى
مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡكُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ الۡغَيۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِى الۡعَذَابِ
الۡمُهِيۡنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ فِىۡ مَسۡكَنِهِمۡ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ
يَّمِيۡنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لَهٗ ؕ بَلۡدَةٌ
طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ سَيۡلَ الۡعَرِمِ
وَبَدَّلۡنٰهُمۡ بِجَنَّتَيۡهِمۡ جَنَّتَيۡنِ ذَوَاتَىۡ اُكُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَىۡءٍ
مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِيۡلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِمَا كَفَرُوۡا ؕ وَهَلۡ نُجٰزِىۡۤ
اِلَّا الۡـكَفُوۡرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَبَيۡنَ الۡقُرَى الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا
قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرۡنَا فِيۡهَا السَّيۡرَ ؕ سِيۡرُوۡا فِيۡهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا
اٰمِنِيۡنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَيۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ
فَجَعَلۡنٰهُمۡ اَحَادِيۡثَ وَمَزَّقۡنٰهُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَيۡهِمۡ اِبۡلِيۡسُ ظَنَّهٗ

اور ان (جنوں) میں سے اگر کوئی ہمارے حکم کی نافرمانی کرتا تھا تو ہم اُسے (فرشتے کے ذریعے) تیز آگ (کے کوڑوں) سے سزا دیتے تھے۔ وہ (جن) سلیمان کی مرضی کے مطابق بڑی بڑی عمارتیں، خوبصورت مناظر، تالاب جیسے بڑے ٹب، چولھوں پر جمی ہوئی بھاری دیگیں بنایا کرتے تھے۔ (حکم تھا کہ) اے داؤدؑ کی اولاد! شکر گزاری کا رویہ اختیار کرو۔ یاد رکھو، کہ (دنیا میں) میرے شکر گزار بندے بہت کم ہیں۔

جن غیب نہیں جانتے پھر جب ہم نے سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ فرمایا تو جنوں کو ان کی موت کا پتہ ہی نہ چلنے دیا۔ مگر جب دیمک نے ان کی لاٹھی (جس کے سہارے کھڑے تھے اس کا نچلا حصہ) کھا لیا تو وہ گر پڑے، پھر انہیں معلوم ہوا کہ (ہائے افسوس! وہ تو وفات پا چکے تھے) اگر انہیں (واقعی) غیب کا علم ہوتا تو وہ (اتنی مدت اتنی) سخت محنت مشقت میں کیوں مبتلا رہتے۔

اللہ کے پیغام واحکام پر توجہ نہ دینے والوں کا بُرا انجام قوم (سبا) کے لئے اُن کا رہائشی علاقہ جس کے دائیں اور بائیں باغ ہی باغ تھے (اُس وقت) نشانِ عبرت بن گیا (جب انہیں حکم دیا گیا) کہ اپنے پروردگار کا رزق کھا کر اُن کا شکر (و فرمانبرداری) بجا لاؤ۔ (دیکھو کتنا) صاف ستھرا ملک (و علاقہ) ہے اور کیسا (مہربان و) بخشنے والا مالک (پروردگار) ہے! مگر انہوں نے (ہمارے حکم کی) پروا ہی نہ کی تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا۔ جس کے نتیجے میں اُن کے (عمدہ اور میٹھے) باغات ایسے باغوں میں بدل دیئے جن میں کڑوی کسیلے پھل، جھاڑ جھنکار اور کچھ بیری کے درخت تھے۔ یہ ہم نے انہیں اُن کی ناشکری (و نافرمانی) کی سزا دی تھی۔ ہم ناشکرے نافرمانوں کو ہی ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ (سیلاب سے پہلے) ہم نے اُن (اہل سبا) اور (شام کے) بابرکت شہروں کے درمیان (قریب، قریب) بڑے بڑے قصبے آباد کر رکھے تھے اور سفری منزلیں مقرر کر دی تھی تاکہ وہ لوگ بلا خوف و خطر رات دن سفر کرتے رہیں۔ مگر (ان کی جو شامت آئی تو) کہنے لگے: ''اے ہمارے پروردگار! (قریب قریب آبادیوں میں چلنے سے مزہ نہیں آتا) آپ ہمارے سفری فاصلے دُور دُور کر دیں۔'' اس طرح انہوں نے (ہماری نعمتوں کی ناقدری کر کے) خود اپنے آپ پر ظلم کیا۔ چنانچہ ہم نے انہیں تتر بتر کر (کے کئی ملکوں میں بکھیر) دیا۔ یوں ہم نے انہیں کہانیاں، افسانے بنا کر رکھ دیا۔ یقیناً اس (واقعہ) میں ہر صبر و شکر کرنے والے شخص کے لئے (ہماری قدرت کے بے شمار) دلائل ہیں۔ بہرحال ابلیس نے ان کے بارے میں اپنی بات واقعی سچ کر دکھائی

فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ
مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا
فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ ع ٣
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ
مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى
اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ
اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ
لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ
بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ
اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾
وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ع ٤

کہ تھوڑے سے مسلمانوں کے علاوہ سب نے اُس کی پیروی اختیار کر لی حالانکہ اُس کا ان پر کوئی تسلط نہ تھا۔ مگر ہم بھی دراصل یہ واضح کرنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کو مانتا ہے اور کون اس بارے میں شک کرتا ہے، کیونکہ آپؐ کے پروردگار تو ہر معاملے کی نگرانی فرماتے ہیں۔

اللہ کے ساتھ کسی کی کوئی شراکت و معاونت نہیں (اے پیغمبرؐ!) آپؐ ان (مشرکوں) کو بتائیں کہ جنہیں تم اللہ کے علاوہ (حاکم و معبود) سمجھ رہے ہو، ان سے (میرے سامنے) دعا، التجا کرو۔ وہ (بے چارے) نہ تو آسمانوں میں ذرہ بھر اختیار رکھتے ہیں، نہ ہی زمین میں۔ نہ ہی ان (کے بنانے) میں ان کا کوئی حصہ ہے نہ ہی کسی معاملے میں ان میں سے کوئی ان کا معاون (Assistant) ہے اور نہ ہی (ان میں سے کسی کی) کوئی سفارش ان کے ہاں (کسی کے) کام آ سکتی ہے۔ سوائے اس شخص کے جس کے بارے میں وہ (خود) اجازت فرمائیں۔ (وہاں تو مقرب ترین فرشتے بھی انکا حکم سن کر گھبرا جاتے ہیں) مگر جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ (ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ (جو فرمایا) بجا ہی فرمایا ہے۔ وہ تو بہت ہی عالی مرتبہ اور بزرگ و برتر (ذات) ہیں۔ آپؐ ان سے پوچھیں: ''کون آسمان سے (بارش برسا کر) اور زمین سے (نباتات اگا کر) تمہیں وسائل زندگی مہیا کر رہا ہے؟'' (وہ کیا جواب دیں گے) آپ خود ہی انہیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ (ہی سارے وسائل زندگی مہیا فرما رہے ہیں)۔ بہرحال ہم ہوں یا تم (دونوں میں سے) ایک فریق ہی راہ ہدایت پر ہے اور (دوسرا) واضح گمراہی میں ہے۔ انہیں (صاف، صاف) بتائیں کہ (تمھارے خیال میں اللہ کی اطاعت و بندگی کا) جو قصور ہم کر رہے ہیں، اس کی جواب طلبی تم سے نہ ہوگی اور تم جو (غیروں کی اطاعت و پرستش) کر رہے ہو، اس کے متعلق ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔ انہیں بتائیں کہ ہمارے پروردگار (قیامت کے روز) ہم سب کو جمع فرما کر پھر ہمارے درمیان صحیح صحیحفیصلہ فرمائیں گے کیونکہ وہی سب حالات جاننے والے اور صحیح فیصلے فرمانے والے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان (مشرکوں) سے پوچھیں کہ ذرا مجھے وہ ہستیاں تو دکھاؤ، جنہیں تم نے (اللہ کا) شریک سمجھ کر ان کے ساتھ ملا رکھا ہے، حالانکہ ان کا کوئی شریک نہیں، بلکہ اللہ (اکیلے ہی) تمام قوت و اختیار کے مالک اور سب افعال و تدابیر فرمانے والے ہیں۔

آپ کا فریضہ، آپ کی حیثیت اسی لئے ہم نے آپ کو (دنیا بھر کے) تمام انسانوں کے لئے (جو ہماری باتیں مانیں جنت کی) خوش خبری دینے والا اور (جو نہ مانیں انہیں دوزخ سے) خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، مگر زیادہ تر لوگ (آپ کی اس حیثیت کو) سمجھ ہی نہیں رہے بلکہ (الٹا طنزاً) پوچھتے ہیں: ''اگر تم (مسلمان) سچے ہو تو (بتاؤ) قیامت (آنے والا) وعدہ کب پورا ہوگا؟'' انہیں بتائیں کہ اس کا تمہارے لئے ایک دن مقرر ہے۔ اس سے ایک سیکنڈ بھی آگے پیچھے نہ ہو سکو گے۔

قرآن اور آپؐ کو نہ ماننے والوں کا حشر بے ایمان یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو

وَلَا بِالَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ
الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِىْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا
قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ
اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع وَ ع
مَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ
اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ
هُمْ فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اور نہ ہی اس سے پہلے آنے والی کتابوں کو مانتے ہیں۔ اے کاش! آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام دے رہے ہوں گے۔ پیروکار (ماتحت، اپنے پیروں) سرداروں سے کہیں گے اگر تم آڑے نہ آتے تو ہم ضرور(اللہ کی باتیں) مان جاتے۔ (اس پر) پیر (سردار) اپنے پیروکاروں کو جواب دیں گے: ''کیا تمہارے پاس ہدایت آجانے کے بعد ہم نے تمہیں اس سے زبردستی روکا تھا؟ بلکہ تم (خود ہی اس کا انکار کرکے) مجرم بن گئے۔ اس پر پیروکار پیروں (سرداروں) کو جواب دیں گے (نہیں، نہیں) بلکہ (تمہاری) رات دن کی چالبازیوں نے (ہمیں گمراہ کیا) جب تم ہمیں اللہ کے انکار اور ان کے شریک ٹھہرانے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پھر عذاب (سامنے) دیکھ کر دل ہی دل میں پچھتائیں گے، مگر ہم ان بے ایمانوں کی گردنیں زنجیروں میں کس لیں گے۔ یہ جو کچھ دنیا میں کیا کرتے تھے اسی کا ہی انہیں بدلہ ملے گا۔

مال و اولاد کامیابی اور حق کا معیار نہیں یہ عجیب بات ہے کہ ہم نے جس علاقے میں بھی (آخرت کے برے انجام سے) خبردار کرنے کے لئے (اپنا کوئی پیغمبر) بھیجا' تو وہاں کے دولت مند لوگوں نے (ہمیشہ) یہی کہا: ''تم جو (احکام) لے کر آئے ہو، ہم انہیں نہیں مانتے۔'' ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا: ''ہم مال اور اولاد میں آپ لوگوں سے بڑھ کر ہیں، اس لئے ہمیں کبھی سزا نہیں دی جا سکتی۔'' (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں: ''میرے پروردگار، (بطور آزمائش) مال و اسباب (دنیا) تو جسے چاہتے ہیں زیادہ دے دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں کم عطا فرماتے ہیں، مگر بہت سے لوگوں کو اس (حقیقت) کا علم ہی نہیں۔''

حق پر ہونے کی علامت: ایمان اور نیک اعمال یاد رکھو، تمہاری دولت اور اولاد تمہیں ہمارے قریب نہیں کرتی، بلکہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا کئی گنا اجر و بدلہ عطا ہوگا اور وہ (ہمیشہ) جنت کے بالا خانوں میں سکون و اطمینان سے رہیں گے۔ ان کے برعکس جو لوگ ہماری باتوں کی تردید (ومخالفت) میں سرگرم ہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ کے) عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (اے پیغمبر! لوگوں کو بتائیں کہ میرے پروردگار ہی

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ
فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ
يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا
تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا
رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ
اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ
وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع
قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ
تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ
يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ

اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں مال و اسباب (دنیا) زیادہ عطا کرتے ہیں، جسے چاہتے ہیں کم عطا فرماتے ہیں۔ نیز تم لوگ جو (ان کی راہ میں) خرچ کرتے ہو، وہ اس کی جگہ اور مال عطا فرماتے ہیں۔ یاد رکھو، وہی سب سے بہتر مال و اسباب عطا فرمانے والے ہیں۔

مشرکوں کا قیامت میں کوئی مددگار نہیں یاد رکھو، وہ قیامت کے روز، ان سب (مشرکوں) کو اکٹھا فرما کر پھر فرشتوں سے پوچھیں گے: ''کیا یہ لوگ ہیں جو تمہاری اطاعت و بندگی کیا کرتے تھے؟'' وہ عرض کریں گے: ''(توبہ، توبہ!) آپ شرک سے پاک! آپ ہمارے آقا و مالک، ہمارا ان سے کیا تعلق ؟ اصل میں تو یہ (آپ کے) باغی جنوں کے اطاعت گزار تھے۔ ان میں سے زیادہ تر انہی کی باتیں مانا کرتے تھے۔'' اس طرح واضح ہو جائے گا کہ اُس دن تم میں سے کوئی کسی کو فائیدہ، نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ ہم مشرکوں کو (جہنم میں پھینک کر) فرمائیں گے: ''لو، اس آگ کی سزا کے مزے چکھو جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے'' لیکن اب جبکہ انہیں ہماری باتیں سنائی جارہی ہیں تو (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں: ''یہ (محمدؐ) ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن اس کا اپنا) گھڑا ہوا جھوٹ ہے۔'' اِس طرح یہ بے ایمان اپنے پاس آنے والے سچے دین کو صریح جادو قرار دے رہے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) اس کے باوجود کہ ہم نے آپ سے (مدتوں) پہلے تک نہ انہیں کوئی کتابیں عطا فرمائی ہیں، جنہیں پڑھتے پڑھاتے ہوں اور نہ ہی (برے انجام سے) خبردار کرنے والا (کوئی رسول) ان کے پاس بھیجا (مگر پھر بھی آپؐ کی قدر نہیں کر رہے، الٹا جھٹلا رہے ہیں) خیر، ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جبکہ یہ (بچارے) تو اُس (قوت و دولت) کو جو ہم نے انہیں عطا فرمائی تھی اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے۔ لیکن جب انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا، تو پھر دیکھ لو، میری پکڑ کیسی (سخت) تھی!

آپؐ سچے دین کے داعی (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں کہ میں تم سے تمہارے فائیدے کی ایک بات کہتا ہوں (وہ) یہ کہ تم اکیلے اکیلے (اپنی اپنی جگہ) یا دو، دو، (اجتماعی طور پر) پورے اخلاص سے غور و فکر تو کرو کہ تمہارے ساتھی (محمدؐ) میں آخر پاگل پن کی کون سی بات ہے؟ (حالانکہ) وہ تو (قیامت کے) سخت عذاب سے پہلے پہلے تمہیں (سنبھلنے کے لئے) خبردار کر رہا ہے۔ آپؐ انہیں بتائیں: ''اگر میں نے اس (ڈرانے، سمجھانے) پر تم لوگوں سے کوئی معاوضہ مانگا ہے تو وہ تمہیں مبارک رہے۔ مجھے تو اجر، معاوضہ اللہ ہی عطا فرمائیں گے۔ وہ تو ہر بات کو جانتے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ

اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا
یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ
عَلٰی نَفْسِیْ وَاِنِ اهْتَدَیْتُ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ
قَرِیْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ
قَرِیْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ وَاَنّٰی لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ
مَّكَانٍ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ
بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ﴿۵۴﴾

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا
اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱﴾ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَ
هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

میرے پروردگار جو سب پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں (وہی مجھے) حقائق کا علم عطا فرماتے ہیں۔ آپ اعلان کریں کہ (اب میرے ذریعے دنیا میں) سچا دین آچکا۔ جھوٹے دین کا نہ پہلے کوئی فائیدہ ہے، نہ آئندہ ہوگا۔ انہیں بتائیں اگر میں غلطی پر ہوں (جیسا کہ تمہارا خیال ہے) تو اس غلطی کا ذمہ دار میں خود ہوں لیکن اگر میں صحیح راستے پر ہوں (جیسا کہ حقیقت ہے) تو اس کی وجہ میرے پروردگار کی رہنمائی ہے۔ یقیناً وہ (ہمارے) بہت ہی قریب اور سب کچھ سن رہے ہیں۔

قیامت کے دن سچے دین کو ماننے کا کوئی فائیدہ نہیں اے کاش! آپؐ وہ منظر دیکھیں جب یہ (کافر میدان) حشر میں گھرائے گھرائے پھریں گے۔ کہیں بھاگ نہ سکیں گے، بلکہ پاس ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔ اس وقت عرض کریں گے: ''اب ہم اس (سچے دین) کو مانتے ہیں۔'' اب اتنی دُور (آخرت میں) آکر ماننا کیسا؟ جبکہ اس سے پہلے (دنیا میں) اس کا انکار کر چکے تھے اور دور دور سے بغیر سوچے سمجھے اس کے خلاف باتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے اور ان کی اس خواہش (ایمان) کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ایسا ہی سلوک ان جیسے پہلے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوگا کیونکہ وہ بھی شکوک وشبہات میں الجھے ہوئے تھے۔

باب:۳۵ (مکّی) | فاطر | آیات:۴۵ رکوع:۵

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے احسانات کا تقاضا: ان کی اطاعت و بندگی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جنہوں نے (کسی سابقہ نمونہ ومواد کے بغیر) آسمانوں و زمین پیدا فرما دیئے نیز دو دو تین تین اور چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں مقرر فرما لیا۔ وہ اپنی تخلیق ومخلوقات میں جو چاہتے ہیں، اضافہ فرماتے رہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی جس رحمت کا دروازہ لوگوں کے لئے کھول دیں، اُسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ جسے وہ بند فرما دیں، اُسے کوئی کھول نہیں سکتا کیونکہ وہی قادر مطلق اور کائنات کے تمام امور کا انتظام فرمانے والے ہیں۔

اے (دنیا بھر کے) انسانو! اپنے اوپر اللہ کے احسانات کو (ہمیشہ) یاد رکھو۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی خالق (ومالک) ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے وسائل زندگی مہیا کر سکے؟ (یاد رکھو) ان کے علاوہ (تمہارا) کوئی حاکم ومعبود نہیں چنانچہ (انہیں چھوڑ کر) کہاں بھٹکتے پھر رہے ہو؟ لیکن (اے پیغمبرؐ!) اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (پروا نہ کریں) آپؐ سے پہلے بھی یقیناً

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٝ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا
حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ ع ۱ ۷ ۱۳
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ
حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ
مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

کئی پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور (ان کے) سب معاملات (فیصلے کے لئے) ہمارے پاس ہی آئیں گے (تو ہم ان سے نپٹ لیں گے)۔

دنیا میں اللہ کی نافرمانی کا نتیجہ: آخرت میں دائمی عذاب: لوگو! اللہ کا (قیامت میں جزاوسزا کا) وعدہ سچا ہے، اس لئے دنیا کی زندگی تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی سب سے بڑا دھوکے باز (شیطان) اللہ کے بارے میں تمہیں کوئی دھوکا دینے پائے (کہ جو چاہے کرتے رہو، اللہ معاف کرنے والے ہیں)۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے،اس لئے اُسے (اپنا) دشمن ہی سمجھتے رہو۔ وہ تو اپنے ماننے والوں کو (اپنی طرف) بلا رہا ہے تاکہ وہ دوزخ میں (اُس کے) ساتھی بنیں۔ (یاد رکھو!) جن لوگوں نے (دنیا میں) نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے، اُن کے لئے (آخرت میں) سخت سزا ہے۔ مگر جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں، ان کے لئے (گناہوں سے) معافی اور (جنت میں) بہت بڑا اجر و انعام ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) کیا وہ شخص جسے اپنے برے اعمال اچھے نظر آرہے ہیں اور وہ خود بھی انہیں اچھے سمجھ رہا ہے (انہیں چھوڑ کر کبھی آپؐ کی پیروی کر سکتا ہے)؟ اس لئے اللہ بھی (اپنی نافرمانی کرنے پر) جسے چاہتے ہیں گمراہ کر دیتے ہیں اور (اپنی فرمانبرداری کرنے پر) جس کو چاہتے ہیں صحیح راستے پر لے آتے ہیں، چنانچہ آپ ان (نافرمانوں) کی حالت پر افسوس کر کے اپنی جان ضائع نہ کریں۔ یقیناً اللہ ان کی (سب) کرتوتوں سے واقف ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں جنہیں ہم خشک و بے آباد علاقے کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھر اُس (بارش) کے ذریعے خشک و بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں۔ اسی طرح (قیامت کے روز) انسان بھی دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

حصول عزت کا ذریعہ: پاکیزہ اعمال و کردار جو شخص (دنیا و آخرت میں) عزت (و وقار) چاہتا ہے، اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ تمام عزت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس کے لئے (انسان کے) پاکیزہ کلمات (و اقوال) ان کے پاس جاتے ہیں جنہیں (اس کے) نیک اعمال (سہارا دے کر) اوپر اٹھاتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ (اللہ کے سچے دین کے خلاف) سازشیں کر رہے ہیں انہیں سخت سزا ملے گی اور ان کی تمام چالیں ناکام و نامراد ہوں گی۔

اللہ کے سوا کسی کے پاس کوئی قدرت و اختیار نہیں یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہی نے تمہیں (پہلے) مٹی سے، پھر (منی کے) قطرے سے پیدا فرمایا، پھر تمہیں مرد و عورت بناتے چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح عورت جو کچھ پیٹ میں رکھتی یا جنم دیتی ہے انہیں اس کا علم ہے۔ اسی طرح ہر عمر پانے والے کی عمر میں جو اضافہ یا کمی ہوتی ہے، وہ بھی ان کے (علم و) ریکارڈ میں ہے۔ اللہ کے لئے یہ بالکل آسان (بات) ہے۔ اس طرح دونوں سمندر بھی مختلف ہیں۔ یہ (ایک) میٹھا پیاس بجھانے والا

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ
وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿١٣﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا
دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ الربع ع ١٤
اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۚ ﴿١٦﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَّلَوْ
كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾
وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَ
لَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۚ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ

پینے میں مزیدار۔ جبکہ یہ (دوسرا) کھاری کڑوا...... لیکن دونوں سے تازہ گوشت (مچھلی حاصل کر کے) کھاتے ہو اور (موتی، مونگے بطور) زیور نکال کر پہنتے ہو۔ یہ بھی دیکھتے ہو کہ سمندر میں کشتیاں، جہاز پانی کو چیرتے چلے جا رہے ہیں تاکہ تم (سفر و تجارت کے) فائیدے حاصل کر کے ان کے شکر گزار (بندے) بن جاؤ۔ وہی رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل فرماتے ہیں اور انہی نے سورج اور چاند کو (اپنی مخلوقات کی) خدمت میں لگا رکھا ہے جو (اپنے) مقررہ وقت تک (یہ خدمت) جاری رکھیں گے یہ (سب کام کرنے والے) اللہ تعالیٰ ہیں جو (لوگو!) تمہارے پروردگار و شہنشاہ ہیں۔ انہی کی (کائنات میں) حکومت وحکمرانی ہے۔ ان کے سوا جن سے تم دعائیں، التجائیں کرتے ہو، وہ (بے چارے) تو تنکے کے مالک بھی نہیں (تمہیں کیا دیں گے؟) اگر تم ان سے دعائیں، فریادیں کرو بھی، تو وہ انہیں سنتے ہی نہیں۔ لیکن اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری فریاد رسی نہیں کر سکتے، بلکہ (الٹا) قیامت کے روز تمہارے (اس) شرک کا ہی انکار کر دیں گے۔ یاد رکھو، (اللہ) باخبر کی طرح تمہیں کوئی صحیح خبر نہیں دے سکتا۔

آخرت میں نافرمانوں کا کوئی مدد گار نہیں لوگو! تم (سب ہر وقت ہر معاملے میں) اللہ کے محتاج ہو جبکہ اللہ کسی کے محتاج نہیں، وہ سب خوبیوں کے مالک ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو تم (سب کو صفحہ ہستی سے) مٹا دیں اور تمہاری جگہ نئی مخلوق لا بسائیں (جو اُن کی فرمانبرداری کرے) یاد رکھو، یہ بات اللہ کے لئے (ذرا بھی) مشکل نہیں۔ (ان کی نافرمانی چھوڑو) ورنہ (قیامت کے روز) کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوگا، بلکہ اگر کوئی (گناہوں کے بوجھ سے) لدا ہوا شخص اپنا بوجھ اُٹھانے کے لئے کسی کو بلائے گا تو وہ ذرا سا بوجھ اٹھانے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا اگرچہ (جس کو بلایا جا رہا ہے) وہ اُس کا (انتہائی) قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کا انجام ایک جیسا نہیں (اے پیغمبرؐ!) آپؐ تو صرف انہی کو ڈرا سمجھا سکتے ہیں جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اس طرح جو شخص اپنی اصلاح کر لیتا ہے، اُس کا اسی کو فائیدہ ہے۔ آخر سب نے (مر کر) اللہ کے پاس ہی واپس آنا ہے (وہاں بدکرداروں کو سزا مل کر رہے گی) جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔ اندھیرا اور روشنی (ایک جیسے) نہیں۔ سایہ اور دھوپ (مساوی) نہیں۔ زندے اور مردے یکساں نہیں (بالکل اسی طرح اللہ کے نافرمان اور فرمانبردار بھی ایک جیسے نہیں) یقیناً اللہ تو اپنی بات جس کو چاہیں (زبردستی بھی) سنا سکتے ہیں، مگر آپؐ ان (مردہ دل) قبری مردوں کو (اپنی باتیں) نہیں سنا سکتے۔ آپؐ تو محض

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا ۭ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ
إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ ع ١٥
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۭ وَمِنَ
الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۭ
إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾
إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ
أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ إِنَّهٗ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيٓ
أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ
إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيرٌۢ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

(لوگوں کو برے انجام سے) خبردار کرنے والے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نے آپ کو سچا دین دے کر (ماننے والوں کے لئے جنت کی) خوش خبری دینے والا اور (انکار کرنے والوں کے لئے دوزخ سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں (کوئی نہ کوئی برے انجام سے) ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ لیکن اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں (تو فکر نہ کریں) ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنے پیغمبروں کو جو ان کے پاس واضح دلائل، صحیفے اور مفصل کتابیں لے کر آئے تھے (انہیں) جھٹلایا تھا، چنانچہ میں نے ان بے ایمانوں کو پکڑ لیا۔ پھر دیکھ لو میری پکڑ کیسی تھی! (کہ انہیں تہس نہس کر دیا)۔

اصل علم: اللہ کی قدرت وحکمت کی سمجھ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے بارش برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعے مختلف رنگ (وصورت) کے پھل (اور فصلیں) اُگاتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے سفید سرخ اور بالکل سیاہ رنگوں کے پہاڑی سلسلے پیدا فرما رکھے ہیں۔ اسی طرح انسانوں، جانوروں اور مویشیوں وغیرہ کے بھی کئی مختلف رنگ ہیں (یہ ساری رنگنیاں دیکھ دیکھ کر بھی) صرف اللہ کے حقیقت شناس بندے ہی اُن سے ڈرتے ہیں۔ بہر حال اللہ ہی سب قوت واختیار کے مالک، (ساتھ ہی) بے حد درگزر فرمانے والے ہیں۔

دائمی نفع بخش کاروبار: قرآن کو پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل وہ لوگ جو باقاعدگی سے اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں، پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال ومتاع سے خفیہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں، وہ درحقیقت ایسا کاروبار (Business) کر رہے ہیں، جس میں کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں۔ اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ انہیں بھرپور اجر و بدلہ عطا فرمائیں گے۔ بلکہ انہیں مزید اپنے انعام واکرام سے نوازیں گے۔ وہ تو (اپنے مخلص بندوں کی) غلطیاں، کوتاہیاں معاف فرمانے والے اور (ان کے ایمان واعمال کے بے حد) قدر دان ہیں۔ یقیناً یہ کتاب (قرآن کریم) جو ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہے، بالکل سچی ہے اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے۔ اللہ بندوں (کے حالات) سے پوری طرح خبردار ہیں اور (ان کے اعمال کو بغور) دیکھ رہے ہیں (کہ وہ کہاں تک اس پر عمل کرتے ہیں)۔

قرآن پر عمل کرنے والوں کا نیک انجام اب ہم نے اپنے پسندیدہ بندوں (مسلمانوں) کو اس کتاب کا وارث بنایا ہے۔ مگر ان (وارثوں) میں سے بعض تو گناہ گار ہیں، بعض ان میں میانہ رو اور ان میں سے بعض اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں بہت آگے نکلے جا رہے ہیں یہ ان (لوگوں پر اللہ کا) خصوصی فضل واحسان ہے کہ سدا بہار باغات میں داخل ہوں گے، جہاں انہیں سونے کے کنگن اور

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ أَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِيٓ أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهِ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَ
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۖ كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا
نَعْمَلُ ۖ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ
فَذُوقُوا فَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ ع
وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
خَلٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ ۖ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا
خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ أَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُونَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ
وَلَئِنْ زَالَتَآ إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا

موتیوں (کے ہار) پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ وہ جنت میں داخل ہو کر عرض کریں گے: ''اللہ کا شکر ہے جنہوں نے ہمارے (دنیاوی) غم و پریشانی کو ختم فرما دیا۔ یقیناً ہمارے پروردگار بے حد معاف فرمانے والے، انتہائی قدر دان ہیں، جنہوں نے ہمیں اپنی مہربانی سے مستقل گھر (جنت) میں لا بسایا۔ یہاں نہ کوئی محنت مشقت کرنا پڑتی ہے اور نہ ہی ہمیں یہاں کبھی تھکاوٹ ہوتی ہے۔''

قرآن کے منکروں کا بُرا حشر ان کے برعکس جو لوگ (دنیا میں اللہ کی باتوں کا) انکار کرتے رہے، ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ اُن کی زندگی ختم ہوگی کہ مر ہی جائیں اور نہ کبھی ان کی سزا میں کمی کی جائے گی۔ ہم ہر نافرمان کا ایسے ہی علاج کیا کرتے ہیں۔ وہ وہاں چیخیں گے، چلائیں گے: ''ہمارے پروردگار! ہمیں (یہاں سے) نکال دیں، اب ہم نیک کام کریں گے۔ وہ کام بالکل نہیں کریں گے، جو (پہلے) کیا کرتے تھے''۔ (جواب ملے گا) ''کیا ہم نے تمہیں اتنی زندگی نہیں دی تھی کہ جس نے اس میں سوچنا سمجھنا ہوتا وہ (خوب) سوچ سمجھ سکتا تھا۔ پھر ہم نے تمہارے پاس (اس عذاب سے) خبردار کرنے والا (پیغمبرؐ) بھی بھیجا تھا (مگر تم نے اُس کی ایک نہ سنی) اس لئے اپنے کئے کے مزے چکھتے رہو۔ (یہاں) نافرمانوں کا کوئی مددگار نہیں۔''

اللہ کی باتوں کے منکر نقصان اٹھائیں گے یہ حقیقت ہے کہ اللہ آسمانوں و زمین کی سب خفیہ باتوں کو جانتے ہیں بلکہ وہ تو (لوگوں کے) دلی خیالات اور ارادوں سے بھی واقف ہیں۔ وُہی تمہیں دنیا میں یکے بعد دیگرے آباد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ پھر بھی کوئی (ان کی باتوں کا) انکار کرتا ہے تو اس کے انکار کا نقصان اُسے ہی ہوگا کیونکہ منکروں کے انکار کی وجہ سے اُن کے پروردگار کی ناراضگی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اُن کے انکار کی وجہ سے اُن کے نقصان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

کافروں، مشرکوں کے پاس انکار اور شرک کا کوئی جواز نہیں (اے پیغمبرؐ!) ان مشرکوں سے پوچھیں: ''کیا تم نے کبھی اپنے معبودوں کے بارے میں غور کیا ہے جن سے تم اللہ کے علاوہ دعائیں، التجائیں کیا کرتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کچھ پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کے بنانے میں اُن کا کوئی حصہ ہے؟ یا ہم نے انہیں کوئی ایسی کتاب عطا فرمائی ہے جس میں (ان کے لئے شرک کرنے کی) کوئی دلیل موجود ہے؟ (حالانکہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) مگر یہ بے ایمان ایک دوسرے سے صرف دھوکے بازی کے وعدے (اور باتیں) کر رہے ہیں۔ (ان کے شرک کے باوجود) اللہ نے آسمانوں و زمین کو (ان پر) گرنے سے روکا ہوا ہے ورنہ اگر وہ گر جائیں (تو ان بے ایمانوں کا کچومر نکل جائے) تو خود ان کے سوا انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال، وہ (اپنے بندوں کی زیادتیاں) بہت ہی زیادہ برداشت کرنے والے

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ
لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ
اِلَّا نُفُوْرًا ۙ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ
بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ
ع ٥ ١٧ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۚ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ

(اور ان کے گناہوں سے) درگزر فرمانے والے ہیں۔

آپ کے آنے سے پہلے کفار ومشرکین کا اطاعت کی قسمیں کھانا حالانکہ یہ (کفار قریش اس سے پہلے) اللہ کے نام کی بڑی پختہ قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے سمجھانے والا (رسول) آجائے تو وہ ہر امت سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلیں گے۔ مگر جب ان کے پاس ڈرانے سمجھانے والے (پیغمبرؐ) آگئے تو ان کی (سچے دین سے) نفرت اور بھی بڑھ گئی، جس کی وجہ سے یہ دنیا میں سرکشی اختیار کرکے (حق کے خلاف) بڑی بڑی چالیں چل رہے ہیں، حالانکہ بُری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کے گلے پڑ جاتی ہیں۔ کیا یہ لوگ (بھی اب) اُسی سلوک کے منتظر ہیں جو پہلے لوگوں کے ساتھ روا رکھا گیا ہے؟ (اگر یہ بات ہے) تو (اے پیغمبرؐ!) آپ ہرگز اللہ کے (اس) طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے اور نہ ہی اُن کے طرز عمل کو ٹلتا ہوا دیکھیں گے۔ کیا یہ لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے ان سے پہلے (بدکردار) لوگوں کا کیا بُرا انجام ہو چکا ہے؟ حالانکہ وہ طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھے۔

اللہ کی نافرمانی سے بچو، ورنہ سزا سے نہ بچ سکو گے یاد رکھو، آسمانوں وزمین کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کو اپنے مقابلے میں لاچار و بے بس کر دے۔ وہ تو سب کچھ جانتے اور (ہر طرح کی قوت و) طاقت رکھتے ہیں۔ بلکہ اگر اللہ لوگوں کو ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے پکڑنے لگیں، تو وہ دنیا میں کوئی جاندار بھی زندہ نہ چھوڑیں۔ مگر وہ انہیں ایک خاص وقت تک مہلت دے رہے ہیں۔ لیکن جب وہ خاص وقت آجائے گا (تو انہیں ضرور سزا دیں گے) کیونکہ وہ اپنے بندوں (کے سب نیک و بداعمال) کو دیکھ رہے ہیں۔

باب:۳۶ (مکّی) — یٰسین — رکوع:۵ آیات:۸۳

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

یا، سین۔ یہ حکمت و دانائی سکھانے والا قرآن گواہ ہے کہ (اے محمدؐ!) کہ آپ بھی واقعی (ہمارے) رسولوں میں شامل ہیں (اور دین و دنیا کے بالکل) صحیح راستے پر ہیں (یہ قرآن اللہ نے جو) قادر مطلق اور (اپنی مخلوق پر) انتہائی مہربان ہیں (آپؐ پر) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ ان لوگوں کو (برے انجام سے) خبردار کریں، جن کے باپ دادا کو (آپؐ سے مدتوں پہلے تک) خبردار نہیں کیا گیا۔ اسی لئے وہ (سچے دین سے) بے خبر ہیں۔ اب چونکہ (آپؐ کے سمجھانے کے باوجود) یہ لوگ ایمان نہیں لا رہے، اس لئے ان میں سے زیادہ تر کے متعلق (ہمارے عذاب کا) فیصلہ صحیح ثابت ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہم (دوزخ میں) ان کی گردنوں میں ایسے (بھاری) طوق ڈالیں گے

أَغْلٰلًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸ وَجَعَلْنَا مِنْ
بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّأَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱ إِنَّا نَحْنُ
نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۲ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحٰبَ
الْقَرْيَةِ ۘ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۳ إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا إِنَّآ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝۱۴ قَالُوْا
مَآ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ إِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝۱۵ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝۱۶
وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۷ قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝۱۸ قَالُوْا
طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝۱۹
وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۰ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۲۱

وقف غفران — ع ۲ — وقف لازم

جن میں ٹھوڑیوں تک پھنس کر ان کے سر اوپر کو اٹھے رہیں گے۔ پھر ان کے آگے پیچھے دیواریں کھڑی کرکے اوپر سے انہیں (اچھی طرح) ڈھانپ دیں گے تو یہ کسی طرف دیکھ بھی نہ سکیں گے۔ اسی لئے آپ کا انہیں سمجھانا یا نہ سمجھانا بے اثر ہے کیونکہ یہ کسی طرح بھی ماننے والے نہیں۔ آپؐ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سمجھا سکتے ہیں جو نصیحت کی بات مانے اور (اللہ) مہربان سے بن دیکھے ڈرے۔ آپ ایسے شخص کو (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور عمدہ اجر (و انعام) کی خوش خبری دے دیں۔ ہم لازماً (قیامت میں) مردوں کو زندہ کریں گے۔ اسی لئے ہم اُن کے آگے جانے والے اعمال اور اُن کے پیچھے رہنے والے اثرات لکھتے لکھواتے جا رہے ہیں بلکہ (ان کی) ہر ہر حرکت ہمارے واضح ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

قرآن اور آپؐ کو نہ ماننے والوں کے لئے ایک عبرت ناک واقعہ بطور مثال

شہر والوں کی پیغمبروں سے حجت بازی اس سلسلے میں (اے پیغمبرؐ!) آپ ان (کفار و مشرکین) کو اس شہر والوں اور وہاں پہنچنے والے ہمارے پیغمبروں کا واقعہ سنائیں۔ جب ہم نے (پہلے) دو پیغمبر ان کے پاس بھیجے۔ مگر انہوں نے ان دونوں کو ہی جھٹلا دیا، تو ہم نے تیسرے کے ذریعے ان کی تائید فرمائی۔ چنانچہ ان (تینوں) نے (شہر والوں سے) کہا: ''ہم (اللہ کی اطاعت و بندگی کا) پیغام لے کر تمہارے پاس آئے ہیں۔'' وہ کہنے لگے: ''تم ہماری طرح کے انسان ہو (کیسے پیغام بر بن گئے؟ اللہ) مہربان نے کوئی پیغام نہیں بھیجا۔ تم ویسے ہی جھوٹ بول رہے ہو۔'' (پیغمبروں نے) کہا: ''ہمارے پروردگار گواہ ہیں کہ واقعی انہوں نے ہمیں (اپنا) پیغام دے کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔ (تم مانو، نہ مانو) مگر پوری وضاحت سے (ان کا) پیغام (تمہارے پاس) پہنچا دینا، ہماری ذمہ داری ہے۔'' وہ بولے: ''ہم تو تمہیں اپنے لئے منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آئے تو ہم پتھر مار مار کر تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ یاد رکھو، ہمارے ہاتھوں تمہیں سخت تکلیف پہنچے گی۔'' پیغمبروں نے فرمایا: ''تمہاری نحوست تو تمہارے اپنے (بُرے اعمال کی) وجہ سے ہے۔ کیا اگر تمہیں (اچھے کاموں کی) نصیحت کی جائے (تو یہ نحوست کی بات ہے)؟ تم تو بالکل ہی گئے گزرے (جاہل) لوگ ہو۔''

اجنبی شخص کا پیغمبروں کی تائید کرنا اتنے میں شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ وہ (آتے ہی) کہنے لگا: ''میرے بھائیو! ان پیغمبروں کی بات مان لو۔ (ضرور) ان کی بات مانو جو تم سے کوئی اجرت، معاوضہ طلب نہیں کر رہے اور ہیں بھی صحیح راستے پر۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۚ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ ع ٢
اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا
فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ

آخر کیا وجہ ہے کہ میں اُس ذات (اللہ) کی اطاعت و بندگی نہ کروں، جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے* کیا میں اس کے علاوہ دوسروں کو اپنا حاکم و معبود مان لوں؟ حالانکہ اگر وہ مہربان (ذات) مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان (جھوٹے معبودوں) کی سفارش میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ ہی وہ مجھے (اس تکلیف سے) بچا سکتے ہیں۔ (اگر خدانخواستہ ایسا کروں) تو یقیناً میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں۔ اس لئے سن رکھو، کہ میں تو تمہارے (اور اپنے) پروردگار (اللہ) ہی کو سب کچھ کرنے والا مانتا ہوں۔

*: اور جس کے پاس واپس جانا ہے

مشرکوں کا موحد مومن کو شہید کرنا (اس پر ان بے ایمان مشرکوں نے اسے شہید کر دیا۔ ہماری طرف سے) اُسے جنت میں جانے کا حکم مل گیا۔ (جنت میں داخل ہوکر) وہ (حسرت سے) کہنے لگا: ''کاش! میری قوم کو بھی سمجھ آجاتی کہ کسی طرح (اپنی اطاعت اور رسولوں کی پیروی کی وجہ سے) میرے پروردگار نے مجھے معاف فرما کر اپنے معزز بندوں میں شامل فرما دیا۔

مشرک شہریوں کا عبرت ناک انجام اس کے بعد ہم نے (اس کا انتقام لینے کے لئے) آسمان سے کوئی فوج نہیں بھیجی اور نہ ہمیں بھیجنے کی ضرورت تھی۔ بس ایک ہی زور کا دھماکا ہوا اور وہ (سب کے سب) جل کر راکھ ہوگئے۔ لوگوں پر انتہائی افسوس ہے کہ جب بھی (ہماری طرف سے) ان کے پاس کوئی رسول آیا، اس کا انہوں نے مذاق ہی اڑایا۔ کیا یہ لوگ سوچتے سمجھتے نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو (اپنی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر چکے ہیں اور وہ (دوبارہ دنیا میں) واپس نہیں آئے بلکہ اب وہ (قیامت کے دن ہی) سب اکٹھے ہوکر ہمارے سامنے پیش ہوں گے۔

اللہ کی قدرت و احسانات کے ثبوت اور دلائل

فصلیں، باغات ان (منکروں) کو سمجھانے کے لئے خشک و بے آباد زمین بھی ہماری قدرت کی ایک دلیل ہے جسے ہم (بارش سے) سیراب کر کے اس سے غلے، اناج اگاتے ہیں، جن میں سے یہ لوگ کھا (پی) رہے ہیں۔ نیز اسی (زمین) میں سے ہم کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا فرماتے ہیں اور (جنہیں سیراب کرنے کے لئے) ہم نے زمین میں چشمے جاری کر رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے پھل کھائیں۔ حالانکہ یہ پھل ان کے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے نہیں ہیں، تو پھر یہ لوگ کیوں اللہ کا شکر (اور فرمانبرداری) نہیں کرتے؟

ہر چیز کے جوڑے جوڑے (اللہ) بے انتہا قدرت کے مالک ہیں جنہوں نے سب چیزوں کے جوڑے جوڑے (نر و مادہ) پیدا فرمائے ہیں خواہ وہ زمینی نباتات ہوں یا خود (انسانوں کی) اپنی جنس ہوں یا وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ لوگ ابھی تک جانتے ہی نہیں۔

دن رات اسی طرح رات بھی ان کے لئے (ہماری قدرت کی) دلیل ہے۔ ہم اس پر سے دن کو ہٹا لیتے ہیں، تو یہ (لوگ) اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

سورج، چاند اسی طرح سورج اپنے محور پر گردش کر رہا ہے۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ
مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾
اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا
بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ ع ۱۸
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ

(دراصل) یہ سب کچھ جاننے والے (اللہ) قادر مطلق کی منصوبہ بندی (Planning) ہے۔ اس طرح چاند ہے۔ اس کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں۔ وہ ان سے گزرتا ہوا آخر میں کھجور کی خشک ٹہنی کی طرح (پتلا سا) رہ جاتا ہے۔ نہ سورج ہی چاند سے ٹکرا سکتا ہے اور نہ رات ہی دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ سب اپنے اپنے دائرے میں گھوم رہے ہیں۔

کشتیاں، جہاز ان کے لئے (ہماری قدرت کی) یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ہم نے ان کی (پچھلی ایک) نسل کو (نوحؑ کے ساتھ) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا تھا۔ بعد میں ان جیسی (بے شمار) سواریاں ان کے لئے پیدا فرما دیں، جن پہ یہ سوار ہوئے پھرتے ہیں۔ ہم چاہیں تو انہیں (سواری سمیت) غرق کر دیں۔ پھر نہ ان کی کوئی فریاد سننے والا ہو اور نہ ہی یہ کسی طرح بچ سکیں۔ محض ہماری مہربانی ہے (جو انہیں پار لگا کر) ایک خاص وقت تک زندگی سے فائیدہ اٹھانے کا موقع دیتی ہے۔

اللہ کے احسانات کے باوجود نافرمانی و ناشکر گزاری

اللہ کی باتوں، نشانیوں پر توجہ نہ دینا مگر جب انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ (رسولؐ کے ذریعے اللہ کی اطاعت کر کے) اُس عذاب سے بچ جاؤ جو (آخرت میں) تمہارے آگے آنے والا ہے اور جو (نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں) تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے تاکہ تم پر مہربانی فرمائی جائے (تو توجہ ہی نہیں دیتے)۔ اس طرح جب ان کے پروردگار کی طرف سے اُن کے پاس کوئی نشانی آتی ہے تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

مال و دولت غریبوں پر خرچ نہ کرنا نیز جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو تمہیں کھانے پینے کا سامان عطا فرما رکھا ہے اس میں سے (اللہ کے راستے میں غریبوں، محتاجوں پر بھی) خرچ کیا کرو، تو یہ بے ایمان مسلمانوں سے کہتے ہیں (جاؤ، اپنے رب سے کھانا مانگو، جس پر ایمان لائے ہو) ہم اُسے کیوں کھلائیں، جسے اللہ اگر چاہتا تو خود کھلا دیتا (ہم اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتے) تم لوگ تو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

قیامت کے بارے میں بحث وتکرار یہ بھی کہتے ہیں: "اگر تم (مسلمان) سچے ہو (کہ قیامت آئے گی) تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ (معلوم ہوتا ہے کہ صور کی) اُس ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو انہیں اس وقت آدبوچے گی جب وہ (اپنے دنیاوی معاملات میں) جھگڑ رہے ہوں گے۔ اُس وقت (جو گھروں میں ہوں گے ایک دوسرے کو) کوئی وصیت نہ کر سکیں گے اور) اور (جو گھروں سے باہر ہوں گے) وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ جاسکیں گے (جو جہاں ہوگا، صور کی دہشت سے مر جائے گا) پھر جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل کر تیزی سے اپنے پروردگار کی طرف چل پڑیں گے۔ (حیران ہو ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے:) "ہائے افسوس! کس نے ہمیں ہماری قبروں سے اُٹھا دیا؟ (جواب ملے گا) یہی تو (قیامت کا دن) ہے جس کا (اللہ) مہربان نے وعدہ فرمایا تھا۔ پیغمبروں نے واقعی سچ کہا تھا کہ یہ قیامت (صور کی صرف) ایک چنگھاڑ ہوگی۔" چنانچہ فوراً ہی (سب کے سب) ہمارے سامنے پیش ہو جائیں گے۔

قیامت میں ضروری اعلان اس کے بعد (اعلان کر دیا جائے گا کہ) "آج

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ ج
سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ لا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ الربع
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط اَفَلَا ع ٤ ١٧ ٣
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا

کسی شخص پر کوئی زیادتی نہیں ہو رہی۔ جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو، اُسی کا تمہیں بدلہ دیا جا رہا ہے (وہ دیکھ لو!) جنتی لوگ (جنت میں) مزے اڑانے میں مشغول ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں (گھنے) سائے میں تختوں پر تکیئے لگائے بیٹھے ہیں۔ اُن کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل میوے بلکہ جو طلب کر رہے ہیں، موجود ہے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام پہنچایا جا رہا ہے۔

نافرمانوں کو سرزنش کے بعد دوزخ میں جانے کا حکم نافرمانو! اب تم (اپنے اپنے جرائم کے لحاظ سے) الگ الگ ہو جاؤ۔ کیا میں نے کہیں (اپنی کتابوں اور رسولوں کے ذریعے) تاکید نہ کی تھی کہ شیطان کی (باتیں) نہ ماننا کہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے (جس نے تمہیں گمراہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے) اور یہ بھی (تاکید کی تھی) کہ میری ہی اطاعت و بندگی کرتے رہنا۔ یہی (جنت جانے کا) صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔ اس (سمجھانے) کے باوجود شیطان نے تم میں سے بہت سے (ہزار میں سے ۹۹۹) لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم میں عقل، سمجھ نہیں تھی؟ اب یہ جہنم (سامنے) ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔ اپنے انکار (و نافرمانی) کی وجہ سے اس میں داخل ہو جاؤ۔

جھوٹ بولنے کی کوشش میں منہ، زبانیں بند (ان کے جھوٹ بولنے کی کوشش کرنے پر کہ ہم نے کوئی کفر و نافرمانی نہیں کی) ہم ان کے منہ بند (Seal) کر دیں گے، پھر ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور پاؤں اُن کی کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔ حالانکہ (اُن کی بری کرتوتوں کی وجہ سے دنیا میں ہی) اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو پھر آگے بڑھ کر (اپنے) راستے کیسے دیکھ سکتے۔ اسی طرح اگر ہم چاہتے تو جہاں جہاں یہ تھے ان کی شکل وصورت ہی مسخ کر (کے سور، بندر بنا) دیتے، تو یہ (شرم کے مارے) نہ آگے جا سکتے، نہ پیچھے پلٹ سکتے۔

دنیا والو! اللہ کی قدرتوں پر غور کرو...... کتاب وسنت کو سمجھو

لمبی عمر پانے کا نتیجہ (کیا یہ ظالم لوگ دنیا میں ہماری قدرت نہیں دیکھتے؟) کہ جسے ہم زیادہ لمبی عمر عطا کرتے ہیں اُس کی (جسمانی و ذہنی) صلاحیتیں ہی الٹ دیتے ہیں پھر بھی یہ عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟

قرآن...... کتاب نصیحت و ہدایت یاد رکھو، ہم نے اس (پیغمبرؐ) کو شعر و شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ ان کے لئے مناسب ہے۔ یہ (جسے شاعری قرار دے رہے ہو، آخرت کی تیاری کے لئے) صرف نصیحت اور صاف صاف پڑھنے سمجھنے کے لئے (کتاب) ہے تاکہ سوچنے سمجھنے والے لوگوں کو (بُرے انجام سے) خبردار کر دیا جائے اور منکروں پر (عذاب کے لئے) حُجت قائم ہو جائے۔

چارپائے بطور خدمت کیا یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے کہ جن چیزوں کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، انہی میں سے ہم نے ان کے لئے مویشی، چارپائے پیدا فرمائے ہیں، جن کے یہ مالک بنے پھرتے

يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ
مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۨ ﴿٧٩﴾ ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع

وقف لازم
ع ٥

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾ ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ ؕ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ ؕ
اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

المنزل السادس

ہیں۔ حالانکہ ہم نے انہیں ان کے تابع کیا ہوا ہے۔ جن میں سے بعض پر یہ سواری کرتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔ نیز ان (مویشیوں) میں ان کے لئے اور بھی کئی فائیدے ہیں خصوصاً پینے کی چیزیں (جیسے دودھ وغیرہ)۔ پھر بھی ہمارا شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟ بلکہ ان لوگوں نے (الٹا) اللہ کے علاوہ کئی (جعلی، جھوٹے) حاکم و معبود بنا رکھے ہیں تاکہ (مصیبت کے وقت) ان کی مدد کریں۔ (حالانکہ) وہ تو ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، البتہ یہ (مشرکین خود) ان (جھوٹے معبودوں) کے حامی و خدمت گار بنے ہوئے ہیں۔ بہرحال، آپؐ ان کی باتوں پر پریشان نہ ہوں، کیونکہ ہم ان کی سب خفیہ و ظاہری حرکات کو جانتے ہیں (جو جیسا کرے گا، ویسا بھرے گا)۔

گندے قطرے سے پیدائش کیا انسان کو معلوم نہیں کہ ہم نے اسے (ایک گندے) منی کے قطرے سے پیدا فرمایا ہے؟ اب وہی (ہمارا) مدِّ مقابل بن کر (ہمارے متعلق) کھلم کھلا بحث تکرار کر رہا ہے۔ اپنی (حقیقی) پیدائش کو بھول کر ہمارے لئے مثالیں بیان کر رہا ہے۔ کہتا ہے کہ بھلا ان گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟ اسے بتائیں کہ انہیں وہی (اللہ) زندہ فرمائیں گے جنہوں نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا فرمایا تھا، جو ہر طرح کی تخلیق کے ماہر ہیں۔

سرسبز درخت سے آگ وہ تو وہی ہیں جو تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ نکالتے ہیں جن سے تم اپنے چولھے جلاتے ہو۔ آیا (اللہ کی) وہ ذات جنہوں نے (اتنے بڑے بڑے) آسمانوں و زمین پیدا فرما دیئے، وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے (پدی انسانوں) کو دوبارہ پیدا فرما دے؟ ہاں، ہاں (ضرور قادر ہیں) وہ تو زبردست تخلیق کار، انتہائی ماہر (ذات) ہیں۔ ان کی شان (قدرت) تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو (پیدا فرمانا) چاہتے ہیں تو اُسے فرماتے ہیں کہ 'ہوجا' تو وہ ہو جاتی ہے۔ دراصل 'وہی قادر مطلق ذات ہیں جن کے ہاتھ میں ہر چیز کی باگ ڈور ہے، اور انہی کے پاس سب نے (جزاوسزا کے لئے) واپس جانا ہے۔

باب:۳۷ (مکّی) | صافات | آیات:۱۸۲ رکوع:۵

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ اکیلے کائنات کے حاکم و معبود قطار در قطار صفیں باندھنے والے (فرشتے، شیطانوں کی) روک تھام کرنے والے (فرشتے) اور نصیحت کی باتیں سنانے والے (فرشتے) گواہ ہیں کہ تم سب کے حاکم و معبود صرف ایک ہی ہیں...... جو آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کے مالک و شہنشاہ ہیں۔ وہی تمام مشرقوں (ومغربوں) کے مالک (ومختار) ہیں۔

آسمانوں پر چوکی، پہرہ ہم نے دنیا کے قریبی آسمان کو ستاروں سے آراستہ کر کے اسے روشن کر رکھا ہے اور (فرشتوں کا پہرہ لگا کر) ہر شریر جن سے اسے محفوظ فرما دیا ہے۔

مَّارِدٍ ۝٧ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ ۝٨ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝٩ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝١١ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝١٢
وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝١٣ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝١٤ وَقَالُوْا اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝١٦
اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝١٧ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝١٨ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ
وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝٢٠
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢١ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٢٢ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝٢٣ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ۝٢٤ مَا لَكُمْ
لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝٢٥ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝٢٦ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝٢٧ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝٢٨
قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٢٩ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝٣٠ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝٣١
فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝٣٢ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

ع ٥ / ٢١ الربع

یہ بدمعاش جن (اب) عالم بالا والے (فرشتوں) کی باتیں نہیں سن سکتے کیونکہ ان پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے۔ (انہیں) دور رکھنے کے لئے ان کی سزا کا مستقل انتظام ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شریر جن چھپ چھپا کر (کوئی بات) لے اُڑتا ہے، تو آگ کا تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔

اتنی قدرتوں کے باوجود کفار کا مذاق اڑانا ان (بے ایمانوں) سے پوچھیں، ان کا (دوبارہ) پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا جو کچھ ہم (اب تک) پیدا فرما چکے ہیں (وہ زیادہ مشکل ہے)؟ حالانکہ ہم نے (خود) انہیں چکنی مٹی سے بنانا شروع کیا تھا۔ آپؐ تو ہماری (قدرتوں پر) حیران ہیں اور یہ اُن کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ مگر جب انہیں سمجھایا جاتا ہے، تو سمجھتے بھی نہیں۔ جب کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں۔ تو اس کا بھی ٹھٹھا اڑاتے ہوئے کہتے ہیں: "(ہم نہیں مانتے) یہ تو صریح جادوگری ہے۔ کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے، تو کیا ہمیں واقعی دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (قبروں سے اٹھیں گے)؟"

قیامت کا وقوع لازمی انہیں بتائیں کہ ہاں، ہاں (ضرور ایسا ہوگا) کیونکہ تم (دوبارہ زندہ ہونے پر) مجبور ہو۔ وہ تو صرف ایک گرجدار آواز ہوگی کہ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے اور چیخ اٹھیں گے: "ہائے ہماری کم بختی! (معلوم ہوتا ہے) یہ جزا و سزا کا دن ہے۔" (فرشتے بتائیں گے کہ ہاں) یہ وہی دن ہے جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔

قیامت آنے پر منکرین شرمندہ (اللہ فرشتوں سے فرمائیں گے) ان سب مشرکوں، ان کے ساتھیوں اور (جھوٹے) معبودوں جن کی یہ اللہ کے علاوہ اطاعت و بندگی کیا کرتے تھے گھیر کر انہیں جہنم کا راستہ دکھاؤ۔ مگر ذرا انہیں روکو، ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ "تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ اب ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟" لیکن وہ تو (شرم کے مارے) گردنیں جھکائے کھڑے ہیں۔

بحث تکرار کے بعد سارے منکرین جہنم میں پھر (کچھ دیر کے بعد) ایک دوسرے مخاطب ہوکر تکرار شروع کردیں گے۔ (مرید اپنے جھوٹے پیروں سے) کہیں گے: "تم (گمراہ کرنے کے لئے) ہم پر چڑھ چڑھ کر آیا کرتے تھے۔" (جھوٹے پیر) جواب دیں گے: "تم خود ہی (جان بوجھ کر) ایمان نہیں لائے تھے ورنہ ہمارا تم پر کوئی زور، دباؤ تو نہیں تھا۔ تم خود ہی انتہائی بدکردار لوگ تھے۔ خیر (اب ہماری بحث تکرار فضول ہے) ہمارے (دونوں فریقوں کے) متعلق ہمارے پروردگار (کے عذاب) کا فیصلہ ہو چکا ہے جسے ہم نے چکھنا ہی چکھنا ہے۔ چونکہ ہم خود بھی گمراہ تھے اس لئے ہم نے تمہیں بھی گمراہ کر دیا۔" چنانچہ وہ اس روز اکٹھے (دوزخ کا) عذاب بھگتیں گے۔

مُّشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا
قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا
اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾
اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ
لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ
عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾
فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾
وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا

مجرموں کے ساتھ واقعی ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ یہ ایسے (بد بخت) تھے کہ جب انہیں سمجھایا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں‘تو یہ اکڑکر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم پاگل شاعر (محمدؐ) کی باتوں میں آکر اپنے حاکموں، معبودوں کو چھوڑ دیں؟ حالانکہ وہ (ان کے پاس) سچا دین لے کر آئے تھے۔ اور (اپنے سے پہلے) رسولوں کی تصدیق کیا کرتے تھے (کہ اپنے اپنے دور میں اُن کی تعلیم سچی تھی)۔ بہرحال، (بے ایمانو!) اب تو تمہیں دردناک سزا مل کر رہے گی۔ یہ دراصل تمہیں تمہاری اپنی (دنیاوی) کرتوتوں کا بدلہ مل رہا ہے۔ مگر خالص اللہ کی اطاعت و بندگی کرنے والے بندے اس سے محفوظ ہیں۔

جنت کا ایک منظر وہ دیکھو! ان کے لئے خصوصی سامان زندگی ...... ہرطرح کے پھل، میوے (حاضر) ہیں۔ آرام و آسائش کے باغوں میں ان کی آؤ بھگت ہو رہی ہے۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ پاکیزہ و صاف شفاف شراب کے دور چل رہے ہیں، جس میں پینے والوں کے لئے لذت ہی لذت ہے۔ جس سے نہ اُن کا سر چکراتا ہے اور نہ ہی اُن کے دماغوں میں فتور آتا ہے۔ ان کے پاس حیا دار، بڑی بڑی موٹی آنکھوں والی، انڈوں کی مانند (خوبصورت) عورتیں (دل بہلانے کے لئے موجود) ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر حال احوال پوچھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہہ رہا ہے: ''(دوستو! دنیا میں) میرا ایک ساتھی ہوا کرتا تھا، وہ مجھے (اکثر) کہتا تھا کہ کیا آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جو (اس بات کو) مانتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گے تو ہمیں (دوبارہ زندہ کرکے ہمارے اعمال کی) جزا و سزا دی جائے گی؟۔'' (ساتھیوں سے) پوچھ رہا ہے: کیا آپ لوگوں کو خبر ہے (کہ وہ اس وقت کہاں ہے)؟ اب وہ خود ہی جھانک کر دیکھتا ہے تو وہ اُسے جہنم کے درمیان (جلتا ہوا) نظر آرہا ہے۔ (اُسے اس حال میں دیکھ کر) کہہ رہا ہے: ''اللہ کی قسم! تم تو مجھے بھی لے ڈوبے تھے۔ اگر مجھ پر اللہ کا فضل و احسان نہ ہوتا تو میں بھی (تمہارے ساتھ عذاب میں) مبتلا ہوتا۔ یہ حقیقت ہے کہ اب ہمیں موت نہیں آئے گی سوائے اس پہلی موت کے (جو آچکی ہے) اور نہ ہی ہمیں (یہاں) کوئی تکلیف، پریشانی ہے۔ یقیناً یہ (ہماری) بہت بڑی کامیابی ہے۔'' ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لئے (دنیا میں) محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہیے۔ (اب خود ہی بتاؤ کہ جنت میں) یہ مہمان نوازی اچھی ہے

اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ
تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ
ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ ع
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾
وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ
اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي
النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى
اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

دوزخیوں کا کھانا، پینا اور ٹھکانا یا (کڑوا، زہریلا اور بدبودار) تھوہر کا درخت جسے ہم نے نافرمانوں کے لئے آزمائش کا ذریعہ (Test case) بنا رکھا ہے؟ یہ ایسا درخت ہے جو دوزخ کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کے پھل شیطانوں کے سروں کی طرح (بدصورت) ہیں۔ دوزخی اسے کھائیں گے اور اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اس کے ساتھ انہیں پیپ ملا ہوا کھولتا ہوا گرم پانی (پینے کو) ملے گا (یہ کچھ کھانے پینے کے) بعد بھی اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور یہ بھی (بغیر سوچے سمجھے) انہی کے پیچھے سرپٹ دوڑتے چلے گئے، حالانکہ ان سے پہلے بھی بے شمار لوگ گمراہ ہوئے تھے جن میں ہم نے (بڑے انجام سے) ڈرانے کے لئے (پیغمبر) بھی بھیجے تھے۔ پھر دیکھ لیں اُن نہ ڈرنے والوں کا کیا برا انجام ہوا؟ صرف اللہ کی خلوص سے اطاعت و بندگی کرنے والے ہی عذاب سے محفوظ رہے۔

اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کا عزت و اکرام

نوحؑ اور ان کے ساتھی یاد ہے، جب نوحؑ نے ہمیں (مدد کے لئے) پکارا تھا۔ پھر (دیکھ لیں) ہم کیسے اچھے دعائیں فریادیں سننے والے ہیں کہ نوحؑ اور اُن کے ماننے والوں کو ہم نے (کشتی کے ذریعے سیلاب کی) بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا...... اور ان کی نسل کا ایسا سلسلہ چلایا کہ وہی (قیامت تک) باقی رہیں گے اور بعد میں آنے والی نسلوں میں اُن کا (ایسا) ذکر خیر باقی رکھا کہ دنیا میں نوحؑ (کے نام) پر علیہ السلام (کہا جاتا ہے)۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم نیک کردار لوگوں کو ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں، کیونکہ نوحؑ ہمارے ماننے والے بندوں میں شامل تھے (اس لئے انہیں بچا لیا) اور دوسروں کو (جو ان کے مخالف تھے) ہم نے (سیلاب میں) غرق کر دیا۔

ابراہیمؑ اسی طرح ابراہیمؑ بھی خلوص دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے انہی کے ہم مسلک تھے۔ (یاد ہے) جب انہوں نے اپنے والد اور اپنی قوم کو (سمجھاتے ہوئے) فرمایا تھا: یہ تم کن کی عبادت و بندگی میں لگے ہوئے ہو؟ کیا تم اللہ کے علاوہ جھوٹے گھڑے ہوئے حاکموں و معبودوں کے گرویدہ ہو؟ مگر اللہ شہنشاہ کائنات کو تم نے کیا سمجھ رکھا ہے؟ (لوگوں نے کہا چھوڑو ان باتوں کو، آؤ میلے پر چلیں) اس پر کچھ دیر سوچنے کے بعد انہوں نے فرمایا: ''میری طبیعت خراب ہے۔'' چنانچہ وہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو وہ (چپکے سے) ان کے معبودوں (کے مندر) میں جا گھسے اور (بطور مذاق) کہنے لگے: (اتنے چڑھاوے سامنے پڑے ہیں) انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ کیا بات ہے کہ تم بولتے بھی نہیں؟ پھر انہیں

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا
تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا
فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾
وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ
يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ
يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ
صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْبَلٰۗؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓي اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ ع ٣
وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا

دائیں ہاتھ (میں کلہاڑے) سے خوب مارنے (توڑنے) لگے۔ (بت ٹوٹ جانے کا لوگوں کو پتہ چلا) تو وہ دوڑے ہوئے ان کے پاس آئے۔ انہوں نے فرمایا: ''تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو، جنہیں تم (خود ہی) تراشتے، گھڑتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو پیدا فرمایا (انہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو۔ لیکن بے ایمان بات سمجھنے اور ماننے کی بجائے) کہنے لگے: اس کے لئے (آگ کی) چار دیواری تیار کرو اور بھڑکتی ہوئی آگ میں اسے پھینک دو۔'' بہرحال انہوں نے ابراہیمؑ کے خلاف (انہیں ختم کرنے کے لئے) کاروائی کرنا چاہی، مگر ہم نے (انہیں زندہ بچا کر الٹا) انہی کو ذلیل کر دیا۔ چنانچہ (جب آگ سے نکل کر دیکھا کہ اتنی بڑی اللہ کی قدرت دیکھنے کے بعد بھی لوگ ایمان نہیں لا رہے تو) ابراہیمؑ نے اعلان فرمایا کہ میں (عراق سے) اپنے پروردگار کی خاطر ہجرت کر رہا ہوں۔ وہ ضرور میری رہنمائی فرمائیں گے (کہ میں کہاں جاکر ان کے دین کا کام کروں۔ بعد میں) انہوں نے دُعا کی: ''پروردگار! مجھے کوئی نیک اولاد عطا فرمائیں۔''

بیٹے کی قربانی چنانچہ ہم نے انہیں نرم مزاج بیٹے (اسمٰعیلؑ کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی۔ پھر جب وہ بیٹا بڑا ہو کر اُن کے ساتھ دوڑنے بھاگنے لگا تو انہوں نے (ایک روز اس سے) فرمایا: ''اے میرے بیٹے! میں خواب دیکھتا ہوں کہ تمہیں (اللہ کے راستے میں) ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتائیں کہ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟'' بیٹے نے جواب دیا: ابا جان! آپ کو جو حکم ہوا ہے اس کی (ضرور) تعمیل فرمائیں۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔'' چنانچہ جب دونوں نے (اللہ کا حکم) مان لیا اور ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو (ذبح کرنے کے لئے قبلہ رخ) پہلو پر لٹا لیا تو ہم نے آواز دے کر فرمایا: ابراہیمؑ! بس، بس۔ آپ نے واقعی اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ (اب ہم آپ کو بڑے بڑے مرتبے عطا فرمائیں گے) کیونکہ ہم نیک کردار لوگوں کو اسی طرح ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ بہت بڑا امتحان تھا (جس میں آپ کامیاب ہوگئے) اب ہم اس کے بدلے میں (آئندہ نسلوں میں جانوروں کی) قربانیوں کا عظیم سلسلہ جاری فرمائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ آنے والی امتوں میں ابراہیم کی نیک نامی جاری رکھیں گے کہ ابراہیم (کے نام) پر علیہ السلام کہا (پڑھا) جائے۔ نیک کردار لوگوں کو ہم ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے ماننے والے بندوں میں شامل ہیں۔

اسحاق کی پیدائش اس کے صلے میں ہم نے انہیں (دوسرے بیٹے) اسحاقؑ (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری سنائی (اور بتا دیا کہ وہ ہمارے) پیغمبر اور نیک انسان ہوں گے۔ چنانچہ ہم نے ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کو اپنی برکات سے (خوب) نوازا۔ بہرحال، دونوں کی اولاد میں کچھ نیک کردار لوگ اور کئی ایک (نافرمانیاں کرکے) اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے تھے۔

موسیٰ اور ہارونؑ اسی طرح ہم نے (نبوت عطا فرما کر) موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی احسان فرمایا۔ ہم نے انہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) کو (فرعون کی غلامی کی) بہت بڑی مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔ اس طرح جب ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی (اپنے دشمنوں پر) غالب رہے۔ پھر ہم نے انہیں مفصل کتاب (تورات) عطا کرکے انہیں (دین کے)

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ
رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾ اِنَّهٗ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾ اِذْ
نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ
دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى ع ٤ ٨
الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ
فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ النصف فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ النصف
وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ
اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ

صحیح راستے پر چلایا اور آنے والی نسلوں میں ہم نے ان کا ذکر خیر جاری و ساری فرما دیا کہ موسیٰ اور ہارون (کے ذکر) پر علیہ السلام کہا (پڑھا) جائے۔ (یاد رکھو) نیک کردار لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں کیونکہ وہ دونوں ہمارے ماننے والے بندوں میں شامل تھے۔

الیاسؑ اسی طرح الیاسؑ بھی (ہمارے) پیغمبروں میں شامل تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: (بھائیو!) کیا آپ لوگ (اللہ سے) نہیں ڈرتے کہ بعل (بت) سے دعائیں، التجائیں کرتے ہو اور اللہ جو (مخلوقات کو) بہترین انداز میں پیدا فرمانے والے ہیں، انہیں چھوڑے ہوئے ہو۔ حالانکہ وہی آپ لوگوں کے اور آپ کے پہلے باپ دادا کے پروردگار ہیں۔ مگر ان لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا، اس لئے (قیامت میں) مبتلائے عذاب ہوں گے۔ لیکن (ان میں سے) جو خالص اللہ کی اطاعت و بندگی کرنے والے تھے (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ چنانچہ بعد میں آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر خیر جاری فرما دیا کہ وہ الیاس علیہ السلام (کہتے رہیں)۔ ہم نیک کردار لوگوں کو ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری باتیں ماننے والے بندوں میں شامل تھے۔

لوطؑ اسی طرح لوطؑ بھی (ہمارے) پیغمبروں میں شامل تھے۔ جبکہ ہم نے انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو (لونڈے بازی کے عذاب سے) بچا لیا سوائے ان کی بوڑھی بیوی کے جو پیچھے رہ (کر ہلاک ہو) جانے والوں میں شامل تھی۔ پھر دوسرے (سب) لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور تم (اہل مکہ تو اپنے تجارتی سفر میں) ان (کی اجڑی ہوئی بستی سدوم) کے پاس سے دن رات گزرتے رہتے ہو۔ پھر بھی تمہیں کیوں (حقیقت کی) سمجھ نہیں آ رہی؟

یونسؑ یقیناً یونسؑ بھی (ہمارے) پیغمبروں میں شامل تھے۔ مگر جب وہ (ہماری اجازت کے بغیر قوم کو چھوڑ کر مسافروں سے) بھری ہوئی کشتی میں بھاگ (کر سوار ہو) گئے تو (دوران سفر کشتی کو ڈوبنے سے بچانے کی خاطر ایک آدمی کو دریا میں پھینکنے کے لئے) قرعہ ڈالا گیا (قرعے میں یونسؑ کا نام نکلا) اس لئے وہ (دریا میں پھینک دیئے گئے، جہاں انہیں مچھلی نے نگل لیا تو وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے (کہ میں کیوں اللہ کی اجازت کے بغیر اپنے مرکز دعوت کو چھوڑ آیا؟) پھر اگر وہ (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک اُسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتے۔ آخر ہم نے انہیں (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) کھلے میدان میں ڈال دیا۔ چونکہ وہ (مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بہت) کمزور اور نڈھال ہو چکے تھے، اس لئے ہم نے ان پر (سائے اور خوراک کے لئے) ایک بیل دار درخت اگا دیا۔ تندرست ہونے پر انہیں (اُسی قوم کے) ایک لاکھ سے زائد لوگوں کے پاس (دوبارہ) پیغمبر بنا کر بھیج دیا، جو ان پر (فوراً) ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں کچھ عرصہ زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرما دیا۔

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ
شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاْتُوْا
بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ
وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾ مَآ اَنْتُمْ
عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ
مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾
وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ
فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

کفار و مشرکین کے فرشتوں اور جنوں کے متعلق غلط عقائید و نظریات

فرشتے اللہ کی بیٹیاں اب ذرا ان (کفار و مشرکین) سے پوچھیں کہ کیا آپ کے پروردگار کے لئے بیٹیاں اور (خود) ان کے لئے بیٹے! کیا یہ وہاں موجود تھے جب ہم فرشتوں کو (ان کے خیال میں) عورتیں بنا رہے تھے؟ سنو! ان کی یہ بات سراسر من گھڑت ہے کہ اللہ اولاد (بیٹے، بیٹیاں) رکھتے ہیں۔ یاد رکھو یہ بالکل جھوٹے ہیں۔ (اگر انہوں نے پسند ہی کرنا تھا جیسا کہ تمہارا خیال ہے) تو کیا انہوں نے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں ہی پسند فرمانا تھیں؟ (بیوقوفو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کیسے (بے ہودہ) خیالات رکھتے ہو! آخر، غور وفکر سے کام کیوں نہیں لیتے؟ یا تمہارے پاس (اس سلسلے میں) کوئی واضح ثبوت ہے؟ اگر سچے ہو تو وہ تحریری ثبوت پیش کرو۔

جنوں سے رشتہ داری اس طرح ان (ظالموں) نے (اپنے ہی خیال میں) اللہ اور جنوں کے درمیان رشتہ قائم کر رکھا ہے (کہ اللہ نے جن عورتوں سے شادی کی، جن سے فرشتے پیدا ہوئے جو اُن کی بیٹیاں ہیں) حالانکہ (بدکردار) جن اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ (عنقریب) عذاب میں مبتلا ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اس بیان کردہ الزام سے بالکل (بری و) پاک ہیں، اور یہ کہ اللہ کے مخلص بندے (کبھی ایسی واہیات باتیں نہیں کرتے)۔ (اے کافر و مشرکو!) تم اور تمہارے پیرو مرشد (جو تمہیں شرک کی تعلیم دیتے ہیں بے شک پورا زور لگا لو) تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ ہاں (وہ ضرور گمراہ ہوگا) جو دوزخ میں جانے والا ہے۔

فرشتوں کا اعلان و بیان ہمارا (فرشتوں کا) حال تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا مقام (اور Duty) مخصوص ہے (اس سے ہم ادھر ادھر نہیں ہو سکتے)۔ ہم (ہر وقت اللہ کی اطاعت و بندگی کے لئے) صفیں باندھے (حاضر) اور (ہر وقت ان کی) تسبیح (و تقدیس) میں مصروف رہتے ہیں۔

کفار و مشرکین خود اپنی بات کے منکر حالانکہ یہ (کفار و مشرکین قرآن نازل ہونے سے پہلے) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ) کی طرح کوئی کتاب ہوتی تو ہم (اُس پر عمل کر کے) اللہ کے مخلص بندے بن جاتے۔ (مگر اب جب قرآن آچکا ہے) تو اس کا انکار کر رہے ہیں۔ خیر، جلد ہی انہیں (اس انکار کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا کیونکہ ہم اپنے بندوں خصوصاً پیغمبروں کے متعلق طے فرما چکے ہیں کہ ہم نے لازماً ان کی مدد کرنا ہے، اس لئے ہمارا لشکر ہی کامیاب ہوگا۔ چنانچہ (اے پیغمبر!) آپؐ انہیں کچھ وقت تک ان کے حال پر چھوڑ دیں اور دیکھتے رہیں (کہ کس انجام کو پہنچتے ہیں)۔ وہ خود بھی عنقریب (ذلت و رسوائی اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے۔ اچھا، کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؟ مگر جب وہ (عذاب) ان کے قریب ہی اترے گا، تو وہ وقت ان لوگوں کے لئے جنہیں (بار بار برے انجام سے) ڈرایا گیا (مگر ڈرے نہیں) بہت ہی بڑا ہوگا۔ بہرحال انہیں کچھ مدت کے لئے ان کے حال پر چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ (ان کا کیا حشر ہوتا ہے)۔ وہ خود بھی جلد ہی (اپنا برا انجام) دیکھ لیں گے (کیونکہ) آپؐ کے پروردگار ہی سب قوت و اختیار کے مالک اور لوگوں کے بے ہودہ عقائید سے بری و پاک ہیں۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾ ع

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ هِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾ وَ
عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ
مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ﴿٦﴾
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾ ءَاُنْزِلَ
عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا
يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿٨﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾
اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ﴿١٠﴾
جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ
اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿١٣﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَ ع ١ ١٠
مَا يَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوْا
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

سب پیغمبر (ہمیشہ کے لئے اللہ کی) سلامتی اور حفاظت میں ہیں اور یہ کہ اللہ شہنشاہ کائنات ہی سب تعریف (شکر اور فرمانبرداری) کے لائق ہیں۔

باب:۳۸ (مکی) ص آیات:۸۸ رکوع:۵

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

کفار کے آپؐ پر بے جا اعتراضات

ص۔ یہ نصیحت بھرا قرآن گواہ ہے (کہ آپؐ حق پر ہیں) مگر نہ ماننے والے تکبر میں آکر مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ (حالانکہ نافرمانی پر) ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ (ہلاکت کے وقت) انہوں نے بڑی فریادیں کیں، لیکن وہ وقت اُن کے بچنے کا نہ تھا۔ ان (کفار مکہ) کو اس بات پر حیرانی ہے کہ خود انہی میں سے ان کے پاس ایک (پیغمبرؐ) ڈرانے، سمجھانے کے لئے آگیا! چنانچہ یہ بے ایمان (برملا) کہہ رہے ہیں (کہ ہم نہیں مانتے) یہ شخص جادوگر ہے، جھوٹا ہے۔ کیا اس نے اتنے حاکم، معبودوں کی جگہ ایک ہی حاکم، معبود قرار دے دیا۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے، بلکہ (صلح کے لئے ابو طالب کے پاس آئے ہوئے) سرداران (قریش یہ کہتے ہوئے) اٹھ کر چل دیئے (کہ اس کی بات نہ مانو) اپنے معبودوں پر ہی جمے ڈٹے رہو کیونکہ اس (بات کے منوانے) سے اس شخص کی کوئی (ذاتی) غرض ہے۔ پچھلے دین (عیسائیت) میں تو ہم نے یہ بات کبھی نہیں سنی (کہ حاکم و معبود ایک ہی ہے) یہ محض (اس شخص کی) اپنی گھڑی ہوئی بات ہے۔ کیا ہمارے درمیان صرف اسی کے پاس (اللہ کا) کلام آنا تھا؟ (اللہ کو کوئی اور شخص نہیں ملتا تھا؟) ....

اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے ابھی میری سزا کا مزہ نہیں چکھا۔ اس لئے یہ میرے کلام کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ (اگر ان پر عذاب کا کوڑا برس جاتا تو فوراً ان کا دماغ درست ہو جاتا)۔ کیا آپؐ کے پروردگار جو سارے اختیارات کے مالک اور سب کچھ عطا فرمانے والے ہیں، اُن کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں؟ یا آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے اس کی حکومت انہیں مل گئی ہے؟ (ایسا ہے) تو سڑھیاں لگا کر آسمان پر چڑھ جائیں (اور آپؐ پر آنے والی وحی روک دیں اور کائنات کا سارا نظام اپنی مرضی سے چلائیں) حالانکہ یہ (کفار قریش) جتھوں میں سے ایک معمولی جتھا ہے، جو یہیں (کچھ عرصہ کے بعد) مار کھا جائے گا ان سے پہلے قوم نوحؑ، عاد، مضبوط حکومت والا فرعون، ثمود، قوم لوطؑ اور جنگل والوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ یہ تھے بڑے بڑے جتھے، جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ پھر ان پر (ہمارا) عذاب مسلط ہوگیا...... دراصل یہ (بے ایمان، قیامت والی اُس) ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو (انہیں ختم کر کے) دم لے گی۔ بلکہ (بطور مذاق) یہ بھی کہتے ہیں: "پروردگار! ہمارے حصے (کا عذاب) قیامت کے حساب (کتاب) سے پہلے ہی ہمیں جلدی جلدی عطا کر دے۔"

(اے پیغمبرؐ!) آپؐ ان (بے وقوفوں) کی باتوں پر صبر کریں

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَ الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَ هَلْ اَتٰىكَ
نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ وقف لازم
قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَ لَا تُشْطِطْ وَ اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّ
تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّ لِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَ عَزَّنِيْ فِي
الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ السجدة
حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ
الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ ع ۲
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ ؕ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

داؤدؑ پر فرمانبرداری کے صلے میں انعام و اکرام اور (اس سلسلے میں) ہمارے بندے داؤدؑ کو (بطور نمونہ و مثال) یاد رکھیں جو طاقتور (حکمران) ہونے کے باوجود (ہر معاملہ میں ہم سے) رہنمائی کے طالب تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو ان کے تابع فرما رکھا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (ہماری) تسبیح بیان کریں۔ اسی طرح پرندے بھی اکٹھے ہو کر سب کے سب (تسبیح کے لئے) اُن کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ (فرمانبرداری کی وجہ سے) ہم نے ان کی حکومت کو خوب استحکام بخشا تھا اور انہیں (ہر طرح کے) معاملات کو سمجھنے، سمجھانے کی صلاحیت و سلیقہ عطا فرمایا تھا۔

داؤدؑ کی آزمائش اور کامیابی (ہاں، تو) کیا آپ کو (ان کے پاس) مقدمہ لانے والوں کی خبر پہنچی ہے؟ جو دیوار پھلانگ کر اُن کے عبادت خانے میں داخل ہو گئے تھے۔ جب وہ (اچانک) داؤدؑ کے پاس پہنچے تو وہ انہیں سامنے دیکھ کر گھبرا گئے۔ وہ بولے: ''آپ ڈریں نہیں۔ ہم دونوں فریق مقدمہ ہیں۔ چونکہ ہم میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کر رہا ہے، اس لئے آپ ہمارے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائیں اور کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے دیں بلکہ ہماری صحیح صحیح رہنمائی فرمائیں۔ (مقدمہ یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے (۹۹) دنبیاں ہیں، جبکہ میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ اب یہ کہہ رہا ہے کہ وہ بھی مجھے دے دو اور بات چیت میں اس نے مجھے دبا رکھا ہے۔'' داؤدؑ نے فرمایا: ''واقعی یہ شخص تمہاری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کے لئے مانگ کر تم پر زیادتی کر رہا ہے اور اکثر مل جل کر کام کرنے والے اسی طرح ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔ صرف وہی لوگ (اس طرح کے ظلم سے بچے ہوئے ہیں) جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے ہیں۔ مگر ایسے بہت کم ہیں۔'' داؤدؑ فوراً سمجھ گئے کہ یہ تو ہم نے انہیں (۹۹ بیویاں) ہوتے ہوئے ایک اور کی خواہش سے) روکا ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے پروردگار سے معافی مانگ لی اور سجدے میں گر کر (پوری طرح ہماری طرف) متوجہ ہو گئے۔ چنانچہ ہم نے ان کی وہ غلطی معاف فرما دی۔ انہیں یقیناً ہمارے ہاں بہت ہی بلند مقام حاصل ہے اور (آخرت میں بھی ان کے لئے) بہترین انجام ہے۔

حاکم وقت کے لئے لازمی ہدایات (ہم نے ارشاد فرمایا) ''اے داؤدؑ! ہم نے دنیا میں آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کے درمیان (ہماری) شریعت کے مطابق صحیح صحیح فیصلے کیا کریں اور کبھی بھی اپنی من مرضی نہ کریں ورنہ آپ اللہ کے راستے سے بھٹک جائیں گے۔ یاد رکھو، جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ انہیں سخت سزا ملے گی کیونکہ (وہ دنیا میں خواہشات کے غلام بن کر) آخرت کے محاسبے کو بھول بیٹھے ہیں۔''

دنیا انسان کی امتحان گاہ (دنیا بھر کے انسانو!) یاد رکھو، ہم نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے فضول (کھیل تماشے کے لئے) پیدا نہیں فرمایا۔ یہ تو بے ایمانوں کا خیال ہے (کہ دنیا محض کھیل اور عیش گاہ ہے) ایسے بے ایمانوں کے لئے دوزخ کی آگ میں مصائب ہی مصائب ہیں۔ (ذرا سوچو تو سہی، یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ) جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ
كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ
عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ
الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ
مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى
كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا
يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ
تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ۙ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ
غَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ
اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وقف لازم ٣ ع ١٤/٣
وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ
وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ؕ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَ
وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾
وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

ہماری باتیں مان کر (تکلیف اٹھا کر) اچھے اچھے کام کر رہے ہیں، انہیں ہم اُن لوگوں کی طرح کر دیں گے جو دنیا میں فساد اور غنڈہ گردی کرتے پھرتے ہیں؟ یا (پھر) ہم (اپنے) فرمانبرداروں کو اپنے (نافرمانوں) بدکرداروں جیسا کر دیں گے؟ (کیسی بے وقوفی کی باتیں کر رہے ہو!۔)

امتحان میں کامیابی کے لئے قرآن ہدایت نامہ (اے پیغمبرؐ!) یہ قرآن) ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے (جو انسانوں کے لئے) انتہائی مفید ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں اور عقل مند لوگ اس پر عمل پیرا ہوں۔

سلیمانؑ کی جہاد سے محبت پھر داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ (جیسا سعادت مند بیٹا) عطا فرمایا۔ (سلیمانؑ) بہت ہی اچھے بندے اور (ہر بات میں ہماری طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ (ایک دن) شام کے وقت (جہاد کے لئے) تیار کئے گئے تیز رفتار گھوڑے (معائنے کے لئے) ان کے سامنے پیش کئے گئے تو فرمانے لگے: "مجھے ان گھوڑوں سے محبت اس وجہ سے ہے کہ یہ میرے پروردگار کا کلمہ (دنیا میں سر بلند کرنے کے کام آتے ہیں پھر ان کی دوڑ کرائی) یہاں تک کہ جب وہ (دوڑتے دوڑتے) نظروں سے غائب ہوگئے (تو حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ۔ (واپس آنے پر) اُن کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (محبت سے) ہاتھ پھیرنے لگے۔

سلیمانؑ کی آزمائش میں کامیابی (بروقت انشاء اللہ نہ کہنے پر بچے کا بے جان) لاشہ تخت پر ڈال کر ہم نے سلیمانؑ کی بھی آزمائش فرمائی، مگر وہ (فوراً) ہماری طرف متوجہ ہو کر عرض کرنے لگے: پروردگار! مجھے (میری غلطی) معاف فرما دیں۔ (چلو، میرا وارث نہ سہی) مجھے ہی ایسی سلطنت عطا فرما دیں، جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔ یقیناً آپ ہی سب کچھ عطا فرمانے والے ہیں۔" چنانچہ ہم نے ہوا کو اُن کے تابع فرما دیا جو انہیں ان کی مرضی کے مطابق، جہاں وہ جانا چاہتے آسانی سے پہنچا دیتی۔ اسی طرح ہر قسم کے جن (خواہ) عمارتیں بنانے والے ہوں یا غوطہ خور یا دوسرے زنجیروں میں جکڑے ہوئے (خدمت گار) سب کے سب ان کے تابع تھے۔ (ہم نے انہیں فرما رکھا تھا کہ) یہ ہماری (آپ پر) خصوصی نوازش ہے۔ آپ اس میں سے کسی کو کچھ دیں یا نہ دیں (ہم آپ سے) کوئی حساب نہیں لیں گے۔ یقیناً انہیں (دنیا میں بھی) ہمارے ہاں بلند مرتبہ حاصل تھا اور (آخرت میں بھی ان کے لئے) بہترین مقام ہے۔

صبر کا پھل میٹھا اسی طرح ہمارے بندے ایوبؑ (خصوصاً ان کی بیماری) کا ذکر کریں۔ جب انہوں نے اپنے پروردگار سے التجا کی کہ شیطان نے (بیماری کی وجہ سے) سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے۔ (ہم نے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو۔ یہ لو ٹھنڈا پانی (تمہارے) نہانے اور پینے کے لئے حاضر ہے۔ (چنانچہ وہ نہا، پی کر تندرست ہو گئے) پھر ہم نے اپنی خصوصی مہربانی سے اُن کے اہل و عیال (جو جدا ہو گئے تھے) بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی انہیں عطا فرما دیئے۔ یقیناً یہ واقعہ عقل مند لوگوں کے لئے (انتہائی) سبق آموز ہے (کہ اللہ مصائب پر صبر کرنے والوں کو خوب نوازتے ہیں) نیز (ہم نے ایوبؑ سے فرمایا کہ) اپنے ہاتھ میں تنکوں کا مٹھا لیکر اس سے (اپنی بیوی کو جن سے آپ بیماری کے دنوں میں کسی وجہ سے ناراض ہو گئے تھے) مار لیں اور اپنی قسم نہ توڑیں۔ واقعی ہم نے انہیں (انتہائی) صبر کرنے والا پایا۔ وہ (ہمارے) بہترین بندے تھے جو (ہر حال میں ہماری طرف) رجوع کرنے والے تھے۔

آخرت کی فکر رکھنے والے بندے ہمارے قوت و بصیرت رکھنے والے بندوں ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا بھی تذکرہ کریں

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾
وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ
وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ
مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ
فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ﴿٥٤﴾
هَٰذَا وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾
هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا
فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ
لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ
قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ
رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ وَ ع ٤ ١٢
مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾
مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ

جو ہمیں (اُن کی) ایک خاص خوبی فکرِ آخرت کی وجہ سے پسند تھے۔ یقیناً وہ ہمارے برگزیدہ اور نیک ترین لوگوں میں شامل ہیں۔ نیز اسمٰعیل، الیسع اور ذوالکفل کا ذکر بھی کریں۔ یہ سب کے سب بہت ہی اچھے لوگ تھے۔

فرمانبرداروں کا انجام یہ سارا ذکرو بیان (اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے) ہے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے (آخرت میں) بہترین رہائش گاہ دائمی باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے (پہلے ہی) کھلے ہوں گے۔ وہ اپنی ان (رہائش گاہوں) میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں انہیں ہر قسم کے بے شمار پھل، میوے اور مشروبات دیئے جائیں گے اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی، ہم عمر بیویاں (ہر وقت دل بہلانے کے لئے) موجود ہوں گی۔ یہ ہیں وہ نعمتیں جو قیامت کے محاسبے کے دن تمہیں عطا کرنے کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔ یقین رکھیں، ہماری طرف سے عطا ہونے والے یہ وسائل زندگی کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ یہ تو ہے (فرمانبرداروں کا بدلہ و انجام)۔

نافرمانوں، بدمعاشوں کا حشر ان کے برعکس (نافرمانوں) بدمعاشوں کا (آخرت میں) بہت ہی برا حال ہوگا۔ دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے جو (اُن کے لئے) بدترین رہائش گاہ ہے۔ (جس میں داخلے کے وقت ہی کہہ دیا جائے گا): ''یہ ہے (تمہارا بدلہ و انجام کہ) کھولتا ہوگرم پانی، پیپ اور اسی قسم کی کئی دوسری (گندی، کڑوی اور بدبودار) چیزیں کھاتے پیتے رہو۔''

دوزخیوں کی بحث و تکرار (فرشتے سرداروں، پیروں سے کہیں گے) یہ دیکھو (تمہارے پیروکاروں، مریدوں کا) ایک ہجوم تمہارے ساتھ گھسا چلا آ رہا ہے۔(وہ کہیں گے، آنے دو) انہیں دوزخ میں آنے پر کوئی خوشی نہیں ہوگی۔ (یہ سن کر پیروکار، مرید) جواب دیں گے: ہاں، ہاں تمہارے لئے بھی کوئی خوشی نہیں (بلکہ) تم ہی یہ مصیبت ہمارے لئے بھی لائے ہو۔ واقعی یہ (جہنم) تو بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ پھر وہ عرض کریں گے ''پروردگار! جو جو شخص یہ مصیبت ہمارے لئے لایا ہے، اُسے آپ دوزخ میں زیادہ سے زیادہ سزا دیں۔'' (دوزخی لوگ آپس میں) یہ بھی کہیں گے: ''کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ ہمیں یہاں نظر نہیں آرہے، جنہیں ہم برے سمجھتے تھے؟ کیا ہم انہیں ویسے ہی (غلط) مذاق کرتے تھے یا وہ (یہاں ہیں) ہمیں دکھائی نہیں دے رہے؟ یقین رکھیں کہ دوزخیوں کی آپس میں بحث و تکرار حق اور سچ ہے۔ انہیں بتائیں کہ (لوگو) میں تو تمہیں صرف (وقت سے پہلے پہلے اللہ کے عذاب سے) خبر دار کرنے والا ہوں۔

اللہ کائنات کے شہنشاہ، سب اختیارات کے مالک ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اکیلے غالب اللہ کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم و معبود نہیں .... وہی آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان (کی تمام مخلوقات و موجودات) کے مالک و شہنشاہ ہیں...... وہی سب قوت و اختیارات کے مالک (اور توبہ تائب ہونے والوں کو) معاف فرمانے والے (مہربان) ہیں۔ آپؐ (لوگوں کو) بتائیں کہ (آخرت کے عذاب کی) یہ بہت بڑی خبر ہے (جو قرآن کے ذریعے میں تمہیں دے رہا ہوں) مگر تم اس کی پروا ہی نہیں کر رہے۔ اوپر کی دنیا میں (فرشتے) جو بات چیت یا بحث و تکرار کرتے ہیں، اس کا مجھے کوئی علم نہیں، مگر میرے پاس جو وحی آتی ہے

إِلَّآ أَنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَٰلِقٌۢ بَشَرًا
مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا۟ لَهُۥ
سَٰجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّآ إِبْلِيسَ ٱسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ
بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي
مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾
وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْوَقْتِ ٱلْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾
قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾
قَالَ فَٱلْحَقُّ وَٱلْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُۥ بَعْدَ حِينٍۭ ﴿٨٨﴾ ع ٥ ١٤

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ سَبْعُونَ آيَةً وَّثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

تَنزِيلُ ٱلْكِتَٰبِ مِنَ ٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ
بِٱلْحَقِّ فَٱعْبُدِ ٱللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ ٱلدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ ٱلدِّينُ ٱلْخَالِصُ ۚ
وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى

(اس کے ذریعے مجھے انسانوں کی ہدایت کے متعلق ضروری باتوں کا علم ہو جاتا ہے کیونکہ انہیں) واضح طور پر خبردار کرنا میری ذمہ داری ہے۔

ابلیس کا انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے چیلنج (ایک بات جو فرشتوں میں بار بار زیر بحث آتی ہے وہ یہ ہے کہ) جب آپؐ کے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان (آدمؑ) کو بنا رہا ہوں۔ جب میں اُسے مکمل کر کے اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ چنانچہ (مکمل ہونے پر) سب فرشتوں نے اسے اکھٹے سجدہ کیا، مگر ابلیس تکبر میں آکر (سجدے سے) منکر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ''ابلیس! تجھے اس شخص کو سجدہ کرنے سے کس نے روک دیا، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو بڑا بننا چاہتا ہے یا ہے ہی بڑا؟ وہ بولا: ''میں (ویسے ہی) اس سے بہتر ہوں۔ (کیونکہ) آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا، اسے مٹی سے بنایا'' اللہ نے فرمایا: ''(یہ بات ہے) تو نکل یہاں سے۔ تُو تو مردود ہے۔ اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت و پھٹکار ہے۔'' وہ کہنے لگا: ''آپ پھر مجھے لوگوں کے دوبارہ زندہ ہونے تک مہلت دے دیں۔'' اللہ نے فرمایا: ''جا، تجھے اس دن تک مہلت ہے، جس (کے آنے) کا وقت (صرف مجھے) معلوم ہے۔'' وہ کہنے لگا: ''پھر مجھے آپ کی عزت کی قسم ہے کہ میں ان سب (آدم زادوں) کو گمراہ کر کے چھوڑوں گا۔ ہاں، اگر ان میں سے خالص آپ کی اطاعت و بندگی کرنے والے بندے (بچ جائیں تو اور بات ہے)۔

شیطان کی پیروی کرنے والوں سے جہنم بھرنے کا اعلان اللہ نے فرمایا: تو (میری بھی) سچی بات سن اور میں (ہمیشہ) سچی بات ہی کیا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان سب سے لازماً جہنم کو بھروں گا۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ اعلان کریں کہ میں اللہ کی یہ باتیں پہنچانے پر تم سے کوئی اجر و معاوضہ طلب نہیں کرتا اور نہ ہی میں کوئی بہروپیا (بناوٹی شخص) ہوں۔ یہ (قرآن جو میں تمہیں سنا رہا ہوں) ساری دنیا کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے (کہ سنبھل جائیں) ورنہ اس کی صداقت کچھ مدت بعد تمہیں (خود بخود) معلوم ہو جائے گی۔

باب: ۳۹ مکی | زمر: گروہ در گروہ | آیات: ۷۵، رکوع: ۸

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اسلام..... دنیا کے لئے امن و سلامتی کا واحد نظام یہ کتاب سب قوت و اختیارات کے مالک اور حکمت و دانائی (سے کائنات کا نظام چلانے) والے اللہ نے نازل فرمائی ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) واقعی یہ کتاب ہم نے آپؐ کے پاس بھیجی ہے (جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے) کہ اللہ کے (پیش کردہ) نظام زندگی (اسلام) کی روشنی میں پورے خلوص سے انہی کی اطاعت و بندگی کرتے رہو۔ سن رکھو! اللہ ہی (اس بات کے) حق دار ہیں کہ خالص انہی کا نظام (اطاعت و بندگی دنیا میں) چلے۔ مگر کئی لوگوں نے ان کے علاوہ (اپنے ہی) حاکم و معبود (یہ کہہ کر) بنا رکھے ہیں کہ ہم تو ان کی اطاعت و بندگی صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔

اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِىْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ
النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ
فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ
تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً
مِّنْهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

(حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور شرک ہے) بہرحال، یہ لوگ جن جن باتوں میں (حق سے) اختلاف کر رہے ہیں ان کا اللہ ہی (قیامت کے دن) فیصلہ فرمائیں گے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اللہ جھوٹے اور (حق کے) منکروں کو کبھی (کامیابی کی) راہ پر نہیں لگاتے۔

اللہ اولاد سے پاک (یاد رکھو! اللہ کی کوئی اولاد نہیں، لیکن) اگر اللہ کسی کو اولاد بنانا چاہتے تو اپنی مخلوق میں سے (خود) جس کو چاہتے پسند فرما لیتے (لوگوں کی مرضی پر نہ چھوڑتے) وہ تو اس (اولاد کے) نقص و کمزوری سے ہی پاک ہیں۔ اللہ تو ہیں ہی اکیلے، سب پر مکمل کنٹرول رکھنے والے۔

اللہ کی قدرتیں

آسمانوں وزمین کا پیدا فرمانا انہی نے آسمانوں وزمین خاص مقصد (اپنی اطاعت و بندگی) کے لئے پیدا فرمائے ہیں۔ وہی رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹتے ہیں۔

اجرام فلکی انہی نے سورج اور چاند کو (مخلوقات کی) خدمت میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مدت مقررہ تک کے لئے چلا جا رہا ہے۔ سن رکھو! وہ صاحب قوت و اختیار (ہونے کے ساتھ ساتھ) بہت ہی زیادہ (گناہ، غلطیاں) معاف فرمانے والے ہیں۔

انسان اور جانور انہی نے تمہیں ایک شخص (آدمؑ) سے پیدا فرمایا۔ پھر اسی سے اس کی بیوی (حواؑ) کو پیدا کیا۔ انہی نے تمہیں (اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ کے چار نر اور چار مادہ) آٹھ طرح کے چوپائے مہیا فرمائے ہیں۔ وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں (پیٹ، رحم اور جھلی کے) تین اندھیروں میں ایک کے بعد دوسری شکل دے کر پیدا فرماتے ہیں۔

اللہ کی نافرمانی سے بچو یہ ہیں اللہ ...... تمہارے پروردگار، مالک وشہنشاہ ...... (کائنات میں) انہی کی حکومت و بادشاہی ہے ان کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم ومعبود نہیں .... انہیں چھوڑ کر تم کہاں بھٹکے پھر رہے ہو؟ (یاد رکھو!) اگر تم انکار و نافرمانی کرو گے، تو اللہ کو تمہاری کوئی پروا نہیں ...... مگر وہ اپنے بندوں کے انکار و نافرمانی کو پسند نہیں فرماتے۔ لیکن اگر شکر و فرمانبرداری کرو گے تو وہ اسے تمہارے لئے پسند فرماتے ہیں (اسی میں تمہارا فائدہ ہے)۔

کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا یاد رکھو (اگر سمجھتے ہو کہ فلاں پیر، پیشوا چھڑا لے گا، تو یہ غلط فہمی ہے قیامت کے دن) کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ آخر کار تم (سب) نے اپنے پروردگار کے پاس ہی واپس جانا ہے۔ وہ تمہیں تمہاری کرتوتوں سے آگاہ فرمائیں گے۔ کیونکہ وہ تو (سب کے) دلی خیالات سے بھی واقف ہیں۔

انسان کی خودغرضی عجیب بات ہے کہ جب انسان کو کوئی ضرورت، پریشانی لاحق ہوتی ہے تو پوری طرح اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو کر دعائیں، التجائیں کرتا ہے، مگر جب وہ اپنی مہربانی سے وہ ضرورت پوری فرما دیتے ہیں تو ایسے بھول جاتا ہے جیسے اس نے اس سے پہلے کبھی (پروردگار سے) دعا ہی نہیں کی تھی، بلکہ (الٹا) اللہ کے شریک ٹھہراتا ہے تاکہ (اپنے طرز عمل سے دوسروں کو بھی) ان کی راہ سے بھٹکا دے۔

عالم اور جاہل برابر نہیں (اے پیغمبرؐ!) ایسے شخص کو بتا دیں کہ چند روز اپنی (اس) ناشکری (و خودغرضی) سے فائدہ اٹھا لے، آخر تو جہنمی ہے۔ (اس کے برعکس ایک) وہ شخص ہے جو رات کو عبادت میں مصروف ہے۔ کبھی سجدے کر رہا ہے۔ کبھی قیام میں ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ
اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ ع ١٥
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا
يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ
اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١١﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ
يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ
اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ
يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ
اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿٢٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي

اپنے پروردگار کی مہربانی کی امید رکھتا ہے۔ (کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟)۔ (لوگوں سے) پوچھیں کیا (اللہ کی باتیں) جاننے والے اور اللہ کی باتیں نہ جاننے والے (آپس میں) برابر ہیں؟ یہ حقیقت ہے کہ (اللہ کی باتوں پر) عقل مند لوگ ہی عمل کرتے ہیں۔

نیک کردار لوگوں کو ہی اچھا بدلہ ملے گا (اے پیغمبرؐ!) آپ میرے مسلمان بندوں کو بتائیں کہ وہ اپنے پروردگار (کی سزا سے) ڈرتے (ہوئے ان کی اطاعت کرتے) رہیں (کیونکہ) جو لوگ اس دنیا میں نیک کام کر رہے ہیں، انہیں (آخرت میں) بہترین اجر و انعام ملے گا۔ (لیکن اگر کافروں کے غلبے اور ظلم کی وجہ سے اپنے علاقے میں رہتے ہوئے میری اطاعت نہ کر سکیں تو وہاں سے ہجرت کر جائیں) یقین رکھیں کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے اور اللہ کی اطاعت و بندگی پر ڈٹ جانے والوں کو بے حد و حساب اجر و معاوضہ دیا جائے گا۔

اسلام پر قائم رہتے ہوئے خالص اللہ کی اطاعت و بندگی کا حکم (اے پیغمبرؐ! لوگوں کو) بتائیں کہ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کے دین پر قائم رہتے ہوئے خالص انہی کی اطاعت و بندگی کرتا رہوں اور یہ بھی حکم ہے کہ کوئی اور بنے نہ بنے) میں سب سے پہلے مسلمان بنوں۔ انہیں یہ بھی بتائیں کہ اگر میں (خدانخواستہ) اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) ہولناک دن کی سزا سے ڈر لگتا ہے۔ انہیں بتا دیں کہ میں تو اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے پورے اخلاص سے اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کرتا رہوں گا۔ البتہ تم ان کے علاوہ جس کی چاہو بندگی کرتے پھرو (مگر تمہیں اس کی سزا بھگتنا پڑے گی) کیونکہ اصل نقصان انہی لوگوں کا ہے جو قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں مبتلا کریں گے۔ یاد رکھو، یہی (انسان کا) اصل نقصان ہے کیونکہ ان کے اوپر بھی آگ کے شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے بھی آگ کے شعلے ہی شعلے ہوں گے۔ یہ وہ سزا ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں۔ اے میرے بندو! میری نافرمانی سے بچ جاؤ۔ یاد رکھو! جو لوگ غیر اللہ کی اطاعت و بندگی سے بچ کر پوری طرح اللہ کی اطاعت و بندگی میں مصروف ہیں، ان کے لئے (جنت کی) خوش خبری ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ (میرے) ان بندوں کو یہ خوش خبری سنا دیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری باتوں کو غور سے سنتے ہیں، پھر ان پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کو اللہ نے ہدایت فرما رکھی ہے اور یہی عقل مند لوگ ہیں۔ بھلا وہ شخص جس کے بارے میں (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ کیا آپؐ اسے دوزخ سے بچا سکتے ہیں؟

اللہ کی اطاعت و بندگی کرنے والوں سے محلات کا وعدہ ہاں، وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی نافرمانی سے بچتے رہتے ہیں، ان کے لئے جنت میں کئی کئی منزلوں کے محلات (تیار) ہیں۔ جن کے نیچے (دودھ، شہد، پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں۔ یہ اللہ کا (ان سے) وعدہ ہے۔ اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔

اللہ کی قدرت کی زبردست دلیل (اے مخاطب!) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ آسمان سے بارش برساتے ہیں۔ پھر اُسے چشموں (ندی، نالوں) کی صورت میں

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝٢١ اَفَمَنْ ع
شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٢ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ۝٢٣ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ
لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝٢٤ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٢٥ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝٢٧ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝٢٨ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢٩ اِنَّكَ مَيِّتٌ
وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝٣٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝٣١ ع ١٧

زمین پر جاری فرما دیتے ہیں۔ پھر اس (پانی) کے ذریعے طرح طرح کی فصلیں اُگاتے ہیں۔ پھر وہ پک جاتی ہیں تو آپ انہیں زرد (ہوتے) دیکھتے ہیں۔ پھر وہ انہیں (خشک کر کے) چارہ، بھوسا کر ڈالتے ہیں۔ یقیناً عقل مندوں کے لئے اس میں (بہت بڑا) درس عبرت ہے۔

قرآن ...... لوگوں کی ہدایت کا سامان کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول رکھا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی (عطا کی ہوئی) روشنی میں زندگی گزار رہا ہے (اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو کفر وشرک کی تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے)؟ اس لئے افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل اللہ کی یاد سے (پتھر کی طرح) سخت ہو چکے ہیں۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔ (حالانکہ) اللہ نے تو (لوگوں کی ہدایت کے لئے) بہترین کلام کتابی صورت میں نازل فرمایا ہے۔ جس کے مضامین ایک دوسرے کی تائید (و وضاحت) کرتے ہیں اور بار بار مختلف انداز میں دہرائے جا رہے ہیں، جنہیں سن سن کر اپنے پروردگار سے ڈرنے والوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں اور علمی و عملی طور پر اللہ کی (اس) کتاب پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ یہی (قرآن) اللہ کی (بھیجی ہوئی) ہدایت ہے۔ اس کے ذریعے وہ جسے چاہتے ہیں (دین کے) صحیح راستے پر لگا دیتے ہیں اور جسے (قرآن سے دور رہنے کی وجہ سے) اللہ گمراہ کر دیں، اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ کیا وہ شخص جس کے قیامت کے دن (ہاتھ جکڑے ہونے کی وجہ سے آگ کی) سخت ترین مار اس کے چہرے پر پڑے گی (وہ اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو جنت میں عیش کر رہا ہے؟)۔ چنانچہ (یہ سزا دے کر) نافرمانوں سے کہہ دیا جائے گا کہ (دنیا میں) جو کچھ کرتے رہے ہو، اب اس کے مزے چکھتے رہو۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی (ہماری کتابوں اور پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا تو ان پر (اُدھر سے ہمارا) عذاب آ گیا جدھر سے آنے کا انہیں (وہم و) گمان بھی نہ تھا۔ اس طرح اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت و رسوائی کا مزہ چکھایا، آخرت کا عذاب تو بہت بڑی بلا ہے۔ کاش! یہ لوگ حقیقت کو سمجھیں۔ بہرحال، ہم نے ان لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کے مثالیں (و دلائل) بیان فرمائے ہیں۔ تاکہ وہ (انہیں سمجھیں اور) سنبھل جائیں۔ یہ قرآن (صاف، سلیس) عربی زبان میں ہے، جس (کو سمجھنے) میں کوئی مشکل اور پیچیدگی نہیں تاکہ لوگ (اس پر عمل کر کے برے انجام سے) بچ جائیں۔

اللہ کی فرمانبرداری نہایت آسان (مشرکو! سمجھانے کے لئے) اللہ تمہیں ایک ایسے (غلام) شخص کی مثال دیتے ہیں جس کے کئی (بد دماغ) بد اخلاق مالک ہیں اس کے برعکس ایک (دوسرا) شخص ہے جو صرف ایک شخص کا (غلام) ہے۔ کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت ایک جیسی ہے؟ (وہ ضرور کہیں گے نہیں) اللہ کا شکر ہے (کہ انہوں نے زبانی تو حقیقت کو تسلیم کر لیا) مگر ان میں سے زیادہ تر لوگ (عملاً اس حقیقت کو) نہیں سمجھتے، مانتے۔

نبیؐ و غیر نبی سب کو موت آتی ہے (اے پیغمبرؐ!) یہ حقیقت ہے کہ آپ کو بھی موت آئے گی، مگر یہ (آپ کی موت کی تمنا کرنے والے مشرکین مکہ) بھی ضرور مریں گے۔ پھر قیامت کے دن (دوبارہ زندہ ہوکر) اپنے پروردگار کے سامنے سب آپس میں جھگڑو گے۔ (آپ کہیں گے میں نے تمہیں سچا دین پہنچایا تھا، یہ کہیں گے نہیں پہنچایا)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ
اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ
هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ

دوزخ سے بچنے کے لئے.....قرآن پر عمل لازمی چنانچہ اس شخص سے بڑا مجرم کون ہے جو اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے یا جب سچی بات (قرآن) اس کے پہنچ چکی ہے تو اُسے جھٹلا رہا ہے؟ کیا (خیال ہے) ایسے بے ایمانوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہونا چاہیے؟ یاد رکھو، جو شخص (محمدؐ) یہ سچی بات (قرآن) لے کر آیا ہے یا جو لوگ اس (قرآن) کی سچائی کی (عملاً) تائید و تصدیق کر رہے ہیں، یہی لوگ (دوزخ کی) سزا سے بچیں گے۔ انہیں ان کے پروردگار کے ہاں جو چاہیں گے، ملے گا۔ نیک کردار لوگوں کو اس طرح نوازیں گے کہ ان کے گناہوں، غلطیاں سے درگزر فرما کر ان کے کئے ہوئے نیک اعمال کی (بھرپور) جزا دیں گے۔

اللہ کے سوا کوئی نفع، نقصان کا مالک نہیں نیز یہ لوگ آپ کو غیر اللہ سے ڈراتے ہیں۔ کیا اللہ (ان سے نپٹنے کے لئے) اپنے بندے کی طرف سے کافی نہیں؟ یاد رکھیں، اللہ جسے (اپنی نافرمانی کی وجہ سے) گمراہ کر دیں اُسے کوئی صحیح راستے پر نہیں لا سکتا، اور جسے (اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے) صحیح راستے پر لے آئیں، اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ کیا (تمہیں معلوم) نہیں کہ اللہ سب قوت و اختیار کے مالک اور خوب انتقام لینے والے ہیں؟ حالانکہ اگر آپ ان (لوگوں) سے پوچھیں کہ آسمانوں و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو فوراً کہیں گے کہ اللہ نے...... انہیں بتائیں (کہ جب حقیقت یہ ہے) تو تمہارے خیال میں اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہیں تو کیا تمہاری یہ دیویاں (لات، منات، عزیٰ وغیرہ) جن سے تم اللہ کو چھوڑ کر دعائیں، التجائیں کرتے ہو، مجھے اس تکلیف سے بچا سکیں گی۔ یا وہ مجھے اپنی رحمت سے نوازنا چاہیں، تو کیا یہ اُس رحمت کو روک لیں گی؟ انہیں بتائیں کہ میرے لئے تو (ہر حال میں) اللہ ہی کافی ہیں۔ بھروسہ کرنے والے بھی صرف انہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ بھائیو! تم اپنی جگہ (جو کر رہے ہو) کرتے ہو۔ میں (اپنی جگہ، اپنا کام) کر رہا ہوں۔ بہرحال تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کو (دنیا میں) ذلیل کر دینے والی سزا ملتی ہے۔ اور کس پر (آخرت کا) دائمی عذاب مسلط ہوتا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم نے تو لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے آپؐ کے پاس سچی کتاب بھیج دی ہے۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ ع
مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِىْ قَضٰى
عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ
فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ
اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِىْ مَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ

اب جو شخص (اس کی روشنی میں) سیدھا راستہ اختیار کر لے گا، اُس کا اُسے ہی فائدہ ہے۔ جو سیدھے راستے سے بھٹکا رہے گا، وہ خود ہی اس کا نقصان اٹھائے گا۔ اس معاملے میں آپؐ پر ان کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

زندگی، موت پر اللہ کا مکمل کنٹرول اللہ تعالیٰ (لوگوں کی) روحیں موت کے وقت اور جن کی موت (ابھی) نہیں آئی اُن کی نیند کے وقت (اپنے) قبضے میں کر لیتے ہیں۔ پھر جن کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے، انہیں روک لیتے ہیں اور دوسری روحوں کو ایک وقت مقررہ تک پھر (جسموں میں واپس) بھیج دیتے ہیں۔ یقیناً اس (مرنے جینے) میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کے) کئی دلائل ہیں۔

سفارش کے سب اختیارات اللہ کے پاس کیا ان (مشرکوں) نے اللہ کے مقابلے میں کئی (جعلی) سفارشی فرض کر رکھے ہیں؟ (اے پیغمبرؐ!) ان سے پوچھیں: اگر ان (تمہارے سفارشیوں) کو نہ سفارش کرنے کا اختیار حاصل ہو اور نہ ہی انہیں کوئی عقل سمجھ ہو (تو پھر بھی انہیں سفارشی مانو گے)؟ انہیں بتائیں کہ سفارش کے تمام اختیارات مکمل طور پر خود اللہ کے پاس ہیں (کہ کون، کس کی، کب اور کس حد تک سفارش کرے)۔ ویسے بھی آسمانوں و زمین میں انہی کی حکومت و بادشاہت ہے (کوئی ان کے سامنے دم نہیں مار سکتا)۔ نیز (مرنے کے بعد بھی سب نے) انہی کے پاس حاضر ہونا ہے (اس لئے انہی کی اطاعت و بندگی کر کے انہیں خوش کرو اور انہی سے براہ راست رابطہ رکھو)۔

مشرکوں کی توحید سے نفرت اور چڑ اس کے باوجود جب ان لوگوں کے سامنے جو آخرت کو (صحیح طور پر) نہیں مانتے اکیلے اللہ کا ذکرو بیان ہوتا ہے تو ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے، اور جب ان کے علاوہ دوسرے (پیروں، پیشواؤں) کا ذکر ہوتا ہے تو خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! ان کی اس حالت پر) دعا کریں: ''اے اللہ! آسمانوں و زمین کے پیدا فرمانے والے! چھپی اور کھلی (ہر چیز) کو جاننے والے! آپ ہی بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائیں جن جن میں یہ (ہمارے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں۔''

مشرکوں کا برا انجام (اے پیغمبرؐ!) فکر نہ کریں۔ اگر ان مشرکوں کے پاس دنیا کی ساری دولت بھی ہو، بلکہ اتنی اور بھی تو یہ قیامت کی بدترین سزا سے (اپنے آپ کو) بچانے کے لئے دینے پر تیار ہو جائیں گے (مگر وہ قبول نہ کی جائیگی)۔ وہاں اللہ کی طرف سے ان کے سامنے وہ کچھ آئے گا، جس کا انہیں (اب) وہم و گمان بھی نہیں۔ ان کی بدکرداریوں کے برے نتائج (پوری طرح) ان کے سامنے آجائیں گے اور وہی چیز (عذاب قیامت) انہیں آگھیرے گی، جس کا یہ (آج) مذاق اڑا رہے ہیں۔

نعمتوں کے ذریعے انسان کی آزمائش حالانکہ جب انسان کو کوئی سخت (پریشانی یا) ضرورت پیش آتی ہے تو ہم سے دعائیں، التجائیں کرتا ہے۔ مگر جب ہم اپنی مہربانی سے وہ ضرورت پوری فرما دیتے ہیں

نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ
وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ ۧ قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ع ٥ ١١
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاتَّبِعُوْٓا
اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ۙ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ
السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ لَكُنْتُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِىْ كَرَّةً
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِىْ فَكَذَّبْتَ

تو کہتا ہے کہ یہ تو میری قابلیت (واہلیت) کی وجہ سے پوری ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ سراسر (اُس کی اللہ کی طرف سے) آزمائش ہے (کہ وہ شکر کرتا ہے کہ ناشکری) لیکن بہت سے لوگوں کو اس بات کا علم ہی نہیں (کہ اللہ انسان کو نعمتیں دے کر آزماتے ہیں)، حالانکہ ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی ایسی ہی بکواس کیا کرتے تھے، چنانچہ ان کا کیا دھرا ان کے کسی کام نہ آیا۔ بلکہ الٹا انہیں اپنی بُری کرتوتوں کا خمیازہ بھگتنا پڑا اور وہ (اللہ کا) کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جس شخص کے وسائل زندگی (بطور آزمائش) چاہتے ہیں بڑھا دیتے ہیں اور جس کے چاہتے ہیں، کم فرما دیتے ہیں۔ یقیناً (اللہ کی طرف سے وسائل کی) اس کمی بیشی میں مسلمانوں کے لئے کئی اسباق (پوشیدہ) ہیں۔

اللہ کی رحمت سے مایوس بدکرداروں کا انجام دوزخ (اے پیغمبرؐ!) میرے بندوں کو بتائیں کہ جنہوں نے (گناہ، نافرمانیاں کرکے) اپنے آپ پر زیادتی کی ہے، وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ (فوری توبہ کریں، معافی مانگیں) یقیناً وہ سب گناہ معاف فرما سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔ اس لئے (جلدی، جلدی) اپنے پروردگار سے معافی مانگ کر ان کی فرمانبرداری اختیار کرلو، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور پھر تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے۔ بلکہ بے خبری میں اچانک عذاب آنے سے پہلے پہلے اپنے پروردگار کی طرف سے آئے ہوئے احکام پر اچھی طرح عمل کرلو، ایسا نہ ہو کہ پھر تم میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ افسوس! میں تو اللہ کی اطاعت میں بڑی کوتاہی کرتا رہا، بلکہ میں تو اسے مذاق ہی سمجھتا رہا یا (اللہ پر الزام لگاتے ہوئے) یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے دیتے تو میں بھی (آج اللہ کے) فرمانبرداروں میں شامل ہوتا یا (دوزخ کی) سزا (سامنے) دیکھ کر کہے: کاش! ایک دفعہ (دنیا میں) جانے کا موقع مل جائے تو میں بھی نیک کردار لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔ (اللہ فرمائیں گے) کیوں نہیں (بے ایمان!) تیرے پاس میری باتیں پہنچی تھیں، مگر تو نے انہیں جھٹلا دیا

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫
لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫
وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع
قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ
اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ
رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور غرور میں آ کر ان کا انکار کرتا رہا۔ یقیناً آپؐ قیامت کے دن دیکھیں گے کہ اللہ کے متعلق جھوٹ بولنے والوں کے چہرے (بالکل) سیاہ ہیں۔ کیا ایسے سرکش بدمعاشوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہونا چاہیے؟

اللہ کے فرمانبردار کامیاب ..... نافرمان ناکام و نامراد ان کے برعکس جو لوگ (دنیا میں) اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہتے ہیں، اللہ انہیں کامیاب فرما کر (دوزخ سے) محفوظ رکھیں گے۔ انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ کبھی پریشان ہوں گے۔ (سن رکھو!) اللہ ہی ہر چیز کے پیدا فرمانے والے اور وہی ہر چیز کے کارمختار ہیں۔ کائنات (کے اختیارات اور خزانوں) کی چابیاں انہی کے پاس ہیں۔ اس لئے جو لوگ ان کے احکام کی نافرمانی کررہے ہیں، وہی (دنیا و آخرت میں) نقصان اٹھائیں گے۔

اللہ کی قدرت وعظمت (اے پیغمبرؐ!) ان (مشرکین) سے پوچھیں: ارے بے وقوفو! کیا تم مجھے بھی غیر اللہ کی عبادت و بندگی کی تلقین کرتے ہو؟ (ہائے، ہائے!) حالانکہ (اے پیغمبرؐ!) آپ کو بھی اور آپؐ سے پہلے (ہر رسول کو) بھی خبردار کیا جاچکا ہے کہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے (سب) اعمال ضائع ہوجائیں گے اور آپ ہر طرح کا نقصان اٹھائیں گے۔ (اس لئے آپؐ ان کی بات ہرگز نہ مانیں) بلکہ اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کر کے اُن کے شکر گزار بندوں میں شامل رہیں۔ دراصل ان لوگوں نے اللہ کی قدرت وعظمت کو صحیح سمجھا ہی نہیں، حالانکہ قیامت کے روز پوری زمین ان کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان اُن کے دائیں ہاتھ میں (کاغذ کی طرح) لپٹے ہوں گے۔ وہ بہت ہی طاقتور اور ان کے شرک سے بہت ہی بلند و برتر (ذات) ہیں۔ جونہی (قیامت کا) بگل بجے گا، آسمانوں و زمین میں موجود سب (مخلوقات) بے ہوش ہو کر گر پڑیں گی۔ مگر جنہیں اللہ چاہیں گے (وہ بے ہوش نہیں ہوں گے)۔ پھر جب دوسری بار (بگل) بجے گا، تو سب (فوراً) زندہ ہوکر (اِدھر اُدھر) دیکھنے لگیں گے۔ اس وقت زمین اپنے رب کے نور سے چمک رہی ہوگی۔ (ہر ایک کا) اعمال نامہ سامنے رکھ دیا جائے گا۔ انبیاؑ اور (دوسرے) گواہ حاضر ہوجائیں گے۔ چنانچہ لوگوں کے درمیان صحیح صحیح فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ ہر شخص کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى ع
جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝٧١ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٢ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝٧٣ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٧٤ وَتَرَى
الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٥ ع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝٢ غَافِرِ
الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ

کیونکہ جو جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں، انہیں سب معلوم ہے۔

اللہ کے نافرمانوں کا انجام: ہمیشہ کے لئے جہنم چنانچہ (فیصلہ کے بعد) نافرمان لوگ مختلف گروہوں (ٹولیوں) کی صورت میں دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ وہاں پہنچنے پر دوزخ کے (بند) دروازے (ان کے لئے) کھول دیئے جائیں گے۔ ان کے محافظ (فرشتے) ان سے پوچھیں گے: ''کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے کوئی پیغمبر نہیں آئے تھے، جنہوں نے تمہیں اللہ کی باتیں سنا سنا کر آج کے محاسبے سے خبردار کیا ہو؟'' وہ جواب دیں گے: ''ہاں (خبردار کیا تھا، مگر ہم نے ان کی ایک نہ سنی، مانی اس لئے ہم) نافرمانوں پر عذاب کا فیصلہ نافذ ہوگیا۔'' کہا جائیگا: ''(اچھا، چلو مختلف) دروازوں سے ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو جاؤ، جو سرکش نافرمانوں کے لئے بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔''

اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام...... ہمیشہ کے لئے جنت ان (نافرمانوں) کے برعکس جو لوگ (دنیا میں) اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہے ہیں انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی اُس کے دروازے (ان کے لئے) کھول دیئے جائیں گے۔ ان کے محافظ (فرشتے آگے بڑھ کر) عرض کریں گے: ''السلام علیکم۔ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔ تشریف لائیں، ہمیشہ کے لئے یہاں (جنت میں) داخل ہو جائیں۔'' چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو کر) عرض کریں گے: ''اللہ کا شکر ہے جنہوں نے اپنا وعدہ پورا فرما کر ہمیں (جنت کی) سرزمین کا (مالک و) وارث بنا دیا۔ اب ہم اس جنّت میں جہاں چاہیں رہ سکتے ہیں۔ واقعی نیک اعمال کرنے والوں کو بہت ہی اچھا بدلہ عطا ہوا ہے۔''

اللہ کی حمد و ثنا (اے پیغمبرؐ!) آپ (اس روز) دیکھیں گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ باندھے اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ آخر میں لوگوں کا حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ ہونے پر (ہر طرف سے) آواز آئے گی کہ واقعی اللہ شہنشاہ کائنات ہی سب خوبیوں (تعریفوں اور اطاعت) کے لائق ہیں۔

باب: ۴۰ (مکی) — مومن — آیات: ۸۵، رکوع: ۹

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں حا، میم۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے آئی ہے جو سب قوت و اختیار کے مالک، سب کچھ جاننے والے (سب کے) گناہ بخشنے والے (ہر ایک کی) توبہ قبول کرنے والے (مجرموں کو) سخت سزا دینے والے (اپنے بندوں پر بے حد) فضل و احسان فرمانے والے، جن کے سوا کوئی حاکم و معبود نہیں، (مرنے کے بعد سب نے) جن کے پاس واپس جانا ہے .... (اصل میں حق بات کو) نہ ماننے پر تلے ہوئے لوگ ہی اللہ کی باتوں کے بارے میں بحث تکرار کر رہے ہیں۔

كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ وقف لازم
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ ۙ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ
اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾
قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا
فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ
كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ

ظاہری شان وشوکت لوگوں کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں بہرحال آپ اُن کی شہروں میں آمد و رفت (اور ظاہری شان وشوکت) سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں (کہ یہ اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں) کیونکہ جس طرح یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں اس طرح) ان سے پہلے قوم نوحؑ اور ان کے بعد کئی دوسری قوموں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا اور ہر قوم نے کوشش کی تھی کہ اپنے رسول کو پکڑیں (اور اسے ختم کر دیں) اور سچے دین کو مٹانے کے لئے انہوں نے (ان سے) فضول جھگڑے اور بحثیں کیں تو مَیں نے انہیں پکڑ لیا۔ پھر دیکھ لیں، میری سزا کیسی سخت تھی! بالکل اسی طرح ان بے ایمانوں کے بارے بھی آپ کے پروردگار کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ جہنمی لوگ ہیں۔

فرشتوں کی نیک کردار مسلمانوں کے لئے دعائیں یاد رکھو، عرش کو اٹھانے والے اور (عرش کے) اردگرد (متعین فرشتے) اپنے پروردگار پر ایمان رکھتے ہوئے (ہر وقت) اُن کی حمد وتسبیح بیان کر رہے ہیں اور مسلمانوں کی معافی و بخشش کے لئے (ان الفاظ میں) دعائیں کرتے ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! آپ اپنی رحمت اور علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہیں، اس لئے (ہماری التجا ہے کہ) آپ ان لوگوں کو جنہوں نے (گناہوں سے) توبہ تائب ہو کر آپ کا دین اختیار کر لیا ہے، دوزخ کے عذاب سے بچالیں۔ پروردگار! آپ انہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرمائیں جن کا آپ نے ان سے وعدہ فرما رکھا ہے۔ ان کے والدین، بیویوں اور اولاد میں سے جو بھی نیک کردار ہیں (پروردگار! آپ انہیں بھی ان کے ساتھ شامل فرما دیں۔ ایسا کرنے سے آپ کو کوئی نہیں روک سکتا) کیونکہ آپ تو سب قوت و اختیار کے مالک اور بڑی حکمت والے ہیں۔ (پروردگار!) آپ انہیں (قیامت کی) سب پریشانیوں سے بچائیں، کیونکہ جس شخص کو آپ نے اس دن کی پریشانیوں سے بچا لیا۔ واقعی (یہ) آپ کی اس پر بڑی مہربانی ہوگی اور یہی (مہربانی) درحقیقت (اس شخص کی) عظیم ترین کامیابی ہے۔''

دنیا میں اصلاح کا موقع، آخرت میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں یاد رکھو، جو لوگ (اللہ کے دین کو) نہیں مان رہے، (قیامت کے دن انہیں) علی الاعلان کہہ دیا جائے گا کہ (آج) تمہیں اپنے آپ پر جتنا غصہ آرہا ہے (کہ ہائے ہم نے اللہ کی بات کیوں نہ مانی!) اس سے زیادہ غصہ اللہ کو (اُس وقت) آتا تھا جب تمہیں (دنیا میں اللہ کے دین کو) ماننے کے لئے کہا جاتا تھا، تو تم انکار کر دیتے تھے۔ وہ عرض کریں گے: ''ہمارے پروردگار! آپ ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی عطا فرما چکے۔ ہم واقعی اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا اب یہاں (دوزخ) سے نکلنے کی کوئی صورت ہے؟ (جواب ملے گا، کوئی صورت نہیں) یہ سزا تمہیں دی ہی اس لئے جا رہی ہے کہ (دنیا میں) جب اکیلے اللہ سے دعائیں، التجائیں کی جاتی تھیں تو تم (اس کو) نہیں مانتے تھے، لیکن اگر ان کے ساتھ (دوسروں کو) شریک کر لیا جاتا تھا تو تم (فوراً) مان جاتے تھے۔ لہذا (اب) اللہ بزرگ و برتر کا (سزا کا) فیصلہ (تم پر ہمیشہ کے لئے) نافذ ہو چکا۔''

الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ
إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُم بَارِزُونَ ۖ
لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ
إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ
لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ
يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ
يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ
ع ٢ ١١ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي
الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ
بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت
تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾

(دنیا کی زندگی میں سمجھنے، سنبھلنے کا موقع ہے، اس لئے اللہ) تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتے رہتے ہیں۔ مثلاً آسمان سے (بارش کے ذریعے) تمہیں اسباب زندگی مہیا فرما رہے ہیں، مگر (انہیں دیکھ، سمجھ کر صرف) اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کو ہی اصلاح کی توفیق ملتی ہے۔ بہرحال (مسلمانو!) اللہ کے دین پر قائم رہتے ہوئے پورے اخلاص سے انہی سے دعائیں، التجائیں کیا کرو، اگرچہ کافر (بے ایمان) اِسے بُرا ہی سمجھیں۔

قیامت، اللہ شہنشاہ کائنات کی طرف سے محاسبے کا دن اللہ تو بہت ہی بلند مرتبہ فرمانروائے کائنات ہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس شخص کو چاہتے ہیں اپنی مرضی سے نبوت (وسفارت) سے نواز دیتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو محاسبے کے دن سے خبردار کر دے۔ اس (محاسبے کے) دن سب لوگ قبروں سے نکل کر (ننگ دھڑنگ کھلے میدان میں) سامنے آجائیں گے۔ ان کی کوئی بات اللہ سے چھپی نہ ہوگی (پوچھا جائے گا، بتاؤ) آج کس کی حکومت ہے؟ (آواز آئے گی) اکیلے اللہ کی، جو سب پر غالب ہیں۔ (اعلان ہو جائے گا) آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ کسی پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ (اتنی مخلوق کا اتنی جلدی حساب کیسے؟) یاد رکھو، اللہ حساب (فیصلے فرمانے) میں بہت تیز ہیں۔

نافرمانوں کا قیامت کے دن کوئی دوست اور سفارشی نہیں (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں (روز بروز) قریب آنے والے (قیامت کے) دن سے خبردار کر دیں جبکہ (خوف کے مارے) کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے۔ نافرمانوں کا کوئی دلی دوست اور سفارشی نہ ہوگا، جس کی بات (سنی) مانی جائے۔ اللہ تو آنکھوں کی چوری اور دلی راز تک جانتے ہیں اور وہی صحیح فیصلے فرماتے ہیں۔ ان کے علاوہ جن جن سے (مشرکین) دعائیں، التجائیں کرتے ہیں، انہیں فیصلے کا کوئی اختیار نہیں۔ کیونکہ اللہ تو (سب کچھ) سنتے دیکھتے ہیں (دوسروں کو کوئی علم نہیں)۔

بے ایمانوں، نافرمانوں کا بُرا انجام کیا یہ (بے ایمان) لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ اپنے سے پہلے (کافروں، بے ایمانوں کے کھنڈرات دیکھ کر) معلوم ہو جاتا کہ ان کا کیسا (بُرا) انجام ہو چکا ہے، حالانکہ وہ قوت و طاقت اور دنیا میں یادگاریں (چھوڑنے میں) ان سے کہیں بڑھ کر تھے، مگر جب اللہ نے انہیں ان کے جرائم کی سزا میں پکڑا تو کوئی انہیں ان سے نہ بچا سکا۔ ان کا یہ (بُرا) انجام اس لئے ہوا کہ ان کے پاس پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے تھے، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ اس لئے اللہ نے انہیں دھر پکڑا، کیونکہ وہ تو بہت ہی طاقتور اور سخت سزا دینے والے ہیں۔ (اس کی ایک مثال سنو)

حق کو دبانے کے لئے فرعونی ہتھکنڈے

بچوں کا قتل کہ ہم نے موسیٰؑ کو اپنے (واضح) دلائل اور صریح ثبوت کے ساتھ

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٢٤ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝٢٥
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝٢٦ وَقَالَ
مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ
بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٢٧ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ ع
اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝٢٨ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ۝٢٩ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝٣٠ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ

فرعون، ہامان اور قارون کے پاس بھیجا۔ مگر انہوں نے (دلائل و ثبوت دیکھ کر بھی) کہا: (یہ) پرلے درجے کا جھوٹا، جادوگر ہے۔ حالانکہ موسیٰ نے انہیں ہماری طرف سے سچا دین پہنچایا تھا (الٹا) کہنے لگے: اسے ماننے والے لوگوں کے (ہاں پیدا ہونے والے) بیٹوں کو قتل کرو، ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو (اپنی خدمت و بیگار کے لئے) زندہ رہنے دو (تاکہ خوف زدہ ہو کر اس کا ساتھ چھوڑ دیں) مگر ان بے ایمانوں کی یہ چال بالکل ناکام رہی۔

موسیٰ کو قتل کی دھمکی اس پر فرعون (پریشان ہو کر محض بہادری جتانے کے لئے درباریوں سے) کہنے لگا: ''چھوڑو مجھے مَیں موسیٰ کو قتل کرادوں، جائے وہ اپنے پروردگار کو (مدد کے لئے) بلائے، مجھے خطرہ ہے کہ (وہ غالب آ کر) تمہارا نظامِ حکومت ہی بدل ڈالے گا یا (اس کی وجہ سے) پورا ملک بدامنی کی لپیٹ میں آجائے گا۔'' یہ سن کر موسیٰ نے فرمایا: (مجھے اپنی جان کی کیا پروا؟) میں تو (فرعون جیسے) ہر مغرور شخص سے جو قیامت کے محاسبے کو نہیں مانتا، اپنے اور تمہارے مالک (اللہ) کی پناہ لے چکا ہوں۔''

حق کی حمایت میں فرعونی پارلیمنٹ میں ایک مردِ مومن کا ایمان افروز خطاب

اللہ کے عذاب سے ڈرانا اس موقع پر فرعونیوں میں سے ایک مردِ مومن جو (وقتی طور پر) اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا، بول اٹھا: ''کیا تم ایک شخص (موسیٰ) کو صرف اس لئے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا مالک (وشہنشاہ) اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے پاس (اس سلسلے میں) اپنے پروردگار کے واضح دلائل پیش کر چکا ہے۔ بالفرض، اگر وہ جھوٹا ہے تو اُس کے جھوٹ کا اُسے ہی نقصان ہوگا، لیکن اگر وہ سچا ہے تو (سن رکھو) جس (عذاب) کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے تو (ضرور) اس کا کوئی نہ کوئی حصہ تم پر آ کر رہے گا کیونکہ اللہ حد (بندگی) سے تجاوز کرنے والے جھوٹے لوگوں کو کبھی کامیاب نہیں فرماتے۔ بھائیو! آج (مصر میں) تمہاری حکومت ہے۔ ملک میں تمہارا طوطی بول رہا ہے، لیکن اگر (خدانخواستہ، کل) اللہ کا عذاب ہم پر آپڑا تو کون ہماری مدد کرے گا؟''

فرعون کا ردِّعمل فرعون کہنے لگا: میں تمہیں وُہی رائے (اور حکم) دیتا ہوں، جسے میں (تمہارے لئے) مناسب سمجھتا ہوں اور بالکل صحیح سمت میں تمہاری رہنمائی کر رہا ہوں۔

مردِ مومن کا جواب اس پر اُس مردِ مومن نے کہا: ''(تمہاری کرتوتیں دیکھ دیکھ کر) میں تو ڈر رہا ہوں کہ کہیں تم پر بھی (پہلی) قوموں کی طرح (بڑا) دن نہ آجائے جیسے قوم نوحؑ، عاد، ثمود، اور ان کے بعد (کئی) قوموں پر آیا تھا، ورنہ اللہ تو (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں فرمانا چاہتے، لیکن بھائیو! مجھے ڈر ہے کہ تم پر چیخ و پکار کا وہ دن نہ آجائے، جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھرو گے، مگر تمہیں کوئی اللہ کی پکڑ سے

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ط
حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ط كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ ۨالَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ط كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾
اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ط وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا كَيْدُ
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ
وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى
اِلَّا مِثْلَهَا ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَ
يٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ط ﴿٤١﴾ النصف

نہ بچا سکے گا۔ یاد رکھو، جس شخص کو اللہ ہی (صحیح راستے سے) بھٹکا دیں، اُسے کوئی صحیح راستے پر نہیں لا سکتا، حالانکہ اس سے پہلے تمہارے پاس یوسفؑ بھی واضح دلائل لے کر آئے تھے، مگر تم ان کے لائے ہوئے دین کے متعلق شک وشبہ میں ہی مبتلا رہے، لیکن جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہا: ان کے بعد اب اللہ ایسا (اچھا) رسول نہیں بھیجیں گے (افسوس! ہم نے ان کی قدر نہ کی)۔ اس طرح (حقیقت سے) غافل اور شک وشبہ میں مبتلا رہنے والے لوگوں کو اللہ گمراہ کر دیتے ہیں، جو اپنے پاس آنے والے ثبوت کے بغیر ہی اللہ کی باتوں میں جھگڑا کرتے ہیں۔ (حالانکہ) ان کی یہ بحث وتکرار اللہ اور مسلمانوں کو انتہائی غصہ دلانے والی حرکت ہے۔ چنانچہ اللہ ہر اکڑ باز اور سرکش کے دل پر (گمراہی کی) مہر لگا دیتے ہیں۔

فرعون کی کج فہمی و بد دماغی اس پر فرعون (اپنے وزیر اعظم سے) کہنے لگا: اے ہامان! میرے لئے کوئی اونچا مینار بناؤ تاکہ میں اس پر سیڑھی کے ذریعے آسمانوں کے دروازوں تک پہنچ کر موسیٰ کے حاکم ومعبود کا پتہ کروں میں تو اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔ دیکھ لیں، اس طرح فرعون کو اپنی بد اعمالیاں بھی اچھی نظر آ رہی تھیں، جن کے نتیجے میں اُسے صحیح راستے (پر چلنے) سے روک دیا گیا تھا، چنانچہ (اس بے ایمان) فرعون کی ہر تدبیر (اُسے) تباہی کی طرف لے جا رہی تھی۔

مردِ مومن کا فرعونیوں کو آخرت کی طرف توجہ دلانا مردِ مومن نے (پارلیمنٹ میں اپنی تقریر) جاری رکھتے ہوئے کہا: ''میرے بھائیو! میری بات مانو، میں تمہاری صحیح راستے کی طرف رہنمائی کر رہا ہوں۔ میری قوم! یہ دنیاوی زندگی تو محض چند روز کا فائدہ ہے، جبکہ آخرت ہمیشہ کا گھر ہے۔ جو شخص (دنیا میں) برے اعمال کر رہا ہے (آخرت میں) اُسی کے مطابق بدلہ (وسزا) پائے گا۔ لیکن جو شخص (یہاں) نیک اعمال کر رہا ہے، خواہ وہ مرد ہے یا عورت بشرطیکہ وہ (اللہ و رسول کو عملاً) مانے، ایسے (سب) لوگ جنت میں داخل ہوں گے، جہاں انہیں بے حد وحساب وسائلِ زندگی میسر آئیں گے۔

تقریر کا اثر نہ لینے پر خفگی و دھمکی مگر بھائیو! میرے لئے عجیب بات ہے کہ میں تمہیں (دوزخ سے) بچنے کی دعوت دے رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ (میں جانے) کی دعوت دے رہے ہو۔ تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور انہیں اُن کا شریک ٹھہراؤں جنہیں میں جانتا

تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ اَنَا
اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ
لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ
الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ
وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ
اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ۚ
اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫
اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ
فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا
اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ
فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ
الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا
بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا
لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ
الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ۙ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ

بھی نہیں، جبکہ میں تمہیں سب قوت و اختیار رکھنے والے اور سب گناہ بخشنے والے (اللہ) کی طرف بلا رہا ہوں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جن کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو، اُن کی طرف بُلانے کا نہ دنیا میں کوئی جواز ہے اور نہ آخرت میں کوئی فائدہ۔ بہرحال، ہم سب نے اللہ ہی کے پاس واپس جانا ہے اور یاد رکھنا کہ (اللہ کی اطاعت سے) ادھر اُدھر ہونے والے (دوزخ کی) آگ میں جلیں گے۔ سن لو! جو مَیں کہہ رہا ہوں تم عنقریب اسے یاد کرو گے (مگر وقت گزر چکا ہوگا)۔ اب مَیں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ وہی (اپنے) بندوں کے محافظ ونگہبان ہیں۔''

فرعونیوں کا بُرا حشر چنانچہ اللہ نے اس (مردِ مومن) کو فرعونیوں کی سب بری چالوں، سازشوں سے بچا لیا اور (خود) انہیں بدترین عذاب نے گھیر لیا کہ صبح و شام یہ لوگ آگ کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور جس دن قیامت بپا ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

دوزخ میں غلط کار لوگوں کی آپس میں تکرار پھر وہاں (جہنم کی) آگ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔ آخر ماتحت لوگ بڑے بننے والے (غلط کار حکمرانوں، سرداروں، پیشواؤں) سے کہیں گے: ہم تو (دنیا میں) تمہارے تابع تھے، اب ہم سے آگ کا کچھ حصہّ تو ہٹاؤنا؟ وہ بڑے جواب دیں گے: اب ہم اور آپ سب ہی اس آگ میں ہیں (ہم آپ کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟) اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کے درمیان فیصلہ فرما چکے (اب کچھ نہیں ہوسکتا)۔ پھر (تمام) دوزخی (مل کر) دوزخ کے محافظوں سے درخواست کریں گے کہ آپ اپنے پروردگار سے (ہماری خاطر) التجا کریں کہ وہ کسی دن تو ہماری سزا میں کمی فرمائیں۔ وہ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے (اپنے) رسول واضح دلائل (واحکام) لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہاں (آئے تھے، مگر ہم نے اُن کی بات نہ مانی)۔ وہ کہیں گے: پھر تم خود ہی (پروردگار سے) دعا، التجا کرو۔ (چنانچہ وہ دعائیں، التجائیں کرینگے) مگر ان بے ایمانوں کی دعائیں، التجائیں بالکل بیکار (ثابت) ہوں گی۔

انبیاؑ کو ماننے والوں کی دنیا و آخرت میں مدد یاد رکھو، ہم اپنے پیغمبروں اور (ان کے) ماننے والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد فرماتے ہیں اور اس (قیامت کے) دن بھی جب (سچی) گواہی دینے والے (انبیا اور فرشتے گواہی کے لئے) اُٹھ کھڑے ہوں گے لازماً (ان کی مدد فرمائیں گے)۔ اس دن نافرمانوں کو ان کا کوئی (عذر، بہانہ اور) معذرت کام نہ آئے گی بلکہ (الٹا) ان پر لعنت پڑے گی

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ
بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا (وقف لازم)
هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اور (دوزخ) اُن کا بدترین (دائمی) گھر ہوگا۔

کتابوں اور انبیا کا مقصد: انسان اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے اسی طرح (کے بڑے انجام سے بچانے کے لئے) ہم نے موسیٰ کو ہدایت (کی کتاب تورات) عطا فرمائی تھی اور بنی اسرائیل کو اس کتاب کا وارث بنایا تھا (کہ اس کے ذریعے دنیا کو خبردار کریں کیونکہ) اس میں سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے لئے سراسر (زندگی کی) رہنمائی اور (آخرت کی) بار بار یاد دہانی تھی۔ اس لئے (اے پیغمبرؐ) آپ بھی اپنے موقف پر ڈٹے رہیں یقین رکھیں کہ اللہ کا (آپؐ کی کامیابی اور آخرت کے متعلق) وعدہ سچا اور پکا ہے۔ چنانچہ آپؐ اپنی غلطیوں، کوتاہیوں پر معافی مانگتے ہوئے اپنے پروردگار کی صبح وشام تسبیح و تعریف بیان کرتے رہیں۔ اطمینان رکھیں کہ جو لوگ (ہماری طرف سے) اپنے پاس آنے والے کسی ثبوت و دلیل کے بغیر ہی اللہ کی باتوں میں بحث وتکرار کررہے ہیں (دراصل) ان کے دلوں میں اپنے متعلق جو بڑائی (سمائی ہوئی) ہے وہ کبھی بھی اُسے حاصل نہ کرسکیں گے۔ بہرحال (آپؐ ان کی سازشوں، دھمکیوں سے) اللہ کی پناہ مانگیں کیونکہ وہ (آپ کے خلاف ان کی سب باتوں کو) سنتے اور (سب حرکات کو) دیکھتے ہیں۔

جزاوسزا کے لحاظ سے نیک و بد برابر نہیں یہ حقیقت ہے کہ آسمانوں وزمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے (جو اللہ نے کرڈالا) مگر پھر بھی زیادہ تر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں سمجھ رہے کہ جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں، اسی طرح (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کرنے والے اور بدکردار لوگ (آخرت میں درجہ و مقام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہوں گے۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم (اس حقیقت پر) غور وفکر کرتے ہو۔ یاد رکھو، قیامت ضرور آئے گی، اس (کے آنے) میں کسی طرح کا کوئی شک وشبہ نہیں، مگر زیادہ تر لوگ پھر بھی (اس کا آنا) نہیں مان رہے۔

اللہ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں (لوگو!) حلفیہ بات ہے کہ (مَیں) تمہارے پروردگار کا ارشاد ہے کہ مجھ ہی سے دعائیں، التجائیں کیا کرو، مَیں تمہاری (یہ دعائیں، التجائیں) ضرور قبول کروں گا۔ لیکن جو لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے مجھ سے دعائیں، فریادیں نہیں کرتے، وہ لازماً ذلیل وخوار ہوکر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

غافل انسان! ہوش میں آ، اللہ کو مان، اللہ کی مان اللہ ہی تمہارے لئے رات کو لا رہے ہیں تاکہ اس میں آرام کرو اور دن کو روشن فرما رہے ہیں (کہ ضروریات زندگی حاصل کرنے کے لئے چلو، پھرو)۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ لوگوں پر بہت ہی زیادہ فضل واحسان فرمانے والے ہیں، لیکن زیادہ تر لوگ (ان کے) احسانات مانتے ہی نہیں۔ حالانکہ یہی اللہ تمہارے پروردگار وشہنشاہ ہیں، ہر چیز کو پیدا فرمانے والے، جن کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم ومعبود نہیں۔ (انہیں چھوڑ کر) تم کدھر بھٹکتے پھر رہے ہو۔ (دراصل) اللہ کی باتوں کا انکار کرنے والے اسی طرح ہی بھٹکا کرتے ہیں۔

يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَىُّ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّىْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ
وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ ع ٧
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ فِى الْحَمِيْمِ ۙ
ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا

(جبکہ) اللہ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو سائبان بنایا۔ تمہاری شکلیں بنائیں اور کیسی بہترین شکلیں بنائیں! کھانے پینے کے لئے تمہیں صاف ستھری چیزیں عطا فرمائیں۔ یہی تمہارے اللہ، تمہارے پروردگار، بہت ہی عظمتوں، برکتوں والے جو شہنشاہ کائنات ہیں۔ ہمیشہ سے موجود ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گے۔ ان کے علاوہ (تمہارا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ اس لئے پورے اخلاص سے انہی کے دین (اسلام) پر قائم رہتے ہوئے انہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو کیونکہ سب اطاعت و تعریف (انہی) اللہ شہنشاہ کائنات کے لئے مخصوص ہے۔

سب انسانوں کو اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کا حکم (اے پیغمبرؐ! دنیا بھر کے لوگوں کے سامنے) اعلان کرو کہ جن جن (ہستیوں) کی تم اللہ کے علاوہ اطاعت و بندگی کر رہے ہو، مجھے ان کی اطاعت و بندگی سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں میرے پاس میرے پروردگار کے واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (ہر معاملے میں) شہنشاہ کائنات ہی کی فرمانبرداری کروں (کیونکہ) وہی ہیں جنہوں نے (شروع میں) تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا، پھر منی کے قطرے سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر تمہیں بچے کی شکل میں (ماں کے پیٹ سے) نکالتے ہیں۔ پھر (بڑھا کر) تمہیں جوان پھر (اور بڑھا کر) بوڑھا کر دیتے ہیں۔ اس طرح کوئی تم میں سے (ان مراحل سے) پہلے ہی وفات پا جاتا ہے (یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے) کہ تم (دنیا میں) اپنی مقررہ عمر پوری کر لو اور اس لئے بھی کہ (اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو) سمجھو (کہ مرنے کے بعد زندہ ہو کر زندگی کا حساب دینا ہے)۔ دراصل وہی زندگی عطا فرماتے، وہی موت دیتے ہیں (ان کے لئے کوئی کام مشکل نہیں) کیونکہ وہ تو جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اسے صرف یہی کہتے ہیں کہ 'ہوجا' وہ ہوجاتا ہے۔ (اس کے باوجود) آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جو اللہ کی (قدرتوں) باتوں کے بارے میں (خواہ مخواہ) بحث تکرار کرتے ہیں وہ کیسے بھٹکتے پھر رہے ہیں؟ یہی وہ لوگ ہیں جو اس قرآن اور ان (کتابوں) کو جو ہم نے (اس سے پہلے) اپنے رسولوں کے ذریعے بھیجی تھیں جھٹلا رہے ہیں۔ بہرحال انہیں جلد ہی (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا جبکہ ان کی گردنوں میں (لوہے کے) طوق اور (پاؤں میں) زنجیریں ہوں گی، پھر انہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹ کر (دوزخ کی) آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

مشرکین کے عقل، دماغ ٹیڑھے اس کے بعد ان سے پوچھیں گے: ''اللہ کے علاوہ جن جن کو تم شریک سمجھتے تھے (بتاؤ اب) وہ کہاں ہیں؟ وہ (پہلے یہ) جواب دیں گے کہ وہ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے (پھر فوراً ہی کہیں گے کہ) نہیں، ہم تو (اللہ کے علاوہ) کسی کی پرستش نہیں کرتے تھے۔''

مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْۤا
اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا ع ۸ ۱۰ ۱۳
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا
حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ ؕ
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اس طرح اللہ ان بے ایمانوں کی ایسی عقل مار دیں گے (کہ وہ کوئی صحیح، ٹھوس بات نہ کر سکیں گے) (انہیں کہہ دیا جائے گا کہ) یہ سزا تمہیں اس لئے دی جاری ہے کہ تم دنیا میں حق کا ساتھ نہ دے کر خوش ہوا کرتے تھے بلکہ اس پر فخر کیا کرتے تھے (آؤ اب) ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے لئے اس کے دروازوں سے (اس کے اندر) داخل ہو جاؤ، جو حق کو ٹھکرانے والوں کی بدترین قیام گاہ ہے۔

منکرین حق سزا سے نہیں بچ سکتے چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) آپ حق پر ڈٹے رہیں، یقیناً اللہ کا (نافرمانوں کو سزا دینے کا) وعدہ سچا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم نے جس (سزا) کا ان سے وعدہ کیا ہے، اس کا کچھ حصہ ہم آپ کو (آپؐ کی زندگی میں) دکھا دیں یا (اس سے پہلے) آپ کو وفات دے دیں (اور انہیں بعد میں سزا دیں) آخر کار انہوں نے ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے (جہاں سخت ترین سزا تیار ہے)۔ آپؐ سے پہلے بھی (دنیا والوں کو برے انجام سے خبردار کرنے کے لئے) ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں۔ ان میں سے کچھ کا حال ہم نے آپؐ سے بیان کیا ہے اور کئی ایسے ہیں جن کا حال بیان نہیں فرمایا۔ مگر کسی رسول کو (یہ) اختیار نہ تھا کہ وہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی معجزہ لا (کر لوگوں کو دکھا) سکتا۔ پھر جب اللہ کا عذاب آیا تو صحیح صحیح فیصلہ کر دیا گیا اور غلط کار لوگ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔

مویشی، چوپائے اللہ کی قدرت کی چلتی پھرتی نشانیاں (لوگو!) اللہ تو وہ ذات ہیں جنہوں نے تمہارے لئے مویشی، چار پائے پیدا فرمائے ہیں تاکہ ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ۔ ان میں تمہارے لئے اور بھی بے شمار فائیدے ہیں خصوصاً تمہارا جہاں جانے کا ارادہ ہو، ان پر سوار ہو کر (وہاں) پہنچ جاؤ۔ چنانچہ ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوئے پھرتے ہو۔ اس طرح اللہ تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتے ہیں۔ بتاؤ، تم ان کی کس کس نشانی کا انکار کرو گے؟

عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان لانے کا کوئی فائیدہ نہیں کیا یہ لوگ دنیا میں چلے، پھرے نہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے (نافرمان) لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہو چکا ہے؟ حالانکہ وہ تعداد اور قوت و طاقت میں ان سے کہیں زیادہ تھے اور دنیا میں اپنی یادگاریں (چھوڑنے) میں بھی ان سے بڑھے ہوئے تھے۔ مگر ان کا (یہ) کسب و کمال ان کے (اس وقت) کسی کام نہ آیا جب ان کے پیغمبرؑ اُن کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو وہ (انہیں ماننے کی بجائے اپنے خود ساختہ) علم (ونظریہ) پر جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود تھا (بے جا) فخر کرتے (اور پیغمبروں کے سمجھانے کا مذاق اڑاتے) رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس بات کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے آخر اُسی کے چکر میں آگئے۔

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ
كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَ
ع ٩ ١٤ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ٤١ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ
وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا
النصف عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦﴾
الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّ
ع ٨ ١٥ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٨﴾ قُلْ
اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ
لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً

چنانچہ جب انہوں نے ہمارا عذاب (آتے) دیکھا تو چیخ اٹھے کہ اب ہم اکیلے اللہ کو مانتے ہیں اور جن جن کو ہم ان کا شریک ٹھہراتے تھے، ان کا (برملا) انکار کرتے ہیں۔ مگر ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ اللہ کا (ہمیشہ سے) یہی قانون ہے جو اُن کے بندوں پر (نافذ ہوتا) چلا آ رہا ہے کہ (عذاب آنے پر) بے ایمان لوگ موقع پر ہی ڈھیر ہوتے ہیں۔

باب: ۴۱ (مکی)　حٰم سجدہ　آیات: ۵۴، رکوع: ۶

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ کی رحمت کے دلائل

قرآن بھیجنا (اللہ) رحمٰن و رحیم کی طرف سے آنے والا یہ قرآن ایسی کتاب ہے، جس کی باتیں عربی زبان میں سوچنے سمجھنے والے لوگوں کے لئے پوری تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ یہ (قرآن اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ کی عیش و خوشی کی جگہ جنت کی) خوش خبری دیتا اور (نہ ماننے والوں کو دوزخ کی آگ سے) ڈراتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ اس کی پروا نہیں کرتے، بلکہ اسے سنتے تک نہیں۔ الٹا (پیغمبرؐ سے) کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں، اس سے ہمارے کان بہرے، دل پردے میں ہیں (ہم پر اس کا کوئی اثر نہیں) ہمارے تمہارے درمیان مستقل جدائی ہے۔ اس لئے (جائیں) آپ اپنا کام کریں، ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔

پیغمبرؐ کے ذریعے پیار، محبت سے سمجھانا (اے پیغمبرؐ!) آپؐ انہیں (سمجھائیں) بتائیں کہ میں بھی دراصل تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں (فرق یہ ہے کہ) میرے پاس (اللہ کا) حکم آ رہا ہے کہ تمہارا (سب کا) حاکم و معبود صرف ایک ہی حاکم و معبود (اللہ) ہے، اس لئے سیدھے ہو کر انہی کی طرف متوجہ رہو اور انہی سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو۔ مگر مشرکوں پر افسوس ہے کہ یہ لوگ نہ (غریبوں کے فائدے کے لئے) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نہ ہی (اپنے فائدے کے لئے) آخرت کو مانتے ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ (ہماری باتیں) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر و انعام ہے۔

وسائل زندگی کا انتظام آپ ان سے پوچھیں: کیا تم اس ذات کا انکار کر رہے ہو، جنہوں نے دو دن میں پوری زمین بنا ڈالی؟ اب دوسروں کو ان کا مدِ مقابل سمجھتے ہو؟ (حالانکہ وہ اکیلے) اس پوری کائنات کے شہنشاہ ہیں۔ اور انہی نے زمین پر بڑے بڑے پہاڑ جما دیئے اور اس (زمین) میں ہر قسم کے وسائل زندگی رکھ دیئے اور اسی کے اندر سب ضرورت مندوں کی ضرورت (و ذوق) کے مطابق غذائی ضروریات کا انتظام (زمین کی تخلیق سمیت) چار دن میں فرما دیا۔

لِلسَّآئِلِيْنَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ
لِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ﴿١١﴾ فَقَضٰهُنَّ
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿١٢﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿١٣﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ
الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى
وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى
عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ ع ٢
اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ

آسمانوں کو پیدا فرمانا اس کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی، وہ اس وقت محض دھواں (گیسوں کا مجموعہ) ہی تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں چاہو یا نہ چاہو (جو ہم حکم دیتے ہیں اُسے) بجالاؤ۔ دونوں نے عرض کیا: ہم خوشی سے (آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے) حاضر ہیں۔ چنانچہ اُس دھوئیں سے دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان کا (اپنی مرضی سے مناسب) انتظام فرمایا۔ نیز (زمین کے) قریبی آسمان کو ستاروں سے آراستہ کر کے اُسے (شیطانوں کی شرارتوں سے) محفوظ کر دیا۔ یہ (سب) قوت و اختیار اور سب کچھ جاننے والے مالک (اللہ) کی منصوبہ بندی ہے (جو کائنات کی شکل میں سب کے سامنے موجود ہے)۔

مہربان اللہ کے نافرمانوں کا برا انجام اس پر بھی اگر یہ (مخالفین) منہ پھیر لیں (اور آپؐ کی بات نہ مانیں) تو انہیں بتائیں کہ مَیں تمہیں عاد و ثمود پر ٹوٹ پڑنے والے (آسمانی) عذاب کی طرح کے عذاب سے ڈراتا ہوں کیونکہ جب اُن کے پاس ہر طرح سے سمجھانے والے پیغمبرؑ آئے (اور انہوں نے سمجھایا) کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہ کرو تو وہ کہنے لگے: اگر ہمارے پروردگار واقعی ہماری ہدایت و اصلاح) چاہتے تو (اس مقصد کے لئے آپ کی بجائے آسمان سے) فرشتے بھیج دیتے۔ اس لئے ہم تمہاری (پیش کردہ) باتیں نہیں مانتے۔ خصوصاً (قوم) عاد کے لوگ تو حق کے خلاف (خوب) اکڑے اور کہنے لگے: ''ہم سے زیادہ طاقتور کون ہے؟'' کیا ان (بے وقوفوں) کو خیال نہ آیا کہ جس ذات نے انہیں پیدا فرمایا، وہ یقیناً ان سے زیادہ طاقتور ہے۔ بہرکیف، وہ ہماری باتوں کا انکار ہی کرتے رہے۔ آخر ہم نے (آٹھ) منحوس دنوں میں ان پر سخت تیز ہوا چلائی تاکہ ہم انہیں دنیا میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھائیں جبکہ آخرت کا عذاب تو اور بھی زیادہ رسوا کن ہے۔ وہاں انہیں کہیں سے مدد بھی نہ مل سکے گی۔ اسی طرح ہم نے ثمود کو سیدھی راہ دکھائی، مگر انہوں نے بھی ہدایت کی بجائے (گمراہ اور) اندھا رہنا پسند کیا۔ چنانچہ ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے (اچانک) بجلی کے کڑاکے نے انہیں آ پکڑا، جو انتہائی ذلت کا عذاب تھا، لیکن ہم نے (اپنی باتیں) ماننے والوں اور نافرمانی سے بچنے والوں کو (اس سے) بچالیا۔

قیامت کے روز جسمانی اعضا کی گواہی یاد رکھو، جس دن اللہ کے دشمن (اپنے جرائم کے لحاظ سے) گروہ در گروہ (دوزخ کی) آگ کی طرف چلائے جائیں گے، چلتے چلتے جب وہاں پہنچیں گے

عَلَیْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَیْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ
اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ
اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ
كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ
بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿٢٤﴾ وَ
قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ع ١٧
لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾
فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ
النَّارُ ۚ لَهُمْ فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا
یَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیْنِ

تو ان کے کان، ان کی آنکھیں اور (دوسرے) اعضا ان کے خلاف' ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ وہ اپنے اعضا سے پوچھیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ (اعضا) جواب دیں گے کہ جس اللہ نے (آج) ہر چیز کو بلوایا، انہی نے ہمیں بھی (تمہارے خلاف) بلوا دیا۔ انہی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا فرمایا تھا، انہی کے پاس (اب) تم واپس آگئے ہو۔ تم (دنیا میں جرم کرتے وقت) اس لئے نہیں چھپتے تھے (کہ تمہارا خیال تھا) کہ تمہارے کان، آنکھیں یا (باقی) اعضا (تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تمہیں تو خیال تھا کہ تمہاری بہت سی باتوں کا اللہ کو علم ہی نہیں۔ اس لئے اپنے پروردگار کے بارے میں تمہارا یہی خیال و گمان تمہیں لے ڈوبا جس کی وجہ سے (آج) تم نقصان اٹھا رہے ہو۔ چنانچہ اب وہ صبر کریں (یا نہ کریں دوزخ کی) آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہے۔ اگر توبہ بھی کریں تو وہ قبول نہ ہوگی۔ دراصل (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) ہم نے ان پر ایسے (خوشامدی) ساتھی مسلّط کر رکھے تے جو اُن کے ماضی و مستقبل کو بڑا شاندار (اور روشن) کر کے پیش کرتے تھے جس کے نتیجہ میں ان پر بھی وہی بات صادق آگئی جو ان سے پہلے گزرے ہوئے جن اور انسانی گروہوں پر صادق آچکی تھی کہ وہ لازماً (دنیا و آخرت میں) نقصان اٹھائیں گے۔

حق کو دبانے کے لئے کافروں کا ہتھکنڈہ: نہ قرآن سنو، نہ سننے دو حق کے منکر ایک دوسرے سے یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن کو نہ سنا کرو بلکہ (جب سنایا جائے تو) خوب شور مچاؤ۔ ممکن ہے اس طرح تم (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو جاؤ۔ اس پر ہم بھی ان بے ایمانوں کو سخت سزا کا مزہ چکھائیں گے اور ان کی ایسی بدترین حرکات کا لازماً انہیں بدلہ دے کر رہیں گے۔ اللہ کے ایسے دشمنوں کی سزا (دوزخ کی) وہ آگ ہے جو ہماری باتوں کا انکار کرنے کی وجہ سے اُن کا دائمی گھر ہے۔ (دوزخ میں داخل ہو کر) حق کے منکر عرض کریں گے: ''ہمارے پروردگار! ہمیں وہ جن اور انسان تو دکھائیں

أَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا
مِنَ الْأَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا
بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ أَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾ ع وَ ع ٧ ١٨
مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
إِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ
كَأَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ
مَا يُلَقّٰهَآ إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا
لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ إِنْ
كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ
رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۩ ﴿٣٨﴾ السجدة ١١

جنہوں نے (دنیا میں) ہمیں گمراہ کئے رکھا تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روندیں اور وہ خوب ذلیل ہوں۔

دنیا میں اللہ کو اپنا شہنشاہ ماننے والوں کی جنت میں مہمانی ان کے برعکس جو لوگ (اس حقیقت کا) اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے مالک و شہنشاہ تو اللہ ہیں۔ پھر اسی (اقرار) پر ڈٹے جمے رہتے ہیں تو (موت کے وقت رحمت کے) فرشتے اُن کے پاس آتے ہیں (جو انہیں خوش خبری دیتے ہیں کہ) ''نہ ڈرو، نہ پریشان ہو بلکہ اس جنت (کے ملنے) پر خوش ہو جاؤ، جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی تھے، اب آخرت میں بھی (تمہارے دوست ہیں)۔ یہاں (جنت میں) جو تمہارا دل چاہے، تمہیں ملے گا، جو مانگوگے، تمہیں مہیا ہوگا۔ (دراصل) بخشنے والے، مہربان (اللہ) کی طرف سے (یہ تمہاری) مہمان نوازی (ہو رہی) ہے۔''

دنیا میں سب سے اچھا کام: لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی دعوت یہ حقیقت ہے کہ (دنیا میں) سب سے اچھی بات اس شخص کی ہے جو (لوگوں کو) اللہ (کی اطاعت و بندگی) کی دعوت دیتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ خود بھی نیک اعمال کرتا ہے اور (علی الاعلان) کہتا ہے کہ میں (اللہ کے) فرمانبرداروں میں شامل ہوں۔

برائی کا جواب بہترین نیکی یاد رکھو، نیکی اور برائی (کا بدلہ) برابر نہیں۔ (اس لئے) برائی کی روک تھام (ہمیشہ) بہترین نیکی کے ذریعے کرتے رہو۔ جس کا (آخر کار) نتیجہ یہ ہوگا کہ جس شخص کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے وہ (ایک دن تمہارا) جگری دوست بن جائے گا۔ مگر یہ توفیق صرف (برائی پر) صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے یا ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے ہی خوش قسمت ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر شیطان کسی وقت (مخالف سے بدلہ لینے کے لئے) اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگا کرو، یقیناً وہ سب کچھ سنتے، جانتے ہیں (ضرور تمہیں انتقام سے باز رکھیں گے)۔

اطاعت و بندگی صرف اللہ کی اللہ کی (قدرت کی بہت سی) نشانیوں میں سے رات، دن، سورج اور چاند بھی (نشانیاں) ہیں۔ (اس لئے لوگو!) نہ تو سورج کو سجدہ کرو، نہ ہی چاند کو، واقعی اگر تم اللہ ہی کے پرستار ہو تو (براہ راست) انہی کو سجدے کرو جنہوں نے ان (سورج، چاند) کو پیدا فرمایا ہے۔ لیکن اگر یہ (سورج و چاند کے پجاری) تکبر میں آکر اللہ کی اطاعت و عبادت نہ کریں (تو کوئی پروا نہیں) کیونکہ آپؐ کے پروردگار کے ہاں (عبادت کرنے والے فرشتوں کی کمی نہیں) جو رات دن اُن کی تسبیح (وتعریف) بیان کرتے ہیں اور (کبھی) تھکتے اکتاتے نہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا
الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ اِنَّهٗ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا
لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا
یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿٤٠﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿٤١﴾ ۙ
لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ
مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿٤٢﴾ مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ
وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِکَ
یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ
بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿٤٦﴾

مُردوں کے قیامت میں زندہ ہونے کی دلیل ان کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آپ زمین کو خشک (و ویران) دیکھتے ہیں، لیکن جب ہم اُس پر (بارش کا) پانی برساتے ہیں تو وہ (سبزے سے) ہری بھری ہو کر (فضا میں) لہلانے لگتی ہے۔ یقیناً جو (اللہ) زمین کو زندہ فرماتے ہیں وہ لازماً (آخرت میں) مردوں کو زندہ فرمائیں گے کیونکہ وہ تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔

غلط کار لوگوں کی شامت یاد رکھو، جو لوگ (اپنے مطلب کے لئے) ہماری باتوں کو من مانے معانی پہناتے ہیں، وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا وہ شخص جو (اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے دوزخ کی) آگ میں پھینکا جائے گا، وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن (ہر پریشانی سے) محفوظ رہے گا (وہ بہتر ہے) (خیر، دنیا میں) جو چاہے کرو، وہ (اللہ) تمہاری سب کرتوتوں کو دیکھ رہے ہیں (قیامت میں خوب خبر لیں گے)۔

قرآن......... ٹھوس حقائق کی کتاب یاد رکھو، جو لوگ قرآن کو جو ان کے پاس آ چکا ہے، نہیں مان رہے (وہ عنقریب سزا پائیں گے) حالانکہ یہ (حق و صداقت کے لحاظ سے) ٹھوس کتاب ہے۔ جس کے آگے پیچھے (یا کسی پہلو سے بھی) باطل اس کے قریب نہیں آ سکتا کیونکہ اِسے سب اسرار و رموز جاننے والے اور (ہمیشہ) قابل تعریف باتوں کا حکم دینے والے (اللہ) نے نازل فرمایا ہے۔

سب انبیا کی دعوت ایک (اے پیغمبرؐ!) آپؐ سے بھی (قرآن کے ذریعے) وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے پیغمبروں سے کہا جا چکا ہے۔ یقیناً آپ کے پروردگار (پیغمبروں کی دعوت کو ماننے والوں کو) بے حد معاف فرمانے والے اور (نہ ماننے والوں کو) دردناک سزا دینے والے ہیں۔

قرآن انسانی مسائل و مشکلات کا حل (مخالفین کا یہ اعتراض ہے کہ قرآن عربی زبان میں کیوں ہے؟ معلوم ہوتا ہے یہ محمدؐ نے خود گھڑ لیا ہے) حالانکہ اگر ہم قرآن کو عربی کی بجائے کسی اور زبان میں بھیجتے تو انہوں نے لازماً کہنا تھا کہ اس کی باتیں واضح کیوں نہیں کی گئیں؟ (جو ہم سمجھ سکتے) یہ کیا (عجیب بات ہے) کہ (کتاب) غیر عربی اور (رسول) عربی؟ آپؐ انہیں بتائیں کہ یہ (قرآن) ماننے والوں کے لئے سراسر رہنمائی اور (ان کی زندگی کے مسائل و مشکلات کا) حل ہے اور نہ ماننے والوں کے اِس سے (ضد کی وجہ سے) کان بہرے اور (دشمنی کی وجہ سے) اُن کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے انہیں دور سے بلایا جا رہا ہے (کہ صرف بلانے کی آواز سنتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ کیا کہا جا رہا ہے؟) بالکل اسی طرح جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تھی تو اس کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا تھا (کہ کسی نے اُسے مانا اور کسی نے نہ مانا)۔ لیکن (اے پیغمبرؐ!) اگر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی یہ بات طے نہ ہو گئی ہوتی (کہ لوگوں کو مہلت دینا ہے) تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کے بارے میں گمراہ کن شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو، جو شخص (دنیا میں، قرآن کی روشنی میں) نیک کام کرے گا، تو اپنے ہی (فائدے کے) لئے کرے گا، لیکن اگر کوئی شخص برائی کرے گا، تو اس کا اُسے ہی نقصان ہوگا، ورنہ اللہ تو بندوں پر کوئی زیادتی نہیں فرماتے۔

اليه يرد علم الساعة وما تخرج من ثمرت من اكمامها و
ما تحمل من انثى ولا تضع الا بعلمه ويوم يناديهم اين شركاءي
قالوا اذنك ما منا من شهيد ﴿٤٧﴾ وضل عنهم ما كانوا يدعون
من قبل وظنوا ما لهم من محيص ﴿٤٨﴾ لا يسئم الانسان من دعاء
الخير وان مسه الشر فيؤس قنوط ﴿٤٩﴾ ولئن اذقنه رحمة منا
من بعد ضراء مسته ليقولن هذا لي وما اظن الساعة قائمة
ولئن رجعت الى ربي ان لي عنده للحسنى فلننبئن الذين
كفروا بما عملوا ولنذيقنهم من عذاب غليظ ﴿٥٠﴾ واذا انعمنا
على الانسان اعرض ونا بجانبه واذا مسه الشر فذو دعاء
عريض ﴿٥١﴾ قل ارءيتم ان كان من عند الله ثم كفرتم به من
اضل ممن هو في شقاق بعيد ﴿٥٢﴾ سنريهم ايتنا في الافاق و
في انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق اولم يكف بربك
انه على كل شيء شهيد ﴿٥٣﴾ الا انهم في مرية من لقاء
ربهم الا انه بكل شيء محيط ﴿٥٤﴾

سورة الشورى مكية وهي ثلث وخمسون اية وخمس ركوعات
بسم الله الرحمن الرحيم

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كذلك يوحي اليك والى الذين من قبلك

قیامت جب بھی آئے، کفر و شرک سے بچ کر اُس کے لئے تیار رہو (کافر و مشرک بار بار پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ حالانکہ) قیامت (آنے کے سال و تاریخ) کا علم صرف اللہ تک محدود ہے۔ جس طرح پھلوں کا اپنے شگوفوں سے نکلنا، مادہ کا حاملہ ہونا اور اُس کا بچوں کو جنم دینا بھی صرف انہی کے علم میں ہے۔ اسی طرح (اچانک قیامت لاکر) اس دن ہم ان (مشرکوں کو زندہ کرکے) پوچھیں گے: ''بتاؤ اب) میرے شریک کہاں ہیں؟'' وہ (جھوٹ بولتے ہوئے) جواب دیں گے: ''ہم جناب سے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی (آپ کے شریکوں کا) قائل نہیں۔'' (اس دن کی ہولنا کی وجہ سے) دنیا میں جن جن (ہمارے شریکوں) سے یہ دعائیں، التجائیں کرتے تھے وہ (سب) ان کے لئے بھولے بسرے ہو جائیں گے اور انہیں اچھی طرح سمجھ آجائے گی کہ (اب) ان کے لئے (سزا سے) بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

انسان کی خود غرضی انسان (اپنے لئے اللہ سے) بھلائی مانگنے سے کبھی نہیں تھکتا، اکتاتا۔ (چاہتا ہے کہ مانگتا جاؤں، ملتا جائے) لیکن اگر (کسی وقت مصلحت کے تحت یا آزمائش کے طور پر) اسے کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو (فوراً ہی اللہ کی رحمت سے) مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے۔ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد اُسے ہم اپنی کسی رحمت (نعمت) سے نوازتے ہیں تو (ہمارا شکر گزار ہونے کی بجائے) فوراً کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق ہے (اسی پر بس نہیں بلکہ غرور میں آکر یہ بھی کہہ جاتا ہے کہ) میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئے گی اور اگر (بالفرض آئی بھی اور) میں اپنے پروردگار کے پاس واپس گیا تو وہاں بھی اُن کے پاس میرے لئے (بھلائی ہی) بھلائی ہے.........ہم لازماً ایسے بے ایمانوں کو ان کی کرتوتوں سے آگاہ کریں گے اور ضرور انہیں سخت سزا کے مزے چکھائیں گے۔ اسی طرح (انسان کو جب ہم (بن مانگے) کوئی نعمت، انعام عطا فرماتے ہیں تو (ہمارا شکر اور اطاعت کرنے کی بجائے) ہم سے اپنا منہ اور پیٹھ پھیر لیتا ہے (گویا ہمارا واقف ہی نہیں) لیکن جب اُسے کوئی مصیبت آتی ہے، تو (ہم سے لمبی) چوڑی دعائیں کرتا ہے۔

دنیا میں قرآن اور آپ کی صداقت ظاہر ہو کر رہے گی ان (مخالفین) سے پوچھیں: کیا تم لوگوں نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر یہ (قرآن واقعی) اللہ کی طرف سے ہوا اور تم اس کا انکار کرتے رہے تو (پھر) اُس شخص سے زیادہ (اللہ کے دین سے) بھٹکا ہوا کون ہوگا جو اس (قرآن) کی مخالفت میں اتنی دور نکل گیا ہو؟ (بہرحال) ہم عنقریب انہیں اپنی (قدرت کی) علامات (دنیا میں) چاروں طرف بھی اور ان کے اپنے درمیان بھی دکھائیں گے تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ قرآن واقعی حق اور سچ ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) کیا (آپؐ کی سچائی کے لئے یہ دلیل) کافی نہیں کہ (آپؐ کی کامیابی سے دنیا پر ظاہر ہو جائے) کہ آپؐ کے پروردگار تمام حالات سے واقف ہیں؟ (ڈنکے کی چوٹ) سن لو کہ یہ (کافر و مشرک) لوگ (آخرت کے محاسبے کے لئے) اپنے پروردگار کے سامنے حاضری کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں (اور یہ بھی) سن لو کہ (کائنات کے) تمام معاملات پوری طرح اللہ کی گرفت میں ہیں۔

باب:۴۲ (مکی) شوریٰ آیات: ۵۳، رکوع: ۵

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

قرآن اللہ کا ورلڈ آرڈر حا، میم، عین، سین، قاف۔ (اے پیغمبرؐ!) جس طرح (یہ قرآن) آپؐ کے پاس آرہا ہے، اسی طرح اللہ جو سب قوت و اختیار کے مالک اور تمام اسرار و رموز سے واقف ہیں، آپ سے پہلے

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ
شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٨﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٩﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى ع ۲
اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ
الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ

انبیاؑ کی طرف اپنے احکام بھیجتے رہے ہیں (کیونکہ) وہی آسمانوں و زمین کی تمام (مخلوقات و موجودات) کے حاکم و شہنشاہ اور سب سے برتر اور عظیم ذات ہیں۔ (اُن کی عظمت کا یہ حال ہے) کہ آسمان اپنے اوپر پھٹنے کے قریب ہیں اور فرشتے (ہیبت کی وجہ سے ہر وقت) اپنے پروردگار کی تسبیح و تعریف میں مصروف ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی کی درخواستیں کر رہے ہیں۔ سن رکھو، اصل میں اللہ ہی معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔ یاد رکھو، جن لوگوں نے ان کے علاوہ (اپنے ہی) حاکم و کارمختار بنا رکھے ہیں، اللہ ان کی کرتوتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ بہرحال (اے پیغمبرؐ!) آپؐ اُن کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

قرآن کے نزول کا مقصد آخرت کی یاد دہانی (جس طرح ہم نے پہلے پیغمبروں پر کتابیں نازل کی تھیں بالکل) اسی طرح ہم آپ کو عربی (زبان) میں قرآن عطا فرما رہے ہیں تاکہ آپ (دنیا کی) مرکزی بستی (مکہ) اور اس کے اردگرد (تمام دنیا) کے لوگوں کو (برے انجام سے) ڈرائیں نیز انہیں (قیامت سے) جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں جو (سب لوگوں کے) اکٹھا ہونے کا دن ہے، خبردار کریں۔ (اس روز) کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور باقی (لوگ جہنم کی) بھڑکتی ہوئی آگ میں (داخل ہوں گے) یاد رکھو، اگر اللہ چاہتے تو سب لوگوں کو ایک ہی (جنتی) فرقہ بنا دیتے لیکن (فرمانبرداری کی وجہ سے) جن کو چاہیں گے اپنی جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مگر (یاد رکھو) نافرمانوں کا (اس دن) کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا۔ کیا ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ دوسرے حاکم و کارمختار سمجھ رکھے ہیں؟ حالانکہ اللہ ہی (سب کے) حاکم و کارمختار ہیں جبکہ وہی (قیامت کے دن) مُردوں کو زندہ کریں گے اور وُہی سب کچھ کرنے پر قادر ہیں (کوئی دوسرا کچھ نہیں کرسکتا) بہرحال تمہارا آپس میں جس جس بات میں بھی اختلاف ہے، اس کا فیصلہ اللہ ہی (قیامت کو) فرمائیں گے۔

اللہ سب اختیار و وسائل کے مالک یہی تمہارے اللہ میرے مالک و پروردگار ہیں، مَیں (ہر معاملے میں) انہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور (ہر بات میں) انہی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (وہی) آسمانوں و زمین کو پیدا فرمانے والے ہیں۔ انہی نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے جوڑے جوڑے (مردوں کے لئے عورتیں، اور عورتوں کے لئے مرد) بنائے ہیں، اسی طرح چارپایوں میں بھی جوڑے جوڑے بنا کر انہیں دنیا میں پھیلا رکھا ہے۔ (دراصل) اللہ جیسا کوئی اور ہے ہی نہیں۔ وہ تو سب کچھ سن رہے ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ انہی کے پاس آسمانوں و زمین (کے خزانوں اور اختیارات) کی چابیاں ہیں۔ وہی جنہیں چاہتے ہیں، زیادہ وسائل زندگی عطا فرماتے ہیں اور (جن کے چاہتے ہیں) کم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ سب (کے سب حالات) سے واقف ہیں۔

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ
لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ
اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا
الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ
اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؕ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا
اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ
اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍ ۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

آغازِ انسانیت ہی سے اسلام دنیا کے لئے اللہ کا دیا ہوا واحد نظام زندگی (اے لوگو!) انہی (اللہ) نے تمہارے لئے بھی وُہی نظام زندگی جاری فرمایا ہے جس کی انہوں نے نوحؑ کو ہدایت کی تھی، جس کا (اے محمدؐ!) آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اور جس کی انہوں نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو تاکید فرمائی تھی کہ اس نظام زندگی (اسلام) کی پابندی (و پیروی) کرتے رہنا اور اس بارے میں کسی قسم کے اختلاف وتفرقہ کا شکار نہ ہونا (اگرچہ) اس نظام سے جس کی آپ مشرکوں کو دعوت دے رہے ہیں، انہیں بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ (مگر آپ اس کی پروا نہ کریں کیونکہ (اپنی بھیجی ہوئی ہدایت کے لئے) اللہ جسے چاہتے ہیں منتخب فرما لیتے ہیں۔ یاد رکھو، وہ ہدایت اُسے عطا فرماتے ہیں، جو ان کی طرف رجوع کرے۔

اختلاف و فرقہ بندی کی وجہ ضد بازی (اے پیغمبرؐ! لوگوں میں اللہ کے جاری کردہ نظام زندگی کے بارے میں اختلاف، دراصل صحیح علم آجانے کے بعد محض آپس کی ضد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن اگر آپؐ کے پروردگار پہلے سے یہ بات طے نہ فرما چکے ہوتے کہ (انہیں) وقت مقررہ تک (مہلت دینا ہے) تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ خصوصاً وہ (یہودی، عیسائی) لوگ جو آپؐ سے پہلے انبیاءؑ پر نازل ہونے والی) کتابوں کے وارث بنے تھے وہ بھی اس بارے میں گمراہ کن شک میں مبتلا ہیں۔ بہرحال آپ اسی (سچے نظام) کی طرف (انہیں) دعوت دیتے رہیں اور خود بھی جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے (اسی پر) ڈٹے، جمے رہیں اور کبھی ان (یہودیوں، عیسائیوں) کی خواہشات پر نہ چلیں بلکہ (انہیں صاف صاف) بتا دیں: ''مَیں تو ہر اس کتاب کو مانتا ہوں جو اللہ نے نازل فرمائی ہے اور مجھے حکم ہے کہ تمہارے درمیان (اس کی روشنی میں فیصلے و) انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارے پروردگار بھی ہیں اور تمہارے پروردگار بھی (اگر تم بھی یہ باتیں مانتے ہو تو ٹھیک، ورنہ) ہمارے اعمال ہمارے لئے، تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ ہمارے تمہارے درمیان کوئی (ذاتی) جھگڑا نہیں۔ اللہ (قیامت کے دن) ہم سب کو (ایک جگہ) اکٹھا فرمائیں گے کیونکہ (محاسبے کے لئے ہر کسی نے) انہی کے پاس واپس جانا ہے (وہاں صحیح فیصلہ ہو جائے گا)۔

قیامت کے منکر سخت غلطی پر ہیں یاد رکھو، جو لوگ اللہ (کے نظام: اسلام) کے بارے میں جبکہ لوگوں نے اسے قبول کر لیا ہے، بحث تکرار کرتے ہیں۔ ان کی یہ حجت بازی ان کے پروردگار کے ہاں باطل ہے۔ اس (حجت بازی) پر (اللہ دنیا میں) ان سے سخت ناراض ہیں اور (آخرت میں) انہیں سخت سزا دیں گے۔ اللہ ہی نے یہ قرآن سچے نظام زندگی اور (سچے نظام زندگی کے) معیار کے طور پر (دنیا میں) نازل فرمایا ہے۔ (اس لئے اے پیغمبرؐ! اس پر فوری عمل کرو اور عمل کراؤ) ورنہ آپ کو کیا معلوم کہ شاید وہ قیامت قریب ہی آچکی ہو، جس کو نہ ماننے والے، اس کے (آنے کے لئے) جلدی مچا رہے ہیں اور جو اسے مانتے ہیں وہ اس سے ڈر رہے ہیں کیونکہ وہ تو سمجھتے ہیں کہ اس کا آنا یقینی ہے۔ (خوب) سن رکھو! جو لوگ قیامت کے بارے میں شک و شبہ میں مبتلا ہیں، وہ زبردست (غلطی و) گمراہی میں ہیں۔

ع اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿١٩﴾
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ
يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿٢٠﴾
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ
وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ
الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٢٢﴾
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٢٣﴾ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى
قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ
يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ

ہمیشہ آخرت کی فکر کرو اللہ اپنے بندوں کی ہر ہر ضرورت (و حالت) سے باخبر ہیں۔ جس کو (اپنی حکمت سے جتنے) چاہتے ہیں، وسائل زندگی عطا فرماتے ہیں۔ یاد رکھو، وہی سب قوت و اختیارات کے مالک ہیں۔ جو شخص آخرت کا فائدہ چاہتا ہے، ہم اس کے اس فائدے میں اضافہ فرماتے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو شخص (محض) دنیاوی فائدے کا طالب ہے، اسے ہم کچھ نہ کچھ یہاں دے دیتے ہیں، مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

اسلام کے علاوہ دوسرے نظاموں، ازموں کے قائل مشرک کیا ان (لوگوں) کے کچھ (خود ساختہ اللہ کے) شریک ہیں جنہوں نے (اسلام سے الگ) ان کے لئے زندگی کا نظام وضع کر دیا ہے، جس کا اللہ نے تو انہیں کوئی اختیار نہیں دیا۔ (یہ ان کا اتنا بڑا جرم ہے کہ) اگر فیصلے کی بات (قیامت تک کے لئے) ملتوی نہ ہوتی تو ان کا (دنیا میں ہی فوری) فیصلہ ہو جاتا۔ بہرحال، ان مشرکوں کو لازماً آخرت میں دردناک سزا ملے گی۔ (اس دن) آپ ان مشرکوں کو دیکھیں گے کہ اپنی ان (دنیاوی) کرتوتوں کے (بُرے) نتائج سے ڈر رہے ہوں گے، مگر وہ نتائج انہیں ہر حال میں بھگتنے پڑیں گے۔ لیکن ان کے برعکس جو لوگ (دنیا میں ہمارے نظام اسلام کو) مان کر نیک کام کر رہے ہیں وہ بہشت کے سبزہ زاروں میں (ہمیشہ عیش کریں گے) وہ جو چاہیں گے، انہیں ان کے پروردگار کی طرف سے ملتا رہے گا۔ یہی سب سے بڑا احسان و انعام ہے۔ اسی (انعام واحسان) کی اللہ اپنے نیک کردار مومن بندوں کو (دنیا ہی میں) خوش خبری دیتے ہیں۔

اسلام کے داعی مخلص و بے لوث (اے پیغمبرؐ!) آپ (لوگوں کو) بتائیں کہ میں تم سے اس (پیغام پہنچانے) پر کوئی اجرت، معاوضہ طلب نہیں کرتا، ہاں، یہ (ضرور چاہتا ہوں) کہ (تمہارا اللہ سے) قریبی تعلق قائم ہو جائے۔ یاد رکھو، جو شخص نیکی کرتا ہے، ہم اس کی نیکی میں (کئی گنا) اضافہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تو بہت ہی زیادہ (کمی، کوتاہی) معاف فرمانے والے (اور نیک کاموں کے) قدر دان ہیں۔

اسلام کے مخالفین لالچی اور خود غرض (اے پیغمبرؐ!) کیا یہ (آپؐ پر) الزام لگاتے ہیں کہ اس نے اللہ کے متعلق جھوٹ گھڑا ہے (کہ میں اللہ کا رسول ہوں، مجھ پر قرآن نازل ہوتا ہے)؟ حالانکہ اگر یہ (جھوٹ) ہوتا تو اللہ ضرور آپؐ کے دل پر مہر لگا دیتے جبکہ (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ (آپ کے ذریعے کفار کے) جھوٹے دین کو مٹا رہے ہیں اور اپنے قرآن کے ذریعے (اپنے) سچے دین (اسلام) کو سچا ثابت کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ (الزام لگانے والوں کے) دلی راز تک جانتے ہیں (کہ کس مقصد کے لئے آپؐ کے خلاف الزام بازی کر رہے ہیں)۔

توبہ کی ترغیب یاد رکھو، اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں، ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں اور جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے ہو، وہ اُسے جانتے ہیں۔ یقین کرو کہ جو لوگ ایمان لا کر نیک اعمال کرنے لگتے ہیں، (اللہ ان کا ایمان اور نیک اعمال) قبول فرما کر انہیں زیادہ سے زیادہ اپنے فضل و کرم سے نوازتے ہیں۔ ان کے برعکس سچے دین کے منکروں کو

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا
فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ
بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ
رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٨﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ
اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٠﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ ع ٤
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٣١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ ط اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣٣﴾
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿٣٤﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ
شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ
الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪

(دنیا و آخرت میں) سخت سزا ملے گی۔

لوگوں کے پاس وسائل کی کمی بیشی اللہ کی حکمت یاد رکھو، اگر اللہ اپنے سب بندوں کو وسائل (زندگی) کے لحاظ سے خوش حال کر دیں، تو وہ دنیا میں سرکش ہوکر اودھم مچا دیں۔ اسی لئے وہ اپنی مرضی سے مناسب مقدار میں (ہر شخص کو وسائل) مہیا فرماتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں (کی ضروریات) سے پوری طرح باخبر اور (ان کے حالات سے) اچھی طرح واقف ہیں۔ چنانچہ وہی لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش برسا کر (ان کے لئے) اپنی رحمت کو عام کرتے ہیں۔ دراصل وہی (اپنی مخلوقات کے جملہ امور کے) ذمہ دار اور سب کمالات و خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں و زمین کی تخلیق اور ان میں جاندار مخلوقات کا پھیلاؤ ہے اور یہ کہ وہی جب چاہیں انہیں (ایک میدان میں) جمع کر سکتے ہیں۔

لوگوں کی تکالیف و پریشانیاں، ان کے گناہوں کا نتیجہ (لوگو!) تمہیں جو بھی تکلیف، مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہاری اپنی کرتوتوں کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ تو تمہاری بہت سی (کوتاہیوں) کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یاد رکھو، تم دنیا میں (اُن سے) بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اور نہ ہی اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی حامی و مدد گار ہے (جو تمہیں ہماری سزا سے بچا سکے)۔ (تم دیکھتے نہیں) کہ سمندر میں چلنے والے بڑے بڑے جہاز اُن کی (قدرت کی) نشانیاں ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہوا کو بند کر دیں اور جہاز سمندر کی سطح پر ہی کھڑے رہیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر شکر کرنے والے شخص کے لئے (اُن کی قدرت کے زبردست) دلائل ہیں۔ پھر یا تو (تیز ہوا چلا کر جہاز والوں کو) اُن کی بد کرداریوں کی وجہ سے (جہاز سمیت غرق کر دیں یا (چاہیں تو) اُن کے سب گناہوں سے درگزر فرماتے ہوئے (انہیں بچالیں) اور (اس حالت میں) اللہ کی باتوں میں جھگڑنے والوں کو خوب سمجھ آجائے کہ (اگر اللہ پکڑیں تو) بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

جنت میں جانے والوں کی صفات و علامات (لوگو!) تمہیں دنیا میں جو بھی (ساز و سامان) عطا کیا گیا ہے، وہ صرف دنیا کی (چند روزہ) زندگی کے فائدے اور استعمال کے لئے ہے۔ اس کے برعکس (آخرت میں) جو اللہ کے پاس (مال و اسباب) ہے۔ وہ اپنے رب کے احکام ماننے والوں اور ان پر بھروسہ کرنے والوں کے لئے بہترین اور دائمی ہے کیونکہ یہ لوگ (دنیا میں) بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں، جب انہیں (کسی کی کسی بات پر) غصہ آتا ہے تو اُسے معاف کر دیتے ہیں، اپنے پروردگار کے (تمام) احکام مانتے ہیں، خصوصاً نماز کی پابندی کرتے ہیں، اپنے (قابل مشورہ) معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا
وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ
انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾ اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ ع ٥
مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِىْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ
يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ
مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ

جو مال و متاع ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے (ہمارے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔ جب ان پر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو (جائز حد تک) اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ برائی کا بدلہ اُس کے برابر ہی ہونا چاہیے، لیکن اگر کوئی شخص (اپنے اوپر ہونے والی زیادتی کو بالکل ہی) معاف کر دے اور (زیادتی کرنے والے شخص سے) صلح صفائی کرلے تو اُسے اللہ (ضرور) اجر (و انعام) سے نوازیں گے۔ یاد رکھو، وہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں فرماتے، بلکہ اگر کوئی (مظلوم) شخص اپنے اوپر ہونے والی زیادتی کا بدلہ لے لے تو ایسے لوگ اللہ کے ہاں بالکل قصور وار نہیں ہیں۔ قصور وار تو وہ لوگ ہیں جو دنیا میں حق (و انصاف) کے خلاف سرکش ہو کر لوگوں پر خواہ مخواہ ظلم و زیادتی کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو (آخرت میں) دردناک سزا ملے گی۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے اوپر ہونے والی زیادتی برداشت کر کے زیادتی کرنے والے شخص کو معاف کر سکے تو یہ بہت ہی ہمت و حوصلے کا کام ہے (جو انتہائی خوش قسمت شخص ہی کر سکتا ہے)۔

اللہ کی مخلوق پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کا انجام یہ بھی یاد رکھو کہ جس شخص کو اللہ (اُس کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے) گمراہ کر دیں تو اس کے بعد اُس کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا بلکہ آپ ایسے مجرموں کو دیکھیں گے کہ (آخرت میں) عذاب دیکھ کر (حسرت سے) کہیں گے کہ کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے؟ آپ انہیں دیکھیں گے کہ دوزخ پر پہنچ کر ذلت (و شرمندگی) کے مارے نظریں بچا بچا کر اُسے دیکھ رہے ہوں گے۔ اس وقت (سچے) مسلمان پکار اٹھیں گے کہ اصل نقصان اٹھانے والے وہ لوگ ہیں جو (آج) قیامت کے روز اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی آگ میں جھونک کر) نقصان پہنچا رہے ہیں۔ (اتنے میں اعلان ہو جائے گا کہ) سن لو (مسلمانوں پر) ظلم و زیادتی کرنے والے یہ لوگ ہمیشہ (جلانے والے) عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ .... ان کے کوئی حامی و مددگار ایسے نہیں، جو اللہ کے مقابلے میں اب ان کی مدد کر سکیں کیونکہ جس شخص کو اللہ (اس کی بدکرداری کی وجہ سے) گمراہ کر دیں اس کے (دوزخ سے) بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔

اللہ کی فرمانبرداری......... آخرت کی تیاری (لوگو!) اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اللہ کی فرمانبرداری اختیار کر لو، جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں ہے۔ (اس دن) تمہارے (بچنے کے) لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ ہی (تمہاری طرف سے ہمیں) کوئی پوچھ سکے گا (کہ جناب! آپ انہیں کیوں پکڑتے ہیں؟) پھر اگر (اتنا سمجھانے پر بھی یہ لوگ (اے پیغمبرؐ!) آپ کی بات نہ مانیں تو ہم نے آپؐ کو ان پر تھانیدار مقرر نہیں فرمایا (کہ آپ انہیں منوا کر ہی چھوڑیں)۔

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ
وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ
اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ
وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ
اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا
فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۵۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَیْنَاۤ
اِلَیْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ
وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ
لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع ۵

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ﴿۵﴾ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا

آپ کا کام تو صرف انہیں (ہمارا) پیغام پہنچانا ہے (جو آپ پہنچا رہے ہیں)۔

انسانوں کی اکثریت ...... نافرمان اور احسان فراموش عجیب بات ہے کہ جب ہم انسانوں کو اپنی کسی نعمت سے نوازتے ہیں تو (ہمارا شکر کرنے کی بجائے) اس پر شیخیاں، ڈینگیں مارتے ہیں، لیکن اگر ان پر بدکرداری کی وجہ سے مصیبت آتی ہے (تو ہمارے سب احسانات بھول کر شکوے شکایت کرنے لگتے ہیں)۔ دراصل انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے۔

اولاد دینا نہ دینا اللہ کا اختیار (حالانکہ) اللہ ہی آسمانوں و زمین کے حکمران و بادشاہ ہیں، وہ (اپنی حکمت سے) جس شخص کو چاہتے ہیں بیٹیاں ہی بیٹیاں عطا فرماتے ہیں، جس شخص کو چاہتے ہیں بیٹے ہی بیٹے عطا کر دیتے ہیں یا جن کو چاہتے ہیں بیٹے اور بیٹیاں (دونوں ملا کر) عطا کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں بے اولاد ہی رکھتے ہیں۔ یقیناً وہ (ساری مصلحتوں کو) جاننے والے، سب قدرتوں کے مالک ہیں۔

انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ کا طریق کار (دنیا میں) کسی انسان کے لئے ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے (براہ راست سامنے آکر) بات کریں۔ ہاں (یہ ممکن ہے) کہ وہ کسی کے دل میں (خواب یا الہام کے ذریعے) کوئی بات ڈال دیں یا پردے کے پیچھے (بات کریں) یا کوئی فرشتہ بھیج دیں جو ان کے حکم سے جو (بات وہ پہنچانا) چاہتے ہیں، پہنچائے کیونکہ وہ تو انتہائی بلند مرتبہ، صاحب حکمت (ذات) ہیں۔ چنانچہ ہم نے انہی طریقوں سے (اے پیغمبر!) پورا اسلام اپنے حکم سے آپ کے پاس پہنچایا ہے ورنہ آپ کو تو پتہ نہیں تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے؟ مگر ہم نے اس (پورے اسلام) کو (ہدایت کی ایسی) روشنی بنا دیا ہے، جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتے رہنمائی فرماتے ہیں۔ یقیناً آپ (لوگوں کی) صحیح راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں، جو (دراصل) آسمانوں و زمین کی سب موجودات و مخلوقات کے مالک و شہنشاہ اللہ کا راستہ ہے۔ سن رکھو کہ سب معاملات (فیصلے کے لئے) اللہ ہی کے پاس آتے ہیں۔

باب:۴۳ (مکی) زخرف (سونا) آیات: ۸۹، رکوع: ۷

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

قرآن اللہ کی سچی کتاب حا، میم۔ یہ واضح کتاب (قرآن) اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے ہم نے عربی زبان میں پڑھی پڑھائی جانے والی (کتاب) بنا (کر نازل فرما) یا ہے تاکہ (سب سے پہلے) تم (عرب لوگ اس کو آسانی سے) سمجھو (اور پھر اسے دنیا کے دوسرے لوگوں کو سمجھاؤ)۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ (قرآن) ہمارے پاس (عرش پر) اصل کتاب (لوح محفوظ) جو بڑی عظیم الشان اور حکمت بھری (کتاب) ہے اس میں (لکھا ہوا موجود) ہے۔

نصیحت بھری کتاب (اب) کیا اس وجہ سے کہ تم (عرب) لوگ انتہائی سرکش ہو گئے ہو ہم بے زار ہو کر، (قرآنی) نصیحت بھیجنا چھوڑ دیں؟ (نہیں، ایسا نہیں ہوگا) ہم نے پہلے لوگوں میں بھی کئی

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝٦ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ
الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ
بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝١١ وَالَّذِيْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا
تَرْكَبُوْنَ ۝١٢ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا
كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝١٣ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝١٤ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ
عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ ١ ع ١٥ ٧
بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝١٦ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ
لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝١٧ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا
فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝١٨ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ
شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ

نبی بھیجے تھے (ان کا حال بھی یہ تھا کہ) جونہی ان کے پاس آتا اُس کا مذاق اڑاتے۔ آخر ان (مکہ والوں) سے زیادہ طاقتور ہونے کے باوجود، ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا اور ان گذشتہ (ہلاک ہونے) والوں کا حال (قرآن میں کئی جگہ) بیان ہو چکا ہے۔

انسانوں پر اللہ کے احسانات ویسے اگر آپ ان (منکروں) سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا فرمایا ہے، تو وہ ضرور یہ جواب دیں گے کہ انہیں سب قدرتوں (اور) سب کچھ جاننے والے (اللہ) نے پیدا فرمایا ہے (انہیں بتائیں کہ) انہی نے تمہارے لئے زمین کو امن وسکون کی جگہ بنایا ہوا ہے اور اس میں (جگہ جگہ) تمہارے لئے راستے بنا رکھے ہیں تاکہ تم اپنی منزل مقصود پر پہنچ سکو۔ وہی آسمان سے مناسب مقدار میں پانی برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعے خشک و بنجر زمین کو (سیراب کر کے اسے فصلوں سے) آباد فرماتے ہیں، اسی طرح تم لوگ (قیامت کے روز دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (دیکھ نہیں رہے کہ) انہی نے (دنیا میں تمہارے لئے) ہر قسم کی چیزیں پیدا فرمائی ہیں خصوصاً سواری کے لئے تمہیں کشتیاں اور چارپائے (اونٹ، گھوڑے، گدھے وغیرہ) عطا فرمائے ہیں تاکہ ان کی پیٹھوں پر سوار ہو کر اپنے پروردگار کے اس احسان کا شکر ادا کرو۔ اس لئے جب (بھی) کسی سواری پر سوار ہو تو (ضرور) پڑھا کرو کہ (اللہ) بہت ہی قدرت والی ذات ہیں جنہوں نے اس (سواری) کو ہمارے تابع فرما دیا ورنہ ہم تو اسے (کسی طرح بھی) قابو نہ کر سکتے تھے۔ واقعی ہم (کسی نہ کسی روز) انہی کے پاس واپس جانے والے ہیں۔

انسانوں کی انتہائی احسان فراموشی..... اللہ کی اولاد قرار دے کر اُس کی پرستش مگر (ان احسانات کے برعکس) انہوں نے اُن کے بعض بندوں کو اُن کی اولاد سمجھ رکھا ہے۔ واقعی انسان انتہائی احسان فراموش ہے۔ (حتیٰ کہ انہیں بیٹیوں والا کہہ رہا ہے اس پر اے پیغمبرؐ! ان سے پوچھیں کہ اگر بالفرض ایسا ہی ہے تو) کیا انہوں نے اپنے لئے بیٹیاں ہی رکھنا تھیں اور تمہیں بیٹوں سے نوازنا تھا؟ حالانکہ جب ان میں سے کسی کو (اس کے ہاں بیٹی پیدا ہونے کی) خبر ملتی ہے جس کی نسبت یہ (بدمعاش) رحمٰن کی طرف کر رہا ہے تو (رنج کے مارے) اس کا منہ سیاہ اور خود اندر ہی اندر گھٹ کر رہ جاتا ہے۔ کیا (اللہ نے اپنے لئے) اُسے ہی (پسند فرمانا تھا) جس کی پرورش زیورات میں ہوتی ہے اور جو بحث و مباحثہ میں کھُل کر بات بھی نہیں کر سکتی؟ اسی طرح ان (بے ایمانوں) نے فرشتوں کو جو اللہ کے عبادت (واطاعت) گزار بندے ہیں، عورتیں سمجھ رکھا ہے۔ (ان سے پوچھیں) کیا یہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ (جو ایسی باتیں کر رہے ہیں) ہم لازماً ان کا (یہ گندہ) عقیدہ و نظریہ نوٹ کر رہے ہیں اور ہم (ضرور) ان سے اس بارے میں جواب طلبی کریں گے۔ (بے ایمان) یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر (اللہ) رحمٰن چاہتے تو ہم کبھی ان فرشتوں (کو دیویاں سمجھ کر لات، منات، عزیٰ وغیرہ) کی عبادت نہ کرتے۔

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا
مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ
اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ
بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ النصف ع
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا
الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ
عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا
سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ
مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا
بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

حالانکہ انہیں اس بارے میں علم ہی نہیں (کہ اللہ کی چاہت ومشیت کیا ہے؟) ویسے ہی تک بازیاں کر رہے ہیں۔ (ان سے پوچھیں) کیا ہم نے اس (قرآن) سے پہلے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس پر یہ عمل پیرا ہیں؟ بلکہ (اس کے خلاف خود) کہہ رہے ہیں کہ (نہیں) ہم نے تو اپنے باپ دادا کو جس طریقے پر پایا ہم تو (ہو بہو) انہی کے نقش قدم پر چلے جا رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح آپؐ سے پہلے جس بستی میں ہم نے (لوگوں کو برے انجام سے) خبردار کرنے کے لئے کوئی (نبیؑ) بھیجا وہاں کے کھاتے پیتے (عیش پسند) لوگوں نے بھی (یہی) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو جس طریقے پر چلتے پایا ہے ہم تو اسی پر انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ (نبیؑ نے) فرمایا: اگر میں تمہارے سامنے ایسی راہِ ہدایت پیش کروں جو تمہارے باپ دادا کے طریقے سے بہتر ہو (تو کیا پھر بھی اُسی غلط راہ پر چلتے رہو گے)؟ تو وہ کہنے لگے: ہم آپ کے لائے ہوئے (راہ ہدایت) کو نہیں مانتے۔ چنانچہ ہم نے ان سے (اس انکار کا) انتقام لیا۔ پھر دیکھ لیں ان (اللہ اور نبیؑ کو) جھٹلانے والوں کا کیسا (بُرا) انجام ہوا! (کہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے)۔

حضرت ابرہیمؑ کی سچی دعوت اسی طرح یاد رہنا چاہیے کہ ابراہیمؑ نے بھی اپنے والد اور اپنی قوم سے (صاف صاف) فرمایا تھا کہ جن جن معبودوں کی تم اطاعت و بندگی کرتے ہو، میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ مَیں صرف اُس ذات کی اطاعت و بندگی کرتا ہوں جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور وہی میری رہنمائی فرما رہے ہیں اور یہی (سچی) دعوت ابراہیمؑ اپنے پیچھے (دنیا میں لوگوں کے لئے) چھوڑ گئے تاکہ وہ اسی پر عمل پیرا رہیں۔

کفار ومشرکین کے قرآن اور آپؐ پر غلط اعتراضات یہ حقیقت ہے کہ میں نے ان (کفار و مشرکین) اور ان کے باپ دادا کو (دنیاوی نعمتوں سے) فائدہ اٹھانے کا خوب موقع دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس سچا دین اور اُسے وضاحت سے بیان کرنے کے لئے رسول (محمدؐ) آگئے۔ اب جبکہ ان کے پاس (قرآن و سنت کی صورت میں) سچا دین آچکا ہے تو کہہ رہے ہیں: ''یہ جادو ہے، ہم اسے نہیں مانتے۔'' (اعتراضاً) یہ بھی کہتے ہیں: یہ قرآن (مکہ اور طائف کے) دونوں شہروں میں سے کسی بڑے (دولت مند) شخص پر کیوں نہیں اُترا؟ (اچھا!) کیا (یہ سمجھتے ہیں کہ) آپؐ کے پروردگار کی رحمت (و نبوت) کی تقسیم ان کا کام ہے؟ (حالانکہ اس سے گھٹیا چیز) دنیاوی زندگی کے وسائل (خود) ہم ان میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم نے انہیں ایک دوسرے پر برتری عطا فرمائی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے کام لیتے رہیں۔ جبکہ آپ کے پروردگار کی (عطا کردہ) نبوت تو اُن کے جمع کردہ (مال و دولت) سے کہیں زیادہ بہتر (اور قیمتی) ہے (وہ کیوں نہ ہم اپنی مرضی سے حضرت محمدؐ کو عطا فرمائیں؟)۔

اللہ کے ہاں مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں، یہ صرف آزمائش کے لئے ہے اگر یہ (خیال) نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک ہی دین (کفر) کے قائل ہو جائیں گے تو ہم

يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾
وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ
فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٠﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ اَوْ
نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَاسْتَمْسِكْ
بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا
نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

رحمٰن (کی اطاعت و بندگی) سے انکار کرنے والے لوگوں کے گھروں کی چھتیں، اُن کی سیڑھیاں جن پر چڑھتے (اترتے) ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے تخت جن پر تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں سب چاندی بلکہ سونے کے کر دیتے، مگر یہ سب کچھ صرف دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا ساز و سامان ہے۔ اصل تو آخرت (کی دائمی عیش) ہے جو آپ کے پروردگار کے ہاں (ان کی) نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے (مخصوص) ہے۔

اللہ سے غافل لوگ، شیطان کے ساتھی، دوزخ کا ایندھن یاد رکھو جو شخص اللہ کی فرمانبرداری سے غافل رہتا ہے، ہم اس پر ایک ایسا شیطان مسلط کر دیتے ہیں، جو اس کا مستقل ساتھی بن جاتا ہے اور یہ (شیطان) اپنے ان (انسان ساتھیوں) کو صحیح دین پر چلنے سے روکتے ہیں لیکن وہ (اپنی جگہ) سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح راستے پر چل رہے ہیں۔ یہاں تک کہ (موت کے بعد) جب یہ شخص ہمارے پاس آئے گا تو (برا انجام سامنے دیکھ کر شیطان ساتھی سے) کہے گا: ''کاش! میرے اور تمہارے درمیان (دنیا میں) مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تم تو بہت ہی برے ساتھی ہو۔'' (اس پر آواز آئے گی کہ) آج یہ بات کرنے کا تمہیں کوئی فائیدہ نہیں۔ چونکہ (دنیا میں) نافرمانیاں کرتے رہے ہو، اس لئے تم (دونوں دوزخ کی) سزا میں برابر کے شریک ہو۔

قیامت کو قرآن کے متعلق جواب طلبی (اے پیغمبرؐ! آپ تو بڑی کوشش کر رہے، لیکن) کیا آپؐ ان بہروں کو (اپنی حق بات جو یہ نہیں سننا چاہتے) سنا سکتے ہیں؟ یا ان (عقل کے) اندھوں اور ان لوگوں کو جو صریح گمراہی میں پڑے ہیں سیدھے راستے پر لا سکتے ہیں؟ بہر حال (آپؐ اس بارے میں فکر نہ کریں) اگر ہم آپ کو (دنیا سے) اٹھالیں گے تو ان (کافروں) سے ضرور انتقام لیں گے یا (اگر آپ زندہ رہے) تو آپ کو بھی (وہ عذاب) جس کا ہم نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے، ضرور دکھائیں گے۔ اطمینان رکھیں، یہ ہر لحاظ سے ہمارے قابو میں ہیں۔ اس لئے آپ کو جو بھی (قرآن اور اس کی تشریح کی صورت میں) حکم دیا گیا ہے اُسے مضبوطی سے تھامے رکھیں (اور عمل کریں) یقیناً آپ صحیح راستے پر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ (قرآن) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت ہے اور تم لوگوں سے لازماً (قیامت کے روز اس کے بارے میں) جواب طلبی ہوگی۔ بے شک آپ ہمارے ان پیغمبروں سے جنہیں ہم نے آپؐ سے پہلے (دنیا میں) بھیجا تھا (معراج کی رات، بوقت ملاقات) پوچھ لیں کہ کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ بھی اطاعت و بندگی کے لئے حاکم و معبود مقرر فرمائے ہیں؟

فرعونیوں کا انکار و نافرمانی (اطاعت و بندگی کی دعوت دینے کے لئے) ہم نے موسیٰ کو بھی (اپنی قدرت کی نو) نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے حکام کے پاس بھیجا تھا۔ چنانچہ موسیٰ نے (ان کے پاس پہنچ کر) فرمایا: میں شہنشاہِ کائنات کا (سفیر و) رسول ہوں (میری بات سنو اور مانو)۔'' پھر جب (موسیٰ نے) ان کے سامنے ہماری (قدرت کی) نشانیاں پیش کیں تو وہ دیکھتے ہی ان کا مذاق اڑانے لگے حالانکہ ہم انہیں ایک سے بڑھ کر دوسری نشانی دکھاتے رہے۔ پھر ہم نے انہیں (مختلف) مصائب میں پکڑنا شروع کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾
وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَ
هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ
هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ ع ١١
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ
قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾
وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا
جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

تاکہ وہ (خوف زدہ ہوکر ہماری نافرمانی سے) باز آجائیں۔ لیکن وہ (ہر مصیبت کے موقع پر باز آنے کی بجائے اکڑ کر) کہتے رہے "او جادوگر! ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دُعا کر جیسا کہ اس نے (دعا قبول کرنے کا) تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ (اگر مصیبت ٹل گئی) تو ہم ضرور (تمہارے بتائے ہوئے) راستے پر آجائیں گے۔ مگر جب ہم ان سے مصیبت کو ٹال دیتے تو وہ (ہر مرتبہ) اپنا وعدہ توڑ ڈالتے۔

موسیٰ کے خلاف پروپیگنڈہ بلکہ (الٹا) فرعون نے (اپنے حق میں اور موسیٰ کے خلاف جگہ جگہ) اپنی قوم میں یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا: کیا مصر میں میری حکومت نہیں؟ کیا یہ نہریں میرے حکم سے جاری نہیں؟ کیا تمہیں نظر نہیں آرہا کہ میں (حکمران) بہتر ہوں یا یہ شخص جو معمولی حیثیت کا ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا؟ (اگر یہ شہنشاہِ کائنات کا سفیر و رسول ہے تو) اسے سونے کے کڑے کیوں نہیں پہنائے گئے؟ یا فرشتوں کا دستہ (بطور سیکورٹی) اس کے ساتھ کیوں نہیں؟

فرعونیوں کا براحشر غرض اس نے اپنی قوم کو (خوب) اُلو بنایا اور وہ اس کی (چکنی چپڑی) باتوں میں آگئے، دراصل وہ تھے ہی بدکردار لوگ .... اس طرح جب (بری بری حرکتیں کر کے) انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو (دریائے نیل میں) غرق کر دیا۔ یوں ہم نے انہیں قصہ ماضی اور آنے والوں کے لئے نشان عبرت بنا کر رکھ دیا۔

عیسیٰ معبود نہیں۔ اللہ کے مقبول بندے دیکھ لیں (اے پیغمبرؐ! جھوٹے معبودوں کی مذمت و تردید کے سلسلے میں) جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا ذکر آیا تو (کس طرح) آپ کی قوم کے (مشرک) لوگ یہ کہتے ہوئے خوشی سے اچھل پڑے (کہ بتاؤ پھر) ہمارے معبود (لات، منات) بہتر ہوئے یا وہ (عیسیٰ جو معبود ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ ہی جہنم جائیں گے)؟ یہ جھگڑالو لوگ صرف آپ سے بحث برائے بحث تکرار کر رہے ہیں۔ ورنہ عیسیٰ تو (معبود کی بجائے) ہمارے انعام یافتہ (رسول اور) بندے تھے جنہیں ہم نے بنی اسرائیل کی (ہدایت) کے لئے (اپنی اطاعت و بندگی کا) نمونہ بنایا تھا۔ اگر ہم چاہیں تو تم (انسانوں) کی جگہ دنیا میں (یکے بعد دیگرے) فرشتے ہی آباد کرتے چلے جائیں۔ (لوگوں کو بتائیں کہ) عیسیٰ تو قیامت کی نشانی ہیں جس کے بارے میں کبھی بھی شک نہ کرو (اور قیامت کی تیاری کے لئے ہمیشہ) میری پیروی کرو۔ یہی صحیح طریق کار ہے۔ (دیکھنا، ہوشیار رہنا) کہیں شیطان تمہیں اس صحیح طریق کار سے دور نہ ہٹا دے کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

عیسیٰ کی تعلیم حالانکہ جب عیسیٰ واضح دلائل کے ساتھ (بنی اسرائیل کے پاس) آئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے حکمت و دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں اور (میرے آنے کا مقصد) یہ بھی ہے کہ جن جن باتوں میں تمہارا آپس میں اختلاف ہے انہیں تمہارے سامنے واضح کر دوں۔ اس لئے تم اللہ سے ڈرتے ہوئے میری اطاعت کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ
اَلِيْمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٧﴾ؑ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾ۚ اَلَّذِيْنَ ع ١٢
اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ۚ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا
مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾ۚ وَ
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾ۖ
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا
هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ
مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾
اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ۚ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ
نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ

تمہارے پروردگار بھی ہیں اور میرے پروردگار بھی۔ اس لئے انہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو، یہی (صحیح اور) سیدھا راستہ ہے۔

عیسیٰ کی تعلیم سے منہ موڑنے والوں کو دردناک سزا اُن کے بعد (یہودیوں، عیسائیوں کے) مختلف گروہ آپس میں (ضد بازی کی وجہ سے) اختلافات کا شکار ہوگئے۔ چنانچہ (قیامت کے) دردناک دن ان نافرمانوں کی سزا سے خوب گت بنے گی۔ (اب بھی حقیقت کو تسلیم نہ کرنے والے) شاید قیامت ہی کے منتظر ہیں حالانکہ وہ ایسے اچانک آئے گی کہ انہیں (اس کی آمد کا) پتہ بھی نہ چل سکے گا۔ اس روز اللہ کے فرمانبردار بندوں کے علاوہ (دنیا کے مفاد پرست) گہرے دوست ایک دوسرے کے (سخت) دشمن بن جائیں گے۔

اللہ کے فرمانبرداروں کی جنت میں آؤ بھگت لیکن وہ لوگ جو (دنیا میں) ہماری باتیں مان کر (ہمارے) فرمانبردار رہے ان سے کہا جائے گا: اے میرے بندو! آج تمہیں کوئی خوف اور پریشانی نہیں۔ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں چلو (وہاں) تمہاری خوب خاطر مدارات ہوگی........ انہیں سونے کی پلیٹیں (جن میں لذیز ترین کھانے) اور گلاس (جن میں بہترین مشروب) پیش کئے جائیں گے، (انہیں) وہاں وہ سب کچھ ملے گا جس کو (ان کا) دل چاہے گا اور (جس کے دیکھنے سے ان کی) آنکھیں خوش ہوں گی اور (انہیں فرما دیا جائے گا کہ اب) تم ہمیشہ یہیں رہو گے اور یہ جنت تمہیں تمہارے (دنیاوی) اعمال و کردار کی بدولت عطا ہوئی ہے۔ یہاں تمہارے لئے (ہر قسم کے) بے شمار پھل میوے (موجود) ہیں جنہیں تم ہمیشہ کھاتے (پیتے) رہو گے۔

نافرمان ہمیشہ دوزخ میں جلیں گے ان کے برعکس نافرمان لوگ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی سزا بھگتیں گے۔ ان کی سزا میں کبھی کمی واقع نہیں ہوگی بلکہ نجات سے ناامید ہی وہاں پڑے رہیں گے۔ یاد رکھو، ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، لیکن وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب بھی وہ (سزا سے تنگ آکر دوزخ کے داروغہ سے) فریاد کریں گے: ''اے مالک! (اس سزا سے بہتر ہے کہ) آپ کے پروردگار اب ہمیں موت ہی دے دیں۔'' وہ جواب دے گا کہ تم (ہمیشہ) اسی حالت میں رہو گے کیونکہ (دنیا میں) ہم تمہارے پاس سچا دین لائے تھے لیکن تمہاری اکثریت اس سچے دین سے نفرت ہی کرتی رہی۔

نافرمانوں کا مقدر...... دنیا و آخرت میں ناکامی اگر ان (کفار مکہ) نے آپ کی مخالفت کا) فیصلہ کر لیا ہے تو (سن رکھیں) ہم نے بھی (انہیں ناکام کرنے کا) فیصلہ کر لیا ہے۔ کیا وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم (آپ کے خلاف) ان کی پوشیدہ باتوں اور خفیہ مشوروں کو نہیں سنتے (جانتے)؟ (ضرور سنتے ہیں) بلکہ (سننے کی علاوہ) ان کے پاس ہمارے مقرر کردہ فرشتے ان کی سب باتیں نوٹ کر رہے ہیں۔

اللہ اولاد سے بری و پاک (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں کہ اگر (بالغرض) رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں (اس امت میں) سب سے پہلا شخص ہوتا جو (ان کی اولاد کی) اطاعت و بندگی کرتا۔ (جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ رحمٰن و رحیم جو) آسمان و زمین اور

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي
الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾
وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ
يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

عرش کے مالک وشہنشاہ (مشرکین کے) بیان کردہ (اس عقیدہ و) الزام سے بالکل بری و پاک ہیں۔ بہرحال آپؐ انہیں چھوڑیں کہ اپنی اس فضول بحث اور بیکار شغل میں الجھے رہیں، یہاں تک کہ ان پر وہ دن آ جائے جس (میں سزا) کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

اللہ اکیلے آسمانوں و زمین، دنیا و آخرت کے حاکم و معبود یہ حقیقت ہے کہ وُہی (اکیلے اللہ) آسمانوں کے بھی حاکم و معبود ہیں (وہی اکیلے) زمین کے بھی حاکم و معبود ہیں اور وہی پوری حکمت و دانائی (سے ان کا نظام چلانے) والے اور (ان کے متعلق) سب کچھ جاننے والے ہیں۔ دراصل آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان موجود ہر چیز پر انہی کی حکومت و بادشاہت ہے اور وہ (اپنی مخلوقات کو) بے حد فائدے پہنچانے والی ذات ہیں۔ انہی کو معلوم ہے (کہ لوگوں کی جزا و سزا کے لئے) قیامت (کب آئیگی؟) اور تم سب (اس دن) انہی کے سامنے پیش ہو گے۔

خود ساختہ سفارشیوں کو سفارش کا کوئی اختیار نہیں نیز لوگ اللہ کے علاوہ جن جن سے (معبود و سفارشی سمجھ کر) دعائیں، التجائیں کر رہے ہیں انہیں (اللہ کے ہاں) سفارش کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ ہاں وہ (سفارش کر سکیں گے یا ان کے حق میں سفارش ہو سکے گی) جو خوب سوچ سمجھ کر سچے دین کے پیروکار ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) اگر آپؐ ان (مشرکوں) سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا فرمایا ہے؟ تو وہ لازماً جواب دیں گے کہ اللہ نے (ہمیں پیدا فرمایا ہے) پھر (اپنے خالق و مالک کو چھوڑ کر) کہاں کہاں (غیروں کے آستانوں پر) بھٹکتے پھر رہے ہیں؟ (ہمارے) اس پیغمبرؐ کی بات بالکل صحیح ہے کہ اے پروردگار! یہ وہ لوگ ہیں جو (ہر طرح سمجھانے کے باوجود) ایمان نہیں لا رہے۔ چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) آپ سلام کہہ کر ان سے علیحدگی اختیار کر لیں، اب جلد ہی انہیں (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

باب:۴۴ (مکی) — الدخان (دھواں) — آیات:۵۹، رکوع:۳

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

نزول قرآن کا مقصد...... برے انجام سے آگاہی حا، میم۔ یہ واضح کتاب (قرآن) گواہ ہے کہ ہم نے اسے (رمضان کی) خیر و برکت والی رات (قدر) میں نازل (فرمانا شروع) کیا۔ دراصل (اس کے ذریعے) ہم لوگوں کو (آخرت سے) خبردار کرنا چاہتے ہیں (ویسے بھی سال بھر کے) تمام اہم معاملات کے فیصلے ہمارے حکم سے اسی (بابرکت رات) میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے (اے پیغمبرؐ! لوگوں پر) آپؐ کے پروردگار کی خاص رحمت و مہربانی ہے کہ ہم (اس قرآن کو مسلسل آپ کے پاس) پہنچا رہے ہیں کیونکہ وہی (ان کی سب دعاؤں التجاؤں کو) سنتے اور (ان کے سارے حالات کو) جانتے ہیں۔ (کیوں نہ سنیں، جانیں، وہ) آسمانوں و زمین اور ان کے درمیان (تمام مخلوقات و موجودات) کے مالک و شہنشاہ ہیں کاش تم لوگوں کو (اس حقیقت پر) یقین آ جائے! (یہ بھی کہ) ان کے سوا (تمہارا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ وہی تمہیں زندگی عطا فرماتے ہیں، وہی تمہیں موت دیتے ہیں۔ وہی تمہارے مالک و شہنشاہ بھی ہیں اور تمہارے اگلے باپ دادوں کے بھی (وہی) مالک و شہنشاہ ہیں۔ لیکن لوگ شک کے مارے ان باتوں کو کھیل (مذاق، سمجھ) رہے ہیں۔

آپؐ کی نافرمانی پر قوم کو سزا بہرحال (اے پیغمبرؐ!) اس دن کا انتظار کریں جب آسمان سے صریح صاف دھواں ظاہر ہو کر لوگوں پر چھا جائے گا (وہ سمجھ لیں گے کہ) یہ تو بڑی تکلیف وہ مصیبت ہے۔ عرض کریں گے؟ اے ہمارے پروردگار! ہم (آپ کی باتیں) مانتے ہیں ہم سے یہ مصیبت دُور فرمائیں۔ لیکن (دھوئیں سے) ان کی کیا اصلاح ہوگی؟ جبکہ

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا
كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّ
اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ
بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾
فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ
مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوْا
مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا
فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾
وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ
مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾
اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا

وقف لازم وقف لازم
النصف
ع

ان کے پاس ہر بات کو کھول کھول کر بیان کرنے والے رسول (حضرت محمدؐ) آچکے ہیں جن سے یہ اپنا رخ (دوسری طرف) پھیر کر کہتے ہیں: "یہ تو کسی کا سکھایا پڑھایا پاگل شخص ہے۔" (اب) اگر ہم (تم سے) کچھ دیر کے لئے یہ (دھوئیں والی) مصیبت ٹال بھی دیں تو یقیناً تم پھر وہی (کفر و شرک) کرو گے، جو پہلے کر رہے تھے۔ (لیکن یاد رکھنا) جس دن ہم (تمہیں اپنی) سخت ترین پکڑ پکڑیں گے (اس روز تم سے) اپنا پورا پورا انتقام لیں گے۔

موسیٰؑ کی نافرمانی پر فرعونیوں کی تباہی ہم ان (کفار مکہ) سے پہلے فرعون کی قوم کی بھی آزما چکے ہیں جبکہ ان کے پاس ایک انتہائی معزز پیغمبر (موسیٰؑ) تشریف لائے تھے (تو انہوں نے فرمایا تھا) کہ میں (اللہ کا) قابل اعتماد سفیر (و رسول) ہوں، اس لئے تم اللہ کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو اور اس معاملے میں اللہ کا مقابلہ نہ کرو۔ (اس بارے میں) میں تمہارے پاس واضح دلیل لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یاد رکھنا، اگر تم ... مجھے نقصان پہنچاؤ گے تو میں اپنے اور تمہارے پروردگار کی حفاظت میں آچکا ہوں۔ بلکہ اگر تم میری بات نہیں مانتے تو مجھ سے دور دور رہو۔ آخر کار (مخالفت سے تنگ آکر) انہوں نے اپنے پروردگار سے التجا کی (یا اللہ!) یہ تو واقعی بڑے بدمعاش لوگ ہیں۔ (ہم نے انہیں حکم دیا) کہ آپ میرے بندوں کو لیکر راتوں رات (مصر سے) نکل جائیں۔ (ہوشیار رہیں کہ) آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا اور دریا کو ساکن حالت ہی میں چھوڑ جائیں۔ یقیناً ان (بدمعاشوں) کا لشکر غرق ہوگا۔ (چنانچہ یہ فرعونی لوگ) کتنے ہی باغات، چشمے، طرح طرح کی فصلیں، عمدہ عمدہ مکانات اور آرام و آسائش کے ساز و سامان جن میں عیش کیا کرتے تھے چھوڑ (کر ہلاک ہو) گئے۔ اسی طرح ہم نے دوسرے لوگوں کو ان کا مالک و وارث بنا دیا۔ پھر (ان ظالموں کی تباہی پر) نہ تو آسمان و زمین ہی روئے اور نہ ہی انہیں (توبہ کی) مہلت مل سکی۔ اس طرح ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون (کی غلامی) کے رسوا کن عذاب سے نجات بخشی کیونکہ وہ (فرعون) تو غنڈے بدمعاشوں کا سرغنہ تھا۔ اس کے بعد ہم نے اپنے (عطا کردہ) علم کی روشنی میں (رہنمائی کے لئے) دنیا والوں کی قیادت بنی اسرائیل کے سپرد کر دی اور انہیں ہم نے ایسے ایسے نشانات قدرت عطا فرمائے جن میں (ان کی) صریح آزمائش تھی (کہ وہ ہمارا شکر ادا کرتے ہیں یا ناشکری)۔

موت کے بعد کی زندگی کے دلائل

نقلی دلیل یقیناً یہ (کفار عرب مسلمانوں سے) بڑے دھڑلے دعوے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمارا پہلی مرتبہ (دنیا میں) مر جانا ہی (سب کچھ) ہے۔ اس کے بعد ہم دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ اگر تم (مسلمان) سچے ہو (کہ موت کے بعد پھر زندگی ہے) تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔ (ان سے کوئی پوچھے کیا یہ لوگ زیادہ طاقتور ہیں یا (یمن کے بادشاہ) تبع کی قوم اور ان سے پہلے کے لوگ زیادہ طاقتور تھے؟ جنہیں ہم نے (ان جیسے) مجرم ہونے کی وجہ سے ہلاک کر ڈالا تھا۔

مُجْرِمِيْنَ ٣٧ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ٣٨ مَا
خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٣٩ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٤٠ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ
ع ١٥/٣ يُنْصَرُوْنَ ٤١ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ٤٢ اِنَّ شَجَرَتَ
ربع الزَّقُّوْمِ ٤٣ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ٤٤ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ٤٥ كَغَلْيِ
الْحَمِيْمِ ٤٦ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ٤٧ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ
رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ٤٨ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ٤٩ اِنَّ
هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ٥٠ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ٥١
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ٥٢ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ٥٣ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ٥٤ يَدْعُوْنَ فِيْهَا
بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ٥٥ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ
الْاُوْلٰى وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ٥٦ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥٧ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥٨
ع ١٦/٣ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ٥٩

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٢ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

عقلی دلیل یاد رکھو، ہم نے آسمانوں، زمین اور ان کی درمیانی (مخلوقات و موجودات) کو کھیل تماشے کے طور پر پیدا نہیں فرمایا بلکہ ہم نے انہیں خاص (آزمائش) مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس حقیقت کو) جانتے ہی نہیں۔

قیامت: موت کے بعد کی زندگی کا دن یاد رکھو (قیامت) فیصلے کا دن ہے جو ان سب (لوگوں) کے لئے (دوبارہ زندہ ہونے کا) مقررہ وقت ہے۔ اس روز کوئی دوست اپنے کسی (مجرم) دوست کے کام نہ آسکے گا اور نہ ہی اُن کی کسی طرح مدد ہو سکے گی۔ ہاں، جن پر خود اللہ مہربانی فرمائیں (ان پر مہربانی ہوسکتی ہے) کیونکہ وہ زبردست مہربان (ذات) ہیں۔

موت کے بعد زندہ ہونے پر منکرین کو سزا یاد رکھو، تھوہر کا (کڑوا، زہریلا) درخت ایسے مجرم (و منکر) کی خوراک ہے وہ ایسے ہے جیسے پگھلا ہوا تانبا...... وہ پیٹوں میں ایسے کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اسے پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے درمیان لے جاؤ وہاں اس کے سر پر بطور سزا گرم کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ (اُسے کہا جائے گا اپنے انکار کے مزے) چکھ تو (دنیا میں) بہت قابل احترام چودھری بنا ہوا تھا۔ یہی ہے وہ (دوزخ) جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔

موت کے بعد کی زندگی کو ماننے والوں کا اچھا انجام ان کے برعکس (دنیا میں) اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے امن و اطمینان کی جگہ باغات اور چشموں میں باریک اور گاڑھے (جیسا چاہیں) ریشم کا لباس پہنے (ایک دوسرے کے) آمنے سامنے (بیٹھے باتیں کر رہے ہوں گے) بالکل ایسے ہی ہوگا بلکہ ہم بڑی بڑی آنکھوں والی گوری گوری عورتوں سے ان کی شادی کر دیں گے وہاں وہ پورے امن و سکون سے ہر طرح کی مزیدار چیزیں (کھانے پینے کے لئے جب چاہیں، جنتی چاہیں) منگواتے رہیں گے۔ وہاں وہ اس پہلی (دنیاوی) موت کے سوا کبھی موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور (اے پیغمبرؐ!) آپ کے پروردگار اپنے فضل و کرم سے انہیں ہمیشہ دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھیں گے۔ یہی (اُن کی) سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (دیکھ لیں اے پیغمبرؐ!) اس طرح ہم نے اس (قرآن) کو ان (لوگوں) کو سمجھانے کے لئے آپ کی زبان میں آسان کر رکھا ہے۔

منکروں کے بڑے انجام کے لئے صبر و انتظار کا حکم پھر (بھی اگر نہیں مانتے) تو آپؐ (ان کے برے انجام کا انتظار کریں، وہ بھی یقیناً (اپنی طرف سے آپؐ کے انجام کا) انتظار کر رہے ہیں۔

باب: ۴۵ (مکی) | جاثیہ | آیات: ۳۷، رکوع: ۴

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے وجود اور ان کی قدرت کے دلائل

منکروں کے پاس اللہ کے دلائل کا کوئی جواب نہیں حا، میم۔ یہ کتاب اللہ قادر مطلق (کائنات کے منتظم و) مدبر نے نازل فرمائی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آسمانوں

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ
اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٤ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧
يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا ِۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا
كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠
ع ١٧ هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١
اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝١٤ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

اور زمین میں (انہیں) ماننے والوں کے لئے (اُن کی قدرت کے) بے شمار دلائل موجود ہیں۔ خصوصاً (اے انسان!) تمہاری پیدائش اور (قسم قسم کے) جانور جو انہوں نے (دنیا میں) پھیلائے ہوئے ہیں (ان میں) یقین لانے والوں کے لئے بڑے بڑے دلائل ہیں۔ اسی طرح رات اور دن کے (ایک دوسرے کے) آگے پیچھے آنے جانے میں، آسمان سے برسائی جانے والی بارش میں جس سے وہ مردہ زمین کو زندہ فرماتے ہیں اور ہواؤں کی گردش میں (بھی) عقل سے کام لینے والوں کے لئے (کتنے ہی) دلائل ہیں۔ یہ اللہ کی (قدرت کی) باتیں ہیں جو (اے پیغمبرؐ!) ہم آپ کے سامنے صحیح صحیح بیان کر رہے ہیں۔ اب یہ (بے ایمان) لوگ اللہ اور اُن کی باتوں کے علاوہ کس بات کو مانیں گے؟

منکرین کو سزا کی دھمکی (بہر حال) ہر جھوٹے بدکردار شخص کے لئے تباہی و ہلاکت ہے، جو اللہ کی باتوں کو جو اُسے سنائی جاتی ہیں (غور سے) سنتا ہے، مگر غرور و تکبر کی وجہ سے (اپنے کفر و انکار پر) اسی طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے ان باتوں کو سنا ہی نہیں۔ ایسے (بے ایمان) شخص کو دردناک سزا کی خبر سنا دیں۔ بلکہ جب اُسے ہماری باتوں کی خبر ملتی ہے تو اُن کا مذاق اڑاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے (دنیا میں) رسوا کن سزا اور آخرت میں اُن کے لئے جہنم ہے۔ دنیا میں ان کا کیا کرایا ان کے کسی کام نہ آئے گا اور نہ ہی (وہ معبود) جو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز سمجھ رکھے ہیں (انہیں کوئی فائیدہ دیں گے) بلکہ انہیں سخت ترین سزا ملے گی۔ (حالانکہ) یہ (قرآن پروردگار کی طرف سے سراسر) ہدایت و رہنمائی (کی باتیں ہیں) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار کی باتیں نہیں مان رہے، انہیں انتہائی دردناک سزا مل کر رہے گی۔

منکرین اللہ کے ناشکرے، احسان فراموش اللہ ہی وہ ذات ہیں جنہوں نے دریا، سمندر کو تمہاری خدمت کے لئے پابند کر رکھا ہے کہ اس میں ان کے حکم سے کشتیاں، جہاز چلتے رہیں تاکہ تم لوگ ان سے (تجارت، ماہی گیری، جہاز رانی کے ذریعے) رزق حلال حاصل کر کے (ان کے) شکر گزار بندے بن سکو بلکہ انہوں نے تو آسمانوں و زمین کی ساری چیزیں اپنی طرف سے تمہاری خدمت میں لگا رکھی ہیں۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت کے زبردست) دلائل ہیں۔

منکرین کو سنبھلنے کے لئے مہلت، ان سے درگزر (اے پیغمبرؐ!) آپؐ (اللہ کی باتیں) ماننے والوں سے کہہ دیں کہ جو لوگ (اتنا سمجھانے کے باوجود) اللہ (کی سزا) کے دنوں سے نہیں ڈرتے ان سے (فی الحال) درگزر کریں تاکہ اللہ خود ہی (بعد میں ان میں سے) ایک گروہ کو ان کی بدکرداری کی سزا دیں۔ (یاد رکھو) جو شخص بھی نیک کام کر رہا ہے، اپنے ہی (فائیدے کے) لئے کر رہا ہے۔ اس کے برعکس جو برائی کر رہا ہے، اس کا نقصان اُسی کو ہوگا۔ پھر (آخر) تم سب محاسبے کے لئے اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگے۔

جزا و سزا کی یاد دہانی کے لئے بنی اسرائیل کی رہنمائی اِسی مقصد کے لئے ہم نے بنی اسرائیل کو بھی کتاب، حکومت

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾
وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾
هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ ع ۲ ۱۸
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي
سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ
اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ
قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

اور نبوت سے نوازا، بطور سامان زندگی انہیں عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمائیں، (دینی رہنمائی کے لئے) انہیں (اس زمانے میں) دنیا بھر کے لوگوں پر فضیلت بخشی اور دین کے معاملے میں ہم نے انہیں واضح ہدایات و احکام دیئے، مگر وہ اپنے پاس صحیح علم آجانے کے بعد محض ضد بازی کی وجہ سے آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ چنانچہ اب بھی وہ جن جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں آپ کے پروردگار ہی قیامت کے روز ان کے درمیان (حتمی) فیصلہ فرمائیں گے۔

اب دنیا والوں کو جزاوسزا کی یاد دہانی کے لئے امت مسلمہ ذمہ دار ان کے بعد (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپؐ کو دین کے (صحیح) راستے پر ڈال دیا ہے، اس لئے آپ اب اسی راستے پر چلتے رہیں۔ اس معاملے میں جاہلوں (نادانوں) کی من مرضی پر نہ چلیں۔ یاد رکھیں کہ وہ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ مشرک نافرمان ایک دوسرے کے دوست ہیں جبکہ نافرمانی سے بچنے والوں کے اللہ دوست ہیں۔ یہ قرآن (ویسے تو) سب لوگوں کے لئے حکمت و دانائی کی باتیں ہیں، مگر جو لوگ اسے واقعی سچا سمجھتے ہیں ان کے لئے (دنیا میں) رہنمائی اور (آخرت میں) رحمت (کا باعث) ہے۔

برائی اور نیک کا بدلہ برابر نہیں کیا وہ لوگ جو (دنیا میں) بُرے بُرے کام کر رہے ہیں یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اور (اپنے) ماننے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو (آخرت میں) ایک جیسا کر دیں گے، ان کا جینا، مرنا برابر ہو جائے گا؟ (حالانکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا) بڑا غلط فیصلہ ہے (جو یہ لوگ اپنی طرف سے) صادر کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے آسمانوں و زمین پیدا ہی حق و انصاف کی خاطر کئے ہیں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر کسی طرح کی زیادتی نہ ہو۔

دنیا میں بڑی گمراہی اللہ کی رضا کی بجائے انسان کا من مانی کرنا (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ اس شخص کو نہیں دیکھ رہے، جس نے اپنی من مرضی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ اور جاننے سمجھنے کے باوجود (گمراہ ہو رہا ہے تو) اللہ نے (بھی) اُسے گمراہ کر کے اس کے کانوں اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اب ایسے شخص کو اللہ کے علاوہ کون راہ راست پر لا سکتا ہے؟ کیا تمہیں سمجھ نہیں آ رہی (کہ انسان کی من مانی کیسی بڑی بلا ہے)؟

دہریے اللہ اور آخرت کو نہیں مانتے چنانچہ (ایسے ہی لوگ ہیں جو) کہتے ہیں: ”ہماری زندگی صرف دنیا کی زندگی ہے۔ ہم (یہیں) مرتے، جیتے ہیں، ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا۔“ حالانکہ ان (بچاروں) کو اس بارے میں سرے سے کوئی علم ہی نہیں۔ محض تُک بازی سے کام لے رہے ہیں، بلکہ جب ان کے سامنے ہمارے واضح دلائل بیان ہوتے ہیں تو ان کی (ان کے مقابلے میں) بڑی سے بڑی صرف یہ دلیل ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو (کہ مرنے کے بعد پھر زندگی ہے) تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ۔

دہریوں کو جواب (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں کہ اللہ ہی تمہیں زندگی عطا فرماتے ہیں، پھر وہی تمہیں موت دیتے ہیں۔

ثم يجمعكم الى يوم القيمة لا ريب فيه ولكن اكثر الناس
لا يعلمون ﴿٢٦﴾ ولله ملك السموت والارض ويوم تقوم الساعة
يومئذ يخسر المبطلون ﴿٢٧﴾ وترى كل امة جاثية كل امة
تدعى الى كتبها اليوم تجزون ما كنتم تعملون ﴿٢٨﴾ هذا كتبنا
ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ﴿٢٩﴾ فاما
الذين امنوا وعملوا الصلحت فيدخلهم ربهم في رحمته
ذلك هو الفوز المبين ﴿٣٠﴾ واما الذين كفروا افلم تكن ايتي
تتلى عليكم فاستكبرتم وكنتم قوما مجرمين ﴿٣١﴾ واذا قيل
ان وعد الله حق والساعة لا ريب فيها قلتم ما ندري ما
الساعة ان نظن الا ظنا وما نحن بمستيقنين ﴿٣٢﴾ وبدا لهم
سيات ما عملوا وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ﴿٣٣﴾ وقيل
اليوم ننسكم كما نسيتم لقاء يومكم هذا وماوكم النار و
ما لكم من نصرين ﴿٣٤﴾ ذلكم بانكم اتخذتم ايت الله هزوا وغرتكم
الحيوة الدنيا فاليوم لا يخرجون منها ولا هم يستعتبون ﴿٣٥﴾
فلله الحمد رب السموت ورب الارض رب العلمين ﴿٣٦﴾ وله
الكبرياء في السموت والارض وهو العزيز الحكيم ﴿٣٧﴾

پھر (وہی) تمہیں قیامت کے روز جس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں (دوبارہ زندہ فرما کر محاسبے کے لئے) اکٹھا کریں گے۔ لیکن بہت سے لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے (مانتے)۔ حالانکہ آسمانوں وزمین اللہ ہی کی سلطنت ہیں، وہ جس دن قیامت قائم فرمائیں گے، اس روز یہ جھوٹے (دہریے) لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے۔ بلکہ (اے پیغمبرؐ! اس روز) آپ دیکھیں گے کہ ہر امت (فیصلے کے انتظار میں مؤدب ہوکر) دوزانو بیٹھی ہے۔ (باری باری) ہر امت کو اس کا اعمال نامہ (دکھانے کے) لئے بلایا جا رہا ہے (کہ آؤ) آج تمہیں تمہارے (دنیاوی) اعمال کا پورا پورا بدلہ عطا کیا جائے۔ یہ ہمارا (تیار کردہ) تحریری ریکارڈ (موجود) ہے جو تمہارے صحیح صحیح حالات بیان کر رہا ہے کیونکہ تم جو کچھ بھی (دنیا میں) کرتے تھے، ہم اُسے (فرشتوں کے ذریعے) لکھوا لیا کرتے تھے۔ چنانچہ (اس ریکارڈ کے مطابق) جو لوگ (اپنے پروردگار کی باتیں) مان کر نیک اعمال کرتے رہے، انہیں ان کے پروردگار اپنی جنت میں داخل فرمائیں گے۔ یہ ہے (ان کی) اصل واضح کامیابی۔

دہریوں کا بُرا انجام لیکن جو لوگ (دنیا میں اللہ کی باتوں کے) منکر رہے (ان سے پوچھا جائے گا) کیا تمہیں میری باتیں نہیں سنائی گئی تھیں؟ مگر تم اکڑے ہی رہے۔ تم تو بڑے مجرم لوگ ہو۔ (تم سے) جب بھی کہا جاتا تھا کہ اللہ کا قیامت کا وعدہ سچا ہے۔ اس (کے آنے) میں کوئی شک وشبہ نہیں تو تم (فوراً) کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے، قیامت کیا ہے؟ ہم تو اسے محض (تمہارا) مفروضہ سمجھتے ہیں، ہمیں اس کا کوئی یقین نہیں۔ اس پر ان کے اعمال کے برے نتائج ان کے سامنے آجائیں گے خصوصاً جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے، وہ انہیں گھیر لے گا۔ اس وقت انہیں کہہ دیا جائے گا کہ جس طرح تم اپنے اس دن کو سامنے آنے سے بھولے رہے۔ اسی طرح آج ہم تمہیں بھول رہے ہیں یہ تمہارے ساتھ اس لئے ہو رہا ہے کہ تم دنیا کی زندگی کے دھوکے میں آکر اللہ کی باتوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ چنانچہ اب یہ لوگ نہ کبھی یہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی کبھی ان کی توبہ ومعذرت قبول کی جائیگی۔

اللہ کا تعارف وتعریف (یہ برحق فیصلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ) واقعی اللہ ہی قابل تعریف ہیں۔ واقعی وہی آسمانوں کے شہنشاہ، واقعی وہی زمین کے شہنشاہ (بلکہ) پوری کائنات کے شہنشاہ ہیں۔ واقعی آسمانوں وزمین میں انہی کا بول بالا ہے واقعی وہی قادر مطلق اور واقعی وہی کائنات کے منتظم ومدبر ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ
كٰفِرِيْنَ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ ﴿٧﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ
بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٩﴾

باب: ۴۶ (مکی) احقاف آیات: ۳۵ رکوع: ۴

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

قرآن پر اعتراضات کے جوابات

قرآن اللہ کا کلام حا، میم۔ یہ کتاب (قرآن) اللہ قادر مطلق، (کائنات کے منتظم و) مدبر نے نازل فرمائی ہے (تا کہ اس کے ذریعے آگاہ کر دیا جائے کہ) ہم نے آسمانوں و زمین اور ان کی درمیانی (مخلوقات و موجودات لوگوں کی آزمائش کے) خاص مقصد اور ایک محدود مدت کے لئے پیدا فرمائے ہیں۔ لیکن کافر لوگ ہمارے اس آگاہ کرنے سمجھانے کی پروا ہی نہیں کر رہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان سے کہیں کہ دیکھو تو سہی کہ اللہ کے سوا جن جن سے تم (معبود و کارساز سمجھ کر) دعائیں، التجائیں کرتے ہو مجھے ذرا دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے یا آسمانوں (کے بنانے میں) ان کا کیا حصہ ہے؟ اگر تم اللہ کے شریک ٹھہرانے میں سچے ہو تو (بطور ثبوت) اس قرآن سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علمی دلیل میرے سامنے پیش کرو۔ یاد رکھو، اس شخص سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں جو ایسے (خود ساختہ معبودوں) سے دعائیں، التجائیں کر رہا ہے جو قیامت کے دن تک (اس کی دعاؤں کا) اُسے جواب نہیں دے سکتے (جواب دینا تو ایک طرف) انہیں تو ان لوگوں کی دعاؤں، التجاؤں کی خبر تک نہیں بلکہ جب لوگ (محاسبے کے لئے) اکٹھے کئے جائیں گے تو (ان کے یہ معبود) ان کی دعاؤں، التجاؤں کا انکار کرتے ہوئے (الٹے) ان کے دشمن ہو جائیں گے۔ مگر جب انہیں (شرک کے خلاف) ہماری واضح باتیں سنائی جاتی ہیں تو یہ بے ایمان لوگ اس سچے قرآن کے بارے میں جو ان کے پاس آچکا ہے کہہ رہے ہیں کہ (ہم نہیں مانتے) یہ تو صریح جادو ہے بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ انہیں بتائیں کہ اگر مَیں نے (بالفرض) اِسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے (اس جرم پر) اللہ کی سزا سے نہیں بچا سکتے، بلکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ تم اس قرآن کے بارے میں کیا کیا (الٹی) باتیں کرتے ہو۔ وہی میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہیں (کہ یہ ان کی طرف سے میرے پاس آیا ہے اور تم اسے جھٹلا رہے ہو، اگر توبہ کر کے اسے سچا کلام مان لو) تو وہ بخشنے والے، بے حد مہربان ہیں۔

محمدؐ اللہ کے سچے پیغمبر انہیں بتائیں کہ مَیں کوئی نیا (انوکھا، نرالا) پیغمبر نہیں ہوں۔ (یہی پیغام لے کر مجھ سے پہلے بھی بے شمار پیغمبر دنیا میں آ چکے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ (دنیا میں) میرے ساتھ کیا ہوگا اور نہ (یہ جانتا ہوں کہ) تمہارا کیا بنے گا۔ مَیں تو صرف اسی پر چلتا ہوں جو (اللہ کی طرف سے) مجھے حکم ہوتا ہے اور اسی کی روشنی میں مَیں (تمہیں) صاف صاف خبردار کر رہا ہوں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ
شَاهِدٌ مِّنْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ ع
اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَ
هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ
قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ
وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِىْ فِىْ
ذُرِّيَّتِىْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ
فِىْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِىْ

یہودی عالم کا قبول اسلام (اے پیغمبرؐ!) آپ ان (لوگوں) سے کہیں کہ ذرا سوچو تو سہی کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہوا اور تم اس کا انکار کرتے رہے جبکہ یہودیوں کا ایک عالم (عبداللہ بن سلام) تورات کا علم رکھتے ہوئے اس پر ایمان لے آیا، لیکن تم اکڑے ہی رہے۔ (تو کیا تم ظالم نہیں؟) یاد رکھو، ایسے ظالموں کو اللہ کبھی ہدایت نہیں دیا کرتے۔

تورات کی گواہی کافر (بے ایمان) مسلمانوں کے بارے میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر (قرآن کوئی) اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ (اسے ماننے میں) ہم سے کبھی آگے نہ بڑھ سکتے۔ اب جبکہ انہیں اس کے ذریعے ہدایت نصیب نہیں ہوئی تو کہہ رہے ہیں کہ (بھئی) یہ جھوٹ تو پرانے زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ حالانکہ اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ کی کتاب (تورات دنیا میں موجود) تھی جو (لوگوں کے لئے) سراسر رہنمائی و رحمت تھی۔ اب یہ کتاب (قرآن) جو عربی زبان میں ہے (اللہ کی طرف سے نازل ہو کر اپنے سے پہلی کتابوں کی) تصدیق کر رہی ہے، نافرمانوں کو (برے انجام سے) ڈرا رہی ہے اور نیک کردار لوگوں کو (اچھے انجام کی) خوش خبری دے رہی ہے۔ یقیناً جو لوگ (اس کتاب کو مان کر) کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پروردگار تو اللہ ہیں پھر اس (ایمان و عمل) پر ڈٹے جمے رہے تو انہیں (آخرت میں) نہ کوئی خوف ہوگا، نہ کوئی پریشانی۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں جو اپنے (دنیاوی) اعمال کے بدلے میں ہمیشہ اسی میں (عیش و مزے سے) رہیں گے۔

خوش قسمت انسان یقیناً ہم نے انسان کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ (ہمیشہ) اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے (خصوصاً) اس کی والدہ نے بڑی تکلیف اٹھا اٹھا کر اُسے اپنے پیٹ میں رکھا اور تکلیف (پر تکلیف) اٹھا کر اُسے جنم دیا ہے بلکہ اُسے پیٹ میں رکھتے رکھتے اور اس کا دودھ چھڑاتے چھڑاتے (اُس کے کم از کم) تیس ماہ لگ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پھر وہ (بڑھتے بڑھتے) اپنی بھرپور جوانی اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچ کر (اللہ سے) دعائیں کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ آپ نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر جو احسانات فرمائے ہیں مَیں آپ کے اُن احسانات کا شکر ادا کرتا رہوں، ایسے ایسے نیک اعمال کروں جن سے آپ راضی ہوں اور یہ کہ (آپ) میرے لئے میری اولاد کو نیک کردار فرما دیں، مَیں (اپنے پچھلے گناہوں پر) آپ سے معافی مانگتا ہوں اور (آئندہ) مَیں (آپ کے) فرمانبردار (بندوں) میں (شامل) رہوں گا۔ یہ ہیں وہ (سعادت مند) لوگ جن کے ہم نیک اعمال قبول فرماتے ہوئے ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ اور اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جا رہا ہے (آخرت میں) انہیں جنتی لوگوں میں شامل فرمائیں گے۔

بدقسمت انسان لیکن (ان کے برعکس) جو شخص

قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِيٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
مِنْ قَبْلِىْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ١٧ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ؕ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ١٨ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ
وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ١٩ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِى
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ٢٠ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ؕ إِذْ ع ٢
أَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
مِنْ خَلْفِهٖٓ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللّٰهَ ؕ إِنِّىٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ٢١ قَالُوٓا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٢٢ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَأُبَلِّغُكُمْ مَّآ
أُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىٓ أَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ٢٣ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا
اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ٢٤ تُدَمِّرُ كُلَّ شَىْءٍۢ بِأَمْرِ

اپنے والدین سے یہ کہتا ہے کہ تم نے مجھے یہ کہہ کہہ کر تنگ کر دیا کہ میں (مرنے کے بعد پھر زندہ کر کے قبر سے) نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے بھی کئی قومیں گزر چکی ہیں (اس میں سے کبھی کوئی زندہ ہو کر واپس نہیں آیا)۔ اور وہ دونوں اُسے اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''ارے بد بخت! (ہماری بات) مان جا کہ اللہ کا (دوبارہ زندہ کرنے کا) وعدہ سچا ہے۔، مگر وہ کہتا ہے: ''یہ محض اگلے لوگوں کی فضول باتیں ہیں۔'' یہ ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں اُن جنوں اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ ہی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں (آخرت میں) اللہ کی سزا کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یقیناً یہ سب لوگ نقصان اٹھائیں گے۔

نافرمانوں کو دوزخ میں دائمی سزا یاد رکھو، ہر (فرمانبردار و نافرمان) شخص کے لئے اعمال کے لحاظ سے (اچھے برے) درجات ہیں تا کہ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر (کسی طرح کی) زیادتی نہ ہو۔ یاد رکھو، جس روز کافر (و نافرمان) لوگ (دوزخ کی) آگ کے سامنے لائے جائیں گے (تو انہیں کہا جائے گا) کہ تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں مزے اڑا اڑا کر ختم کر چکے۔ آج تمہیں دنیا میں حق کے خلاف اکڑنے اور تمہاری نافرمانیوں کی سزا ہی ملے گی۔

عاد قوم کو نافرمانی پر دنیا میں بھی سزا اس سلسلے میں (قوم) عاد کے بھائی (ہودؑ) کا ذکر (ان کافروں مشرکوں کے سامنے) بیان کریں جب انہوں نے (یمن کے علاقے) احقاف میں (رہنے والی) اپنی قوم کو (اللہ کی سزا سے) ڈرایا، سمجھایا۔ حالانکہ ہودؑ سے پہلے اور بعد بھی ڈرانے سمجھانے والے (دنیا میں) گزر چکے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہ کیا کرو، ورنہ مجھے تم پر کسی دن بڑی سزا کا خطرہ ہے۔ (قوم کے لوگ جواب میں) کہنے لگے: ''کیا آپ ہمارے پاس اس لئے (پیغمبر بن کر) آئے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے حاکموں و معبودوں سے روک دیں۔ اگر آپ (سزا کے دعوے میں) سچے ہیں تو وہ ہم پر لے آئیں۔'' ہودؑ نے فرمایا: اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے (کہ وہ تم پر کب آئے گی) مگر میں تو تمہیں وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جسے دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم (میرا پیغام ٹھکرا کر) بیوقوفی کر رہے ہو۔ پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل (کی صورت میں) اپنے میدانوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے: (آہا!) یہ بادل ہے جو ہم پر (بارش بن کر) برسے گا (لیکن ہودؑ نے اللہ کے حکم سے فرمایا) ''نہیں، یہ وہ (عذاب) ہے جس کے لئے تم جلدی مچا رہے تھے...... تیز ہوا جس میں (تمہارے لئے) دردناک سزا ہے۔ جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کرے گی۔''

رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرٰٓى إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيمَآ إِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَّأَبْصٰرًا وَّأَفْـِٔدَةً ۖ فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
أَبْصٰرُهُمْ وَلَآ أَفْـِٔدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ ۙ بِآيٰتِ
اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا ع
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْآيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا
عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾ وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا أَنْصِتُوا ۖ
فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يٰقَوْمَنَآ إِنَّا
سَمِعْنَا كِتٰبًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
يَهْدِيٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ أَجِيبُوا دَاعِيَ
اللّٰهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَ
لَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾ أَوَلَمْ
يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

چنانچہ اس (آندھی) سے ان کی یہ حالت ہوئی کہ اُن کے مکانوں کے سوا (اس علاقے میں) کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہم نافرمانوں کو اسی طرح ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ان (عادیوں) کو ایسی قوت و طاقت دی تھی جو (اے مکہ والو) ہم نے تمہیں عطا نہیں فرمائی۔ ہم نے انہیں کان، آنکھیں اور دل عطا کر رکھے تھے، مگر جب انہوں نے اللہ کی باتوں کا انکار کیا تو اُن کے یہ کان، آنکھیں اور دل اُن کے کسی کام نہ آئے بلکہ اُسی سزا نے انہیں آگھیرا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اللہ کے نافرمان تباہی سے نہیں بچ سکتے (مکہ والو!) ہم تمہارے اردگرد بھی بہت سی بستیاں تباہ کر چکے ہیں اور اپنے دلائل طرح طرح سے بیان کرتے چلے آ رہے ہیں تاکہ (لوگ نافرمانیوں سے) باز رہیں۔ پھر (جب ہم نے انہیں ہلاک کیا تو) ان ہستیوں نے ان کی کیوں مدد نہ کی جنہیں ان لوگوں نے اللہ کے علاوہ قرب کا ذریعہ سمجھ کر اپنے معبود بنا رکھا تھا؟ (مدد تو کیا کرتے؟) الٹے ان (کی نظروں) سے ہی غائب ہوگئے۔ دراصل یہ اُن کی جھوٹ (سازیوں) اور بہتانوں بازیوں کا نتیجہ تھا (جو انہیں بھگتنا پڑا)۔

جنوں کا قبول اسلام (اے پیغمبرؐ! ان کفار و مشرکین سے وہ واقعہ) بھی (بیان کریں) جب ہم چند جنوں کو (وادی نخلہ میں فجر کے وقت گھیر کر) آپؐ کے پاس لے آئے کہ وہ قرآن سنیں۔ پھر جب وہ وہاں حاضر ہوگئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ خاموش ہو کر سنتے رہو۔ پھر جب (قرآن) پڑھا جا چکا تو وہ (دوسروں کو) خبردار کرنے والے (داعی) بن کر اپنی قوم کے پاس واپس چلے گئے۔ انہوں نے (جا کر انہیں) بتایا بھائیو! ہم ایک ایسی کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اور اپنے سے پہلے آنے والی کتابوں کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے سچے دین اور صحیح طرز زندگی کی طرف رہنمائی کر رہی ہے۔ (اس لئے) بھائیو! اللہ کی طرف بلانے والے (حضرت محمدؐ) کی دعوت قبول کرتے ہوئے (تم بھی) ان پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ معاف فرما کر تمہیں (دوزخ کے) دردناک عذاب سے بچا لیں گے۔ یاد رکھو، جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرے گا۔ وہ دنیا میں (دوڑ بھاگ کر) اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا اور نہ ہی ایسے شخص کا (آخرت میں) اللہ کے مقابلے میں کوئی حامی و مددگار ہوگا کیونکہ ایسے لوگ صریح گمراہی میں پھنس چکے ہیں۔

نافرمانوں کے لئے دوزخ کی سزا حق، سچ کیا ان لوگوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے (اتنے بڑے بڑے) آسمانوں و زمین پیدا فرما دیئے اور وہ انہیں پیدا کرتے ہوئے تھکے بھی نہیں

بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٣٣﴾
وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ
قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٤

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾ فَاِذَا لَقِیْتُمُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ۬
ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ
بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾

وہ ضرور اس بات کی بھی قدرت رکھتے ہیں کہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کر دیں؟ کیوں نہیں، وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ یاد رکھو، جس روز یہ کافر (بے ایمان) لوگ (دوزخ کی) آگ کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ (دوزخ) حق سچ نہیں؟ وہ جواب دیں گے: ''ہاں، ہمارے پروردگار کی قسم! (یہ واقعی حق سچ ہے)۔ اللہ فرمائیں گے: ''تو (چلو پھر دنیا میں) اپنے انکار کی سزا میں (اب) اس عذاب کے مزے چکھو۔'' بہرحال (اے پیغمبرؐ!) آپ (فی الحال) صبر کریں، جس طرح ہمت و حوصلے والے پیغمبروں نے صبر کیا اور ان کے لئے (عذاب کے معاملے میں) جلدی نہ کریں کیونکہ جس روز یہ اس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں ایسے معلوم ہوگا کہ یہ (دنیا میں) دن کے چند منٹوں سے زیادہ نہیں رہے۔ (بہرحال انہیں) بات پہنچا دی گئی ہے۔ اب جو نافرمانی کریں گے، وہی ہلاک ہوں گے۔

باب: ۴۷ (مدنی) | محمدؐ (جہاد کے پیغمبر) | آیات: ۳۸، رکوع: ۴

اللہ کے نام سے شروع ہے جو بے حد مہربان' بہت ہی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

حضرت محمدؐ دنیا میں معیارِ حق جو لوگ (اللہ کے سچے دین کا) انکار کرتے ہیں اور (دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کے دین (پر چلنے سے) روکتے ہیں، اُن کے سب اعمال ضائع و برباد ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ (سچے دین کو) مان کر نیک اعمال کرتے ہیں خصوصاً جو کچھ محمدؐ پر نازل ہوا ہے .... کیونکہ وہی ان کے پروردگار کی طرف سے سچا دین ہے .... اُسے مانتے ہیں، اللہ ان کی برائیاں دور فرما کر ان کے حالات درست فرما رہے ہیں۔ ایسا اس لئے ہو رہا ہے کہ (حق کے) منکرین باطل کی پیروی کر رہے ہیں جبکہ (حضرت محمدؐ کو) ماننے والے اپنے پروردگار کی طرف سے (آئے ہوئے) سچے دین کے پیروکار ہیں۔ اسی طرح اللہ لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے ان کے صحیح صحیح حالات بیان فرماتے ہیں۔

سچے دین کے دشمنوں کے خلاف جہاد کا حکم اس لئے (اے مسلمانو!) جب (میدان جنگ و جہاد میں) تمہارا کافروں سے مقابلہ ہو تو ان کی خوب گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم انہیں اچھی طرح کچل دو تو پھر انہیں (قیدی بنانے کے لئے) مضبوط باندھو (تاکہ بھاگ نہ سکیں)۔ اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے کہ دینی مصلحت کے پیش نظر) انہیں مفت چھوڑ دو یا فدیہ لے کر رہا کر دو۔ یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی (میں) اپنے ہتھیار ڈال دے۔ یہ (اللہ کا حکم) ہے (جس پر تمہیں عمل کرنا چاہیے) ورنہ اگر اللہ چاہیں تو (تمہارے لڑے بغیر خود ہی) ان (کافروں) سے بدلہ لے لیں، مگر وہ تمہیں ایک دوسرے کے ذریعے آزمانا چاہتے ہیں (کہ کون ان کی خاطر لڑتا ہے اور کون ان کے خلاف لڑتا ہے)۔ یاد رکھو، جو لوگ اللہ کی خاطر شہید ہو رہے ہیں، ان کے اعمال کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ
يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ
لَهُمْ ۝١٣ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝١٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ
مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ
خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝١٥ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

بلکہ وہ اپنی (اصل) منزل پالیں گے نیز ان کے (قبر، حشر اور پلصراط کے) سب حالات درست ہو جائیں گے، آخر انہیں اُس جنت میں داخل کر دیا جائے گا جس سے وہ (قرآن حدیث کے ذریعے پہلے ہی) واقف ہیں۔

جہاد دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی، استحکام اور سر بلندی کا ذریعہ مسلمانو! اگر تم (جنگ و جہاد کے ذریعے) اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد فرمائیں گے اور (دین و دنیا میں) تمہیں ثابت قدم رکھیں گے۔ اس کے برعکس (ہمارے دین کے) منکروں کے قدم اکھڑے رہیں گے اور (تمہارے خلاف) ان کی سب کوششیں ناکام و نامراد ہوں گی۔ اس کی (اصل) وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کا بھیجا ہوا دین ناپسند ہے، اس لئے ان کے سب اعمال (وکوششیں) بے کار و برباد ہیں۔ کیا یہ (بے ایمان) لوگ دنیا میں چلے پھرے نہیں کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے (بے ایمان) لوگوں کا (ہماری نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (بُرا) انجام ہو چکا ہے۔ اللہ نے انہیں تہس نہس کر کے رکھدیا۔ یاد رکھو، کافروں کو ایسی ہی سزائیں ملا کرتی ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے حامی و مددگار اللہ ہیں جبکہ کافروں کا کوئی حامی و مددگار نہیں۔

اللہ کے فرمانبرداروں اور ان کے نافرمانوں کا الگ الگ انجام یقین رکھو کہ اللہ (آخرت میں) نیک کردار مسلمانوں کو ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جہاں (دودھ، شہد، شیریں پانی اور لذیذ شراب کی) نہریں چل رہی ہیں جبکہ کافر لوگ (جو دنیا میں) مزے اڑا رہے ہیں اور ڈھور ڈنگروں کی طرح کھا (پی) رہے ہیں ان کا ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے۔ (اگر یہ لوگ سبق لینا چاہیں) تو کتنی ہی بستیاں تھیں جو (اے پیغمبرؐ!) آپ کی اس بستی (مکّہ) سے زیادہ طاقتور تھیں، جس کے رہنے والوں نے (ظلم و زیادتی کر کے) آپ کو نکال دیا ہے ہم نے انہیں تباہ کر دیا پھر اُن کا کوئی بھی مددگار نہ ہوا.................(اس لئے ذرا سوچو تو سہی) کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے واضح ہدایت (قرآن وسنت) پر ہے، وہ اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کو اپنا بُرا عمل (کفر و شرک) اچھا معلوم ہو رہا ہے؟ دراصل یہ (کافر و مشرک) لوگ اپنی من مرضی کے پیروکار ہیں۔ وہ جنت جس کا (اللہ کے) فرمانبرداروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی ایک جھلک یہ ہے کہ اس میں کبھی خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں، دودھ، کی نہریں جس کا کبھی ذائقہ نہیں بدلے گا، شراب کی نہریں جس میں پینے والوں کے لئے لذت ہی لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں جاری ہیں۔ وہاں اُن کے لئے ہر طرح کے پھل (میوے) ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر اُن کے پروردگار کی طرف سے (گناہوں کی) معافی ہے۔ کیا (وہ شخص جس کو یہ جنت ملے گی) ان لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ (دوزخ کی) آگ میں جلیں گے اور جنہیں ایسا کھولتا ہوا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیاں کاٹ کر رکھ دے گا؟

پیغمبرؐ اور جہاد کے متعلق منافقین کا رویہ (اے پیغمبرؐ!) ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (بظاہر) کان لگا کر آپؐ کی باتیں سنتے ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ع ۲
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ
الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

مگر جب آپ (کی مجلس) سے نکلتے ہیں تو (بطور شرارت یا شک پیدا کرنے کے لئے) صاحب علم لوگوں سے پوچھتے ہیں (کیوں جناب!) ابھی ابھی ان صاحب نے کیا فرمایا تھا؟............ یہ ہیں (حق سے بے فکر اور لا پروا) لوگ جن کے دلوں پر اللہ نے ٹھپہ لگا رکھا ہے، کیونکہ یہ اپنی من مرضی پر چل رہے ہیں...... ان کے برعکس جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، اللہ (آپؐ کی باتوں کے ذریعے) ان کی ہدایت میں اضافہ کرتے ہیں اور انہیں (مزید) تقویٰ نصیب فرماتے ہیں............ معلوم ہوتا ہے کہ (ہدایت قبول کرنے کے لئے) یہ (بے ایمان) لوگ اچانک آنے والی قیامت کا انتظار کر رہے ہیں حالانکہ اس کی نشانیاں تو آ چکی ہیں، مگر جب وہ خود آ جائے گی تو انہیں نصیحت (و ہدایت) حاصل کرنے کا موقع کہاں ملے گا؟ اس لئے (اے پیغمبرؐ! کوئی سمجھے نہ سمجھے) آپ (خود) اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ کے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ چنانچہ آپ (ہم سے) اپنے، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہوں کی معافی طلب کرتے رہیں۔ اللہ یقیناً آپ لوگوں کی (سب) حرکات و سکنات سے واقف ہیں۔ اب تک مسلمان یہ کہتے رہے ہیں کہ (جنگ و جہاد کے بارے میں) کوئی خاص سورت نازل کیوں نہیں ہو رہی؟ مگر اب جبکہ ایسی واضح سورت نازل ہو چکی ہے جس میں جنگ و جہاد کا (صاف) ذکر ہے تو (اے پیغمبر!) آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ (خوف زدہ ہو کر) آپؐ کی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ حالانکہ اگر یہ (اس بارے میں آپؐ کی) بات مانتے اور معقول بات کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا........ بہر حال اب جبکہ جہاد فرض ہو چکا ہے، اگر یہ اللہ کے (اس حکم کے) ساتھ مخلص رہیں، تو ان کے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔ ورنہ (اے منافقو!) اگر (اس حکم سے) منہ موڑو گے تو (دورِ جاہلیت کی طرح) دنیا میں غنڈہ گردی کرتے ہوئے آپس کے گلے کاٹو گے۔ ایسے ہی لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے جنہیں انہوں نے (اپنی نافرمانی کی وجہ سے کانوں سے) بہرا اور آنکھوں سے اندھا کر دیا ہے کیا یہ (منافق) لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یا (ویسے ہی ان کے) دلوں پر قفل چڑھے ہوئے ہیں۔ دراصل یہ لوگ اسلام کو خوب سمجھ جانے کے بعد (کہ اس میں تو جان، مال، وقت بلکہ ہر چیز کی قربانی دینا پڑتی ہے) اپنے پچھلے دین (جس میں من مرضی ہے) کی طرف واپس پلٹ چکے ہیں۔ شیطان نے ان کے لئے یہ معاملہ (جہاد چھوڑنے کی صورت میں) لمبی عمر کا چکر دے کر (مزید) آسان کر دیا ہے، اس لئے منافق لوگ ان (مشرکوں، یہودیوں) سے جنہیں (اللہ کا محمدؐ کے ذریعے بھیجا ہوا) دین ناپسند ہے (ساز باز کر کے) کہہ رہے ہیں کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری بات بھی مانا کریں گے۔ بہر حال اللہ اُن کی خفیہ سازشوں کو خوب جانتے ہیں۔ لیکن ان () بدمعاشوں) کا اُس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے اُن کی جانیں نکالتے وقت ان کے چہروں اور پیٹھوں پر (لوہے کے گرز) ماریں گے

وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا
رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ
بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾
اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَ
مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

ان کے ساتھ یہ سلوک اس لئے ہوگا کہ ان لوگوں نے (زندگی کا) وہ راستہ اختیار کیا جس پر (چلنے سے) اللہ ناراض ہیں نیز یہ کہ وہ ان کی خوشنودی (حاصل کرنے) کو برا سمجھ رہے ہیں، اس لئے انہوں نے (بھی) ان کے سب اعمال برباد کر رکھے ہیں۔

منافقت ظاہر ہو کر رہتی ہے کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ان (کے اندر) کی گندگیوں (مسلمانوں سے دشمنی اور کافروں کی طرف جھکاؤ) کو ظاہر نہیں فرمائیں گے؟ (اے پیغمبرؐ!) اگر ہم چاہیں تو یہ (منافق) لوگ آپ کو دکھا دیں جس سے آپ انہیں فوراً ان کے چہرے مہرے سے پہچان جائیں ۔ بہر حال اب بھی آپ انہیں (ان کے) انداز گفتگو سے پہچان لیں گے۔ اللہ تو آپ (سب) لوگوں کے اعمال (وکردار) سے واقف ہیں۔

اللہ اور پیغمبرؐ کی نافرمانی سے انسان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں یاد رکھو، ہم تمہیں لازماً آزما کر چھوڑیں گے تاکہ ہم (لوگوں پر) ظاہر فرما دیں کہ تم میں سے کون کون جہاد کرنے والے اور (اللہ کے دین پر) ڈٹ جانے والے ہیں؟ اسی طرح ہم تمہیں (زندگی کے) عام معاملات میں (بھی) آزمائیں گے (کہ کون ہمارے احکام پر چلتا ہے اور کون نہیں چلتا) وہ لوگ جو (اللہ کے دین کا) صحیح راستہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی (اس کا) انکار کر رہے ہیں، (دوسرے) لوگوں کو اللہ کے (اس) راستے (پر چلنے) سے روک رہے ہیں اور رسولؐ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں، وہ اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتے، البتہ اللہ اُن کے اعمال ضائع کر دیں گے۔ مسلمانو! اللہ کی فرمانبرداری اور (ہمارے) اس پیغمبرؐ کی تابعداری کرتے رہو اور (ان کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو کیونکہ جو لوگ (اللہ اور ان کے رسولؐ کے اطاعت کے قولاً یا عملاً) منکر ہیں اور (دوسروں کو بھی) اللہ کے (اس) راستے سے روکتے ہیں۔ پھر منکر رہتے ہوئے ہی مرتے ہیں اللہ انہیں (آخرت میں) کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔

اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر وقت، ہر لحاظ سے تیار رہنے کا حکم اس لئے (تمہیں حکم ہے کہ دشمن کے خلاف) بھی ہمت نہ ہارو اور نہ ہی (اپنے آپ کو کمزور سمجھتے ہوئے) صلح کی درخواست کرو۔ آخر کار تم ہی غالب رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہیں اور وہ تمہارے اعمال کے (اجر میں) کبھی کمی نہیں فرمائیں گے۔ دنیا کی زندگی (جس کی دلفریبیوں میں کھوئے ہوئے ہو) یہ تو محض ایک کھیل تماشا ہے، لیکن اگر تم (اس میں) ایمان لاکر (اللہ کی) نافرمانی سے بچتے رہو تو اللہ تمہیں تمہارے اعمال کے (بھرپور) بدلے عطا فرمائیں گے۔ وہ (کبھی تم سے تمہارے (سارے) مال (اپنے راستے میں) خرچ کرنے کے لئے نہیں کہتے۔ لیکن اگر وہ تم سے (سارا) مال مانگ بھی لیں اور اصرار کے ساتھ مانگیں (تو وہ حق بجانب ہیں کیونکہ انہی نے تمہیں یہ مال عطا فرمائے ہیں) تو تم کنجوسی کرو گے، پھر وہ (اس معاملے میں) تمہاری بدنیتی ظاہر فرمائیں گے.......... کیا تم ہی نہیں ہو کہ تمہیں (اپنی مرضی وخوش دلی سے) اللہ کے راستے میں (مال) خرچ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو تم میں سے کئی لوگ ایسے ہیں جو کنجوسی کر جاتے ہیں۔ حالانکہ جو شخص بھی کنجوسی کرتا ہے اس کنجوسی کرنے کا اُسے ہی نقصان ہے، ورنہ اللہ تو (کسی کے) محتاج نہیں بلکہ تم لوگ ہی (ان کے) محتاج ہو۔ یاد رکھو، اگر تم (اللہ کے احکام سے) منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئیں گے جو تمہاری طرح (کنجوس اور نافرمان) نہیں ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿٢﴾ وَّ
يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿٥﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ
عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿٨﴾
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
ع ٩ عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

باب:۴۸ (مدنی) الفتح (صلح حدیبیہ) آیات: ۲۹ رکوع: ۴

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

صلح حدیبیہ: اسلام کی واضح وعظیم کامیابی (اے پیغمبرؐ! صلح حدیبیہ کے ذریعے) ہم نے آپ کے لئے واضح کامیابیوں کے راستے کھول دیئے ہیں .... وہ یہ کہ اللہ آپؐ کے اگلے پچھلے (سب) گناہ معاف فرمائیں گے، آپ پر اپنے (دین کی) نعمت مکمل کریں گے، آپ کو (ہمیشہ) سیدھے راستے پر گامزن رکھیں گے اور (سب سے بڑھ کر) یہ کہ (دین کے غلبے کے لئے) اللہ آپ کی بھر پور مدد فرمائیں گے (دراصل) انہی نے (صلح کی سخت شرائط پر پریشان) مسلمانوں کے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب فرمایا تاکہ ان کے (پہلے) ایمانوں کے ساتھ ساتھ (ان میں) مزید ایمان (ویقین) کا اضافہ ہو جائے کیونکہ آسمانوں و زمین کے سب لشکر انہی کے (تابع) ہیں (وہ انہیں جدھر چاہیں پھیر دیں) یاد رکھو، اللہ سب حالات کو جاننے والے اور (اپنے تمام معاملات کو) حکمت و دانائی سے انجام دینے والے ہیں۔

مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری وہ لازماً مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ معاف فرما کر انہیں ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جن کے (درختوں کے) نیچے (مختلف قسم کی) نہریں بہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ وہاں (عیش ومزے سے) رہیں گے۔ یاد رکھو، اللہ کے ہاں (کسی انسان کی) یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

منافقوں، مشرکوں کو دنیا و آخرت میں سخت سزا کی دھمکی یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ منافق مردوں، منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سخت سزا دیں گے کیونکہ وہ اُن کے بارے میں بُرے بُرے خیالات رکھتے ہیں۔ (مسلمانوں کے متعلق جس بری گردش کے منتظر تھے) اب وہ خود (اُس) بری گردش میں پھنس چکے ہیں۔ چونکہ اللہ ان سے سخت ناراض ہیں، اس لئے ان پر لعنت بھیج رہے ہیں اور ان (کی سزا) کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے جو بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ یاد رکھو آسمانوں وزمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں (وہ انہیں جدھر چاہیں، پھینک دیں) وہ (ہر معاملے میں) صاحب اختیار اور (اُسے پوری) حکمت و دانائی سے نپٹانے والے ہیں۔

آپؐ کا فریضہ .... دنیا میں حق کی نمائندگی (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ کو (دنیا میں اسلام کا) نمائندہ، (ماننے والوں کو) خوش خبری دینے والا اور (نہ ماننے والوں کو بُرے انجام سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے (لوگو!) اللہ اور ان کے رسولؐ (کی باتوں) کو مانو، ان (کے دین) کی مدد کرو، ان کا ادب و احترام کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہو۔

جہاد کے لئے خصوصی بیعت (اے پیغمبر! حدیبیہ کے مقام پر) جو لوگ آپؐ سے (مرتے دم تک جہاد کی) بیعت کر رہے تھے، وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ تھا۔ یاد رکھو، اب جو شخص اس اقرار (و بیعت) کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ خود اپنا ہی نقصان کرے گا اور جو کوئی اُس وعدے (و بیعت) کو پورا کرے گا، جو اُس نے اللہ سے کر رکھا ہے، تو وہ اُسے بہت بڑے اجر و انعام سے نوازیں گے۔

جہاد سے جی چرانے والوں کا پسندیدہ بہانہ .... مال اور اہل وعیال میں مصروفیت (اے پیغمبر! حدیبیہ جانے سے) پیچھے رہ جانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾
قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾
لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

عرب کے دیہاتی لوگ اب (بہانہ بناتے ہوئے) آپؐ سے عرض کریں گے کہ (دراصل ہم اپنے مالوں اور بال بچوں میں (ایسے) مصروف ہو گئے (کہ آپ کے ساتھ نہ جا سکے)، اس لئے آپ ہمارے لئے (اللہ سے) معافی کی درخواست فرمائیں (حالانکہ) یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ بات کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ (اے پیغمبر!) آپؐ انہیں بتائیں کہ تمہارے متعلق اللہ کے فیصلے کو اگر وہ تمہیں (تمہاری غلط بیانی پر) سزا دینا چاہیں یا تمہاری (سچائی پر) تمہیں نوازنا چاہیں تو کون روک سکتا ہے؟ اللہ تو تمہاری سب کرتوتوں سے واقف ہیں۔ (اصل بات وہ نہیں، جو تم کہہ رہے ہو) بلکہ تمہارا خیال تو یہ تھا کہ اب پیغمبرؐ اور (ان کے ساتھی) مسلمان کبھی اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہیں آئیں گے (قریش انہیں وہیں ختم کر دیں گے)۔ یہ خیال تمہارے دلوں میں ایسا جم گیا تھا کہ تم نے اور بھی برے برے خیالات شروع کر دیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم انتہائی بد باطن لوگ ہو۔ یاد رکھو، جو لوگ بھی اللہ اور اُن کے رسولؐ (کی باتوں) کو نہیں مان رہے، ایسے بے ایمانوں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ آسمانوں و زمین اللہ کی سلطنت ہیں (ان میں) وہ جسے (فرمانبرداری کرنے پر) چاہیں معاف فرمائیں اور جسے (نافرمانی پر) چاہیں سزا دیں۔ لیکن وہ (توبہ تائب ہونے والوں کو) بے حد معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔

منافقین......مال و دولت کے لالچی اب جب آپ لوگ اموال غنیمت حاصل کرنے کے لئے (خیبر) جائیں گے تو یہ (حدیبیہ سے) پیچھے رہنے والے کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دیں کہ ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ یہ بے وقوف) اللہ کے (اس) فرمان کو (کہ خیبر کا مال حدیبیہ جانے والوں کے لے مخصوص ہے) بدلنا چاہتے ہیں۔ (چنانچہ اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتا دیں کہ اللہ نے ہمیں پہلے ہی حکم دے رکھا ہے کہ تم لوگ ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ اس پر وہ کہیں گے کہ تم ہم سے حسد رکھتے ہو (اس لئے ہمیں ساتھ نہیں لے جا رہے) حقیقت یہ ہے کہ ان (بچاروں) کی سمجھ ہی کم ہے۔

جہاد سے جی چرانے والوں کو دردناک سزا ان (حدیبیہ سے) پیچھے رہنے والے دیہاتیوں کو بتا دیں کہ تمہیں عنقریب ایسے سخت جنگ جو لوگوں سے (جہاد کے لئے) بلایا جائے گا جن سے تمہیں لڑنا پڑے گا یا (ہوسکتا ہے کہ تمہاری تیاری و قوت دیکھ کر خود ہی) وہ مسلمان ہو جائیں۔ بہر حال اگر حکم مانو گے تو اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے، لیکن اگر (جہاد سے) منہ پھیرو گے جیسے پہلے (حدیبیہ سے) منہ پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں دردناک سزا دیں گے۔

صرف معذور لوگوں کو جہاد سے رخصت (ہاں) اندھے پر کوئی گناہ نہیں، نہ ہی لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ ہی بیمار پر کوئی گناہ ہے (کہ اگر یہ لوگ جہاد میں شریک نہ ہوسکیں) یاد رکھو، جو شخص بھی اللہ اور ان کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا تو اللہ اُسے ایسے باغوں میں داخل فرمائیں گے جہاں (مختلف قسم کی) نہریں جاری ہیں۔

الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّأْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ
اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ
لَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا أَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ أَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ
مَّعَرَّةٌ ۢبِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لیکن جو شخص (ان کے احکام سے) منہ موڑے گا تو اُسے دردناک سزا دیں گے۔

اللہ اُن لوگوں سے خوش ہیں، جو ہر وقت ان کی راہ میں لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں (اے پیغمبر!) اللہ یقیناً ان مسلمانوں سے راضی وخوش ہیں جو (حدیبیہ میں) آپ سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے کیونکہ وہ ان کے دلوں کے خلوص و وفا داری کو (خوب) جانتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے انہیں سکون و اطمینان عطا فرمایا اور انہیں بطور جزاو انعام ایک فوری فتح (خیبر) سے نواز دیا جس سے وہ بہت سا مال غنیمت حاصل کریں گے۔ بہر حال اللہ (ہر معاملے میں) صاحب اختیار اور (اُسے) حکمت و دانائی (سے انجام دینے) والے ہیں۔ اللہ (ویسے بھی) آپ لوگوں کو بہت سے اموال غنیمت عطا کرنے کا وعدہ فرما چکے ہیں جن میں سے ایک یہ (خیبر والا مال) تمہیں فوری طور پر عطا فرما رہے ہیں۔ اسی لئے ان (یہودی) لوگوں کے ہاتھ (انہوں نے) تمہارے خلاف (لڑنے سے) روکے ہوئے ہیں تاکہ مسلمانوں کے لئے (اللہ کی قدرت و مدد کا) ایک نمونہ (دنیا کے) سامنے آجائے اور (یہ ثابت ہو جائے کہ) وہ تمہیں (دین کے) صحیح راستے پر چلا رہے ہیں۔ وہ تمہیں عنقریب ایک دوسری فتح (مکہ) سے بھی نوازیں گے، جو فی الحال تمہارے اختیار میں نہیں ہے لیکن وہ اللہ کے اختیار میں ہے کیونکہ اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔

صلح (حدیبیہ) میں خاص حکمت اگر یہ (مکہ کے) کافر آپ لوگوں سے (صلح کی بجائے) لڑ پڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے۔ پھر انہیں (شکست سے بچانے کے لئے) کوئی حامی و مددگار نہ ملتا۔ (کافروں کی ذلت و رسوائی) اللہ کا طریق کار ہے جو شروع سے ہی چلا آ رہا ہے۔ یقیناً (اے پیغمبر!) آپ اللہ کے اس طریق کار میں کبھی کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔ ان (کے ۸۰ آدمیوں کے مسلح جتھے) پر تمہارے قبضے کے باوجود اللہ نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان (کے ساتھ لڑائی) سے روک دیئے۔ اللہ تو تمہاری (ساری) کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ حالانکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے (سچے دین کا) انکار کرتے ہوئے تمہیں مسجد حرام (جانے) سے روکا تھا اور قربانی کے جانوروں کو ان کے (ذبح کے) مقام پر جانے میں رکاوٹ بنے تھے۔ لیکن اگر (مکہ شہر میں) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کا تمہیں علم نہیں تھا (کہ لڑائی کی صورت میں) تم ان کو بھی (کافروں کے ساتھ) کچل ڈالو گے، پھر بے خبری میں ایسا کر گزرنے پر تمہیں ان کے بارے میں پریشانی و ندامت ہوگی (تو لڑائی ہونے دی جاتی، مگر فریقین میں صلح کروا دی گئی) تاکہ (ان دوران) اللہ (ان میں سے) جن جن کو چاہتے ہیں اپنی رحمت (بھرے دین اسلام) میں داخل فرما لیں۔ لیکن اگر مسلمان (کافروں سے) کہیں الگ تھلگ ہوتے تو ہم ان (مکہ کے) کافروں کو (تمہارے ساتھ لڑائی کے ذریعے) دردناک سزا دیتے کیونکہ ان بے ایمانوں نے (اُس موقع پر)

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ ع
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ ع ١٥
فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع ٤ ١٢

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اپنے بھرپور ولی تعصب (اور اپنی پرانی) جاہلانہ ہٹ دھرمی کا خوب مظاہرہ کیا تھا لیکن اللہ نے اپنے پیغمبرؐ اور مسلمانوں کو اپنی طرف سے خصوصی تحمل عطا فرمایا اور انہیں (اپنے) شیوہ فرمانبرداری پر قائم رکھا۔ واقعی یہ لوگ اسی لائق اور اسی کے حق دار تھے۔ (کوئی مانے، نہ مانے) اللہ تو ہر ہر بات کو جانتے ہیں۔

آپؐ سچے، آپؐ کا خواب سچا، آپؐ کا دین سچا (صلح حدیبیہ ابتدا ہے، اب اگلے سال) اللہ اپنے پیغمبر کے خواب کو واقعتاً سچ کر دکھائیں گے کہ تم (مسلمان) ضرور اللہ کی مرضی کے مطابق پورے امن وسکون سے (عمرہ کے لئے) مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ (احرام اتارنے کے بعد تم میں سے کئی) اپنے سر منڈائیں گے اور کئی اپنے بال کٹوائیں گے۔ (یہ کام کرتے وقت) تمہیں کسی قسم کا ڈر خوف نہیں ہوگا۔ چونکہ اللہ تو اس بات کو جانتے تھے اور تمہیں (اس کا) علم نہیں تھا۔ (اس لئے تم اس سال عمرہ نہ ہونے پر پریشان تھے) بہرحال اب اس کے علاوہ یہ (حدیبیہ والی) فتح تمہیں پہلے عطا کر دی ہے۔

آپؐ کے صحابہؓ...... لہلہاتی فصل (اچھی طرح سمجھ لو کہ) انہی (اللہ) نے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کرائی ہے) اپنے رسول (حضرت محمدؐ) کو (دنیا کی) صحیح رہنمائی کے لئے سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب رکھا جائے۔ اس سلسلے میں بطور گواہ اللہ ہی کافی ہیں۔ یاد رکھو، محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے (پیغمبرؐ) ہیں، جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں انتہائی سخت ہیں (لیکن) آپس میں بڑے رحمدل ہیں۔ آپ انہیں دیکھیں گے تو رکوع کرتے ہوئے (اور) سجدے کرتے ہوئے (دیکھیں گے) گویا وہ (ہر وقت) اللہ کی مہربانی اور خوشنودی کے طلب گار ہیں۔ ان کے چہروں پر بھی سجدوں کے نشانات نمایاں ہیں۔ ان کی یہی پہچان تورات میں ذکر ہوئی ہے، ان کی یہی مثال انجیل میں بیان ہوئی ہے کہ جیسے فصل ہے جو (پہلے) کونپل نکالتی ہے، پھر (تھوڑی سی) مضبوط ہوتی ہے، پھر (آہستہ آہستہ) موٹی ہو جاتی ہے۔ آخر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو کر (اپنے) کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے لیکن (مخالف) بے ایمان (ان پھلنے پھولنے والے پودوں کو دیکھ کر) جلتے ہیں۔ یاد رکھو، ان (صحابہؓ) میں سے جو (بھی سچے دل سے) ایمان لا کر نیک کام کر رہے ہیں، اللہ نے ان سے (گناہوں کی) معافی اور بہت بڑے اجر وانعام کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

باب:۴۹ (مدنی) | الحجرات (آپؐ کے گھر) | آیات: ۱۸ رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ اور ان کے رسولؐ کا ادب واحترام ...... قرآن وسنت کی پیروی مسلمانو! (کسی معاملے میں بھی) اللہ اور اُن کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ (کی نافرمانی کے برے انجام) سے ڈرتے رہو۔

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ
لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ
وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى
تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ
الْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦ لا فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑧ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ
تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑨ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

یقین رکھو کہ وہ (تمہاری سب باتیں) سنتے اور (تمہاری سب حرکات کو) جانتے ہیں۔

آپ کی مجلس کے آداب مسلمانو! بات کرتے وقت (کبھی) اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ جس طرح تم ایک دوسرے سے اونچی اونچی آواز میں باتیں کیا کرتے ہو، اس طرح ان سے بلند آواز میں باتیں مت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی کی وجہ سے تمہارے (سب) اعمال ضائع ہو جائیں۔ یاد رکھو، جو لوگ اللہ کے پیغمبر کے سامنے (صحیح ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہوئے) اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں اللہ نے ان لوگوں کے دل اپنی فرمانبرداری کے لئے مخصوص فرما لئے ہیں، ان کے لئے (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور بہت بڑا اجر و انعام ہے۔

آپ کو نام لے کر دُور سے بلانے کی ممانعت (اے پیغمبرؐ!) جو لوگ آپ کو (آپؐ کے) گھروں کے باہر سے آوازیں دے دے کر (باہر) بلاتے ہیں ان میں سے زیادہ تر بے عقل و بے وقوف ہیں۔ اگر یہ لوگ صبر سے کام لیں یہاں تک کہ آپؐ خود (گھر سے) نکل کر ان کے پاس آئیں تو ان کے لئے یہ (ہر لحاظ سے) بہتر ہو۔ (اگر یہ اپنے رویے کی اصلاح کر لیں تو) اللہ (انہیں) معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔

خبروں کی تحقیق کا حکم مسلمانو! اگر کوئی بدکردار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی (اچھی طرح) تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بغیر صورت حال معلوم کئے کسی قوم پر چڑھ دوڑو، بعد میں (اصل صورت حال معلوم ہونے پر) تمہیں اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ تم میں اللہ کے رسولؐ موجود ہیں۔ اگر وہ زیادہ تر معاملات میں تمہاری رائے پر عمل کرتے رہیں تو لازماً تم کسی نہ کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔ مگر (تم لوگوں پر) اللہ کا انتہائی فضل و احسان ہے کہ انہوں نے تمہیں ایمان کی محبت سے سرشار فرما کر اسے تمہارے لئے دل پسند اور کفر، نافرمانی اور گناہ کو تمہارے لئے قابل نفرت بنا دیا ہے۔ ایسے ہی لوگ صحیح راستے پر چلا کرتے ہیں۔ اللہ تو (لوگوں کے سب حالات کو) جاننے والے اور (انہیں) حکمت و دانائی (سے ان کے انجام تک پہنچانے) والے ہیں۔

مسلمانوں میں عدل و انصاف سے صلح کرانے کا حکم یاد رکھو، اگر (کبھی) مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان دونوں (گروہوں) کے درمیان (ضرور) صلح کراؤ۔ لیکن اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (گروہ) زیادتی کر رہا ہے تم (سب) اس کے خلاف لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرلے۔ چنانچہ اگر وہ (واقعی رجوع) کرے تو اُن کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو (اور اس معاملے میں) ٹھیک انصاف کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مسلمان (آپس میں)

إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ ع
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى أَنْ يَّكُونُوا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى أَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا
تَلْمِزُوٓا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ
بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿١١﴾ يٰٓأَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ
وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ
شُعُوبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوا ۭ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ ۭ إِنَّ
اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ
قُولُوٓا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۭ وَإِنْ تُطِيعُوا
اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۭ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا
وَجٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۭ أُولٰٓئِكَ هُمُ
الصّٰدِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللّٰهَ بِدِينِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے اپنے (ان) بھائیوں کے درمیان (رنجش ولڑائی کی صورت میں) صلح صفائی کراتے رہا کرو۔ اور (آپس کے بگاڑ کے نتیجے میں) اللہ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر (ان کی طرف سے ہمیشہ) مہربانی ہوتی رہے۔

ایک دوسرے کا مذاق اڑانے کی ممانعت مسلمانو! (تم میں سے) نہ مرد . . . دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ (جن کا وہ مذاق اڑاتے ہیں، اللہ کے ہاں) وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں ایک دوسری کا (مذاق اڑائیں) ہوسکتا ہے کہ (جن کا وہ مذاق اڑا رہی ہیں اللہ کے ہاں) وہ ان سے اچھی ہوں۔

طعن وتشنیع، بدزبانی، عیب جوئی اور چغل خوری کی ممانعت اسی طرح نہ ایک دوسرے کو طعن وتشنیع کرو اور نہ ہی (چڑانے کے لئے) ایک دوسرے کے برُے نام رکھو، ایمان لانے کے بعد ایسی بدزبانی بہت ہی بے ہودہ حرکت ہے۔ چنانچہ ایسی حرکتوں سے باز نہ آنے والے پرلے درجے کے بدکردار ہیں (جنہیں سزا مل کر رہے گی)۔ مسلمانو! (ایک دوسرے کے متعلق) بہت زیادہ شکوک وشبہات اور بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ کئی شک و بدگمانیاں صریح گناہ ہیں۔ اسی طرح کسی (کو بدنام و ذلیل کرنے کے لئے اس) کے عیبوں کی تلاش نہ کرو، نہ ہی تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی اس کی عدم موجودگی میں برائی بیان کرے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ لازماً تمہیں اس سے گھن آئے گی۔ اس لئے (ان برائیوں کو چھوڑ کر) اللہ (کی سزا) سے بچو۔ یقیناً اللہ توبہ قبول فرمانے والے، مہربان ہیں۔

عزت وشرف کا معیار......... اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری لوگو! (شروع میں) ہم نے تمہیں ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حواؑ) سے پیدا فرمایا تھا بعد میں (تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے) تمہاری پہچان کے لئے ہم نے تمہیں مختلف قبیلے اور برادریاں بنا دیا، ورنہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز شخص وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ (اللہ اور ان کے رسولؐ کی) فرمانبرداری کرتا ہے۔ یاد رکھو، اللہ (سب کچھ) جاننے والے، (سب کے حالات سے) باخبر ہیں۔

اسلام اور ایمان میں فرق عرب کے (دیہاتی) لوگ کہتے ہیں: ''ہم (بھی) ایمان لا چکے ہیں۔'' آپؐ ان سے کہہ دیں: ''تم (ابھی) ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہہ سکتے ہو کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں کیونکہ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ہاں، اگر اللہ اور اُن کے رسولؐ کی (مسلسل) فرمانبرداری کرتے رہو، تو اللہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں کوئی کمی نہیں فرمائیں گے۔ وہ یقیناً بہت ہی درگزر فرمانے والے، مہربان ہیں۔ اصل مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور ان کے رسولؐ کو مان کر پھر (کبھی ان کی باتوں میں) شک نہیں کرتے بلکہ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ (اپنے دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔

قبول اسلام، اللہ کا احسان (اے پیغمبرؐ! ایمان کے ان دعویداروں سے) پوچھیں: کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تو آسمانوں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ
اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ
هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿١﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ
عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ
فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿٥﴾ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ
زَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿٦﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٨﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا
لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

و زمین کی سب باتوں کو جانتے ہیں۔انہیں تو ہر ہر چیز کا علم ہے۔ یہ لوگ اب آپؐ پر احسان دھرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ انہیں بتائیں کہ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ دھرو بلکہ اللہ نے تم لوگوں پر احسان فرمایا ہے کہ (انہوں نے) تمہاری ایمان کی طرف رہنمائی فرمائی ہے (وہ بھی اس شرط پر کہ) اگر تم واقعی اسلام لانے میں سچے ہو۔ اللہ تو آسمانوں و زمین کی سب پوشیدہ باتوں سے واقف ہیں علاوہ تمہاری سب کرتوتوں کو (بغور) دیکھ رہے ہیں۔

باب: ۵۰ (مکیّ) سورہ قٓ آیات: ۴۵ رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت پر کفار کا اعتراض قاف۔ یہ عظیم الشان قرآن گواہ ہے (کہ تم لوگ ضرور قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے) لیکن لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے کہ ان کے پاس انہی میں سے (اس کے بارے میں) آگاہ کرنے والا آچکا ہے۔ چنانچہ کافر ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں (یار!) بڑی عجیب بات ہے! کیا جب ہم مر کر مٹی خاک ہو جائیں گے (تو ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا)؟ (بھئی!) یہ دوبارہ زندگی (عقل سے) بہت دور کی بات ہے! (ہم نہیں مانتے)۔

اعتراض کے جوابات

علمی جواب مٹی (مُردوں کے جسموں میں سے) جو کچھ بھی گھٹاتی (کھاتی) ہے، ہمیں (ذاتی طور پر) اس کا پورا پورا علم ہے۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب میں یہ سب کچھ (لکھا ہوا موجود) محفوظ (بھی) ہے۔ (اس علم و ریکارڈ کی روشنی میں جسمانی ذرات کو اکٹھا کرکے انسانی شکل دے کر زندہ کرنا کونسا مشکل ہے؟) لیکن یہ لوگ (آپؐ اور قرآن کے متعلق) ایک فضول بحث میں الجھ کر اپنے پاس آئی ہوئی حقیقت کو جھٹلا رہے ہیں۔

عقلی جواب کیا یہ لوگ اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھ رہے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا، سجایا ہے؟ اس میں کوئی شگاف (دراڑ) نہیں۔ ہم نے ہی زمین کو پھیلایا، اس میں بڑے بڑے مضبوط پہاڑ جما دیئے۔ اس میں ہر طرح کی خوبصورت نباتات اگائیں تاکہ ہماری طرف رجوع رکھنے والے تمام بندے (ہماری قدرت کے نظارے) دیکھیں اور نصیحت پکڑیں۔ نیز ہم ہی بندوں کو وسائل زندگی مہیا کرنے کے لئے آسمان سے بابرکت پانی برسا کر اس کے ذریعے باغات، (پکنے) کٹنے والی فصلیں اور تہ بہ تہ خوشوں والے کھجور کے اونچے اونچے درخت اگاتے ہیں اور اسی (پانی کے) ذریعے ہم مردہ زمین کو زندہ فرماتے ہیں۔ اسی طرح (ایک روز تم زمین سے زندہ ہو کر) نکل کھڑے ہوگے۔

نقلی جواب ان لوگوں سے پہلے بھی

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ ۝١٣ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
وَعِيْدِ ۝١٤ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ۝١٥ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ ع ١ ١٥ ١٥
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ
الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ
مِنْهُ تَحِيْدُ ۝١٩ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝٢٠ وَجَآءَتْ كُلُّ
نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝٢١ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝٢٢ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ
هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝٢٣ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝٢٤ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝٢٥ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝٢٦ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ
ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝٢٧ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
بِالْوَعِيْدِ ۝٢٨ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝٢٩ يَوْمَ ع ٢ ١٤ ١٦
نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝٣٠ وَاُزْلِفَتِ

قوم نوحؑ، کنوئیں والوں، ثمود، عاد، فرعون، قوم لوطؑ جنگل کے رہنے والوں اور قوم تبع نے (ہماری آخرت کی باتوں کو) جھٹلایا۔ ان میں سے ہر ایک نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھوٹا قرار دیا آخر میری سزا کا فیصلہ ان پر نافذ ہوگیا (اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے)۔

قدرتی جواب کیا ہم (مخلوقات کو) پہلی مرتبہ پیدا فرما کر (ایسے) تھک چکے ہیں (کہ قیامت کے روز انہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکیں گے)؟ نہیں، دراصل انہیں (اپنے) دوبارہ پیدا ہونے میں ہی شک ہے (حالانکہ اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں)۔

حقیقت حال ہم نے ہی انسان کو پیدا فرمایا ہے اور ہم ہی جانتے ہیں کہ اس کے دل میں کیا کیا خیالات آتے ہیں۔ اصل میں ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ ویسے بھی (ہر وقت) دو (اعمال) لکھنے والے (فرشتے) اس کے دائیں بائیں بیٹھے (اس کے اعمال) لکھتے رہتے ہیں۔ وہ جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے تو ایک (رپورٹ) لکھنے والا بالکل تیار (بیٹھا) ہوتا ہے۔ آخر حقیقت کھولنے کے لئے (ایک روز) موت کی بے ہوشی (اُسے آلیتی ہے (تو کہا جاتا ہے) یہی ہے وہ (حقیقت) جس سے بھاگا کرتا تھا۔ پھر جب (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا تو یہی وہ دن ہوگا جس سے (لوگوں کو دنیا میں) ڈرایا جاتا تھا۔ چنانچہ (اس دن) ہر شخص اس طرح (میدان حشر میں) آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ اس کو پیچھے سے) ہانکنے، چلانے والا اور ایک (آگے) گواہی دینے والا ہوگا۔ (اُسے کہا جائے گا کہ) چونکہ تم اس (حقیقت) سے (اب تک) غافل تھے اس لئے اب ہم نے تمہاری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمہاری نظر خوب تیز ہے۔

آخرت کے منکر کا انجام اتنے میں اس کا (گواہ) ساتھی (اللہ سے) عرض کرے گا: ''(جناب!) میرے پاس اس کا یہ اعمال نامہ ہے۔'' (چنانچہ اس کی روشنی میں دونوں فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) ''ہر بے ایمان، حق کے مخالف، نیک کاموں سے روکنے والے، (اللہ کی) حدود توڑنے والے اور شکی مزاج کو جہنم میں پھینک دو کیونکہ اس نے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم و معبود سمجھ رکھے تھے، اس لئے اسے سخت عذاب میں جھونکو۔'' (اس پر) اس کا (شیطان) ساتھی (سزا سے بچنے کے لئے اللہ سے) عرض کرے گا: ''ہمارے پروردگار! مَیں نے اسے گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی انتہائی گمراہی میں بتلا تھا۔'' ارشاد ہوگا: ''میرے سامنے مت جھگڑو، مَیں نے پہلے ہی تمہیں بُرے انجام سے آگاہ کر دیا تھا۔ میرے ہاں (طے شدہ) بات بدلا نہیں کرتی اور نہ مَیں بندوں پر ظلم کرتا ہوں۔''

دوزخ سے سوال، جواب اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے: کیا تو (دوزخیوں سے) بھر چکی''؟ وہ عرض کرے گی: ''کوئی اور بھی ہیں؟''

آخرت کو ماننے والوں کا انجام

اُدھر جنت

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ
حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿٣٣﴾
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ
يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ
يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ
الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ
وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

اللہ کے فرمانبرداروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی۔ (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ (جنت) جس کا وعدہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے اور (ان کے احکام کی) پابندی کرنے والے ہر شخص سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا۔ (چنانچہ) جو لوگ (دنیا میں) مہربان (اللہ) سے بغیر دیکھے ڈرتے رہے اور خلوص بھرا دل لے کر (آخرت میں) حاضر ہوگئے (انہیں حکم ہوگا کہ) تم (امن و) سلامتی کے ساتھ اس (جنت) میں داخل ہو جاؤ۔ یہی (تمہارے) ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ انہیں وہاں جو چاہیں گے ملے گا بلکہ ہمارے پاس (ان کے لئے) اور بھی (بہت کچھ) ہے۔

قیامت کے منکر سزا سے نہیں بچ سکتے یاد ہے (قیامت کے انکار پر) ہم نے ان (مکہ والوں) سے پہلے کتنی قومیں تباہ کیں جو قوت و طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر تھیں۔ پھر (ہمارا عذاب دیکھ کر نجات کے لئے) شہروں میں بھاگتے پھرے کہ ہے کوئی بچاؤ کی صورت؟ (مگر کہاں) یقیناً ان (کے واقعات) میں ہر اُس شخص کے لئے پوری نصیحت ہے جس کا دل (زندہ) ہے یا بات توجہ سے سنتا ہے اور اس کا (دماغ) حاضر ہے۔

قیامت کا آنا یقینی ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان (مخلوقات و موجودات) ہیں (انہیں) چھ دنوں میں پیدا فرمایا، مگر ہمیں کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ بہر حال (اے پیغمبر!) آپ ان (کافروں) کی (الٹی سیدھی) باتوں پر صبر کرنے کے ساتھ ساتھ سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح بیان کیا کریں نیز رات کو اور ہر نماز کے بعد بھی ان کی تسبیح کرتے رہیں۔ (کیونکہ موت کے بعد کے) دن تو آپ (دوبارہ زندگی کا) اعلان کرنے والے (فرشتے اسرافیل) کا زور دار اعلان ہی سنیں گے۔ یہی (ان کے قبروں سے) نکلنے کا دن ہے۔ (اس روز سب کو یقین آ جائے گا کہ) واقعی ہم ہی زندگی عطا کرتے ہیں، ہم ہی موت دیتے ہیں اور (اب سب) ہمارے پاس ہی واپس آ رہے ہیں۔ اس روز زمین ان (کے اوپر) سے ہٹ جائے گی اور وہ تیزی سے نکل کھڑے ہوں گے۔ اس طرح (انہیں) اکٹھے کر لینا ہمارے لئے انتہائی آسان ہوگا۔

قیامت کے منکروں کی پروا نہ کریں ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ (منکرین قیامت) کیا کیا بکتے ہیں۔ بہر حال آپ ان سے زبردستی (اپنی بات) منوانے والے تو نہیں۔ بلکہ جو لوگ میرے (عذاب کے) وعدے سے ڈرتے ہیں آپ انہیں قرآن کے ذریعے سمجھاتے رہیں۔

باب:۵۱ (مکیّ ۲) | ذاریات (تیز ہوائیں) | آیات:۶۰ رکوع:۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت کے منکر اپنے انکار کی سزا پائیں گے گرد و غبار اڑانے والی، (پانی و بادلوں کا) بوجھ اٹھانے والی ٹھنڈی، ٹھنڈی، نرم نرم چلنے (راحت و سکون بخشنے) والی اور بارش کو (جگہ جگہ) تقسیم کرنے والی (یہ سب) ہوائیں (اس حقیقت کی) گواہ ہیں

أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ
أُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُونَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾
يَسْئَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾
ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ﴿١٥﴾ اٰخِذِينَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿١٦﴾ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَ
بِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾
وَفِي الْأَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾
وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهٗ
لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ﴿٢٣﴾ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ
الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ ﴿٢٥﴾
فَرَاغَ إِلٰٓى أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗٓ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا
تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهٗ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ
عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

کہ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ بالکل سچا ہے اور یہ کہ (اعمال کی) جزا و سزا (تمہیں) ضرور مل کر رہے گی۔ اسی طرح (فرشتوں کے) راستوں والا (خوبصورت) آسمان گواہ ہے کہ تم لوگ (آخرت کے بارے میں خواہ مخواہ) اختلافی باتیں کر رہے ہو حالانکہ اسے ماننے سے صرف وہی لوگ انکاری ہیں جن کے عقل و دماغ الٹے ہو چکے ہیں۔ خود رائے، قیاس و گمان کے گھوڑے دوڑانے والے تباہ و ہلاک ہوں گے جو (اللہ کو) بھول کر جہالت میں بھٹک رہے ہیں۔ (یہی لوگ شرارت سے) پوچھتے ہیں کہ (اچھا، اعمال کے) بدلے کا دن کب آئے گا؟ (انہیں بتائیں) جب (اس کے) منکرین آگ میں الٹے سیدھے (کباب کی طرح) جلائے جائیں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) چکھو، اپنی شرارتوں کے مزے۔ یہی ہے (وہ آگ) جس کے لئے تم جلدی کیا کرتے تھے۔

قیامت کو ماننے والے جنت میں مزے کریں گے ان کے برعکس، (قیامت کے عذاب سے) ڈرنے والے (جنت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش و مزے سے) ہوں گے۔ ان کے پروردگار (اللہ تعالیٰ) جو انہیں عطا فرمائیں گے، وہ (خوشی خوشی) لیتے رہیں گے۔ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) نیک کردار تھے۔ راتوں کو (قیامت کے خوف کی وجہ سے) کم ہی سوتے تھے اور صبح کے اوقات میں (بھی پروردگار سے اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے۔ ان کے مالوں میں محتاجوں اور ضرورت مندوں کا حصہ ہوا کرتا تھا۔

اللہ قیامت اپنی قدرت سے اس طرح لائیں گے جس طرح تم اُن کی قدرت سے باتیں کرتے ہو یاد رکھو، یقین کرنے والوں کے لئے تو دنیا میں اور خود (اے انسانو!) تمہارے اپنے وجود میں (اللہ کی قدرت کی بے شمار) نشانیاں (و دلائل) موجود ہیں۔ کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہے؟ یاد رکھو، تمام وسائل زندگی اور وہ (قیامت) جس (کے لانے) کا تم سے وعدہ کر رہے ہیں (ہمارے پاس) آسمان میں موجود ہیں۔ اس لئے آسمان و زمین کے مالک و شہنشاہ کی قسم! (کہ یہ اعمال کے بدلے کا دن قیامت) ایسے ہی یقینی ہے جیسا تمہارا باتیں کرنا یقینی ہے۔

اللہ کی قدرت ...... بوڑھے بانجھ جوڑے کو اولاد عطا کرنا (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ نے ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا واقعہ سنا ہے؟ (واقعہ یہ ہے کہ) جب وہ (مہمان) ابراہیمؑ کے پاس آئے تو انہوں نے انہیں السلام علیکم کہا ابراہیم نے بھی (جواب میں) وعلیکم السلام فرمایا (لیکن دل میں کہنے لگے) کوئی ناواقف لوگ ہیں۔ پھر چپکے سے گھر گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آئے اور ان کے سامنے (کھانے کے لئے) پیش کر دیا۔ (نہ کھانے پر ابراہیمؑ نے) پوچھا: ''آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں؟'' چنانچہ (ان کے انکار پر) وہ دل ہی دل میں ان سے خوف زدہ ہو گئے۔ مہمانوں (نے ان کی یہ حالت دیکھ کر) کہا: ''آپ خوف زدہ نہ ہوں۔'' اور (ساتھ ہی) انہوں نے انہیں (ان کے ہاں) ایک صاحب علم بیٹا (پیدا ہونے) کی خوش خبری سنائی۔ یہ (خوش خبری) سن کر ان کی بیوی حیرت سے آگے بڑھی اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہنے لگی (اے ہائے! میں) بڑھیا، بانجھ (بچہ جنوں گی)! مہمان (فرشتے) بولے: (ہاں) آپ کے پروردگار نے ایسے ہی فرمایا ہے کیونکہ وہی (اس معاملے) کو اچھی طرح سمجھتے اور (اس کے متعلق) سب کچھ جانتے ہیں۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ
مُّجْرِمِیْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٣٥﴾
فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِیْهَآ اٰیَةً
لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِیْ مُوْسٰٓی اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰی
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰی بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾
فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِیْ عَادٍ اِذْ
اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ
اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ ﴿٤٣﴾
فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ
قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا ع ٢
لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٥١﴾
كَذٰلِكَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

نافرمان قوموں کو سزائیں

قومِ لوطؑ ابراہیمؑ نے پوچھا: ''اے (اللہ کے) سفیرو! کس مقصد کے لئے آپ کا آنا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم بدکار (لوطی) قوم پر آپ کے پروردگار کی طرف سے اینٹ نما پتھر جو نافرمان لوگوں (کی سزا) کے لئے مخصوص ہیں برسانے آئے ہیں۔'' پھر ہم نے (ان پر اینٹیں برسانے سے پہلے) مسلمانوں کو وہاں سے نکال لیا۔ ہماری نظر میں وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی (لوطؑ کا) گھرانہ تھا۔ اس کے بعد ہم نے (بستی کو الٹ کر، اس پر اینٹیں برسا برسا کر اللہ کے) دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے (تباہی کی ایک مستقل) نشانی چھوڑ دی۔

قومِ فرعون اس طرح موسیٰ کے واقعہ میں (بھی اللہ کی سزا کی نشانی ہے) جب ہم نے انہیں واضح دلائل کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا لیکن وہ اپنی (حکومت و) طاقت کے نشے میں اکڑ گیا اور کہنے لگا (میں نہیں مانتا) یہ (موسیٰ) یا تو جادوگر ہے یا (ویسے ہی) پاگل ہے۔ آخر ہم نے اُسے اس کے لشکروں سمیت پکڑ لیا اور دریا (نیل) میں پٹخ مارا اور وہ (ہمیشہ کے لئے) لعنتی وملعون ہوکر رہ گیا۔

قومِ عاد اسی طرح (قوم) عاد کے (تباہ ہونے) میں بھی (ہماری سزا کی نشانی ہے کہ) ہم نے ان پر ایسی تباہ کن ہوا چلائی جو جس چیز پر سے گزری اُسے چورا چورا کرتی چلی گئی۔

قومِ ثمود اسی طرح ثمود (قوم کی ہلاکت) میں بھی (ہمارے غضب کی نشانی ہے) جب انہیں بتایا گیا (کہ اگر نہیں مانتے تو) کچھ وقت تک مزے کر لو (پھر شامت آجائے گی) مگر اس تنبیہ (warning) کے باوجود انہوں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے انہیں (آسمانی) بجلی کے کڑاکے نے آدبوچا۔ پھر نہ تو (اس کے مقابلے میں) ٹھہر سکے اور نہ ہی (بھاگ کر) اپنے آپ کو بچا سکے۔

قومِ نوحؑ اور ان سے بھی (بہت) پہلے (ہم) قومِ نوحؑ (کو ہلاک کر چکے ہیں) وہ بھی انتہائی نافرمان لوگ تھے۔

نافرمانی پر قیامت تک آنے والے لوگوں کو سزا کی دھمکی چنانچہ یہ آسمان (جو تمہارے اوپر ہے) اسے ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ دیکھ لو، ہم کیسی قدرت رکھتے ہیں! اسی طرح یہ زمین (جو تمہارے نیچے ہے) اسے ہم نے بچھایا ہے۔ دیکھ نہیں رہے ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا فرمائے ہیں تا کہ تم (اللہ کی قوت وقدرت کو) سمجھو۔ اس لئے (اے پیغمبرؐ! لوگوں کو بتائیں کہ) دوڑ دوڑ کر اللہ کی طرف آؤ کہ میں تمہیں واضح طور پر (ان کی نافرمانی کے برے انجام سے) خبردار کرتا ہوں۔ نہ ہی اللہ کے ساتھ کبھی کوئی دوسرا حاکم ومعبود ٹھہراؤ ورنہ میں تمہیں صاف صاف (ان کے عذاب سے) ڈراتا ہوں۔ (اے پیغمبرؐ! جس طرح یہ لوگ آپ کو جادوگر اور پاگل قرار دے رہے ہیں) اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس بھی جب کوئی پیغمبر آیا تو انہوں نے بھی اُسے جادوگر یا

مَجۡنُوۡنٌ ۝٥٢ اَتَوَاصَوۡا بِهٖ ۚ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ۝٥٣ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَمَاۤ اَنۡتَ
بِمَلُوۡمٍ ۝٥٤ وَّذَكِّرۡ فَاِنَّ الذِّكۡرٰى تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٥٥ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ
وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ۝٥٦ مَاۤ اُرِيۡدُ مِنۡهُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّمَاۤ اُرِيۡدُ اَنۡ
يُّطۡعِمُوۡنِ ۝٥٧ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّةِ الۡمَتِيۡنُ ۝٥٨ فَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ
ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِهِمۡ فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ۝٥٩ فَوَيۡلٌ
لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ يَّوۡمِهِمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ۝٦٠ ع

سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ تِسۡعٌ — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

وَالطُّوۡرِ ۝١ وَكِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۝٢ فِىۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۝٣ وَّالۡبَيۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۝٤
وَالسَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۝٥ وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧
مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ۝٨ يَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۝٩ وَّتَسِيۡرُ الۡجِبَالُ سَيۡرًا ۝١٠
فَوَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝١١ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ خَوۡضٍ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝١٢ وقف لازم
يَوۡمَ يُدَعُّوۡنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ بِهَا
تُكَذِّبُوۡنَ ۝١٤ اَفَسِحۡرٌ هٰذَاۤ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝١٥ اِصۡلَوۡهَا فَاصۡبِرُوۡۤا
اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا ۚ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٦
اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّنَعِيۡمٍ ۝١٧ فٰكِهِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمۡ رَبُّهُمۡ ۚ وَ
وَقٰهُمۡ رَبُّهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝١٨ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓـئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ

پاگل ہی کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ (ایک دوسرے کو) یہی وصیت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ (لیکن نہیں) اصل میں یہ انتہائی سرکش لوگ ہیں۔ بہرحال آپ ان کی (ان باتوں کی بالکل) پروانہ کریں کیونکہ ان کے (کفر و انکار کے) آپ ذمہ دار نہیں۔ ہاں، انہیں سمجھاتے ضرور رہیں۔ اس لئے کہ سمجھانے کا (کسی اور کو نہ سہی) مسلمانوں کو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔

انسان کا مقصد زندگی.......... اللہ کی اطاعت و بندگی یاد رکھو، میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی اطاعت و بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ میں ان سے وسائل زندگی (کموانا) نہیں چاہتا اور نہ ہی چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں (پلائیں) بلکہ وسائل زندگی تو (خود) اللہ (انہیں) مہیا فرماتے ہیں (کیونکہ) وہ (ہر لحاظ سے) صاحب قوت و اختیار اور غیر متزلزل (ذات) ہیں۔ بہرحال، ان (مکہ والے) نافرمانوں کے ذمہ جرائم ہی جرائم ہیں جس طرح ان کے (پہلے مجرم) ساتھیوں کے جرائم تھے، اس لئے (بے شک یہ لوگ سزا کے لئے) جلدی نہ کریں (سزا تو انہیں مل کر رہے گی) لیکن (اصل) سزا ان بے ایمانوں کو اس (قیامت کے) دن ملے گی جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔

باب:۵۲ (مکی) طور (پہاڑ) آیات:۴۹ رکوع:۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آخرت کو جھٹلانے والے دوزخ کی آگ میں (اے پیغمبرؐ!) یہ طور (پہاڑ)، یہ کھلے اوراق میں لکھی ہوئی کتاب (قرآن کریم) یہ آباد گھر (خانہ کعبہ)، یہ اونچی چھت (آسمان) اور یہ ٹھاٹھیں، لہریں مارتے ہوئے سمندر (و دریا) اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ کے پروردگار کی سزا (آخرت میں) نافذ ہو کر رہے گی۔ کسی میں مجال نہیں کہ اسے ٹال سکے۔ جس روز یہ آسمان پھٹ کر گردوغبار بن جائے اور پہاڑ (روئی کی طرح) اڑتے پھریں تو (سمجھ لیں) اس دن (سچے دین کو) جھٹلانے والوں کی شامت آ گئی۔ جو لوگ (آج دنیا میں سچے دین کے خلاف) بے ہودہ باتوں میں مشغول ہیں اُس روز یہ دھکے مار مار کر دوزخ کی آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ بھی جادوگری ہے یا (ویسے ہی) تمہیں کچھ نظر نہیں آ رہا؟ (چلو) اس کے اندر داخل ہو جاؤ۔ اب (اسے) برداشت کرو یا چیخو چلاؤ، تمہارے لئے (دونوں باتیں) برابر ہیں، جو جو اعمال (دنیا میں) کرتے رہے ہو، انہی کا تمہیں بدلہ مل رہا ہے۔

آخرت کو ماننے والے نعمت بھرے باغوں میں لیکن (آخرت سے) ڈرنے والے باغوں میں اپنے پروردگار کی عطا کردہ نعمتوں کے مزے اڑائیں گے اور پروردگار انہیں دوزخ کی سزا سے بچائے رکھیں گے (اُن سے کہا جائے گا کہ) آپ لوگ جو (دنیا میں نیک کام) کیا کرتے تھے اُن کے بدلے میں اب مزے سے کھاؤ پیو۔

تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾
وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَٰنٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَا أَلَتْنَٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾
وَأَمْدَدْنَٰهُم بِفَٰكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَٰزَعُونَ فِيهَا كَأْسًا
لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا
قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَىٰنَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾
إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ ع ٢٨
رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ
الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ
أَحْلَٰمُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل
لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَٰدِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ
خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَٰلِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَٰوَٰتِ
وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ
الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم
بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا

وہ (وہاں) برابر برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیئے لگائے (مزے سے بیٹھے) ہوں گے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی (خوبصورت) گوری گوری عورتوں سے اُن کی شادی کر دیں گے۔ اسی طرح جو لوگ (دنیا میں) ایمان لا رہے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان (کے راستے) میں اُن کی پیروکار ہے تو ان کی اولاد کو ہم (جنت میں) ان کے ساتھ اکٹھا کر دیں گے اور ان میں سے کسی کے (بھی نیک) کام کے اجر میں کوئی کمی نہیں فرمائیں گے۔ ہر شخص کو اس کے (اپنے کئے ہوئے) اعمال کی جزا ملے گی۔ اسی لئے ہم (اپنے اعمال سے جنت جانے والوں کو) اُن کے پسندیدہ پھل، میوے اور گوشت انہیں مسلسل پہنچاتے رہیں گے۔ وہاں وہ (بطور دل لگی) ایک دوسرے سے شراب کے جام چھینیں جھپٹیں گے (لیکن) وہاں کوئی بے ہودہ بات اور ناشائستہ حرکت نہ ہوگی۔ موتیوں کی مانند خوبصورت کم عمر خدمت گار (ہر وقت خدمت کے لئے) ان کے پاس آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں باتیں کریں گے کہ ہم دنیا میں اپنے گھروں میں (آخرت کی سزا کے ڈر سے) سہمے رہا کرتے تھے۔ لیکن (یہاں) اللہ نے ہم پر خصوصی احسان فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی (دوزخ کی) سزا سے بچا دیا۔ ہم دنیا میں اُنہی سے (اس کے متعلق) دعائیں، التجائیں کیا کرتے تھے۔ واقعی وہ بے حد احسان فرمانے والے، مہربان ہیں۔

قیامت کے منکروں کو صبر و استقامت کے ساتھ سمجھانے کا حکم بہر حال (اے پیغمبرؐ!) آپؐ (لوگوں کو) سمجھاتے رہیں۔ اپنے پروردگار کی مہربانی سے نہ تو آپ عامل و جوتشی ہیں اور نہ ہی پاگل۔ بلکہ وہ تو (آپ کو) شاعر کہتے ہیں (اور یہ بھی کہتے ہیں) کہ ہم تو اس کی موت کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان سے کہو (بہت اچھا) تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی (بے وقوفی کی باتیں) سکھاتی ہیں؟ (نہیں) یہ (ذاتی طور پر) شریر (و بدمعاش) لوگ ہیں۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اسے ماننا نہیں چاہتے ورنہ اگر (اپنے الزام میں) سچے ہیں تو اس جیسا کلام (خود بنا) لائیں۔

قیامت کو نہ ماننے والے عقل کے کورے، ضدی، ہٹ دھرم لوگ (اگر یہ ضدی لوگ اللہ اور آخرت کو نہیں مانتے تو بتائیں) کیا یہ بغیر کسی کے پیدا کئے پیدا ہو گئے ہیں؟ یا انہوں نے خود اپنے آپ کو پیدا کر لیا ہے؟ یا آسمانوں و زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ دراصل انہیں (اللہ پر) یقین ہی نہیں ہے۔ (ان سے یہ بھی پوچھیں) کیا آپؐ کے پروردگار کے خزانے ان کے پاس ہیں؟ یا (ان کی تقسیم کے) یہ ذمہ دار ہیں؟ یا ان کے پاس کوئی (ایسی لمبی) سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ (آسمانوں کی باتیں) سن لیتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو جو کوئی ان میں سے (وہاں کی باتیں) سن کر آتا ہے وہ (اپنی) واضح دلیل پیش کرے (کہ محمدؐ ہمارے رسول نہیں ہیں)۔ کیا (اے بے ایمانو!) اللہ کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے؟ (کیا تمہیں ایسا کہتے ہوئے شرم نہیں آتی؟) یا (اے پیغمبرؐ!) آپ ان سے (اللہ کی باتیں سنانے پر) کوئی اجرت، مزدوری طلب کرتے ہیں؟

فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤١﴾
اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ
السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ ۚ
فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ
قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى
السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

کہ اس کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں؟ یا انہیں غیب کی باتیں معلوم ہیں جنہیں یہ لکھ لیتے ہیں (اور ان کے مطابق عمل کر رہے ہیں)؟ یا یہ (آپؐ کے خلاف) کوئی سازش کرنا چاہتے ہیں؟ تو یقین رکھیں کہ یہ بے ایمان خود ہی اس سازش کا شکار ہوں گے۔ یا اللہ کے علاوہ ان کا کوئی اور حاکم و معبود ہے؟ جبکہ اللہ تو ان کے اس شرک سے بری اور پاک ہیں۔ (یہ ایسے ڈھیٹ اور ہٹ دھرم لوگ ہیں) کہ اگر آسمان کے ٹکڑے گرتے بھی دیکھ لیں تو کہیں گے یہ گھٹا ٹوپ بادل ہے (جو ہم پر بارش برسائے گا)۔ بہر حال آپ ان کی پروا نہ کریں، یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آجائے جس دن (صدمے کے مارے) انہیں بے ہوشی کے دورے پڑیں گے۔ اس روز نہ ان کی چالبازیاں ان کے کسی کام آئیں گی اور نہ ہی انہیں کہیں سے مدد مل سکے گی۔ حالانکہ ان نافرمانوں کو اُس (قیامت) کی سزا کے علاوہ دنیا میں بھی (جلد) سزا ملنے والی ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو اس کا احساس ہی نہیں۔ چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) آپ صبر و استقامت سے اپنے پروردگار کے اُس فیصلے کا انتظار کریں کیونکہ آپ تو ہماری نگرانی (وحفاظت) میں ہیں بلکہ آپ جب (نیند سے بیدار ہوں یا کسی مجلس سے) اٹھیں تو اپنے پروردگار کی حمد و تسبیح بیان کیا کریں۔ اسی طرح رات کو بھی اور ستاروں کے ڈوب جانے کے بعد (صبح کو) بھی ان کی تسبیح کرتے رہیں۔

باب:۵۳ (مکی) | النجم (ستارے) | آیات:۶۲ رکوع:۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

حضرت محمدؐ سچے پیغمبر جو اللہ کی باتیں لوگوں کو پہنچاتے ہیں ڈوبتے ٹوٹتے ستارے (اس بات کا) ثبوت ہیں کہ آپ لوگوں کے ساتھی (محمدؐ) نہ تو (سیدھے راستے سے) بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ بلکہ وہ تو اپنی مرضی سے (کوئی) بات ہی نہیں کرتے۔ ان کی ہر بات (اللہ کی) بتائی ہوئی ہے جو ان کے پاس پہنچائی جاتی ہے۔

حضرت جبریلؑ ان کے پاس اللہ کی باتیں لاتے ہیں زبردست قوت و صلاحیت کے مالک (فرشتے جبریلؑ ان کے پاس آکر) انہیں سکھاتے پڑھاتے ہیں۔ جب (پہلی مرتبہ جبریل اپنی اصلی شکل میں) ان کے سامنے آئے تو وہ آسمان کے انتہائی بلند کنارے پر تھے۔ پھر (وہاں سے) اتر کر آپؐ کے قریب آتے گئے (آخر اتنے قریب آگئے) کہ (آپؐ اور ان کے درمیان) دوگز بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ پھر انہوں نے (آپؐ) اللہ کے بندے (و رسولؐ) کو (اللہ کی) جو بات پہنچانا تھی، پہنچائی۔ (چنانچہ) آپؐ نے جبریلؑ کو (اپنی آنکھوں سے اُس کی اصل شکل میں) دیکھ لیا تو (آپ کے) دل نے بھی تائید و تصدیق کر دی (کہ یہی فرشتہ میرے پاس اللہ کے احکام لاتا ہے)۔ تو کیا (اے کفار و مشرکین!) تم ان سے اس کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو وہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ چکے ہیں۔

آپؐ کا آسمانوں کی سیر کرنا حالانکہ انہوں نے تو ایک دفعہ اور بھی انہیں (ساتویں آسمان پر) بیری کے درخت کے پاس دیکھا ہے، جس کے پاس ہی (نیک لوگوں کا دائمی) ٹھکانا جنت ہے۔ اس وقت بیری کے درخت کو جس جس چیز (اللہ کی نورانی تجلیات اور سنہری پروانوں) نے ڈھانپ رکھا تھا (وہ بھی انہوں نے دیکھا، جو کچھ دیکھا صحیح دیکھا اس سلسلے میں) نہ اُن کی نظر (سامنے والی چیزوں سے) ہٹی اور نہ ہی (دوسری چیزوں کی طرف) اٹھی۔ یقیناً (اس موقع پر) آپؐ نے

ءَايٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾
اِنْ هِىَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ ﴿٢٣﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ ۖ
فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿٢٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿٢٧﴾
وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ
مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِىَ الَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

اپنے پروردگار (کی قدرت) کے چند بڑے بڑے عجائبات (فرشتے، جنت، دوزخ، بیت المعمور وغیرہ) دیکھے۔

بت پرستی کی مذمت (مشرکو!) اب ذرا سوچ کر بتاؤ کہ (یہ تمہارے بت) لات، عزیٰ، تیسرا ایک اور منات (اللہ کے مقابلے میں کس کام کے ہیں)؟ (ہوں!) کیا تمہارے (اپنے) لئے بیٹے؟ اور اللہ کے لئے (اولاد اور وہ بھی) بیٹیاں؟ یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہے (جو تم نے کر رکھی ہے) دراصل (ان دیوی، دیوتا، لات منات وغیرہ بتوں کی کوئی حقیقت نہیں) یہ صرف چند (خیالی) نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کے لئے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ یہ (پجاری) لوگ محض (اپنے) قیاس و گمان اور من مرضی پر چل رہے ہیں، حالانکہ (اس سلسلے میں) ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے مکمل رہنمائی بھی آ چکی ہے۔

غلط سفارش کی تردید (بہرحال انہیں سوچنا چاہیے کہ) کیا کبھی انسان کی (جعلی معبودوں سے سفارش جیسی) توقع پوری ہو سکتی ہے؟ جبکہ دنیا اور آخرت (میں توقعات پوری کرنا، نہ کرنا) اللہ کے اختیار میں ہے۔ ورنہ تو آسمانوں میں بے شمار فرشتے ہیں جن کی سفارش کسی کے کوئی کام نہیں آ سکتی۔ وہ بھی صرف اللہ سے اجازت ملنے کے بعد انہی کے حق میں (سفارش) کر سکتے ہیں جن کی (اللہ سفارش کرانا) چاہیں اور (سفارش کرنے والوں کی سفارشی باتیں سننا) پسند فرمائیں، لیکن (اس کے بالکل برعکس) جو لوگ آخرت پر (صحیح) یقین نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے (انہیں اللہ کی بیٹیاں سمجھتے ہوئے اپنے سفارشی معبود اور بت بنا کر لات عزیٰ دیویوں جیسے) زنانہ نام رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انہیں اس بارے میں حقیقت کا علم ہی نہیں۔ وہ صرف اپنے فرضی خیالات (کے گھوڑوں) پر (سوار) ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سچی بات کے مقابلے میں خیالی بات کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لئے آپ ان لوگوں کی ہرگز پروا نہ کریں (کیونکہ) جو لوگ ہمارے احکام سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ان کا دنیاوی زندگی (کے مفاد) کے علاوہ کوئی مقصد نہیں۔ ان کا علم (سمجھ) یہیں تک محدود ہے۔ ورنہ آپ کے پروردگار تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کون کون ان کے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور کون کون (ان کے) صحیح راستے پر ہے۔

گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچو..... اپنی پاک دامنی کے دعوے نہ کرو چونکہ آسمانوں میں بھی سب کچھ انہی کا ہے اور دنیا میں بھی سب کچھ انہی کا ہے، اس لئے وہ ضرور بدکردار لوگوں کو ان کی بدکرداریوں کی سزا دیں گے اور نیک کردار لوگوں کو اُن کی نیکیوں کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے کیونکہ یہ لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں۔ ہاں (ان سے) کوئی معمولی غلطی وقصور ہو جائے (تو وہ قابل معافی ہے)۔ یقیناً آپ کے پروردگار کی معافی (و رحمت) کا دامن بہت وسیع ہے۔ وہ تو (اس وقت سے) تمہیں اچھی طرح جانتے ہیں جب انہوں نے تمہیں (شروع میں) مٹی سے پیدا فرمایا تھا اور (پھر) جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں (گندے خون میں) پرورش پا رہے تھے۔ اس لئے تم لوگ (کبھی بھی) اپنی پاک دامنی کے دعوے نہ کرو۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ
اَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ
صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ
يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ
اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ
النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ
الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ
نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ
اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا
نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَ
لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا

وہ خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کون کون پاک دامن ہیں۔

موسیٰ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں نصیحت کی باتیں چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ نے اس شخص (ولید بن مغیرہ) کو دیکھا ہے جو (دوسرے کے کہنے پر کہ وہ اس کا عذاب اپنے سر لے لے گا حق سے) منہ موڑ گیا ہے اور تھوڑا سا مال (اللہ کے عذاب کے خوف میں) دے کر پھر پتھر (دل) ہو چکا ہے؟ کیا اُسے غیب کا علم (حاصل) ہے کہ (اپنا عذاب سے بچنا اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہا ہے؟ کیا اُسے اُن باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں (درج) ہیں جنہوں نے (اللہ کی) فرمانبرداری کا حق ادا کر دیا تھا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کے لئے وہ (دنیا میں محنت) کوشش کر رہا ہے۔ یہ کہ اُس کی ساری محنت، کوشش اُسے ضرور (قیامت کے روز) دکھا دی جائے گی۔ پھر اُسے اس کا پورا پورا بدلہ عطا ہوگا اور یہ بھی کہ (اے انسان!) آخر تم نے اپنے پروردگار ہی کے پاس (واپس) جانا ہے۔ اور یہ کہ وہی (پروردگار، تمہیں) ہنساتے اور رُلاتے ہیں۔ اور یہ کہ وُہی (تمہیں) مارتے اور زندہ فرماتے ہیں اور یہ کہ وہی تمہیں (ماؤں کے رحم میں ٹپکنے والے گندے) قطرے سے مرد، عورت کے جوڑے (کی صورت میں) پیدا فرماتے ہیں اور یہ کہ یقیناً وہی (تمہیں) دوبارہ زندہ فرمائیں گے اور یہ کہ وُہی (تم میں سے کسی کو) دولت مند اور (کسی کو) مفلس ومحتاج رکھتے ہیں۔ اور یہ کہ شِعریٰ ستارے کے بھی وہی (معبود و) مالک ہیں۔ اور یہ کہ انہی نے (اپنی نافرمانی پر) پہلے عادیوں اور ثمودیوں کو ہلاک کیا، (دونوں میں سے) کسی کو بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور یہ کہ ان سے (بھی بہت) پہلے قوم نوحؑ کو (تباہ کیا) جو انتہائی سرکش و نافرمان لوگ تھے۔ اور یہ کہ انہوں نے (اپنی نافرمانی پر قوم لوطؑ کی) بستیوں کو الٹا کر کے (اوپر لے جا کر زمین پر) دے مارا۔ پھر (پتھروں کی بارش کر کے) جیسے انہیں ڈھانپنا چاہئے تھا، ڈھانپ دیا۔ (نافرمان اور ظالم قوموں کو سزا دینا انسانیت پر پروردگار کا احسان عظیم ہے) اس لئے (اے مخاطب!) تم اپنے پروردگار کے کس کس احسان پر شک وشبہ (کا اظہار) کرو گے؟

آپؐ کا قیامت آنے سے پہلے لوگوں کو خبردار کرنا یہ (محمدؐ) بھی پہلے خبردار کرنے والوں کی طرح (تمہیں اللہ کی سزا سے) خبردار کرنے والے ہیں۔ یہ (سزا ومصیبت کا) آنے والا وقت (قیامت) قریب ہی آ پہنچا ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں ٹال سکتا۔ کیا تم (ہماری) ان باتوں پر تعجب کرتے ہو؟ (اپنا برا انجام سوچ کر) اس پر رونے کی بجائے ہنستے (قہقہے لگاتے) ہو بلکہ شوخیاں، مسخریاں کرتے ہو؟ (آخرت کی سزا سے بچنے کے لئے) فوراً (غیر مشروط) اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دو اور (ہمیشہ انہی کی) اطاعت و بندگی کرتے رہو۔

باب: ۵۴ (مکی) | قمر...... چاند (کا دو ٹکڑے ہونا) | آیات: ۵۵، رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

چاند کا ٹکڑے ہونا: قیامت کی نشانی قیامت (بالکل) قریب آچکی ہے (جس کی نشانی اللہ کی قدرت سے) چاند کا (دو) ٹکڑے ہونا ہے، لیکن نہ ماننے والے یہ نشانی تو کیا) کوئی نشانی بھی دیکھ لیں تو منہ پھیر کر کہہ دیتے ہیں (ہم نہیں مانتے)

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾
وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا
وقف لازم تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾
خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ
مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ
مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ
قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً
لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن
مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنزِعُ النَّاسَ
كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَ
ع ١ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾
فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ

یہ تو زبردست جادو ہے۔ چونکہ (اے پیغمبرؐ!) یہ لوگ (حقیقت کو) جھٹلا چکے ہیں اور اپنی من مرضی کر رہے ہیں اس لئے (ان کے متعلق سزا کا) فیصلہ اپنے مقررہ وقت پر ہوگا۔

انسان کے انجام کو سمجھنے کے لئے قرآن آسان کتاب، جو قیامت کے منکروں کو برے حشر سے آگاہ کر رہی ہے

ذلت وشرمندگی اب تک انہیں (آپؐ اور قرآن کے ذریعے پہلی قوموں کی) ایسی خبریں مل چکی ہیں جن میں کافی نصیحت وعبرت اور مکمل دانائی کی باتیں ہیں، مگر چونکہ ان ڈرانے سمجھانے والی باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اس لئے (اب) آپ ان کی کوئی پروا نہ کریں۔ جس دن (صور پھونک کر) بلانے والا (اسرافیل ہولناک میدان محشر) کی طرف بلائے گا تو یہ لوگ (ذلت وشرمندگی سے) جھکی ہوئی نظروں کے ساتھ (ہر طرف) پھیلی ہوئی ٹڈیوں کی طرح قبروں سے نکل نکل کر بلانے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے۔ وہی بے ایمان (جو دنیا میں قیامت کو جھٹلاتے تھے) کہیں گے کہ آج بڑا سخت دن ہے۔

قوم نوحؑ کا سیلاب میں غرق ہونا ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی (اس دن کے بارے میں) ہمارے بندے (نوحؑ) کو جھٹلایا تھا بلکہ (انہیں) پاگل قرار دے کر جھڑک دیا تھا۔ پھر انہوں نے (مجبور ہو کر) اپنے پروردگار سے التجا کی تھی (پروردگارا!) میں (ان کے مقابلے میں) بے بس ہوں، اس لئے آپ ہی میری مدد فرمائیں۔ (چنانچہ ہم نے موسلا دھار (بارش کا) پانی برسانے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین سے بھی (پانی کے) چشمے جاری فرما دیئے۔ پھر (نافرمان قوم کی ہلاکت وغرقابی کے لئے) طے شدہ مقصد کی تکمیل کے لئے دونوں پانی اکٹھے کر دیئے۔ اس کے بعد ہم نے نوحؑ کو (ان کے ساتھیوں سمیت) لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنی ہوئی (کشتی) میں سوار کر لیا، جو ہماری نگرانی میں (پانی پر) تیرتی جا رہی تھی۔ (ہم نے) اس شخص کا بدلہ لیا تھا جس (کی پیروی) سے انکار کر دیا گیا تھا۔ پھر ہم نے اس (واقعہ اور کشتی کو دنیا میں بطور) نشان عبرت باقی چھوڑ دیا۔ اب ہے کوئی شخص جو (اس واقعہ سے) نصیحت حاصل کرے (اور سوچے) کہ میری سزا اور میری (سزا کی) دھمکی کیسے (سچ) ثابت ہوئیں؟ یقیناً ہم نے اس قرآن کو (جس میں یہ واقعہ بار بار بیان ہوا ہے) نصیحت کے لئے آسان کر رکھا ہے چنانچہ ہے کوئی شخص جو (اس سے) نصیحت حاصل کرے؟

قوم عاد کی تند وتیز آندھی سے ہلاکت قوم عاد نے بھی (قیامت کو) جھٹلایا تھا۔ پھر (کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ان کے حق میں) میری سزا اور میری (سزا کی) دھمکی کیسی (سخت) ثابت ہوئیں؟ کہ ہم نے ان پر ایسے دن جس کی نحوست (ان کی موت تک) جاری رہی ایسی تند وتیز ہوا چلائی جو لوگوں کو اس طرح (زمین سے) اٹھا اٹھا کر پٹخ رہی تھی جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔ پھر (دیکھ لیں) میری سزا اور (سزا کی) دھمکی کیسے (سچ) ثابت ہوئیں! یقیناً ہم نے اس قرآن کو (سمجھنے اور) نصیحت کے لئے آسان کر رکھا ہے۔ چنانچہ ہے کوئی شخص جو (اسے سمجھے اور) نصیحت حاصل کرے؟

قوم ثمود کی تباہی (قوم) ثمود نے (بھی آخرت کی سزا کی) دھمکیوں کو جھٹلایا۔ کہنے لگے: کیا ہم اپنی ہی قوم کے ایک شخص (صالحؑ) کی پیروی اختیار کر لیں؟ پھر تو ہم واقعی گمراہ اور پاگل ہی سمجھے جائیں گے۔ کیا ہم میں سے (صرف)

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ
بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾
نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ع ۱۸ ۲
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ
بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي وقف لازم

اسی کے پاس اللہ کے احکام آتے ہیں؟ نہیں، یہ شخص انتہائی جھوٹا اور شیخی باز ہے۔ (ہم نے صالحؑ سے فرمایا: پریشان نہ ہوں) کل ہی انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کون پرلے درجے کا جھوٹا اور شیخی باز ہے۔ ہم ان کی آزمائش کے لئے (پہاڑ سے) اونٹی (نکال کر) بھیج رہے ہیں۔ اب آپ صبر و استقامت کے ساتھ ان کے انجام کا انتظار کریں۔ ہاں، اُن کو یہ ضرور بتا دیں کہ (کنوئیں کا) پانی ان کے (اور اونٹنی کے) درمیان (باری باری) تقسیم ہوگا۔ ہر ایک (اپنی باری کے دن ہی کنوئیں پر) پانی کے لئے آئے گا۔ لیکن انہوں نے (معاہدے کی پابندی کی بجائے) اپنے (بدمعاش ترین) ساتھی (قدار بن سالف) کو بلایا، جس نے (ان کے کہنے پر اونٹنی پر تلوار کا) وار کیا اور (اس کی) پچھلی ٹانگیں کاٹ دیں۔ پھر (دیکھ لیں کہ) میری سزا اور میری (سزا کی) دھمکی کیسی رہیں؟ کہ ہم نے ان پر (فرشتے کی) ایک ہی ایسی زور دار چیخ لگوائی (جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے) اور وہ روندی ہوئی باڑ کی طرح چورا چورا ہو (کر رہ) گئے یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر رکھا ہے۔ چنانچہ ہے کوئی شخص جو (اس سے) نصیحت حاصل کرے؟

قوم لوطؑ پر پتھروں کی بارش قوم لوطؑ نے بھی (ہماری سزا کی) دھمکیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر پتھر برسائے۔ مگر ہم نے اپنی مہربانی سے (اس سے پہلے ہی) صبح صبح لوطؑ کے گھرانے کو (وہاں سے) بچا کر نکال لیا۔ یقیناً ہم (اپنا) احسان ماننے والوں کو ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں کیونکہ (لوطؑ نے) ان (نافرمان) لوگوں کو (ہماری سزا کی) پکڑ سے (بار بار) ڈرایا، سمجھایا تھا، لیکن وہ ڈرانے سمجھانے کے بارے میں حجت بازیاں ہی کرتے رہے بلکہ الٹا اُن سے ان کے مہمانوں کو (بدفعلی کے لئے) چھیننے لگے۔ اس پر ہم نے انہیں آنکھوں سے اندھا کر دیا کہ ہماری سزا اور ہماری (سزا کی) دھمکی کا مزہ چکھیں۔ اس کے بعد صبح سویرے ہی ان پر (پتھروں کی بارش کا) مستقل عذاب آ پہنچا کہ لو میرے عذاب اور میرے (عذاب کی) دھمکیوں کے مزے چکھتے رہو۔ یقیناً ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر رکھا ہے۔ چنانچہ ہے کوئی شخص جو (اس سے) نصیحت حاصل کرے؟

فرعونیوں کی غرقابی اسی طرح فرعونیوں کے پاس بھی (ہماری سزا کی) دھمکیاں پہنچیں۔ (لیکن جب) انہوں نے ہماری ساری نشانیوں (اور دلائل) کو جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں (ایسی قوت سے) پکڑا (جیسا کہ ہم) زبردست قوتوں والی ذات (کی حیثیت سے) پکڑا کرتے ہیں۔

قیامت تک آنے والے لوگوں کو نافرمانی کی صورت میں سزا کی دھمکی (اے مکہ والو!) کیا تمہارے یہ (ہماری باتوں کا) انکار کرنے والے لوگ ان (ہلاک ہونے والی) قوتوں سے بہتر ہیں؟ یا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں معافی نامہ لکھ دیا گیا ہے؟ یا ان کا یہ دعویٰ کہ ہم ایسی جماعت ہیں جسے شکست نہیں دی جاسکتی؟ (یاد رکھو!) جلد ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور (یہ لوگ) پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ مگر ان (کی اصل سزا) کا وعدہ قیامت ہے جو بڑی دہشت ناک اور درد ناک ہے۔ دراصل یہ نافرمان لوگ سخت غلط فہمی اور بے وقوفی میں مبتلا ہیں۔ جس روز یہ

النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ
بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ
كُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
٣ ع ١٥ ١٠ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيْمُوا
الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

اوندھے منہ (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹے جائیں گے (تو انہیں حقیقت سمجھ آئے گی لیکن اس وقت کہا جائے گا کہ) آگ میں جلنے کے مزے چکھو۔ اصل میں ہم نے ہر چیز کو اپنے منصوبے (Planning) کے تحت پیدا فرمایا ہے (اُسی کے مطابق دنیا میں ہر کام ہو رہا ہے) ورنہ ہمارا ہر کام آنکھ جھپکنے کی طرح فوری ہوتا ہے۔ ہم تو تمہارے جیسے (بے شمار) لوگوں کو (اپنی نافرمانی پر) ہلاک کر چکے ہیں۔ چنانچہ ہے کوئی (ان کے انجام سے) عبرت حاصل کرنے والا؟

دنیا میں اللہ کے فرمانبردار، آخرت میں اللہ کے ہمسائے بہر حال، جو کچھ انہوں نے (یا تم) نے (دنیا میں) کیا ہے وہ سب کچھ اعمالناموں میں درج ہے۔ بلکہ ہر چھوٹی بڑی بات (ہمارے پاس) لکھی ہوئی موجود ہے۔ (اسی کی روشنی میں ہماری) نافرمانی سے بچنے والے لوگ (آخرت میں) سب قوت و اختیار رکھنے والے شہنشاہ کے ہمسائے میں صحیح عزت کے مقام (جنت میں) باغوں اور نہروں میں (ہمیشہ عیش اور مزے کرتے) رہیں گے۔

باب: ۵۵ (مدنی) | الرحمٰن | آیات: ۷۸، رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے احسانات، انعامات، کمالات، عجائبات اور قدرتیں

انسانوں کو پیدا فرما کر قرآن و بیان سکھانا بے حد مہربان (ذات اللہ) نے (انسانوں اور جنوں کی رہنمائی کے لئے انہیں اپنے پیغمبرؐ کے ذریعے) قرآن سکھایا۔ انہی نے انسان کو پیدا فرمایا اور اُسے بولنا، باتیں کرنا سکھایا۔

وسائل زندگی مہیا فرمانا سورج اور چاند (انہی کے حکم سے مخلوقات کے فائیدے کے لئے) باقاعدگی سے گھوم رہے ہیں۔ اسی طرح ستارے اور درخت (انہی کی) تابعداری (میں مخلوق کی خدمت) کر رہے ہیں۔ نیز انہی نے آسمان کو (بطور چھت) بلند فرما کر (دنیا میں) نظام عدل و توازن قائم فرمایا ہے۔ اس لئے کبھی بھی عدل و انصاف کے معاملے میں خلل نہ ڈالو بلکہ ہر معاملے میں (ہمیشہ) صحیح انصاف کے ساتھ عدل و توازن پر قائم رہو اور کبھی بھی عدل و انصاف کے معاملے میں ڈنڈی نہ مارو۔ انہی (اللہ) نے زمین کو اپنی مخلوق کے لئے (بستر کی طرح) بچھایا ہے جس میں ہر قسم کے پھل، میوے، خوشوں میں لپٹی کھجوریں، بھوسے دار اناج اور خوشبودار پھول (پیدا فرمائے) ہیں۔ اس لئے (اے انسانو اور جنو!) تم دونوں اپنے پروردگار کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟

انسان کو مٹی سے، جن کو آگ سے پیدا کرنا انہوں نے (ابتدائی) انسان (آدمؑ) کو ٹھیکرے کی طرح گلی سڑی مٹی سے پیدا فرمایا۔ اسی طرح (ابتدائی) جن (ابلیس) کو آگ کے تیز شعلے سے پیدا کیا۔ اس لئے (اے انسانو اور جنو!) تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس قدرت کا انکار کرو گے؟

مختلف موسموں کا انتظام کرنا (وہی (سب) مشرقوں کے اور وہی (سب) مغربوں کے مالک و مختار ہیں (جو تمہارے لئے مختلف موسم لا رہے ہیں) اب (بتاؤ) تم دونوں اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کا انکار کرو گے؟

سمندروں میں کشتیاں، جہاز چلانا انہی (اللہ) نے دو (میٹھے اور کھاری) دریا و سمندر چلا رکھے ہیں جو (بظاہر آپس میں) ملے ہوئے ہیں لیکن ان کے درمیان ایک حد ہے، جس سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتے۔ اب (بتاؤ) تم اپنے مالک کی کس کس قدرت کا انکار کرو گے؟ انہی سمندروں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ
فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ
عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ
هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ
الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ
وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾

اور مونگے نکلتے ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن کمالات کا انکار کرو گے؟ بلکہ سمندروں میں ٹیلوں کی طرح اونچے اونچے (بادبانی) جہاز (جو تمہیں اور تمہارا تجارتی سامان لئے نظر آرہے) ہیں وہ بھی انہی کے ہیں اب (بتاؤ) تم اپنے مالک کے کس کس انعام سے منکرو گے؟

دنیا کی ہر چیز عارضی و فانی (اے پیغمبرؐ!) اس دنیا میں موجود ہر چیز (ایک روز) ختم ہونے والی ہے صرف آپ کے پروردگار کی انتہائی بزرگ و برتر ذات (ہمیشہ) باقی رہے گی۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کس کس عجوبے کو جھٹلاؤ گے؟

اللہ تعالیٰ بیکار اور Retire نہیں ہیں آسمانوں و زمین میں موجود سب مخلوقات انہی سے (اپنی ضروریات، مرادیں) مانگتی ہیں۔ وہ ہر وقت (کسی نہ کسی) کام میں مصروف رہتے ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کس عظمت وشان کا انکار کرتے ہو؟

آخرت کا محاسبہ بالکل قریب ہے (اپنے اپنے اعمال کی) دونوں جواب دہ جماعتو! ہم تمہارے (محاسبے کے) لئے جلد فارغ ہو رہے ہیں۔ پھر (دیکھیں گے کہ) تم اپنے پروردگار کے کن کن اختیارات کا انکار کرتے ہو؟ اے جنوں و انسانوں کے گروہو! اگر تم (اپنے آپ کو ہمارے سامنے جواب دہ نہیں سمجھتے تو تمہیں ہمارا چیلنج ہے کہ) بھاگ سکتے ہو تو آسمانوں و زمین کی حدود سے نکل کر بھاگ جاؤ، مگر تم زبردست قوت کے بغیر (جو تمہارے اندر نہیں ہے) بھاگ نہیں سکتے۔ اس لئے تم اپنے پروردگار کی قوتوں کا کیسے انکار کرتے ہو؟ (اگر احتساب سے بچنے کے لئے بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا۔ جن سے بچ نہ سکو گے۔ پھر اپنے پروردگار کی کس کس گرفت کو جھٹلاؤ گے؟ چنانچہ جب آسمان پھٹ کر چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا (اور قیامت سامنے آجائے گی) تو اُس وقت اپنے پرودگار (کے قیامت لانے) کی قدرت کا کیسے انکار کرسکو گے؟

نافرمان آگ اور کھولتے پانی میں اس دن نہ ہم (مجرم) انسانوں سے اور نہ ہی (مجرم) جنوں سے اُن کے جرائم کے متعلق پوچھیں گے۔ پھر (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کس کس شان بے نیازی کو جھٹلاؤ گے؟ بلکہ مجرم اپنے چہرے مہرے سے ہی پہچان کر پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ (کرگھسیٹ) لئے جائیں گے۔ اُس وقت تم اپنے پروردگار کی کن کن قدرتوں کا انکار کرسکو گے؟ (ان سے کہا جائے گا) یہی ہے وہ جہنم جسے تم (جیسے) نافرمان جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ (ہمیشہ) اُسی دوزخ اور کھولتے ہوئے پانی میں (بے چینی و بے قراری سے) چکر لگاتے رہیں گے۔ ایسے حالات میں اپنے پروردگار کی کس کس سزا کا انکار کرسکو گے؟

اللہ کے فرمانبردار باغوں چشموں میں اس کے برعکس جو شخص (قیامت کے دن اعمال کی جواب دہی کے لئے) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا (اور تیاری کرتا) رہا، اُسے دو باغ (دیئے جائیں گے)۔ بتاؤ تم اپنے پروردگار کے ان انعامات کا کیسے انکار کرسکو گے؟ (یہ دونوں باغ) بڑی لمبی لمبی ہری بھری (پھلدار اور سایہ دار) شاخوں والے ہوں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ
حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ
لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

ع ٣ ١٣

اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن احسانات کا انکار کرو گے؟ ان دونوں باغوں میں (دو) چشمے بہ رہے ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن انعامات سے مکر سکو گے؟ ان باغوں میں ہر پھل کی (خشک و تر دو) دو قسمیں ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن احسانات کا انکار کرو گے؟ یہ لوگ (ان باغوں میں) ایسے بستروں پر تکیئے لگائے بیٹھیں گے جن کے اندر کے کپڑے گاڑھے ریشم کے ہیں اور باغوں کے (پکے) پھل قریب ہی جھکے ہوئے ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی (ان نعمتوں کا کیسے انکار کرو گے؟ ان باغوں میں ایسی نیچی نگاہ رکھنے والی (حیا دار) عورتیں ہیں جنہیں ان (جنتیوں) سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اس لئے (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن انعامات کو جھٹلا سکتے ہو؟ وہ (عورتیں) ہیروں اور موتیوں جیسی (خوبصورت) ہیں۔ اس لئے (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے کن کن احسانات کا انکار کر سکتے ہو؟ کیونکہ (تمہارے دنیا میں کئے ہوئے) اچھے اعمال کا اچھا بدلہ (جنت کی نعمتیں) ہی ہوسکتا ہے (جو تمہیں ضرور ملے گا)۔ پھر (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کے (اس) احسان کا کیسے انکار کرو گے؟

جنت میں خوشی اور عیش کے سب سامان ان دو باغوں کے علاوہ (نیک لوگوں کے لئے اور) بھی دو باغ ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کس کس عطا کا انکار کرو گے؟ یہ دونوں باغ گہرے سبز ہیں بتاؤ، اپنے پروردگار کی اس مہربانی کو کیسے جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں باغوں میں (فوارے کی طرح دو) دو چشمے اچھل رہے ہیں۔ بتاؤ، اپنے پروردگار کے اس احسان کا کیسے انکار کرو گے؟ ان دونوں (باغوں) میں (ہر قسم کے بے شمار) لذیذ پھل، میوے خصوصاً کھجور اور انار ہیں۔ اب (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی اس نعمت سے کیسے مکرو گے؟ ان باغوں میں انتہائی خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہیں۔ بتاؤ، اپنے پروردگار کے اس انعام کو کیسے جھٹلاؤ گے؟ یہ خوبصورت گوری گوری عورتیں خیموں میں پردہ نشین ہیں۔ بتاؤ، اپنے پروردگار کے اس انعام سے کیسے مکرو گے؟ ان عورتوں کو ان (جنتیوں) سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا۔ بتاؤ، اپنے پروردگار کے اس نعام کا کیسے انکار کرو گے؟ (جنتی) سبز قالینوں اور عمدہ بچھونوں پر تکیئے لگائے (مزے سے) بیٹھے ہوں گے۔ بتاؤ، اپنے پروردگار کے اس احسان کا کیسے انکار کرو گے؟ (دراصل، اے پیغمبرؐ!) آپ کے بزرگ و برتر پروردگار بہت ہی بابرکت ذات ہیں۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ (١) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ (٢) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ (٣)
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۙ (٤) وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ (٥) فَكَانَتْ هَبَآءً
مُّنْبَثًّا ۙ (٦) وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۭ (٧) فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۭ (٨) وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۭ (٩) وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ۙ (١٠) أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ (١١) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ (١٢) ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِيْنَ ۙ (١٣) وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۭ (١٤) عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ (١٥) مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ (١٦) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ (١٧) بِأَكْوَابٍ
وَّأَبَارِيْقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ (١٨) لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ (١٩)
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ (٢٠) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۭ (٢١) وَ
حُوْرٌ عِيْنٌ ۙ (٢٢) كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ (٢٣) جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ (٢٤) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ۙ (٢٥) إِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا (٢٦) وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۭ (٢٧) فِيْ سِدْرٍ
مَّخْضُوْدٍ ۙ (٢٨) وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ (٢٩) وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ (٣٠) وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ (٣١)
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ (٣٢) لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ (٣٣) وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۭ (٣٤)

باب:۵۶ (مکی) الواقعہ (قیامت یقینی) آیات:۹۶، رکوع:۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت میں لوگوں کی گروہ بندی، درجہ بندی (یاد رکھو) جب آنے والی (قیامت عملاً) آجائے گی تو اس کا آنا کسی طرح بھی جھٹلایا نہ جاسکے گا (کیونکہ یہ اللہ کے نافرمانوں کو) ذلیل اور (فرمانبرداروں کو) بلند مرتبہ کردے گی۔ اس وقت زمین پوری شدت سے ہلا دی جائے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ کردیئے جائیں جو گردوغبار بن کر اڑتے پھریں گے۔ اُس وقت (اے لوگو!) تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے۔ ایک تو دائیں (ہاتھ) والے۔ کیا (ہی خوش قسمت) ہیں دائیں (ہاتھ) والے! دوسرے بائیں (ہاتھ) والے۔ کیا (ہی بدقسمت) ہیں بائیں (ہاتھ) والے! تیسرے (نیکیوں میں) آگے بڑھنے والے۔ وہ (واقعی) آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔

اللہ کے مقرب یہ لوگ (اللہ کے) قریبی بندے ہیں۔ (جو ہمیشہ) عیش و آرام بھرے باغوں میں رہیں گے۔ ان میں زیادہ تر لوگ پہلی امتوں کے اور تھوڑے سے (اس) آخری امت کے ہوں گے۔ یہ لوگ ہیرے موتی جڑے ہوئے سونے کے تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے آس پاس (ہر وقت) کم عمر لڑکے، جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے ایسی صاف شفاف (لذیذ) شراب کے پیالے، صراحیاں اور گلاس لئے پھر رہے ہوں گے جس کے پینے سے نہ انہیں کبھی سر درد ہوگا اور نہ کبھی ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ (خادم لڑکے) انہیں ان کے پسندیدہ لذیذ پھل، میوے اور پرندوں کے گوشت جن کو ان کا دل چاہے گا (پیش کریں گے)۔ موتیوں کی طرح خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں (ان کی تفریح طبع کے لئے موجود) ہوں گی۔ دراصل یہ سب کچھ ان کے (نیک) اعمال کا بدلہ ہوگا جو وہ (دنیا میں) کر رہے ہیں۔ جنت میں کبھی وہ کوئی بے ہودہ اور گناہ کی بات نہ سنیں گے، ہاں، السلام علیکم، وعلیکم السلام (کی آواز ضرور ان کے کان میں پڑتی رہے گی)۔

دائیں (ہاتھ) والے رہے دائیں والے حضرات، تو ان دائیں والوں کا کیا ہی کہنا! بیری کے درختوں جن میں کوئی کانٹا نہیں (ہر بیر مٹکے جتنا بڑا اور اس کے ستر ستر مزے) گھنے سایوں، پانی کی آبشاروں، لذیذ پھلوں، جو نہ کبھی ختم ہوں، نہ ان سے کوئی روکے اور اونچی اونچی نشست گاہوں پر (ہمیشہ مزے کریں گے)۔

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٠﴾
وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِى سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾
وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ
ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا۟ يُصِرُّونَ عَلَى ٱلْحِنثِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾
وَكَانُوا۟ يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا
لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٩﴾
لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا
ٱلضَّآلُّونَ ٱلْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَءَاكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔونَ
مِنْهَا ٱلْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَٰرِبُونَ
شُرْبَ ٱلْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَٰكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَءَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ
أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ ٱلْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَٰلَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِى مَا
لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾

ان دائیں والوں کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے (جو ان) پیدا فرما کر بالکل کنواری (شوہروں کی) محبوبہ اور ہم عمر کر دیں گے۔ اس (گروہ) میں بے شار لوگ (گلی) اُمتوں کے اور بے شار لوگ (اس) آخری امت کے شامل ہوں گے۔

بائیں ہاتھ والے اب (ذکر) بائیں (ہاتھ) والوں کا۔ بائیں (ہاتھ) والے کیا (ہی مصیبت میں مبتلا) ہیں! آگ کی لپیٹ میں، کھولتے گرم پانی میں، ایسے سیاہ دھوئیں کے سائے میں جو نہ ٹھنڈا، نہ آرام دہ۔ یہ لوگ دنیا میں مزے اڑاتے رہے۔ ساتھ ہی ساتھ (کفر و شرک جیسے) بڑے بڑے گناہوں پر ڈٹے رہے خصوصاً یہ کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اور ہمارے پہلے باپ دادے جب موت کے بعد مٹی ہو کر ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے، تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ (اے پیغمبرؐ!) آپؐ انہیں بتا دیں کہ اگلے پچھلے سب لوگ (قیامت کے) مقررہ دن، مقررہ وقت پر لازماً اکٹھے ہو جائیں گے۔ پھر اے گمراہ اور (قیامت کے) جھٹلانے والو! تمہیں (بھوک کے مارے) تھوہر کے درخت کا (کڑوا، زہریلا) پھل کھانا ہوگا، پھر اُسی سے پیٹ بھرنا ہوگا۔ پھر اس پر (اوپر سے) کھولتا ہوا گرم پانی پینا ہوگا۔ ایسے پیو گے، جیسے پیاس کے مارے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ قیامت کے روز (ہماری طرف سے) ان (بائیں والوں) کی مہمانی ہوگی۔

قیامت کے منکر جواب دیں؟ ہم نے تمہیں (پہلی بار بھی تو) پیدا فرمایا ہے۔ اب (دوبارہ پیدا ہونے کو) سچ کیوں نہیں مانتے؟ اچھا ذرا غور تو کرو کہ یہ منی جو تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو، کیا اس سے تم بچہ بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟ ہم ہی نے تمہارے لئے (مناسب وقت پر) موت کو مقرر فرمایا ہے۔ بلکہ ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ (موت سے پہلے) ہم تمہاری (موجودہ) شکلیں بگاڑ کر تمہیں ایسی شکل دیدیں جو تمہارے خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔ اب جبکہ تم (ہمارے) پہلے پیدا فرمانے کو جان (مان) چکے ہو تو پھر کیوں نہیں سوچتے (کہ ہم اسی طرح تمہیں دوبارہ قیامت کو بھی پیدا فرما سکتے ہیں)؟ اچھا، یہ تو غور کرو، کہ جو کچھ تم (کھیتوں میں) بوتے ہو، اُسے تم اگاتے ہو یا ہم (اُسے) اُگاتے ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ الربع
النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ
رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ
وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ
لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

(حالانکہ) اگر ہم چاہیں تو اسے (تمہارے ہاتھ آنے سے پہلے ہی) چورا چورا کر دیں پھر تم (آپس میں) باتیں بناتے ہی رہ جاؤ (کہ ہائے!) ہمارا تو بڑا نقصان ہوگیا بلکہ ہم تو خالی ہاتھ ہی رہ گئے۔ اچھا، اور سوچو کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو، کیا اسے تم بادلوں سے اتارتے ہو، یا ہم اتارتے ہیں؟ (حالانکہ) اگر ہم چاہیں تو اُسے کڑوا (کھاری) کر دیں (کہ پی ہی نہ سکو) پھر تم ہمارا احسان کیوں نہیں مانتے؟ اچھا، اب یہ بتاؤ کہ یہ آگ جو تم جلاتے ہو، اس کے درخت کو تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ (دراصل) ہم اسے (دوزخ کی آگ کی) یاددہانی (کے طور پر) اور سب ضرورت مندوں کے فائدے کے لئے پیدا فرما رہے ہیں۔ چنانچہ (اے پیغمبرؐ! کوئی ان احسانات کو مانے نہ مانے) آپ اپنے عالی شان پروردگار کے (احسانات کے شکرانے میں ان کے) نام کی تسبیح کرتے رہیں۔

قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب اس کے باوجود (کہ لوگ قرآن و قیامت کو نہیں مان رہے انہیں یقین دلانے کے لئے) مَیں ستاروں کے (مربوط و مضبوط) Set_up کی قسم کھاتا ہوں............ اگر سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے .... کہ یہ قرآن انتہائی اہم کتاب ہے (جو ہمارے پاس) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا موجود) ہے جسے فرشتوں کے سوا کوئی چھو (پڑھ) نہیں سکتا۔ (وہیں سے) شہنشاہ کائنات (کے حکم) سے (نقل ہو ہو کر آپؐ کے پاس) آ رہا ہے۔ لیکن تم پھر بھی اس کتاب کا انکار کر رہے ہو بلکہ اسے جھٹلانا اپنا فرض سمجھتے ہو۔

قیامت کے منکر بھی موت کا شکار اچھا، اگر ایسا ہی ہے تو جب (کسی مرنے والے کی) روح (بدن سے نکل کر) گلے میں آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت (اُس کے پاس بیٹھے) دیکھ رہے ہوتے ہو............ حالانکہ ہم (بھی) اُس وقت تم سے زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں، مگر تمہیں نظر نہیں آتے............ اگر واقعی تم (ہمارے) تابع نہ ہونے (کے دعوے) میں سچے ہو تو پھر اس (نکلتی ہوئی روح) کو واپس (بدن میں) کیوں نہیں لے جاتے؟

قیامت کے ماننے والوں کا بہترین، منکروں کا بدترین انجام یاد رکھو! اگر (مرنے والا) ہمارے مقرب بندوں میں شامل ہے تو اس کے لئے خوشی، خوشبوئیں اور (ہر قسم کے) نعمتوں بھرے باغات (تیار) ہیں اور اگر وہ دائیں والوں میں شامل ہے تو (اُسے خوش خبری ہے کہ) دائیں والوں میں شامل ہونے کی وجہ سے تم (ہر خوف و پریشانی سے) محفوظ ہو۔ لیکن اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں شامل ہے تو کھولتے ہوئے گرم پانی اور دوزخ میں داخلہ سے اُس کی تواضع ہوگی۔ یقین رکھو کہ یہ بیان کردہ باتیں بالکل

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾ ع ٣ ٢ ١٦

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢﴾ هُوَ
الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣﴾ هُوَ
الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ﴿٥﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ؕ وَهُوَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٦﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ
قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ عَلٰى
عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

حق اور سچ ہیں۔ اس لئے (اے پیغمبرؐ!) آپؐ (بے فکر ہو کر) اپنے بزرگ و برتر پروردگار کے نام کی تسبیح (بیان) کرتے رہیں۔

باب: ۵۷ (مدنی) حدید (لوہا..... دنیا میں عدل وانصاف کے قیام کے لئے) آیات: ۲۹، رکوع: ۴

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کا تعارف و تعریف آسمان و زمین کی سب (مخلوقات و موجودات زبان حال وقال سے) اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہیں کیونکہ وہی (ان میں) صاحب اختیار اور (ان کے) منتظم ہیں۔ (دراصل) آسمانوں و زمین انہی کی سلطنت و مملکت ہیں۔ وہی زندگی عطا فرماتے ہیں، وہی موت دیتے ہیں بلکہ ہر چیز پر انہی کا کنٹرول ہے۔ وہی اول ہیں (ان سے پہلے کچھ نہ تھا) وہی آخر ہیں (ان کے بعد بھی کچھ نہ ہوگا) وہی ظاہر (سب سے اوپر، سب پر غالب) ہیں۔ وُہی باطن (پردہ میں ہوتے ہوئے سب کچھ دیکھتے جانتے) ہیں اور ہر چیز سے باخبر ہیں۔ انہی نے آسمانوں و زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا پھر (خود آسمان سے اوپر) عرش پر جلوہ افروز ہو گئے وہ ہر اُس چیز کو جانتے ہیں جو زمین میں داخل ہوتی ہے یا اُس سے نکلتی ہے جو آسمان سے اُترتی یا اس پر چڑھتی ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو وہ (اپنے علم وقدرت سے) تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! جو کچھ بھی تم کر رہے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہے ہیں۔ چونکہ آسمانوں و زمین میں اللہ کی حکومت ہے، اس لئے تمام معاملات (فیصلے کے لئے) انہی کے پاس جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل فرماتے ہیں۔ وہ تو لوگوں کے دلی راز تک جانتے ہیں۔

اللہ اور ان کے رسولؐ کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم (اس لئے لوگو!) اللہ اور ان کے رسولؐ (کے احکام) کو مانو خصوصاً اس مال میں سے جس کا انہوں نے تمہیں مالک و وارث بنایا ہے (اُن کی راہ میں) خرچ کیا کرو۔ چنانچہ جو لوگ (اللہ اور اُن کے رسولؐ کے احکام) مان کر (اپنے مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں (آخرت میں) انہیں بہت بڑا اجر و انعام ملے گا۔ (لوگو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ (کی باتوں) کو نہیں مان رہے؟ حالانکہ یہ پیغمبرؐ (محمدؐ) تمہیں تمہارے پروردگار (کی باتوں) کو ماننے کی دعوت (بھی) دے رہے ہیں اور اگر یقین کرو تو (اللہ خود بھی) تم سے (روز الست اس بارے میں) پختہ وعدہ لے چکے ہیں۔ وہی (اللہ) اپنے بندے (محمدؐ) پر واضح احکام نازل فرما رہے ہیں تاکہ تمہیں (ان کے ذریعے کفر وشرک کے) اندھیروں سے نکال کر (اسلام و ایمان کی) روشنی میں لے آئیں۔ یاد رکھو! اللہ تم لوگوں پر بہت ہی شفقت فرمانے والے، مہربان ہیں۔ چنانچہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے مال اللہ کی خاطر (جنگ و جہاد کے لئے) خرچ نہیں کر رہے؟ حالانکہ (ان مالوں سمیت)

مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ
الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ
وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ١٠ ع ١ / ١٧
مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ
اَجْرٌ كَرِيْمٌ ١١ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ١٢ يَوْمَ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ١٣
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ١٤ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ١٥
اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

سب آسمانوں و زمین کے مالک و وارث اللہ ہی ہیں۔ (یاد رکھو) تم میں سے وہ لوگ (جو فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں) مال خرچ کر رہے ہیں اور (ان کی خاطر) لڑ رہے ہیں وہ ہرگز ان لوگوں کے برابر نہیں جنہوں نے فتح (مکہؔ) سے پہلے اپنے مال (اللہ کی راہ میں) کئے اور (ان کی خاطر) لڑتے رہے۔ (لازماً) ان (پہلے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں کا) بعد میں خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں کے مقابلے میں درجہ (و مقام) بہت ہی زیادہ ہے۔ ویسے سب کے ساتھ ہی اللہ کا اچھا وعدہ ہے کیونکہ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ اُس سے باخبر ہیں۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب (مسلمانو! تم میں سے) کون ایسا ہے جو اللہ کی خاطر خوش دلی سے اپنا مال (غریبوں، مسکینوں اور جہاد و قتال پر) خرچ کرے اور وہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر اُسے واپس ادا کریں، اس کے علاوہ (قیامت کے دن) اُسے (اُس کا) بڑا عمدہ اجر و انعام عطا فرمائیں؟ اس دن (اے پیغمبرؐ!) آپؐ (پل صراط پر مخلص) مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ اُن (کے ایمان) کی روشنی اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہی ہے (اور ساتھ ساتھ فرشتے انہیں کہتے جا رہے ہیں کہ) ''آج تمہیں ایسے باغوں کی (مبارک و) خوش خبری ہو جن میں (مختلف قسم کی) نہریں چل رہی ہیں اور ان میں تم ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہو گے۔'' یہی (کسی انسان کی) سب سے بڑا کامیابی ہے۔

قیامت کے روز منافقوں کا حال اس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے درخواست کریں گے کہ ذرا ٹھہرو تا کہ ہم بھی آپ کی روشنی سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ انہیں جواب ملے گا: پیچھے جاؤ، وہاں روشنی تلاش کرو۔ اتنے میں ان (دونوں فریقوں) کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر مسلمانان کی طرف (اللہ کی) رحمت (جنت) ہوگی اور باہر کی طرف (اللہ کا) عذاب (جہنم) ہوگا۔ منافق (مسلمانوں سے) چیخ چیخ کر کہیں گے: کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مسلمان جواب دیں گے: ہاں، تھے تو سہی، مگر تم نے اپنے آپ کو (مفاد پرستی کے) چکر میں پھنسائے رکھا، (ہمارے بارے میں تباہی کے) منتظر رہے، (اسلام کی طرف سے) شک میں مبتلا رہے (زندگی کے متعلق) جھوٹی آرزؤں میں مگن و مست رہے حتیٰ کہ اللہ کی طرف سے موت آنے تک شیطان دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے ہی دیتا رہا۔ اس لئے نہ آج تم سے اور نہ ہی (دوسرے) کافروں سے (سزا سے بچنے کے لئے) کوئی فدیہ، معاوضہ قبول کیا جائے گا کیونکہ تم سب کا ٹھکانہ (دوزخ کی) آگ ہے۔ اب (ہمیشہ کے لئے) وہی تمہاری ساتھی ہے جو کہ بدترین قیام گاہ ہے۔

قرآن کا مقصد: اللہ و رسول کی مکمل اطاعت کیا مسلمانوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے (بار بار) ذکر اور حق تعالیٰ کی طرف سے آنے والے قرآن (کو پڑھنے، سننے) سے ان کے دل (اللہ اور ان کے رسول کی مکمل اطاعت کے لئے) نرم ہو جائیں اور وہ ان (یہودیوں، عیسائیوں) کی طرح (پتھر دل) نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی، مگر

عَلَيۡهِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ
اللّٰهَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ
تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الۡمُصَّدِّقِيۡنَ وَ الۡمُصَّدِّقٰتِ وَاَقۡرَضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا
حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمۡ وَلَهُمۡ اَجۡرٌ كَرِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖۤ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الصِّدِّيۡقُوۡنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ لَهُمۡ
اَجۡرُهُمۡ وَنُوۡرُهُمۡ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ
الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۹﴾ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِيۡنَةٌ وَّ ع ۲ ۱۸
تَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيۡثٍ
اَعۡجَبَ الۡكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰٮهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَكُوۡنُ حُطٰمًا ؕ
وَفِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ ؕ وَ
مَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ
لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى
الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ۚ ﴿۲۲﴾ لِّكَيۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے دل سخت ہوگئے۔ اب ان میں سے زیادہ تر لوگ (باغی و) بدکردار ہیں۔ (نام نہاد مسلمانو!) خوب اچھی طرح سمجھ لو (کہ جس طرح) اللہ زمین کو مردہ و بے آبادہ ہونے کے بعد (بارش کے ذریعے طرح طرح کی نباتات اور فصلوں سے) زندہ و آبادہ فرماتے ہیں (اسی طرح رسولؐ اور کتاب بھیج کر دلوں کی مردہ زمینوں کو ایمان اور نیک اعمال سے زندہ فرما رہے ہیں)۔ بہر حال ہم نے اپنے دلائل تمہارے سامنے واضح فرما دیئے ہیں تا کہ تم عقل و ہوش سے کام لو۔ یقین جانو کہ (اللہ کی رضا کے لئے) صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور وہ لوگ جو اللہ کی خاطر (اجروثواب کی نیت سے اپنے مال) خرچ کرتے ہیں انہیں کئی گنا بڑھا کر (ان کا مال) واپس کیا جائے گا اور (آخرت میں بھی جنت کی صورت میں) ان کے لئے بہت ہی عمدہ اجرو انعام (تیار) ہے۔ یاد رکھو، جو لوگ اللہ اور اُن کے (سب) پیغمبروں کو مانتے ہیں وہ اپنے پروردگار کے ہاں صدیق اور شہید ہیں (جو اپنے قول و عمل سے اللہ اور ان کے پیغمبروں کی باتوں کی تصدیق اور اپنا مال و جان پیش کر کے ان کے سچا ہونے کی گواہی دیتے ہیں)۔ انہیں اُن کے (بھرپور) اجرو انعام اور ان (کے ایمان) کی روشنی ضرور ملے گی؟ ان کے برعکس جو لوگ (ہمارا اور ہمارے پیغمبروں کا) انکار کرتے ہیں اور ہماری باتوں کو جھٹلاتے ہیں، یہ دوزخی لوگ ہیں۔

دنیا کی زندگی بے ثبات و ناپائیدار (لوگو!) اچھی طرح سمجھ لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل، تماشا، ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں مال و اولاد پر فخر کرنا اور (ان میں) ایک دوسرے سے (آگے) بڑھ جانے کی خواہش و کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے بارش ہوتی ہے تو اس سے پیدا ہونے والی فصل کو دیکھ کر کاشتکار خوش ہو جاتے ہیں۔ پھر وہی فصل تم دیکھتے ہو کہ پک کر زرد اور آخر کار چورا چورا ہو جاتی ہے۔ (اس لئے عقل مند لوگ اس دنیا میں دل نہیں لگاتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہاں اللہ کی نافرمانی کرنے پر) آخرت میں سخت سزا ہے اور (فرمانبرداری کرنے پر وہاں) اللہ کی رضا اور ان کی طرف سے (گناہوں کی) معافی ہے۔ چونکہ دنیا کی زندگی سراسر دھوکا وفریب ہے (اس لئے آخرت میں) اپنے پروردگار کی معافی اور اُس جنت کے (حاصل کرنے کے) دوڑو جس کی وسعت آسمانوں و زمین کے برابر ہے، جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور ان کے سب پیغمبروں کو مانتے ہیں۔ یہ (معافی و جنت کا ملنا سراسر) اللہ کی مہربانی ہے۔ وہ اسے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں کیونکہ وہ تو بہت ہی احسان و مہربانی فرمانے والے ہیں۔ (لوگو!) دنیا میں یا خود تم پر جو مصائب بھی آتے ہیں، وہ (سب) ہم نے پیدا کرنے سے (ہزاروں سال) پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ لئے تھے یاد رکھو یہ کام اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ یہ (تمہیں) اس لئے (بتا رہے ہیں) کہ جو چیز تم سے لے لی جائے اس کا افسوس نہ کیا کرو اور جو چیز تمہیں عطا کی جائے اس پر فخر نہ کرو۔

بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ
شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ع ۳ ۱۹
ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾
ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ
وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ
اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا
بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ
بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ
اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع ۴

یاد رکھو، اللہ کسی مغرور، فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے کیونکہ یہ لوگ (اللہ کی خاطر) کچھ خرچ نہیں کرتے اور دوسرے لوگوں کو بھی خرچ نہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یاد رکھو، جو شخص (اللہ کے احکام سے) پھیر لیتا ہے تو اللہ (کو اس کی کوئی پروا نہیں کیونکہ وہ تو) خود بے نیاز اور انتہائی قابل تعریف ہیں۔

پیغمبروں کی بعثت کا ایک مقصد ...... دنیا میں عدل و انصاف کا قیام یقیناً ہم ہی نے اپنے پیغمبروں کو (اپنے اپنے وقت پر) واضح دلائل دے کر (دنیا میں) بھیجا اور بطور معیار حق انہیں کتابیں عطا فرمائیں تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور (اسی کی تائید و تقویت کے لئے) لوہا پیدا فرمایا جس میں سخت قوت و ہیبت ہے .... اگرچہ (اس میں) لوگوں کے لئے اور فائیدے بھی ہیں............لیکن اللہ تو (اس کے ذریعے) Check فرماتے ہیں کہ کون کون لوگ بغیر دیکھے اُن کے اور اُن کے پیغمبروں (کے مشن) کی مدد کرتے ہیں ورنہ اللہ تو (خود ہی) بہت زیادہ طاقتور (اور سب پر) غالب ہیں (انہیں کسی کی مدد کی ضرورت ہی نہیں)۔ یقیناً ہم ہی نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (دنیا میں) پیغمبر بنا کر بھیجا اور دونوں کی نسل میں (بھی) نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا پھر ان میں سے کچھ نے راہ ہدایت اختیار کی مگر زیادہ تر (ہمارے) نافرمان ہی رہے۔

اسلام میں ترک دنیا کی گنجائش و اجازت نہیں پھر ان کے بعد بھی ہم لگاتار پیغمبر بھیجتے رہے اور (ان سب کے) بعد مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور انہیں انجیل (کتاب رہنمائی کے لئے) عطا فرمائی اور ان کے پیروکاروں کے دلوں میں (دوسروں کے لئے) نرمی اور محبت کا جذبہ پیدا فرمایا، مگر (دنیاوی آرام و آسائش ترک کرکے) تنہائی کی زندگی جو ہم نے ان پر فرض نہیں فرمائی تھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے خود ہی ایجاد کرلی، لیکن (پھر) اسے جیسے صحیح نباہنا چاہیئے تھا، نباہ بھی نہ سکے۔ بہرحال ان میں سے جو (عیسیٰؑ کی شریعت کے مطابق صحیح) ایمان لائے تھے انہیں ان کا اجر (قیامت کے روز) عطا فرمائیں گے۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر (ہمارے) نافرمان ہی ہیں۔

آپؐ کی سچے دل سے اطاعت و پیروی مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لئے ان کے پیغمبر (محمدؐ) پر (سچے دل سے) ایمان لاؤ تو وہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا (Double) حصہ عطا فرمائیں گے، تمہیں ایسی (ہدایت و) روشنی عطا کریں گے جسے لیکر (دنیا و آخرت میں) چلو پھرو گے اور تمہارے سب گناہ معاف فرما دیں گے۔ اللہ تو بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔ یہ (تمہیں) اس لئے (بتایا جا رہا) ہے کہ (بے ایمان) یہود و نصاریٰ کو سمجھ آجائے کہ اللہ کے احسان و مہربانی کے کسی حصے پر ان کا کوئی اجارہ نہیں اور یہ کہ (سارے کا سارا) فضل و احسان اللہ کے اپنے اختیار میں ہے وہ جسے (جتنا) چاہیں عطا فرمائیں کیونکہ وہ تو بہت ہی زیادہ فضل و احسان فرمانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ
اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝١
اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا
مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٢ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ
مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرٌ ۝٣ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ
لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝٤ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ
اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝٥ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ
اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ

باب: ۵۸ (مدنی) مجادلہ آیات: ۲۲، رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

بیوی کو ماں کہنا گناہ کبیرہ (اے پیغمبرؐ!) اللہ یقیناً اس عورت (خولہؓ) کی بات سن چکے ہیں جو اپنے خاوند (اُوس بن صامت) کے بارے میں آپؐ سے تکرار کر رہی ہے (کہ وہ مجھے اپنی ماں کہہ کر فارغ کر چکا ہے) اور (ساتھ ہی ساتھ اس مسئلے کے حل کے لئے) اللہ سے فریاد کر رہی ہے۔ اللہ آپ دونوں کی (آپس کی) گفتگو بھی سن رہے ہیں کیونکہ وہ تو سب کچھ سنتے، دیکھتے ہیں۔ (یاد رکھو) جو لوگ اپنی بیویوں کو اپنی مائیں کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں بن جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے۔ مگر یہ لوگ (اپنے منہ سے) بڑی بے ہودہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔ بہرحال اللہ درگزر کرنے والے، معاف فرمانے والے ہیں۔

بیوی کو ماں کہنے کا کفارہ چنانچہ جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں (بہن) کہہ بیٹھیں پھر توبہ تائب ہونا چاہیں تو انہیں مباشرت سے پہلے ایک غلام (یا لونڈی) آزاد کرنا ہوگا۔ یہ حکم تمہاری اصلاح کے لئے دیا جا رہا ہے (اس کی پابندی کرو) یاد رکھو، اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہیں۔ پھر جسے غلام (لونڈی) میسر نہ ہو تو وہ مباشرت سے پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ (حکم) اس لئے (دیا جا رہا ہے) کہ تم لوگ اللہ اور اُن کے رسولؐ کے فرمانبردار بن کر رہو۔

اللہ کے احکام و ہدایات پر عمل نہ کرنے والے سزا پائیں گے یاد رکھو، یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں۔ ان کی پابندی نہ کرنے والوں کو دردناک سزا ملے گی۔ (ویسے بھی) جو لوگ اللہ اور ان کے رسولؐ (کے احکام) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، وہ اُسی طرح ذلیل و خوار ہوں گے جیسے ان سے پہلے (نافرمان) لوگ ذلیل و خوار ہوئے تھے۔ بہرحال، ہم نے (زندگی میں رہنمائی کے لئے) واضح احکام و ہدایات جاری فرما دی ہیں۔ اب ان کی خلاف ورزی کرنے والے (قیامت کے روز) رسوا کن سزا پائیں گے۔ اس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ فرما کر انہیں ان کی (ان دنیاوی) کرتوتوں سے آگاہ کریں گے جن کا اللہ کے پاس پورا پورا ریکارڈ (موجود) ہے جبکہ یہ خود انہیں بھولے ہوئے ہیں۔

ع وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۶ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰی
مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ
یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ۷ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰی ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ
یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ
الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۹ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ
فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ

کیونکہ اللہ تو ان کی ہر ہر حرکت سے واقف ہیں۔

انسان کی ہر بات، ہر حرکت اللہ کے علم میں ہے (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ آسمانوں و زمین میں ہونے والی ہر بات کو جانتے ہیں؟ جب بھی تین آدمی آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو چوتھے وہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب پانچ آدمی ایسا کرتے ہیں تو چھٹے وہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح کم افراد ہوں یا زیادہ۔ وہ جہاں بھی ہوں اللہ (اپنے علم و قدرت کے ذریعے) ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پھر قیامت کے دن وہ انہیں ان کی کرتوتوں سے آگاہ فرمائیں گے کیونکہ وہ تو (اُن کی) ہر ہر بات کو جانتے ہیں۔

منافقین کی بُری بُری حرکات (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں سرگوشیاں کرنے سے روکا گیا تھا، وہ پھر وہی کام جس سے منع کیا گیا تھا کر رہے ہیں یعنی چھپ چھپ کر گناہ، زیادتی اور پیغمبرؐ کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں، بلکہ (یہودیوں کی دیکھا، دیکھی) آپ کو ایسے طریقے سے سلام کہتے ہیں، جس طریقے سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں کہا ہے۔ اپنے دلوں میں یہ بھی (سوچتے) کہتے ہیں کہ ہم جو (انہیں السلام علیک کی بجائے السام علیک) کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہمیں سزا کیوں نہیں دیتے؟ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے، جس میں یہ جلتے رہیں گے جو ان کا بہت ہی بُرا انجام ہے۔

آداب مجلس

سرگوشی سے پرہیز مسلمانو! اگر کبھی (مجبوراً) سرگوشی کرو تو گناہ، زیادتی اور پیغمبرؐ کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی نہ کرو بلکہ اگر سرگوشی کرنا ہی ہو تو (ہمیشہ) نیکی اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے کاموں سے متعلق کیا کرو۔ اس معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو جن کے سامنے (آخرت میں) پیش کئے جاؤ گے۔ دراصل چپکے چپکے ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرنا شیطان کا کام ہے۔ وہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو پریشان کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ کے حکم کے بغیر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو ہر حال میں اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

کھلے کھلے ہو کر بیٹھنا مسلمانو! جب تمہیں مجلسوں میں کھلا کھلا ہو کر بیٹھنے کے لئے کہا جائے تو کھلے کھلے بیٹھا کرو (تاکہ دوسروں کو بھی جگہ ملے) اللہ تمہیں (ہر لحاظ سے) کشادگی نصیب فرمائیں گے۔ اسی طرح جب (مجلس میں کشادگی پیدا کرنے کے لئے) تمہیں (اپنی جگہ سے)

انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ
وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا ع ٢
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ يَحْلِفُوْنَ
عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾ لَنْ
تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى
شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

اٹھنے کے لئے کہا جائے تو (فوراً) اٹھ جایا کرو۔ یاد رکھو، تم میں سے جو لوگ (ہمارے احکام کا) علم حاصل کرکے اس پر عمل کر رہے ہیں اللہ اُن کے (دنیا و آخرت میں) درجات بلند فرمائیں گے۔ بہرحال تم لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہو اللہ اس سے پوری کرح باخبر ہیں۔

سرگوشی سے پہلے صدقہ مسلمانو! جب تم ہمارے پیغمبرؐ کے کان میں کوئی خفیہ بات کرنا چاہو تو وہ خفیہ بات کرنے سے پہلے (غریبوں، مسکینوں میں) صدقہ کیا کرو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہت بہتر اور (تمہارے دلوں کو) زیادہ صاف کرنے والا ہے لیکن اگر صدقہ میسر نہ ہو تو اللہ بخشنے والے، مہربان ہیں۔ کیا تم خفیہ بات کرنے سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے؟ چنانچہ جب تم نے ایسا نہ کیا، تو اللہ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا۔ اس لئے اب باقاعدگی سے نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے، اللہ اور اُن کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔ یاد رکھو، اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہیں۔

منافقوں کی بدکرداری

یہودیوں سے دوستی و ساز باز (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ اُن (منافق) لوگوں کو نہیں دیکھ رہے کہ یہ ایسی (یہودی) قوم سے دوستی (اور ساز باز) کر رہے ہیں جن سے اللہ سخت ناراض ہیں۔ دراصل یہ لوگ نہ آپ لوگ کے ساتھ ہیں اور نہ ہی ان (یہودیوں) کے ساتھ ہیں۔ بلکہ (تمہیں دھوکا دینے کے لئے) جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں۔ ان کی بدکرداری کی وجہ سے اللہ نے ان کے لئے (آخرت میں) سخت سزا تیار کر رکھی ہے۔

لوگوں کو اسلام لانے سے روکنا انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا ہوا ہے، جس کی آڑ میں لوگوں کو اللہ کے دین (اسلام لانے) سے روکتے ہیں۔ اسی لئے انہیں رسوا کن سزا ملے گی۔ اللہ (کی اس سزا) سے بچانے کے لئے ان کے مال، اولاد ان کے کسی کام نہ آئیں گے۔ یہ جہنمی لوگ ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ اسی میں (جلتے) رہیں گے۔

سراسر جھوٹے لوگ (قیامت کے) روز جب اللہ ان (منافقوں کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے تو ان کے سامنے بھی ایسی (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے۔ جیسی (دنیا میں مسلمانو!) تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ اس طرح ان کا (دوزخ سے نجات کا) مسئلہ کسی نہ کسی طرح حل ہو ہی جائے گا۔ یقین جانو کہ یہ سراسر جھوٹے لوگ ہیں (ان کا کچھ نہ بنے گا) اصل میں شیطان ان پر غالب آچکا ہے۔

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ
الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ
اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ
اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع ٣

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
هُوَ الَّذِىْۤ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ
مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے انہیں اللہ کا ذکر (و تعلق) بھلا رکھا ہے۔

ذلیل ترین لوگ یہ لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ (کان کھول کر) سن لو کہ شیطانی گروہ کے لوگ ہی (آخر) تباہ و برباد ہوں گے۔ یاد رکھو، جو لوگ اللہ اور اُن کے رسولؐ (کے احکام) کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ وہ (دنیا و آخرت میں) ذلیل ترین لوگ ہیں۔

سچے مسلمانوں کا کردار

اللہ اور آخرت کو ماننے والے اللہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ فرما چکے ہیں کہ (آخر) میں اور میرے پیغمبر ہی کامیاب رہیں گے کیونکہ اللہ تو (ہر لحاظ سے) طاقتور اور (ہر معاملے میں) غالب ہیں۔ (اس لئے اے پیغمبرؐ!) جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں انہیں آپ کبھی اُن

اللہ و رسولؐ کے دشمنوں کے دشمن لوگوں سے دوستی و محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھیں گے جو اللہ اور اُن کے رسولؐ کے مخالف ہیں خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا برادری کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ ان کے دلوں میں (اللہ پر) ایمان پوری طرح راسخ ہو چکا ہے اور انہیں ان کی پوری غیبی تائید حاصل ہے۔

جنتی لوگ چنانچہ وہ انہیں ایسے باغوں میں داخل فرمائیں گے جن میں نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش رہیں گے اور وہ اللہ سے خوش ہوں گے۔

کامیاب لوگ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ (خوب کان کھول کر) سن لو کہ اللہ کے گروہ کے لوگ ہی (آخر) کامیاب ہیں۔

باب: ۵۹ (مدنی) — حشر (ہلّہ، حملہ) — آیات: ۲۴، رکوع: ۳

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

یہودی قبیلہ بنونضیر کا مدینہ سے اخراج آسمانوں و زمین کی سب مخلوقات و موجودات (زبان حال و قال سے) اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہیں کیونکہ وہی (ان میں) صاحب قوت واختیار اور (ان کے) مدبر و منتظم ہیں۔ انہی نے پہلے ہلّے میں (مدینہ میں آباد، بنونضیر کے) یہودی بے ایمانوں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ حالانکہ (اے مسلمانو!) تمہیں یہ خیال بھی نہ تھا کہ وہ کبھی (اپنے گھروں سے) نکل جائیں گے، بلکہ (خود) انہیں بھی (پختہ) یقین تھا کہ اُن کے قلعے انہیں اللہ (کی پکڑ) سے بچا لیں گے۔ مگر اللہ کی پکڑ ان پر ایسی جگہ سے آئی

يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ٢
وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٤
مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ٥ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٦
مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٧ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ

وقف لازم

جہاں سے انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ چنانچہ ان کے دلوں میں (اللہ نے) ایسا رعب ڈالا کہ وہ (خود) اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو (اندر سے) اور مسلمانوں کے ہاتھوں (باہر سے) برباد کرنے لگے۔ اس واقعہ سے عقل و ہوش رکھنے والو! سبق حاصل کرو (کہ نافرمان اللہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے)۔ بلکہ اگر اللہ نے ان (یہودیوں) کے بارے میں یہ جلا وطنی طے نہ فرمائی ہوتی تو وہ انہیں دنیا میں بھی (قتل، قید یا غلامی جیسی) سخت سزا دیتے۔ بہرحال آخرت میں تو انہیں آگ کی سزا ہونا ہی ہونا ہے۔ ان (یہودیوں) کے ساتھ یہ (سلوک) اس لئے ہو رہا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اُن کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے۔ یاد رکھو، جو شخص بھی اللہ (اور ان کے رسولؐ) کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ اُسے واقعی بڑی سخت سزا دیتے ہیں۔ تم (مسلمانوں) نے (ان یہودیوں کے) کھجور کے درخت (خواہ) کاٹ ڈالے ہیں یا انہیں (بدستور) ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا ہے یہ (سب کچھ) اللہ کے حکم سے ہوا ہے تاکہ وہ ان بدکرداروں کو ذلیل کریں۔

یہودیوں کا مال بیت المال میں (مسلمانو!) اللہ نے ان (بھگوڑے یہودیوں) کا جو مال اپنے پیغمبر کو عطا فرمایا ہے (وہ اس اصول کے تحت ہے) کہ اللہ اپنے پیغمبروں کا جس پر چاہیں (مفت میں) قبضہ کرا دیں، وہ تو ہر بات پر قادر ہیں۔ چونکہ اس (مال کے حاصل کرنے) کے لئے تم لوگوں نے کوئی گھوڑے، اونٹ نہیں دوڑائے، (اس لئے) اللہ بستیوں والوں کا جو مال بھی اپنے پیغمبر کو مفت دلا دیں تو وہ اللہ (کے حکم کے مطابق) پیغمبرؐ، ان کے قریبی رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں اور (غریب) مسافروں کے لئے ہے۔ یہ (حکم) اس لئے (دیا جا رہا ہے) کہ ایسا نہ ہو کہ یہ مال (بھی) امیر لوگوں میں گردش کرنے لگے (اور ضرورت مندوں کو کچھ نہ ملے)۔

ہر معاملے اور ہر حال میں پیغمبرؐ کی اطاعت لازمی چنانچہ (اے مسلمانو!) جو کچھ (مال یا حکم) تمہیں پیغمبرؐ دے دیں وہ لے لو اور جس (بات) سے روک دیں (اُس سے) رُک جاؤ۔ اس (اطاعت رسولؐ کے) معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو کہ اللہ کی سزا بڑی سخت ہے۔

بغیر لڑے حاصل ہونے والے، مال کی تقسیم

غریب مہاجرین (بغیر لڑے حاصل ہونے والے مال میں) غریب مہاجرین کا بھی حصہ ہے جو (مسلمان ہونے کی وجہ سے) اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے جا چکے ہیں اور وہ (رات دن) اللہ کا فضل اور اُن کی رضا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی اللہ اور ان کے رسولؐ (کے دین) کی (بھرپور) مدد کر رہے ہیں۔ یہ لوگ سچے کھرے (مسلمان) ہیں۔

الصّٰدِقُوْنَ ﴿٨﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۛ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٩﴾
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا
ع غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا
لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ
اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾

غریب انصار (بغیر لڑے حاصل ہونے والے مال میں) ان (انصار) کا بھی حصہ ہے جو ان (مہاجرین کے آنے) سے پہلے ہی ایمان کی حالت میں مدینہ میں مقیم ہیں (اور) ہجرت کرکے اپنے پاس آنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ ان (مہاجرین) کو جو کچھ بھی دے دیا جائے اس کا اپنے دل میں کوئی (ذاتی) لالچ نہیں رکھتے بلکہ سخت تنگی ترشی کے باوجود اپنے آپ پر ان (مہاجرین) کو ترجیح دیتے ہیں۔ یادرکھو، نفس پرستی سے بچنے والے (لوگ) ہی (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہیں۔

عام مسلمان غرباء (اس مال میں) ان لوگوں کا بھی (حق) ہے جو مہاجرین اور انصار کے بعد (مسلمان ہوکر اللہ کے حضور یہ) دعا کرتے ہیں کہ پروردگار! ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں معاف فرمائیں اور ہمارے دلوں میں کبھی مسلمانوں کے متعلق کوئی کینہ (و کدورت) نہ آنے دیں۔ پروردگار! آپ تو واقعی انتہائی شفقت فرمانے والے، مہربان ہیں۔

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق منافقوں کا رویّہ (اے پیغمبرؐ!) آپؐ منافقوں کو نہیں دیکھ رہے جو اپنے بے ایمان یہودی بھائیوں (بنونضیر) سے کہہ رہے ہیں کہ اگر تمہیں (مدینہ سے) جلاوطن کیا گیا تو ہم بھی لازماً تمہارے ساتھ جلاوطن ہو جائیں گے اور تمہارے خلاف کبھی کسی کی کوئی بات نہیں مانیں گے۔ اگر تمہارے خلاف (کسی نے) لڑائی کی تو اللہ کی قسم! ہم تمہاری (ہر طرح سے) مدد کریں گے۔ مگر اللہ گواہ ہیں کہ یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر وہ (یہودی مدینہ سے) نکالے گئے تو یہ (منافق بے ایمان کبھی) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور نہ ہی (مسلمانوں کے خلاف) لڑائی میں ان (یہودیوں) کی مدد کریں گے۔ اگر (بالخصوص) مدد کریں گے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر انہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے گی (مسلمانو!) اصل بات یہ ہے کہ ان (منافقوں) کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہارا خوف ہے کیونکہ یہ بیوقوف (و بدھو) لوگ ہیں (جنہیں اتنی بھی سمجھ نہیں کہ غلبہ و تسلط مسلمانوں کا نہیں اللہ کا ہے) یہ (منافق اور یہودی کبھی بھی کھلے میدان میں) اکٹھے ہوکر تم سے نہیں لڑیں گے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ محفوظ مقامات یا دیواروں کی آڑ میں (تم پر وار کریں) ان کی آپس میں (بھی) سخت مخالفت ہے۔ آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں حالانکہ (حق کو) نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ
اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ع ٢ ٧ ٥
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ
اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ع ع ٣ ٧ ٦

ان کی حالت بھی ان لوگوں (بنی قینقاع) کی طرح ہے جنھوں نے (ماضی) قریب میں اپنے کئے کا مزہ چکھ لیا اور (آخرت میں) انہیں دردناک سزا ملے گی۔

منافق شیطان کے ساتھی یہ منافق بھی شیطان کی طرح ہیں جو انسان سے کہتا ہے (اللہ سے) کفر کر اور جب انسان کفر کرلیتا ہے تو (اُسے) کہتا ہے کہ میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ مَیں تو اللہ شہنشاہ کائنات (کی سزا) سے ڈرتا ہوں۔ جس کے نتیجے میں ان دونوں کا انجام ہمیشہ کے لئے (دوزخ کی) آگ ہے۔ واقعی (ہمارے ہاں) نافرمانوں کے لئے یہی سزا (مقرر) ہے۔

مسلمانو! آخرت کے محاسبے کے لئے ہر وقت تیار رہو مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو اور (تم میں سے) ہر شخص یہ ضرور دیکھتا (سوچتا) رہے کہ وہ کل (قیامت) کے لئے کیا تیاری کر رہا ہے؟ اور (نافرمانی کی صورت میں) اللہ (کی سزا) سے ڈرتے رہو کیونکہ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو، اللہ اس سے واقف ہیں۔ تم بھی ایسے لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ (کے احکام و ہدایات) کو بھلا رکھا ہے اور اللہ نے بھی (دنیا میں مصروف کر کے) انہیں اپنا ذاتی نفع نقصان بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ (ہمارے) نافرمان ہیں۔ (خوب یاد رکھو کہ) دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ (دراصل) جنت میں جانے والے ہی کامیاب ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) اگر ہم (نصیحت و ہدایت کے لئے) یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتار دیتے تو آپؐ دیکھتے کہ وہ اللہ کے (محاسبے کے) خوف سے دب جاتا، پھٹ جاتا۔ ہم یہ مثالیں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے بیان فرما رہے ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں (اور اللہ سے اپنا تعلق درست کر کے آخرت کی تیاری کریں)۔

اللہ کا تصوّر و تعارف اللہ تو وہ ذات ہیں، جن کے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ وہ سب حاضر و غیر حاضر کو جانتے ہیں۔ انتہائی بخشنے والے، بے حد مہربان ہیں۔ اللہ تو وہ ذات ہیں جن کے سوا (واقعی کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ سب برائیوں، نقائص سے پاک (کائنات کے) شہنشاہ، سراسر سلامتی، امن دینے والے، سب کے نگہبان، سب پر غالب، زور آور، عظمت و بڑائی والے، مشرکوں کے شرک سے پاک و منزّہ۔ یہی اللہ سب کچھ پیدا فرمانے والے ہر چیز بنانے والے، سب کی صورت گری کرنے والے۔ انہی کے سب نام پیارے پیارے۔ کائنات کی ہر چیز انہی کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہے۔ وہی (کائنات میں) سب قوت و اختیارات کے مالک اور (اس کا) سب انتظام حکمت و دانائی سے چلانے والے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ
تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ
يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ
كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ
تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ
اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (١)
اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ (٢) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا ع ١
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (٣) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ

باب:۶۰ (مدنی) ممتحنہ آیات:۱۳، رکوع:۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

دین کے دشمنوں کو دوستی کا پیغام بھیجنے پر اللہ تعالیٰ کا نوٹس مسلمانو! میرے اور اپنے دشمنوں کو (ہرگز اپنا) دوست نہ بناؤ۔ وہ تمہارے پاس آنے والے سچے دین کا انکار کر رہے ہیں، مگر تم انہیں دوستی کے پیغام بھیج رہے ہو۔ وہ تو (ایسے ظالم ہیں کہ) پیغمبرؐ اور خود تمہیں اپنے پروردگار، اللہ، پر ایمان لانے کی وجہ سے (مکہ سے) نکال چکے ہیں۔ (سنو!) اگر تم (واقعی) میری خاطر جہاد کے لئے نکلے ہو اور میری خوشی چاہتے ہو (تو ایسا نہ کرو، مگر) تم انہیں خفیہ خفیہ دوستی کے پیغام بھیج رہے ہو، حالانکہ مَیں تمہاری خفیہ اور ظاہری (سب) حرکتوں کو جانتا ہوں۔ یاد رکھو، تم میں سے جو بھی یہ حرکت کرے گا، وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹک جائے گا۔ وہ (بے ایمان) اگر تم پر (کسی طرح) قابو پالیں، تو تمہارے ساتھ (کھلم کھلا) دشمنی کریں اور تمہیں تکلیف و نقصان پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھ اور زبانیں (خوب) چلائیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ تم (پھر سے کسی طرح) کافر ہو جاؤ۔ (یاد رکھو!) قیامت کے روز تمہارے رشتے ناطے اور اولاد (جن کی خاطر مسلمانوں سے غداری اور کافروں سے دوستی کر رہے ہو) تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے (بلکہ) اللہ تمہیں ان سے جدا کر دیں گے۔ بہرحال، تم جو بھی کر رہے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہے ہیں۔

دشمنوں سے سلوک میں ابراہیمؑ کی زندگی بہترین نمونہ (مسلمانو! اس معاملے میں) تمہارے لئے ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں (کی زندگی) بہترین نمونہ ہے کیونکہ انہوں نے اپنی (مشرک) قوم سے (صاف صاف) کہہ دیا تھا کہ ہمارا تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے علاوہ اطاعت و بندگی کرتے ہو، کوئی تعلق نہیں۔ ہم تمہارے (عقائد و نظریات کے) منکر ہیں۔ جب تک تم (اطاعت و بندگی کے لئے) اکیلے اللہ کو نہ مانو، ہمارے تمہارے درمیان دشمنی و نفرت جاری رہے گی۔ مگر ابراہیمؑ کا اپنے (مشرک) باپ سے یہ کہنا (نمونے کا نہیں ہے) کہ مَیں آپ کے لئے معافی کی دعا تو ضرور کروں گا، لیکن اللہ سے مجھے (معافی حاصل کر لینے کا) کوئی اختیار نہیں۔

مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا
رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَ مَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ ١ ع ٧
بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّمَا
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ
وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

اے پروردگار! ہمیں تو آپ ہی پر بھروسہ ہے اور ہم (ہر معاملے میں) آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ آخرکار ہمیں آپ ہی کے پاس واپس آنا ہے۔ اے پروردگار! آپ ہمیں کافروں کے ظلم وستم کا نشانہ نہ بنائیں بلکہ اے ہمارے پروردگار! آپ (ہمارے گناہ، غلطیاں) معاف فرما دیں کیونکہ آپ ہی سب قوت واختیار کے مالک اور (ہر معاملے کو) حکمت ودانائی (سے نپٹانے والے) ہیں۔" (مسلمانو! ابراہیمؑ اور) اُن کے (ساتھیوں کے) اس کردار میں تمہارے لئے خصوصاً اس شخص کے لئے جو اللہ سے (اچھے اجر کی) امید اور آخرت کے دن (کے محاسبے کا خوف) رکھتا ہے بہترین نمونہ ہے۔ لیکن جو شخص (اس نمونہ کو) نظر انداز کر دے (اور کافروں سے دوستی کرتا پھرے) تو اللہ (اس سے) بے پروا اور (اپنی ذات میں خود ہی) قابل تعریف ہیں۔

عام کافروں سے نیکی اور انصاف کا حکم ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان (انہیں مسلمان کرکے) دوستی پیدا فرما دیں۔ اللہ تو بڑی قدرت والے، معاف فرمانے والے، مہربان ہیں۔ اللہ تمہیں ایسے لوگوں سے نیکی اور انصاف کا سلوک کرنے سے منع نہیں فرماتے جنہوں نے نہ تمہارے خلاف دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی ہے اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے بلکہ وہ تو (ایسے لوگوں سے) انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ اللہ تو تمہیں ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرماتے ہیں جو دین کے معاملے میں تم سے لڑتے ہیں یا انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے یا تمہارے نکالنے میں (تمہارے دشمنوں کی) مدد کی ہے۔ یاد رکھو، جو ایسے لوگوں سے دوستی کریں، وہ پرلے درجے کے مجرم ہیں۔

ہجرت کرکے آنے والی عورتوں کی تحقیق مسلمانو! جب مسلمان عورتیں ہجرت کرکے تمہارے پاس آئیں تو تم ان کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، اللہ تو ان کے ایمانوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ تحقیق کے بعد اگر وہ تمہیں ایمان دار معلوم ہوں تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ کرو کیونکہ یہ (مسلمان) عورتیں، ان کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ ہی وہ (کافر) ان (مسلمان عورتوں) کے لئے حلال ہیں۔ بلکہ کافروں نے جو (مہر وغیرہ) ان پر خرچ کئے ہوں، وہ انہیں ادا کر دو۔ اس کے بعد ان (عورتوں) کے حق مہر ادا کرکے ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا
مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ
وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اسی طرح تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں باقی نہ رکھو بلکہ جو (مہر وغیرہ) تم نے خرچ کئے ہیں ان (کافروں) سے طلب کرلو اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ (تم سے) طلب کرلیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے (جس کے ذریعے) تمہارے درمیان وہ (اس جھگڑے کا) فیصلہ فرما رہے ہیں کیونکہ وہ تو (سب حالات کو) جاننے والے اور (سب معاملات کو) حکمت و دانائی سے نپٹانے والے ہیں۔ لیکن اگر تمہاری (کافر) بیویوں (کے حق مہر میں) سے کچھ رقم کفار کی طرف رہ جائے تو (کفار سے جہاد کے) بدلے میں (جو مال غنیمت) تمہیں مل جائے تو (اس میں سے) جن کی بیویاں (کفار کی طرف) چلی گئی ہیں ان کے اخراجات برابر (و بیباق) کردو اس معاملے میں اللہ جن پر ایمان لائے ہو، اُن (کی نافرمانی کے برے انجام) سے ڈرتے رہو۔

عورتوں سے مشروط بیعت اے پیغمبرؐ! جب مسلمان عورتیں آپؐ سے ان باتوں پر بیعت کرنے کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، نہ ہی چوری و زنا کاری کریں گی، نہ ہی اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ نہ ہی اپنے ہاتھ اور پاؤں کے ذریعے کوئی بہتان بازی کریں گی اور نہ ہی کسی نیک کام میں آپؐ کی نافرمانی کریں گی، تو آپؐ ان سے بیعت لے لیں۔ اور ان کے لئے اللہ سے معافی طلب کریں۔ یقیناً وہ بخشنے والے، بے حد مہربان ہیں۔

باب: ۶۱ (مدنی) صف (باندھ کر اللہ کی راہ میں جہاد) آیات: ۱۴، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

جہاد .... محبوب ترین عمل کائنات کی تمام مخلوقات و موجودات اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہیں۔ کیونکہ وہی (اس میں) سب قوت و اختیارات کے مالک اور (وہی اس کا سب) انتظام و انصرام فرمانے والے ہیں۔ مسلمانو! (یہ معلوم ہونے پر کہ جہاد محبوب ترین عمل ہے، جہاد کیوں نہیں کررہے؟) کیوں ایسی باتیں کیا کرتے ہو، جن پر عمل نہیں کرتے؟ (یاد رکھو) تمہاری یہ حرکت کہ جو کہو، اس پر عمل نہ کرو اللہ کو سخت ناراض کرنے والی ہے۔ حالانکہ اللہ کو تو وہ لوگ محبوب ہیں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ
اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى
اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧ يُرِيْدُوْنَ
لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٩ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝١٠ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝١١
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

جو ان کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صفیں باندھ کرلڑتے ہیں۔

جہاد سے منہ موڑنے والے ہمیشہ گمراہ ہوئے چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) اپنے نافرمانوں کو یاد دلاؤ کہ) جب موسیٰ نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے فرمایا تھا: ''بھائیو! تم (جہاد کے سلسلے میں بار بار نافرمانی کرکے) مجھے کیوں تنگ کرتے ہو؟ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا (سچا) پیغمبر ہوں۔ مگر جب وہ (جہاد کا انکار کرکے) ٹیڑھے ہی چلتے رہے تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی کر دیا کیونکہ وہ ایسے نافرمان لوگوں کو کبھی سیدھے راستے پر نہیں چلاتے۔ اسی طرح جب عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے پاس اللہ کا (سچا) رسول ہوں، اپنے سے پہلے (آنے والی کتاب) تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے بعد (جہاد کے) پیغمبرؐ جن کا نام احمدؐ ہے آنے کی خوش خبری دیتا ہوں۔ مگر (اب) جبکہ وہ (پیغمبرؐ) واضح دلائل کے ساتھ ان کے پاس آچکے ہیں تو کہہ رہے ہیں کہ (ہم نہیں مانتے، جو کچھ پیش کر رہے ہیں) یہ صریح جادو ہے۔ یاد رکھو، وہ شخص سب سے بڑا مجرم ہے جسے اسلام (قبول کرنے) کے لئے کہا جائے اور وہ اللہ پر جھوٹے الزام لگائے۔ یاد رکھو، اللہ ایسے مجرموں کی کبھی صحیح رہنمائی نہیں فرماتے۔

اسلام کے غلبے کا واحد ذریعہ، جہاد یہ (بے ایمان) چاہتے ہیں کہ (گیدڑ بھبکیوں اور) غلط پروپیگنڈے سے اللہ کے (بھیجے ہوئے) نظام زندگی (اسلام) کو ختم کر دیں، لیکن اللہ ان کی نفرت (ومخالفت) کے باوجود اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر چھوڑیں گے۔ (یاد رکھو) انہی (اللہ) نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو یہ صحیح نظام زندگی جو زندگی گزارنے کا صحیح طریق کار ہے دے کر بھیجا ہی اس لئے ہے کہ اسے مشرکوں کی مرضی کے خلاف (دنیا میں پہلے سے موجود) تمام نظام ہائے زندگی پر غالب کر دے۔

جہاد دنیا میں مسلمانوں کے لئے بہترین کاروبار زندگی مسلمانو! کیا میں تمہیں وہ کاروبار (زندگی) نہ بتاؤں (جسے اختیار کرکے) تم (دنیا و آخرت کی) دردناک پریشانیوں، سزاؤں سے بچ جاؤ؟ (وہ یہ ہے کہ) اللہ اور ان کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ کی خاطر (کافروں کے خلاف) اپنے مال و جان سے جہاد کیا کرو۔ کاش! تمہاری سمجھ میں آجائے کہ تمہارے لئے یہی بہترین (کاروبار زندگی) ہے (جسکے نتیجے میں) اللہ تمہارے سارے گناہ و جرائم معاف فرما دیں گے۔ تمہیں ہمیشہ رہنے والی جنت کے ایسے (سدا بہار) باغوں میں جہاں (ہر قسم کی) نہریں جاری

الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾
وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ
اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى
عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَ
اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

اورعمدہ ترین رہائش گاہیں ہیں، داخل فرمائیں گے۔ یہی (انسان کی) سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اس کے علاوہ تمہاری دوسری پسندیدہ چیز (ہر وقت) اللہ کی مدد اور فوری فتوحات (تمہیں حاصل ہوتی چلی جائیں گی۔ اے پیغمبرؐ!) ہماری باتیں ماننے والوں کو (یہ) خوش خبری دے دیں۔

جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہو مسلمانو! اللہ کے (دین کے) ایسے ہی معاون و مددگار بن جاؤ جیسے (جب) مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا تھا کہ اللہ کے (دین کے) بارے میں تم میں سے کون کون میری مدد کرتا ہے؟ تو ساتھیوں نے (فوراً) جواب دیا تھا کہ ہم اللہ (کے دین) کی مدد کے لئے (ہر وقت) تیار ہیں۔ چنانچہ (جب) بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ نے اس (جہادی) حقیقت کو مان لیا اور دوسرے گروہ نے اِس کا انکار کر دیا تو ہم نے اپنے احکام ماننے والوں کی مدد فرمائی اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب آگئے۔

باب: ٦٢ (مدنی) | جمعہ | آیات: ١١، رکوع: ٢

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

معاشرے کی اصلاح کے لئے قرآن وسنت پر عمل لازمی کائنات کی تمام مخلوقات وموجودات اپنے منتظم اعلیٰ، مختار کل اور مقدس ترین شہنشاہ اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہیں۔ انہی (شہنشاہ کائنات) نے (عرب کے) ان پڑھ لوگوں میں اپنے ایک (سفیر و) پیغمبر (محمدؐ) بھیجے ہیں جو انہیں ان (اللہ) کے احکام و (پیغام) پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ انہیں (کفر وشرک کی گندگی سے) پاک صاف کر رہے ہیں اور انہیں (اللہ کی) کتاب اور (اس پر) عمل کرنے کا طریقہ سکھا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ (عرب لوگ آپؐ کے آنے سے) پہلے صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ اب یہی (محمدؐ) بعد میں (قیامت تک) آنے والے لوگوں کے لئے بھی (ہمارے پیغمبر) ہیں۔ یاد رکھو، (اللہ شہنشاہِ کائنات) سب اختیارات کے مالک اور (اپنے سب کام) حکمت و دانائی (سے انجام دینے) والے ہیں۔ (آپ کو قیامت تک سب انسانوں کے لئے پیغمبر بنانا) یہ اللہ کا خصوصی احسان و انعام ہے، وہ اسے جسے چاہیں عطا فرمائیں۔ وہ تو بے حد فضل و احسان فرمانے والے ہیں۔

یہودی توریت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے عالمی قیادت سے معزول ہوئے (قرآن سے پہلے) جن لوگوں پر تورات (پر عمل کرنے، کرانے) کی ذمہ داری ڈالی گئی تھی، مگر انہوں نے اس ذمہ داری کو نہیں نبھایا۔ ان کی مثال اُس گدھے کی ہے جو کتابیں اٹھائے پھرتا ہے (لیکن اُسے خود کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح)

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝٥ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ
لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
ع ٨ ١١ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي
الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا
وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
ع ٢ ١٢ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١ ع

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وقف لازم اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

اللہ کی باتیں جھٹلانے والے لوگوں کا انجام بہت ہی بڑا ہے کیونکہ اللہ ایسے مجرم لوگوں کی کبھی صحیح رہنمائی نہیں فرماتے۔ (اے پیغمبرؐ! یہودیوں سے) کہہ دیں: اے یہودیو! اگر (اپنی بدعملی و گمراہی کے باوجود) تمام لوگوں میں سے تم ہی اپنے آپ کو اللہ کا پیارا (و چہیتا) سمجھنے میں حق بجانب ہو تو (اپنی) موت کی تمنا کرو۔ مگر یہ لوگ اپنی بدکرداری کی وجہ سے کبھی موت کی آرزو نہیں کریں گے۔ اللہ تو ان بے ایمانوں کو خوب جانتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) انہیں بتائیں کہ موت جس سے تم بھاگ رہے ہو، لازماً تمہیں آکر رہے گی، پھر پوشیدہ و ظاہر سب حرکات جاننے والی ذات کے پاس (محاسبے کے لئے) واپس جاؤ گے، جو تمہیں تمہاری (سب دنیاوی) بدکرداریوں سے آگاہ فرمائیں گے۔

جمعہ کی فرضیت مسلمانو! جب جمعہ کے روز (جمعہ کی) اذان ہو جائے تو سب کاروبار چھوڑ کر اللہ کی یاد کے لئے جلدی (مسجد) پہنچو۔ اگر تمہیں سمجھ آ جائے تو (اس وقت) یہی کام تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔ پھر نماز ختم ہونے کے بعد (بے شک) زمین میں پھیل کر اپنے لئے اسباب معیشت کی تلاش کرو، لیکن (ساتھ ہی ساتھ) اللہ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرتے رہو تا کہ (دنیا و آخرت میں) کامیاب ہو سکو۔ مگر (اے پیغمبرؐ! ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) جب کوئی چیز فروخت ہوتی یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو آپ کو (خطبہ میں) کھڑا چھوڑ کر فوراً اس کی طرف لپک جاتے ہیں۔ (آپؐ انہیں) بتا دیں کہ جو اجر و انعام اللہ کے پاس ہے وہ اس کھیل تماشے اور تجارتی سامان سے (بدرجہا) بہتر ہے۔ یاد رکھو، اللہ ہی بہترین اسباب زندگی مہیا فرمانے والے ہیں۔

باب: ۶۳ (مدنی) | منافقون | آیات: ۱۱، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

منافقوں کی بدکرداری

جھوٹے لوگ (اے پیغمبرؐ!) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ ہاں اللہ

يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَكٰذِبُونَ ﴿١﴾
اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ إِنَّهُمْ سَاءَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۗ
وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۗ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۗ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قٰتَلَهُمُ
اللَّهُ ۖ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ
اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ لَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِينَ
يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا ۗ
وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ
لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۗ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ
لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ ع
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ

بھی جانتے ہیں کہ آپ واقعی ان کے رسول ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یہ منافق سراسر جھوٹے ہیں (کہ اپنے مفاد کی خاطر صرف زبانی زبانی آپ کو رسول مانتے ہیں)۔ ان (ظالموں) نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں (خود بھی) اللہ کی راہ سے (رکے ہوئے ہوئے ہیں اور) دوسروں کو (بھی) روکتے ہیں۔ یقیناً یہ بہت ہی برے کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

کافر لوگ دراصل ان کے ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ (محض دکھاوے کے لئے) ایمان لائے ہیں، مگر اندر سے کافر (کے کافر) ہیں۔ اسی لئے (اللہ نے بھی ان کے دلوں پر) مہر مار رکھی ہے اور یہ کبھی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

بیکار، باتونی اور بزدل لوگ یہ لوگ دیوار سے لگی ہوئی (خوبصورت مگر بے فائیدہ و بیکار) لکڑیوں کی طرح ہیں کہ آپ ان کے قد و قامت کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں؟ بات کرتے ہیں تو ان کی (لچھے دار) باتیں سنتے ہی رہ جاتے ہیں۔ (ڈرپوک اتنے کہ) ہر زوردار آواز پر سمجھتے ہیں کہ (ہم) مارے گئے۔

مسلمانوں کے حقیقی دشمن یہی لوگ (تمہارے) حقیقی دشمن ہیں۔ ان سے (ہمیشہ) چوکنے و ہوشیار رہو اللہ انہیں (ضرور) غارت فرمائیں (گے) کیونکہ یہ بہت ہی بری طرح بہکے ہوئے ہیں۔

بدفطرت لوگ چنانچہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ (چلیں تاکہ) اللہ کے پیغمبرؐ تمہارے لئے (اللہ سے) بخشش کی دُعا کریں تو (لا پرواہی سے) اپنے سر مٹکاتے ہیں بلکہ آپ دیکھتے ہیں کہ بڑے ہی متکبرانہ انداز سے (آپؐ کے پاس آنے سے) انکار کر دیتے ہیں۔ بہرحال آپ کا ان کے لئے بخشش کی دُعا کرنا یا نہ کرنا یکساں ہے اللہ انہیں ہرگز ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے کیونکہ اللہ کبھی بھی ایسے بدکردار لوگوں کی صحیح رہنمائی نہیں فرماتے۔

حقیقت ناآشنا لوگ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ کے ساتھیوں پر (اس کا ساتھ) چھوڑنے تک کوئی (روپیہ پیسہ) خرچ نہ کرو۔ حالانکہ ان (بے ایمان) منافقوں کو معلوم نہیں کہ آسمانوں و زمین کے سب خزانے اللہ کے پاس ہیں (وہ جس کو جتنے چاہیں عطا فرمائیں)۔ یہ (بھی) کہتے ہیں کہ اگر ہم (سفر جہاد سے) واپس مدینہ گئے تو عزت والا، ذلت والے کو لازماً وہاں سے نکال دے گا۔ مگر ان منافقوں کو معلوم نہیں کہ عزت تو ہے ہی اللہ، اُن کے رسولؐ اور مسلمانوں کے لئے۔

اللہ کی فرمانبرداری سے غفلت انتہائی نقصان دہ مسلمانو! (ہوشیار رہو) کہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد (و فرمانبرداری) سے غافل نہ کر دیں۔ یاد رکھو، جو لوگ ایسا کریں گے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ
قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ
نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾ ع ٢ ١٤

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ
لَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ
وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ
اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا
وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ

وہ (دنیا و آخرت میں) سخت نقصان اٹھائیں گے۔ بلکہ ہم نے جو مال تمہیں عطا فرما رکھا ہے اس میں سے اپنی موت آنے سے پہلے پہلے ہماری راہ میں کچھ خرچ کرلو، ایسا نہ ہو کہ (موت آنے پر) کہنے لگو: ''پروردگار، کاش! آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دیں کہ مَیں صدقہ دے کر نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں'' یاد رکھو، جب کسی (کی موت) کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو اللہ اُسے ہرگز مہلت نہیں دیتے۔ یاد رکھو، تم (دنیا میں) جو کچھ بھی کر رہے ہو، اللہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

باب: ۶۴ (مدنی) | تغابن (ہار، جیت) | آیات: ۱۸، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

کائنات کی تخلیق کا مقصد: اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کائنات کی تمام مخلوقات و موجودات اللہ کی عظمت و بڑائی بیان کر رہی ہیں (کیونکہ یہ کائنات) انہی کی سلطنت ہے (اس میں) انہی کی تعریف (و اطاعت) ہے اور وہی (اس میں) ہر طرح سے کرتا دھرتا ہیں۔ انہی نے (اے انسانو!) تمہیں پیدا فرمایا ہے، پھر تم میں سے کوئی ان کی نافرمانی اور کوئی اُن کی فرمانبرداری کر رہا ہے۔ بہرحال، تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اُسے خوب دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے اس کائنات کو ایک خاص مقصد (اپنی اطاعت و بندگی) کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ انہی نے تمہاری (شکل و) صورتیں بنائیں اور بہت ہی اچھی صورتیں بنائیں اور (مرنے کے بعد محاسبے کے لئے تم سب نے) انہی کے پاس واپس جانا ہے۔ وہ تو کائنات کی ہر ہر بات کا علم رکھتے ہیں............خواہ (کوئی بات) چھپ چھپا کر کرو یا (اُسے) ظاہر کرو، وہ (سب کچھ) جانتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تو دلوں کے راز سے بھی واقف ہیں۔

اللہ کے نافرمانوں کا بُرا انجام کیا تمہیں پہلے (گزرے ہوئے) نافرمانوں کی خبریں نہیں پہنچیں کہ انہوں نے اپنے (بُرے) اعمال کا (دنیا میں بھی) مزہ چکھ لیا اور (آخرت میں بھی) انہیں دردناک سزا ملے گی۔ ان کا یہ (بُرا) انجام اس لئے ہوا کہ اُن کے پاس ان کے پیغمبرؑ واضح دلائل لے کر آتے رہے، مگر وہ لوگ یہی کہتے رہے کہ کیا ہماری رہنمائی (ہمارے جیسے) انسان کریں گے؟ چنانچہ انہوں نے (انہیں کسی طرح بھی) نہ مانا بلکہ (اُن سے) اپنا رُخ ہی دوسری طرف پھیر لیا۔ اس پر اللہ نے بھی ان سے بے پروائی فرمائی۔ اللہ تو ویسے ہی بے نیاز (و بے پروا اور) سب خوبیوں کے مالک ہیں۔

آخرت کی جزا و سزا یقینی (قیامت کے) منکر یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ

لَنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ
وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ
اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ
ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝١٠ ع مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ ع ١٥
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١١ وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝١٢ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٣
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝١٤ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ۝١٥ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٦

انہیں (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں: کیوں نہیں، میرے پروردگار کی قسم! تم ضرور دوبارہ زندہ کر کے (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے اور تمہیں لازماً تمہاری (دنیاوی) کرتوتوں کے متعلق آگاہ کیا جائے گا اور یہ کام اللہ کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں۔ اس لئے (بہتر ہے کہ) اللہ، اُن کے رسولؐ اور (ہدایت کی) اس روشنی (قرآن) کو جسے ہم بھیج رہے ہیں مان (کر سنبھل) جاؤ۔ یاد رکھو، اللہ تمہاری سب کرتوتوں سے واقف ہیں۔ (ورنہ) حشر کا دن (جلد آ رہا ہے) جس دن وہ تم سب کو (محاسبے کے لئے) اکٹھا فرمائیں گے وہ دن (دراصل لوگوں کی) کامیابی و ناکامی کا دن ہے............. کیونکہ وہ شخص جو (دنیا میں) اللہ کی باتیں مانتے ہوئے نیک کام کر رہا ہے، اللہ (اُس دن) اس کے گناہ، غلطیوں سے درگزر فرما کر اُسے ایسے باغوں میں داخل فرمائیں گے، جن میں (دودھ، شہد شراب اور شیریں پانی کی) نہریں جاری ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ یہیں رہیں گے۔ یہ (ان کی) عظیم ترین کامیابی ہے۔ ان کے برعکس جو لوگ (آخرت کو) نہیں مان رہے اور ہماری باتوں کو جھٹلا رہے ہیں، ایسے (سب) لوگ دوزخی ہیں، جو ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے جو بدترین قیام گاہ ہے۔

دنیا میں انسان کی آزمائش کے اسباب و ذرائع (دنیا میں ہر انسان پر) جو پریشانی و مصیبت بھی آتی ہے (بطور آزمائش و امتحان) اللہ کے حکم (و مرضی) سے آتی ہے۔ اس لئے جو شخص اللہ پر یقین رکھتا ہے، اللہ اس کے ہوش ٹھکانے رکھتے ہیں کیونکہ وہ تو سب کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ (ہر حال میں) اللہ اور اُن کے رسول کی اطاعت کرو، لیکن اگر (انکی اطاعت سے) منہ پھیرتے ہو (تو کوئی پروا نہیں) کیونکہ ہمارے پیغمبرؐ کا کام تو تمہیں واضح طور پر اللہ کے احکام پہنچانا ہے (جو وہ پہنچا چکے)۔ اللہ کے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم و معبود نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو (ہر معاملے میں صرف) اللہ ہی کو اپنا کارمختار سمجھنا چاہیے۔ مسلمانو! تمہارے بعض بیوی بچے تمہارے (دینی) دشمن ہیں، اس لئے ان سے خبردار و ہوشیار رہو، لیکن اگر (اُن کا یہ قصور فی الحال) معاف کرتے ہوئے اُن سے درگزر اور چشم پوشی کر جاؤ تو اللہ (تمہیں) بخشنے والے، مہربان ہیں۔ دراصل تمہارے مال اور اولاد (تمہاری) آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ (جنانچہ جو شخص مال و اولاد رکھتے ہوئے اللہ کے احکام کی پابندی کرتا رہے اس کے لئے) یقیناً اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر و انعام ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ (ان کے فرامین غور سے) سن کر (ان پر) عمل کیا کرو نیز (ان کی راہ میں) اپنے (آخرت کے) فائدے کے لئے (مال) خرچ کرتے رہو۔ یاد رکھو، جو شخص (مال کے) ذاتی لالچ سے بچ نکلا، ایسے لوگ ہی (آخرت میں) کامیاب ہیں۔

إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۸ ۱۶

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ
عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ
شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ
ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ
الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کے فائدے (مسلمانو!) اگر تم (آخرت کے اجر و ثواب کی نیت سے) اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے رہو گے تو وہ یقیناً اسے تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دیں گے نیز تمہارے گناہ غلطیاں معاف فرمائیں گے۔ اللہ تو (نیک کاموں کے) بڑے قدر دان اور (برائیوں کے معاملے میں) انتہائی درگزر فرمانے والے ہیں۔ وہ پوشیدہ (نیتوں) اور ظاہر (اعمال کو) خوب جانتے ہیں۔ وہی سب قوت و اختیارات کے مالک اور سب معاملات کو حکمت و دانائی سے انجام تک پہنچانے والے ہیں۔

باب: ٦٥ (مدنی) | طلاق | آیات: ۱۲، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

مطلقہ عورتوں کی عدت اے پیغمبر! تم (مسلمان) جب (اپنی) بیویوں کو طلاق دینا چاہو، تو انہیں (طہر کے بعد) اُن کی عدت شروع ہونے پر طلاق دیا کرو اور عدت (کا خصوصاً اس کی ابتدا و انتہا کا ٹھیک ٹھیک) حساب رکھا کرو، اس معاملے میں اپنے پروردگار اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ (عدت کے دوران) نہ وہ خود گھروں سے نکلیں اور نہ ہی تم (خاوند) انہیں اُن کے گھروں سے نکالو۔ ہاں اگر وہ کھلی بے حیائی (و بد اخلاقی) کی مرتکب ہوں (تو ایسا کر سکتے ہو)۔ یاد رکھو، یہ اللہ کے مقرر کردہ ضابطے ہیں (ان کی پابندی کرو) جو شخص بھی اللہ کے مقرر کردہ ضابطوں کی خلاف ورزی کرے گا، وہ یقیناً اپنا (ہی) نقصان کرے گا۔ تمہیں کیا معلوم کہ شاید اللہ اس (پہلی یا دوسری طلاق) کے بعد (میاں بیوی میں صلح صفائی کی) کوئی صورت پیدا فرما دیں۔ پھر جب ان (طلاق یافتہ) عورتوں کی عدت پوری ہو جائے، تو انہیں اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) رکھ لو یا انہیں اچھے طریقے سے فارغ کر دو اور (اس رجوع یا فراغت کے وقت) اپنے میں سے دو صاحب انصاف اشخاص گواہ (ضرور) کر لیا کرو (اور اے گواہ بننے والو!) تم بھی اللہ سے ڈرتے ہوئے صحیح صحیح گواہی دیا کرو۔ ان باتوں (پر عمل) کا اللہ اور آخرت کو ماننے والوں کو حکم دیا جا رہا ہے۔ یاد رکھو، جو شخص اللہ کی نافرمانی سے بچتا رہتا ہے، اللہ اس کے لئے (ہر مشکل و پریشانی سے) نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا فرما دیتے ہیں اور اُسے ایسی جگہ سے اسباب زندگی مہیا فرماتے ہیں جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ یاد رکھو، جو شخص بھی اللہ ہی کو اپنا کارمختار سمجھتا ہے، وہ اس کے لئے کافی ہیں۔ (کوئی بھروسہ کرے یا نہ کرے) اللہ تو اپنا کام پایہ تکمیل تک پہنچا کر چھوڑتے ہیں۔ ویسے بھی اللہ نے ہر کام کی تکمیل کا ایک وقت مقرر فرما رکھا ہے۔ چنانچہ تمہاری وہ عورتیں جنہیں (بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے) حیض آنا بند ہو چکا ہے۔ اگر تمہیں (ان کی عدت شماری میں) شبہ ہو یا وہ عورتیں جنہیں (کم عمر ہونے کی وجہ سے) حیض آنا شروع نہیں ہوا، تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ ان کے علاوہ حاملہ عورتوں کی عدت بچے بچی کی پیدائش تک ہے۔ یاد رکھو، جو شخص اللہ کی نافرمانی سے بچتا رہے

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ
حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولٰتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا
بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿٦﴾
لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ
سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ ع ٢ ١٧
عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا
عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي
الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۫ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا مع
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ
صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

وہ (اللہ) اُس کے (ہر) کام میں آسانی فرما دیتے ہیں۔ (عدت کے بارے میں) یہ اللہ کا حکم ہے جو تمہیں بتایا جا رہا ہے۔ یاد رکھو، جو شخص اللہ سے ڈرتے ہوئے، اس کی پابندی کرے گا، اللہ اُس کے (سابقہ) جرائم معاف فرما کر (آخرت میں) اُسے بڑے اجر و انعام سے نوازیں گے۔

مطلقہ عورتوں کی عدت تک رہائش اور ضروریات زندگی خاوند کی ذمہ داری مسلمانو! (جن عورتوں کو تم پہلی یا دوسری طلاق دو) اپنی حیثیت کے مطابق جہاں (تم (خود) رہتے ہو، وہیں انہیں (بھی) رکھو، اور انہیں تنگ کرنے کے لئے (خواہ مخواہ) پریشان نہ کرو بلکہ اگر وہ حاملہ ہوں تو (بچے بچی کی) پیدائش تک انہیں خرچ دیتے رہو۔ پھر اگر وہ تمہارے (پیدا ہونے والے) بچے کو دودھ پلائیں تو تم باہمی مشورے سے طے کر کے اُن کو معقول اجرت ادا کرو، لیکن اگر آپس میں ہٹ دھرمی سے کام لو، تو کوئی دوسری عورت اس بچے کو دودھ پلا دے گی (جس پر) صاحب حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور غریب شخص کو اللہ نے جو وسائل عطا فرمائے ہیں، اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ نے جس شخص کو جو کچھ عطا فرمایا ہے، اس سے بڑھ کر وہ اس پر (ذمہ داری کا) بوجھ نہیں ڈالتے۔ (اگر کوئی شخص خلوص نیت سے اللہ کے حکم کی تعمیل میں خرچ کرے گا تو) اللہ اس کے لئے تنگ دستی کے بعد ضرور آسانی پیدا فرمائیں گے۔

نافرمانوں کا بُرا انجام یاد رکھو، بے شمار بستیوں (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اُن کے پیغمبروں کے احکام کی نافرمانی کی تو ہم نے اُن کا انتہائی سختی سے محاسبہ کیا اور انہیں ان دیکھی سزا میں پکڑ لیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کرتوتوں کا (دنیا میں بھی) مزہ چکھ لیا اور (آئندہ بھی) ان کی بدکرداریوں کا انجام نقصان ہی نقصان ہے۔ (چنانچہ قیامت کے دن) اللہ نے ان کے لئے سخت ترین سزا کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس لئے مسلمان عقل مندو! اللہ کی نافرمانی سے بچ جاؤ۔ اسی سلسلے میں (رہنمائی کے لئے قرآن بطور نصیحت و) یاد دہانی (اور اپنے) پیغمبرؐ (محمدؐ) تمہارے پاس بھیجے ہیں جو تمہیں اللہ کے واضح احکام پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں تاکہ (ہماری باتیں) مان کر نیک کام کرنے والوں کو (کفر و شرک کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان و اسلام کی) روشنی میں لائیں۔

فرمانبرداروں کا آخرت میں بہترین انجام یاد رکھو، (دنیا میں) جو شخص بھی اللہ (کے احکام) کو مان کر (ان کے مطابق) نیک اعمال کرتا رہے گا، وہ اُسے ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جہاں (دودھ، شہد، شراب اور شیریں پانی کی) نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ (عیش و مزے سے) رہے گا۔

أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ
مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۖ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع ٢ ٥ ١٨

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى
بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ
عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ
مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۖ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى
اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ
نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

اللہ اُسے بہترین ساز و سامان زندگی مہیا فرمائیں گے۔

زمین ایک نہیں، سات زمینیں اللہ ہی وہ ذات ہیں، جنہوں نے (اوپر نیچے) سات آسمان اور اُن کی طرح (اوپر نیچے سات) زمینیں پیدا فرمائی ہیں جن میں (اس زمین کی طرح ہمارے) احکام نازل ہو رہے ہیں تا کہ یہ حقیقت تمہارے ذہن نشین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتے ہیں اور یہ کہ وہ ہر چیز کو جانتے ہیں۔

باب: ٦٦ (مدنی) — تحریم — آیات: ۱۲، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

حرام و حلال کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں اے پیغمبرؐ! (لونڈی سے تمتع اور شہد کا استعمال) جو اللہ نے آپؐ کے لئے حلال فرمایا ہے آپؐ اسے اپنی بیویوں کو خوش کرنے کے لئے (اپنے لئے) حرام کیوں کرتے ہیں؟ یقیناً اللہ معاف فرمانے والے، مہربان ہیں (اس لئے فوراً رجوع کریں) کیونکہ اللہ نے تم (مسلمانوں) کے لئے (ایسی نا مناسب) قسموں کا توڑنا لازمی کر دیا ہے.......... یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہی تمہارے حاکم (مطلق) ہیں اور وہی (سب حالات و معاملات کو) جاننے والے اور (اُن کی) اصلاح فرمانے والے ہیں۔

غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں یاد ہے جب پیغمبرؐ نے ایک راز کی بات اپنی ایک بیوی (حفصہؓ) سے کی (اور اسے تاکید کی کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا) مگر جب اُس نے وہ بات (دوسری بیوی عائشہؓ کو) بتا دی تو اللہ نے پیغمبرؐ کو آگاہ فرما دیا (کہ آپؐ کا راز فاش ہو گیا ہے)۔ چنانچہ پیغمبرؐ نے اُس بیوی کو کچھ بات جتا کر اور کچھ نہ جتا کر بتایا (کہ تم نے میرا راز فاش کر کے اچھا نہیں کیا) تو وہ پوچھنے لگی کہ آپؐ کو کس نے بتایا (کہ مَیں نے آپؐ کا راز فاش کر دیا ہے)؟ آپ نے فرمایا: مجھے سب کچھ جاننے والے، (ہر بات کی) خبر رکھنے والے (اللہ) نے آگاہ فرمایا ہے۔'' (چنانچہ اے نبیؐ کی بیویوں) اگر تم دونوں (اپنی اس غلطی کی) اللہ سے معافی مانگ لو (تو تمہارے لئے بہتر ہے) ورنہ تمہارے دل (اس معاملے میں راہ راست سے) ہٹ چکے ہیں۔ یاد رکھو، اگر تم نبیؐ کے خلاف جتھ بندی کرو گی تو اللہ تعالیٰ اُن کے حمایتی ہیں۔ جبریلؑ، نیک کردار مسلمان اور سب فرشتے اس معاملے میں ان کے مددگار ہیں۔ اگر وہ تمہیں طلاق دیدیں تو ان کے پروردگار انہیں بہت جلد تمہاری جگہ تم سے بہتر بیویاں عنایت فرما دیں گے، جو فرمانبردار، ایماندار، اطاعت گزار، توبہ تائب ہونے والی، عبادت گزار، روزہ دار، بیوہ اور کنواری ہوں گی۔

ہر شخص کی ذمہ داری کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچائے مسلمانو! (نیک اعمال کر کے اور گناہوں سے بچ کر) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اُس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں (جس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں، کیونکہ) اس پر انتہائی سخت گیر اور انتہائی طاقتور فرشتے مقرر ہیں۔

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ
اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ
يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ
الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ
امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ وقف لازم
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ
ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾ ع

جو کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ انہیں جو حکم دیا جاتا ہے (فوراً) اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔
(قیامت کے دن لوگ دوزخ سے بچنے کے لئے طرح طرح کے بہانے کریں گے، لیکن ان سے صاف کہہ دیا جائے گا) اے بے ایمانو! آج بہانے مت تراشو، تمہیں تمہاری اپنی کرتوتوں ہی کا بدلہ مل رہا ہے۔

سچی توبہ سے پچھلے گناہ معاف مسلمانو! خلوص دل سے (اپنے گناہوں کی) اللہ سے معافی مانگ لو تو وہ ضرور تمہیں تمہاری خطاؤں سے درگزر فرما کر ایسے باغوں میں داخل فرمائیں گے۔ جہاں (دودھ، شہد، شراب اور شیریں پانی کی) نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس روز اللہ تعالیٰ (اپنے) نبیؐ اور ان کے ساتھی مسلمانوں کو (کافروں کے سامنے) ہرگز شرمندہ نہیں ہونے دیں گے (بلکہ پلصراط سے گزرتے وقت) ان (کے ایمان) کی روشنی (جنت کی طرف رہنمائی کے لئے) اُن کے آگے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہی ہوگی اور وہ دعا کر رہے ہوں گے: ''ہمارے پروردگار ہماری (ایمانی) روشنی کو مکمل فرما کر ہمارے (گناہ) معاف فرما دیں، یقیناً آپ تو سب کچھ کر سکتے ہیں''۔

کفار و منافقین کے خلاف جہاد کا حکم اے پیغمبرؐ! آپ کافروں اور دغابازوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے (ہمیشہ) ان پر سختی روا رکھیں۔ ویسے بھی ان کا (آخری) انجام دوزخ ہے جو بہت ہی بُری قیام گاہ ہے۔ اللہ کافروں (کو برے انجام سے خبردار کرنے) کے لئے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ وہ دونوں ہمارے نیک کردار بندوں کے گھروں میں تھیں لیکن (فرمانبرداری کی بجائے) ان کی چغلیاں کرتی رہیں اس لئے وہ (پیغمبرؑ ہونے کے باوجود) اللہ کے مقابلے میں ان کے کسی کام نہ آسکے۔ بلکہ (قیامت کے روز) انہیں حکم ہوگا کہ (دوزخ میں) جانے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں چلی جاؤ۔

اللہ کے فرمانبرداروں کی خوش انجامی اس کے برعکس اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں (کی حوصلہ افزائی) کے لئے فرعون کی بیوی (آسیہؓ) کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ وہ (انتہائی ظلم و تشدد کے) باوجود بھی (ایمان پر ڈٹ کر) دُعا کرتی رہی کہ پروردگار! مجھے فرعون اور اس کی بدکرداری سے بچائیں اور ظالم (فرعونی) قوم سے نجات دے کر مجھے اپنے پاس جنت میں گھر عطا فرمائیں۔ اسی طرح (مسلمانوں کے لئے) عمران کی بیٹی مریمؑ (کی بھی واضح مثال ہے) کہ جب وہ اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے پروردگار کے ارشادات اور اُن کی کتابوں کو سچا سمجھ کر (ہمارے) اطاعت گزار بندوں میں شامل رہی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی (اور اُسے عیسیٰؑ جیسا جلیل القدر بیٹا عطا فرمایا)۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿١﴾
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ
مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا
نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

باب: ۶۷ (مکّی) مُلک (سلطنت) آیات: ۳۰، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

دنیا میں انسانی زندگی برائے آزمائش و امتحان (اللہ) جن کے ہاتھ میں (کائنات کی) سلطنت کی مکمل باگ ڈور ہے وہ انتہائی نفع بخش ذات ہیں بلکہ وُہی سب کچھ کرنے والے ہیں۔ انہی نے (اس دنیا میں) موت اور زندگی کا سلسلہ قائم فرمایا ہے تاکہ (اے انسانو!) تمہیں آزمائیں کہ تم میں سے کون اچھے اچھے کام کرتا ہے۔ وہ (اللہ) ہر طرح سے صاحب قوت و اختیار اور (اپنی اصلاح کرنے والوں کو) بے حد معاف فرمانے والے ہیں۔ انہی نے اوپر نیچے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں۔ آپ ان کی تخلیق میں (کبھی) کوئی خامی نہیں پائیں گے۔ بے شک آپ دوبارہ نظر دوڑائیں، کیا آپ کو کوئی نقص نظر آیا؟ بلکہ بار بار نظر دوڑائیں۔ آپ کی نظر ناکام و نامراد، تھک اکتا کر واپس آئے گی (مگر کوئی خامی نظر نہ آئے گی)۔ دیکھ لو، ہم نے پہلے آسمان کو روشن ستاروں سے سجا رکھا ہے نیز انہیں (آسمان کی طرف آنے والے) شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے بلکہ ہم نے انہیں (زندہ) جلا ڈالنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔

اسی طرح اپنے پروردگار (کے احکام) نہ ماننے والوں کے لئے دوزخ کی سزا (تیار) ہے جو بہت ہی بُری قیام گاہ ہے۔ جب یہ (بے ایمان) لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی انتہائی گرجدار آوازسنیں گے جو انہیں (دیکھ کر غصّے سے) جوش مار رہی ہوگی (کہ ان بدمعاشوں کو جلدی میرے حوالے کرو) ایسے معلوم ہوگا کہ (ابھی) غصّے سے پھٹ پڑے گی۔ جب بھی (بے ایمانوں کا) کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو وہاں کے نگران ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے (سمجھانے) والا نہیں آیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: کیوں نہیں۔ ڈرانے (سمجھانے) والا ہمارے پاس واقعی آیا تھا، مگر ہم نے جھٹلا دیا اور اُسے (صاف صاف) کہہ دیا کہ اللہ نے (ہماری رہنمائی کے لئے) کچھ نازل نہیں فرمایا۔ تمہیں سخت غلطی لگی ہے (کھسیانے ہوکر) یہ بھی کہیں گے کہ اگر ہم (پیغمبر کی بات) سنتے یا سمجھتے تو آج دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے۔ گویا وہ (خود) اپنے جرائم کا اعتراف کریں گے۔ چنانچہ یہ دوزخی لوگ (اللہ کی) رحمت سے دور پھینک دیئے جائیں گے۔ مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے ڈرتے (ہوئے ان کی نافرمانی سے بچتے) ہیں،

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا
وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ
اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ
فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ
بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ
اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا
عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾
قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

ان کے لئے (آخرت میں گناہوں سے) معافی اور بہت بڑا اجر و انعام ہے۔

اللہ کو مانو، اللہ کی مانو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے یاد رکھو، تم لوگ اپنی باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرو (اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا) وہ تو دلوں کے حالات بھی جانتے ہیں۔ کیا وہ نہ جانیں، جنہوں نے انہیں پیدا فرمایا ہے، جبکہ وہ انتہائی باریک بیں اور (ہر بات سے) باخبر بھی ہیں۔ (اے انسانو!) انہی نے زمین کو تمہارے لئے ہموار فرمایا ہے کہ اس کے چاروں طرف (جدھر چاہو) چلو پھرو اور انہی کے عطا کئے ہوئے وسائل زندگی استعمال کرو لیکن (یہ نہ بھولو کہ محاسبے کے لئے) دوبارہ زندہ ہو کر انہیں کے پاس واپس جانا ہے۔ کیا تم اُن (اللہ) سے جو آسمان (کے اوپر عرش) پر ہیں بے خوف ہو گئے ہو؟ اگر وہ (چاہیں تو) زمین کو اچانک زلزلے سے ہلا کر تمہیں اس میں دھنسا دیں۔ کیا تم آسمان والے سے بے فکر ہو گئے ہو کہ اگر وہ (چاہیں تو) تم پر پتھر برسانے والی تیز ہوا بھیج دیں؟ پھر تمہیں خوب سمجھ آ جائے کہ میرا ڈرانا (سمجھانا) کیسا (صحیح اور سخت) ہے۔ ان (کفار مکہ) سے پہلے بھی لوگ (ہمارے پیغمبروںؑ کو) جھٹلا چکے ہیں۔ پھر (دیکھ لیں) میری پکڑ کیسی سخت تھی؟

اللہ کی قدرت کے مختلف انداز کیا یہ لوگ (ہماری قدرت کے مشاہدہ کے لئے) اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو پر کھولتے اور سکیڑتے نہیں دیکھ رہے؟ انہیں انتہائی مہربان (اللہ) کے سوا کون (فضا میں) تھامے ہوئے ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ (اگر وہ تمہیں تمہاری نافرمانی پر سزا دینا چاہیں تو) بتاؤ تمہارے پاس کون سا لشکر ہے جو مہربان (اللہ) کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکے؟ دراصل یہ بے ایمان لوگ (شیطانی) فریب (و جال) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ اپنے وسائل زندگی روک لیں تو کون ہے جو تمہیں وسائل زندگی مہیا کرے گا؟ مگر یہ سرکشی اور (حق سے) نفرت پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ (اب تم خود ہی بتاؤ کہ) کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل الٹا ہو کر چل رہا ہے وہ منزل مقصود پر پہنچے گا یا وہ شخص جو (اپنے پاؤں پر) سیدھا کھڑا ہو کر سیدھی (صاف) سڑک پر چل رہا ہے (وہ منزل مقصود پر پہنچے گا)؟ (اے پیغمبرؐ!) آپ انہیں بتائیں کہ انہی (اللہ) نے تمہیں (دنیا میں) پیدا فرمایا ہے اور تمہیں (سننے کے لئے) کان، (دیکھنے کے لئے) آنکھیں اور (سوچنے سمجھنے کے لئے) دل عطا فرمائے ہیں، مگر تم (انہیں صحیح استعمال کر کے ان کا عملی) شکریہ ادا نہیں کر رہے۔ (خیر کوئی بات نہیں، تمہیں جلد ہی حقیقت معلوم ہو جائے گی) آپؐ انہیں بتا دیں کہ انہی (اللہ) نے تمہیں دنیا میں پھیلایا ہے اور (مرنے کے بعد اپنے اعمال و کردار کی جواب دہی کے لئے) انہی کے سامنے پیش ہو جاؤ گے۔

قیامت کے منکروں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ (اس پر (بے ایمان لوگ بطور مذاق) پوچھتے ہیں: (اچھا!) اگر تم (مسلمان) سچ کہہ رہے ہو تو بتاؤ (اللہ کے سامنے پیش ہونے والا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ انہیں بتائیں کہ اس (کے سال و تاریخ) کا علم صرف اللہ کو ہے۔ مَیں تو واضح طور پر تمہیں (اس کی تیاری کے بارے میں) خبردار کرنے والا ہوں۔ مگر (اے پیغمبرؐ!) جب وہ اس (وعدہ کے مطابق قیامت) کو قریب دیکھیں گے تو

زُلْفَةً سِيْٓـئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ
رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ
الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾
فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ
حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى
الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

(اس کا) انکار کرنے والوں کے چہرے ذلت و رنج کے مارے سیاہ ہو جائیں گے اور انہیں بتایا جائے گا کہ یہی ہے وہ چیز جس کا تم (بار بار) مطالبہ کرتے تھے۔ آپؐ ان سے پوچھیں کہ اچھا، اگر (تمہاری خواہش کے مطابق) اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں یا (ہماری امید کے مطابق) ہم پر مہربانی فرمائیں تو (دونوں صورتوں میں تمہیں کیا فائدہ ہوگا؟ تمہیں تو اپنی فکر ہونی چاہیے کہ) تمہیں دردناک سزا سے کون بچائے گا؟ آپؐ انہیں بتا دیں کہ مہربان (اللہ) ہی (یہ کر سکتے ہیں، مگر تم ان کے باغی و منکر ہو)۔ ہم تو انہیں مانتے ہیں بلکہ (ہر معاملے میں) انہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ بہرحال تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ (ہم دونوں فریقوں میں سے) کون صریح گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ کیا تم (لوگوں) نے کبھی غور کیا کہ اگر تمہارا یہ پانی (جس پر تمہاری زندگی کا سارا دار و مدار ہے) نیچے چلا جائے، تو کون ہے جو تمہیں صاف شفاف پانی لا دے؟

باب: ۶۸ (مکی) | القلم | آیات: ۵۲، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپؐ انتہائی صاحب اخلاق و کردار، مخالفین صریح بد اخلاق و بد کردار نون ۔ قلم اور اس سے لکھی جانے والی (الہامی) تحریریں اس بات کا (واضح) ثبوت ہیں کہ (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے پروردگار کی مہربانی سے پاگل و دیوانے نہیں بلکہ (دانائی و حکمت سے ہمارا پیغام پہنچانے کی وجہ سے) آپ کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر (و انعام) ہے۔ چونکہ آپ واقعتاً اعلیٰ ترین کردار کے مالک ہیں، اس لئے جلد ہی آپؐ (خود) بھی اور یہ (آپؐ کے مخالف) بھی (اپنے سر کی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے کہ (دونوں فریقوں میں سے) کون دیوانہ و پاگل ہے۔ ورنہ آپؐ کے پروردگار تو خوب جانتے ہیں کہ کون لوگ ان کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور کون صحیح راستے پر چل رہے ہیں۔ لہذا آپ کبھی بھی (اپنے) جھٹلانے والوں کی باتیں نہ مانیں۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ (اپنے عقیدے اور موقف میں) لچک پیدا کریں تو وہ بھی (کچھ) نرم ہو جائیں نہ ہی آپ کسی ایسے ذلیل انسان کی بات مانیں جو بار بار (جھوٹی) قسمیں اٹھاتا ہے، طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے بڑھا ہوا ہے، بدکردار، بے لحاظ ہے، ان سب برائیوں کے علاوہ بد اصل (و بد ذات) ہے۔ (اسے جب ہماری باتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو صاحب مال و بیٹے ہونے کی وجہ سے کہتا ہے: ''(میں نہیں مانتا) یہ پہلے لوگوں کی خیالی باتیں ہیں۔'' ہم عنقریب اس کی (جھوٹی) ناک پر (جسے اونچا رکھنے کے لئے حق کا انکار کر رہا ہے) داغ لگائیں گے۔

نافرمانوں کو سزا یاد رکھو، ہم ان (مکہ والوں) کو اُسی طرح آزما رہے ہیں، جس طرح ہم نے ان باغ والوں کو آزمایا تھا، جنہوں نے انشاء اللہ کہے بغیر (شام کو) قسمیں کھائی تھیں

لِيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ
مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا
مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ
مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا
لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا
كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾
اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾ اَمْ
لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا
تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

کہ ہم لازماً صبح سویرے اس کا پھل توڑیں گے اور (مسکینوں وغیرہ کے لئے) کچھ نہیں چھوڑیں گے۔ مگر (رات کو جب) ابھی وہ سوئے ہوئے ہی تھے (اے پیغمبرؐ) آپ کے پروردگار کی طرف سے اس (باغ) پر کوئی ایسی بلا پھر گئی کہ وہ جل کر سیاہ راکھ ہوگیا۔ ادھر صبح ہوتے ہی وہ ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگے کہ اگر پھل توڑنا ہے تو منہ اندھیرے ہی کھیت چلو۔ چنانچہ وہ (اکٹھے ہوکر) چل پڑے اور (راستے میں) چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے جارہے تھے کہ آج (ہمارے) باغ میں تمہارے پاس کوئی (غریب) مسکین گھسنے نہ پائے۔ اسی لئے وہ صبح ہی صبح اس نیت کے ساتھ (وہاں) پہنچے کہ (ہم سارا پھل سمیٹنے پر) قادر ہیں، مگر جب انہوں نے باغ (ویران) دیکھا تو (پہلے) کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں (پھر غور سے دیکھ کر کہنے لگے، راستہ نہیں بھولے) بلکہ (ناشکری و بدنیتی کی وجہ سے باغ) ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ ان میں سے جو عقل مند تھا، وہ (انہیں) کہنے لگا: میں تم سے (بار بار) نہیں کہتا تھا کہ تم (اللہ کی) عظمت و بڑائی کیوں (تسلیم) نہیں کرتے؟ (چنانچہ) وہ (سب) کہنے لگے: ہمارے پروردگار ہی سب قوت و اختیار کے مالک ہیں، واقعی (اس حقیقت کو نہ سمجھنے میں) ہم قصوروار تھے۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرنے لگے۔ (آخر) کہنے لگے: ہائے ہماری بدنصیبی! واقعی ہم اپنے پروردگار کے (مقابلے میں) انتہائی سرکش ہوگئے تھے (جس کی یہ سزا ہمیں ملنی چاہیے تھی، اب ہم توبہ کرتے ہوئے) سچے دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اُمید ہے ہمارے پروردگار اس (تباہ شدہ باغ) کے بدلے میں ہمیں بہتر باغ عطا فرمائیں گے......... اس طرح (اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر دنیا میں) سزا ملتی ہے اور آخرت کی سزا تو یقیناً اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کاش! لوگ اس حقیقت کو سمجھ جائیں۔ یاد رکھو، (دنیا میں اللہ کی) نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے (آخرت میں) ان کے پروردگار کے ہاں نعمتوں بھرے باغات (تیار) ہیں۔

اس غلط فہمی کی تردید کہ مالدار نافرمان آخرت میں بھی عیش کریں گے کیا ہم (آخرت میں) اپنے فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح کر دیں گے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کیسے (بے تکے) فیصلے (خود ہی) کر رہے ہو! کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے، جس میں (یہ) پڑھ رہے ہو کہ آخرت میں تم جو چاہو گے وہ تمہیں مل جائے گا؟ یا تم نے ہم سے قیامت تک کے لئے (قسمیں) وعدے لے رکھے ہیں کہ تمہیں وہی کچھ ملتا رہے گا، جس کا تم (اپنے متعلق) فیصلہ کرو گے؟ ان سے پوچھیں کہ تم میں کون اس کا ضامن ہے؟ یا ان کے ٹھہرائے ہوئے اللہ کے) کوئی شریک ہیں (جنہوں نے ان کے لئے عیش کا ذمہ لے رکھا ہے)؟ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریک پیش کریں۔

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۴۲ خَاشِعَةً
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۴۳ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۴۴ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ
كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۴۵ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۴۶
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۴۷ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ
لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۴۸ ؕ لَوْلَآ اَنْ
تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۴۹
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۵۰ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ
اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۵۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۵۲

وقف لازم — ع ۲

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثِنْتَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

اَلْحَاقَّةُ ۱ مَا الْحَاقَّةُ ۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۵ وَاَمَّا عَادٌ
فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ
وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ

(یاد رکھو قیامت کے) دن (جب پروردگار اپنی) پنڈلی کھولیں گے، تو ان (نافرمانوں) کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا، تو یہ لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ ذلت (وشرمندگی) کے مارے ان کی نظریں جھکی ہوں گی، کیونکہ جب (دنیا میں) اچھے بھلے (تندرست) تھے اور انہیں سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا (تو انکار کردیتے تھے)۔

دنیا کی زندگی نافرمانوں کے لئے مہلت بہر حال (اے پیغمبرؐ!) آپؐ اس قرآن کو جھٹلانے والوں کو معاملہ مجھ پر چھوڑیں۔ ہم انہیں آہستہ آہستہ (دوزخ کی طرف) اس طرح کھینچ کر لے جائیں گے کہ انہیں (آخر دم تک) خبر نہ ہوگی۔ دراصل میں انہیں مہلت دے رہا ہوں، ورنہ میرا داؤ بڑا پکا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ (ہمارے پیغام پہنچانے پر) ان سے کوئی معاوضہ طلب کررہے ہیں، جس کے بوجھ تلے دبے جارہے ہیں (اور آپ کی بات نہیں مان رہے)؟ یا ان کے پاس کوئی غیب کا علم ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں (اور سمجھتے ہیں کہ آپؐ سچے پیغمبر نہیں)۔ بہر حال، آپ (ان کے متعلق) اپنے پروردگار کے فیصلے کا انتظار کریں اور مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے (یونسؑ) کی طرح (جلد باز) نہ ہو جائیں۔ (پھر) جب انہوں نے (مچھلی کے پیٹ میں جاکر) انتہائی غم زدہ ہوکر التجا کی۔ اگر (اس وقت) اُن کے پروردگار کی رحمت ان کے شامل حال نہ ہوتی تو وہ بُری طرح چٹیل میدان میں پھینک دیئے جاتے، لیکن اس کے پروردگار نے ان کی (توبہ) قبول فرمائی اور انہیں (دوبارہ اپنے) نیک بندوں میں شامل فرمالیا۔

قرآن پوری انسانیت کے لئے سامان ہدایت ادھر ان کافر (بے ایمانوں) کا حال یہ ہے کہ جب (آپؐ سے) قرآن سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اپنی (غصے بھری تیز) نگاہوں سے آپ کو کھا ہی جائیں گے اور (قرآن سن کر) کہتے ہیں کہ یہ شخص تو واقعی پاگل ہے۔ حالانکہ یہ (قرآن) ساری دنیا کے لوگوں کے لئے سراسر نصیحت (وہدایت) ہے (اس کا لانے اور بیان کرنے والا پاگل کیسے ہوسکتا ہے؟)۔

باب:۶۹ (مکی) الحاقہ (روز قیامت) آیات:۵۲، رکوع:۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت کو جھٹلانے والوں کا بُرا حشر وہ (قیامت کا) سچاّ دن! کیا ہے وہ (قیامت کا) سچا دن!! (اے مخاطب!) تمہیں کیا معلوم کہ (قیامت کا) سچا دن کیا ہے؟ ثمود و عاد نے اس عظیم حادثاتی دن کو جھٹلایا تو ثمود تو سخت ہیبت ناک آواز سے ہلاک کردیئے گئے۔ رہے عادی لوگ تو وہ انتہائی تند و تیز آندھی جو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل ان پر چلتی رہی، جس کے نتیجے میں وہ لوگ کھجور کے (جڑ سے) اکھڑے ہوئے کھوکھلے تنوں کی طرح اوندھے (مردہ) پڑے نظر آرہے تھے۔

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَجَآءَ
فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ
رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ
فِى الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢
فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ
الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى
اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى
الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝٢٤ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝٢٥ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝٢٦ يٰلَيْتَهَا
كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝٢٧ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ عَنِّىْ
سُلْطٰنِيَهْ ۝٢٩ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝٣٠ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝٣١ ثُمَّ فِىْ

کیا آپ ان میں سے کسی کو بھی (دنیا میں) زندہ دیکھتے ہیں؟ اسی طرح فرعون اور اس سے پہلے لوگ خاص طور پر (لوطؑ کی) الٹنے والی بستیوں والے بھی اسی (انکار آخرت کے) جرم عظیم کے مرتکب ہوئے تھے چنانچہ جب وہ اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی ہی کرتے چلے گئے تو (پروردگار نے) انہیں انتہائی سختی سے پکڑ لیا۔

قیامت کو ماننے والے دنیاوی عذاب سے بچ گئے (نوحؑ کے زمانے میں) جب (لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے) پانی کا سیلاب آیا تو ہم نے (اے لوگو!) تمہیں (تمہارے نیک آبا و اجداد کے ذریعے) کشتی میں سوار کر لیا تا کہ اس (تاریخی) واقعہ کو تمہارے لئے سامان عبرت بنائیں اور جو لوگ اسے سن کر یاد رکھ سکتے ہیں یاد رکھیں (اور بطور عبرت ونصیحت آگے پہنچاتے رہیں)۔

قیامت کا منظر ورنہ جب ایک ہی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو زمین اور پہاڑ اٹھا، ٹکرا کر آن واحد میں پاش پاش کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اس دن برپا ہونے والی (قیامت) برپا ہو جائے گی۔ آسمان بھی اس دن پھٹ کر بکھر جائے گا، فرشتے اس کے کناروں پر ہو لیں گے اور آٹھ فرشتے اُس دن آپؐ کے پروردگار کا عرش اٹھا کر (میدان محشر میں) لے آئیں گے۔ اس وقت تم (جن و انسان) محاسبے کے لئے (اُن کے حضور) پیش ہو جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات ان سے پوشیدہ نہ رہ سکے گی۔

اللہ کے فرمانبردار قیامت کے دن عیش، مزے میں اس وقت جس شخص کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا تو وہ (خوشی خوشی لوگوں سے) کہے گا: لو، دیکھو، میرا اعمال نامہ پڑھو، مجھے یقین تھا کہ (ایک دن) مجھے ضرور (اپنے اعمال کا) حساب دینا ہے۔ چنانچہ وہ بلند وبالا باغوں میں جن کے پھل (میوے اس کے قریب ہی) جھکے ہوں گے، من مانی عیش کی زندگی بسر کرے گا۔ ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ (دنیا کے) گزرے دنوں میں تم نے جو نیک اعمال کئے ہیں، ان کے بدلے میں (اب) خوب مزے سے کھاؤ پیو (عیش کرو)۔

اللہ کے نافرمان افسوس اور پچھتاوے میں مگر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ (نہایت افسوس اور پریشانی میں) کہے گا: کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ ملتا اور نہ ہی مجھے اپنے حساب کتاب کا پتہ چلتا۔ ہائے افسوس! وہ (پہلے آنے والی) موت ہی میرا خاتمہ کر دیتی۔ (افسوس دنیا میں کمایا ہوا) میرا مال (آج) میرے کسی کام نہ آیا۔ (ہائے!) میری حکومت (بھی) مجھ سے چھن گئی (اتنے میں حکم ہو گا کہ) اسے پکڑو اور اس کے (گلے میں) طوق ڈالو، پھر اسے (کھینچ کر) جہنم میں پھینکو، جہاں

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ
لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾
٢٧ ٥ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا
لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ
الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ
ع ١٥ ٦ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾
مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

اسے ستر گز لمبی زنجیر میں جکڑ (کر لمبے ستون سے باندھ) دو (تاکہ حرکت بھی نہ کر سکے) کیونکہ یہ شخص (دنیا میں) نہ تو اللہ بزرگ و برتر کو مانتا تھا اور نہ ہی غربا و مساکین کو (خود کھلاتا تھا اور نہ ہی دوسروں کو) کھانا کھلانے کے لئے آمادہ کرتا تھا۔ اس لئے آج اس کا (یہاں) نہ کوئی مخلص دوست ہے اور نہ ہی لہو، پیپ کے علاوہ کوئی کھانا، جسے (اللہ کے) نافرمانوں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔

قرآن اللہ کا پیغام چنانچہ (اے لوگو!) جو چیزیں تمہیں نظر آ رہی ہیں اور جو تمہیں نظر نہیں آ رہیں، میں (شہنشاہ کائنات) ان کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ (قرآن) واقعی (ہماری طرف سے ہمارا) معزز پیغمبر بیان کر رہا ہے مگر تم لوگ اسے مان ہی نہیں رہے۔ نہ ہی یہ کسی جوتشی کی بات ہے، مگر تم لوگ اس پر غور ہی نہیں کر رہے بلکہ یہ تو شہنشاہ کائنات کی بھیجی ہوئی کتاب ہے...... ورنہ اگر یہ (پیغمبرؐ خود اپنی طرف سے) ہماری نسبت کوئی جھوٹ گھڑ کہ بیان کرتا تو ہم اسے دائیں بازو سے پکڑ کر اس کی رگ زندگی کاٹ ڈالتے، پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اُسے یہ سزا دینے سے نہ روک سکتا۔

قرآن ٹھوس حقیقت بہرحال یہ قرآن (ہماری) نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے سراسر نصیحت (و یاد دہانی) ہے۔ لیکن ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم میں سے کئی (لوگ) اسے جھٹلا رہے ہیں، لیکن یہ بے ایمان (آخر کار) اس پر پچھتائیں گے کیونکہ یہ تو ہے ہی ٹھوس حقیقت...... اس لئے (اے پیغمبر! کوئی مانے نہ مانے) آپ (اِس کے ذریعے) اپنے بزرگ و برتر پروردگار کی عظمت بڑائی بیان کرتے رہیں۔

باب: ۷۰ (مکی) — المعارج — آیات: ۴۴، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت یقینی، نافرمانوں کے لئے سزا یقینی اللہ کی بلند و بالا ذات سے جن کے پاس جبریل اور فرشتوں کا آنا جانا ہے ایک عذاب طلب کرنے والے (نضر بن حارث) نے (فوری) عذاب طلب کیا ہے، جو (لازماً قیامت کے) پچاس ہزار لمبے دن ان بے ایمانوں پر آ کر رہے گا۔ اسے آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال (اس وعدہ کے مطابق) آپ ان (بے ایمانوں) کی کڑوی کسیلی باتیں شریفانہ طور پر برداشت کرتے رہیں

جَمِيلًا ۝۵ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝۶ وَّنَرٰىهُ قَرِيبًا ۝۷ يَوْمَ تَكُونُ
السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝۸ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝۹ وَلَا يَسْـَٔلُ
حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝۱۰ يُّبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ
عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيهِ ۝۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ وَأَخِيهِ ۝۱۲ وَفَصِيلَتِهِ
الَّتِي تُـْٔوِيهِ ۝۱۳ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝۱۴ كَلَّا ۖ إِنَّهَا
لَظٰى ۝۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶ تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝۱۷ وَجَمَعَ
فَأَوْعٰى ۝۱۸ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝۱۹ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
جَزُوعًا ۝۲۰ وَّإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝۲۱ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝۲۲ الَّذِينَ
هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُونَ ۝۲۳ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
مَّعْلُومٌ ۝۲۴ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۲۵ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ
الدِّينِ ۝۲۶ وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ۝۲۷
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝۲۸ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حٰفِظُونَ ۝۲۹ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ
غَيْرُ مَلُومِينَ ۝۳۰ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ
الْعٰدُونَ ۝۳۱ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُونَ ۝۳۲
وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُونَ ۝۳۳ وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

کیونکہ یہ لوگ اس (کے آنے) کو (عقل و قیاس سے) دُور خیال کرتے ہیں جبکہ ہم اسے قریب ہی (آتا ہوا) دیکھ رہے ہیں۔ اس روز آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (سرخ) ہو جائے گا اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح (اڑتے پھریں گے)، کوئی مخلص ترین دوست بھی اپنے مخلص ترین دوست کے (ایک دوسرے کے) سامنے ہونے کے باوجود کسی کام نہ آسکے گا۔ اس روز بدکردار شخص (ہماری) سزا سے بچنے کے لئے اپنے بیٹوں، اپنی بیوی، اپنے بھائی، اپنے عزیز و اقارب جو (دنیا میں) اس کی پناہ گاہ ہوا کرتے تھے بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کو اپنی نجات کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا، مگر یہ (سودا بازی) ہرگز قبول نہ ہوگی۔ (دوزخ کی) آگ بھڑک رہی ہوگی، جو (اس کی) چمڑی ادھیڑ ڈالے گی۔ وہ ہراُس شخص کو (اپنے اندر داخل ہونے کے لئے) بلائے گی، جو (دنیا میں حق سے) پیٹھ پھیرے اور منہ موڑے ہوئے تھا اور مال جمع کرکے اُسے سنبھال سنبھال کر رکھتا تھا۔

عام انسان کی فطرت...... بے صبری، کنجوسی یہ حقیقت ہے کہ انسان بہت ہی کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر (تھوڑی سی) مصیبت آتی ہے تو واویلا کرنے لگتا ہے، جب اسے مال و دولت مل جاتا ہے تو بخیل و کنجوس بن جاتا ہے۔

جنتی لوگ کی بڑی بڑی مگر ہمیشہ پابندی سے نماز ادا کرنے والے (ایسے نہیں ہیں)، ان کے مالوں میں ضرورت مندوں اور محتاجوں کا ایک حصہ مقرر ہے۔ یہ لوگ جزا و سزا کے دن (قیامت) کو سچ مانتے ہوئے اپنے پروردگار کی سزا (کے ڈر) سے سہمے رہتے ہیں کیونکہ اُن کے پروردگار کی سزا ہے ہی ڈرنے کے لائق۔ یہ لوگ اپنی شرم گاہوں کو (حرام کاری سے) بچاتے ہیں مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں (سے فائدہ اٹھانے میں ان) پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ ان کے علاوہ کسی اور طریقے سے اپنی خواہش پوری کرنے والے حرام کار ہیں نیز یہ لوگ اپنی امانتوں (کی ادائیگی) اور اپنے (کئے ہوئے) قول و قرار کی پابندی کا خصوصی خیال رکھتے ہیں، اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور اپنی نمازیں

يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾
اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ
اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ
الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا
كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ۭ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

پوری پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت میں (ہمیشہ) عزت و احترام سے رہیں گے۔

ایمان اور عمل کے بغیر جنت کی خواہش حماقت و جہالت چنانچہ (اے پیغمبرؐ!) کیا ان بے ایمان لوگوں کی عقل الٹی ہوگئی ہے کہ گروہ در گروہ آپؐ کے پاس دائیں بائیں سے دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر شخص کی خواہش ہے کہ اُسے (بغیر ایمان و عمل) جنت میں داخل کر دیا جائے؟ (سن رکھو!) ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ ہم نے انہیں جس (منی کے گندے قطرے) سے پیدا فرمایا ہے اُسے یہ (خود بھی) جانتے ہیں۔ میں (اپنے) مشرقوں اور مغربوں کے مالک و پروردگار (ہونے) کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (ایمان و عمل کے لحاظ سے) ان سے بہتر لوگ (دنیا میں) لا سکتے ہیں۔ ہم کوئی عاجز و مجبور نہیں ہیں۔ بہرحال آپ انہیں چھوڑ دیں کہ اپنی فضول بحثوں اور دنیا کے کھیل تماشوں میں الجھے رہیں یہاں تک کہ اپنے محاسبے کے اُس دن سے دو چار ہوں جس کا ان سے (اب) وعدہ کیا جا رہا ہے، اس روز یہ اپنی قبروں سے ایسی تیزی سے نکلیں گے گویا کسی نشانے (Target) کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ اُس وقت ان کی نگاہیں ذلت سے جھکی ہوں گی۔ (انہیں بتایا جائے گا) یہ وہ دن ہے جس کا ان سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔

باب: ۷۱ (مکی) | نوحؑ | آیات: ۲۸، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

نوحؑ کی نبوت و دعوت یہ حقیقت ہے کہ ہم ہی نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (اپنا پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا (اور انہیں فرمایا تھا) کہ اپنی قوم کو (دنیا و آخرت میں ہماری) دردناک سزا آنے سے پہلے پہلے ڈرا، سمجھا دیں۔ (چنانچہ انہوں نے ان سے) فرمایا: ”بھائیو، مَیں تمہیں صاف صاف ڈراتا، سمجھاتا ہوں کہ (تم لوگ) اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کیا کرو، ان کی نافرمانی سے بچو اور (اس سلسلے میں) میری اطاعت کرتے رہو۔ (اس پر) وہ تمہارے (سابقہ) گناہ، غلطیاں معاف کر دیں گے۔ اور (دنیا میں اطمینان و سکون سے رہنے کے لئے تمہیں) ایک مقررہ مدت تک مہلت عطا فرمائیں گے ورنہ جب اللہ کا (مقررہ) وقت آ جائے گا تو (وہ کسی طرح) نہیں ٹلے گا .... کاش! تم اس حقیقت کو سمجھ جاؤ۔

قوم کی نافرمانی پر نوحؑ کی رپورٹ (نوحؑ نے اللہ سے) عرض کیا: ”میرے آقا! مَیں تو اپنی قوم کو رات دن (آپ کی طرف) بلاتا رہا، مگر یہ لوگ میرے بلانے پر زیادہ ہی دُور بھاگتے رہے۔ بلکہ جب بھی مَیں نے انہیں بلایا، سمجھایا کہ (توبہ کر لیں تاکہ) آپ انہیں معاف فرما دیں،

جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝٧ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ اِنِّیْٓ
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝٩ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝١١ وَّيُمْدِدْكُمْ
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝١٢
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝١٤ اَلَمْ
تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝١٥ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝١٧ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝١٨ وَاللّٰهُ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝١٩ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝٢٠ ع
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ
وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝٢١ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝٢٢ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ
نَسْرًا ۝٢٣ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝٢٤
مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝٢٥ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ

تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں (کہ کچھ نہ سن سکیں) اور کپڑے اپنے اُوپر لپیٹ لئے (کہ میری شکل بھی نہ دیکھیں) چنانچہ یہ لوگ انتہائی تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے (باطل پر ہی) ڈٹے رہے...... اس کے باوجود میں انہیں بلند آواز سے دعوت دیتا رہا، پھر انہیں کھلے عام (مجمع میں) بھی اور چھپ چھپا کر (اکیلے اکیلے کو) بھی رازدارانہ طریقے سے سمجھاتا رہا۔ میں نے انہیں خاص طور پر بتایا کہ اپنے پروردگار سے (اپنے جرائم کی) معافی مانگ لو تو یقیناً وہ بہت ہی معاف فرمانے والے ہیں (وہ تمہاری معافی سے خوش ہوکر) تم پر موسلادھار بارشیں برسائیں گے، تمہارے مال، اولاد میں اضافہ کریں گے، تمہیں باغات عطا کریں گے، تمہارے لئے نہریں جاری فرمائیں گے۔ (بھائیو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تمہیں اللہ کی عزت و عظمت کا (ذرا بھی) خیال نہیں؟ حالانکہ انہی نے تمہیں کئی حالات سے گزار کر پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ (انہی) اللہ نے اوپر نیچے کس طرح سات آسمان پیدا فرمائے ہیں؟ اور ان میں چاند کو (ذریعہ) روشنی اور سورج کو (روشن) چراغ بنا رکھا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ ہی نے تمہیں زمین (کی مٹی) سے پیدا فرمایا۔ پھر (موت کے بعد) تمہیں اسی میں واپس لے جائیں گے اور پھر اسی سے تمہیں (قیامت کو دوبارہ) نکال کھڑا کریں گے۔ اور (انہی) اللہ نے زمین کو تمہارے لئے ''(فرش کی طرح) بچھا رکھا ہے کہ اس کے کشادہ راستوں پر (جدھر چاہو) چلو پھرو۔''

نوحؑ کی قوم کے لئے بددُعا (قوم کی ساڑھے نو سو سال مسلسل نافرمانی پر آخر) نوحؑ نے (اللہ سے) عرض کیا: ''میرے آقا! یہ (ظالم) لوگ میری بات تو مان ہی نہیں رہے۔ الٹا اُن (مالدار) لوگوں کی پیروی کر رہے ہیں جنہیں ان کا مال، اولاد (انہیں آخرت سے اندھا کرکے فائیدے کی بجائے) نقصان پہنچا رہا ہے بلکہ (مجھے ناکام کرنے کے لئے میرے خلاف) انہوں نے مکر و فریب کے بڑے بڑے جال پھیلا رکھے ہیں خاص طور پر یہ (ایک دوسرے سے) کہہ رہے ہیں کہ اپنے معبودوں خصوصاً ود، سواع یغوث، یعوق اور نسر کا دامن کبھی نہ چھوڑنا۔ اس طرح ان (بے ایمانوں نے طرح طرح کے چکر دے کر) بے شمار لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ بھی ان ظالموں کو اور زیادہ گمراہ فرمائیں............ چنانچہ یہ لوگ اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے (سیلاب میں) غرق کرکے آگ میں جھونک دیئے گئے۔ پھر انہیں اللہ کے مقابلے میں کوئی مددگار نہ مل سکے (جو انہیں اس بُرے انجام سے بچا سکتے) کیونکہ (اس سے پہلے) نوحؑ نے (ہم سے) التجا کی تھی: ''میرے آقا! ان بے ایمانوں میں سے کسی شخص کو بھی دنیا میں زندہ نہ چھوڑیں

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ
لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ
لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۸ ۱۰

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا
قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ
اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ
الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ
ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ
فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾
وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا

کیونکہ اگر آپ انہیں (زندہ) چھوڑیں گے تو یہ آپ کے بندوں کو (آپ کے راستے سے) گمراہ ہی کریں گے اور ان کی نسل سے بدکردار اور (آپ کے) نافرمان ہی پیدا ہوں گے۔ میرے آقا! مجھے میرے والدین اور ہر اس شخص کو جو بحیثیت مسلمان میرے گھر میں آئے بلکہ سب ہی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو معاف فرما دیں لیکن مشرکوں کو زیادہ سے زیادہ سزا دیں۔''

باب: ۷۲ (مکی) جن آیات: ۲۸، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قبول اسلام کے بعد جنّوں کی دوسرے جنّوں کو دعوت (اے پیغمبرؐ! قرآن کے منکروں کو) بتائیں کہ مجھے (اللہ کی طرف سے) بتایا گیا ہے کہ جنوں کی ایک ٹولی نے (آپؐ سے وادی نخلہ میں قرآن) سنا تھا، پھر انہوں نے (اپنے علاقے میں واپس جا کر دوسرے جنّوں کو) بتایا: ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو صحیح سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ ہم تو اُسے مان گئے ہیں۔ اب ہم کبھی کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ واقعی ہمارے پروردگار کی شان بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اُنھوں نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ ہی کسی کو اپنا بیٹا (بیٹی) قرار دیا ہے۔ ورنہ ہم (جنّوں) میں سے کئی بے وقوف اللہ کے بارے میں بڑی بڑی جھوٹی باتیں کہتے رہے ہیں۔ حالانکہ ہم (اب تک) یہ سمجھتے تھے کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ یہ حقیقت ہے کہ کئی انسان بعض جنوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے جس سے ان (جنوں) کا دماغ اور بھی زیادہ خراب ہو چکا تھا (کہ انسان ہمارے محتاج اور تابع ہیں) نیز تمہاری طرح ان (انسانوں) کا بھی عقیدہ تھا کہ اللہ (قیامت کے روز) کسی کو دوبارہ زندہ نہیں فرمائیں گے۔ چنانچہ (یہی وجہ ہے کہ) اب (جب) ہم آسمان پر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہاں سخت پہرے اور سرخ انگاروں کی بھرمار ہے، حالانکہ اس سے پہلے ہم (آسمانی خبریں) سننے کے لئے کئی مقامات پر بیٹھ جایا کرتے تھے لیکن اب (ہم میں سے) کوئی (وہاں کی کوئی بات) سننے کی کوشش کرتا ہے تو سرخ انگارے کا نشانہ بنتا ہے۔ ہمیں اس بات کا قطعاً علم نہ تھا کہ (اس سخت حفاظتی انتظام سے) دنیا والوں کو ان کے پروردگار سزا دینا چاہتے ہیں یا ان کے لئے ہدایت کا سامان فرمانا چاہتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم (جنّوں) میں بھی کچھ لوگ نیک کردار اور کئی ہم میں دوسری طرح کے (بدکردار بھی) ہیں۔

طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾
وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع
قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ
وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ
اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ
نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ
يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ
اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ

(انسانوں کی طرح) ہمارے بھی کئی مذہب (اور فرقے) ہیں۔ اب ہمیں خوب سمجھ آگئی ہے کہ ہم دنیا میں (رہتے ہوئے) نہ تو اللہ کے کنٹرول سے باہر ہو سکتے ہیں اور نہ ہی (یہاں سے) بھاگ کر اُن کی گرفت سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اُسے مان چکے ہیں کیونکہ جو شخص بھی اپنے پروردگار کو (عملاً) مان لیتا ہے اُسے کسی نقصان اور ظلم و زیادتی کا خطرہ نہیں۔ اب (قرآن سن کر) ہم میں سے کئی جن تو (اللہ اور ان کے رسولؐ کی) فرمانبرداری اختیار کر چکے ہیں، لیکن ہم میں سے کئی (ابھی تک ان کے منکر اور) نافرمان ہیں۔ یاد رکھو، جو لوگ بھی (اللہ اور رسولؐ) کے فرمانبردار ہو جائیں (تو سمجھ لو کہ) وہ (جنت جانے والے) سیدھے راستے پر چل پڑے ہیں۔ ان کے برعکس جو (ان کے) نافرمان ہی رہیں، وہ لازماً دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔" حالانکہ اگر لوگ صحیح دین پر قائم ہو جائیں تو ہم انہیں آزمانے کے لئے (کہ ہمارے فرمانبرداری کرتے ہیں یا نافرمانی) موسلادھار بارش سے خوب سیراب (وخوش حال) کریں۔ یاد رکھو، جو شخص بھی اپنے پروردگار کی یاد (وفرمانبرداری) سے منہ موڑے گا، تو وہ اُسے انتہائی سخت سزا دیں گے۔

مسجدیں صرف اللہ کے ذکر و عبادت کے لئے یہ بھی حقیقت ہے کہ کہ مسجدیں (محض) اللہ کے (ذکر و عبادت کے) لئے ہیں۔ لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی (دوسرے) کا ذکر و عبادت مت کرو۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ جب اللہ کا بندہ (محمدؐ مسجد حرام میں) اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو (سب بے ایمان) اکٹھے ہو کر اس پر حملے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں (اے پیغمبرؐ! آپ ان مخالف مشرکوں کو) بتا دیں کہ مَیں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ مانتے ہوئے صرف انہی سے دعائیں، التجائیں کرتا ہوں۔

مخلوق کا نفع نقصان پیغمبر کے اختیار میں نہیں (آپؐ انہیں یہ بھی) بتا دیں کہ تمہاری گمراہی اور تمہاری ہدایت میرے اختیار میں نہیں۔ (یہ بھی انہیں صاف صاف) بتائیں کہ (اگر مَیں بھی نافرمانی کروں تو) مجھے اللہ (کی سزا) سے کوئی نہیں بچا سکتا بلکہ ان کے علاوہ مجھے کہیں کوئی پناہ بھی نہیں مل سکتی۔ میرا کام تو صرف اللہ کے احکام اور ان کا پیغام (لوگوں تک) پہنچانا ہے۔ اب جو شخص اللہ اور ان کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا تو، اس کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے۔ (ایسے لوگ) اس میں ہمیشہ ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے (مگر بے ایمان لوگ اس وقت تک ان باتوں کو نہیں مانیں گے) جب تک اس (سزا) کو نہ دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ بہرحال، انہیں جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار زیادہ کمزور اور (کس کا معاون جتھا) تعداد میں کم ہے۔ (یہ پوچھتے ہیں کہ ہمیں سزا کب ملے گی؟) بتائیں کہ مَیں نہیں جانتا کہ جس (سزا کا) تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہی ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لئے کچھ (دیر دُور کا) وقت مقرر فرما رکھا ہے۔ کیونکہ وہی (سب) خفیہ معاملات کو جانتے ہیں اور اپنی خفیہ باتیں کسی پر ظاہر بھی نہیں فرماتے۔ ہاں (مصلحت کے طور پر) اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر پر کوئی باتیں ظاہر فرما دیں (تو ان کی مرضی) لیکن وہ بھی (اس احتیاط کے ساتھ کہ) اس کے

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ
وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ أَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿٣﴾ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْـًٔا وَّأَقْوَمُ
قِيْلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ
تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا
جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾
إِنَّ لَدَيْنَآ أَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٣﴾
يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾
إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلٰى
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَأَخَذْنٰهُ أَخْذًا
وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هٰذِهٖ

آگے اور اس کے پیچھے نگران مقرر فرما دیتے ہیں تاکہ ظاہر کر دیا جائے کہ واقعی ان (پیغمبروں) نے اپنے پروردگار کی باتیں (ٹھیک ٹھیک لوگوں تک) پہنچا دی ہیں ورنہ انہیں تو ان کے حالات وحرکات معلوم ہیں۔ ویسے بھی ہر چیز اُن کے شمار و قطار میں ہے۔

باب:۷۳ (مکی) | مُزّمّل | آیات:۲۰، رکوع:۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اصلاح نفس کے لئے تہجد ضروری اے چادر اوڑھ کر سونے والے (پیغمبرؐ)! رات کو بیدار ہو کر (تہجد کی) نماز (ضرور) ادا کریں۔ مگر (ساری رات نہیں بلکہ ساری رات سے) کچھ کم نصف رات یا اس سے تھوڑا سا کم کریں یا تھوڑے سے (وقت کا) اس پر اضافہ کرلیں۔ بہرحال (اس میں) قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں کیونکہ ہم آپ پر (فریضہ رسالت کی) بھاری ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ ویسے بھی رات کو اٹھنے سے نفس کی خوب اصلاح ہوتی ہے نیز قرآن کو سمجھنے کے لئے یہ بہترین وقت ہے۔ ورنہ دن میں تو آپ کو بہت زیادہ مصروفیت رہتی ہے۔ لیکن (پھر بھی) اپنے پروردگار کو (تسبیح، تکبر، نماز تلاوت وتعلیم کے ذریعے ہر وقت) یاد کرتے رہیں، بلکہ سب سے کٹ کر انہی کے ہو رہیں، کیونکہ وہی مشرق ومغرب کے مالک ومختار ہیں جن کے سوا (کائنات کا) کوئی حاکم ومعبود نہیں، اس لئے انہی کو آپ اپنا کارمختار مانیں

اللہ اور رسولؐ کے نافرمان سزا سے نہیں بچ سکتے اور مخالفین (آپ کے متعلق) جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے برداشت کریں اور شریفانہ طور پر ان سے الگ تھلگ رہیں۔ نیز مالدار جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑیں (مَیں ان سے نپٹوں گا) آپ انہیں صرف تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ ہمارے پاس (انہیں جکڑنے کے لئے) زنجیریں ہیں، (جلانے کو) جہنم ہے (کھلانے کے لئے) گلے میں پھنسنے والا (تھوہر کا) کھانا اور (طرح طرح کی) دردناک سزائیں ہیں۔ اس دن یہ زمین اور پہاڑ حرکت میں آجائیں گے بلکہ یہ (جمے ہوئے) پہاڑ ریت کی طرح اڑتے پھریں گے۔ چنانچہ اسی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے (اے لوگو!) ہم نے (اپنا) پیغمبر (محمدؐ) تمہارے پاس بھیج دیا ہے جس طرح (اس سے پہلے) ہم نے فرعون کے پاس (اپنا) پیغمبر (موسیٰؑ) بھیجا تھا لیکن (جب) فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے بڑی سختی سے پکڑا (اور دریا میں ڈبو دیا)۔ اسی طرح اگر تم بھی (ہمارے پیغمبر کو) نہیں مانو گے تو اس دن (کی سزا) سے کیسے بچو گے جس کی سختی بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس (کی دہشت) سے آسمان پھٹ جائے گا۔ یقیناً یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۤءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ الربع
اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَاۤىِٕفَةٌ
مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع ٢ / ١٤

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ ﴿٤﴾
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪ۙ ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ ﴿٧﴾
فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۙ ﴿٨﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَىِٕذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ ﴿٩﴾ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿١٠﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ ﴿١١﴾ وَّجَعَلْتُ
لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۙ ﴿١٢﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ ﴿١٣﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ ﴿١٤﴾

نصیحت کی باتیں ہیں (کہ اللہ کی طرف سے جزاو سزا کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا) اس لئے جو شخص چاہے ان پر عمل کر کے اللہ کی طرف جانے والے راستے پر گامزن ہو جائے۔

تہجد کے لئے نرمی و آسانی کا حکم (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کے پروردگار کو خوب معلوم ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے کچھ ساتھی کبھی قریباً دو تہائی رات، کبھی آدھی رات، کبھی تہائی رات (تہجد کی نماز میں) کھڑے رہتے ہیں۔ اللہ کو تو رات دن (کے اوقات) کا خوب اندازہ ہے (جبکہ تمہیں اندازہ نہیں) انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ لوگ اس (وقت) کی (ہمیشہ) پابندی نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ آپ لوگوں پر مہربانی فرماتے (ہوئے اپنے حکم میں نرمی کرتے) ہیں کہ اب (تہجد کی نماز میں) جس قدر آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو، پڑھ لیا کرو کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہیں، کچھ تلاش معاش میں ملک میں (ادھر اُدھر) سفر کرتے ہیں اور کئی دوسرے اللہ کی خاطر (کافروں کے خلاف) لڑتے ہیں۔ اس لئے اب یہ نماز جتنی آسانی سے پڑھ سکو، پڑھ لیا کرو، لیکن (پنجوقتہ) نماز کی پوری پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ سے اجروثواب کے لئے (اپنے) مال خرچ کرتے رہو۔ یاد رکھو، (آخرت میں بدلے کی خاطر) اپنے لئے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے ہاں زیادہ بہتر (حالت میں) اور ثواب کے لحاظ سے بہت ہی بڑھا ہوا پاؤ گے۔ چنانچہ (ہر حال میں) اللہ سے (اپنے گناہوں، غلطیوں کی) معافی مانگتے رہو۔ یقیناً وہ بہت ہی معاف فرمانے والے، بے حد مہربان ہیں۔

باب: ۷۴ (مکی) — مدثر — آیات: ۵۶، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

فریضہ رسالت کے متعلق آپؐ کو ضروری ہدایات اے کمبل اوڑھنے والے (پیغمبرؐ!) اٹھیں اور اپنے پروردگار کی عظمت و بڑائی بیان کرتے ہوئے (لوگوں کو ان کے برے انجام سے) خبردار کریں۔ نیز اپنے کپڑے (ہر وقت) پاک صاف رکھیں اور ہر قسم کی گندگی سے دُور رہیں۔ (لوگوں سے دعوت حق کی) نیکی (اس نیت و غرض سے) نہ کریں کہ ان سے کوئی مالی مفاد حاصل ہو، بلکہ اس معاملے میں (مکمل طور پر) اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ رکھیں۔

آپؐ کی دعوت (لوگوں کو بتائیں) کہ جب (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا تو وہ دن بہت ہی (سخت اور) مشکل ہوگا خصوصاً کافروں (نافرمانوں) کے لئے (تو ان دن) کوئی آسانی نہ ہوگی۔

دعوت کو جھٹلانے والوں کا برا حشر اس (دعوت کو جھٹلانے والے) شخص (ولید بن مغیرہ) کو مجھ پر چھوڑیں جسے مَیں نے تن تنہا (خالی ہاتھ) پیدا کیا تھا۔ پھر (ہوش سنبھالنے پر) اُسے بہت سا مال (و دولت) اور (ہر وقت خدمت میں) حاضر رہنے والے (دس بارہ) بیٹے عطا فرمائے نیز اُسے ہر طرح کے سازو سامان سے نواز رکھا ہے۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿١٥﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿١٦﴾ سَاُرْهِقُهٗ
صَعُوْدًا ﴿١٧﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾ ثُمَّ قُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾
فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَاُصْلِيْهِ
سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً
وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ
وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ ع ١ ١٥
وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَنْ
شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾
اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مع
مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ

اب وہ (کم بخت) توقع رکھتا ہے کہ مَیں اُسے (آخرت میں) اور بھی زیادہ دوں گا۔ نہیں، ایسا بالکل نہیں ہوگا کیونکہ وہ تو ہماری باتوں کا مخالف ہے۔ مَیں تو اُسے آگ کے پہاڑ پر چڑھاؤں (پھسلاؤں) گا، کیونکہ (جب اُس سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا تھا) تو اس نے (اس کے بارے میں) بڑے غور و فکر کے بعد فیصلہ کیا .... یہ مارا جائے (اس نے) کیسا (غلط) فیصلہ کیا! یہ تباہ و ہلاک ہو جائے (اس نے) کیسا (بُرا) فیصلہ کیا!! (فیصلہ کے) بعد اس نے (اپنے ساتھیوں پر فخریہ) نظر دوڑائی، پھر (ماتھے پر) تیوڑی چڑھائی اور (بُرا سا) منہ بنایا، پھر اکڑتا ہوا پیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چل دیا کہ یہ (قرآن) تو کسی انسان کا (گھڑا ہوا) محض جادوئی منتر ہے جو نقل ہوتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ (میرے سچے کلام کے متعلق ایسی بکواس پر) میں لازماً اِسے دوزخ میں جھونکوں گا۔

دوزخ انتہائی خوفناک .... نافرمانوں کا اس سے بچنا ناممکن اے پیغمبر آپ کو کیا معلوم کہ دوزخ کیا چیز ہے؟ (وہ تو ایسی آگ ہے) جو نہ (کسی عضو کو جلنے سے) بچائے گی اور نہ ہی (جل جانے پر جان) چھوڑے گی۔ وہ تو انسانوں کا بھرتہ کر دے گی۔ اس پر انیس (نگران) مقرر ہیں۔ یہ (دوزخ کی) آگ کے نگران ہم نے (انسان نہیں) فرشتے بنائے ہیں (جن سے بچ نکلنا ممکن نہیں)۔ نگرانوں کی (انیس) تعداد بھی صرف کافروں (بے ایمانوں) کو آزمانے کے لئے بیان ہوئی ہے ورنہ اہل کتاب کو تو یقین ہے (کہ یہ تعداد صحیح ہے) اور (فرشتوں کی غیر معمولی قوت کے پیش نظر) مسلمانوں کا ایمان بھی (اس بیان سے) بڑھ چکا ہے (ہمارا مقصد بھی یہی ہے) کہ اہل کتاب اور مسلمان اس بارے میں کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوں، لیکن منافقوں اور (حق کے) منکروں نے تو یہ اعتراض کرنا ہی تھا کہ بھلا اللہ کو (فرشتوں کی) یہ تعداد بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ (اے پیغمبرؐ! انہیں بتائیں کہ) اس طرح ہی تو اللہ (اپنی باتیں نہ ماننے پر) جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں اور (اپنی باتیں ماننے پر) جس کو چاہتے ہیں صحیح راستے پر چلاتے ہیں .... ورنہ (انیس فرشتے کیا؟) آپ کے پروردگار کے لشکروں کی تعداد (اتنی زیادہ ہے کہ) اُن کے سوا کسی کو معلوم ہی نہیں۔ بہرحال، یہ باتیں لوگوں کو سمجھانے کے لئے (بیان کی جارہی) ہیں (کہ نافرمانیوں سے باز آ جاؤ، ورنہ جہنم میں کچومر نکل جائے گا) ایسا کبھی نہیں ہوگا (کہ نافرمان سزا کے فرشتوں سے بچ کر بھاگ جائیں) بلکہ (بڑھنے گھٹنے والا) چاند، ختم ہونے والی رات اور روشن دن (اس حقیقت کے) گواہ ہیں کہ دوزخ واقعی بڑی ہی خطرناک (بلا اور) انسانوں کے لئے خوفناک چیز ہے۔ اب تم میں سے ہر شخص کی مرضی ہے کہ (ایمان لاکر) آگے (جنت کی طرف) بڑھ جائے یا (انکار کرکے) پیچھے رہے (اور دوزخ کا ایندھن بن جائے کیونکہ) ہر شخص کو (لازماً) اس کے اعمال کی جزاوسزا مل کر رہے گی۔

دوزخ میں جانے والوں کی علامات البتہ وہ لوگ جنہیں دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا، جنت میں (جاکر) نافرمانوں سے پوچھیں گے: ''تم کیسے دوزخ میں پہنچ گئے،'' تو وہ (حسرت سے) جواب دیں گے: ''ہم (دنیا میں) نہ تو نماز ہی پڑھتے تھے اور نہ

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ
حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾
كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ
بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ
الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ
وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى
مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

(غریبوں) مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے (بلکہ بحث کرنے والوں سے فضول بحث میں الجھ کر جزاوسزا کے دن کو جھٹلا دیا کرتے تھے یہی کچھ کرتے کرتے (موت نے ہمیں آ لیا اور) ہمیں (حقیقت کی) خوب سمجھ آ گئی"۔ لیکن (اس وقت ان کے لئے) سفارشیوں کی سفارش کا بھی (اگر کوئی کرے گا تو) انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

قرآن لوگوں کے لئے نصیحت و یاد دہانی لیکن (دیکھو کہ) ان (لوگوں) کو کیا ہوگیا ہے؟ کہ (قرآن کی) ان نصیحت بھری باتوں سے منہ موڑ رہے ہیں گویا یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگے جا رہے ہیں۔ دراصل ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ (خود اسے) لکھی لکھائی (آسمانی) کتاب ملے جو ناممکن ہے۔ دراصل انہیں آخرت کا (فکر) ڈر ہی نہیں، ورنہ یہ (قرآن آخرت کی) یاد دہانی (کے لئے کافی) ہے۔ اس لئے جو چاہے اس (یاد دہانی) کے مطابق عمل کرے۔ مگر یہ لوگ اللہ کی مرضی کے بغیر (اس پر) عمل نہیں کر سکتے (کیونکہ انہیں معلوم ہی نہیں کہ) فرمانبرداری انہی (اللہ) کا حق ہے اور (فرمانبرداروں کو) معافی دینا بھی انہی کا اختیار ہے۔

باب: ۷۵ (مکی) | قیامہ | آیات: ۴۰، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

انکار آخرت کی بڑی وجہ انسان کا پابندیوں سے گھبرانا، بچنا (یہ بات بالکل) غلط ہے (کہ قیامت نہیں آئے گی بلکہ) میں (اللہ) قیامت کے دن اور (انسان کے) اس نفس کو جو (اُسے برائی پر) ملامت کرتا ہے بطور گواہ پیش کرتا ہوں (کہ قیامت کے دن سب لوگ جزاوسزا کے لئے دوبارہ زندہ ہوں گے) کیا (بے ایمان) انسان یہ سمجھتا ہے کہ مرنے کے بعد ہم اس کی (گلی سڑی) ہڈیوں کو اکٹھا نہیں کر سکتے؟ کیوں نہیں، ہم تو اس کی انگلیوں کے جوڑ تک درست فرمائیں گے۔ دراصل یہ (بدنیت) انسان چاہتا ہے کہ (قیامت کا انکار کرکے دنیا میں) من مرضی کرے۔ (اسی لئے ڈھیٹ ہوکر) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آ رہا ہے؟ (اسے بتاؤ) کہ جب ڈر کے مارے) آنکھیں پتھرا جائیں گی، چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی سورج اور چاند اکٹھے کر(کے لپیٹ) لئے جائیں گے۔ اُس روز یہی (اعتراض کرنے والا) انسان کہے گا (ہائے) بھاگ کر کہاں جاؤں؟ (جواب ملے گا) نہیں، نہیں (اب) کہیں جائے پناہ نہیں۔ آج تمہیں اپنے پروردگار کے سامنے ٹھہرنا ہوگا۔ اُس روز اُسے بتایا جائے گا کہ اُس نے (اپنی آخرت کے لئے) آگے کیا بھیجا اور (دنیا میں اپنے) پیچھے کیا چھوڑا؟ اصل میں انسان خود بھی اپنی کرتوتوں سے آگاہ ہے۔ اگرچہ وہ (اپنی بے گناہی کے) کتنے ہی بہانے تراشتا پھرے۔

قرآن کی وضاحت: آپؐ کا قول وعمل (اے پیغمبرؐ! قرآن نازل ہوتے وقت) اسے جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان حرکت میں نہ لائیں بلکہ جب ہم (جبریلؑ کے ذریعے) پڑھیں تو اس پڑھنے کو غور سے سنا کریں۔ اطمینان رکھیں کہ اس کا (آپؐ کو) یاد کرانا

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ
رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى
رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ ع ١٧
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾
ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾
اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ
فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾ اَلَيْسَ
ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْـِۧيَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾ ع ١٨

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

اور پڑھانا ہمارا کام ہے۔ اس کے بعد اس کی وضاحت بھی ہمارے ذمے ہے۔

انکار آخرت کی دوسری بڑی وجہ انسان کا فوری لذتیں، سہولتیں چاہنا (تمہارا انکار آخرت کسی دلیل کی وجہ سے) نہیں بلکہ تمہیں (دنیا میں) جلدی حاصل ہونے والی (لذتیں، سہولتیں) پسند ہیں اور (اسی پسند میں کھو کر) تم آخرت (کی لذتیں) نظر انداز کر بیٹھے ہو (حالانکہ اس کے لئے تیار رہنے والوں کے) چہرے اس دن خوشی سے چمکتے دمکتے (نظریں جمائے) اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے جبکہ (آخرت کی تیاری نہ کرنے والے) چہرے اس دن اُداس (اور پریشان) ہوں گے کیونکہ انہیں سمجھ آ چکی ہوں گی کہ ان کے ساتھ کمر توڑ سختی ہونے والی ہے۔

بدکردار انسان کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے یقیناً (ایسا ہی ہوگا) کیونکہ جب (ایسے انسان کی روح جسم سے نکل کر) گلے تک پہنچ جاتی ہے تو (دوست، رشتے دار اس کی زندگی سے مایوس ہو کر) کہتے ہیں کہ (ہائے!) کوئی ہے دم جھاڑ کرنے والا! (شاید اس کی جان بچ جائے) اور وہ خود بھی سمجھ جاتا ہے کہ (اب میرا دنیا سے) جدائی کا وقت ہے کیونکہ (اُس کی) پنڈلی سے پنڈلی جڑ جاتی ہے (اُسے بتا بھی دیا جاتا ہے کہ) آج تمہاری اپنے پروردگار کی طرف روانگی ہے۔ لیکن یہ (مرنے والا) شخص نہ تو (زندگی بھر) ایمان لایا، اور نہ ہی اس نے نماز پڑھی بلکہ (الٹا، ساری زندگی اللہ اور ان کے رسول کو) جھٹلاتا (اور ان کی اطاعت سے) منہ پھیرتا رہا (سمجھایا جاتا تو) اکڑتا ہوا اپنے گھر کو چلا جاتا۔ (ایسے شخص کے لئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ دنیا و آخرت میں) تمہارے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ پھر (آگاہ کیا جاتا ہے کہ) تمہارے لئے (ہمیشہ) ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

انسان کے لئے غور و فکر کا مقام کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے (ہمیشہ) یونہی کھلا چھوڑ دیا جائے گا؟ (پکڑ کر محاسبہ نہ ہوگا؟) کیا وہ (شروع میں) منی کا (گندہ) قطرہ نہ تھا، جسے ماں کے رحم میں ٹپکایا جاتا ہے؟ پھر لوتھڑا بنا، پھر (اللہ نے) اُسے پیدا فرمایا اور صحیح (انسان) بنایا، پھر مرد اور عورت اُس کی دو قسمیں بنائیں۔ کیا (یہ سب کچھ کرنے والی ذات) اس بات پر قادر نہیں کہ (قیامت کے دن) ان (سب) مردوں کو (پھر) زندہ کر دے؟

باب: ۷۶ (مکی) — الدھر — آیات: ۳۱، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کا فرمانبردار یا نافرمان بننا انسان کا اپنا اختیار ہے یقیناً ہر انسان پر ایسا وقت (ضرور) گزرتا ہے جبکہ وہ دنیا میں کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہوتا۔ پھر ہم ہی اُسے (مرد و عورت کی) ملی جلی منی سے پیدا فرما کر مختلف حالتوں سے گزارتے ہوئے سننے دیکھنے والا (انسان) بناتے ہیں۔ ہم ہی اُسے (دنیا میں) صحیح راہ عمل (بھی) دکھاتے ہیں۔ پھر اُسے اختیار ہے کہ وہ (ہمارا) شکر گزار (و فرمانبردار) بنے یا ناشکرا (و نافرمان) بن جائے۔

نافرمانوں کا بُرا انجام لیکن یہ ضرور یاد رکھے کہ ہم نے نافرمانوں کے لئے آخرت میں (پاؤں میں) زنجیریں، (گلے میں) طوق اور (جلانے کے لئے) بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فرمانبرداروں کے لئے دائمی عیش و آرام جبکہ (ہمارے) فرمانبردار بندے (جنت میں)

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۚ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا
تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ
مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۚ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۚ﴿١٣﴾
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ
عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠
مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا
زَنْجَبِيْلًا ۚ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ
رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ
اِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا
طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ ع ١٩
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

اُس (مخصوص) چشمے سے کافور ملی (شراب) کے جام پئیں گے جس سے اللہ کے (خاص) بندے پیتے ہیں (بلکہ) اسے جدھر چاہیں گے (اپنے لئے) جاری کر لیں گے (یہ لوگ قیامت کے) دہشت ناک دن سے ڈرتے ہوئے (اللہ کے نام اپنی مانی ہوئی) منتیں پوری کرتے ہیں اور انہی کی رضا کے لئے غریبوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں (اور انہیں بتاتے ہیں) کہ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کے لئے کھلا (پلا) رہے ہیں، ہمارا تم سے کس اجر و شکر گزاری کا مطالبہ نہیں۔ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے (آنے والے پچاس ہزار سال) لمبے پریشان کن دن سے خوف زدہ ہیں۔ چنانچہ اللہ انہیں (ضرور) اس دن کی پریشانی سے بچائیں گے اور خوشی و شادمانی سے ہمکنار کریں گے۔ دین پر ثابت قدم رہنے کی وجہ سے انہیں (رہنے کے لئے) جنت (پہننے کے لئے) ریشمی لباس عطا فرمائیں گے۔ جہاں وہ اونچی مندروں پر تکیے لگائے (مزے و سکون سے) بیٹھیں گے۔ وہاں انہیں کبھی گرمی، سردی پریشان نہیں کرے گی۔ بلکہ (ہر وقت گھنے درخت) ان پر سایہ کئے رہیں گے۔ وہاں (پھلوں کے) گچھے بالکل (ان کے قریب) نیچے لٹک رہے ہوں گے (کہ جب چاہیں توڑ لیں) اور ان کے لئے انتہائی سلیقے سے بھرے ہوئے چاندی کے برتنوں اور چاندی ہی کے بنے ہوئے (نفیس و شفاف) شیشے کے گلاسوں میں (کھانے پینے کے) دور چلیں گے۔ اس پر مزید (یہ کہ) وہاں انہیں سلسبیل نامی چشمے سے سونٹھ ملی ہوئی (خوشبودار) شراب کے جام پلائیں گے۔ کم عمر لڑکے ہر وقت (خدمت کے لئے) اُن کے پاس آتے جاتے رہیں گے جنہیں آپ دیکھیں تو سمجھیں کہ ہر طرف خوبصورت موتی بکھیر دیئے گئے ہیں۔ بہرحال (جنت میں) جدھر بھی دیکھیں گے آپ کو عیش و عشرت کا سامان اور عظیم الشان سلطنت کا منظر نظر آئے گا۔ (جنتی لوگ اپنی مرضی سے) باریک یا گاڑھے ریشم کے لباس اور (بادشاہوں کی طرح سونے یا) چاندی کے کڑے پہنیں گے اور انہیں اُن کے پروردگار (بطور مہمانی) پاکیزہ شراب پلائیں گے (اور بتائیں گے) کہ یہ سب کچھ تمہارے اعمال کا نتیجہ اور تمہاری (دنیاوی) محنت کی قدر افزائی ہے۔

فیصلے کا انتظار کریں (اے پیغمبرؐ!) ہم ہی نے یہ قرآن آپ پر (ضرورت و تقاضا کے مطابق) آہستہ آہستہ (23 سال کے عرصے میں) نازل فرمایا ہے اس لئے (اسے نہ ماننے والوں) میں سے کسی بھی بدکردار یا نافرمان کی بات نہ مانیں بلکہ (ان کے بارے میں) اپنے پروردگار کے فیصلے کا انتظار کریں۔

فرمانبردار آخرت کی تیاری کریں اور صبح شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہیں، رات کو بھی تہجد کی نماز ادا کریں

لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ
شَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ
فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾ ع ٢

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا
تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَىِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ
الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِىْ

بلکہ رات گئے تک ان کی تسبیح بیان کریں۔ ورنہ (بے ایمان) لوگ تو جلد حاصل ہونے والی (دنیا) کے شیدائی ہیں اور (قیامت کے) سخت مشکل دن کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہم ہی نے انہیں پیدا فرما کر ان کے جسمانی اعضا کو مضبوط کیا ہے اور ہم جب چاہیں ان کی شکلوں کو بُری طرح مسخ (بھی) کر سکتے ہیں۔

آخرت میں فیصلے فرمانبرداری اور نافرمانی کی بنیاد پر بہر حال یہ نصیحت کی باتیں ہیں (جو سب لوگوں کو سنائی جا رہی ہیں) اب جس کا دل چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے، مگر تم لوگ اللہ کی مرضی کے بغیر (صحیح راستے پر چلنا) چاہ بھی نہیں سکتے کیونکہ (وہ (ہر ایک کی اہلیت کو) جانتے، سمجھتے ہیں۔ (صحیح راستے پر چلنے کی وجہ سے) جس کو چاہیں گے، اپنی رحمت (جنت) میں داخل فرمائیں گے، مگر (اپنے) نافرمانوں کے لئے انہوں نے (دوزخ کی) دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

باب: ۷۷ (مکی) | المرسلات (ہر قسم کی ہوائیں) | آیات: ۴۰، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت فیصلے کا دن .... جس میں حق کو جھٹلانے والوں کی شامت خوشگوار ہوائیں، نیز آندھی کی طرح چلنے والی (تیز ہوائیں)، وہ ہوائیں جو بادلوں کو (اٹھا کر انہیں آسمان میں) پھیلاتی ہیں' وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھاڑ کر (انہیں) منتشر کرتی ہیں اور وہ ہوائیں جو (دل میں اللہ کی) یاد پیدا کر کے توبہ کرنے یا (سزا سے) ڈرنے کے لئے اکساتی ہیں (اس حقیقت کی) گواہ ہیں کہ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ واقع آنے والی ہے۔ چنانچہ جب ستارے مٹا دیئے جائیں، آسمان پھاڑ دیا جائے، پہاڑ اُڑا دیئے جائیں اور پیغمبروں کے حاضر ہونے کا وقت آ جائے (تو سمجھ لو کہ) جس فیصلے کے دن کے لئے (لوگوں کا معاملہ اب تک) ملتوی تھا (وہ فیصلے کا دن آ گیا) لیکن (اے پیغمبرؐ!) آپ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیسا ہے؟ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کی شامت آ جائے گی۔ کیا ہم نے اپنی (نافرمانی پر) پہلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا؟ اب اُنہی کے پیچھے بعد والوں کو بھی چلتا کریں گے۔ (یاد رکھو!) بدکرداروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ (بہر حال) قیامت کے دن (حق کو) جھٹلانے والوں کی (شامت ہی) شامت ہے۔

قیامت و شامت کے عقلی دلائل کیا ہم نے تمہیں (گندے) حقیر پانی (منی) سے پیدا نہیں فرمایا؟ پھر اسے

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾
اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ
مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى
مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ
شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ
وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ ع ١ ٢١
مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا
وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ٢ ٢٢

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ إِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾
أَحْيَآءً وَّأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّأَسْقَيْنٰكُمْ
مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْطَلِقُوْٓا إِلٰى
مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا إِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ
شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ
وَالْأَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ ع ١ ٤٠ ٢١
مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا
وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا إِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ٢ ٥٠ ٢٢

بلکہ رات گئے تک ان کی تسبیح بیان کریں۔ ورنہ (بے ایمان) لوگ تو جلد حاصل ہونے والی (دنیا) کے شیدائی ہیں اور (قیامت کے) سخت مشکل دن کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہم ہی نے انہیں پیدا فرما کر ان کے جسمانی اعضا کو مضبوط کیا ہے اور ہم جب چاہیں ان کی شکلوں کو بُری طرح مسخ (بھی) کر سکتے ہیں۔

آخرت میں فیصلے فرمانبرداری اور نافرمانی کی بنیاد پر بہرحال یہ نصیحت کی باتیں ہیں (جو سب لوگوں کو سنائی جا رہی ہیں) اب جس کا دل چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے، مگر تم لوگ اللہ کی مرضی کے بغیر (صحیح راستے پر چلنا) چاہ بھی نہیں سکتے کیونکہ وہ (ہر ایک کی اہلیت کو) جانتے، سمجھتے ہیں۔ (صحیح راستے پر چلنے کی وجہ سے) جس کو چاہیں گے، اپنی رحمت (جنت) میں داخل فرمائیں گے، مگر (اپنے) نافرمانوں کے لئے انہوں نے (دوزخ کی) دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔

باب: ۷۷ (مکی) **المرسلات (ہر قسم کی ہوائیں)** **آیات: ۴۰، رکوع: ۲**

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت فیصلے کا دن .... جس میں حق کو جھٹلانے والوں کی شامت خوشگوار ہوائیں، نیز آندھی کی طرح چلنے والی (تیز ہوائیں)، وہ ہوائیں جو بادلوں کو (اٹھا کر انہیں آسمان میں) پھیلاتی ہیں، وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھاڑ کر (انہیں) منتشر کرتی ہیں اور وہ ہوائیں جو (دل میں اللہ کی) یاد پیدا کر کے توبہ کرنے یا (سزا سے) ڈرنے کے لئے اکساتی ہیں (اس حقیقت کی) گواہ ہیں کہ جس (قیامت) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ واقعی آنے والی ہے۔ چنانچہ جب ستارے مٹا دیئے جائیں، آسمان پھاڑ دیا جائے، پہاڑ اُڑا دیئے جائیں اور پیغمبروں کے حاضر ہونے کا وقت آ جائے (تو سمجھ لو کہ) جس فیصلے کے دن کے لئے (لوگوں کا معاملہ اب تک) ملتوی تھا (وہ فیصلے کا دن آ گیا) لیکن (اے پیغمبرؐ!) آپ کو کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیسا ہے؟ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کی شامت آ جائے گی۔ کیا ہم نے اپنی (نافرمانی پر) پہلی قوموں کو ہلاک نہیں کیا؟ اب اُنہی کے پیچھے بعد والوں کو بھی چلتا کریں گے۔ (یاد رکھو!) بدکرداروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ (بہرحال) قیامت کے دن (حق کو) جھٹلانے والوں کی (شامت ہی) شامت ہے۔

قیامت و شامت کے عقلی دلائل کیا ہم نے تمہیں (گندے) حقیر پانی (منی) سے پیدا نہیں فرمایا؟ پھر اسے

مقررہ مدت تک (ماں کے پیٹ میں) محفوظ رکھا۔ دیکھ لو، ہماری قدرت! (کیا) ابھی سمجھ نہیں آئی، ہم کیسی اچھی قدرت رکھتے ہیں!! (بہرحال) قیامت کے روز (ہماری قدرت کو) جھٹلانے والوں کی (شامت ہی) شامت ہے۔ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ کیا ہم نے اس پر اونچے اونچے پہاڑ (نہیں) جمائے؟ کیا تم لوگوں کو میٹھا میٹھا پانی (نہیں) پلا رہے؟ (اس لئے! ہماری نعمتوں کو) جھٹلانے والوں کی قیامت کے دن (شامت ہی) شامت ہے۔ (اس روز انہیں حکم ہوگا کہ) چلو، اُس (دوزخ) کی طرف جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو (دوزخ کے) تین شاخوں والے دھوئیں کی طرف جس میں نہ کوئی ٹھنڈک ہے، نہ ہی وہ آگ کے شعلوں سے بچا سکتا ہے بلکہ وہ (آگ) محل جیسی (بڑی بڑی) چنگاریاں (ان پر) پھینکے گی (جن کے مزید ٹکڑے) ایسے معلوم ہوں گے جیسے گہرے زرد اونٹ۔ اس طرح اس روز (حق کو) جھٹلانے والوں کی خوب گت بنے گی۔ یہ وہ دن ہوگا (جس میں) یہ (بے ایمان) بول بھی نہ سکیں گے، نہ ہی انہیں عذر معذرت پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ (بہرحال) اس روز ان جھٹلانے والوں کی خوب گت بن کر رہے گی۔ ان سے کہا جائے گا: آج فیصلے کا دن ہے، (جس میں) ہم نے تمہیں اور (تم سے) پہلے سب لوگوں کو جمع کر لیا ہے۔ اب اگر تمہارا کوئی داؤ (ہمارے خلاف) چل سکتا ہو تو چلالو۔ آج (تم) جھٹلانے والوں کی خوب گت بنے گی۔

قیامت کے دن فرمانبردار عیش و مزے میں (وہ دیکھ لو!) آج (ہمارے) فرمانبردار (جنت کے) سایوں، چشموں میں (عیش کر رہے) ہیں جو پھل چاہتے ہیں (ان کے لئے حاضر ہے) کھاؤ، پیو، مزے کرو۔ یہ تمہارے (اُن اعمال کا) صلہ ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو۔ یقیناً ہم نیک کردار لوگوں کو ایسا ہی (اچھا) بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (لیکن دیکھ لو، دنیا میں ہماری باتیں) جھٹلانے والوں کی آج (شامت ہی) شامت ہے۔

مجرموں کو وارننگ (سچے دین کو جھٹلانا چھوڑ کر اپنی اصلاح کرلو، ورنہ) کچھ عرصہ (دنیا میں) کھا پی کر مزے کرلو، مجرم تو تم ہو ہی اس لئے قیامت کے روز (تم) جھٹلانے والوں کی خوب گت بنے گی۔ ویسے بھی (ان کا بڑا جرم یہ ہے کہ) جب انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ (حق کو قبول کر کے) نماز ادا کیا کرو، تو نماز ادا نہیں کرتے۔ (اس لئے اس حکم کو) جھٹلانے والوں کی قیامت کے روز خوب شامت آئے گی۔ اب (خود سوچ لیں) کہ قرآن (کی اتنی واضح باتوں کو جھٹلانے) کے بعد وہ کس بات کو مانیں گے؟

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا
مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ
اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ
حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

باب: ۷۸ (مکی) النبا (قیامت) آیات: ۴۰، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت ٹھوس حقیقت یہ لوگ کس بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں؟ کیا اُس (قیامت کی) بڑی خبر کے متعلق (ان کا سوال ہے)؟ جس کے بارے میں ان کی مختلف رائیں ہیں......... یقیناً انہیں عنقریب (مرتے ہی) اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ پھر (سن لیں) یقیناً (انہیں قبروں سے نکلتے ہی اپنے شک و انکار کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

عقلی دلائل کیا ہم نے زمین کو (ان کے لئے) فرش نہیں بنایا؟ (اس میں) پہاڑوں کے کھونٹے (نہیں) گاڑے؟ تمہیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی صورت میں پیدا (نہیں) فرمایا؟ تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) باعث سکون (نہیں) بنایا رات کو (تمہارے لئے) پردہ پوش اور دن کو (تمہارے لئے) معاش (کا ذریعہ نہیں) بنایا؟ تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان نہیں) بنائے؟ گرم، روشن سورج (نہیں) بنایا؟ بادلوں سے موسلا دھار بارش (نہیں) برسا رہے جس سے (تمہارے لئے) اناج، سبزہ اور گھنے باغات اُگ رہے ہیں؟ بالکل اسی طرح (تمہارے اعمال کے) فیصلے کا دن مقرر ہے۔ اس روز صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ در گروہ (قبروں سے نکل کر حشر کے میدان میں) آ جاؤ گے۔ آسمان کھول دیا جائے گا جس میں (فرشتوں کے اترنے کے لئے) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔ پہاڑ (اکھاڑ کر) چلائے جائیں گے تو وہ خواب و خیال ہو جائیں گے۔

منکرین قیامت اور اسے ماننے والے لازماً اپنے اپنے اعمال کی سزا و جزا پائیں گے یاد رکھو، دوزخ (نافرمانوں، بے ایمانوں کے) انتظار میں ہے اور اللہ کے باغیوں کا یہی ٹھکانہ ہے جس میں وہ مدتوں پڑے (جلتے) رہیں گے۔ وہاں انہیں گرم کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے علاوہ نہ ہی کوئی ٹھنڈی اور نہ ہی کوئی (مزے دار) پینے کی چیز ملے گی۔ اس طرح انہیں ان (کے دنیاوی اعمال) کا بھرپور بدلہ عطا ہوگا کیونکہ وہ (موت کے بعد) اپنے کسی محاسبے پر یقین نہیں رکھتے تھے بلکہ بڑی دیدہ دلیری سے ہماری باتیں جھٹلا دیا کرتے تھے حالانکہ ہم (اُن کی) ہر ہر (حرکت و) کرتوت نوٹ کر کے محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ (اُس کی روشنی میں قیامت کے دن فرمائیں گے کہ) اپنی کرتوتوں کے مزے چکھتے رہو۔ (جس طرح تم روز بروز اپنے کفر میں بڑھتے تھے) اسی طرح ہم بھی (روز بروز تمہاری) سزا میں اضافہ کریں گے۔ (ادھر دیکھو ہمارے) فرمانبرداروں کے لئے کامیابی کا مقام (جنت) ہے۔ (ان کی رہائش کے لئے) باغات (و محلات) ہیں۔ (کھانے کے لئے) انگور ہیں (دل بہلانے کے لئے) ہم عمر نو جوان بیویاں ہیں اور (پینے کے لئے پاکیزہ شراب کے) خوب بھرے چھلکتے جام ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ٣٥ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ٣٦
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ
خِطَابًا ٣٧ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا
مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ٣٨ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ
شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ٣٩ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ٤٠

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ٢ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ٣
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ٥ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ٦
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ٧ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ٩
يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ١٠ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
نَّخِرَةً ١١ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ١٢ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ١٣
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ١٤ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ١٥ اِذْ نَادٰىهُ
رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ١٦ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ١٧
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ١٨ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ١٩

وقف لازم

وقف لازم وقف لازم

وقف لازم وقف لازم

یہاں یہ کبھی کوئی جھوٹی اور بے ہودہ بات نہ سنیں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ کے پروردگار، شہنشاہ کائنات انتہائی مہربان (ذات) انہیں (ان کے دنیاوی) اعمال کے مطابق خوب اجرو انعام سے نوازیں گے۔ ان سے کسی کو بات کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔ اس (قیامت کے) دن جبریلؑ اور تمام فرشتے صفیں باندھے (اُن کے سامنے مؤدب) کھڑے ہوں گے۔ ان کے سامنے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا سوائے اس کے جس کو وہ بات کرنے کی اجازت دیں اور وہ بات بھی صحیح کرے۔ یہ قیامت کا دن تو حق اور سچ ہے۔ اب جس کا دل چاہے، اپنے پروردگار کے پاس واپس جانے کی تیاری کرے۔

قیامت کا منکر اسے نہ ماننے پر آخر پچتائے گا بہرحال ہم نے تمہیں جلد ہی آنے والی سزا سے آگاہ کر دیا ہے۔ اُس روز ہر شخص اپنے (آخرت کے لئے) بھیجے ہوئے اعمال دیکھ لے گا اور (حق کا) منکر (اپنا انجام سامنے دیکھ کر بار بار) آرزو کرے گا: اے کاش! مَیں مٹی ہو (کر دوزخ کی آگ سے بچ) جاتا۔

باب: ۷۹ (مکی) — النازعات — آیات: ۴۶، رکوع: ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آخرت کا محاسبہ حق سچ (نافرمانوں کی) سختی سے جان نکالنے والے، (فرمانبرداروں کی) نرمی و آسانی سے روح قبض کرنے والے، (اللہ کے احکام کی تعمیل میں) اڑنے، دوڑنے والے، (اطاعت الٰہی میں) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے نیز (پروردگار کے حکم کے مطابق کائنات کے) تمام امور انجام دینے والے فرشتے (اس حقیقت کے) گواہ ہیں (کہ تم لوگ مرنے کے بعد ایک روز ضرور محاسبے کے لئے دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے)۔

آخرت کے منکر ذلیل وخوار اُس روز زلزلے کا (ایک ہی) جھٹکا (پہلے دنیا والوں کو) ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد دوسرا جھٹکا لگے گا (تو سب زندہ ہو جائیں گے) اس روز (خوف کے مارے) بہت سے دل دھڑک رہے ہوں گے (ذلت کے مارے) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (لیکن آج بطور شبہ و اعتراض) کہہ رہے ہیں: کیا جب ہم (مرکر) صرف ہڈیاں رہ جائیں گے، تو کیا ہم پھر واقعی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ یہ (بھی) کہتے ہیں: یہ دوبارہ زندگی تو بڑے گھاٹے کا سودا ہوگی! حالانکہ وہ (صرف) ایک ہی زور کی آواز ہوگی اور یہ فوراً ہی کھلے (حشر کے) میدان میں آ موجود ہوں گے۔

آخرت کے منکر فرعون کا برا انجام (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ نے موسیٰؑ کا واقعہ سنا ہے؟ جب (کوہ طور پر) طویٰ کی مقدس وادی میں بلا کر ان کے پروردگار نے انہیں فرمایا تھا: ''آپ فرعون کے پاس جائیں کیونکہ وہ انتہائی سرکش ہو چکا ہے اور اُسے کہیں کہ اگر تو اپنی اصلاح چاہتا ہے تو میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری رہنمائی کروں تاکہ تو (بُرے انجام سے) بچ جائے۔''

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ
اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ
اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ
هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ
مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿٣﴾

چنانچہ (موسیٰ نے اُسے سمجھایا اور بطور ثبوت و دلیل لاٹھی کا سانپ بنا جیسی) بڑی نشانی اُسے دکھائی، لیکن اس نے (سب کچھ) جھٹلا دیا اور نافرمانی پر اتر آیا، بلکہ (موسیٰ کے خلاف) الٹی الٹی چالیں چلنے لگا اور (جگہ جگہ) اعلانات کے ذریعے لوگوں کو اکٹھا کر کے کہنے لگا: ''میں ہی تمہارا حاکم مطلق ہوں۔'' آخر اللہ نے اسے (دریائے نیل میں غرق کر کے) دنیا و آخرت کی سزا میں پکڑ لیا۔ یقیناً اس واقعہ میں (بُرے انجام سے) ڈرنے والوں کے لئے بڑا سبق ہے۔

آخرت کے منکروں کے لئے عقلی دلائل (آخرت کو جھٹلانے والو!) یہ تو بتاؤ کہ تمہیں (دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کو جسے (ہم نے) پیدا فرما لیا؟ اس کی چھت کو اونچا کر کے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ پھر اُس میں سے رات کو نکال کر (تاریکی میں) ڈبو دیا اور اُس سے (دن کی) روشنی کو ظاہر فرما دیا۔ پھر اس کے بعد زمین کو (بچھونے کی طرح) بچھا دیا، جس سے پانی اور سبزہ نکالے جا رہے ہیں۔ نیز (زمین پر) پہاڑوں کو جما رکھا ہے۔ (یہ سب انتظام) تمہاری اور تمہارے چوپایوں کی خدمت و سہولت کے لئے ہے۔

قیامت کے روز دنیاوی اعمال کی جزا و سزا یقینی یاد رکھو! جب وہ (قیامت کا) سب سے بڑا ہنگامہ بپا ہوگا تو ہر انسان اس روز (دنیا میں) اپنے کئے دھرے کو یاد کرے گا اور دوزخ نکال کر سامنے رکھ دی جائے گی کہ جو چاہے دیکھے۔ چنانچہ جو شخص (دنیا میں حق سے) سرکشی کرتا رہا اور دنیاوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتا رہا تو اس کا لازمی ٹھکانہ یہی دوزخ ہے۔ لیکن جو شخص اپنے پروردگار کے محاسبے سے ڈر کر اپنے آپ کو (بُری) خواہشات سے روکتا رہا تو یقیناً جنت اُس کی دائمی قیام گاہ ہے۔

قیامت آنے کی تاریخ و سال کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں (اے پیغمبرؐ!) یہ لوگ آپؐ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ (بھلا) آپ (انہیں) اس کے بارے میں کیا بتا سکتے ہیں؟ اس کا یقینی علم تو صرف آپ کے پروردگار ہی کو ہے۔ آپ تو محض ان (لوگوں) کو اس سے خبردار کر سکتے ہیں جنہیں (اس روز اللہ کے محاسبے کا) ڈر ہے، ورنہ تو یہ جب اُسے دیکھیں گے تو انہیں (اپنی دنیا کی زندگی) ایسے معلوم ہوگی جیسے انہوں نے ایک صبح یا ایک شام ہی (وہاں) گزاری ہے۔

باب: ۸۰ (مکی) | عبس | آیات ۴۲، رکوع ۲

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

طالبان حق کی عزت و قدر افزائی ضروری (مکہ کے سرداروں کی مجلس میں بیٹھے پیغمبرؐ نے) اندھے (صحابی عبداللہ بن مکتومؓ) کے آنے پر ماتھے پر بل ڈال کر (اس سے) منہ پھیر لیا لیکن (اے پیغمبرؐ!) آپ کو کیا معلوم کہ آپؐ کی باتوں سے شاید اس کی اصلاح ہو جاتی

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَأَنْتَ لَهُ
تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾
وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ
شَآءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِيْ
سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَآ أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ
شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ
يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا
يَقْضِ مَآ أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا
الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾
وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً
وَّأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَ
بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ع ٥

یا وہ آپؐ کی نصیحت (بھری باتیں) سنتا اور وہ نصیحت اُسے فائیدہ دیتی مگر (اس کے برعکس) آپ اُس شخص کی طرف جسے (اللہ کے دین کی) پروا ہی نہیں پوری توجہ دے رہے ہیں حالانکہ اگر وہ اپنی اصلاح نہ بھی کرے، تو آپ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ عجیب بات ہے کہ جو شخص (اللہ سے) ڈر کر خود آپ کے پاس دوڑا آتا ہے آپ اس سے بے رخی کرتے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہیے۔

منکرین قرآن دنیا و آخرت میں مقہور و مردود یہ قرآن تو (ہر انسان کے لئے) ایک یاد دہانی ہے، اب جو چاہے اس پر عمل کرے۔ (ویسے بھی یہ لوح محفوظ کے) قابل احترام، پاکیزہ اور بلند اوراق میں درج ہے، جو انتہائی معزز اور (ہمارے) فرمانبردار کاتب (فرشتوں) کی تحویل میں ہے۔ مگر مارا جائے (بے ایمان) انسان، کیسا نافرمان ہے! (اسے معلوم نہیں کہ ہم نے) اُسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ (منی کے گندے) قطرے سے پیدا فرمایا ہے، پھر اس کی تقدیر (History Sheet) مقرر (و مرتب) فرمائی۔ پھر اس کے لئے (ماں کے پیٹ سے باہر نکلنے اور دنیا میں زندگی گزارنے کا) راستہ آسان کیا ہے۔ پھر اُسے موت دے کر قبر میں رکھتے ہیں پھر جب چاہیں گے اسے دوبارہ زندہ کر لیں گے (ان سب احسانات کے باوجودہ) یہ حقیقت ہے کہ وہ ہمارے احکام بجا نہیں لا رہا، حالانکہ وہ اپنی خوراک ہی کو دیکھ لے (کہ کس طرح پہلے) ہم خوب پانی برساتے ہیں، پھر (غلہ، اناج اگانے کے لئے) زمین کو پھاڑتے ہیں، پھر اس میں طرح طرح کے اناج، انگور، سبزیاں، زیتون، کھجوریں، گھنے باغات ہر طرح کے پھل اور چارے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے استعمال کے لئے پیدا فرماتے ہیں۔ مگر جب کانوں کو بہرا کر دینے والا (قیامت کا) ہنگامہ بپا ہوگا تو اس دن انسان اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے (دُور) بھاگے گا (کہ ان کی وجہ سے میری شامت نہ آ جائے) اس روز ہر شخص (اپنی نجات کی فکر میں) ایسا پریشان ہوگا کہ اپنے سوا اُسے کسی (دوسرے) کا ہوش ہی نہ ہوگا۔ (مگر اللہ کے فرمانبردار بندوں کے) چہرے اس روز خوشی سے چمکتے دمکتے، ہنستے کھل کھلاتے اور خوش باش ہوں گے جبکہ (اکثر) چہروں پر گرد پڑی اور سیاہی چھارہی ہوگی (کیونکہ) یہ لوگ (دنیا میں) بے ایمان اور بد کردار تھے۔

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ ﴿٧﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ
إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ
سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا
السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ
لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾
مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ
بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ
ع إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ﴿٨٢﴾ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ

باب: ۸۱ (مکی) التکویر آیات: ۲۹، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

مناظر قیامت جب سورج لپیٹ (کر اُس کی روشنی کو ختم کر) دیا جائے گا، جب (پیاری، قیمتی) دس ماہ کی (حاملہ) اونٹنیوں کو کوئی نہ پوچھے گا۔ جب وحشی جانور (خوف زدہ کر کے) اکٹھے کر دیئے جائیں گے، جب سمندر آگ (دھواں ہو کر خشک) ہو جائیں گے۔ جب روحیں (جسموں کے ساتھ) ملا (کر دوبارہ زندہ کر) دی جائیں گی، جب زندہ دفن کی گئی لڑکی کو (زندہ کر کے) پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی تھی، جب اعمال نامے کھول (کر ہاتھوں میں) دیئے جائیں گے، جب آسمان (کا خیمہ) ادھیڑ دیا جائے گا، جب دوزخ (کی آگ) تیز کر دی جائے گی اور جب جنت (فرمانبرداروں کے) قریب کر دی جائے گی، تو اس وقت ہر شخص کو سمجھ آ جائے گی کہ وہ (دنیا سے) کیا (کما کر) لایا ہے۔

قرآن اللہ کا کلام اس پر مَیں (دن کو) چھپ چھپ کر (اور رات کو) ظاہر ہو کر چلنے والے ستاروں، ختم ہونے والی رات اور چمکنے والی صبح کو (اس حقیقت پر) بطور (دلیل و) گواہ پیش کرتا ہوں کہ یہ قرآن واقعی (ہمارے) معزز فرشتے (جبریلؑ) کے ذریعے (ہمارا بھیجا ہوا) کلام ہے۔ (جبریلؑ جن کے ذریعے یہ کلام پہنچا ہے) عرش والے (اللہ) کے انتہائی معتبر (نمائندے) ہیں، بڑے طاقتور ہیں، جن کی (آسمانوں پر ہر) بات مانی جاتی ہے، ویسے بھی بہت دیانتدار ہیں۔ (لوگو!) یاد رکھو، یہ تمہارے ساتھی (محمدؐ، جن کے پاس ہم نے قرآن بھیجا ہے) پاگل نہیں ہیں۔ انہوں نے جبریلؑ کو بالکل واضح طور پر (آسمان کے مشرقی) کنارے پر (اصلی صورت میں) دیکھا ہے اور یہ (تمہیں اللہ کی طرف سے آنے والی) غیب کی باتیں بتانے میں بخل سے کام نہیں لے رہے۔

قرآن ساری دنیا کے لوگوں کے لئے نصیحت یہ قرآن ہرگز کسی شیطان مردود کا کلام نہیں، چنانچہ (اسے چھوڑ کر) تم کہاں بہکے پھر رہے ہو؟ یہ تو ساری دنیا والوں کے لئے نصیحت (اور آخرت کی یاد دہانی) ہے۔ اس لئے تم میں سے جو چاہے (اس کی روشنی میں جنت جانے والے) سیدھے راستے پر چلتا رہے، مگر تم (عاجزی و فرمانبرداری سے) اللہ شہنشاہ کائنات کی رضا حاصل کئے بغیر (سیدھے راستے پر) نہیں چل سکتے۔

باب: ۸۲ (مکی) انفطار آیات: ۱۹، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت کی ظاہری علامات جب (فرشتوں کے زمین پر اترنے کے لئے) آسمان پھٹ جائے گا، جب ستارے گر کر بکھر جائیں گے، جب سمندر

فُجِّرَتْ (٣) وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ (٤) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
اَخَّرَتْ (٥) يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (٦) الَّذِيْ
خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ (٧) فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (٨)
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ (٩) وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ (١٠) كِرَامًا
كَاتِبِيْنَ (١١) يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (١٢) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (١٣) وَ
اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ (١٤) يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ (١٥) وَمَا هُمْ عَنْهَا
بِغَآئِبِيْنَ (١٦) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ (١٧) ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ
الدِّيْنِ (١٨) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (١٩) ع

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (١) الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ (٢)
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (٣) اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ (٤) لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ (٥) يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٦)
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ (٧) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ (٨)
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (٩) وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (١٠) الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ
بِيَوْمِ الدِّيْنِ (١١) وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ (١٢) اِذَا
تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (١٣) كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ

بالکل خشک ہو جائیں گے اور جب (مردوں کو زندہ کر کے) قبروں کو کھول دیا جائے گا۔ اس وقت ہر شخص کو اپنا اگلا پچھلا (کیا، کرایا) سب یاد آ جائے گا۔

انسان کو قیامت کے لئے تیار رہنا چاہیے (ایسے دن کی تیاری کے لئے) اے انسان! کس بات نے تمہیں اپنے مہربان پروردگار کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے، حالانکہ انہوں نے تمہیں پیدا فرمایا۔ اپنی مرضی کی (اچھی) شکل وصورت میں ڈھال کر تمہیں صحیح اور صحت مند انسان بنایا۔ لیکن (عجیب بات ہے کہ) اس کے باوجود تم جزاوسزا کو جھٹلا رہے ہو، حالانکہ تم پر (ہماری طرف سے) قابل احترام رپورٹر (تمہاری رپورٹ) لکھنے کے لئے مقرر ہیں۔ (تم جو کچھ بھی کرتے ہو، وہ اُسے جانتے (اور لکھتے جا رہے) ہیں۔ (اس رپورٹ کی بنیاد پر ہمارے) فرمانبردار لوگ (جنت میں) عیش و آرام سے ہوں گے جبکہ بدکردار لوگ جزاوسزا کے روز دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے اور وہ کبھی اس سے بچ اور بھاگ نہیں سکیں گے۔ (مگر (اے پیغمبرؑ!) آپ کو کیا پتہ کہ جزاوسزا کا دن کیسا ہے؟ واقعی جزاوسزا کے دن کی (سختی و) حقیقت کا آپ کو کوئی علم نہیں۔ (مختصر یہ کہ) اس روز کوئی شخص کسی (مجرم) شخص کے کام نہ آسکے گا کیونکہ اس روز سب حکم و فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہوگا۔

باب: ۸۳ (مکی) مطففین (ڈنڈی مار لوگ) آیات: ۳۶، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

ڈنڈی مار لوگوں کا آخرت میں بُرا انجام ماپ تول میں کمی کرنے والوں کی (عنقریب) شامت آنے والی ہے کہ یہ لوگ جب لوگوں سے (کسی چیز کا) ماپ (تول) لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں، مگر جب انہیں کوئی چیز ماپ کر تول کر دیتے ہیں، تو انہیں کم دیتے ہیں۔ کیا ان (بے ایمان) لوگوں کو اس بات کا خیال (وخوف) نہیں کہ جب (قیامت کے) سخت دن یہ دوبارہ زندہ ہوں گے (تو ان کا کیا بنے گا؟) اُس روز سب لوگ (اپنے اپنے اعمال کے فیصلے تک) شہنشاہ کائنات کے حضور کھڑے رہیں گے۔ سن رکھو، ان نافرمان لوگوں کے اعمال نامے دائمی سزا کے دفتر میں (محفوظ کئے جا رہے) ہیں۔ مگر (اے مخاطب!) تمہیں کیا معلوم کہ دائمی سزا کا دفتر کیا ہے؟ (وہ ساتوں زمینوں سے نیچے بدکرداروں کے اعمال کا) تحریری ریکارڈ آفس (Office) ہے (اس ریکارڈ کی روشنی میں) قیامت کے روز (حق کو) جھٹلانے والوں (خصوصاً ان لوگوں کی) جو اس دن کی جزاوسزا کو جھٹلا رہے ہیں شامت آنے والی ہے۔ دراصل اس (جزاوسزا کے دن) کو ہر وہ شخص جھٹلا رہا ہے جو انتہائی بدکردار ہے اور جسے اپنے اوپر کوئی پابندی گوارا نہیں (کیونکہ) جب اُسے ہمارے احکام سنائے جاتے ہیں تو کہتا ہے (میں انہیں نہیں مانتا) یہ تو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ سن لو! (یہ اس کے منہ کی بکواس ہے) بلکہ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَ
مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ
مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ
تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع ٣٦ ٨

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ٨٤ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً ٢٥

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ
مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

ایسے لوگوں کے دلوں پر ان کی بدکرداریوں کا زنگ چڑھ چکا ہے۔ سن لو! واقعی ایسے لوگ ہی قیامت کے دن اپنے پروردگار (کے دیدار اور نظر رحمت) سے محروم رکھے جائیں گے جنہیں بعد میں لازماً دوزخ (کی بھڑکتی ہوئی آگ) میں پھینک کر بتایا جائے گا کہ یہی ہے وہ (دوزخ) جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے۔

نیک کردار لوگ آخرت میں دائمی عیش و آرام میں (ان کے برعکس (ہمارے) فرمانبردار لوگوں کے اعمالنامے بلند مرتبہ لوگوں کے دفتر میں (محفوظ) ہیں، مگر (اے مخاطب!) آپ کو کیا معلوم کہ بلند مرتبہ لوگوں کا دفتر کیا ہے؟ (وہ ساتویں آسمان کے اوپر نیک کردار لوگوں کے اعمال کا) تحریری ریکارڈ (Office) ہے۔ جو مقرب فرشتوں کی تحویل و نگرانی میں ہے۔ (اس ریکارڈ کی روشنی میں ہمارے) فرمانبردار بندے (جنت میں) عیش و آرام سے تختوں پر بیٹھے (چاروں طرف کے مناظر) دیکھیں گے (اے مخاطب) آپ (ہمیشہ) ان کے چہروں پر عیش و آرام کی خوشی و مسرت نمایاں پائیں گے۔ (وہاں) انہیں کستوری کی مہر لگی ہوئی پاکیزہ (لذیذ) شراب پلائی جائے گی جس میں (جنت کا اعلیٰ ترین) شربت تسنیم جسے (اللہ کے) خاص بندے ہی پئیں گے mix ہوگا۔ چنانچہ (عیش و مزے کی) یہ چیزیں حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھنے والوں کو (اللہ کی اطاعت و بندگی میں ایک دوسرے سے) آگے بڑھنا چاہیے۔

بدکرداروں کی بدکرداری (لیکن آج دنیا میں) بدکردار لوگ مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ جب ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے کو (ان کے بارے میں) آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں، پھر جب اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں تو (ان کا مذاق اڑانے اور ان پر پھبتیاں کسنے کے) مزے لیتے ہوئے لوٹتے ہیں اور جب انہیں (کہیں) دیکھ لیتے ہیں تو (بے ساختہ) بول اٹھتے ہیں: ''یہی ہیں وہ گمراہ لوگ!'' حالانکہ انہیں مسلمانوں کا نگران (Checker) مقرر نہیں کیا گیا (کہ ان کی غلطیاں، خامیاں نوٹ کرتے پھریں)۔ لیکن (قیامت کے) دن مسلمان (جنت میں) تختوں پر بیٹھے ان بے ایمانوں کا (دوزخ میں برا حال) دیکھ کر (ان الفاظ میں) مذاق اڑائیں گے، کیوں جی! بے ایمانوں کو ان کی کرتوتوں کا بدلہ مل گیا (یا نہیں)؟

باب: ۸۴ (مکی) | انشقاق | آیات: ۲۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

موت کے بعد اللہ کے سامنے حاضری لازمی جس وقت اپنے پروردگار کے حکم سے (فرشتوں کے اترنے کے لئے) آسمان پھٹ جائے گا۔ واقعی اُسے ایسا ہی کرنا چاہیے اور جب زمین اپنے آقا کے حکم سے (لوگوں کے محاسبہ کے لئے کھڑے ہونے کے لئے) پھیل کر اپنے اندر چھپی ہوئی ہر چیز نکال کر خالی ہو جائیگی یقیناً اُسے ایسا ہی کرنا چاہیے (تو سمجھ لیں کہ قیامت آگئی)۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ
اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ
اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿١٣﴾
اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿١٥﴾ مع ١٧
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿١٨﴾
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ۩﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ﴿٢٢﴾ السجدة ١٣
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۖ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع ١ ٢٥ ٩

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اثْنَتَانِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا
قُعُوْدٌ ۙ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿٧﴾ وَمَا
نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿٨﴾ الَّذِىْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿٩﴾

اے انسان! تم سخت محنت کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی طرف جا رہے ہو۔ آخر (ایک روز) اُن کے سامنے پیش ہو جاؤ گے۔ (اس روز) جس شخص کو اس کا اعمال نامہ دائیں، ہاتھ میں ملے گا تو یقیناً اس کا محاسبہ بہت آسان ہوگا اور وہ بہت ہی خوش ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئے گا، لیکن جس شخص کو اس کا اعمالنامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے (دائیں ہاتھ میں) دیا جائے گا تو وہ ہائے موت (ہائے موت) پکارتے پکارتے (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ میں جا داخل ہوگا کیونکہ وہ (دنیا میں آخرت سے بےفکر ہو کر) اپنے گھر والوں میں بہت ہی خوش رہا کرتا تھا، اس نے سمجھا ہوا تھا کہ وہ کبھی (اپنے پروردگار کے پاس) واپس نہیں جائے گا حالانکہ (اُسے ضرور واپس آنا تھا) کیونکہ وہ تو ہر وقت اپنے پروردگار کی نظر میں تھا۔

منکرین قیامت لازماً دوبارہ زندہ ہو کر سزا بھگتیں گے چنانچہ مَیں (شام کو آسمان پر پھیلنے والی) سرخی، رات اور اُس کی تاریکی میں آنے والی چیزوں نیز آہستہ آہستہ مکمل ہونے والے چاند کو (بطور دلیل و) گواہ پیش کرتا ہوں کہ (ان کی طرح) تم بھی (قیامت تک) ایک حالت کے بعد دوسری حالت سے گزرتے چلے جاؤ گے۔ مگر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ (ہماری باتیں) مان ہی نہیں رہے خصوصاً جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ ہی نہیں کرتے بلکہ بے ایمان الٹا (اسے) جھٹلا رہے ہیں۔ بہرحال (حق کے خلاف) ان کے دلوں میں جو (دشمنی و حسد) بھرا ہوا ہے، اللہ اُسے خوب جانتے ہیں۔ اس لئے انہیں (قیامت کو ملنے والی) دردناک سزا سے پہلے ہی آگاہ کر دیں۔ ان کے برعکس جو لوگ ہماری باتیں مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں (انہیں بتا دیں کہ آخرت میں) ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر (وانعام تیار) ہے۔

باب: ۸۵ (مکی) | بروج | آیات: ۲۲، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

دنیا میں ظلم و زیادتی کرنے والوں کو دائمی سزا کی دھمکی یہ برجوں (روشنیوں) والا آسمان، وہ وعدے والا (قیامت کا) دن، (قیامت کو) حاضر ہونے والا (ہر شخص) اور (قیامت کا) پورا ماحول (سب) گواہ ہیں کہ (مسلمانوں کو جلانے کے لئے) گڑھے کھودنے (کھدوانے) والوں کو عبرتناک سزا مل کر رہے گی کیونکہ انہوں نے (ان گڑھوں میں) بہت سا ایندھن ڈال کر بڑی تیز آگ (جلائی تھی)، پھر اس کے پاس بیٹھے خود جو کچھ وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ (ان مسلمانوں کو زندہ جلا کر) ان سے انتقام لینے کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ (مسلمان) قادر مطلق، سب خوبیوں کے مالک اللہ (کی باتوں) کو مان کر (ان پر) ڈٹے ہوئے تھے۔ (کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے) کہ اللہ ہی آسمانوں و زمین کے شہنشاہ اور وہ (ہر شخص کی) ہر حرکت کو دیکھ رہے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَ
يُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ
لِمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾
ع ٢٢ / ١٠ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (٣٦) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾
إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾
خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾
إِنَّهُ عَلٰى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَّ
لَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾
إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾
ع ١٧ / ١ وَّاَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

یاد رکھو، جو لوگ بھی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر ظلم وستم کر رہے ہیں، پھر (ظلم کرنے کے بعد) توبہ تائب بھی نہیں ہو رہے، انہیں دوزخ میں (طرح طرح کی) سزائیں ملیں گی۔ آگ میں جلنے کی سزا انہیں خاص طور پر دی جائے گی۔

مصائب برداشت کرنے پر مسلمانوں کو بہترین انجام کی خوش خبری ان کے برعکس جو لوگ (اللہ کی باتیں) مان کر اچھے اچھے کام کر رہے ہیں، ان کے لئے (جنت میں) ایسے باغات (تیار) ہیں جہاں (دودھ، شہد، شیریں پانی اور پاکیزہ شراب کی) نہریں جاری ہیں۔ (اصل میں) یہی تو انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ یاد رکھو، اللہ کی (سزا و ناراضگی کی) پکڑ بڑی سخت ہے۔ ابتدا میں بھی وہی (انسانوں کو) پیدا فرماتے ہیں اور (قیامت کو بھی) وہی دوبارہ پیدا فرمائیں گے (نیک لوگوںکو) تو وہ بہت ہی معاف کرنے والے اور (ان سے) بے حد محبت فرمانے والے ہیں۔ (وہی کائنات کے تاج و) تخت کے مالک ہیں، بڑی (عزت و) شان والے ہیں، جو چاہتے ہیں، کرگزرتے ہیں۔ (انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں)۔

قرآن...... کتاب عالی شان (اے پیغمبرؐ!) کیا آپؐ کے پاس (نافرمانی کرنے پر) فرعون اور ثمود کے لشکروں کی (تباہی کی) خبریں نہیں پہنچیں؟ اس کے باوجود بے ایمان یہ (قرآن کو) جھٹلا رہے ہیں، حالانکہ اللہ انہیں (تباہ کرنے کے لئے) ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں جبکہ یہ قرآن (جسے جھٹلا رہے ہیں) بڑی ہی عالی شان (کتاب) ہے جو (آسمان پر) لوح محفوظ میں (لکھی ہوئی) موجود ہے (وہاں سے حالات کے مطابق نقل کر کے فرشتے کے ذریعے بھیجی جا رہی ہے)۔

باب: ۸۶ (مکی) | طارق | آیات: ۱۷، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

فرشتوں کی تحریری رپورٹ پر آخرت میں نافرمانوں کو سخت سزا آسمان اور (اس پر) رات کو ظاہر ہونے والا (مسافر)......... مگر آپ کو نہیں معلوم کہ وہ رات کو (آسمان پر) ظاہر ہونے والا (مسافر) کیا چیز ہے؟ وہ (بے حد) چمکتا ہوا ستارہ ہے......... (آسمان اور یہ روشن ستارہ دونوں اس حقیقت کے) گواہ (اور دلیل) ہیں کہ ہر شخص پر (ہماری طرف سے اس کی رپورٹ لکھنے والے) محافظ ونگران مقرر ہیں۔ اس لئے انسان کو (آخرت کی تیاری کے لئے اپنی اکڑ پھکڑ چھوڑ کر اس حقیقت پر) غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ (اگر نہیں معلوم تو ہم بتاتے ہیں کہ) اُسے (باپ کی) پیٹھ (اور ماں کے) سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے اچھل کر نکلنے والے پانی (منی) سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ یاد رکھے کہ وہ ذات جس نے اُسے پہلے پیدا فرمایا ہے، (قیامت کے روز) اُسے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اس روز (اس کے سارے) راز، بھید کھول دیئے جائیں گے، مگر اس وقت اس کے پاس (اپنے بچاؤ کے لئے) نہ کوئی اپنی طاقت ہوگی اور نہ کوئی اُسے (بیرونی) مددگار ملے گا۔ یہ (بار بار) بارش برسانے والا آسمان، اور (بار بار نباتات اگانے کے لئے) پھٹنے والی زمین (اس حقیقت کے) گواہ (اور دلیل) ہیں کہ یہ قرآن (جو کچھ بیان کر رہا ہے) کوئی ہنسی مذاق نہیں، یہ فیصلہ کن باتیں ہیں، لیکن (بے ایمان) لوگ (انہیں ماننے کی بجائے انہیں ناکام کرنے کے لئے) خفیہ چالیں چل رہے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی (ان کے توڑ کے لئے) خفیہ چال چل رہا ہوں اس لئے (اے پیغمبرؐ! آپ گھبرائیں نہیں، نہ ہی جلد عذاب کے لئے دُعا کریں بلکہ) ان بے ایمانوں کو کچھ مہلت دیں......... بالکل تھوڑی سی مہلت (پھر مَیں جانوں اور یہ جانیں)۔

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِیْ
قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِیْ يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩ ع ١ ١٩ ١٢

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ھِیَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧
وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠
لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ

باب: ۸۷ (مکی) اعلیٰ آیات: ۱۹، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کی عظمت وقدرت (اے پیغمبرؐ!) آپ اپنے بزرگ و برتر پروردگار کی عظمت و بڑائی بیان کرتے رہیں کیونکہ انہی نے (سب چیزوں کو) ٹھیک ٹھاک پیدا فرمایا اور وہی (سب کی) تقدیر (History sheet) مقرر ومرتب فرما (کر انہیں ان کے) حسب حال چلا رہے ہیں۔ وہی (زمین سے) سبزہ نکال کر، آخر اُسے (خشک کر کے) سیاہ کوڑا کرکٹ کر ڈالتے ہیں۔

قرآن یاد کرنے کے متعلق آپؐ کو ضروری ہدایت (اے پیغمبرؐ!) قرآن نازل ہونے کے وقت جلدی پڑھنے کی بجائے) آپ اسے خاموشی سے سنا دیں ہم تمہیں ایسا پڑھائیں (یاد کرائیں) گے کہ آپ (اسے) کبھی نہ بھولیں گے۔ ہاں اللہ (خود ضرورت کے تحت) کوئی آیت چاہیں گے (تو بھلا دیں گے) کیونکہ وہی (آپ کا) آواز سے پڑھنا اور خفیہ پڑھنا جانتے ہیں۔ بہر حال ہم آپ کے لئے (اس معاملے میں) ہر طرح سے آسانی فرمائیں گے۔

قرآن کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی مگر (اس کے ذریعے) جہاں تک (لوگوں کو) سمجھانا مفید ہو آپ (انہیں) سمجھاتے رہیں۔ (اللہ کی سزا سے) ڈرنے والا شخص تو ضرور سمجھ جائے گا، لیکن بد بخت شخص (حقیقت کو سمجھنے سے) دُور ہی (بھاگتا) رہے گا جو (آخر دوزخ کی) سخت ترین آگ میں جا گرے گا۔ وہاں اُسے نہ موت ہی آئے گی (کہ ختم ہو جائے) اور نہ ہی وہ (چین سکون سے) زندہ رہ سکے گا۔ ہاں، وہ شخص ضرور کامیاب ہو جائے گا جو (کفر وشرک سے) پاک ہو کر اپنے پروردگار کو یاد کرتا اور (باقاعدگی سے) نماز پڑھتا رہے گا۔ مگر تم تو دنیا کو (آخرت پر) ترجیح دے رہے ہو، حالانکہ آخرت (کی زندگی) بہترین اور دائمی ہے۔ یہی باتیں (اس سے) پہلے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی کتابوں میں بیان ہوئی تھیں۔

باب: ۸۸ (مکی) غاشیہ (قیامت) آیات: ۲۶، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

خود ساختہ طریقوں سے محنت کرنے والے آخرت میں ذلیل وخوار (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کو (لوگوں پر) چھا جانے والی دہشت (قیامت) کی خبر ملی ہے؟ (سنو!) اُس دن بہت سے چہرے (خوف و ذلت کے مارے) جھکے ہوئے ہوں گے۔ حالانکہ وہ (دنیا میں) محنت کرتے کرتے تھک کر چور ہو چکے ہوں گے (لیکن پھر بھی) وہ بھڑکتی (شعلے مارتی) ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ (پیاس لگنے پر) انہیں گرم کھولتے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔ خشک کانٹے دار (زہریلی) جھاڑی کے سوا انہیں کھانے کو کچھ نہ ملے گا جس سے نہ (انہیں بدن کے لئے) غذائیت حاصل ہوگی اور نہ ہی (اس سے اُن کی) بھوک مٹے گی۔

قرآن وسنت کے مطابق محنت کرنے والے آخرت میں کامیاب کئی (لوگوں کے) چہرے اس روز اپنی (دنیاوی) محنت وکوشش کے صلے میں (جنت کے) بلند و بالا باغ (باغیچوں) میں (بیٹھے) انتہائی خوش ہوں گے۔ وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے۔ (ان کے) چاروں طرف چشمے رواں ہوں گے۔ (بیٹھ کر نظارہ کرنے کے لئے) جگہ جگہ تخت

مَرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ
مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ
كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم
بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ
الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

ع ۱

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلٰثُونَ آيَةً

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾
هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾
إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ
الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ
طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ
سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا
ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا
إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا
بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾

پڑے ہوں گے۔ (شراب و پانی پینے کے لئے اُن کے قریب ہی) ساغرو جام قرینے سے رکھے ہوں گے۔ (آرام کے لئے) ہرطرف قطاروں میں گاؤ تکیئے لگے اورمخمل کے (عمدہ) فرش بچھے ہوں گے۔

آخرت کی جزاوسزا کے عقلی دلائل کیا (آخرت کی جزاوسزا کے منکر اپنے پاس) اونٹوں کو نہیں دیکھ رہے کہ کیسے بنائے گئے ہیں؟ (اپنے اوپر) آسمان کو نہیں دیکھ رہے کیسے اٹھایا گیا ہے؟ (اپنے گرد) پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کیسے (زمیں میں) گاڑھے گئے ہیں؟ اور (اپنے نیچے) زمین کو نہیں دیکھتے کیسے (بچھونے کی طرح) بچھائی گئی ہے؟ (اگر نہیں مانتے تو) پھر بھی آپ انہیں سمجھاتے رہیں کیونکہ آپ انہیں سمجھانے پر مامور ہیں لیکن زبردستی آپ ان سے (حق کو) منوانے کے ذمہ دار نہیں۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ جو شخص حق سے منہ پھیر کر اس کا انکار کرے گا تو اللہ اُسے بڑی (سخت) سزا دیں گے کیونکہ ان لوگوں نے (مرکر) ہمارے پاس ہی واپس آنا ہے، پھر ہم ہی ان کا حساب چکائیں گے۔

باب: ۸۹ (مکی) الفجر آیات: ۳۰، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت قائم ہونے کے عقلی دلائل ہر (طلوع ہونے والی) صبح، (ہر ماہ کی ابتدائی، درمیانی اور آخری) دس دس (چاند کی) راتیں (ہر چاند ماہ کے) تیس یا انتیس دن اور ہر گزرنے والی رات (جزاوسزا کے لئے قیامت قائم ہونے کے واضح) دلائل ہیں۔ اگر سمجھیں تو عقل مند شخص کے لئے یہ (قیامت آنے کے) مکمل ثبوت ہیں۔

تاریخی ثبوت (اے پیغمبر!) کیا آپ کو علم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے (قیامت کو جھٹلانے پر) ارم کی (طاقتور اور) قد آور (اولاد) عاد کا کیا حشر کیا؟ اُن جیسا (طاقتور) تو دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اسی طرح ثمود قوم کو بھی (تباہ کر ڈالا) جنہوں نے (اپنی حفاظت کے لئے) پہاڑ کھود کھود کر گھر بنائے تھے۔ اسی طرح بڑے لاؤ لشکر والے فرعون کو بھی (چلتا کیا)۔ دراصل ان (سب) لوگوں نے (اپنے اپنے) علاقوں میں (حق کے خلاف) بڑا سر اٹھایا اور وہاں بہت ہی زیادہ اودھم مچایا تھا۔ چنانچہ آپؐ کے پروردگار نے ان پر (اپنی) سزا کا کوڑا برسایا۔ یاد رکھو، آپ کے پروردگار تو (ہر وقت نافرمانوں کی) گھات میں ہیں۔

انسان نہ خالق کا فرمانبردار نہ مخلوق کا خیرخواہ لیکن انسان کا عجیب حال ہے کہ جب اس کے پروردگار اُسے عزت و انعام دے کر آزماتے ہیں تو (عاجزی و شکرگزاری کی بجائے بڑے فخر و تکبر سے) کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے بڑی عزت دے رکھی ہے، لیکن جب اُسے (دوسری طرح) آزمانے کے لئے اُس کا رزق تنگ کرتے ہیں تو (صبر کرنے کی بجائے مایوس ہو کر شکایتاً) کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے (بڑا) ذلیل کیا ہے۔ حالانکہ ایسا ہر گز نہیں ہے، بلکہ (تمہاری اپنی زیادتی ہے کہ مالدار ہوتے ہوئے) تم یتیموں کا خیال نہیں کرتے، (غریبوں) مسکینوں کو (خود کھلانا تو درکنار) دوسروں کو بھی (انہیں) کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ
إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾
وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ
عَذَابَهٗٓ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾ ع ١٤

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

لَآ أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ
وَّمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَنْ
لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُوْلُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ وقف لازم
أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا
وَّشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ
أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ
مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ
كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

بلکہ (تمہارے اندر) مال کی محبت ایسی کوٹ کوٹ کر بھری ہے کہ (بیواؤں یتیموں کو محروم کر کے) ورثے کا سارا مال (خود) سمیٹ کھاتے ہو۔ لیکن یاد رکھو (ہمیشہ) ایسا نہیں کر سکو گے۔

دنیا میں من مانی کرنے والا آدمی آخرت میں پچھتائے گا جب زمین (ٹیلوں، پہاڑوں کو) توڑ پھوڑ کر بالکل ہموار کر دی جائے گی تو (اے پیغمبرؐ!) آپؐ کے پروردگار (جزا و سزا کے فیصلے کے لئے) تشریف لے آئیں گے، فرشتے صفیں باندھے (حاضر) ہوں گے اور دوزخ اس روز لا کر (سامنے) رکھ دی جائے گی تو اس وقت انسان (حقیقت کو) سمجھ جائے گا، مگر (اس وقت) سمجھنے کا (اُسے) کیا فائدہ؟ وہ (بار بار حسرت سے) کہے گا: کاش، مَیں نے اپنی اس زندگی کے لئے پہلے سے کوئی سامان کیا ہوتا! چنانچہ اس روز (اللہ نافرمانوں کو) ایسی سزا دیں گے کہ ان جیسی کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ اس طرح (پکڑیں) جکڑیں گے کہ ان کی طرح کوئی (پکڑ) جکڑ نہیں سکتا۔

دنیا میں اللہ کی مرضی پر چلنے والا انسان آخرت میں ہمیشہ خوش و خرم (اس کے برعکس نیک کردار انسان سے کہا جائے گا) اے (اللہ کی رضا پر) راضی شخص اپنے پروردگار کے پاس چلو، تم ان سے خوش ہو، وہ تم سے خوش ہیں (وہاں پہنچنے پر ارشاد ہوگا) کہ جاؤ میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

باب: ۹۰ (مکی) — البلد (مکہ شہر) — آیات: ۲۰، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

انسان اپنی آخرت بنانے کی محنت کے لئے پیدا ہوا ہے (اے پیغمبرؐ!) مَیں اس شہر (مکہ) اور اسی شہر کو جسے آپؐ (کسی روز کچھ وقت کے لئے پابندیوں سے) آزاد کرنے والے ہیں نیز ہر باپ اور اسکی اولاد کو (بطور) گواہ و دلیل پیش کرتا ہوں کہ ہم نے دراصل انسان کو (دنیا میں اپنی عبادت کی) محنت، مشقت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔

انسان آخرت کے لئے محنت نہیں کر رہا لیکن وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ کسی کے تابع نہیں۔ اسی لئے وہ (بڑے فخر سے) بتاتا ہے کہ مَیں نے ڈھیروں مال (اپنی من مرضی سے) اڑا دیا (مجھے کسی نے پوچھا تک نہیں)۔ شاید اس کا خیال ہے کہ اُسے کسی نے دیکھا نہیں؟ کیا (وہ یہ نہیں سوچتا کہ) ہم نے اُسے (دیکھنے کے لئے) دو آنکھیں، (بولنے کے لئے) ایک زبان اور دو ہونٹ دے رکھے ہیں؟ پھر (نیکی اور بدی کے) دونوں راستے بھی اُسے دکھا دیئے ہیں۔ مگر (ہمارے ان احسانات کے باوجود) وہ (دین و اخلاق کی) مشکل چڑھائی نہیں چڑھ رہا۔

آخرت کے لئے محنت کرنے والے لوگ انتہائی خوش قسمت لیکن (اے مخاطب!) تمہیں کیا معلوم کہ مشکل چڑھائی کیا ہے؟ یہ (مشکل چڑھائی) کسی کو غلامی سے آزاد کرانا، اپنے بھوکے رشتے دار یتیم کو یا کسی محتاج مسکین کو کھانا کھلانا اور ان لوگوں کے ساتھ شامل رہنا جو (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے (مشکلات و مصائب میں) ایک دوسرے کو صبر کی تلقین اور (اللہ کی مخلوق پر) مہربانی و شفقت کی تاکید کرتے ہیں۔

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ع ۱۵ بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ
ع ۱۶ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰٓى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ
وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾

یہ لوگ (قیامت کے دن) بڑے ہی خوش قسمت ہیں۔

آخرت کے لئے محنت نہ کرنے والے بدقسمت دوزخ کا ایندھن ان کے برعکس جو لوگ ہماری باتیں نہیں مان رہے وہ (انتہائی) بدقسمت ہیں جنہیں (دوزخ کی) آگ میں ڈال کر (ہر طرف سے) بند کر دیا جائے گا۔

باب: ۹۱ (مکی) الشّمس (سورج) آیات: ۱۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آخرت میں کامیابی و ناکامی انسان کی اپنی ذمہ داری سورج اور اس کی حرارت، مکمل چاند جو (سورج) چھپنے کے) بعد نکلتا ہے، دن جو (پوری آب و تاب کے ساتھ) چمکتا ہے، رات جب پوری طرح چھا جاتی ہے، آسمان اور اس کی ساخت، زمین اور اس کا پھیلاؤ، انسان اور اس کی صحت و جسامت اور اُسے نافرمانی اور فرمانبرداری کی سمجھ عطا فرمانا (سب اس حقیقت کے) دلائل و ثبوت ہیں کہ جو شخص (دنیا میں کفر و شرک سے) اپنی اصلاح کرے گا وہ یقیناً (آخرت میں) کامیاب ہو جائے گا اور جو شخص اپنے آپ کو (کفر و شرک کی گندگی کے نیچے) دبائے رکھے گا وہ لازماً (آخرت میں) ناکام و نامراد ہوگا۔

انسان کی ناکامی کی تاریخی مثال (اس حقیقت کو) قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلا دیا تھا۔ جب اسی قوم کا بدبخت ترین شخص (قدار بن سالف بطور معجزہ ظاہر ہونے والی اونٹنی کو ہلاک کرنے کے لئے) اُٹھا تو (اس وقت کے) اللہ کے پیغمبر (صالحؑ) نے انہیں سمجھایا (خبردار!) اللہ کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور (نہ ہی) اسے اپنی باری پر پانی پینے سے (روکنا، ورنہ اللہ کا عذاب آ جائے گا)۔'' مگر انہوں نے (پیغمبر کی بات کو) جھٹلاتے ہوئی اونٹنی کی پچھلی ٹانگیں کاٹ دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے پروردگار نے انہیں ان کے اس جرم کی وجہ سے پیس کر رکھدیا۔ اس طرح ان (ظالموں) کا (صفحہ ہستی سے) صفایا کر دیا........ یاد رکھو، اللہ کبھی (کسی کو) سزا دے کر ڈرتے (گھبراتے) نہیں۔

باب: ۹۲ (مکی) اللیل (رات) آیات: ۲۱، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اچھے اعمال کا اچھا نتیجہ، برے اعمال کا بُرا نتیجہ ظاہر ہو کر رہے گا پوری طرح چھا جانے والی رات، پوری طرح روشن ہونے والا دن اور (ہمارے) پیدا کئے ہوئے نر اور مادہ (اس حقیقت کے واضح ثبوت اور) دلائل ہیں کہ (ان کے آپس کے اختلاف کی طرح) تمہاری (اپنی اپنی) کوشش (و اعمال بھی) مختلف ہیں (لہذ ان کی جزا و سزا بھی مختلف ہے)۔ چنانچہ جو شخص (اسلام کی) اچھی باتوں پر عمل کرتے ہوئے (اپنا مال اللہ کے راستے میں) خرچ کرتا ہے اور (اللہ اور ان کے رسول کی نافرمانی سے) بچتا ہے تو ہم ضرور اس کے لئے (اسلام کے سلامتی والے) آسان راستے پر چلنا آسان فرمائیں گے۔ لیکن جو شخص (اسلام کی) اچھی باتوں کو جھٹلاتے ہوئے اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے میں) کنجوسی کرتا ہے اور (آخرت کی) پروا نہیں کرتا تو ہم اس کے لئے (کفر و شرک کے) مشکل راستے پر چلنا آسان کر دیں گے۔ پھر جب وہ (اس راستے پر چلتے چلتے دوزخ کے گہرے گڑھے میں) گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

دنیا و آخرت کی کامیابی اللہ کے اختیار میں...... جو ان کے فرمانبرداروں کو ملتی ہے بہر حال سیدھے (جنت کی طرف جانے والے) راستے کی رہنمائی کرنا بھی ہمارا ہی کام ہے۔

وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾
لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَ سَيُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾
وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع ۱ ۷

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

وَ الضُّحٰى ﴿۱﴾ وَ الَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿۶﴾ وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَ
وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَ اَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۸

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ هِيَ ثَمٰنِيْ اٰيٰتٍ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِيْۤ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ
اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ۱ ۹

اور دنیا و آخرت کے بھی ہم ہی مالک ہیں (اگر یہ چاہتے ہو تو ہمیشہ ہم سے رابطہ رکھو) چنانچہ (دنیا میں نافرمانی کرنے پر) میں تمہیں (دوزخ کی) شعلے مارتی ہوئی آگ سے خبردار کر رہا ہوں۔ اس میں (ہماری باتوں کو) جھٹلانے والا اور (ان سے) منہ پھیرنے والا بدبخت ہی داخل ہوگا۔ مگر وہ شخص جو (ہماری) نافرمانی سے بچتا ہے وہ اُس آگ سے بچالیا جائے گا کیونکہ وہ اپنا مال اپنی اصلاح کے لئے (غریبوں، یتیموں کو) دیتا ہے حالانکہ اس پر کسی کا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ چکانے کے لئے (مال) دے رہا ہو۔ وہ صرف اپنے بزرگ و برتر پروردگار کو خوش کرنے کے لئے (ایسا کرتا ہے)۔ چنانچہ اُسے بھی (آخرت میں) ضرور خوش کیا جائے گا۔

باب: ۹۳ (مکی) الضحیٰ آیات: ۱۱، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

چند روز وحی نہ آنے پر مشرکین کے پروپیگنڈے کا جواب (اے پیغمبرؐ! آپؐ مخالفین کے پروپیگنڈے سے پریشان نہ ہوں) دن کی روشنی اور پرسکون رات (اس حقیقت کے) گواہ (اور دلیل) ہیں کہ آپؐ کے پروردگار نے نہ تو آپ کو چھوڑا اور نہ ہی وہ آپ سے ناراض ہوا بلکہ آپ کے بعد کے حالات (آپ کے) پہلے حالات سے (روز بروز) بہتر ہو رہے ہیں۔ آئندہ بھی آپ کے پروردگار آپ کو اتنے (انعام و اکرام) سے نوازیں گے کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

آپؐ پر اللہ کے احسانات اور انعامات کیا انہوں نے آپ کو یتیم پاکر آپ کو (دادا اور چچا کے ہاں پناہ اور) ٹھکانا نہیں دیا؟ کیا انہوں نے آپ کو (کتاب و ایمان سے) غافل پاکر (ان کے ذریعے) آپؐ کی رہنمائی نہیں فرمائی؟ نیز انہوں نے آپ کو فقیر و محتاج پاکر (خدیجہؓ سے شادی کے ذریعے) مالدار کر دیا۔

احسان و نعمت پر اللہ کا شکر لازمی اس لئے آپ بھی یتیم پر سختی نہ کریں اور نہ ہی کسی سائل کو جھڑکیں بلکہ (بطور شکر) اپنے پروردگار کے احسانات و انعامات کو (لوگوں کے سامنے) بیان کرتے رہیں۔

باب: ۹۴ (مکی) الم نشرح آیات: ۸، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپؐ پر اللہ کے احسانات (اے پیغمبرؐ!) کیا ہم نے آپ کے کام (فریضہ رسالت کو آسانی سے ادا کرنے) کے لئے آپ کا سینہ نہیں کھول رکھا؟ بلکہ ہم نے تو آپ کا وہ (ذہنی) بوجھ بھی اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (کہ بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح کیسے ہو؟) نیز ہم نے آپ (کی حوصلہ افزائی) کے لئے (کلمہ، اذان اور مکمل اسلام کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں) آپ کا نام بلند کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ (مشکلات سے نہ گھبرائیں) کیونکہ (آپ کی) ہر مشکل کے ساتھ لازماً آسانی ہے، اطمینان رکھیں (کہ آپؐ کے لئے) ہر مشکل کے ساتھ (اور بعد میں) آسانی ہی آسانی ہے۔

اللہ کے احسانات کا تقاضا چنانچہ آپ جب بھی (دعوت و جہاد سے) فارغ ہوں تو خوب دل لگا کر اپنے پروردگار کے ذکر (تلاوت، دُعا، استغفار، قیام، رکوع، سجود) میں مصروف ہو جائیں۔

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِي اٰيَاتٍ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ ﴿٢﴾
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ ﴿٥﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ ﴿٧﴾
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا
صَلّٰى ۭ ﴿١٠﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۭ ﴿١٢﴾
اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۭ ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۭ ﴿١٤﴾
كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
خَاطِئَةٍ ۚ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۭ
لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿١٩﴾

باب: ۹۵ (مکی) — التین — آیات: ۸، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

جنت، دوزخ کا دارومدار انسان کے ایمان وعمل پر انجیر، زیتون، (وادیٔ) سینا کا پہاڑ طور اور یہ پر امن شہر (مکہ اس حقیقت کے) گواہ (وثبوت) ہیں کہ ہم نے انسان کو بہترین (شکل وصورت دے کر بہترین) مقصد (حصول جنت) کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ لیکن (یہ مقصد پورا نہ کرنے کی وجہ سے) ہم اِسے بدترین انجام (دوزخ) سے دو چار کریں گے مگر جو لوگ (ہمارے احکام) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں انہیں ہم (جنت میں) کبھی نہ ختم ہونے والے اجر (وانعام سے) نوازیں گے۔

آخرت کی جزاوسزا یقینی اب (اے انسان! تم خود ہی بتاؤ کہ) ان دلائل کے بعد کون سی چیز تمہیں (آخرت کی) جزاوسزا کو جھٹلانے پر مجبور کر رہی ہے (جب تم ایک عام حاکم سے انصاف کی توقع رکھتے ہو تو) کیا اللہ سب حاکموں سے بڑے حاکم نہیں ہیں؟

باب: ۹۶ (مکی) — العلق — آیات: ۱۹، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کا بھیجا ہوا علم انسان کی ہدایت ونجات کی بنیاد (اے پیغمبرؐ!) اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیں جنہوں نے (ساری کائنات کو) پیدا فرمایا۔ وہی انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرماتے ہیں۔ (اس لئے آپ ہمیشہ انہی کے نام سے) پڑھا کریں کیونکہ آپ کے پروردگار تو انتہائی مہربان ہیں (جو ان پڑھوں کو بھی پڑھاتے ہیں)۔ وہی (انسان کو) قلم کے ذریعے علم سکھاتے ہیں (تاکہ محفوظ رہے اور نسلوں تک چلتا رہے)۔ وہ تو انسان کو وہ کچھ سکھاتے ہیں، جو وہ نہیں جانتا (سمجھتا)۔ مگر اس کے باوجود انسان اپنے آپ کو مالدار پاکر سرکش (و نافرمان) ہو جاتا ہے حالانکہ (اے پیغمبرؐ!) اس نے آپؐ کے پروردگار کے پاس واپس آنا ہے۔

اللہ کے علم پر عمل کرنے سے روکنے والا قابل سزا (اے مخاطب!) کیا تم نے اُس (بدبخت) شخص (ابوجہل) کو دیکھا ہے جو (ہمارے) بندے (محمدؐ) کو نماز پڑھنے سے روک رہا ہے؟ ذرا سوچو تو سہی اگر وہ (نماز پڑھنے والا) ہدایت پر ہو یا (لوگوں کو اللہ کی) فرمانبرداری کی تلقین کر رہا ہو (تو کیا اُسے اس سے روکنا چاہیے)؟ اچھا (یہ بھی) دیکھو کہ اگر یہ (نماز سے روکنے والا، حق سے) منہ پھیر کر (حق کو) جھٹلا رہا ہے تو کیا اُسے معلوم نہیں کہ اللہ (اُس کی یہ حرکتیں) دیکھ رہے ہیں؟ یقیناً اگر یہ (اپنی ان حرکتوں سے) باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی (کے بالوں) سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ (ایسے بے ایمان شخص کی) پیشانی جو انتہائی جھوٹا اور بدکردار ہے۔ چنانچہ یہ (بے شک اپنی مدد اور ہمارے مقابلے کے لئے) اپنے یار دوستوں کو بلائے۔ ہم بھی (اپنی دوزخ کی) پولیس کو بلاتے ہیں۔

انسان کے لئے ہر حال میں اللہ کے علم پر عمل کرنا لازمی آپ ہرگز اس (بے ایمان) کی بات نہ مانیں، بلکہ (زیادہ سے زیادہ) سجدے کرکے (ہمارے) قریب ہو جائیں۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥ ع ٢٢
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝٨ ع ٢٣

باب: ۹۷ (مکی) القدر (عزت وعظمت والی رات) آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

فضائلِ شب قدر

نزول قرآن یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اس قرآن کو (انسانوں کی رہنمائی کے لئے رمضان المبارک کی) عزت وعظمت والی رات (آسمان سے) اتارنا شروع کیا۔

ذکر وعبادت کا اجر وثواب، بے حساب لیکن (اے پیغمبر!) آپ کو کیا معلوم کہ عزت وعظمت والی رات کیسی (خیر وبرکت والی) ہے؟ (سنو! ذکر وعبادت کے اجر وثواب کے لحاظ سے) عزت وعظمت والی رات ۸۳ سال ۴ ماہ سے (بھی) بڑھ کر ہے۔

فرشتوں کا نزول اور قسمتوں کے فیصلے (ویسے بھی) اس رات (ہر انسان کے اگلے سال کے متعلق) ہر (ضروری) معاملے کا فیصلہ لے کر (آسمانوں سے) بے شمار فرشتے خصوصاً جبریل اپنے پروردگار کے حکم سے (زمین پر) اترتے ہیں۔

پوری رات، خیر وبرکت یہ (ساری رات) خیر وبھلائی (کی رات) ہے۔ یہ (خیر وبرکت اس میں) صبح ہونے تک (موجود) رہتی ہے۔

باب: ۹۸ (مدنی) البینہ (واضح دلیل) آیات: ۸، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپ کی بعثت کے بعد اسلام کے علاوہ ہر مذہب اور ہر نظام باطل واقعی بے ایمان یہودی، عیسائی اور (دنیا بھر کے) مشرکین (کفر وشرک چھوڑ کر اُس وقت تک) ایمان لانے کے لئے تیار نہ تھے جب تک ان کے پاس کوئی واضح دلیل (اس صورت میں) نہ آجاتی کہ اللہ کا پیغمبر (آکر انہیں اللہ کی) مقدس کتاب میں سے صحیح وصاف احکام پڑھ پڑھ کر سناتا، حالانکہ یہودی، عیسائی (اس سے پہلے بھی) اپنے پاس ایسی ہی واضح دلیل آجانے کے بعد (۷۲) فرقوں میں بٹ چکے تھے اور (اس میں بھی) انہیں یہی حکم تھا کہ اطاعت وبندگی کو خالص اللہ کا حق سمجھتے ہوئے یکسو ہو کر انہی کی اطاعت وبندگی کریں، خاص طور پر نماز کی پابندی اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں۔ یہی (اللہ کا) صحیح اور سچا دین ہے۔

قیامت تک سب انسانوں کی ہدایت ونجات صرف آپ کی پیروی میں چنانچہ اب (محمدؐ کے دنیا میں آجانے پر) جو یہودی، عیسائی اور مشرک (آپؐ کے لائے ہوئے سچے دین کا) انکار کر رہے ہیں۔ وہ بدترین لوگ ہیں، جو ہمیشہ دوزخ کی آگ میں (جلتے) رہیں گے۔ مگر جو لوگ (آپؐ کے ذریعے آنے والی ہدایت کو) مان کر نیک اعمال کر رہے ہیں وہ (اللہ کی) بہترین مخلوق ہیں۔ جنہیں (اس کے) بدلے میں ان کے پروردگار کے ہاں دائمی باغات عطا ہوں گے جن کے نیچے (دودھ، شہد، شیریں پانی اور لذیذ شراب کی) نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ وہاں ہمیشہ (عیش ومزے سے) رہیں گے۔ (سنو!) یہ (اجر وانعامات آخرت میں) اس شخص کو ملیں گے جو (دنیا میں) اپنے پروردگار (کی نافرمانی کے برے انجام) سے ڈر (کر نیک کام کر) رہا ہے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيٰتٍ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ
رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ
ع ۱ ۲۴ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً
وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾
ع ۱۱ ۲۵ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً
اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾ يَوْمَ
يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

باب: ۹۹ (مدنی) الزلزال (قیامت کا زلزلہ) آیات: ۸، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت کے دن زمین کی حالت (وہ دن بہت جلد آ رہا ہے) جب زمین (قیامت کے) زلزلے سے ہلا دی جائے گی اور وہ اپنے (اندر کے) سب بوجھ (چیزیں) باہر نکال پھینکے گی تو انسان (حیران ہو کر) پوچھے گا کہ اِسے کیا ہو رہا ہے؟ (یہی نہیں) بلکہ وہ اُس روز اپنے پروردگار کے حکم سے (اپنے اوپر گزرے ہوئے) سب حالات و واقعات بیان کرے گی۔

لوگوں کی اللہ کے سامنے پیشی اس روز لوگ اکیلے اکیلے (اللہ کے حضور) پیش ہوں گے کہ انہیں (دنیا میں) ان کے کئے ہوئے اعمال دکھائے جائیں۔ چنانچہ جس شخص نے (دنیا میں) ذرّہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اُسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا اور جس شخص نے وہاں تھوڑی سی بھی بُرائی و شرارت کی ہوگی وہ (بھی) اُسے نظر آ جائے گی۔

باب: ۱۰۰ (مکی) العادیات (جنگی گھوڑے) آیات: ۱۱، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

انسان دنیا میں پروردگار کا نافرمان و ناشکر گزار وہ (جنگی) گھوڑے جو (اپنے مالک کا تھوڑا سا چارہ، دانہ کھا کر) دوڑتے، ہانپتے (ٹاپوں سے) چنگاریاں نکالتے اور گردوغبار اڑاتے ہوئے (اس کے) دشمن کی فوج میں گھس کر صبح سویرے (اس پر) حملہ کر دیتے ہیں (اس حقیقت کے) گواہ ہیں کہ انسان اپنے پروردگار کا (سب کچھ کھا کر) انتہائی ناشکر گزار ہے۔ حالانکہ وہ (اپنے) اس طرزِ عمل پر خود گواہ ہے کہ (مالک حقیقی کی فرمانبرداری کی بجائے) وہ مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہے۔

انسان کو نافرمانی و ناشکری کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا لیکن کیا اُسے معلوم نہیں کہ جب انہیں قبروں سے نکال کر (ان کے) سب دلی (نیتیں) ارادے ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ یاد رکھو، اس روز ان کے پروردگار ان کی خوب خبر لیں گے۔

باب: ۱۰۱ (مکی) القارعہ (قیامت کا عظیم حادثہ) آیات: ۱۱، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قیامت کے دن لوگوں کا حال (قیامت کا) عظیم حادثہ! وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ (اے مخاطب!) تمہیں کیا معلوم کہ وہ عظیم حادثہ کیسا (سخت) ہے؟ اس روز لوگ (قبروں سے نکل کر) بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح (انتہائی پریشان) ہوں گے اور پہاڑ (زمین سے اکھڑ کر) دھنکی ہوئی رنگین روئی کی طرح (فضا میں) اڑتے پھریں گے۔

لوگوں کا انجام چنانچہ (اس روز) جس شخص (کے نیک اعمال) کا وزن (اس کے بُرے اعمال سے) بڑھ جائے گا وہ اپنی من مرضی سے (جنت میں) عیش کرے گا

رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١ ع ۲۶

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمٰنِ اٰيَاتٍ
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨ ع ۲۷

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣ ع ۲۸

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَ
مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩ ع ۲۹

لیکن جس شخص (کے نیک اعمال) کا وزن (برے اعمال سے) کم رہ جائے گا تو اس کا قیام ہاویہ (میں) ہوگا۔ (اے مخاطب!) تمہیں کیا معلوم کہ وہ (ہاویہ) کیا (بلا) ہے؟ وہ بھڑکتی (شعلے مارتی) ہوئی آگ ہے۔

باب:۱۰۲ (مکی) التکاثر (زیادہ مال اور لمبی زندگی کا لالچ) آیات: ۸، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

نیک اعمال کی بجائے مال کا لالچ انسان کو لے ڈوبے گا (لوگو! ایمان و اعمال کے ذریعے آخرت کی تیاری کی بجائے) تم زیادہ (مال اور لمبی زندگی کا) لالچ کرتے کرتے آخر قبرستان پہنچ جاتے ہو۔ لیکن جلدی تمہیں (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا! دوبارہ سن لو جلد ہی تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا!! مگر کاش! کہ تمہیں واقعی اس کا علم ہو جاتا کہ تم نے جہنم دیکھنا ہی دیکھنا ہے (تو تم کبھی ایسی غلطی نہ کرتے)۔

دنیا میں ملنے والی ہر نعمت کی آخرت میں جواب طلبی بہر حال تمہیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ تم یقیناً (اپنی دنیاوی حرص کی وجہ سے) اس (جہنم) کو (اپنی) آنکھوں سے دیکھو گے، پھر تم سے اس وقت (دنیا میں عطا ہونے والی) ہر ہر نعمت کی جواب طلبی کی جائے گی۔

باب:۱۰۳ (مکی) العصر (گزرتا ہوا وقت) آیات: ۳، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

قرآن وسنت پر عمل اور اسکی دعوت دینے کی پابندی نہ کرنے والوں کی آخرت برباد یہ گزرتا ہوا وقت (اس حقیقت کا گواہ اور زندہ) ثبوت ہے کہ (ہماری باتیں) ماننے والے، (ان کی بنیاد پر) نیک اعمال کرنے والے، (انہی) سچی باتوں کی دوسروں کو نصیحت کرنے والے نیز (اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات ومصائب پر اپنے ساتھیوں کو) ثابت قدم رہنے کی تاکید کرنے والے لوگوں کے علاوہ ہر انسان (آخرت کے لحاظ سے) نقصان وخسارے میں (جا رہا) ہے۔

باب:۱۰۴ (مکی) الھمزہ (طعنے دینے والا) آیات: ۹، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

بدکردار سرمایہ داروں کا آخرت میں بُرا انجام (قیامت کے روز) ہر اُس شخص کی خوب گت بنے گی جو لوگوں کو طعنے دیتا اور چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔ جو (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے) مال جمع کر کے اُسے گن گن کر رکھتا ہے (شاید) وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ (حالانکہ) ایسا بالکل نہیں ہے، بلکہ (سب کچھ چھین کر) اُسے حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ لیکن آپ کیا جانیں کہ حطمہ کیا ہے؟ وہ تو اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو (جسموں کو جلا کر) دلوں تک جا پہنچے گی۔ وہ لمبے لمبے ستونوں کے ذریعے انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لے گی۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ
فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ
بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥ ع ٢٠/٥

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢
فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ
وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤ ع ٢١/٤

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧ ع ٢٢/٧

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣ ع ٢٣/٣

باب: ۱۰۵ (مکی) الفیل (اللہ کے دشمن کے ہاتھی) آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے دشمنوں کی تباہی (اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے (یمن کے) ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا (انہوں نے) ان کے (کعبہ گرانے کے) منصوبے کو خاک میں نہیں ملا دیا؟ چنانچہ (انہوں نے) ان پر پرندوں کی فوجیں بھیجیں، جنہوں نے انہیں نوکدار کنکریاں مار مار کر اُن کا بھرکس نکال دیا۔

باب: ۱۰۶ (مکی) القریش (کعبہ کے متولی) آیات: ۴، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کے احسانات کا تقاضہ! اطاعت و بندگی قریش کی آپس میں محبت و پیار (سے مکہ میں رہائش نیز) اُن کی سردیوں اور گرمیوں میں (تجارتی) سفر کی عادت وشوق کا تقاضا ہے کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے مالک ہی کی اطاعت و بندگی کریں جو انہیں (محفوظ تجارت کے ذریعے) فاقہ و بھوک سے (بچا کر) کھانا کھلا رہے ہیں اور (مکہ کے رہائشی ہونے کی وجہ سے) خوف (وبدامنی) سے بچا کر انہیں امن وسکون عطا فرما رہے ہیں۔

باب: ۱۰۷ (مکی) الماعون (گھریلو استعمال کی چیزیں) آیات: ۷، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آخرت کو جھٹلانے والوں کی نمایاں علامات

غریبوں، یتیموں سے بدسلوکی کیا آپ نے وہ شخص دیکھا ہے جو (آخرت کی) جزا وسزا کو جھٹلاتا ہے؟ (آؤ، ہم بتاتے ہیں) کہ یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو (کچھ مانگنے پر) دھکے دیتا ہے اور (غریب) مسکین کو (خود کھلانا تو ایک طرف کسی دوسرے کو بھی اسے) کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

نمازوں میں سستی و دکھاوا نیز ان نمازیوں کی بھی (آخرت میں) شامت آئے گی جنہیں اپنی نمازوں کی پروا ہی نہیں جو (پڑھتے ہیں تو محض) دوسروں کو دکھاتے ہیں۔

بخیل و کنجوس لوگ اسی طرح یہ لوگ عام (گھریلو) استعمال کی چیزیں بھی کسی کو مانگنے سے نہیں دیتے۔

باب: ۱۰۸ (مکی) الکوثر (بے حساب خیر و برکات) آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپ کو تسلی و بشارت (اے پیغمبرؐ! بیٹے کی وفات پر پریشان نہ ہوں) ہم نے (دنیا و آخرت میں) آپ کو بے شمار خیرو برکات عطا فرمائی ہیں۔ اس لئے (ان کے شکرانے میں) آپ (باقاعدگی سے) اپنے پروردگار (کی رضا وخوشنودی) کے لئے نماز ادا کرتے اور (ہر قسم کی) قربانی دیتے رہیں۔

دشمن کی ہلاکت و تباہی کی پیش گوئی (یقیناً آپ کا دشمن ہی (دنیا و آخرت میں) بے نام و نشان رہے گا۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ع ٣٤

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾ ع ٣٥

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿١﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾
فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿٥﴾ ع ٣٦

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۥ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾ ع ٣٧

باب: ١٠٩ (مکی) الکافرون (کفر و اسلام کو گڈمڈ کرنے والے بے ایمان)

آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

کفر و اسلام میں کبھی بھی سمجھوتہ نہیں (اے پیغمبرؐ! کفر و اسلام میں سمجھوتے کی پیش کش کرنے والوں کو صاف صاف) بتائیں کہ اے بے ایمانو! مَیں کبھی بھی ان (معبودوں) کی اطاعت و بندگی نہیں کر سکتا، جن کی تم اطاعت و بندگی کر رہے ہو۔ اور نہ ہی تم (خالص) اس (اللہ) کی اطاعت و بندگی کر سکتے ہو جن کی مَیں اطاعت و بندگی کر رہا ہوں۔ بلکہ (آئندہ بھی) مَیں کبھی ان (جھوٹے معبودوں) کی اطاعت و بندگی نہیں کروں گا جن کی تم اطاعت و بندگی کرتے رہے ہو اور نہ ہی تم کبھی اس (اللہ وحدہ لا شریک) کی اطاعت و بندگی کرو گے، جن کی مَیں (اب تک) اطاعت و بندگی کر رہا ہوں۔ (بہرحال) تمہارے لئے (اپنا) نظام زندگی ہے اور میرے لئے میرا (اپنا الگ) نظام حیات ہے۔

باب: ١١٠ (مدنی) النصر (اللہ کی مدد) آیات: ۳، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

آپؐ کو آخرت کی تیاری کا حکم (اے پیغمبرؐ!) جب اللہ کی مدد سے (مکہ) فتح ہو چکا ہے اور آپؐ لوگوں کو جوق در جوق اسلام قبول کرتے دیکھ رہے ہیں۔ تو آپؐ (اب) اپنے پروردگار کی (زیادہ سے زیادہ) حمد و عظمت بیان کرتے ہوئے اُن سے (اپنی خطاؤں کی) معافی طلب کریں یقیناً وہ بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والے ہیں۔

باب: ١١١ (مکی) اللھب آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

پیغمبرؐ کے دشمن کی ہلاکت وتباہی کی پیش گوئی (ہمارے پیغمبرؐ کو کوسنے والے) ابولہب کے (دونوں) ہاتھ بھی ٹوٹیں گے اور وہ (خود بھی) ہلاک ہوگا۔ اس کا مال اور (اس کی) اولاد اس کے کسی کام نہ آئیں گے۔ (دنیا میں ہلاکت کے بعد) ضرور اپنی بیوی کے ساتھ (دوزخ کی) شعلے مارتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا......... (وہ بیوی) جو (پیغمبر کے خلاف) لگائی بجھائی کرتی پھرتی ہے (موت کے وقت اور آخرت میں) اس کے گلے میں مضبوط بٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

باب: ١١٢ (مکی) الاخلاص (خالص توحید) آیات: ۴، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

اللہ کا تعارف......... بے مثل ذات (اے پیغمبرؐ! اللہ کا تعارف پوچھنے والوں کو) بتائیں کہ وہ اللہ تو ایک ہی ہیں۔ (وہ) اللہ کسی کے محتاج بھی نہیں (بلکہ سب اُن کے محتاج ہیں)۔ نہ ہی وہ کسی کے باپ ہیں اور نہ ہی کسی کے بیٹے، بلکہ اُن جیسا تو کوئی بھی نہیں۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ
ع ٥ ٣٨ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ﴿۴﴾ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
ع ٦ ٣٩ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

باب:۱۱۳ (مدنی) | الفلق | آیات: ۵، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

جسم و جان کی حفاظت کیسے؟ (اے پیغمبرؐ! اپنی حفاظت کے لئے اس طرح) دُعا کیا کریں: ''ساری مخلوق کی برائیوں خصوصاً اندھیری رات کے خطرات، جادوگروں کے ٹوٹکوں سے ہونے والی تکالیف اور حسد کرنے والوں کے حسد سے پہنچنے والے نقصانات سے بچنے کے لئے مَیں (روشن) صبح لانے والے (اللہ) کی حفاظت میں آتا ہوں۔''

باب:۱۱۴ (مدنی) | الناس (پوری دنیا کے لوگ) | آیات: ۶، رکوع: ایک

اللہ کے نام سے شروع ہے، جو بے حد مہربان، بہت ہی زیادہ رحمت فرمانے والے ہیں۔

ایمان کی حفاظت کس طرح؟ (اے پیغمبرؐ! اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اس طرح) دُعا کیا کریں: ''مَیں جنوں اور انسانوں میں سے جو بھی لوگوں کے دلوں میں بار بار، ھٹ ھٹ کر غلط خیالات ڈالتے ہیں (اُن کے) غلط خیالات کے نقصانات سے بچنے کے لئے لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ اور لوگوں کے حقیقی (حاکم و) معبود (اللہ) کی پناہ لیتا ہوں۔''

اخذ و استفادہ

کتاب اللہ کے اس ترجمہ کی تیاری و ترتیب میں درج ذیل تراجم و تفاسیر خاص طور پر زیر مطالعہ رہے ہیں:......

نمبر شمار	نام ترجمہ/تفسیر	مترجم/مفسر/مرتب	شائع کردہ ادارہ
۱	ترجمہ و تفسیر ثنائی	مولانا ثناء اللہ امرتسری	ثنائی اکادمی، لاہور
۲	القرآن الحکیم	حافظ نذیر احمد دھلوی	تاج کمپنی، لاہور
۳	تفسیر ترجمان القرآن	ابو الکلام آزاد	اسلامی اکادمی، لاہور
۴	اشرف الحواشی	محمد عبدہ الفلاح	شیخ محمد اشرف، تاجران کتب، لاہور
۵	تیسیر القرآن	عبدالرحمن کیلانی	مکتبۃ السلام، وسن پورہ، لاہور
۶	تیسیر الرحمن لبیان القرآن	محمد لقمان سلفی	دارالداعی للنشر والتوزیع، الریاض
۷	احسن البیان	صلاح الدین یوسف	دارالسلام، لوئر مال، لاہور
۸	سراج البیان	محمد حنیف ندوی	ملک سراج الدین اینڈ سنز، لاہور
۹	القرآن الکریم	مرزا حیرت دھلوی	اشاعت القرآن والحدیث، پاکستان
۱۰	القرآن الکریم	عبیداللہ عبید	عثمان ظفر پبلشرز، گوجرانوالہ
۱۱	قرآن مجید	فتح محمد جالندھری	تاج کمپنی، لاہور
۱۲	آسان ترجمہ قرآن مجید	حافظ نذر احمد	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی
۱۳	قرآن حکیم	سید شبیر احمد	قرآن آسان تحریک، وحدت روڈ، لاہور
۱۴	قرآن حکیم	کرنل محمد ایوب خان	انجمن اشاعت قرآن، لاہور کینٹ
۱۵	تفہیم القرآن	ابو الاعلیٰ مودودی	ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور
۱۶	بیان القرآن	اشرف علی تھانوی	تاج کمپنی لاہور
۱۷	موضح القرآن	شاہ عبدالقادر	تاج کمپنی لاہور
۱۸	تلخیص و ترجمہ تدبر قرآن	خالد مسعود	فاران فاؤنڈیشن، لاہور
۱۹	تفسیر عثمانی	محمود الحسن	شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ
۲۰	تفسیر ماجدی (دوم)	عبدالماجد دریا آبادی	تاج کمپنی لاہور
۲۱	تفسیر القرآن الکریم (پارہ ۲۹، ۳۰)	عبدالسلام بن محمد	دارالاندلس، چوبرجی، لاہور

اشاریہ

مضامین و موضوعات کتاب اللہ

اللہ تعالیٰ ....شہنشاہِ کائنات کا تعارف

اللہ موجود موجودگی کے دلائل ۴۵، ۸۹۷۔ اللہ کا انکار خلافِ حقیقت ۱۱، اللہ کے بارے میں بحث وتکرار جہالت وحماقت ۶۰۱۔

اللہ عرش پر موجود انتہائی مہربان ذات عرش پر موجود ۵۶۳، ۶۵۷ (۲۸۵، ۳۷۵، ۴۴۹، ۷۴۹، ۹۶۹)

اللہ کا تعارف وتعریف ۷۷، ۹۰۳، ۹۶۹، ۱۰۹۵ تصور و تعارف ۱۹۸۹ اعلان حق اللہ کا شکر و تعریف ۶۸۷، ہمیشہ اور ہر جگہ قابل تعریف ۳۳۷، ہمیشہ اور ہر لحاظ سے سزاوار حمد وثنا ۱۷۷، ۸۴۱، ہر مخلوق اللہ کی تسبیح خواں ۶۶۱ اللہ کے سب نام اچھے اور اللہ کی عظمت و بڑائی ۵۲۹، اللہ کی عظمت ۸۳۹ کائنات سے لاتعلق اور Retire نہیں ۹۵۹۔ اللہ کی باتیں، وعدے اور پیش گوئیاں حق، سچ ۲۹۷۔

اللہ......ایک، اکیلے توحید کے دلائل: نظام کائنات کی تخلیق ۲۳۱، آسمانوں زمین کی موجودگی ۵۸۳، زمین جائے قرار و قیام، نسلیں چلانا ۶۸۹ معبود صرف ۸۰۳، ۸۹۳ اللہ ایک بے نیاز اولاد سے بری و پاک ۵۸۵، ۱۰۹۵ ان کے لئے اولاد قرار دینا جہالت، جھوٹ اور کفر ۳۸۹ انہیں صاحب اولاد سمجھنا، ان کے غضب کو دعوت دینا ۵۶۱۔

اللہ لاشریک ذات اللہ کے لاشریک ہونے کے دلائل ۳۳۔ ۲۳۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۶۸۹، ۸۰۳، مشرکوں کے پاس اپنے شرک کی کوئی دلیل نہیں ۵۸۳، اللہ کے ساتھ کسی کی کوئی شراکت و معاونت نہیں ۷۷۷، اللہ کے علاوہ کسی سے دعائیں، التجائیں کرنا فضول و بیکار ۱۵۴ مخلوق برابر نہیں شریک کیسے؟ ۴۸۵ شرک سے پاک ذات کے شریک کیوں؟ ۳۷۷ شرک کی مذمت ۵۱۵۔ اللہ شرک سے بچنے والوں کے قدر دان ۲۴۳، مشرکوں کا تعاقب کرنے والوں کو اللہ نوازتے ہیں ۲۴۹

اللہ بے مثل ذات اُن جیسا کوئی بھی نہیں ۸۷۱، ۱۰۹۵۔

اللہ ہر چیز کے خالق و مالک آسمانوں و زمین اور تمام چیزوں کی تخلیق، تخلیق کا سلسلہ ہر آن جاری، اونچے اونچے پہاڑ، کشادہ راستے، رات، دن، سورج، چاند ۵۸۵، ۶۸۹ انسان کی تخلیق، مویشی پیدا فرمانا، مظاہر قدرت ۴۸۳، ۸۵۷ ضروریات زندگی ۴۷۳، ۸۵۹ ایک انسان سے بے شمار انسان پیدا کرنا، راحت وسکون کے لئے بیویاں ۷۳۳، فصلیں، باغات، ہر چیز کے جوڑے جوڑے ۷۹۷ کشتیاں، جہاز ۷۹۹ مختلف موسم ۹۵۷۔ آسمانوں و زمین اللہ کی ملکیت ۵۸۳ اللہ سب اختیارات و وسائل کے مالک ۸۷۱۔

اللہ قادر مطلق و حکیم مطلق اللہ کی قدرت و حکمت کی سمجھ اصل علم ۷۸۹ اللہ کی قدرت و حکمت کے عقلی و نقلی دلائل ۷۳۷ اللہ کی قدرت و حکمت کی نشانیاں و دلائل ۷۳۳ لوگوں کے پاس وسائل کی کمی بیشی اللہ کی حکمت ۸۷۷ جنگ بدر میں اللہ کی قدرت کے مناظر ۳۱۔ ۳۲۹ اللہ کی قدرتیں، حکمتیں ۴۷۳، ۴۹۳ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ۴۴۹، ۶۴۳، ۸۵۷ اللہ کے کمالات اور قدرتیں ۴۸۳، ۸۰۱، ۸۲۷، ۹۵۷ اللہ کی قدرت کی زبردست دلیل بارش اور فصلیں ۸۲۹ اللہ کی قدرت کے مختلف انداز ۱۰۱۹ اللہ کے سوا کسی کے پاس (اپنی) کوئی قوت وقدرت نہیں ۸۵۷ اللہ کی قدرت وعظمت ۸۳۹۔ اللہ کے قدرت وکمالات کی کوئی انتہا نہیں ۵۴۲ یحییٰ، مریمؑ اور عیسیٰؑ اللہ کی قدرت کے نمونے ونشان ۵۵۱، ۵۹۵ اللہ کی قدرت: بوڑھے بانجھ جوڑے کو اولاد عطا کرنا ۹۳۹ اللہ کی قدرتوں کو نہ ماننے والے شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ۵۲۱ منکرین حق اللہ کی قدرت سے ناواقف ۶۲۷ اللہ کے قادر مطلق ہونے کے دلائل ۵۹۵، ۵۹۹، ۷۴۷ اللہ کی قدرت وحقیقت کو سمجھنے کے لئے انسان اپنی پیدائش، بے آباد زمین، انسانی زبانوں اور رنگوں کے اختلاف، رات کو سونے، دن کو کاروبار کرنے اور اپنے جسم میں روح پر غور کرے ۵۲۵، ۵۹۹، ۷۳۳ اللہ اپنی قدرت سے اس طرح قیامت لائیں گے جس طرح تم ان کی قدرت سے باتیں کرتے ہو ۹۳۹

اللہ حاکم مطلق، معبود حقیقی اللہ کائنات کے شہنشاہ اور سب اختیارات کے مالک ۸۲۳ اللہ اکیلے پوری کائنات کے حاکم و معبود ۴۸۳، ۶۸۹، ۸۰۳ اللہ کے سوا کائنات کا کوئی حاکم و معبود نہیں ۷۷، ۲۳۳، ۴۸۱ اللہ اکیلے آسمانوں، زمین، دنیا و آخرت کے حاکم و معبود ۸۹۳ اللہ کے حاکم و معبود ہونے کی بڑی دلیل آسمانوں و زمین کی موجودگی ۶۲۷۔ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہیں ۱۰۵ حکومت و اقتدار اللہ کا ۶۴۱ اللہ کے علاوہ سب معبود جھوٹے اور باطل ۷۴۷۔ فرشتے اللہ کی مرضی و احکام کے پابند ۵۵۹ بادل، بارش، بجلی اللہ کے مطیع فرماں ۶۴۱ اللہ کے تکوینی نظام کے واقعات ۵۴۳ اللہ حاکم مطلق، قرآن و سنت ان کا دستور ۱۳ ۷ سب انسانوں کے لئے اللہ کی شریعت کی پابندی لازمی ۷۴۵ اللہ کے احکام کے مقابلے میں انسانی رسم و رواج اور قوانین مردود ۷۵۳ اللہ کے احکام کے مقابلے میں دنیاوی مفادات کی کوئی حقیقت و حیثیت نہیں ۵۰۱

اللہ ہی اصل ہادی و رہنما اصل ہدایت و رہنمائی اللہ کی فرمانبرداری ۷۴۷ اللہ کی طرف سے انبیاؑ کے ذریعے ہر زمانے میں انسانوں کی رہنمائی ۵۸۹ انبیاؑ کے ذریعے اللہ کی بتائی ہوئی راہ کے علاوہ کوئی راہ نجات نہیں ۵۹۵ انسانوں کی رہنمائی کے لئے اللہ کا طریق کار ۸۸۱ رہنمائی کے لئے احکام بھیجنا ۲۳۱ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی ۴۸۳ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے انسان کی رہنمائی ۶۸۹، اللہ کی عطا کردہ رہنمائی و روشنی کی مثال ۶۴۳ مساجد ہدایت و رہنمائی کے مراکز ۶۳۹

اللہ ہی سب کچھ جاننے، سننے والے ہر بات کا علم صرف اللہ کو ۲۴۳، اللہ سے انسان کی کوئی حرکت پوشیدہ نہیں ۳۸۹، ۹۷۹ غیب کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۶۸۹، ۱۰۱۳ غیب کی چابیاں صرف اللہ کے پاس ۴۷ ۷ قیامت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ۳۱۵

اللہ سب کچھ دینے، کرنے والے اللہ کے سوا کوئی کچھ نہیں دے سکتا ۴۹۵ اللہ کے سوا کوئی نفع، نقصان کا مالک نہیں ۸۳۳ اقتدار اللہ کی عطا ۵۴۵ اولاد دینا نہ دینا اللہ کا اختیار ۸۸۱، اللہ کے علاوہ کوئی کارساز و مختار نہیں ۵۴۹

اللہ ہی مشکل کشا، حاجت روا سب کو کھانا پلانا اور سب کی تکالیف و مصائب دور کرنا ۳۵۔۲۳۳،۶۸۹ دلی سکون واطمینان کا ذریعہ ان کا ذکر ۴۵۵ ضروریات زندگی مہیا کرنا ۴۷۳ اللہ کے علاوہ کوئی کارساز نہیں ۵۴۹ اللہ کے سوا کوئی مشکلیں حل نہیں کرسکتا ۵۱۹ اللہ کے سوا کسی کا کوئی سہارا نہیں ۲۳۷

اللہ ہی سب اختیارات کے مالک .... مختار کل اللہ کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت و اوقات نہیں ۵۸۷ ہر بات کا اختیار صرف اللہ کو ۲۴۳، ہر چیز اللہ کے اختیار میں ۴۹۷، ۴۹۹، فتح و شکست اللہ کے اختیار میں ۱۲۷، دنیا و آخرت کی کامیابی اللہ کے اختیار میں.......... جو ان کے فرمانبرداروں کو ملتی ہے ۱۰۸۱، ظالموں کو معافی یا سزا دینا اللہ کا اپنا اختیار ۱۲۱ عزت و غلبہ اللہ کے اختیار میں ۳۸۹ اللہ کے علاوہ کسی کو حلال وحرام کا اختیار نہیں ۲۲۱، ۲۷۷، ۳۸۹، ۵۰۵، ۱۰۱۳ اللہ سب اختیارات و وسائل کے مالک ۷۳۵، ۸۷۱ اللہ کے سوا کسی کے پاس کوئی قدرت و اختیار نہیں ۸۵۷ سب مفادات اللہ کے اختیار میں ۷۰۹، اللہ کے سوا کوئی نفع، نقصان کا مالک نہیں ۸۳۳ اللہ کائنات کے شہنشاہ سب اختیارات کے مالک ۸۲۳ حکومت و اقتدار اللہ کا ۶۴۱ اقتدار اللہ کی عطا ۵۴۵ زندگی و موت پر اللہ کا مکمل کنٹرول ۸۳۵، اللہ کا ارادہ و مشیت سب پر غالب ۵۳۵ اللہ کے سوا کوئی مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا ۵۸۳ انسانوں کو پیدا کرنے اور قیامت لانے کا صرف انہی کو اختیار ۴۹۷ سفارش کے سب اختیارات اللہ ہی کے پاس ۸۳۵ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ کوئی سفارش نہ سفارشی ۲۴۱، ۵۷۵ دنیا وآخرت میں اللہ ہی محافظ ۵۸۷

انسانوں پر اللہ کے احسانات، انعامات اور رحمتیں

اللہ کے احسانات و انعامات انسان کو پیدا فرمانا، قرآن، بیان سکھانا وسائل زندگی مختلف موسم ۹۵۷ بنجر زمین آباد کرنا، دودھ، غذائیں، مشروبات، زندگی و موت، مال و دولت، بیویاں، بیٹے، اعضائے جسمانی، گھر، خیمے، سائے، حفاظت کے لئے لباس، غاریں ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، فصلیں، باغات، دن، رات، سورج، چاند، کشتیاں، جہاز ۳۳۷، ۴۹۷، ۴۹۹، ہوائیں چلانا، بارش برسانا اور اسکے اثرات ۴۸۵، ۷۳۹، ۸۸۳ مویشی برائے خدمت ۸۰۳

اللہ تعالیٰ کے خصوصی احسانات دنیا میں بیت اللہ کا قیام ۴۶۹ روح وجسم کی اصلاح کے لئے احکام ۵۲۵ انسان کا قبول اسلام ۹۳۱

اللہ کی بڑی بڑی نعمتیں (غلامی سے) آزادی، شریعت کی رہنمائی اور رزق، ان کی ناقدری اور نافرمانی پر اللہ کا غضب ۵۷۱

اللہ کی رحمت کے دلائل قرآن بھیجنا، پیغمبرؐ کے ذریعے پیار محبت سے سمجھانا، وسائل زندگی کا انتظام فرمانا ۸۵۹

اللہ کا شکر اور فرمانبرداری پر نعمتوں میں زیادتی، ناقدری و نافرمانی پر سخت عذاب و سزا ۴۶۱ اللہ سے مایوسی انسان کی بڑی غلطی و گمراہی ۶۰۱

حقیقت کو تسلیم کرنے والوں پر اللہ کے احسانات و انعامات داؤدؑ اور سلیمانؑ کو حکومت و اقتدار عطا کرنا، جانوروں کی بولیاں سکھانا، ۶۸۱

اللہ کے احسانات کا تقاضا انہی کی اطاعت و بندگی ۷۸۳، ۱۰۸۳ اللہ کا شکر لازمی ۱۰۸۳، ہر وقت اللہ کی اطاعت و بندگی اور اُن کے ذکر سے چمٹے رہنا ۵۷۹ اللہ سے اخلاص ویکسوئی ۶۰۵ اللہ سے سب سے زیادہ محبت ۴۷، یہ محبت آپؐ کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے ۹۷

اللہ ہی کی اطاعت و بندگی

ترغیب و دعوت انسان کا مقصد زندگی ...... اللہ ہی کی اطاعت و بندگی ۳، ۲۷۹، ۳۹۹، ۴۸۱، ۹۴۳، ۱۰۰۵، دنیا کے سب انسانوں کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی دعوت ۵۹۹، ۶۰۳، اصل ہدایت: اللہ کی فرمانبرداری ۲۴۷، اللہ کی فرمانبرداری نہایت آسان ۸۳۱، دنیا میں سب سے اچھا کام لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی دعوت ۸۶۵، اللہ ان لوگوں سے خوش ہیں جو ہر وقت ان کی راہ میں لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں ۹۲۵، اللہ کی فرمانبرداری سے غفلت انتہائی نقصان دہ ۱۰۰۳، اللہ کے احکام نہ ماننے والے شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ۵۲۱، اللہ کی طرف سے شیطان کی پیروی کرنے والوں سے جہنم بھرنے کا اعلان ۸۲۵

اللہ کی اطاعت و بندگی سے متعلق احکام و ہدایات اللہ کے سوا کسی کی اطاعت و بندگی نہیں ۹، ۱۰۵، ۵۱۳، ہمیشہ اللہ ہی کی اطاعت و بندگی ۴۲۵، انسان کے علاوہ سب مخلوقات اللہ کی اطاعت و بندگی کر رہی ہیں، انسان کو بھی اُن کی اطاعت و بندگی کا حکم ۴۹۱ سب انسانوں کو اللہ ہی کی اطاعت و بندگی کا حکم ۸۵۵، اسلام پر قائم رہتے ہوئے خالص اللہ کی اطاعت و بندگی کا حکم ۸۲۹، کتابیں اور انبیاؑ بھیجنے کا مقصد کہ انسان اللہ کی مرضی کے مطابق دنیا کی زندگی گزارے ۸۵۳، اللہ کی باتیں نہ ماننے والے مجرم ہیں ۳۷۷، ۴۵۷، پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر اللہ کی اطاعت نہ چھوڑنا ۵۳۷، اللہ کو مانو، اللہ کی مانو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ۹۱۷، ۱۰۱۹، اللہ کی نافرمانی سے بچو، ورنہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ۸۲۷، اللہ کی نافرمانی سے بچو، ورنہ سزا سے نہ بچ سکو گے ۹۳۷، اللہ کے احکام و ہدایات پر عمل نہ کرنے والے سزا پائیں گے ۹۷۷

فرشتے .... اللہ کی اطاعت و بندگی کے نمونے و نمائندے

فرشتے کون، کیا کرتے ہیں؟ اللہ (کی نورانی مخلوق اور کارندے، اُن) کے احکام و مرضی کے پابند ۵۵۹، فرشتوں کا آسمانوں پر چوکی پہرہ ۸۰۳، قرآن (فرشتوں کے سردار) جبریل کے ذریعے اللہ کا پیغام ۶۷۷، فرشتوں کی نیک کردار مسلمانوں کے لئے دعائیں ۸۴۳ منکرین کا اعتراض کہ فرشتے ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟ ۶۵۳، کفار و مشرکین کے فرشتوں کے متعلق غلط عقائید و نظریات ۸۱۵، فرشتوں کی تحریری رپورٹ پر آخرت میں نافرمانوں کو سخت سزائیں ۱۰۷۳

دنیا اور دنیا کی تخلیق کی غرض و غایت

عارضی اور فانی دنیا کی زندگی بالکل عارضی اور ناپائیدار ۵۳۹، دنیا کی ہر چیز عارضی و فانی ۹۵۹، دنیا کی زندگی بے ثبات و ناپائیدار ۹۷۳ نبی اور غیر نبی سب کے لئے موت ۸۳۱

دنیا کی زندگی برائے آزمائش و امتحان دنیا آزمائش گاہ ۵۳۱، ۵۸۵، دنیا حق و باطل کی آزمائش گاہ: ہر انسان کی آزمائش لازمی ۷۱۵، دنیا انسان کی امتحان گاہ ۸۱۹، (اس میں) کامیابی کے لئے قرآن ہدایت نامہ ۸۲۱، آسمانوں و زمین کے پیدا کرنے کا مقصد لوگوں کی آزمائش ۷۲۳، دنیا میں انسان کی زندگی برائے آزمائش و امتحان ۱۰۱۷، دنیا میں انسان کی آزمائش کے ذرائع و اسباب ۱۰۰۷، آزمائش میں ناکامی پر قوموں کی تباہی ۷۲۱، آزمائش میں کامیابی کے لئے اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری ۷۲۵

مقصدِ تخلیق اللہ کی اطاعت و بندگی ۴۸۱ دنیا کی زندگی حصول جنت کے لئے ۳۸۱، قرآن و سنت کی روشنی میں آخرت کی تیاری کے لئے ۵۲۹ دنیا میں انسان کا اصل کام: اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کی پیروی ۵۳۹، ۷۷۵ دنیا میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہی آخرت کی تیاری ۵۳۹، انسان دنیا میں اللہ کی باتوں پر عمل کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے ۶۲۹، دنیا کے ہر شخص کو اللہ کی فرمانبرداری کا حکم ۶۹۳، کائنات کی تخلیق کا مقصد........ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ۱۰۰۵، انسان دنیا میں اپنی آخرت بنانے کے لئے پیدا ہوا ہے، یہاں من مانی کرنے والا شخص آخرت میں پچھتائے گا ۱۰۷۹

دنیا میں اسلام بطور نظام زندگی آغار انسانیت ہی سے اسلام اللہ کا دیا ہوا نظام زندگی ۸۷۳، اسلام سب لوگوں کے لئے مستقل نظام زندگی ۷۳۵، اسلام دنیا کے لئے امن و سلامتی کا واحد نظام ۸۲۵، اسلام میں ترکِ دنیا کی گنجائش و اجازت نہیں ۹۷۵

ہدایت و رہنمائی کے لئے انبیاؑ اور کتابیں کتابیں اور انبیا بھیجنے کا مقصد کہ انسان دنیا کی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے ۸۵۳، انبیاؑ کی بتائی ہوئی راہ کے سوا کوئی راہ نجات نہیں ۵۹۵، پیغمبروں کی بعثت کا مقصد دنیا میں عدل و انصاف کا قیام ۹۷۵ قرآن اللہ کا ورلڈ آرڈر ۸۶۹ محمد ﷺ دنیا میں معیار حق ۹۱۳، آپ کا فریضہ...... دنیا میں حق کی نمائندگی ۹۲۱

ہدایت آجانے کے بعد دنیا میں انسانوں کی اقسام فرمانبردار لوگ، کافر و منکر، منافقین ۷،۵

دنیا کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے غور و فکر کی ضرورت دانشور وہ ہے جو زندگی کی حقیقت و مقصد کو سمجھے ۱۳۱ دنیا کی منصوبہ بندی ۷۴۹ دنیا میں نسل انسانی کا آغاز ۱۱ دنیا میں انسانی ہدایت کا سلسلہ ۹۹، دنیا والو! اللہ کی قدرتوں پر غور کرو ۸۰۱، عالم جاہل برابر نہیں ۸۲۷، دنیا میں فتنہ و فساد کی اصل وجہ اللہ کی نافرمانی ۷۳۷ زمین ایک نہیں (اوپر نیچے) سات زمینیں ۱۰۱۳، جھوٹے، سچے کردار اور کردار کی دو عملی ۵۹ نافرمانوں کو فوری سزا نہ ملنا انہیں سنبھلنے کی مہلت ۵۴۱، دنیا میں باطل نظریات کی کوئی گنجائش نہیں ۳۸۱

دنیا کے متعلق حقیقت پسندانہ رویہ دنیا میں سب سے اچھا کام لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی دعوت ۸۶۵ دنیا میں انسان کے لئے صحیح رویہ صبر و شکر ۴۰۱، دنیا میں حق پر ہونے کی علامت صحیح ایمان اور نیک اعمال ۹۷۷، عزت و سرفرازی کا ذریعہ اللہ کے حضور عاجزی اور نمازوں کی پابندی ۵۵۷، محبوب خلائق بننے کا نسخہ.........ایمان اور نیک اعمال ۵۶۳ خوش حالی اور اللہ کے عذاب سے بچاؤ کا ضابطہ ۲۹۳، دنیاوی خوشحالی بھی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری سے مشروط ۴۵۱، دنیا میں دائمی نفع بخش کاروبار قرآن پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل ۷۸۹، دنیا میں اعلانِ حق......اللہ کا شکر و تعریف اور ان کے برگزیدہ بندوں پر سلام ۶۸۷

دنیا کے بارے میں غلط سوچ کی تردید ظاہری شان و شوکت لوگوں کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں ۸۴۳، دنیاوی خوش حالی حق کا معیار نہیں ۶۱، مال و اولاد، کامیابی اور حق کا معیار نہیں ۹۷۷، دنیاوی مال و اسباب حق کا معیار نہیں ۴۵۵، اللہ کے وعدوں اور احکام کے مقابلے میں دنیاوی مفادات کی کوئی حیثیت نہیں ۵۰۱، اس غلط فہمی کی تردید کہ مالدار نافرمان آخرت میں بھی عیش کریں گے ۱۰۲۳

دنیا و آخرت دنیا و آخرت میں اللہ ہی محافظ ۵۸۷، انبیاؑ کو ماننے والوں کی دنیا و آخرت میں مدد ۸۵۱، آخرت کی جزا و سزا کا انحصار دنیاوی اعمال و کردار پر ۷۱۷، دنیا و آخرت میں حصولِ عزت کا ذریعہ پاکیزہ اعمال و کردار ۷۸۵ دنیا و آخرت کی کامیابی معیشت پر نہیں، اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری میں ۷۰۷، دنیا میں اللہ کی مرضی پر چلنے والا انسان آخرت میں ہمیشہ کے لئے خوش ۱۰۷۹ قیامت کے دن ساری انسانیت صرف دو گروہوں: اللہ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں میں تقسیم ۷۳۱، نافرمان قوموں کو مہلت، نہ سنبھلنے پر سزائیں ۶۰۹ دنیا میں اصلاح کا موقع، آخرت میں پچتانے کا کوئی فائدہ نہیں ۸۴۳، منافقوں، مشرکوں کو دنیا و آخرت میں سزا کی دھمکی ۹۲۱، نافرمانوں کا مقدر دنیا و آخرت میں ناکامی ۸۹۱ دنیا پرستوں کا آخرت میں بُرا انجام ۵۴۹، نافرمان قوموں کا آخرت میں برا انجام ۴۶۳، دنیا میں اللہ کی نافرمانی کا نتیجہ آخرت میں دائمی عذاب ۷۸۵

جن وشیاطین

جنوں کی پیدائش انسان (کے باپ آدمؑ) کو مٹی سے جن (کے باپ شیطان ابلیس) کو آگ سے پیدا کیا گیا۹۵۷

جنوں کا مقصد زندگی اللہ کی اطاعت و بندگی ۹۴۳

شیطان کون؟ شیطان اللہ کا نافرمان، انسان کا دشمن ۲۷۳ (آدمؑ کو) سجدہ نہ کرنے پر شیطان لعنتی ۴۷۵

شیطان کا مشن آدمؑ (اور اولاد آدم) سے حسد و دشمنی ۱۳ لوگوں کو اپنی طرح بے حیا اور اللہ کا نافرمان بنانا ۲۷۷ کفار کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا ۳۳۱، انسانوں کو گمراہ کرنا ۸۲۵، انسانوں کے دلوں میں غلط خیالات ڈالنا ۱۰۹۷

شیطان کے ساتھی کون، کیسے لوگ؟ نام ونمود کے لئے مال خرچ کرنے والے شیطان کے ساتھی ۱۵۳، منافقین شیطان کے ساتھی ۹۸۹، اللہ کے احکام اور ان کی قدرتوں کو نہ ماننے والے شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں ۵۲۱، شیطانی خیالات و وسواس کے پیرو کار گمراہ ۶۰۹

مسلمان اور داعی جنات جنوں کا قبول اسلام اور دوسرے جنوں کو اسلام کی دعوت ۹۱۱، ۱۰۳۷

جنوں کے متعلق غلط نظریات کفار و مشرکین کے فرشتوں اور جنوں کے متعلق غلط نظریات ۸۱۵

شیطان کے متعلق حکم و اعلان (شیاطین) جن غیب نہیں جانتے ۷۷۵، شیطان کی پیروی سے بچو ۵۹۹، شیطان کی پیروی کرنے والوں سے جہنم بھرنے کا اعلان ۸۲۵

شیطان کے ساتھیوں کا انجام شیطان کا قیامت کے دن اعتراف حقیقت و خطاب ۴۶۵، شیطان کے پیرو کار جہنم میں ۴۷۷، اللہ سے غافل، شیطان کے ساتھی دوزخ کا ایندھن ۸۸۷

انسان اور انسان کا مقصد تخلیق

انسان کا مرتبہ و مقام انسان اللہ کی تخلیق کا عظیم شاہکار ۶۱۷، انسان کی عزت و تکریم: سجدہ نہ کرنے پر شیطان لعنتی ۱۳، ارضی حقائق کا علم ۱۱، انسانو! اپنا مقام پہچانو ۵۲۱

انسان کی پیدائش نسل انسانی کا آغاز ۱۱، انسان کی پیدائش مٹی سے ۹۵۷، انسان کی ابتدا و ارتقا ۷۴۹، انسانی زندگی کے مراحل ۷۳۹، اپنی پیدائش و تخلیق پر غور کرو ۵۴۹

انسان کا مقصد زندگی اللہ کی اطاعت و بندگی ۳۹۹، ۴۹۱، ۸۵۵، ۸۶۵، ۹۴۳، اسلام پر قائم رہتے ہوئے خالص اللہ کی اطاعت و بندگی ۸۲۹، اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ۷۰۳، ۶۹۳، ۱۰۰۵، اللہ کی شریعت کی پابندی ۷۴۵، دنیا کی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنا ۸۵۳، ہر معاملے اور ہر حالت میں (وقت کے) پیغمبرؐ کی اطاعت ۵۷۹، ۹۸۵، دنیا میں انسان کا اصل کام: اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کی پیروی ۵۷۷۔

انسان پر اللہ کے احسانات جسم میں روح ڈالنا اور روح و جسم کے لئے احکام بھیجنا ۵۲۵ بیان و قرآن سکھانا ۹۵۷، ضروریات زندگی مہیا کرنا ۶۱۷، اللہ کے بے شمار احسانات لیکن انسان احسان فراموش ۴۶۷، ۷۹۹، ۸۸۳، نعمتوں کے ذریعے انسان کی آزمائش ۸۳۵ چار پائے بطور خدمت ۸۰۱

سب سے بڑا احسان .... انسان کی ہدایت و رہنمائی انبیاؑ کے ذریعے ہر زمانے میں انسانوں کی رہنمائی ۵۸۹، آغاز انسانیت ہی سے دنیا کے لئے اسلام اللہ کا دیا ہوا نظام زندگی ۸۷۳، اسلام ہی سب لوگوں کے لئے مستقل نظام زندگی ۷۳۵، اسلام انسانوں کے سارے مسائل کا حل ۵۲۳، سلسلہ ہدایت کے لئے پیغام ۱۳، ہدایت کا اہتمام ۹۱، انبیا کے ذریعے اللہ کا بھیجا ہوا علم انسان کی ہدایت و نجات کی بنیاد ۱۰۸۵ انسان کی جان و ایمان کی حفاظت کیسے؟ ۱۰۹۷

انسان، قرآن اور نبی آخر الزمانؐ قرآن کے نزول کا مقصد......انسانوں کی اصلاح ۵۶۳، انسان کے انجام کو سمجھنے کے لئے قرآن آسان ۹۵۳، دوزخ سے بچنے کے لئے قرآن پر عمل لازمی ۸۳۳ انسان کے لئے دائمی نفع بخش کاروبار: قرآن پڑھنا پڑھانا اور اس پر عمل ۷۸۹، آپؐ کی نبوت (انسانوں پر) اللہ کا احسان عظیم ۱۲۹

انسان کی دنیاوی زندگی برائے آزمائش و امتحان دنیا انسان کی امتحان گاہ ۸۱۹، امتحان میں کامیابی کے لئے قرآن ہدایت نامہ ۸۲۱، دنیا میں انسان کی زندگی برائے آزمائش ۱۰۱۷، ہر انسان کی آزمائش لازمی ۷۱۵، انبیاؑ کے ذریعے انسانوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی آزمائش: نافرمانی پر سزائیں ۶۱۹، دنیا میں انسان کی آزمائش کے اسباب و ذرائع ۱۰۰۷، مال و دولت صرف انسان کی آزمائش کے لئے ۸۸۵، لوگوں کے پاس وسائل کی کمی بیشی اللہ کی حکمت ۸۷۷، عالم جاہل برابر نہیں ۸۲۷، نیک و بد انسان برابر نہیں ۸۵۳

انسانوں کی اقسام فرمانبردار، کافر و منکر، منافقین ۵، ۷ دنیا میں انسانوں کی اکثریت احسان فراموش اور نافرمان ۸۸۱

دنیا میں انسانوں کے لئے مفید کام اللہ کو جاننا پہچاننا ۷۴۵، اللہ کو اپنا شہنشاہ ماننا ۸۶۵ اللہ کے بھیجے ہوئے علم پر عمل کرنا ۱۰۸۵، دنیا میں اللہ کی اطاعت و بندگی کرنا ۸۲۹، اللہ کی مرضی پر چلنا ۱۰۷۹، اللہ کی نافرمانی سے بچنا، ۷۹۳، دنیا میں انسان کے لئے سب سے اچھا کام لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی دعوت اور برائی کے جواب میں بہترین نیکی ۸۶۵، انسان کے لئے دنیا میں صحیح رویہ صبر و شکر ۴۰۱

انسان کی خطرناک اور نقصان دہ عادات و خصائل انسان کا کفر، جس کا کوئی جواز نہیں ۱۱۳، انسان کی بے صبری و کنجوسی ۱۰۳۱، خود غرضی ۸۲۷، ۸۶۹، جلد بازی ۵۱۱ من مانی ۵۲۵، ۱۰۷۹ نہ خالق کا وفادار، نہ مخلوق کا خیر خواہ ۱۰۷۷ اللہ کی نافرمانی انسان کے لئے انتہائی نقصان دہ ۱۰۰۳، لاتوں کے بھوت ۱۰۳۹، بدکرداروں کی بدکرداری ۱۰۶۹، نعمتوں کا من مرضی سے استعمال ۲۶۳، اللہ کی نافرمانی و احسان فراموشی ۴۶۷، ۸۸۱، ۸۸۳ اللہ سے مایوسی انسان کی بہت بڑی غلطی و گمراہی ۶۰۱

انسان اپنا خود ذمہ دار ہر شخص اپنے عمل و کردار کا خود ذمہ دار ۲۷۱، انسان کی تقدیر اسعہ کے اپنے اعمال ۵۱۱، لوگوں کی تکالیف و پریشانیاں ان کے اپنے گناہوں کا نتیجہ ۸۷۷، بھول چوک کر نافرمانی کا علاج توبہ، استغفار اور اپنی اصلاح ۵۷۷ ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچائے ۱۰۱۳، اللہ کا فرمانبردار یا نافرمان بننا انسان کا اپنا اختیار ۱۰۴۹، آخرت میں کامیابی و ناکامی انسان کی اپنی ذمہ داری ۱۰۸۱

انسان کے حق پر ہونے کا معیار و علامات فرمانبردار لوگ ۵، معجزوں کو ماننا معراج معجزہ...... ایمان کی کسوٹی ۵۱۹، ایمان اور نیک اعمال ۵۵۹، ۹۷۷، خوش قسمت انسان ۹۰۷، مال و دولت کی فراوانی انسان کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں ۵۵۹ مال و اولاد کامیابی اور حق کا معیار نہیں ۹۷۷، ظاہری شان و شوکت لوگوں کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں ۸۴۳

انسان کے گمراہ اور نافرمان ہونے کی علامات غیر اللہ کی نذر و نیاز، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دینا ۴۹۱ اللہ کے لئے بری صفات تجویز کرنا، آخرت میں بھلائی کے دعوے، اپنی کرداریوں کو اچھا سمجھنا ۴۹۳ اللہ کی باتوں پر توجہ نہ دینا، مال و دولت غریبوں پر خرچ نہ کرنا، قیامت کے بارے میں بحث و تکرار ۷۹۹ ضد اور ہٹ دھری ۷۵۱، اللہ کی اولاد قرار دینا اور اس کی پرستش ۸۸۳، اللہ کی نافرمانی اور احسان فراموشی ۸۸۳، اللہ و آخرت کو نہ ماننا، ۹۰۱ آخرت کا منکر: بدقسمت انسان ۹۰۷

انسان اور شیطان شیطان کا انسان کو گمراہ کرنے کا چیلنج ۸۲۵، اللہ تعالیٰ کا شیطان کی پیروی کرنے والوں سے جہنم بھرنے کا اعلان ۸۲۵ اللہ سے غافل اور شیطان کے ساتھی دوزخ کا ایندھن ۸۸۷

انسان کے لئے موت یقینی نبی و غیرنبی سب کے لئے موت ۸۳۱

انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام و ہدایات انسان کی ہر بات اور ہر حرکت اللہ کے علم میں ۹۷۹، قرآن کا مقصد اللہ و رسولؐ کی مکمل اطاعت ۹۷۱، انسان کے لئے اللہ کے بھیجے ہوئے علم پر ہر حال میں عمل فرض ۱۰۸۵ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری نہایت آسان ۸۳۱، اللہ کے احکام کے مقابلے میں انسانی رسم و رواج اور قوانین مردود ۷۵۳، اللہ کے احکام نہ ماننے والے بیوقوف ۴۱، اللہ کے احکام و ہدایت پر عمل نہ کرنے والے سزا پائیں گے ۹۷۷، غافل انسان ہوش میں آ، اللہ کو مان، اللہ کی مان ۸۵۳ لوگو! اللہ کو جانو، پہچانو ۷۴۵، اللہ کی نافرمانی سے بچو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ۷۹۳، ۱۰۱۹، اللہ کی باتیں نہ ماننے والے مجرم ۷۵۱ نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے ۴۹۱، سزا سے بچنے کے لئے خود اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور دوسروں کو اللہ کی نافرمانی سے منع کرنا ضروری ۴۲۳ اللہ کے فرمانبردار کامیاب، نافرمان ناکام و نامراد ۸۳۹۔ اللہ اور اُن کے رسولؐ کی نافرمانی سے انسان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں ۹۱۹ دنیا میں انسان کی بڑی گمراہی اللہ کی رضا کی بجائے من مانی کرنا ۹۰۱، اللہ کے علم (قرآن) پر عمل کرنے سے روکنے والا قابل سزا ۱۰۸۵، دوزخ سے بچنے کے لئے قرآن پر عمل لازمی ۸۳۳

انسان اور قیامت و آخرت دنیا میں انسان کا اصل کام آخرت کی تیاری ۵۳۹، قرآن کا مقصد: انسان کو آخرت کی یاد دہانی ۱۷۸، انسان آخرت کے لئے محنت نہیں کر رہا ۱۰۷۹، دنیا میں من مانی کرنے والا شخص آخرت میں پچھتائے گا ۱۰۷۹، دنیا میں اصلاح کا موقع، آخرت میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ۸۴۳، قیامت میں انسانوں سے قرآن کے متعلق جواب طلبی ۸۸۷ آخرت میں ہر نعمت کی طلبی ۱۰۹۱، قیامت جب بھی آئے کفر و شرک سے بچ کر اس کے لئے تیار رہو ۸۶۹، ساری انسانیت (قیامت کے روز) دو گروہوں اللہ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں میں تقسیم ۷۳۱، اللہ کے فرمانبردار اور نافرمان بندوں کا الگ الگ انجام ۷۵۱، آخرت کی جزا و سزا کے لئے نیک و بد انسان برابر نہیں ۸۵۳ دنیا و آخرت میں انسان کا اللہ ہی محافظ ۵۸۷

نیک انسان کا انجام فرمانبرداروں کا آخرت میں بہترین انجام ۱۰۱۱، اللہ کے فرمانبردار بندے آخرت میں اللہ کے ہمسائے ۹۵۷، اللہ کے فرمانبردار بندے آخرت میں باغوں اور چشموں میں ۹۵۹، اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام ہمیشہ کے لئے جنت ۸۴۱، دنیا میں اللہ کی مرضی پر چلنے والا انسان آخرت میں ہمیشہ خوش ۱۰۷۹

اللہ کے نافرمان انسان کا انجام نافرمانوں کا قیامت کے دن کوئی دوست اور سفارشی نہیں ۸۴۵ انسان کو آخرت میں خود ساختہ سفارشیوں کی سفارش کا کوئی فائدہ نہیں ۸۹۳ نافرمانوں کا مقدر دنیا و آخرت میں ناکامی ۸۹۱ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ۱۰۳۹، مہربان اللہ کے نافرمانوں کا برا انجام ۴۹۹، ۵۱۱، ۵۱۹، ۵۲۷، ۵۶۱، ۸۴۵، ۸۶۱، ۱۰۰۵، ۱۰۴۹، بدکردار انسان کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ۱۰۴۹ اللہ کی رحمت سے مایوس بدکرداروں کا انجام دوزخ ۸۳۷، نافرمانوں کا دوزخ میزبان ۵۶۱، نافرمان لوگ دوزخ میں جلیں گے ۸۹۱، نافرمان لوگ آخرت میں آگ اور کھولتے پانی میں ۹۵۹، نافرمانوں کو دوزخ میں دائمی سزا ۹۰۹۱

اسلام.......... انسان کو اللہ کا دیا ہوا نظام اطاعت و بندگی

سب کے لئے، ہمیشہ کے لئے آغاز انسانیت ہی سے اسلام اللہ کا دیا ہوا نظام زندگی ۸۷۳، اسلام ساری دنیا کے لئے نظام حیات ۹۵، اسلام سب لوگوں کے لئے مستقل نظام زندگی ۷۳۵، اسلام...... سب انسانوں کا ایک ہی نظام ۵۹۵ ،اپنا اسلام بچاؤ، وطن کی پروا نہ کرو ۲۷۔

صحت و سلامتی کا نظام اسلام زندگی گزارنے کا صحیح اور سیدھا راستہ ۲۶۱، ۲۶۷ اسلام دنیا کے لئے امن و سلامتی کا واحد نظام ۸۲۵، اسلام انسانوں کے سارے مصائب و مسائل کا حل ۵۲۳، پریشانیوں کا علاج ۴۸۱ اسلام...... اللہ کا سیدھا راستہ ۲۶۷

اللہ کا پسندیدہ نظام اسلام کے علاوہ کوئی نظام حیات قابل قبول نہیں ۱۰۹ ہر دور میں اسلام ہی ساری دنیا کے انسانوں کے لئے آئین، دستور اور ضابطِ حیات ۲۰۹ ہر زمانے میں اسلام کے علاوہ سب دین، فرقے اور مذہب باطل ۶۲۳، اسلام کی مخالفت شرک ہے ۱۷۵، اسلام کے علاوہ دوسرے نظاموں، ازموں کے قائل مشرک ہیں ۸۷۵،

کفر و اسلام میں فرق اسلام اور کفر کی مثالیں ۴۶۷، اسلام اور کفر میں کوئی دوستی، سمجھوتہ نہیں ۹۷، ۱۱۹، ۲۱۱، ۱۰۹۵، اسلام کا مذاق اڑانے والے بے وقوف ۲۱۳ لوگوں کی اکثریت اسلام کی مخالف ۶۲۵...... اللہ کے دین کے مخالفین اندھے، بہرے ۴۰۵

اصل اسلام اللہ کی اطاعت و بندگی ۳۹۷، ملتِ ابراہیمی کی پیروی ۱۱۳، ۱۷۷ قرآن و سنت ۵۲۹، قرآن اور آپ ۷۰۵ قرآن و سنت پر قائم رہتے ہوئے اللہ کی اطاعت و بندگی ۸۲۹

فرقہ بندی و اختلاف فرقہ پرستوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ۲۷۱، اختلاف و فرقہ بندی کی وجہ ضد بازی ۸۷۳

اسلام اور حکومت اسلام کے غلبے کے لئے حکومت و اقتدار کی ضرورت ۵۲۳، اسلامی حکومت کے خدو خال ۶۰۷، اسلام کا دنیا میں غلبہ و دبدبہ مقدم ۳۳۵، اسلام کے غلبے کا واحد ذریعہ جہاد ۹۹۷ اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر وقت ہر لحاظ سے تیار رہنے کا حکم ۳۲۳، ۹۱۹

اسلام دنیا سے جدا نہیں کردار کی دو عملی قبول نہیں ۵۹، اسلام میں ترک دنیا کی گنجائش و اجازت نہیں ۹۷۵ قبول اسلام...... اللہ کا احسان ۹۳۱، اسلام پر پورا پورا عمل ۵۹، ۱۸۷

اسلام کا مرکز (بیت اللہ) عالمی اسلامی مرکز کا قیام، آبادی کے لئے ابراہیم کی دعائیں، کوشش ۴۶۹، ۶۰۵ قیام کے مقاصد ۴۷۱، ۶۰۵۔ بیت اللہ دینی و معاشی استحکام کا ذریعہ ۲۲۵

اسلام کی پیروی میں دنیا و آخرت کا فائدہ ۳۹۹ جنت میں محلات کا وعدہ ۸۲۹، جنت میں مہمانی ۸۶۵

اسلام اور قیامت قیامت کے روز سب انسان صرف دو گروہوں: اللہ کے فرمانبرداروں اور اللہ کے نافرمانوں میں تقسیم ۷۳۱، کفار کا دنیا میں اسلام قبول نہ کرنے پر قیامت کو پچھتانا ۴۷۳ قیامت کے روز اسلام کو ماننے کا کوئی فائدہ نہیں ۷۸۳ اللہ کے دین کے مخالفین .... ناکام و نامراد ۴۰۳۔

اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے انسانوں کی انبیاؑ کے ذریعے رہنمائی

انبیاؑ و رسولؑ کون، کیسے لوگ انبیاؑ اسلام کے مخلص اور بے لوث داعی ۸۷۵ سب انبیاؑ توحید کے داعی ۵۸۳، سب کی دعوت ایک ۸۶۷، آخرت کی فکر رکھنے والے بندے ۸۲۱ سب انبیاؑ انسان، بشر اور مرد ۶۵۱،۵۸۱،۴۸۹۔

انبیاؑ بھیجنے کے مقاصد لوگوں کو کفر و شرک کے اندھیروں سے نکالنا ۴۶۱، کتابیں اور انبیاؑ بھیجنے کا مقصد: انسان اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے ۸۵۳ پیغمبروں کی بعثت کا ایک مقصد: دنیا میں عدل و انصاف کا قیام ۹۷۵

انبیاؑ کے فرائض زبانی اور عملی طور پر لوگوں تک اللہ کے احکام پہنچانا ۲۷۳ اللہ کے کلام کی وضاحت ۴۸۹ انسانوں کی رہنمائی ۵۸۹ اپنی اپنی قوم کو راہ ہدایت پر لانے کی کوشش ۴۶۳

انبیاؑ کی حیثیت و اتھارٹی (Authority) دنیا میں انبیاؑ و رسول ہی ہدایت کا ذریعہ ۷۷ اللہ کی انبیاؑ کے ذریعے بتائی ہوئی راہ کے سوا کوئی راہ ہدایت و نجات نہیں ۵۹۵ انبیاؑ کے ذریعے انسانوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی آزمائش ۶۱۹ اللہ و رسولؐ کے حکم کے مقابلے میں کسی شخص کی رائے اور قول کی کوئی حیثیت نہیں ۶۱۷

انبیاؑ کی اطاعت کیوں اور کس لئے؟ اللہ و رسولؐ کی اطاعت کے عقلی و نقلی دلائل ۲۸۵ انسانوں کی کامیابی اللہ و رسول کی اطاعت میں ۳۲۳ انبیاؑ کو ماننے والوں کی دنیا و آخرت میں مدد ۸۵۱

انبیاؑ کی اطاعت نہ کرنے کا نقصان اللہ اور پیغمبرؐ کی نافرمانی سے انسان کے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں ۹۱۹ انبیاؑ کی نافرمانی پر سزائیں ۶۱۹

انبیاؑ کے متعلق عقائید و نظریات انبیاؑ بھی شریعت کے پابند، اُن سے شریعت کی پابندی کا عہد و قرار ۷۵۵ کسی کو ہدایت دینا ان کے اختیار میں نہیں ۴۸۹ مخلوق کا نفع، نقصان پیغمبرؐ کے اختیار میں نہیں ۱۰۳۹ پیغمبر کا ادب و احترام...... اُن کی سنت کی پیروی ۹۲۷ انبیا کی آخرت میں جواب طلبی ۲۲۷،

انبیاؑ کا آخرت میں بہترین انجام (اللہ کے ان) فرمانبرداروں کا انجام ۸۲۳

حق پر استقامت انبیاؑ کے واقعات بیان کرنے کا مقصد ۴۲۳

انبیاؑ کے حالات و واقعات

آدمؑ نسل انسانی کا آغاز اور انہیں ارضی علوم سکھانا ۱۱، ان کی عزت و تکریم ۱۳، ان کا جنت میں قیام ۱۳، شیطان کے حسد و دشمنی کی وجہ سے جنت سے نکلنا ۱۳ توبہ کی قبولیت ۱۳

نوحؑ نبوت و دعوت ۲۸۵، ۴۰۵، ۱۰۳۳ قوم کا ردعمل و اعتراض اور نوحؑ کا جواب ۲۸۵، ۴۰۵ قوم کا چیلنج ۴۰۷، نوحؑ کا اللہ کے نافرمانوں کو (جوابی) چیلنج ۳۹۱، قوم کی نافرمانی پر نوح کی قوم کے لئے بد دعا ۱۰۳۵۔ نوحؑ کا اللہ کے حکم سے کشتی بنانا، قوم کا مذاق اڑانا ۴۰۷ بیٹے کی غلط سفارش پر سرزنش ۴۰۹ نوحؑ اور نوحؑ کے ساتھی کامیاب ۷۱۷، ۸۰۹۔

ھودؑ ھودؑ کی دعوت، ردعمل' قوم کے انکار پر عذاب کی دھمکی، قوم کا برا انجام ۲۸۷، ۲۸۹، ۴۰۹، ۴۱۱، ۷۲۳

صالحؑ صالحؑ کی دعوت، ردعمل، قوم کا انکار، دلائل سے سمجھانے کی کوشش، صالحؑ کو قتل کرنے کی سازش، سازش کی ناکامی اور قوم کی ہلاکت ۲۸۹، ۲۹۳، ۴۱۳، ۴۷۹، ۶۸۷

ابراہیمؑ ابراہیمؑ اللہ کے انتہائی مخلص و وفادار بندے ۱۰۵، ۸۰۹ مردوں کے زندہ ہونے کا مشاہدہ ۷۹ ابراہیمؑ کا والد کو بت پرستی سے منع کرنا۔ والد کا ناراض ہوکر انہیں گھر سے نکال دینا ۵۵۵ ابراہیم کی قوم کو دعوت توحید ۷۱۷، ۱۸۸۵ ابراہیمؑ کی علمی و عملی دعوت ۵۸۹ ابراہیمؑ کا مشرکوں سے مناظرہ ۲۴۷ نمرود کی ھٹ دھرمی ۷۹ مناظرہ کے بعد ابراہیم کا اعلان ۲۴۹ ابراہیمؑ کی آگ سے حفاظت ۵۹۱ آگ سے نکلنے کے بعد قوم سے خطاب ۱۱۹ ابراہیمؑ کی مشرکانہ ماحول سے ہجرت، غلط ماحول چھوڑنے کا صلہ ۵۵۷ اللہ کی طرف سے انعام و اکرام ۷۱۹ بڑھاپے میں اولاد کی خوش خبری ۴۱۳ نیک کردار اولاد کا عطا ہونا ۵۱۹ بیٹے (اسمٰعیلؑ) کی قربانی اسحاقؑ کی پیدائش ۸۱۱۔ عالمی اسلامی مرکز (بیت اللہ) کی تعمیر، آبادی کے لئے ابراہیم کی دعائیں، کوششیں ۴۶۹ ابراہیمؑ کے صحیفوں میں نصیحت کی باتیں ۹۵۱۔ محمدؐ بھی ان کے دین کے پیرو ۵۰۷

لوطؑ دعوت، ردّ عمل، قوم کی بدکرداری، قوم کا برا انجام ۲۹۱، ۴۱۵، ۴۷۷، ۶۸۷، ۷۲۱، ۸۱۳۔

اسمعیلؑ اسمعیلؑ کے اوصاف حمیدہ ۵۵۷

یوسفؑ بہترین قصہ: بچپن میں یوسفؑ کا خواب دیکھنا، بھائیوں کی اُن کے خلاف سازش ۴۲۵ کنوئیں میں پھینک کر والد سے غلط بیانی، مصر میں فروخت ۴۲۷ زلیخا کا ورغلانا، شہر کی عورتیں ۴۲۹ قید ہونا، قید خانے میں دین کی دعوت ۴۳۱، ساتھیوں کے خواب کی تعبیر، شاہ مصر کا خواب ۴۳۳، خواب کی تعبیر، عورتوں کے معاملے کی تحقیق، عورتوں کا اعتراف جرم ۴۳۵ حکومت ملنا، بھائیوں کا غلے کے لئے مصر آنا ۴۳۷ بنیامین کا چوری میں پکڑا جانا، پورے خاندان کو مصر بلانا ۴۴۳ خاندان یعقوبؑ کا مصر میں آباد ہونا، بچپن کے خواب کی سچائی ثابت ہونا ۴۴۵، یوسف کا دنیاوی نعمتوں پر اللہ کا شکر اور آخرت کی بہتری کے لئے دُعا ۴۷...... ۴۴۵

ایوبؑ ایوبؑ کو صحت و شفا ۵۹۳، صبر کا پھل ۸۲۱

شعیبؑ شعیبؑ کی دعوت، قوم کا ردِ عمل و انکار، شعیبؑ کا جواب، قوم کا برا انجام ۲۹۳، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۷۹، ۷۲۳

موسیٰؑ موسیٰؑ کی پیدائش و پرورش۔ ۶۹۵ جوانی میں موسیٰؑ کے ہاتھوں قبطی کا قتل ۶۹۷، مدین کی طرف ہجرت، شادی ۶۹۹ انسانوں کی اصلاح کے لئے موسیٰؑ کا انتخاب بطور پیغمبر ۶۵۳ نبوت عطا ہونا ۷۰۱ نبوت کے کام میں آسانی کے لئے موسیٰ کی دعاؤں کی قبولیت ۵۶۵ فرعون کو دعوت دینے کا حکم اور دعوت کے لئے ضروری ہدایات ۵۶۷ فرعون کو دعوت، دعوت پر فرعون کا ردِ عمل ۵۶۷، دلیل طلب کرنا۔ فرعون کا موسیٰ کو جادو گر ہونے کا طعنہ و الزام اور مقابلے کے لئے چیلنج۔ جادو گروں سے مقابلہ اور ان کی شکست ۵۶۹۔ جادو گروں کا ایمان لانا اور ان کی جرأتِ ایمانی ۵۷۱ فرعون کا جادو گروں کو قتل کرانا ۲۹۷ بنی اسرائیل پر ظلم و ستم ۲۹۹، ۳۹۳ بچوں کا قتل اور موسیٰؑ کو قتل کی دھمکی ۸۴۷ صبر کی تلقین ۲۹۹، ظلم کا جواب توکل، دعا، نماز ۳۹۳ فرعون کی سرکشی ۳۹۱، ۶۹۵ فرعونیوں کی موسیٰؑ سے تکرار اور نافرمانی، حق کو دبانے کے لئے فرعونی ہتھکنڈے ۸۴۵ فرعونیوں پر طرح طرح کے عذاب ۲۹۹ موسیٰؑ کی حمایت میں فرعونی پارلیمنٹ میں ایک مردِ مومن کا ایمان افروز خطاب ۸۴۷ فرعونیوں کا انکار و نافرمانی ۸۸۷، موسیٰؑ کے خلاف پروپیگنڈہ ۸۸۹ موسیٰؑ کی نافرمانی پر فرعون اور فرعونیوں کی تباہی اور ان کا برا حشر دریا میں غرقابی ۳۰۱، ۴۱۹، ۵۷۱، ۷۰۳، ۸۵۱، ۸۸۹، ۸۹۵ اللہ کے نافرمانوں کو کوئی سزا سے نہیں بچا سکتا ۴۱۹ عذاب دیکھ کر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ۳۹۵ موسیٰ کی رب تعالیٰ سے باتیں ۳۰۱ موسیٰ کو تورات عطا ہونا، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی ۳۰۳، ۵۷۳، موسیٰ کی قوم سے جواب طلبی، بچھڑا کس نے، کیوں اور کیسے بنایا؟ موسیٰؑ کی ہارونؑ سے پوچھ گچھ، سامری کا گستاخانہ جواب ۵۷۳ موسیٰؑ کا فیصلہ ۵۷۵، موسیٰؑ کا کردار ایک نظر میں ۵۵۷ موسیٰؑ کے صحیفوں میں نصیحت کی باتیں ۹۵۱

موسیٰ و خضرؑ موسیٰ کا علمی سفر، خضرؑ سے ملاقات، حصول علم کے لئے تحمل و برداشت ضروری، خضرؑ کا چلتی کشتی میں سوراخ، بے گناہ لڑکے کا قتل، بلا معاوضہ دیوار کی تعمیر، ان واقعات میں پوشیدہ حکمتیں، مصلحتیں، غربا پروری، بہتر متبادل، نیک انسان کے مال و ورثہ کی حفاظت ۵۴۵

ہارونؑ اللہ کے نبی اور مومن بندے، دنیا میں ان کا ذکر خیر ۸۱۱، ۸۱۳ بچھڑا پرستی کے سلسلے میں ان سے پوچھ گچھ ۵۷۳

الیاسؑ اللہ کے پیغمبر جنہوں نے اپنی قوم کو بعل پرستی سے منع کیا ۸۱۳

داوٗدؑ عظمت و برتری ۵۹۳، حکومت و اقتدار، جانوروں کی بولیاں سکھانا ۶۸۱ فرمانبرداری کے صلے میں انعام و اکرام، آزمائش اور اس میں کامیابی، بحیثیت خلیفہ ضروری ہدایات ۸۱۹

سلیمانؑ عظمت و برتری ۵۹۳، حکومت و اقتدار، جانوروں کی بولیاں سکھانا ۶۸۱، جہاد سے محبت اور آزمائش میں کامیابی ۸۲۱۔ ہدہد کی رپورٹ پر ملکہ سبا کے نام خط، خط کا ردِّ عمل ۶۸۳۔ ملک سبا کی فتح اور ملکہ کے تخت کا حصول۔ ملکہ کی گرفتاری اور قبول اسلام ۶۸۵

لقمانؑ حکمتِ لقمان: ہر وقت اللہ کا شکر و اطاعت، تربیت اولاد کی فکر، اللہ کے علم و قدرت پر غور و تدبر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تلقین، بری عادتوں اور باتوں سے پرہیز ۷۴۳، ۷۴۵

یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے نکالنا ۵۹۳، ایک لاکھ لوگوں کا ان پر ایمان لانا ۸۱۳

زکریاؑ و یحییٰؑ زکریا کی بیٹے کے لئے دُعا، یحییٰ کی پیدائش کی خوش خبری، یحییٰ کی پیدائشؑ ان کا اخلاق ۹۹، ۵۵۱، زکریاؑ کو بڑھاپے میں بیٹا ۵۹۵

عیسیٰؑ مریمؑ کی پیدائش اور پرورش ۹۹، مریم کی پاکیزگی و طہارت ۱۰۱، مریم کی گھر والوں سے علیحدگی ۵۵۱ مریم کو بغیر خاوند بیٹا پیدا ہونے کی اطلاع، عیسیٰ کی (بغیر باپ) اللہ کی قدرت سے پیدائش ۱۰۱، عیسیٰ کا ماں کی گود میں باتیں کرنا ۵۵۳ عیسیٰ کی رسالت کے دلائل ۱۰۱ اُن کی تعلیم ۸۸۹، حواریوں کا ایمان لانا ۱۰۳ عیسیٰ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ۲۲۷۔ عیسیٰ کی حقیقت و حثیت: اللہ کے بندے ۱۹۱، عیسیٰ معبود نہیں، مقبول بندے ۸۸۹ مریمؑ و عیسیٰ اللہ کی قدرت کے نشان ۵۹۵ ان کی حقیقت کے منکروں کا برا انجام ۵۵۵ عیسیٰ کی تعلیم سے منہ موڑنے والوں کو دردناک سزا ۸۹۱ قیامت میں عیسیٰ سے باز پرس اور ان کا جواب ۲۲۹ اللہ تعالیٰ کا (قیامت میں) فیصلہ ۲۳۱

انبیاؑ بنی اسرائیل کی امت (اہل کتاب) کا کردار

بنی اسرائیل پر اللہ کے احسانات دنیا کی رہنمائی کا فریضہ: تورات اور انبیاؑ کے ذریعے ۱۵، ۵۰۹، ۸۹۹ فرعونی غلامی سے نجات، ڈوبنے سے بچانا، موسیٰ کے ذریعے تورات عطا فرمانا، توبہ قبول کرنا ۱۵ دوبارہ زندگی عطا کرنا، بادلوں کا سایہ اور من وسلویٰ، بیت المقدس کی فتح، طلب کردہ چیزیں عطا کرنا ۱۷، برے انجام سے بچانے کے لئے کوہ طور کو اٹھا کر وعدہ لینا ۱۹، نافرمانی کے برے انجام سے خبردار کرنا ۵۰۹، سچے دین پر چلانا ۳۰۷، آزادی، شریعت اور رزق جیسی بڑی نعمتیں ۵۷۱، ۶۶۵

بنی اسرائیل کی نافرمانیاں، بدکرداریاں ہفتے کے دن کی خلاف ورزی، گائے کے ذبح پر حیلہ سازی ۱۹، قتل کو چھپانے کی کوشش، سنگدلی، اللہ کے کلام کو بدلنا، کردار کا دوغلہ پن ۲۱، علماء اور عوام کی بدکرداری، جھوٹے دعوے، وعدہ خلافی ۲۳، عہد شکنی، انبیاؑ کا قتل، قرآن کا انکار ۲۵، جھوٹا اور کھوٹا ایمان، زندگی کے حریص ۲۷، جبریلؑ کے دشمن، احکام کا انکار مستقل شیوہ، جادو سیکھنا، سکھانا ۲۹، آپؐ سے گستاخی، مسلمانوں سے حسد وبغض، نسخ پر اعتراض، غیر ضروری سوالات، لوگوں کو ایمان سے ہٹانے کی کوشش ۳۱، ایک دوسرے پر کفر کے فتوے، اللہ کے ذکر وعبادت سے روکنا، قبلہ کی تبدیلی پر اعتراض، اللہ کو صاحب اولاد کہنا، آپؐ سے معجزے، نشانیاں طلب کرنا ۳۳، آپؐ کا انکار، لوگوں کو اپنے من گھڑت دین کا تابع کرنا، لوگوں کو گمراہی اور تباہی کی طرف لے جانا، احسان فراموش لوگ، ابراہیمؑ کی نسل سے ہونے پر فخر، اتباع سے انکار ۳۵، جاہل اور بے وقوف لوگ ۳۷، لوگوں کو یہودی عیسائی ہونے کی دعوت دے کر اپنے رنگ میں رنگنا، اللہ کے بارے میں جھگڑنا، ابراہیم اور اولاد ابراہیمؑ کے یہودی عیسائی ہونے کا پراپیگنڈہ ۳۹ بد دیانتی سے دوسروں کا مال کھانا ۱۰۷ حرام خور، دنیا دار ۳۱۱، فساد اور غنڈ گردی ۲۱۵، حق و ہدایت سے اندھے بہرے ۲۱۷، باطل عقائید ۲۱۷، غیر اللہ سے مرادیں، دین میں اپنی طرف سے زیادتی ۲۱۹، کافروں کا ساتھ دینا، مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ۲۱۹، جہاد سے انکار ۲۰۱، ان کی گمراہی، یاوہ گوئی ۱۹۹، ۲۰۱ اپنے پادریوں کو رب بنانا ۳۴۷، صحیح علم ہونے کے باوجود اختلاف اور شک وشبہ کا شکار ۳۹۵، آپؐ کے خلاف سازشیں ۲۱۵ ترکِ دنیا ۹۷۵

یہود کی شرارتیں خباثتیں ۱۵۵ مسلمانوں کو گمراہ کرنا، کتاب کے مفہوم کو بدلنا ۱۵۵، اللہ کے شریک ٹھہرانا، پاک دامنی کے دعوے، خرافات اور باطل نظاموں پر یقین، بخل وکنجوسی، مسلمانوں سے حسد ۱۵۷

یہودی لعنتی ومغضوب کیوں؟ اللہ کے گستاخ، پیغمبروں کے منکر، وعدہ خلاف ۱۸۵ جھوٹے، بہتان باز، سود خور، حرام خور، آپؐ کے مخالف ۱۸۷، لوگوں کو سچے دین سے روکنے والے، دین میں مبالغہ آرائی ۱۸۹

اللہ کی نافرمانی کا برا انجام احسان فراموشی اور نافرمانی پر اللہ کا غضب، سؤر بندر بننا ۲۱۳، ۳۰۹، ۳۱۱، ۵۷۱، دشمنوں کی غلامی ۵۰۹، یہود کی دائمی غلامی کا فیصلہ ۳۱۱، تورات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے عالمی قیادت سے محروم ومعزول ۳، ۹۹۹

نجات کی صورت ہدایت کی یاد دہانی ۱۳، دوبارہ سنبھلنے کی مہلت ۵۰۹، آپؐ پر ایمان لانے والے عیسائیوں کو اجر وانعام ۲۲۱، بڑے انجام سے بچنے کے لئے کتاب اللہ کی پابندی لازمی ۳۱۱، قرآن و سنت کو ماننے بغیر نجات ممکن نہیں ۱۳۹، ۱۰۸۷

اللہ کے آخری نبی و رسول محمد ﷺ

آپ اللہ کے سچے پیغمبرؐ اللہ کی باتیں جو جبریلؑ آپ کے پاس لاتے ہیں لوگوں کو پہنچاتے ہیں ۹۴۷، آپ سچے، آپ کے خواب سچے، آپؐ کا دین سچا ۹۲۷

آپؐ کی بعثت آپؐ کی بعثت اللہ کا احسان عظیم ۱۲۹، آپؐ کی بعثت کے بعد اسلام کے علاوہ ہر مذہب اور ہر نظام باطل ۱۰۸۷

آپؐ کی حیثیت و مرتبہ آپؐ ساری دنیا کے لئے ایک ہی پیغمبرؐ ۶۵۷، آپؐ دنیا میں حق کی آخری دلیل و حجت ۴۹۹، آپؐ اور قرآن دنیا میں حق وصداقت کی روشنی ۱۹۹، آپؐ ہی دنیا میں معیار حق ۹۱۳ قرآن اور آپؐ ہی دنیا میں سچا دین ۵۰۷، آپؐ کے مقابلے میں کسی شخص کی رائے اور قول کی کوئی حیثیت نہیں ۶۱۷

آپؐ کی اطاعت و پیروی فرض دنیا کے ہر انسان کے لئے آپؐ کی اطاعت لازمی وفرض ۵۷۹، قیامت تک آپؐ کی پیروی لازمی ۶۱۳، قیامت تک سب انسانوں کی ہدایت ونجات صرف آپؐ کی پیروی میں ۱۰۸۷، ہر معاملے میں اور ہر حال میں آپؐ کی اطاعت لازمی ۹۸۵، اللہ اور آپؐ کی فرمانبردرای کا حکم ۹۶۹ سچے دل سے آپؐ کی اطاعت و پیروی کا حکم ۹۷۵، انبیاؑ سے آپ کی پیروی کا وعدہ ۱۰۹، معاشرے کی اصلاح کے لئے قرآن اور آپؐ کی سنت پر عمل لازمی ۹۹۹، اللہ تعالیٰ اور آپ کا احترام ......قرآن وسنت کی پیروی ۹۲۷، اللہ و رسول کی اطاعت کے عقلی ونقلی دلائل ۲۸۵

آپؐ کا فریضہ وذمہ داری آپؐ سچے دین کے داعی ۷۸۱، لوگوں کو اللہ کی باتیں اور احکام زبانی اور عملی طور پر پہنچانا ۲۷۳، ۵۳۵، ۹۴۷ دنیا میں حق کی نمائندگی ۹۲۱، قیامت آنے سے پہلے لوگوں کو اس سے خبردار کرنا ۹۵۱ فرمانبرداروں کو جنت کی خوش خبری دینا اور نافرمانوں کو دوزخ کی سزا سے ڈرانا ۷۷۷

آپؐ کی تربیت وحی کو توجہ سے سننے کا حکم ۷۷۵، منکرین کو اچھے انداز سے سمجھانے کا حکم ۶۲۷، ۹۴۵ فریضۂ رسالت کی ادائیگی کے لئے ضروری ہدایات ۷۵۳، ۱۰۴۳ آسمانوں کو سیر ۵۰۹، ۹۴۷، تسلی و بشارت ۱۰۹۳ آپؐ پر اللہ کے احسانات وانعامات ۱۰۸۳، دشمنوں کی ہلاکت وتباہی کی پیش گوئیاں ۱۰۹۳، ۱۰۹۵

آپؐ کی ازدواجی زندگی ازدواجی زندگی کے سلسلے میں آپؐ کے لئے خصوصی احکام و مراعات ۷۶۵،
حضرت عائشہؓ کی جھوٹے الزام سے بریت ۶۳۳، حضرت زینبؓ سے شادی ۷۶۳

بحیثیت پیغمبرؐ آپؐ سے شریعت کی پابندی کا عہد و قرار ۷۵۵ انبیاؑ سے آپؐ کی پیروی کا وعدہ ۱۰۹، تورات میں آپؐ کا ذکر ۳۰۷، آپؐ اور باقی انبیاؑ کی دعوت ایک ۸۶۷ آپؐ مخلص اور بے لوث داعی ۸۷۵، آپ انتہائی صاحب اخلاق و کردار ۱۰۲۱ لوگوں کے لئے آپؐ کی شفقت و رحمت ۵۳۱، آپؐ انسان اور بشر ۵۴۹، ۶۵۱ آپ حاضر ناظر نہیں ۷۰۵، کسی کو ہدایت دینا آپؐ کے بس میں نہیں...... ۴۸۹، ۷۰۷، مخلوق کا نفع نقصان آپؐ کے اختیار میں نہیں ۱۰۳۹، آپؐ کی (مکہ سے) ہجرت: باطل کی کمر توڑ شکست ۵۲۳، آپؐ کی مجلس کے آداب ۹۲۹، آپؐ کے صحابہؓ...... لہلہاتی فصل ۹۲۷ آپ کو آخرت کی تیاری کا حکم ۱۰۹۵ آپؐ کو بھی موت ۸۳۱ دنیا میں آپؐ کی صداقت ظاہر ہو کر رہی ۸۶۹ آخرت میں امت پر گواہی اور جواب طلبی ۱۵۳، ۲۲۷

آپؐ کے مخالفین مخالفین کے اعتراضات اور ان کے جوابات ۴۵۹، ۵۲۵، ۵۸۱، ۶۴۹، ۸۱۷، ۸۸۵، ۱۰۸۳ مخالفین آپؐ کی دعوت کا مثبت جواب دینے کی بجائے آپؐ کی موت کے منتظر ۵۸۵، آپ کا مذاق اُڑانا ۴۷۳، ۵۸۵ ۶۵۵ آپؐ کے متعلق منافقین کا رویہ ۹۱۵

آپؐ کے پیروکاروں کے لئے رحمت و جنت: ۵۹۷

آپؐ کے نافرمانوں کا انجام آپؐ کی نافرمانی سے نیک اعمال ضائع و برباد ۹۱۹ آپؐ کے آنے سے پہلے کفار و مشرکین اطاعت کی قسمیں کھایا کرتے تھے ۷۹۳ آپؐ کے منکروں کے لئے عبرت ناک واقعہ بطور مثال ۷۹۵ آپ کو نہ ماننے والوں کا حشر پہلے کافروں جیسا ۷۵۱، ۷۷۷ آپ کی نافرمانی پر قوم کو سزا ۸۹۳ آپؐ کی رہنمائی قبول نہ کرنے کا نتیجہ دنیا و آخرت میں ذلت و خواری ۴۶۱

آپ (آخری نبی) صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی (آخری) کتاب.....قرآن کریم

قرآن کیا ہے؟ اللہ.....شہنشاہِ کائنات کا کلام، پیغام، فرمان ۷۴۷، ۱۰۲۹، ۱۰۶۵ قرآن اللہ کا کلام، محمدؐ اللہ کے سچے پیغمبر ۹۰۵، قرآن آپؐ کا خود ساختہ نہیں، اللہ کا کلام ۶۴۹ قرآن جبریلؑ کے ذریعے اللہ کا پیغام ۷۷۶ قرآن کو نازل کرنے والی ذات عرش پر موجود ۵۶۳ قرآن سراسر علم الٰہی ۱۰۴ قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی سچی نصیحت بھری کتاب ۸۸۱، ۹۶۷ قرآن اللہ کا ورلڈ آرڈر ۸۶۹ قرآن شہنشاہِ کائنات کے احکام ۳۸۳، ۳۸۷ لوگوں کے نام اللہ کا نوٹس ۴۷۱، قرآن اللہ کا دستور ۱۳۷

قرآن کیسی کتاب ہے؟ عالی شان کتاب ۱۰۷۳، ٹھوس حقائق کی کتاب ۸۶۷، ۱۰۲۹، قرآن کی حقیقت بیانی ۲۸۳ آسان کتاب ۹۵۳، کتاب نصیحت ۸۰۱، دانائی کی باتیں ۳۷۵، دنیا میں حق و صداقت کی روشنی ۱۹۹، دنیا میں حق کی علامت ۴۵۷، قرآنی مثالوں کی حقیقت ۱۱، قرآنی آیات کی دو قسمیں ۹۷

نزول قرآن کے مقاصد قرآن ساری دنیا کے لئے ہدایت و رحمت ۲۶۹، ۳۱۹، ۴۰۳، ۵۰۹، ۶۹۱، ۱۰۷۵ لوگوں کے لئے سامانِ ہدایت ۸۳۱، انسانی مشکلات کا حل ۸۶۷ پریشانیوں کا علاج ۴۸۱، قرآن ساری دنیا کے لئے نصیحت و یاد دہانی ۱۰۴۷، ۱۰۶۵ اللہ و رسولؐ کی مکمل اطاعت ۹۷۱ آخرت کی یاد دہانی ۸۷۱ برے انجام سے آگاہی ۸۹۳، ۹۵۳، قرآن.....قانون فیصل ۱۷۳، انسان دنیا کی زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے ۸۵۳، انسانوں کی اصلاح ۵۶۳، ۵۷۷، ۵۸۱ معاشرے کی اصلاح ۹۹۹ دنیا کے امتحان میں کامیابی ۸۲۱ اس کا پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل انسان کے لئے دائمی اور نفع بخش کاروبار ۷۸۹ دوزخ سے بچاؤ کے لئے ۸۳۳ انسان کے انجام کو سمجھنے کے لئے ۹۵۳، برے انجام سے بچنے کے لئے قرآن کی پابندی لازمی ۳۱۱، آخرت کی تیاری کے لئے ۵۲۹ اللہ کا بھیجا ہوا علم (قرآن) انسانی ہدایت ونجات کی بنیاد، جس پر انسان کے لئے ہر حال میں عمل فرض ۱۰۸۵

قرآن کی وضاحت کیسے؟ آپؐ کا قول و عمل قرآن کی وضاحت ۱۰۴۷

قرآن اور آپؐ قرآن یاد کرنے کے متعلق آپ کو ضروری ہدایت ۱۰۷۵، قرآن اور آپؐ سچا دین ۵۲۹، ۵۳۵، ۷۰۵، قرآن اور (آپؐ کی) سنت پر عمل سب مسائل کا حل ۳۸۷، قرآن اور آپؐ کی حدیث قانونِ فیصل ۱۷۰۳ قرآن اور حدیث اللہ کی رسی ۱۱۵، قرآن و حدیث کی دعوت: خالص دین کی دعوت ۱۳۵، دنیا میں قرآن اور آپؐ کی صداقت ظاہر ۸۶۹، قرآن اور آپؐ کے منکروں کے لئے ایک عبرت ناک واقعہ بطور مثال ۷۹۵ قرآن اور آپؐ کو نہ ماننے والوں کا حشر ۷۷۷، قرآن اور آپؐ کی رہنمائی قبول نہ کرنے کا نتیجہ دنیا و آخرت میں ذلت و خواری ۴۶۱ کفار و مشرکین کے قرآن اور آپؐ پر غلط اعتراضات ۸۸۵۔

قرآن پر اعتراضات اور ان کے جوابات ۳۷۳، ۴۵۹، ۵۰۳، ۶۵۱ قرآن کے معترضین اصل میں قیامت کے منکر ۶۴۹، منکرین قرآن کو چیلنج ۹، مشرکوں کا قرآن سے بھاگنا ۲۳۵، حق کو دبانے کے لئے کافروں کا ہتھکنڈہ: نہ قرآن سنو، نہ سننے دو ۸۶۳

قرآن کا اثر علم، ایمان اور عاجزی میں اضافہ ۵۲۹

قرآن کا نزول شبِ قدر میں آغازِ نزول ۱۰۸۷

قرآن سے پہلے تورات کتاب ہدایت تھی ۷۵۱، ۹۰۷

قرآن کو ماننے کا نتیجہ قرآن کی رہنمائی قبول کرنے والے کامیاب ۷۴۱، قرآن پر عمل کرنے والوں کا نیک انجام ۷۸۹ قرآن کو ماننے والوں کی جزا (جنت) ۹

قرآن کو نہ ماننے کا انجام ضدی اور ہٹ دھرمی لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی ۷۵۱، قرآن سے دوری...... ہلاکت و ذلت ۲۷۳، قرآن اور آپؐ کو نہ ماننے والوں کا حشر پہلے کافروں جیسا ۷۵۱، قرآن سے بے رخی کرنے والوں کا برا انجام ۵۷۵، قرآن کے منکروں کا بُرا حشر ۷۹۱، اللہ کے علم (قرآن) پر عمل کرنے سے روکنے والا قابل سزا ۱۰۸۳

قرآن اور آخرت دنیا کی زندگی قرآن و سنت کی روشنی میں آخرت کی تیاری کے لئے ۵۲۹، قیامت کو قرآن کے متعلق جواب طلبی ۸۸۷، قرآن و سنت کو مانے بغیر (آخرت میں) یہودیوں، عیسائیوں کی نجات نہیں ۱۳۹ قرآن کی رہنمائی قبول نہ کرنے کا نتیجہ دنیا و آخر میں ذلت و خواری ۴۶۱ منکرین قرآن دنیا و آخرت میں مقہور و مردود ۱۰۶۳

مسائل زندگی کے بارے میں مسلمانوں کو احکام و ہدایات

اصل دین اللہ کی اطاعت و بندگی ۳۹۷، مِلّتِ ابراہیمی کی پیروی ۱۱۳، اصل دین اور دینی روح ۲۷۱، قرآن و سنت ۵۲۹، قرآن اور آپؐ ۷۰۵، قرآن و حدیث اللہ کی رسی ۱۱۵

ہر معاملے اللہ اور اُن کے رسولؐ کی اطاعت سچے مسلمان ہر وقت اللہ و رسولؐ کے فرمانبردار ۶۴۳، اللہ و رسولؐ کی اطاعت و فرمانبرداری ۶۱۷، صرف زبانی اطاعت نہیں، عملی اطاعت ضروری ۶۴۳، اللہ و رسولؐ کے مقابلے میں کسی شخص کی رائے اور قول کی کوئی حیثیت نہیں ۶۱۷ عزت و شرف کا معیار...... اللہ و رسول کی فرمانبرداری ۹۳۱، کامیابی اللہ و رسول کی اطاعت میں ۳۲۳، اللہ اور اُن کے رسول کی اطاعت و پیروی کا حکم ۹۶۹، قرآن کے نزول کا مقصد...... اللہ و رسول کی مکمل اطاعت ۹۷۱، معاشرے کی اصلاح کے لئے قرآن و سنت پر عمل لازمی ۹۹۹ اللہ و رسولؐ کا ادب و احترام قرآن و سنت کی پیروی ۹۲۷، ہر معاملے اور ہر حال میں پیغمبرؐ کی اطاعت لازمی ۹۸۵، سچے دل سے آپؐ کی اطاعت و پیروی کا حکم ۹۷۵، اجتماعی نظام کو صحیح چلانے کے لئے رسولؐ کی اطاعت لازمی ۱۵۹، قسموں کی نہیں فرمانبرداری کی ضرورت ۶۴۳ یہودی توریت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے عالمی قیادت سے محروم ہوئے ۹۹۹، اللہ کے احکام و ہدایت پر عمل نہ کرنے والے سزا پائیں گے ۹۷۷

عقیدہ و عمل ۸۹ اصل نیکی ۴۹، اصل دولت ......ایمان و عمل ۹۳، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ ۱۹۷، ایمان لانے کا دنیا میں بھی فائیدہ، عذاب دیکھ کر ایمان لانے کا کوئی فائیدہ نہیں ۳۹۵، اللہ کا ولی ہونے کے لئے اللہ پر ایمان اور فرمانبرداری لازمی ۳۸۹، معجزوں کو ماننا لازمی، معراج (آپؐ کا) معجزہ، ایمان کی کسوٹی ۵۱۹ حق لاشریک، باطل دوئی پسند ۵۲۳، محبوب خلائق بننے کا نسخہ......ایمان اور نیک اعمال ۵۶۳، بھول کر نافرمانی کا علاج توبہ و استغفار اور اپنی اصلاح ۵۷۷، نیک کردار لوگوں کو ہی اچھا بدلہ ملے گا ۸۲۹، قیامت جب بھی آئے کفر و شرک سے بچ کر اس کے لئے تیار رہو ۸۶۹

مسلمانوں کی پہچان سچے مسلمان کیسے ہوتے ہیں ۳۱۹، ۷۵۷، سچے مسلمان مردوں، عورتوں کی صفات ۶۵۹، ۶۱۷ سچے مسلمانوں کا کردار ۹۸۳، مسلمانوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ سے ۴۷، اللہ کی محبت آپؐ کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے ۹۷، مسلمانوں کا قبلہ مسجد حرام ۴۳، سچے مسلمانوں کے تعلقات ۳۳۷ مسلمان کا احترام ۱۶۹، طالبانِ حق کی عزت و قدر افزائی ۱۰۶۱، شکر گزاری کا رویہ ۳۲۵، مسلمانوں سے نرمی و شفقت ۶۷۷، مسلمانوں کا مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوست نہیں ۳۴۱، مخلص مسلمان کامیاب ۶۰۱، مسلمانوں کی کامیابی کی بنیادی شرائط ۶۱۷

حصول علم فرض قرآن سراسر علم الٰہی ۴۰۱، اللہ کا بھیجا ہوا علم انسان کی ہدایت و نجات کی بنیاد ۱۰۸۵، اللہ کے علم پر عمل انسان پر ہر حال میں فرض، اللہ کے علم پر عمل کرنے سے روکنے والا قابل سزا ۱۰۸۵، اصل علم اللہ کی قدرت و حکمت کی سمجھ ۷۸۹

دین و دانش دانشور وہ ہے جو زندگی کی حقیقت اور مقصد کو سمجھے ۱۳۱، دین کو سمجھنے کے لئے عقل کا استعمال ضروری ۳۹۷، عقل مند لوگ ۴۵۳، اختلاف و فرقہ بندی کی وجہ ضد بازی ۶۱، ۸۷۳، عالم اور جاہل برابر نہیں ۸۲۷، چاند کا مسئلہ ۵۳، شاعر اور شاعری کی حیثیت ۶۷۹ دانائی کی باتیں ۵۱۳

مسلمانوں کا دنیا میں کام اور ذمہ داری اب مسلمان دنیا میں حق کے علم بردار ۱۹۷، امِ مسلمہ کا فریضہ دعوت و جہاد ۱۱۷، لوگوں کو جزا و سزا کی یاد دہانی کے لئے امت مسلمہ ذمہ دار ۹۰۳، مسلمانوں کے کرنے کے کام ۴۹۹ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ۴۴۷، دین کے لئے محنت و کوشش ۶۱۵، قرآن کی دعوت دیتے رہنا ۱۱۵، اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر وقت تیار رہنا ۹۱۹، خالص دین کی دعوت لازمی ۱۳۵، دنیا میں سب سے اچھا کام: لوگوں کو اللہ کی اطاعت و بندگی کی دعوت ۸۶۵، مسلمانوں کے لئے دائمی نفع بخش کاروبار: قرآن پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل ۷۸۹، جہاد مسلمانوں کے لئے دنیا میں بہترین کاروبارِ زندگی ۹۹۷، ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچائے ۱۰۱۳، عذاب سے بچنے کے لئے خود اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور دوسروں کو روکنا ضروری ۴۲۳، مسلمانوں کا احترام ۱۶۹، مظلوم مسلمانوں کی داد رسی ۶۱۱، ہر خطے کے مسلمانوں کی امداد ۳۳۵، گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچنا اور اپنی پاک دامنی کے دعوے نہ کرنا ۹۴۹

پاکیزہ و حلال رزق حرص و ہوس کی ممانعت ۱۵۱، پاکیزہ و حلال چیزیں کھانے کا حکم ۴۷، سود حرام ۸۵، سود خوری بزدلی کا باعث ۱۲۱، شراب اور جوئے کی ممانعت ۶۳، مسلمانوں کے لئے حرام چیزیں اور حرام مال سے بچنا ۵۳، یتیموں کا مال کھانا، آگ کھانا ۱۴۳، احرام کی حالت میں جنگلی شکار حرام ۲۲۳

حلال و حرام کی تمیز حلال و حرام کا اختیار اللہ کے سوا کسی کو نہیں ۲۲۱، اللہ کے ذمے جھوٹ لگانا حرام ۲۲۵ حرام سے بچانے کے لئے کعبہ دینی و معاشی استحکام کا ذریعہ ۲۲۵ حرام کاموں سے بچنے میں کامیابی ۲۲۱، حلال و حرام کے احکام ۱۹۳، قسمیں توڑنا حرام ۲۲۱، وصیت میں گڑبڑ حرام ۲۲۷، غیر ضروری سوالات کرنا منع و حرام ۲۲۵، خودکشی حرام ۱۵۱ فرقہ پرستوں کا دین سے کوئی تعلق نہیں ۲۷۱، اسلام اور کفر میں کوئی سمجھوتہ، دوستی نہیں ۹۷، ۱۱۹، ۲۰۹، ۱۰۹۵

نماز کی پابندی مسلمانوں کا قبلہ مسجد حرام ۴۳، مسجد حرام برحق قبلہ، بیت المقدس عارضی اور آزمائشی قبلہ تھا ۴۱ مساجد نور ہدایت کے مراکز ۶۳۹، مسجدیں صرف اللہ کے ذکر و عبادت کے لئے ۱۰۳۹، اصلاح نفس کے لئے تہجد ضروری ۱۰۴۱، تہجد میں نرمی و آسانی ۱۰۴۳، نمازوں کی پابندی ۱۷، ۵۲۳ تیمم کا حکم ۱۵۵، نماز خوف ۱۷۱ نماز کے لئے وضو لازمی ۱۹۵، جمعہ کی فرضیت ۱۰۰۱، دنیا و آخرت میں عزت و سرفرازی کا ذریعہ اللہ کے حضور عاجزی و نمازوں کی پابندی ۵۵۷

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مال میں وصیت فرض ۵۱، مال کے مصارف ۶۱،۳۵۳ خرچ کی مقدار ۶۳، اللہ کے حکم کے خلاف خرچ کرنا نقصان کا باعث ۸۳، مال و صدقات کے اصل حق دار ۸۵، کافروں کا خرچ اللہ کے ہاں قبول نہیں ۱۱۹، مال و دولت کو بڑھانے اور اُسے نقصان سے بچانے کا طریقہ ۳۷۷، خرچ کرنے کے لئے ترغیب ۹۷۱، اصل نیکی ۴۹، خرچ کرنے کے فضائل و فائیدے ۸۱، ۱۰۰۹، زکوٰۃ نہ دینے والوں کو بدترین سزا ۳۴۷ خرچ کرنے کے آداب و شرائط: پاکیزہ مال خرچ کرنا، غربت سے نہ ڈرنا، صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ، خفیہ خرچ کرنا زیادہ بہتر، ۸۳ صحیح نیکی (محبوب چیز خرچ کرنا) ۱۱۳

روزہ روزہ کی فرضیت ۶۵۱، (روز اور اعتکاف کے متعلق) اللہ کے ضابطے ۵۳، شبِ قدر کے فضائل ۱۰۸۷

حج خانہ کعبہ کا احترام لازمی ۶۰۳، خانہ کعبہ کی تعمیر کا مقصد ۶۰۵، صفا و مروہ کا طواف، ۴۵، احکام حج ۵۵، حج کی فرضیت ۱۱۳

قربانی قربانی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی نشانی ۶۰۵، قربانی کے جانوروں سے فائیدہ اٹھانے کی اجازت ۶۰۵

دُعا قبولیت دُعا ۵۳، اللہ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتے ہیں ۸۵۳، غیر اللہ سے دُعائیں، التجائیں بے کار اور فضول ہیں ۳۱۵

توبہ و استغفار توبہ کے قبول ہونے اور نہ قبول ہونے کے ضابطے ۱۴۵ توبہ تائب ہونے والوں کے لئے معافی ۳۶۷، بھول چوک کر نافرمانی کا علاج.....توبہ، استغفار اور اپنی اصلاح ۵۷۷، توبہ کی ترغیب ۸۷۵، سچی توبہ سے پچھلے گناہ معاف ۱۰۱۵

نکاح نکاح کا مسئلہ ۶۳، نکاح و طلاق ہنسی کھیل نہیں ۶۷، دوسرا نکاح ۶۹، بیوہ عورتوں سے نکاح ۷۱، جن عورتوں سے نکاح حرام ہے ۱۴۷ نکاح کے لئے حلال عورتیں ۱۴۹، زانیوں سے نکاح کی ممانعت ۶۳۱، بے نکاح لوگوں کے جلد از جلد نکاح کرنے کا حکم ۶۳۹، میاں بیوی میں فیاضانہ سلوک کی ہدایت ۷۱، ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ۱۴۱

طلاق طلاق ہنسی کھیل نہیں ۶۷، طلاق کے مسائل ۶۵، طلاقِ رجعی و طلاقِ بائن ۶۷ طلاق کا ایک ضروری مسئلہ ۶۵ ۷، مطلقہ عورتوں کی عدت ۱۰۰۹، مطلقہ عورتوں کی عدت تک رہائش اور ضروریات خاوند کی ذمہ داری ۱۰۱۱، مطلقہ عورتوں کے حقوق ۷۱، میاں بیوی میں لعان ۶۳۱

عورتوں کے حقوق و مسائل حیض کا مسئلہ ۶۵، عورتوں کے حقوق ۶۷، بچوں کو دودھ پلانا ۹۶، بیوہ عورتیں ۶۹، بیوہ اور مطلقہ عورتوں کے حقوق ۷۱، ورثہ میں عورتوں کا حصہ ۱۴۱، حصوں کا تعین ۱۴۳، احکام کی وضاحت ۱۹۱، مرد عورتوں کے نگہبان، ۱۵۱، ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کی تحقیق ۹۹۳، عورتوں سے مشروط بیعت ۹۹۵

یتیموں سے سلوک یتیموں کا معاملہ ۶۳، یتیموں سے سلوک اور ان کے مال کی حفاظت، ۱۴۱، ۵۱۵، یتیموں کا مال کھانا، آگ کھانا ۱۴۳

لوگوں سے حسن سلوک ۱۵۳ نزول قرآن کا مقصد: لوگوں کی اصلاح ۵۶۳، مسلمانوں کا احترام، ۱۶۹، رشتے داری کا لحاظ ۱۳۹، والدین کا ادب و احترام اور ان کی خدمت ۵۱۳، ہر معاملے میں دیانتداری ۳۲۵، وعدے کی پابندی ۵۱۵، برائی کا جواب بہترین نیکی ۸۶۵، وصیت کا حکم ۱۵۱، خودکشی حرام ۱۵۱، حرص و ہوس کی ممانعت ۱۵۱، حسد کا برا انجام ۲۰۳، دھوکہ دہی اور عہد شکنی کا برا انجام ۵۰۱، تلخ کلامی سے بچو ۵۱۹، پریشانیوں کا علاج ۴۸۱، بدگمانی، متکبرانہ چال، ماپ تول میں کمی، قتل اولاد اور قتل ناحق سے بچنا ۵۱۵، ایک دوسرے کا مذاق اڑانے، طعن و تشنیع، بد زبانی، عیب جوئی اور چغل خوری کی ممانعت ۹۳۱ فرشتوں کی نیک کردار مسلمانوں کے لئے دعائیں ۸۴۳

صبر و استقامت مصائب میں صبر و استقامت ۴۳، راہِ حق میں تکالیف و مصائب لازمی ۶۱، حق پر استقامت ہی کامیابی کا ذریعہ ۱۳۹، صابر لوگ کامیاب ۵۹۳، مصائب برداشت کرنے پر مسلمانوں کے لئے جنت کی خوش خبری ۹۲۱، ۱۰۷۳

ہجرت ہجرت کا حکم ۱۷۱، ہجرت کے فائدے ۴۸۹، حق کی ہجرت، باطل کی کمر توڑ شکست ۵۲۳، اللہ کی رضا کے لئے ہجرت کرنے والوں کو اجر و انعام ۶۱۱، اپنا دین، ایمان بچاؤ، وطن، رزق کی پروانہ کرو ۷۲۷، ہجرت کر کے آنے والی عورتوں کی تحقیق ۹۹۳

حکومت و اقتدار دین کے غلبے کے لئے حکومت و اقتدار کی ضرورت ۵۲۳، حکومت و اقتدار اللہ کی عطا ۵۴۵، سچے مسلمانوں سے خلافت و حکومت کا وعدہ ۶۴۵، حکومت و اجتماعی نظام چلانے کا طریق کار اور نظام کو صحیح چلانے کے لئے رسولؐ کی اطاعت لازمی ۱۵۹، ہر دور میں اللہ کی شریعت انسانوں کے لئے آئین، دستور اور ضابطہ حیات ۲۰۹، اسلامی حکومت کے خد و خال ۶۰۷، ذوالقرنین......... معیاری و مثالی حکومت کا نمونہ ۵۴۵، جہادی سرگرمیاں، یاجوج اور ماجوج کی روک تھام کے لئے دیوار کی تعمیر کا عظیم فلاحی کام ۵۴۷

مسلمانوں کے خلاف مخالفین کی سرگرمیاں لوگوں کی اکثریت سچے دین کی مخالف ۶۰۵، مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کے لئے کفار کا ہتھکنڈہ ۷۱، مسلمانوں کے متعلق منافقین کا رویہ ۹۸۱

جہاد وقتال ......تعارف، اہمیت وحیثیت

جہاد کیا ہے؟ جہاد معیار حق اور حق کی باطل کے خلاف دائمی کش مکش ہے ۱۲۳، جہاد ایمان و نفاق کی کسوٹی ہے ۱۳۱، جہاد دنیا میں مسلمانوں کا اصل کام ہے ٦١٥، جہاد اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل ہے ۹۹۵

جہاد وقتال کیوں؟ جہاد حق کی کامیابی کا یقینی ذریعہ ہے ۳۲۳، دنیا میں اسلام کے غلبے کا واحد ذریعہ جہاد ہے ۹۹۷، دنیا میں اللہ کے دین و شریعت کی حفاظت کے لئے لازمی ہے ۲۱۱، دنیا میں مسلمانوں کے لئے بہترین کاروبار زندگی ہے ۹۹۷، جہاد دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی استحکام اور سربلندی کا ذریعہ ہے ۹۱۵، مسلمانوں کی معیشت جہاد سے مضبوط ہوتی ہے ۳۴۵، جہاد کے بدلے جنت......اللہ کا پختہ وعدہ ۳٦۹، جہاد دائمی زندگی اور دائمی عیش کا ذریعہ ۱۳۱

جہاد کب سے ہے؟ جہاد پہلے بھی فرض تھا ۳۷، جہاد کی قدامت ۱۲۵، سلیمان کی جہاد سے محبت ۸۲۱

جہاد کن کے خلاف، کب تک؟ اللہ کے سچے دین، اسلام کے منکروں اور دشمنوں کے خلاف ہر وقت، ہر حال میں ۱۳۳، ۹۱۳، ۹۱۹، ۹۲۵، کفار و منافقین کے خلاف ۱۰۱۵ دنیا سے کفر و شرک مٹنے تک ۳۲۷

احکام جہاد جہاد کی فرضیت ٦١، موت کے ڈر سے جہاد نہ چھوڑنے کا حکم ۳۷، جہاد کی ترغیب ۱٦۱، ۳۴۹، ظالم کفار کے خلاف جہاد کی اجازت ٦۰۷، جہاد کے لئے خصوصی بیعت ۹۲۱

جہاد چھوڑنے پر وعید جہاد چھوڑنا کفر اور باعث ہلاکت ۵۵، ۱۲۵، جہاد پر اعتراض کا فرانہ روش ۱۲۷، جہاد نہ کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ۳۴۳، جہاد سے جی چرانے والوں کو دردناک سزا ۹۲۳، جہاد سے منہ موڑنے والے ہمیشہ گمراہ ہوئے ۹۹۷

لوازمات جہاد جہاد کے لئے مالی قربانی لازمی ۱۳۳، جہادی ٹریننگ لازمی ۳۷۳، جہاد میں اطاعت وصبر لازمی ۵۷ حکم آنے پر جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت نہیں ۳۷۱ کمانڈر کی شہادت پر میدان چھوڑنے کی اجازت نہیں ۱۲۳، کفار کا تعاقب لازمی ۱۷۳،

فلسفہ جہاد اور اصول جہاد ۱٦۳، ۳۷۳

ثمرات جہاد حق ہمیشہ غالب و کامیاب، باطل و مغلوب و ذلیل ۹۳، جہاد میں غلطی کرنے والوں کو معافی ۱۲۹، شہادت دنیاوی زندگی سے بہتر ہے ۱۲۹، مجاہدین پر اللہ مہربان ۳۷۱، جہاد کرنے والوں سے جنت کا پختہ وعدہ ۳٦۹، مجاہدین کے بلند مقامات و درجات ۱٦۹

مسائل جہاد ماہ حرام میں لڑائی ٦۳، نماز خوف ۱۷۱، مجاہدین کی صفات ۳٦۹، صرف معذور لوگوں کو جہاد سے رخصت ۹۲۱، مال غنیمت کی تقسیم کیوں اور کیسے؟ ۳۲۹، بغیر لڑے حاصل ہونے والے مال کی تقسیم ۹۸۵

منافقین کا تعارف...... جہاد کے بارے میں اُن کا رویہّ اور کردار

تعارف منافق لوگ، منافقین کی مثال جن کے دلوں میں کفر ہی کفر ہے ۷، ان منافقین کی مثال جن کے دلوں میں شک وشبہ ہے ۹، انتہائی بدکردار لوگ ۳۵۵، مسلمانوں کے حقیقی دشمن ۱۰۰۳، منافقت ظاہر ہوکر رہتی ہے ۹۱۹ جہاد نفاق وایمان کی کسوٹی ۱۳۱

منافقین کی بدکرداری کردار کی دوعملی ۵۹، قرآن پر اعتراض ۳۷۳، اسلام اور مسلمانوں کے متعلق رویہّ شیطان کے ساتھی ۹۸۹، گھاگ منافقین اور نفاق کے دائمی مریض ۳۶۷، ناقابل اصلاح لوگ ۳۷۳، بزدل و بدکردار ۵۵، ۷۷، ۱۰۰۳، بُری بُری حرکات ۹۷۹ یہودیوں سے دوستی، لوگوں کو اسلام سے روکنا، سراسر جھوٹے ۹۸۱، ۱۰۰۱، ذلیل ترین لوگ ۹۸۳، کافر، بیکار، باتونی، بدفطرت اور حقیقت ناآشنا لوگ ۱۰۰۳

پیغمبرؑ اور جہاد کے خلاف منافقین کا رویہّ وکردار موت سے ڈرنا اور بات بات پر اعتراض کرنا ۱۶۳، جہاد سے روکنے کی کوشش، سازش کرنا اور افواہیں پھیلانا ۱۶۵، مسلمانوں کو کافر کرنا اور ان کے خلاف لڑائی میں کودنا ۱۶۷، جہاد کے متعلق بکواس ۳۴۱، مالِ غنیمت کے لالچی ۳۴۹، ۹۲۳، شک کے مریض، فسادی وفتنہ پرور، بہانے اور عذر تراشنے والے مسلمانوں کی کامیابی پر ناخوش ۳۵۱، بے ایمان، بزدل اور ڈرپوک، آپ پر بے جا اعتراض کرنے والے ۳۵۳، اللہ ورسول کا مذاق اڑانے والے، صرف باتوں ہی سے خوش کرنے والے ۳۵۵، سازشی، وعدہ خلاف اور طعنے باز ۳۵۹، لوگوں کو جہاد سے روکنے والے، عورتوں کے ساتھ خوش رہنے والے ۳۶۱، جھوٹے، بے ایمان اور قابل اعتراض لوگ ۳۶۳، گندے، ناقابل اعتبار اور مسلمانوں کی تباہی کے منتظر ۳۶۵، جہاد سے جی چرانے کے لئے ان کا پسندیدہ بہانہ: مال اور اہل وعیال میں مصروفیت ۹۲۱

نفاق کی بڑی وجہ اللہ کے احکام سے لاعلمی ۳۶۵

منافقین کا انجام وعدہ خلاف اور نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی ۳۶۵، کفار ومنافقین کے خلاف جہاد کا حکم ۱۰۱۵، منافقوں اور مشرکوں کو دنیا وآخرت میں سخت سزا کی دھمکی ۹۲۱، منافقین کی دنیا وآخرت برباد ۷۰۱، قیامت کے روز منافقین کا برا حال ۹۷۱، منافقین جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ۱۸۳

کفار و مشرکین کے خلاف جہادی معرکے

غزوہ بدر بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب: کامیابی کا پہلے سے وعدہ، مدد کے لئے فرشتوں کا آنا اور کفار کو قتل کرنا ۳۲۱، کافروں کے منصوبے کا ناکام کرنا، اللہ کا مسلمانوں کے ساتھ اور کفار کے خلاف ہونا، کفار کی حق کے خلاف چالیں ۳۲۳، کفار کا خود شکست و عذاب طلب کرنا ۳۲۵، مسلمانوں کو عبادت سے روکنا، لوگوں کو سچے دین سے روکنے کی کوشش ۳۲۷۔

بدر میں اللہ کی مدد و قدرت کے مناظر حق کی فتح، بزدلی و اختلاف سے حفاظت، کثرت و قلت کے چکر سے نکالنا، ثابت قدم رکھنا ۳۲۹، شیطان کا کفار کو اکسا کر میدان میں لانا، کفار کا برا انجام ۳۳۱

غزوہ احد تبصرہ ۱۱۹، احد میں کامیابی و ناکامی کے اسباب ۱۲۵، فتح و شکست اللہ کے اختیار میں ۱۲۷، شہادت دنیاوی زندگی سے بہتر، جہاد میں غلطی کرنے والوں کو معافی، اللہ کی مدد پر بھروسہ و یقین، مال غنیمت میں خیانت بہت بڑا جرم ۱۲۹، جہاد ایمان و نفاق کی کسوٹی ۱۳۱

غزوہ احزاب اللہ کی طرف سے مدد، منافقین کی بزدلی و بدکرداری، سچے پکے مسلمانوں کا کردار ۷۵۷، دشمنوں کی ذلت سے پسپائی ۷۵۹

صلح حدیبیہ اسلام کی واضح و عظیم کامیابی، مسلمانوں کو جنت کی خوش خبری، مشرکین و منافقین کو دنیا و آخرت میں دردناک سزا کی دھمکی ۹۲۱، جہاد سے جی چرانے والوں کو دردناک سزا ۹۲۳ اس صلح میں خاص حکمت ۹۲۵

بنو نضیر کا مدینہ سے اخراج یہودی قبیلہ بنو نضیر کا مدینہ سے اخراج ۹۸۳، یہودیوں کا مال بیت المال میں ۹۸۵، بغیر لڑے حاصل ہونے والے مال کی تقسیم: غریب مہاجرین، غریب انصار اور عام مسلمانوں غربا میں ۹۸۷

معاشرت اور آداب معاشرت اللہ تعالیٰ کے تاکیدی احکام ۵۱۳، ۵۱۵، رشتے داروں اور دوستوں کے گھروں سے کھانا، لونڈی، غلاموں اور نابالغ بچوں کی خلوت گاہوں میں آمد پر پابندی ۶۴۵، ۶۴۷ نیک بندوں کی صفات کی صورت میں معاشرے کی جھلک ۶۵۹، دوسرے گھروں میں کھانا، عورتوں کا پردے میں رہنا، مسلمانوں کو نہ ستانا، غنڈوں بدمعاشوں کو سخت سزائیں، اللہ و رسولؐ کی اطاعت، یہودیانہ طرز عمل اختیار کرنے سے بچنا، سچائی کا دامن کبھی نہ چھوڑنا ۶۷۷، ۶۹۷

معاشرتی برائیوں کی روک تھام کیسے؟ دوسرے گھروں میں بغیر اجازت جانے کی ممانعت، نظروں کی حفاظت، عورتوں کا بناؤ سنگار ظاہر نہ کرنا، بے نکاح لوگوں کے جلد از جلد نکاح، غلاموں کی آزادی کا اہتمام، بدکاری کے اڈوں پر پابندی ۶۳۹، معاشرے کی اصلاح کے لئے قرآن وسنت پر عمل لازمی ۹۹۹

آداب مجلس ۶۴۷ کھلے کھلے ہو کر بیٹھنا، سرگوشی سے پرہیز، سرگوشی سے پہلے صدقہ ۹۷۹، ۹۸۱

معیشت کی اہمیت مال و دولت انسان کی معاش کا ذریعہ، اسے نادانوں کے حوالے نہ کرنے کا حکم ۱۴۱، صرف اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کی ہدایت، اللہ کے حکم کے خلاف خرچ کرنا نقصان کا باعث ۸۳، خرچ، اخراجات میں میانہ روی کی تلقین ۵۱۵، ۶۵۹، فضول خرچ شیطان کے بھائی ۵۱۳

معیشت کی حیثیت لوگوں کے پاس مال و دولت کی کمی بیشی اللہ کی حکمت ۸۷۷، اللہ کے ہاں مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں، یہ صرف انسان کی آزمائش کے لئے ۸۸۵ دنیا و آخرت میں کامیابی کی بنیاد معیشت نہیں، اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری ۷۰۷، اللہ کے احکام اور وعدوں کے مقابلے میں دنیاوی مفادات کی کوئی حقیقت و حیثیت نہیں ۵۰۱، معیشت کو ایمان و اعمال پر ترجیح دینے والے عقل کے اندھے ۷۰۹، دنیاوی خوش حالی حق کا معیار نہیں ۶۱، مال و اسباب کی زیادتی حق کا معیار نہیں ۴۵۵، مال و اولاد کامیابی اور حق کا معیار نہیں ۷۷۹، ظاہری شان وشوکت لوگوں کے حق پر ہونے کی دلیل نہیں ۸۴۳

معیشت پر فخر کرنے والوں کا انجام دنیاوی مفادات کے لئے کفر وشرک میں پھنسے رہنے والے آخر پچھتائیں گے ۷۰۹، معیشت پر اترانے والے تباہ و برباد ۷۰۷ مفادات کا بندہ قارون زمین میں دھنسا دیا گیا ۷۱۱

عدل و انصاف انبیاءؑ کی بعثت کا مقصد...... دنیا میں عدل و انصاف کا قیام ۹۷۵، اب مسلمان دنیا میں حق و انصاف کے علمبردار ۱۹۷، مسلمانوں میں عدل و انصاف سے صلح کرانے کا حکم ۹۲۹، خبروں کی تحقیق ۹۲۹، سچی گواہی کا حکم ۱۸۱، حق کو چھپانا لعنت کا باعث ۴۵، غلط سفارش کی ممانعت و تردید ۹۴۹، عام کافروں سے نیکی اور انصاف کا حکم ۹۹۳، جرائم کا بدلہ وسزا فرض ہے ۴۹

شرعی سزائیں شرعی سزاؤں کا نفاذ اللہ کے قرب کا ذریعہ ۲۰۵، ہر دور میں اللہ کی شریعت ہی سب انسانوں کے لئے آئین، دستور اور ضابطہ حیات ۲۰۹، ہر فیصلہ شرعی انصاف سے مشروط ۲۰۹، باغیوں کی سزا، چوری کی سزا ۲۰۵، زانیوں کو اعلانیہ سزا کا حکم، بہتان تراشوں کو سزا ۶۳۱، مرتد لوگوں کی سزا ۱۱۱، غنڈوں، بدمعاشوں کو سخت سزائیں ۶۹۷

خارجہ پالیسی کے اصول معاہدوں کی پابندی، معاہدہ توڑنے پر برابر کا جواب، دشمن کے مقابلے کے لئے پوری جنگی و جہادی تیاری، صلح کا جواب صلح ۳۳۳، ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا، اسلام کا غلبہ و دبدبہ مقدم، جنگی قیدیوں سے حسن سلوک، ہر خطے کے مسلمانوں کی امداد ۳۳۵ اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر وقت، ہر لحاظ سے تیاری ۹۱۹، دشمنوں سے سلوک میں ابراہیمؑ کی زندگی بہترین نمونہ ۹۹۱

سچے مسلمانوں کو بشارت و خوش خبری اللہ کے فرمانبردار اور نافرمانوں کا الگ الگ انجام ۷۵۱، دیدار الٰہی کے خواہش مندوں کے لئے راہِ عمل ۵۴۹، فرشتوں کی نیک کردار مسلمانوں کے لئے دعائیں ۸۴۳، شریعت کے پابند لوگوں کی اللہ کی طرف سے مدد ۷۵۵، دین و شریعت کی پابندی کرنے والے کامیاب ۲۱۳، ۷۲۹، ۹۸۳، فرمانبرداروں کا آخرت میں بہترین انجام ۳۶۵، ۸۲۳، ۹۶۷، ۱۰۱۱، ۱۰۱۵، اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام ہمیشہ کے لئے جنت ۵۴۹، ۸۴۱، ۹۲۱، اللہ کے فرمانبرداوں کی جنت میں آؤ بھگت ۸۹۱، دنیا میں اللہ کو شہنشاہ ماننے والوں کی جنت میں مہمانی ۸۶۵، اللہ کے فرمانبردار بندے آخرت میں باغوں، چشموں میں ۸۵۹

نافرمانی کی صورت میں بُرے انجام سے آگاہی مسلمانو! آخرت کے محاسبے کے لئے ہر وقت تیار و رہو ۹۸۹، اللہ کی فرمانبرداری سے غفلت انتہائی نقصان دہ ۱۰۰۳، اللہ کو مانو، اللہ کی مانو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ۱۰۱۹، اللہ اور پیغمبرؐ کی نافرمانی سے نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں ۹۱۹، اللہ کے احکام نہ ماننے والے بیوقوف ۴۱، دین و شریعت کا مذاق اڑانے والے بیوقوف ۲۱۳، اللہ کے نافرمانوں کا بدترین انجام ۹۶۷، ۱۰۰۵، سچے دین کو جھٹلانے والوں کی مثال اور انجام ۳۱۳، قیامت کے روز سچے دین کو ماننے کا کوئی فائدہ نہیں ۷۸۳

شرک اور مشرکین

شرک کیا ہے؟ شرک اللہ کی عدم معرفت ہے۶۱۵، اسلام کی مخالفت شرک ہے ۱۷۵ غیر اللہ سے امداد کی امیدیں ۵۶۱، غیر اللہ سے دعائیں، التجائیں ۲۴۷، اللہ کے علاوہ کسی سے مرادیں مانگنا ۳۷۹، غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ ۲۵۵، اللہ کی نعمتیں اپنی مرضی سے استعمال کرنا۲۶۳، جمہوریت نظامِ شرک وگمراہی ۲۵۷

مشرکوں کی پہچان اللہ کی نعمتوں کے ناقدردان ۵۲۱، توحید سے نفرت اور چڑ ۶۱۳ اللہ کو مانتے ہیں، اللہ کے احکام نہیں مانتے ۲۷ے، خواہش کے بندے، عقل کے اندھے ۳۵ے، مشرک بہرے، گونگے، اندھے مقلد۲۳۹، ۲۴۱، مصیبت میں شریکوں کو بھول جاتے ہیں۲۳۹، قرآن سے بھاگتے ہیں۲۳۵، مشرکین کے عقل، دماغ ٹیڑھے ۸۵۵، اسلام کے علاوہ دوسرے نظاموں، ازموں کے قائل ۸۷۵، فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں سمجھنا اور جنوں کو اللہ کا رشتے دار قرار دینا۸۱۵، اللہ کی نعمتیں کھا کر جن پرستی کرنا۲۵۳، یہودی، عیسائی اپنے پادریوں کورب بناتے ہیں ۳۴۷

شرک کا کوئی جواز نہیں ۷۹۱ شرک سے پاک ذات کے شریک کیوں؟ ۳۷ے، مخلوق خالق کے برابر نہیں شریک کیسے ہوگئی؟ ۴۸۵، مشرکوں کے پاس شرک کی کوئی دلیل نہیں ۲۶۵، ۵۸۳، ۴۳ے، مشرک دلائل سے کتراتے ہیں ۲۴۱، محض ڈھکوسلے اور غلط فہمیاں ۲۶۳، محض قیاس وگمان کے پیرو۳۸۳، مشرکین بے حس، حیلے و بہانے ساز ۴۸۷، دنیاوی مفاد کے لئے کفر وشرک میں پھنسے ہوئے۷۰۹؟ شرک کے لئے کوئی عذر قبول نہیں۳۱۱، شرک کی مذمت ۵۱۵

شرک کی تردید کے لئے مثالیں ایمان روشنی، کفر وشرک تاریکی۲۵۹، ایمان، اسلام اور کفر وشرک کی مثالیں ۴۶۷، خود ساختہ معبودوں کی نفی کے لئے ان کی بے بسی کی مثال ۶۱۵

مشرکوں کا کردار لوگ اپنی مرضی و اختیار سے شرک کرتے ہیں ۲۶۷، مشرکوں کی احسان فراموشیاں ۲۹ے، مشرکوں کی چیرہ دستی ۲۵۳، کفار و مشرکین کے کردار کا تضاد ۳۵ے، کفار و مشرکین، خود اپنی بات کے منکر۸۱۵، آپ ﷺ کی آمد سے پہلے کفار ومشرکین کا اطاعت کی قسمیں کھانا۹۳ے، مشرکین کے قرآن اور آپ پر اعتراضات۶۴۹ مشرکوں کا موحد مومن کو شہید کرنا۹۷ے، مشرکوں کی اللہ سے وعدہ خلافیاں ۲۴۵

مشرکوں کے بارے میں احکام و ہدایات مشرکوں کی اصلاح کے لئے کوشش ضروری ۳۱۷، اللہ کی کتابیں مشرکوں کو برے انجام سے ڈراتی ہیں ۲۵۱، مشرکوں سے علیحدگی کا حکم ۲۵۵، مشرکوں کو نوٹس ۳۳۷، نوٹس کی خلاف ورزی کرنے والے مشرکوں کو قتل کرنے کا حکم ۳۳۹، مشرکوں کی خانہ کعبہ پر اجارہ داری ختم ۳۴۱، مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کی ممانعت ۳۶۹، جھوٹے معبودوں اور حکمرانوں کی نفی ۶۴۹، قرآن کو نہ ماننے والے کافر و مشرک کے لئے ہدایت نہیں ۲۵۵، غیر اللہ سے دعائیں، التجائیں فضول ۳۱۵، ابراہیم کا مشرکین سے مناظرہ ۲۴۷، کفار و مشرکین کو سزا کی دھمکی لیکن ان پر زبردستی نہیں ۶۶۱، بت پرستی کی مذمت اور غلط سفارش کی تردید ۹۴۹، کفار و مشرکین کو آخری نوٹس ۶۹۳، اللہ کے علاوہ دوسروں کی اطاعت و بندگی کرنے والے سزا سے نہیں بچ سکتے ۴۲۱

مشرکین کو اصلاح کا موقع دنیا کی زندگی مشرکوں کے لئے اصلاح کا موقع و مہلت ۲۶۵، شرک سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام کی پابندی لازمی ۲۵۵، توبہ کی ترغیب ۸۷۵، سچی توبہ سے پچھلے گناہ معاف ۱۰۱۵، مصائب و پریشانیوں کا علاج شرک سے توبہ ۲۳۹، عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ۸۵۷

مشرکوں کا انجام مشرکوں کا قیامت میں کوئی مددگار نہیں ۸۱۷، خود ساختہ سفارشیوں کی سفارش کا انہیں کوئی فائدہ نہیں ۸۹۳، قیامت کے روز مشرکین کا اپنے شرک سے مکرنا اور پچھتانا ۲۳۵، ۲۳۷، جھوٹ بولنے کی کوشش میں منہ زبانیں بند ۸۰۱، اعضا کی گواہی ۸۶۱ مشرک و کافر ذلیل و خوار ۵۷۷، مشرکین کا برا انجام ۶۵۱، ۸۳۵، مشرک سزا سے نہیں بچ سکتے ۳۸۵، مشرکوں کی تباہی لازمی ۲۳۷، مشرکوں کے متعلق اللہ کا فیصلہ ۲۳۱، مشرکوں پر جنت حرام ۲۱۷، مشرکوں کی سزا جہنم ۲۴۱، مشرکوں کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ۲۶۱

کفر و نافرمانی، کافر و نافرمان لوگ

کافر و نافرمان لوگوں کی حالت، کردار اور علامات اللہ کی قدرت وعظمت سے ناواقف ۶۲۷، اللہ کی قدرت کو نہ ماننے والے اندھے، بہرے، مُردے ۶۳۹، اللہ کی باتوں پر عمل نہ کرنے والے بد بخت اور گمراہ ۶۲۹، اللہ کی باتوں پر عمل نہ کرنے والے اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ۷۳۱، ہدایت سے محروم لوگ عقل کے اندھے ۶۴۱، جبکہ ہدایت کے بے شمار نشانات دنیا میں موجود مثلاً حکومت واختیار اللہ کا، ہر مخلوق اللہ کی تسبیح خواں، بادل، بارش، بجلی اللہ کے مطیع فرماں ۶۴۱، جانور اللہ کی قدرت ومعرفت کے نشان ۶۴۳، منکرین اللہ کے ناشکرے و نافرمان، نافرمان اور وعدہ خلاف لوگوں کو ہدایت کیسے ملے؟ ۲۹۵، مہینوں میں ہیر پھیر بدترین کفر و نافرمانی ۳۷۹، ضدی و ہٹ دھرم لوگ ۷۴۴، ۷۴۱، حیلہ ساز لوگ ۳۷۹، معیشت و معاش پر اترانے والے ۷۰۷ دنیاوی مفادات کے لئے کفر و شرک میں پھنسے ۷۰۹، معیشت کو ایمان و اعمال پر ترجیح دینے والے ۷۰۹، مفادات کے بندے ۷۱۱، کافر و مشرک ذلیل و خوار ۵۷۷، قرآن، آپؐ اور قیامت پر معترضین ۶۴۹، ۸۱۷، ۸۸۵، ۹۳۳، ان کے بڑے بڑے اعتراض: قرآن ایک ہی دفعہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہمارے سامنے کیوں نہیں آتے؟ ۶۵۱، مسلمانوں اور حق کے خلاف ان کے ہتھکنڈے ۷۱۷، ۸۶۳، دین کا مذاق اُڑانا ۷۴۱، اللہ کی باتوں پر توجہ نہ دینا، مال و دولت غریبوں پر خرچ نہ کرنا اور قیامت کے بارے میں بحث و تکرار ۷۹۹، لالچی اور خودغرض ۸۷۵، اندھے، بہرے ۷۰۵، اللہ کے ناشکر گزار اور احسان فراموش ۸۸۱ صریح بد اخلاق و بد کردار ۱۰۲۱، بدقسمت انسان ۹۰۷

کفر و نافرمانی کی بڑی وجہ لوگوں کی آخرت سے غفلت و بے فکری ۵۸۱

منکروں، نافرمانوں کے متعلق ہدایات کائنات کی تخلیق کا مقصد: اللہ کی فرمانبرداری نافرمانوں کا برا انجام ۱۰۰۵، اللہ اور پیغمبرؐ کی نافرمانی سے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں ۹۱۹، منکروں کو اچھے انداز سے سمجھانے کا حکم ۶۲۷، قیامت کے منکروں کو صبر و استقامت سے سمجھانے کا حکم ۹۴۵، عام کافروں سے نیکی اور انصاف کا حکم ۹۹۳، اسلام کے دشمنوں کے خلاف ہر وقت، ہر لحاظ سے تیار رہنے کا حکم ۹۱۹، سچے دین کے منکروں کے خلاف جہاد کا حکم ۹۱۳، کافروں اور منافقوں کے خلاف سختی اور جہاد کا حکم ۱۰۱۵، کافروں سے لڑنے کا حکم ۳۴۱، گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچو، اپنی پاک دامنی کے دعوے نہ کرو ۹۴۹، قیامت تک آنے والے انسانوں کو نافرمانی کی صورت میں سزا کی دھمکی ۹۴۱، ۹۵۵، اللہ کے نافرمان تباہی سے نہیں بچ سکتے ۹۱۱، اللہ کو مانو، اللہ کی مانو، ورنہ نقصان اٹھاؤ گے ۱۰۱۹، آپ کو نہ ماننے والوں کا حشر پہلے کافروں جیسا ہوگا ۷۵۱، کفر کے لئے کوئی عذر قبول نہیں ۳۱۱، دین کا مذاق اڑانے والوں کو دردناک سزا ۷۴۱

منکروں اور نافرمانوں کو دنیا میں اصلاح کا موقع نافرمان قوموں کو مہلت ۶۰۹، دنیا کی زندگی کافروں کے لئے اصلاح کا موقع و مہلت ۲۶۵، کفار کو اصلاح کا موقع ۳۲۷، عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان لانے کا کوئی فائیدہ نہیں ۸۵۷، توبہ کی ترغیب ۸۷۵، سچی توبہ سے پچھلے گناہ معاف ۱۰۱۵، منافقوں، مشرکوں کو سخت سزا کی دھمکی ۹۲۱، منکرین کو سنبھلنے کے لئے مہلت اور ان سے درگزر ۸۹۹

منکروں، نافرمانوں کا دنیا میں برا حشر اللہ کے نافرمانوں کو نوحؑ کا چیلنج اور نافرمانوں کا برا انجام ۳۹۱، ۴۸۵، اللہ کے دشمنوں کی دنیا میں تباہی ۱۰۰۳ قرآن اور آپؐ کے منکروں کے لئے ایک عبرت ناک واقعہ بطور مثال ۷۹۵، آخرت کے منکر کا انجام ۱۰۵۹، نافرمان قوموں کو مہلت، نہ سنبھلنے پر سزائیں ۶۰۹، نافرمانی پر قوموں کی ہلاکت ۲۳۲، اللہ کے دین کے مخالفین ناکام و نامراد ۴۰۳، نافرمان قوموں کا برا انجام ۴۶۳، اسلام قبول نہ کرنے والوں کا برا انجام ۴۶۷، نافرمان قوموں کو سزائیں ۶۵۵، ۹۴۱، اللہ کے احکام و پیغام پر توجہ نہ دینے والوں کا برا انجام ۷۷۵، ھٹ دھرم قوموں کی تباہی و ہلاکت کے واقعات ۶۶۱، مخالفین حق کا برا حشر ۶۸۷، آزمائش میں ناکامی پر قوموں کی تباہی ۷۲۱، نافرمان قوموں سے انتقام ۷۳۷، نافرمانوں، بد معاشوں کا برا حشر ۸۲۳، اللہ کے نافرمانوں کو کوئی سزا سے نہیں بچا سکتا ۴۱۹، قیامت کے منکروں کا برا حشر ۹۵۵، اللہ کے نافرمانوں کا برا انجام ۸۶۱، ۱۰۰۵، ۱۰۱۱

منکروں، نافرمانوں کا آخرت میں بُرا انجام قیامت کے روز ساری انسانیت دو گروہوں: اللہ کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں میں تقسیم ۷۳۱، اللہ کے فرمانبردار اور نافرمان بندوں کا الگ الگ انجام ۷۵۱، ۷۸۷، ۹۱۵، اللہ کے فرمانبردار کامیاب، نافرمان نا کام و نامراد ۸۳۹، منکرین حق قیامت کے روز پچھتائیں گے ۶۲۹، ۷۴۹، منکرین کا برا انجام ۶۵۱، کافروں کے نیک اعمال ضائع ۴۶۵، نافرمانوں کو قیامت میں کوئی بہانہ کام نہ آئے گا ۷۳۹، آخرت میں نافرمانوں کا کوئی مدد گار نہیں ۷۸۷، نافرمانوں کا اس دن کوئی دوست اور سفارشی نہیں ۸۴۵، نافرمانوں کا مقدر دنیا و آخر میں ناکامی ۸۹۱، نافرمانوں کا دنیا و آخرت میں برا انجام ۱۰۱۱، بے ایمانوں، نافرمانوں کا برا انجام ۸۴۵، فرشتوں کی رپورٹ پر آخرت میں نافرمانوں کو سخت سزا ۱۰۷۳، بدکردار سرمایہ داروں کا آخرت میں برا انجام ۱۰۹۱، اللہ کے نافرمان اوندھے منہ دوزخ میں ۶۹۱، منکرین قدرت اللہ کے عذاب کا شکار ۴۴۹، دہریوں اور ڈنڈی مار لوگوں کا برا انجام ۹۰۳، ۱۰۶۷ اللہ کی رحمت سے مایوس بدکرداروں کا انجام دوزخ ۸۳۷، نافرمانوں کو دوزخ کی سزا حق، سچ ۹۱۱، منکرین حق کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ۱۰۱۹، اللہ کی مخلوق پر زیادتی کرنے والوں کا برا انجام ۸۷۹، ۱۰۴۹، اللہ سے غافل لوگ شیطان کے ساتھی، دوزخ کا ایندھن ۸۸۷، نافرمانوں کا دوزخ میزبان ۵۶۱، نافرمان لوگ آخرت میں آگ اور کھولتے پانی میں ۹۵۹، اللہ کے نافرمانوں کو دوزخ کی دائمی سزا ۲۷۹، ۸۴۱، ۹۰۹

قیامت و آخرت

قیامت کیا ہے؟ اللہ، شہنشاہِ کائنات کی طرف سے محاسبے کا دن ۸۴۵، انسانوں کے دوبارہ زندہ ہونے کا دن ۸۹۷، اللہ کے سامنے حاضری، پیشی کا دن ۱۰۶۹، ۱۰۸۹، لوگوں کے دنیاوی اعمال کے نتیجے اور فیصلے کا دن ۴۲۱، ۱۰۵۳، ۱۰۸۱، لوگوں کے آپس کے اختلافات کے عملی فیصلے کا دن ۴۲۱

قیامت کی حقیقت قیامت ایک ٹھوس حقیقت ۱۰۵۷، قیامت کا محاسبہ حق، سچ ۱۰۵۹، قیامت کا آنا یقینی، لازمی ۲۶۱، ۴۸۹، ۷۱۹، ۷۷۱، ۸۰۵، ۹۳۳، ۹۳۵، ۱۰۲۹، ۱۰۷۱، ۱۰۸۵، دنیاوی اعمال کا نتیجہ نکل کر رہے گا ۴۲۱

قیامت کے دلائل زندگی و موت جزاو سزا کے لئے ۴۷۵، قیامت کے منکر جواب دیں ۹۶۵، قیامت آنے کے عقلی و نقلی دلائل ۸۶۷، ۸۹۵، ۱۰۵۳، ۱۰۵۷، ۱۰۷۷، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اعتراضات کے جوابات ۵۱۷، ۹۳۳، مُردوں کے زندہ ہونے کا عملی مشاہدہ ۷۹،

قیامت کی نشانیاں، علامات اصحاب کہف کا تین سو نو سال غار میں سو کر جاگنا مرنے کے بعد زندہ ہونے کا ثبوت و نشانی ۵۳۳، ۵۳۵، آپؐ کا لوگوں کو قیامت سے خبردار کرنا اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا ۹۵۱، قرآن قیامت کے منکروں کو بُرے انجام سے آگاہ کر رہا ہے ۹۵۳، جانور کا زمین سے نکلنا ۶۹۱، قیامت کی ظاہری علامات ۱۰۶۵، قیامت آنا مشکل نہیں ۴۸۹، اللہ اپنی قدرت سے اِس طرح قیامت لائیں گے جس طرح تم اُن کی قدرت سے باتیں کرتے ہو ۹۳۹

قیامت کا علم قیامت اچانک ۲۷۷، قیامت بالکل قریب ۹۵۹، قیامت آنے کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ۱۰۶۱

مناظر قیامت ۱۰۶۵ قیامت کے روز زمین، پہاڑوں اور لوگوں کا حال ۵۷۵، ۱۰۸۹، نئے آسمانوں و زمین ۴۷۱، مناظر قیامت ۱۰۶۵، لوگوں کی اللہ کے سامنے حاضری و پیشی ۱۰۶۹، ۱۰۸۹، انبیاؑ کی جواب طلبی ۲۲۷، قرآن کے متعلق لوگوں سے جواب طلبی ۸۸۷، لوگوں سے ہر نعمت کے بارے میں باز پرس ۱۰۹۱، منکرین شرمندہ ۸۰۵، اُن کے چہرے سیاہ ۱۰۱۹، منافقوں کا برا حال ۹۷۱، شیطان کا اعتراف حقیقت اور پیروکاروں سے خطاب ۴۶۵، قیامت کا ایک منظر ۱۰۲۷، قیامت میں ضروری اعلان ۹۹۷

آخرت کی تیاری کے لئے احکام و ہدایات انسان دنیا میں اپنی آخرت بنانے کے لئے پیدا ہوا ہے ۱۰۷۹، دنیا میں انسان کا اصل کام آخرت کی تیاری ہے ۵۳۹، قرآن کے نزول کا مقصد آخرت کی یاد دہانی ہے ۸۷۱، آخرت کی یاد دہانی کے لئے اب امت مسلم ذمہ دار ہے ۹۰۱، انسان کو آخرت کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے ۱۰۶۷، قیامت و آخرت کو ہر وقت پیش نظر رکھو ۵۹۹، ہمیشہ آخرت کی فکر کرو ۹۷۵، فکر آخرت ۷۷، ۴۶۹، ۷۴۷، آخرت کی فکر رکھنے والے بندے ۸۲۱، فرمانبردار آخرت کی تیار کریں ۱۰۵۳، دنیا میں اصلاح کا موقع، آخرت میں پچھتانے کا کوئی فائیدہ نہیں ۸۴۳، آخرت کی محنت کرنے والے لوگ انتہائی خوش قسمت ۱۰۷۹، آخرت کے لئے محنت نہ کرنے والے انتہائی بدقسمت، دوزخ کا ایندھن ۱۰۸۱، اس غلط فہمی کی تردید کہ مالدار نافرمان آخرت میں بھی عیش کریں گے ۱۰۲۳، قیامت کے منکر بھی موت کا شکار ۹۶۷، قیامت کے منکر سخت غلطی میں، ان کے برے انجام کے لئے صبر و انتظام کا حکم ۸۹۷، منکرین قیامت لازماً دوبارہ زندہ ہو کر سزا بھگتیں گے ۱۰۷۱، قیامت کے منکر سزا سے نہیں بچ سکتے ۹۳۷، قیامت کو ماننے والے دنیاوی سزا و عذاب سے بچ گئے ۱۰۲۷ دنیا میں ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا کی دھمکی ۱۰۷۱، آخرت کو جھٹلانے والوں کا دنیا میں برا انجام ۶۸۹، ۱۰۲۵، آخرت میں جزاوسزا کی یاد دہانی کے لئے بنی اسرائیل کی رہنمائی ۸۹۹، دنیا میں اللہ کی نافرمانی کا نتیجہ آخرت میں دائمی عذاب ۷۸۵

آخرت میں کامیابی کے لئے کیا اور کیسے تیاری کی جائے؟ دنیا میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہی آخرت کی تیاری ہے ۵۳۹، ۸۷۹، قیامت جب بھی آئے کفر و شرک سے بچ کر اس کے لئے تیار رہو ۸۶۹، اللہ کی نافرمانی سے بچو، قیامت کے روز کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا ۸۲۷، آخرت میں کامیابی کے لئے نیک اعمال کی ضرورت......ان کے بغیر کامیابی کے دعوے فضول ۵۶۱، دنیا و آخرت کی کامیابی معیشت پر نہیں، اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری میں ۷۰۷، آخرت کی کامیابی دنیا میں سادگی و قناعت اور اللہ و رسولؐ کی فرمانبرداری کے ذریعے ممکن ہے ۷۵۹، آخرت کے عذاب سے بچنے کے لئے خود اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور دوسروں کو اللہ کی نافرمانی سے روکنا ضروری ۴۲۳

انکارِ آخرت کی وجوہات انسانوں کا نظام کائنات پر غور نہ کرنا ۷۷۳، اللہ کی عائد کردہ پابندیوں سے بچنا، گھبرانا، فوری لذتیں، سہولتیں چاہنا ۱۰۴۷، غفلت و بے فکری ۵۸۱

منکرین آخرت کی علامات نمایاں علامات ۱۰۹۳، عقل کے کورے، ضدی اور ہٹ دھرم لوگ ۹۴۵، آخرت سے غافل، عقل کے اندھے ۶۷۹، قرآن کے معترضین ۶۴۹، آخرت کو نہ ماننے والے دہریے ۹۰۱

آخرت میں جزاوسزا کے بنیادی اصول و شرائط منکرین قیامت اور اسے ماننے والے اپنے اپنے اعمال کی جزاوسزا پائیں گے ۱۰۵۷ منصفانہ محاسبہ ۵۸۹، جزاوسزا کا انحصار انسان کے دنیاوی اعمال و کردار پر ۷۷۱، برائی اور نیکی کا بدلہ برابر نہیں ۹۰۱، فرمانبرداروں کو جزا، نافرمانوں کو سزا ۵۷۱، ۶۰۱، آخرت میں کامیابی و ناکامی انسان کی اپنی ذمہ داری ۱۰۸۱، جنت، دوزخ کا دارومدار انسان کے عمل پر ۱۰۸۵، کامیابی کے لئے ایمان اور نیک اعمال شرط ۵۱۱، آخرت میں فیصلے فرمانبرداری اور نافرمانی کی بنیاد پر ۱۰۵۳، کردار کی دو عملی قبول نہیں ۵۹، کافروں کے نیک اعمال ضائع ۴۶۵، اللہ کی مرضی کے بغیر نہ کوئی سفارش نہ سفارشی ۵۷۵

آخرت میں فرمانبرداروں کا بہترین انجام انبیاؑ کو ماننے والوں کی دنیا و آخرت میں مدد ۸۵۱، آخرت کو ماننے والوں کا اچھا انجام ۹۳۵، اللہ کی نافرمانی سے بچنے والے فرمانبرداروں کا آخرت میں بہترین انجام ۴۰۹، ۴۸۷، ۵۰۵، ۱۰۱۱،۱۰۱۵، اللہ کی باتوں پر عمل کرنے والے آخرت میں کامیاب ۶۲۹، ۸۳۹، نیک کردار مسلمان بے خوف اور کامیاب ۵۷۷ قرآن و سنت کے مطابق محنت کرنے والے آخرت میں کامیاب ۱۰۷۵، اللہ کی طرف رجوع رکھنے والوں کو آخرت میں انعام و اکرام ۷۳۳، اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کا عزت و اکرام ۸۰۹، قیامت کے روز اللہ کے مقرب بندے اور دائیں ہاتھ والے خوب عیش ونشاط میں ۹۶۳، نیک کردار لوگ آخرت میں دائمی عیش و آرام میں ۱۰۲۷، ۱۰۵۵، ۱۰۶۹، فرمانبردار بندے، رحمٰن کے مہمان ۵۶۱، دنیا و آخرت میں اللہ ہی محافظ ۵۸۷

آخرت کو جھٹلانے والے بدکرداروں کا آخرت میں بدترین انجام

ذلت وخواری اللہ سے ملاقات کو جھٹلانے والے ذلیل وخوار ۳۸۵، آخرت کے منکر آخرت میں ذلیل و خوار ۱۰۵۹، دنیا میں خود ساختہ طریقوں سے محنت کرنے والے آخرت میں ذلیل وخوار ۱۰۷۵

پچھتاوا اور شرمندگی کافر، مشرک پچھتائیں گے ۲۳۷، منکرین قیامت آنے پر شرمندہ ۸۰۵، قیامت کے دن سچے دین کو ماننے کا کوئی فائیدہ نہیں ۷۸۳،

بدترین انجام قیامت کے منکروں کا بدترین انجام ۵۵۹، ۸۰۵، ۸۹۷، ۹۶۷، آخرت کے منکر کا آخرت میں برا انجام ۴۹۹، ۹۳۵، قرآن و سنت پر عمل اور اس کی دعوت نہ دینے والوں کی دنیا و آخرت برباد ۱۰۹۱، بلا دلیل کابرین کا اتباع کرنے والوں کا برا انجام ۴۶۵،۶۵۳، ۷۶۹، دنیا میں من مرضی کرنے والا انسان آخرت میں پچھتائے گا ۱۰۷۹، حق کو جھٹلانے والوں کی شامت ۱۰۵۳، قیامت میں بائیں ہاتھ والے برے حالوں میں ۹۶۵

دوزخ آخرت کو جھٹلانے والے دوزخ کی آگ میں ۹۴۳

جنّت

جنت کیا ہے؟ ...... جنت آرام و آسائش کا دائمی و بہترین مقام ۵۳۷، ۱۰۴۹
...... جنت میں عیش و خوشی کے سب سامان ۹۶۱
...... جنت کا ایک منظر ۸۰۷
جنت کن لوگوں کو ملے گی ۱۲۱، ۳۱۱ دنیا کی زندگی حصول جنت کے لئے ۳۸۱
...... جنت، دوزخ کا دارومدار انسان کے عمل پر ۱۰۸۵
...... جنت میں داخلے کا ذریعہ ایمان اور نیک اعمال ۱۷۷
...... ایمان و عمل کے بغیر جنت کی خواہش حماقت و جہالت ۱۰۳۳
...... جنت کے حصول کے لئے اللہ کی فرمانبرداری لازمی ۱۳۷
...... اللہ کی فرمانبرداری کا صلہ...... جنت کا پاکیزہ ماحول ۵۵۹
...... نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ ۴۵۷
...... اللہ کی اطاعت و بندگی کرنے والوں سے (جنت میں) محلات کا وعدہ ۸۲۹
...... اللہ و رسولؐ کے فرمانبرداروں کا ٹھکانہ جنت ۹، ۲۸۱، ۴۷۷، ۵۴۹، ۸۲۳، ۸۴۱، ۹۵۹
...... آپؐ کی پیروی کرنے والوں کے لئے اللہ کی رحمت و جنت ۵۴۷
...... مصائب برداشت کرنے پر مسلمانوں کے لئے جنت کی خوش خبری ۹۲۱، ۱۰۷۳
...... جہاد کے بدلے جنّت ...... اللہ کا پختہ وعدہ ۳۶۹
...... اللہ کے فرمانبردار جنت میں ۷۷۴
...... دنیا میں اللہ کے فرمانبردار، آخرت میں اللہ کے ہمسائے ۹۵۷
...... اللہ کے فرمانبردار بندے باغوں، چشموں میں ۹۵۹
...... نیک کردار بندے...... جنّت کے وارث ۵۹۷
...... اللہ کے فرمانبرداروں کا انجام ...... ہمیشہ کے لئے جنت ۸۴۱
...... جنتی لوگوں کی علامات و صفات ۸۷۷، ۱۰۳۱
جنت میں کیا ہوگا؟ ...... اللہ کے فرمانبرداروں کی جنت میں آؤ بھگت ۸۹۱
...... دنیا میں اللہ کو اپنا شہنشاہ ماننے والوں کی جنت میں مہمانی ۸۶۵
...... قیامت، آخرت کو ماننے والے جنت میں عیش کریں گے ۹۳۹، ۹۴۳
...... جنت، دوزخ اور اعراف والوں کی آپس میں گفتگو ۲۸۱، ۸۰۷

دوزخ

دوزخ کیا ہے؟ انتہائی خوفناک وخطرناک سزا کا مقام، جس سے نافرمانوں کا بچنا ناممکن ہے ۱۰۴۵

دوزخ کن کے لئے ہے؟ شیطان کی پیروی کرنے والوں سے دوزخ بھرنے کا اعلان ۸۲۵،

..........اللہ سے غافل، شیطان کے ساتھی دوزخ کا ایندھن ۸۸۷

..........آخرت کے لئے محنت نہ کرنے والے انسان انتہائی بدقسمت، دوزخ کا ایندھن ۱۰۸۱

..........آخرت کو جھٹلانے والے دوزخ کی آگ میں ۹۴۳

..........نافرمانوں کے لئے دوزخ کی سزا یقینی ہے ۹۱۱

..........سارے منکرین جہنم میں ۸۰۵،

..........اللہ کی رحمت سے مایوس بدکرداروں کا انجام دوزخ ۸۳۷

..........مشرکوں کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لئے جہنم ۲۴۱، ۲۶۱

..........اللہ کے نافرمانوں کا انجام ہمیشہ کے لئے دوزخ ۸۴۱،)۹۰۹

..........منافقین جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ۱۸۳

..........دوزخیوں کی علامات ۱۰۴۵

دوزخ میں کیا ہوگا؟ دوزخیوں کی آپس میں بحث وتکرار ۸۲۳، ۸۵۱

..........نافرمان لوگ آگ اور کھولتے پانی میں ۹۵۹

..........نافرمان لوگ دوزخ میں جلیں گے ۸۹۱

..........دوزخیوں کا کھانا، پینا اور ٹھکانہ ۸۰۹

..........دوزخ سے سوال و جواب ۹۳۵

دوزخ سے بچاؤ کی صورت جنت و دوزخ کا دارومدار انسان کے اپنے عمل پر ۱۰۸۵

..........دوزخ سے بچنے کے لئے قرآن وسنت پر عمل لازمی ۸۳۳

..........دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لئے خود اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور دوسروں کو نافرمانی سے منع کرنا ضروری ۴۲۳

..........ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچائے ۱۰۱۳